موازنہ مابین

اصل کاروائی قومی اسمبلی پاکستان 1974

و

کاروائی شائع کردہ مولانا اللہ وسایا صاحب

بنام

تاریخی قومی دستاویز 1974، قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی

مرتبہ

زیڈ۔ ایچ چوہدری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

سال 1974 ءمیں پاکستان بھر میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت پورے ملک میں تحریک چلائی گئی۔ افراد جماعت احمدیہ کے خلاف وہ تمام حربے استعمال کئے گئے جو مذہبی دنیا میں صداقت کا ساتھ دینے والوں کے لئے ان کے مخالفین نے استعمال کئے۔ ان میں سوشل بائیکاٹ، حقہ پانی بند، بے قصور احمدیوں کا قتل، ان کے اموال لوٹنا اور عزتوں کو پامال کرنا، گھروں اور دکانوں کو جلانا، کاروبار تباہ کرنا، نوکریوں سے فارغ کر کے ذریعہ معاش چھیننا وغیرہ شامل ہیں۔

ایک معروف کالم نگار محترم نذیر ناجی صاحب نے جو کسی زمانہ میں ان جماعت مخالف تحاریک کے سرگرم رکن رہے حال ہی میں لکھا ہے کہ یہ تحاریک جو ختم نبوت وغیرہ کے نام پر چلائی گئیں دراَصل سیاسی تحاریک تھیں جو مذہب کے لبادہ میں اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے چلائی گئیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"میں تحریک ختم نبوت کا سرگرم رکن رہ چکا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت بھی پنجاب اور مرکز کی سیاسی قیادت کی کشمکش کا شاخسانہ تھا۔ قرارداد مقاصد سے لے کر بھٹو صاحب کی آئینی ترمیم تک کوئی کام اسلامی جذبے سے نہیں، سیاسی مقاصد سے کیا گیا۔"

(روزنامہ جنگ۔ 12/6/2010 کالم "سویرے سویرے" بعنوان ہماری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں)

اس وقت میرا مقصد ان تفصیلات میں جانا نہیں۔ میرا مدعا صرف یہ ہے کہ 1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف چلائی جانے والی تحریک کے اختتام پر حسب پروگرام پاکستان کی اس وقت کی قومی اسمبلی میں IN CAMERA کاروائی ہوئی۔ جو 5 اگست 1974 سے شروع ہو کر 6 ستمبر 1974 کو اختتام پذیر ہوئی۔ ان ایام میں سے مؤرخہ 5 اگست تا 10 اگست اور پھر 20 اگست تا 24 اگست امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بطور گواہ ان اجلاسات میں شریک ہوئے۔ اس گیارہ روزہ کاروائی کے دوران

F.A

حضرت امام جماعت احمدیہ سے جو باتیں پوچھی گئیں۔ آپ نے ان کے تفصیلی جوابات دیئے۔ یہ تمام کاروائی ساتھ کے ساتھ حکومتی مقرر کردہ ریڈر تحریر کرتے رہے۔ اگرچہ وہ کاروائی کو مکمل طور پر درج نہ کر سکے کیوں کہ اس میں جہاں قرآن وحدیث کے حوالہ جات آتے تھے وہاں پر عربی سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ اکثر مقامات پر درج ہونے رہ جاتی تھی۔ مولوی اللہ وسایا صاحب نے قومی اسمبلی کی اس کاروائی کو "**تاریخی قومی دستاویز 1974، قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی**" کے نام سے شائع کیا۔ یہ کاروائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان سے شائع ہوئی۔ اس پر لکھا ہے "اشاعت اول جنوری 1995، اشاعت دوم۔ مئی 1996، اشاعت اول۔ جنوری 1997 "اس کتاب کے ٹائٹل اور اس کی پچھلی طرف (Back Side) کا عکس یہ ہے۔

تاریخی قومی دستاویز

1974

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی

ترتیب وتدوین:

مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان ☎ 514122

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

نام کتاب	———	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ
مرتبہ	———	مولانا اللہ وسایا
تعداد	———	1100
قیمت	———	150 روپے
اشاعت اول	———	جنوری 1995ء
اشاعت دوم	———	مئی 1996ء
اشاعت اول	———	جنوری 1997ء

ناشر

HEAD OFFICE:
AALAMI MAJLISE TAHAFFUZE KHATME NUBUWWAT
HAZOORI BAGH ROAD MULTAN,
PAKISTAN.

F.A

اَصل کاروائی اور مولوی اللہ وسایا صاحب کی شائع کردہ کاروائی کا موازنہ کرنے سے یہ امور کھل کر سامنے آتے ہیں کہ مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں

- اَصل کاروائی کے صفحات درج نہیں کئے۔
- انگریزی عبارات کو سرے سے درج ہی نہیں کیا۔ اور جہاں بعض جگہ ترجمہ درج کیا ہے وہ بھی نامکمل صورت میں ہے اور اس میں سے بھی کئی حصے درج نہیں کئے۔
- اٹارنی جنرل کے بعض سوالات یا بیانات کو درج نہیں کیا یا پھر نامکمل صورت میں درج کیا ہے۔
- امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے بیانات کو اکثر و بیشتر یا تو درج ہی نہیں کیا۔ یا پھر اس طور پر نامکمل صورت میں درج کیا ہے کہ بیان کا مفہوم ہی بدل جائے۔ اور بسا اوقات کئی کئی صفحات پر مشتمل بیانات کو چند جملوں میں درج کر دیا ہے۔
- بعض علماء جیسے علامہ شاہ احمد نورانی صاحب اور مولوی ظفر احمد انصاری صاحب کے بیانات کو بھی یا تو درج ہی نہیں کیا۔ یا پھر ایسی صورت میں درج کیا ہے کہ جس سے صحیح مفہوم ہی سامنے نہ آسکے۔ اور نورانی صاحب کے بعض ایسے بیانات بھی درج کر دیئے ہیں جو اَصل کاروائی میں درج ہی نہیں بلکہ مولوی اللہ وسایا صاحب نے اپنے پاس سے بنا کر درج کر دیئے ہیں۔ جس سے نورانی صاحب کے بارہ میں قاری کا تاثر خراب ہو سکتا ہے۔ میں اس حوالہ سے مزید تبصرہ کرنے کی بجائے اس کاروائی پر محمد احمد صاحب ترازی (بریلوی) نے اپنی کتاب "**تحریک تحفظ ختم نبوت، سیدنا صدیق اکبر تا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی**" کے صفحہ 408 اور 409 میں جو تبصرہ لکھا ہے وہ یہاں درج کر دینا مناسب ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

خدارا تاریخ کو مسخ مت کیجیے

اِس مقام پر اللہ وسایا صاحب کی کتاب "تحریک ختم نبوت جلد دوم" میں موجود تاریخ کو مسخ کرنے والی اِس تحریر کا تذکرہ بہت ضروری ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

> "اللہ ربّ العزت کروڑوں رحمتیں فرمائے مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک شیخ الحدیث پر، انہوں نے اِس چیلنج کو قبول کیا۔ بیٹھے بیٹھے مسلمان کی تعریف لکھ کر مولانا مفتی محمود کے سپرد کی انہوں نے وہ تعریف پڑھی۔ مولانا شاہ احمد نورانی اور دوسرے علماء اٹھ کھڑے ہوئے کہ یہ ہم سب کی طرف سے مشترکہ طور پر مسلمان کی تعریف ہے۔ اِسے آئین کا حصہ بنایا جائے۔"

(تحریک ختم نبوت جلد دوم صفحہ نمبر 842)

درحقیقت اللہ وسایا صاحب کی مندرجہ بالا تحریر صریحاً علمی بددیانتی اور دروغ گوئی پر مبنی ہے، انہوں نے اِس تحریر کے ذریعے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمان کی تعریف جو کہ بعد میں آئین کا حصہ بنی، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک نے قومی اسمبلی میں یکا یک بیٹھے بیٹھے مرتب کی، مفتی محمود کے سامنے پیش کی اور فوراً ہی مولانا نورانی سمیت دیگر علماء نے اِس کی تائید وحمایت کردی، اسمبلی فلور پر اِس قدر سرعت کے ساتھ کسی ایسی تعریف کا مرتب کیا جانا جس پر مختلف مکتبہ ہائے فکر کے افراد مختلف الرائے ہوں، فوراً ہی یک رائے ہو جانا مقام حیرت واستعجاب نہیں تو اور کیا ہے۔ ایسی نادر ونایاب مثال صرف اللہ وسایا صاحب ہی بنا کر پیش کر سکتے ہیں، قومی اسمبلی کی تاریخ میں ہمیں تو نہیں ملتی۔

ہمارے نزدیک دراصل اللہ وسایا صاحب نے کمال خوبصورتی سے مسلمان کی متفقہ تعریف پیش کرنے کا سارا کریڈٹ اور سہرا مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک کے سر باندھ دیا ہے۔ جبکہ قومی اسمبلی کا پیش کردہ ریکارڈز اور تاریخی حوالے اِس بات کے گواہ ہیں کہ قومی اسمبلی میں علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری نے مولانا کوثر نیازی کا چیلنج قبول کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ مسلمان کی متفقہ تعریف اسمبلی میں پیش کرنے کا یہ چیلنج قبول کرتے ہیں۔ اِس تمام واقعہ کی تفصیلات اوپر گزر چکی ہیں۔ ہمیں یہاں اِس وقت اِن واقعات کی تفصیلات میں دوبارہ جائے بغیر یہ کہنا مقصود ہے کہ جناب اللہ وسایا صاحب کی کتاب

تحریک ختم نبوت جلد دوم صفحہ نمبر 842 پر موجود مندرجہ بالا عبارت سراسر جھوٹ، مکر وفریب اور دروغ گوئی پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ تاریخ کو مسخ کرنے کی ایک ناپاک جسارت بھی ہے، یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ ان حضرات نے اس قسم کی کوشش کی ہو اِس سے قبل بھی اِس طرح کے بے شمار غلط حوالے اللہ وسایا نے اپنی "کتاب تحریک ختم نبوت" کی جلدوں میں اور دیگر دیوبندی مصنفین نے اپنی دیگر کتابوں میں جگہ جگہ استعمال کئے ہیں اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے افراد بالخصوص علماء اہلسنّت کے کام اور کارناموں کو اپنے اکابر دیوبندی علماء کے نام سے منسوب کر کے تاریخ کو بدلنے اور مسخ کرنے کی بھونڈی کوشش کرتے رہے ہیں۔ جبکہ حقیقتاً ایک مورّخ ہونے کی حیثیت سے دیانت داری کا تقاضہ یہ تھا کہ جس کسی کا جو بھی کام تھا۔ اُس کو اُسی کے نام سے ظاہر کیا جاتا۔ گو کہ اِس وقت ہمارا موضوع اِس طرح کا تنقیدی جائزہ لینا نہیں تھا اور ہم نے حتی الامکان یہی کوشش کی حالات وواقعات کی ترتیب اور اُن کی اصل حقیقت کو تغیر وتبدل کئے بغیر بیان کیا جائے اور اُس اصل حقیقت کو سامنے لایا جائے جس کو مخالفین نے نہایت ہی شاطرانہ مہارت سے پس پشت ڈال کر تاریخ کو مسخ کرنے اور بدلنے کا سنگین جرم کیا ہے۔

(تحریک تحفظ ختم نبوت، سیدنا صدیق اکبر تا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی" صفحہ 408 ۔ 409 از محمد احمد ترازی)

F.A

مولوی اللہ وسایا صاحب کی کاروائی پر ایک بریلوی عالم کے مندرجہ بالا تبصرہ پر ہم کسی مزید تبصرہ کی ضرورت نہیں سمجھتے ہیں۔ بلکہ اب اس کے بعد تفصیل سے اصل کاروائی اور مولوی اللہ وسایا صاحب کی کاروائی کا موازنہ درج کرتے ہیں۔ تا کہ قاری خود اصل حقائق تک پہنچ سکے۔ اللہ تعالی اس کاوش کو مفید اور نافع الناس بنائے اور ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

زیڈ۔اے چوہدری

8/6/2011

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موازنہ مابین اَصل کاروائی پاکستان قومی اسمبلی 1974 اور کاروائی شائع کردہ مولوی اللہ وسایا صاحب بنام تاریخی قومی دستاویز 1974

کاروائی شائع کردہ اللہ وسایا صاحب	اَصل کاروائی پاکستان قومی اسمبلی 1974
دائیں طرف درج کاروائی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں	Mr. Chairman: Again I will request the honourable members that in the presence of the delegations and witnesses, no controversial issues should be raised. Attorney-General may be allowed to put the questions, and if any honourable members is not satisfied with the question or he thinks that the answer is evasive, he can send a chit to me or to the Attorney-General and if something of a very important nature comes to the notice of any honourable member, he can make a request and we can adjourn the House for five minutes or ten minutes. We can ask the witnesses to wait outside and we can discuss the matter among ourselves. (کاروائی 5/8/1974 ص2)
دائیں طرف درج کاروائی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں	Now, tell us who is the founder of Ahmadiyah Community ? Mirza Nasir Ahmad: Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Sahib. (کاروائی 5/8/1974 ص3)

اس کاروائی میں کئی ایسی باتیں جو اسلام سے تعلق ظاہر کرتی ہیں چھوڑدی گئی ہیں

18

مرزا ناصر: 16 نومبر 1909ء کی میری پیدائش ہے۔ میرا خیال ہے کہ میٹرک کے ریکارڈ میں تھوڑے دنوں کا کچھ فرق ہے۔ 1931ء میں میٹرک کیا تھا۔ 34ء میں بی۔ اے کیا پھر باہر چلا گیا۔ 1938ء میں پی۔ ایچ۔ ڈی کیا۔ 1944ء سے 1965ء تک تعلیم الاسلام کالج قادیان و ربوہ کا پرنسپل رہا۔ نومبر 1965ء میں جماعت احمدیہ نے انتخاب کے ذریعے مجھے اپنا امام منتخب کیا۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص18)

مرزا ناصر احمد – ۱۶ نومبر ۱۹۰۸ کی میری پیدائش ہے – میرا خیال ہے میٹرک کے ریکارڈ میں
چند دنوں کا فرق ہے لیکن اصل میری پیدائش ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ کی ہے – جیساکہ مجھے بتایا تھا
ہے – اسکے بعد میری دادی نے مجھے لے لیا تھا اور ان کی گود میں ہی میری پرورش ہوتی رہی –
اپنی والدہ کے پاس میں نہیں رہا – دادی سے میری مراد بانی سلسلۂ احمدیہ کی بیگم صاحبہ ہیں –
بچپن میں میں نے پہلے قرآن کریم حفظ کیا – پھر میں نے عربی کی تعلیم حاصل کی – مولوی
فاضل کا امتحان پاس کیا – ۱۹۲۹ء میں اور پھر میں نے ۱۹۳۱ء میں سارے مضامین کے ساتھ میٹرک
کا امتحان پاس کیا – پھر میں نے گورنمنٹ کالج میں چار سال گزرنے کے بعد ۱۹۳۴ میں بی اے کا
امتحان پاس کیا – فلاسفی اور سائیکالوجی کے ساتھ اور ۱۹۳۴ء میں میں آکسفورڈ بیلیال کالج
میں داخل ہوا – اکتوبر سے وہاں کی Term شروع ہوتی ہے – ۱۹۳۸ میں میں نے وہاں
کی زبان میں پی پی ای یعنی Philosophy Politics and Economics ان مضامین
میں [illegible] کیا اور ان کے قاعدے کے مطابق چند سال گزارنے کے بعد اگر انسان
Honorary Degree [illegible] یعنی یونیورسٹی میں داخل رہے تو وہ [illegible] University
ایم اے کی دے دیتے ہیں – جو مجھے اسلیے لینا پڑی کہ میری زندگی جماعت کیلئے وقف تھی –
۱۹۳۴ میں ہمارا جو کالج تھا تعلیم الاسلام کالج کا مجھے پرنسپل مقرر کر دیا اور ۱۹۴۴ سے نومبر
[illegible] تک میں تعلیم الاسلام کالج کا پرنسپل رہا – پہلے undivided India میں –
پھر [illegible] ہو گئی – پاکستان بنا اور ہمارا کالج یہاں آ گیا اور چونکہ ہمارا سارا

4

کتب خانہ کالج کی لائبریری جماعت کی لائبریری کا اکثر حصہ وہاں رہ گیا تھا ۔ ایریشس سائنڈر، کالج کا تھا ۔ ہمیں اس کا نئے سرے سے سارا انتظام کرنا پڑا ۔ اور ۱۹۶۵ تک میں پرنسپل کی حیثیت سے قوم کی خدمت کرتا رہا اور نومبر ۱۹۶۵ میں مجھے جماعت احمدیہ نے انتخاب کر کے اپنا امام منتخب کیا ۔

(کاروائی 1974/8/5ص4-5)

سوالات میں جانتے بوجھتے ہوئے بعض الفاظ اپنے پاس سے زائد کئے گئے ہیں۔ مثلاً خلیفۃ المسلمین

اٹارنی جنرل: آپ امیر المومنین بھی؟

مرزا ناصر: ہاں ہاں، وہ بھی مجھے کہتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: بلکہ امام، خلیفۃ المسلمین، خلیفۃ المسیح، امیر المومنین، یہ سب آنجناب کے مراتب ہیں؟

مرزا ناصر: مختلف لوگ آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ اصل میں خلیفۃ المسیح الثالث یعنی مسیح موعود کا تیسرا خلیفہ۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 18)

Attorney-General: Now Sir, you hold the office of Imam of Jamat-e-Ahmediyah and you are also the third caliph of Mirza Ghulam Ahmad?

مرزا ناصر احمد ہاں جی -

Attorney-General: And you are also called Amir-ul-Momineen by your Jamat People?

مرزا ناصر احمد - ہاں - ہاں وہ بھی مجھے کہتے ہیں -

Attorney-General: Now, Sir, will you tell us the different duties that you discharge or functions that you perform or powers that you exercise in the various capacities as Imam, as Khalifa and as Amir, or is it the same function?

Mirza Nasir Ahmad: Same functions.

مختلف لوگ آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں - اصل میں خلیفۃ المسیح ثالث یعنی مسیح موعود کے تیسرے خلیفہ -

(کاروائی 1974/8/5 ص 5)

جو سوال اور جواب اللہ وسایا نے لکھا ہے کچھ اپنے پاس سے اور ایسے نامکمل لکھا ہے کہ مہمل سا جواب ہو گیا ہے دیکھیں

اٹارنی جنرل: شکریہ، لیکن پوری جماعت کے صرف یہ افراد الیکشن میں ووٹ دے سکتے ہیں؟

مرزا ناصر: نہیں، لائل پور میں ہماری سو سے اوپر جماعتیں ہیں۔ ان کا ایک امیر ہے، وہ تو ضلع کا نمائندہ ہوا ناں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 19)

-- 7 --

Attorney-General: Most of these members are nominated by some body else or they are elected by different groups in district?

Mirza Nasir Ahmad: Those who come from the district are elected by an organization in the district.

مثلاً لائلپور ۔۔۔ لائلپور مین ۱۰۰ سے اوپر ھماری جماعتین ھین ۔ اتنی تعداد مین کلا ان
کے اپنے پریذیڈنٹ ھین اور وہ پریذیڈنٹ امیر ضلع کا انتخاب کرتے ھین ۔ تو اس طرح وہ elected
ھین جماعت کی نمائندگی کر رھے ھین ۔ ضلع کی جیساکہ مین نے پہلے کہا ھے ایک حصہ وہ ھے جنہون
نے بانی سلسلہ احمدیہ کے وقت مین بیعت کی تھی تو وہ پرانے ھین جماعت کی traditions سے
واقف ھین ۔ اور انہون نے بڑی قربانیان دین ۔ وہ بزرگ ھین ۔ وہ elected نہین ۔ وہ پرانے
آ رھے ھین ۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 7)

F.1

اللہ وسایا صاحب نے اس سوال اور جواب دونوں میں کتر بیونت کی ہوئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

اٹارنی جنرل: آپ کے ہاں خلیفہ کا تصور کیا ہے؟

مرزا ناصر: ہمارا ایمان ہے کہ خلیفہ خدا منتخب کرتا ہے' ووٹ یہ دیتے ہیں لیکن مرضی خدا کی کام کر رہی ہوتی ہے۔ ان کے دماغوں پر اللہ تعالیٰ کا تصرف ہوتا ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے وہی ہو سکتا ہے۔ اس انتخاب میں اللہ تعالیٰ کا مخفی ارادہ کام کر رہا ہوتا ہے۔ منتخب ہونے کے بعد اس پر ووٹوں سے عدم اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ خدا جب چاہے اسے موت دے دے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص20)

Attorney-General: Is there any convention or rules for the removal of the Imam or Khalifa?

مرزا ناصر احمد - نہیں - اس کا ایک basic تصور ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں

ہمارا ایمان یہ ہے کہ قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں ...... عربی

ہمارا ایمان ہے کہ ہمارا جو خلیفہ منتخب ہوتا ہے اس میں اللہ تعالے کی مرضی کام کر رہی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادی دنیا تدبیر کی دنیا ہے اس واسطے ظاہر میں یہ جو electoral college کے ممبر ہیں یہ ووٹ دے رہے ہوتے ہیں لیکن ان کے ذہنوں کے اوپر اللہ تعالے کا تصرف ہوتا ہے اور جسکو وہ چاہتا ہے وہی ہو سکتا ہے اور چونکہ یہ انتخاب ہمارے نزدیک ..... میں اپنی بات کر رہا ہوں دوسرے اس سے متفق ہونگے یا نہیں ہونگے ... چونکہ اللہ تعالے کا مخفی ارادہ اس میں کام کر رہا ہے اس لئے removal کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جس نے منتخب کرایا وہی remove کر سکتا ہے - اسکی مرضی ہے - جس وقت مرضی موت دے دے اور انسان اس دنیا کو چھوڑ کر چلا جائے -

(کاروائی 1974/8/5 ص8،9)

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے

Attorney-General: The Khalifa after all a human being - according to you - even if he is elected by devine intervention?

Mirza Nasir Ahmad: He is a human being who leaves the world any moment God so wills

Attorney-General: But if he gets mentally or physically incapacitated, is there any rule to remove him?

Mirza Nasir Ahmad: He cannot fall ill.

Attorney-General: Khalifa cannot fall ill physically?

مرزا ناصر احمد ـ قومی رول میں اور ہمیں ضرورت بھی نہیں کیونکہ ہمارے نزدیک ایسا کوئی واقعہ ہو ہی نہیں سکتا ـ

He does not fall ill and cannot fall ill

Attorney-General: Khalifa cannot fall ill physically?

قانون تو تب بنتا ہے جب اسکے بنانے کی ضرورت ہو ـ

Attorney-General: Khalifa cannot fall ill physically?

مرزا ناصر احمد یا اسکو ملیریا ہو جائے یا اسکو bronchitis ہو جائے یا اسکے معدہ میں درد ہو جائے یا incapacitated ہو جائے یہ تو اور چیزیں ہیں ـ

Attorney-General: Supposing he gets paralysed mentally or physically?

Mirza Nasir Ahmad: Bodily yes, mentally No.

Attorney-General: He cannot suffer from any mental illness?

Mirza Nasir Ahmad: No.

Attorney-General: Is their any other body or organization within the Jamat which can revise or modify or alter any order or decision of the Khalifa or Imam?

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	مرزا ناصر احمد ۔ نہیں ۔ ہمارے عقیدے کے مطابق خلافت کے لئے مشورہ ضروری ہے ۔ اس لئے تمام بنیادی اصول جو طے کئے جاتے ہیں ۔ خلیفہ وقت جس زمانے میں بھی ہو وہ عاشوں کے اندر کرتے ہیں اور مشورہ کر کے سارا جائزہ لیکر گاؤں کے ساتھ سوچ بچار کر کے تب وہ فیصلہ کرتا ہے ۔ اس واسطے خلیفہ dictator نہیں ۔ (کاروائی 5/8/1974 ص 9،10)
اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: If you pass an order after consultation or with-out consultation with your colleagues? مرزا ناصر احمد ۔ ہم مشاورت کے بغیر مثلاً انہوں نے کہا ہماری رائے یہ ہے تو خلیفہ وقت کو یہ حق حاصل ہے کہ ان کو یہ کہے کہ ان ان وجوہات کی بنا پر میرے خیال میں تمہاری رائے درست نہیں ہے عملاً یہ ہوتا ہے وہ کہتے کہ فلاں کا ہے اور وہ متفقہ طور پر فیصلہ ہو گیا۔ (کاروائی 5/8/1974 ص 10)

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	-10- Attorney-General: Sir, when you convert these people you establish Missions all over the world practically for that purpose. Now can you tell us how many people on an average, monthly or yearly, you convert to your fo مرزا ناصر احمد ۔ اس کے مطابق احباب جماعت احمدیہ کی تربیت کرنا کیونکہ اسلام کے جتنے احکام ہیں سینکڑوں ہیں ۔ ہمیں بانی جماعت احمدیہ نے کہا کہ قیامت کے دن تمہارے اوپر قرآن کریم حاوی ہوگا اور قرآن میں سات سو احکام میں سے کسی کی خلاف ورزی نہ کرنا تاکہ تم خدا کے سامنے سرخرو ہو سکو ۔ تربیت اور تبلیغ دو چیزیں ہو گئی ہیں ۔ (کاروائی 1974/8/5 ص13)

<table>
<tr>
<td>
Attorney-General: Could you tell us how many persons have been converted in the past 20 years or so ?

مرزا ناصر احمد ۔۔ اسکا ریکارڈ ہم نے نہیں رکھا ۔ اسکے اعداد و شمار ہمارے پاس نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ کوئی ریکارڈ نہیں ؟

مرزا ناصر احمد ۔۔ لیکن بعض جماعتیں کئی حکومتوں میں ہیں ۔۔ اس سے تعداد کا پتہ چلتا ہے ۔ گھانا میں غالباً ۱۹۶۲ء میں مردم شماری ہوئی ۔ اس مردم شماری میں صرف بالغ مرد و زن کو شمار کیا گیا ۔ نابالغ بچوں کو شمار نہیں کیا گیا ۔ اکیس بائیس لاکھ کی آبادی میں سے ۶۸ ہزار بالغ آبادی تھی ۔
accroding to your census report.

اس میں ہمیں پتہ لگتا ہے کہ ہم مردم شماری نہیں کرتے تھے ۔

(کاروائی 1974/8/5 ص13)
</td>
<td>
اللہ وسایا صاحب نے صرف یہ درج کیا ہے

اٹارنی جنرل: آپ کی تعداد کتنی ہے؟
مرزا ناصر: ہم ریکارڈ نہیں رکھتے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 21)
</td>
</tr>
<tr>
<td>
اٹارنی جنرل ۔ یہ آپ کا تبلیغ کا کام پاکستان میں ہے یا انڈیا میں ہے یا باہر ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔۔ ہم آواز ہر جگہ دیتے ہیں ۔ بڑے پیار اور محبت کے ساتھ اور پچھلے بیس سال سے پاکستان سے باہر اسلام کی طرف زیادہ توجہ ہو رہی ہے ۔ اسلام کی مقبولیت پیدا ہو رہی ہے ۔
Attorney-General: I am not asking about

(کاروائی 1974/8/5 ص13)
</td>
<td>
مولوی صاحب نے جواب نامکمل درج کیا ہے ملاحظہ فرمائیں

اٹارنی جنرل: آپ کی تبلیغ کا کام پاکستان یا انڈیا میں ہے یا باہر بھی؟
مرزا ناصر: ہم ہر جگہ پیار و محبت کا پیغام دیتے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 21)
</td>
</tr>
</table>

اٹارنی جنرل ـ اسکا رجسٹر بھی نہیں رکھتے ؟

مرزا ناصر احمد ـ اسکا رجسٹر میرے علم میں نہیں ہے لیکن جو شخص بیعت کر لیتے ہیں

اسی طرح دستی بیعت کر لیتے ہیں تو اکثر لوگ بیعت فارم لکھ کر کرتے ہیں ـ لیکن ان کی

formalities کی گئی ہو یہ میرے علم میں نہیں ہے ـ

(کاروائی 1974/8/5 ص 14)

جواب میں فرق ہے

اٹارنی جنرل: کوئی رجسٹر بھی؟

مرزا ناصر: میرے علم میں نہیں ہے۔ بیعت فارم کو شمار کرتے ہیں، یہ بھی میرے علم میں نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 21)

Attorney-General: Is the Khalifa in Islam the head of the State?

مرزا ناصر احمد ـ یہ بڑا اہم سوال ہے میں اس سے خوش ہوں ـ میرا اپنا عقیدہ ہے کہ

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے بعد کے زمانہ میں حالات

اسی قسم کے تھے کہ روحانی امامت اور دنیا کی بادشاہت ایک وجود میں اکٹھا ہونا ضروری تھا ...

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی بادشاہت دے دی اور بعد

میں خلفائے راشدین اور روحانی امامت کو بادشاہت اور ملوکیت ملی ـ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے بڑی

ہمت اور فراست سے کام سرانجام دیا ـ ہمارے نزدیک مہدی موعود آ گئے ہیں ـ اور خلفا کا جو

یہ سلسلہ جاری ہوا ـ ہمارا fundamental condition ہے کہ اس سلسلے میں خلیفہ

وقت بادشاہ نہیں ہوگا اور اسکے لیے بڑے مضبوط دلائل بھی ہیں اور ہمارا بنیادی عقیدہ ہے ـ

(کاروائی 1974/8/5 ص 15)

حضرت کا جواب بہت واضح اور تفصیلی ہے جبکہ مولوی صاحب نے اپنی مرضی کے مطابق جواب درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: کیا خلیفہ، اسلام میں ہیڈ آف دی سٹیٹ نہیں ہوتا؟

مرزا ناصر: حضور علیہ السلام اور آپ کے خلفاء تو دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے تھے، یہ ٹھیک ہے۔ دنیوی و دینی اور روحانی دونوں امامت ان میں جمع تھی مگر مرزا صاحب کے آنے کے بعد اب ان کے خلفاء میں روحانی امامت ہے اور یہ ہمارا بنیادی عقیدہ ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 22)

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: As an organisation you do not aspire to capture political power? Mirza Nasir Ahmad : No, no یہ تو آپ کو مبارک ہو ۔ (کاروائی1974/8/5ص15)
اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: I am just asking for record. Mirza Nasir Ahmad: No, no. Attorney-General: Sir, according to you religion is a matter of heart and conscientce. It has a relationship of a spiritual XXXXXX nature between man and his creater. (کاروائی 1974/8/5ص15)

— 16 —

مرزا ناصر احمد ۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے آپ نے درست فرمایا ہے ۔

Attorney-General: But will you xxx agree that religion in the sense that it is a matter of heart and conscience - that is what you feel; what you think; what you believe; what your faith is, nobody can interfere with?

مرزا ناصر احمد ۔ درست ہے ۔

Attorney-General: In thinking, you can believe any thing you want, you are free, but this faith, this belief, this thinking has some outward expression also. When you express your faith, when you say it, announce or proclaim it, it is likely to affect others; also it is likely to have repurcussion. But when it is only confined to thinking, believing, feeling, it does not. Is it so, or not?

Mirza Nasir Ahmad: It is a very vague question.

(کاروائی 5/8/1974 ص16)

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: I will elaborate it further. مرزا ناصر احمد ۔ میں اپنی مشکل بتا دوں اگر ایک شخص عیسائیت چھوڑ کر اسلام لاتا ہے وہ شخص شمارک کا رہنے والا ہے ۔ اسلامی طریقے سے رکوع سجود کرتا ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے کہ ساری زمین میرے لئے اللہ تعالے نے مسجد بنا دی ہے سوائے دو جگہیں مستثنیٰ ہیں -- تو وہ اللہ کے ذکر کی طرف رجوع کرتا ہے ۔ وہاں کے عیسائیوں کو offended کرتا ہے ۔ Attorney-General: This is not just that. Every religion has ceremonies - rituals. Mirza Nasir Ahmad: Yes, and no, both. (کاروائی 1974/8/5 ص16)
اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: Ritual that you can sacrifice a lamb. Religion has also outward expression which can affect others thinking or belief, it is not a matter of heart and conscience. But the moment you have an expression to that faith, you are likely to affect somebody; or favour somebody. Mirza Nasir Ahmad: Why it is likely to hurt somebody? Attorney-General: I am not referring to hurt anybody. مرزا ناصر احمد ۔ کچھ عبادات ہیں جو ظاہر میں کی جاتی ہیں ۔ (کاروائی 1974/8/5 ص16)

-17-

Attorney-General: I am trying to elaborate; because you said that religion is something in which nobody should interfere - you asked this Assembly that it should not involve itself as this is a matter of heart and conscience. You said that this is a human right and a fundamental right.

Mirza Nasir Ahmad: Did I say that ?

Attorney-General: I will come to that.

Mirza Nasir Ahmad: I think that is what the Constitution says.

(عربی) اس قرآنی ہدایت کے مطابق جو ہوتا اس سے کوئی خرابی نہیں پیدا ہوگی ۔ اگر مجھے اجازت

دین قرآن کریم نے وہ راہیں متعین کی ہیں جن راہوں پر ہم چلیں تو کوئی فتنہ فساد پیدا نہیں

ہوگا یہ ایسا عظیم مذہب ہے کہ یہ فتنہ و فساد کے خلاف ہے ۔ ہم نے کسی مذہب میں ایسا نہیں دیکھ

انا اللہ یحب المفسدین ۔ بہت سی آیات ہیں قرآن کریم میں دوسروں کی محبت کیلئے کتنا اٹھا

ہے ۔ کہ دوسروں سے محبت کرو کسی کو شرب نہ لگاؤ کسی کی حقیر قرار دیدینا خیال اپنے دل میں

نہ لاؤ اسکو حقیر نہ سمجھو ۔ جو بات کی جائے پیار کے جذبے سے کی جائے ۔ اس سے فتنہ پیدا نہیں

ہوگا یا کم از کم فتنہ کی ذمہ داری اس شخص پر نہیں ہوگی جو یہ لوث خدمت کا جذبہ اپنے ۔۔۔

(کاروائی1974/8/5ص17)

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: I follow the Holy Quran strictly. In any part of the world you have said that you should not commit any offence. Mirza Nasir Ahmad: I should not. Attorney-General: Supposing, if I marry two/three wives in America, will the Government of that country not arrest me? Mirza Nasir Ahmad: It is not compulsory to have many wives. (کاروائی5/8/1974ص18)

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں ہے۔ اس سوال وجواب کے آخری سوال کے جواب میں جو جواب حضرت صاحب نے اردو میں دیا ہے اسے اپنی طرف سے ہی سوال جواب بنا کر درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: اچھا اگر خلیفہ اور صدر مملکت کا کسی بات میں اختلاف ہو جائے تو آپ کے ممبران جماعت......؟

مرزا ناصر: یہ ایک نیا سوال آگیا ہے کہ قانون وقت اور عقیدہ متصادم ہو جائے تو پھر کیا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ دیکھئے دنیا میں ہم ایک کروڑ ہیں اور پاکستان میں پینتیس سے چالیس لاکھ۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 22)

- 19 -

Attorney-General: You are a highly educated person. You know there is a church called Morman church.

Mirza Nasir Ahmad: Yes, I know .....

Attorney-General: Under their religion, their christinity, or their creed it is not only permissible but obligatory for a person, if the circumstances permit, to practise polygamy because that is the freedom of religion. Will they allow me to marry in America?

Mirza Nasir Ahmad: If they do not allow, ~~I~~ You should not do it or leave America.

Attorney-General: But that is part of my faith. I say Morman Christinity is part of my faith. I want to practise my religion. Why should the Americans pick ~~/~~ vows interfere with my religion and put me in jail?

یہاں۔

مرزا ناصر احمد ـ ایک نیا سوال/یہ پیدا ہوگیا کہ جس وقت انسان کا مذہبی عقیدہ قانون وقت کے ساتھ متصادم ہو جائے تو پھر کیا راستہ اختیار کرنا چاہیئے ـ یہ ایک نیا سوال آگیا دان اب ؟

(کاروائی 1974/8/5 ص 19)

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں ایک حصہ سوال تو خود ہی بنالیا ہے اور بعد کے حصہ سوال کو اس کاروائی میں سے لیا ہے اور جواب میں گذشتہ سوال کے جواب کا ایک حصہ اور اس سوال کے جواب کا ایک حصہ شامل کر دیا ہے جس سے پڑھنے والے کو یہ تاثر ملتا ہے کہ گویا جواب سوال کے مطابق نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: اچھا اگر خلیفہ اور صدر مملکت کا کسی بات میں اختلاف ہو جائے تو آپ کے ممبران جماعت......؟

مرزا ناصر: یہ ایک نیا سوال آگیا ہے کہ قانون وقت اور عقیدہ متصادم ہو جائے تو پھر کیا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ دیکھئے دنیا میں ہم ایک کروڑ ہیں اور پاکستان میں پینتیس سے چالیس لاکھ۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 22)

Attorney-General: I will come to this question. I will come to the preliminary stage. Will you tell the Sub-Committee as to how many members belong to Jamaat Ahmadiyah or your school of thought of the Ahmadiyah movement throughout the world?

Mirza Nasir Ahmad: Throughout the world?

میرے اندازے کے مطابق کم و بیش ایک کروڑ ہیں۔

Attorney-General: And how many of them are in Pakistan?

مرزا ناصر احمد ۔ میرے اندازے کے مطابق ۳۵ سے ۴۰ لاکھ تک۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 19)

Attorney-General: In Pakistan and now I think you have either ignored the population planning scheme or something like that, that you suddenly jumped to 30 lakhs or 40 lakhs or have there been so many converts?

مرزا ناصر احمد ۔ یہ بات نہیں ۔ جہاں تک سرکاری اعداد و شمار کا تعلق ہے ، اس وقت اعداد و شمار لینے والے ہی نہ تھے ۔ تو اس لیے کسی فرقے کی طرف اس کو منسوب کریں ۔ عام طور پر وہ غیر مسلم ہوتے تھے اور عام طور پر ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ مسلمان ....

(کاروائی 1974/8/5 ص21)

مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے جواب میں ماضی کے صیغوں کی بجائے جانتے بوجھتے ہوءے حال کے صیغہ جات استعمال کءے ہیں۔ غالباً یہ تاثر دینے کے لئے کہ جماعت احمدیہ پاکستان کے مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھتی ہے۔

حالانکہ حضرت صاحب قیام پاکستان سے پہلے کی بات بیان فرما رہے ہیں، جس کا ذکر اس سے قبل ہو رہا ہے۔ مولوی صاحب کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

اٹارنی جنرل: جی وہ یہی کہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے مردم شماری کی سکیم کو یکلخت نظرانداز کر دیا۔ یکایک اچھل کر 35/40 لاکھ تک پہنچ گئے؟

مرزا ناصر: مردم شماری کرنے والے غیر مسلم ہوتے ہیں اور وہ مسلمانوں کی تعداد کم ظاہر کرتے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 23)

اللہ وسایا صاحب نے اس میں اکثر مقامات پر تحریف کی ہے۔ اٹارنی کے بیانات بھی ادھورے لیے ہیں۔ حضرت صاحب کے بیانات تو چھوڑ ہی دیئے ہیں۔ اور جو درج کیا ہے وہ غلط اپنے پاس سے درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: مگر آپ دستاویزی طریقہ سے میری تردید نہیں کر سکتے یا رجسٹر لائیں مگر راز افشا ہو جائے گا' یہ اندیشہ ہے۔

مرزا ناصر: نہیں' مگر یہ تو تب ہو ناں کہ صحیح مردم شماری ہو جائے۔

اٹارنی جنرل: گویا آپ بھی اس بحث کے بعد تذبذب میں مبتلا ہو گئے ہیں؟

مرزا ناصر: مردم شماری میں صحیح تعداد معلوم ہو جائے گی۔

اٹارنی جنرل: گویا صحیح تعداد آپ کو بھی اس وقت معلوم نہیں۔ آپ اپنی لاعلمی کو تسلیم کرتے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974ص 24)

Attorney-General: I am asking you: can you suggest, can you contradict me if I say that it is not more than two hundred thousand? Can you contradict me though documentary evidence, record, your own Jamaat's record?

مرزا ناصر احمد ۔ اگر آپ دو لاکھ کو contradict documentary proof دیکر کر دیں گے تو میں نہیں کروں گا ۔

Attorney-General: Thank you. I rely on Munir Enquiry Report. That is the document. So you are not contradicting it!

مرزا ناصر احمد ۔ انہوں نے تو لکھا ہی کچھ نہیں ۔

Attorney-General: Encylopaedia of Islam ....

مرزا ناصر احمد ۔ وہ تو official ہی نہیں ۔

Attorney-General: Nothing is official Mirza Sahib. If you bring your register, I would accept that. There is no question of being official. We are not going to distribute property to members of any particular sect.

مرزا ناصر احمد ۔ معاف کیجئے ، میں کوئی اعتراض نہیں کررہا ۔ میں تو جو خود سمجھ رہا ہوں ...

Attorney-General: I just wanted to come at a right number. I said if you could come to a right number.

مرزا ناصر احمد ۔ جب تک صحیح census نہ ہو ....

Attorney-General: Because you yourself are not sure about that. If you have been sure, I would have accepted your words. But you are not yourself sure. You yourself have accepted.

Mirza Nasir Ahmad: No, no.

(کاروائی 1974/8/5ص 23)

اٹارنی جنرل نے اپنے سوال میں حضرت صاحب کے خطبہ جمعہ سے جو مذہبی آزادی کی مثال بیان کی ہے مولوی صاحب نے اسے غائب کر دیا ہے۔ اسی طرح حضرت صاحب نے جو جواب ارشاد فرمایا اسے درج کرنے کی بجائے اپنے الفاظ بنا کر درج کر دیئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: گویا صحیح تعداد آپ کو بھی اس وقت معلوم نہیں۔ آپ اپنی لاعلمی کو تسلیم کرتے ہیں۔

اچھا آپ نے 21 جون کے خطبہ جمعہ میں کہا کہ ہر شخص اپنے مذہب کی صراحت کرنے میں آزاد ہے۔ کوئی طاقت، کوئی حکومت اس حق کے استعمال میں دخل نہیں دے سکتی۔ یہی آئین کی دفعہ بیس کا تقاضا ہے۔ یہ آپ نے کہا ہے۔

مرزا ناصر: جی میری تقریر ہے 'مذہبی آزادی ہے' دفعہ 20 کے تحت کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 24، 25)

Attorney-General: Now, Sir, I come to your address which you delivered on Friday 21st June which is Annexture II....

(کاروائی 1974/8/5 ص 23)

Attorney-General: It is this. Then, Sir, you say, I quote: "Religious freedom therefore means that everyone is free to specify his religion and no power, no Government can interfere with the exercise of that right". This is on page 14. Then, Sir, you further go and say "I proclaim that I am a Muslim. Who can have the right to say that I am not a Muslim. This would be utterly foolish". This is on page 14. Have I quoted you correctly, Sir?

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ہاں اسی مفہوم کی میں نے بات کی ہے ۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 24)

Attorney-General: Because I have written it down from here. Then, Sir, having sorted your right of freedom of religion in terms mentioned just now, you have raised a preliminary objection with regard to the competence of the National Assembly or Parliament to declare as to who is a Muslims and who is not a Muslim. You have raised this objection in your Mahzar Namah.

Attorney-General: Now, Sir, what is the law - the provision of Constitution on the basis of which you have objected to the jurisdiction of the National Assembly or Parliament.

(کاروائی 1974 /8/5 ص24)

Mirza Nasir Ahmad: I rely on clause 8 and 20

ہمارا جو constitution ہے اس کی غالباً دفعہ ۸ ہے جو یہ کہتی ہے کہ اس ہاؤس کو یہ اختیار دہین ہوگا کہ جو اس نے حقوق دیئے ہمین ان مین کوئی کم کرے یا اسکو منسوخ کردے ۔

Attorney-General: Article 8 and Article 20.

مرزا ناصر احمد ۔ غالباً ۸ ہے آپ نکالین ۔

(کاروائی 1974 /8/5 ص25)

اٹارنی صاحب نے مندرجہ بالا دفعات کو پیش نہ کیا اور نہ ہی ان پر مزید بات کی۔ بلکہ نیا سوال شروع کر دیا۔ جس سے واضح ہے کہ آئین کی یہ دفعات ان کی مدد گار نہیں بلکہ انہیں اس سے روکتی ہیں۔ مزید یہ

اٹارنی جنرل: گویا صحیح تعداد آپ کو بھی اس وقت معلوم نہیں۔ آپ اپنی لاعلمی کو تسلیم کرتے ہیں۔

اچھا آپ نے 21 جون کے خطبہ جمعہ میں کہا کہ ہر شخص اپنے مذہب کی صراحت کرنے میں آزاد ہے۔ کوئی طاقت، کوئی حکومت اس حق کے استعمال میں دخل نہیں دے سکتی۔ یہی آئین کی دفعہ بیس کا تقاضا ہے۔ یہ آپ نے کہا ہے۔

مرزا ناصر: جی میری تقریر ہے، مذہبی آزادی ہے، دفعہ 20 کے تحت کوئی مداخلت نہیں کر سکتا۔

اٹارنی جنرل: اسمبلی یا حکومت بھی؟

مرزا ناصر: کوئی بھی۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص24، 25)

کہ آگے چل کر اٹارنی صاحب نے پارلیمنٹ کی طاقت کا اظہار کیا ہے کہ پارلیمنٹ چاہے تو ان دونوں دفعات کو آئین سے باہر کر دے۔ مطلب واضح ہے کہ یہ دفعات اس امر کی اجازت نہیں دیتیں جو کہ حکومت حاصل کرنا چاہتی تھی۔

Attorney-General: And you have also referred to the Declaration of Human Rights of the United Nations?

Mirza Nasir Ahmad: Universal Declaration of Human Rights - that dates from 1948

They became party of that Universal اور جتنی اقوام اس کی ممبر بنی ہیں۔ Declaration of Human Rights.

مولوی صاحب نے حقوق انسانی کے حوالے سے کیئے گئے سوال وجواب دونوں کو اپنی کاروائی سے حذف کر دیا ہے۔

اور اٹارنی صاحب نے حضرت صاحب کے جواب کے بعد اسے چھوڑ دیا۔ جس سے واضح ہے کہ انہیں اپنی کمزوری کا احساس ہو گیا تھا۔ اس دلیل کا کوئی جواب ان کے پاس نہ تھا۔

<table>
<tr>
<td></td>
<td>
Attorney-General: I will ask a very simple question. Is the Parliament competent to amend Article 8 and Article 20?

مرزا ناصر احمد ـ یہ constitution کیا کہتی ہے ؟

Attorney-General: Yes, by two-third majority they can amend, through a particular procedure they can amend. I am not saying. I am coming to that. I am just suggesting a simple proposition.

مرزا ناصر احمد ـ یہ جو ہے ہاں ....

Attorney-General: They should not do it. That is different. But I am just saying, is the Parliament not competent to repeal Article 8 altogether and Article 20 altogether?

مرزا ناصر احمد ـ میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں اگر اجازت دیں تو یہ پارلیمنٹ جو ہے یہ دیشنل اسمبلی یہ سپریم لیجسلیٹو باڈی ہے اور اس کے اوپر کوئی پابندی نہیں سوائے ان پابندیوں کے جو خود اپنے پر عاید کرے ـ

Attorney-General: That is what I wanted to know. They can do it.

مرزا ناصر احمد ـ ہاں ہاں ، نہیں ـ اور انہوں نے اپنے اوپر یہ پابندی عائد کی ہے ـ

(کاروائی 1974 /8/ 5 ص 25)
</td>
</tr>
<tr>
<td>اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے</td>
<td>
-26-

Attorney-General: I appreciate that they should not do it. They ought not to do it. That is different. But they are legally competent to do it to repeal Article 8 and to repeal Article 20.
</td>
</tr>
</table>

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	مرزا ناصر احمد ـ ٹھیک ہے وہ تو میں نے بڑی بنیادی کہا ہے نان کہ اس کی سپریم لیجسلیٹو باڈی کی حیثیت ہے ان کے اوپر کوئی اور ایجنسی نہیں ہے جو پابندی لگا سکے لیکن کچھ پابندیاں اس سپریم لیجسلیٹو باڈی نے خود اپنے اوپر لگائی ہیں ـ Attorney-General: That I agree. مرزا ناصر احمد ـ انہی کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے ـ Attorney-General: Those are of political nature. مرزا ناصر احمد ـ ہاں ہاں نہیں ـ میرا اسی طرف اشارہ ہے ـ (کاروائی1974 /8/5ص26)

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: But not of Constitutional nature. Attorney-General: Sir, now I come back to your address. I am not going to quote the law, but this is very important from my point of view to clearify the position. In your address, the same address, Sir, on page 12, you say, the Constitution of Pakistan in which our Prime Minister takes great pride and which according to his declaration establishes for Pakistan a high position in the eyes of the world and augments its respect and honour provides in Article 20 as follows: "Every citizen shall have the right to profess, practise and propagate his religion, and (b) Every religious donmination and other sect thereof shall have the right to establish, maintain and manage its religious institutions. Page 12". I unquote. After that you referred to the pages of the Constitution from where you have quoted. Now, here I may respectfully ask you, Sir, have you reproduced the whole of the Article or have you forgotten part of this Article? مرزا ناصر احمد۔ میں نے اس کا وہ ابتدائی حصہ چھوڑ دیا ہے جو ہر ذہن میں understood ہے۔ (کاروائی 1974 /8/5 ص26)

<table>
<tr>
<td>اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے</td>
<td>
— 27 —
Attorney-General: I am grateful . .... that part.
Mirza Nasir Ahmad: Subject to law and morality.
Attorney-General: Yes, that means that freedom of religions is subject to law, public order and morality. That part is conceded then.
Mirza Nasir Ahmad: Of course, it is there.
(کاروائی 1974/8/5 ص27)
</td>
</tr>
<tr>
<td>اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے</td>
<td>
Attorney-General: I am just asking whether I am quoting you correctly?
Mirza Nasir Ahmad: Yes.
Attorney-General: I am not going to ask you questions. First we finish with quotations and then I will ask you questions. Then, Sir, you further say:
"Today the meaning of religious freedom is that every man has a right to decide for himself whether he is a Muslim or not, whether he is a Christian or not, whether he is a Jew or not, or whether he is a Hindu or not, whether he is a Budhist or not, whether he is an Atheist or not. It is for each individual to say which religion he belongs to and no power on earth and no powers of the world combined can deprive him of this right...."
According to you this right, the way you have put it, is absolute, unrestricted, unqualified, unconditional and no power on earth can interfere.
(کاروائی 1974/8/5 ص27)
</td>
</tr>
</table>

<table>
<tr>
<td>اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے</td>
<td>confusion
مرزا ناصر احمد — یہاں یہ / پیدا نہیں ہونا چاہیے یہاں پریکٹس کی بات ہے اعلان
absolute right
کی بات ہے اور یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں —
Law of morality, public order
اسوقت آتا ہے جس وقت وہ اپنے عقیدہ کے مطابق کچھ مظاہرہ
provision
کرتا ہے — لیکن جہاں تک کا سوال ہے یہ کہنا کہ میں مسلمان ہوں یا نہیں تو یہ ہر
انسان کا absolute right ہے —

(کاروائی 1974/8/5 ص28)</td>
</tr>
<tr>
<td>اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے</td>
<td>Attorney-General: Now, Sir, you have used the words in this speac and I pointedly draw your attention to them. They are, he ha the right to say, to specify, to proclaim, to decide, to announce ...

مرزا ناصر احمد — یہی profess کے معنی میں نے اپنی طرف سے کئے ہیں اس کا تعلق پریکٹس سے آجاتا ہے —

Attorney-General: But you profess something, if you think you are a Muslim, if you believe you are a Muslim, nobody can ....

مرزا ناصر احمد — وہ ٹھیک ہے — آپ کی بات درست ہے —

Attorney-General: If you announce that then that means either a speech is called for ...

مرزا ناصر احمد — آدمی یہ اعلان کرتا ہے یا لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں —
It is expression of one's belief and practice.

(کاروائی 1974/8/5 ص28)</td>
</tr>
</table>

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: When belief is expressed, then you claim, to this extent, that there should be no interference by the State or anybody. مرزا ناصر احمد۔ میرا بھی ایمان ہے۔ Attorney-General: So, Sir, if anybody declares that he is a Muslim, a Christian, a Budhist, no one should question his announcement or declaration? Mirza Nasir Ahmad: No wordly authority is authorised to question that. Attorney-General: His word should be accepted for this. مرزا ناصر احمد۔ وہ جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اسکو ہمیں مسلمان کہنا پڑیگا۔ Attorney-General: There are some further complications in my mind. Mirza Nasir Ahmad: We will come to that when we reach that. (کاروائی 1974/8/5 ص28)
اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	Attorney-General: But if we can find out then we can interfere. If he falsely does it .... مرزا ناصر احمد۔ اگر وہ Hypocrite ہے تو قرآن کریم پھر بھی یہ کہتا ہے کہ تم نے ہر بھی اسکو مسلمان کہنا ہے۔ Attorney-General: Now, Sir, I am just asking you that if I know a person that he is a Muslim but for some worldly gain, for some advantage he falsely declares himself to be a Christian, do you think that still he should not be interfered because he has announced it and that is his freedom?

F.1

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	مرزا ناصر احمد۔ میں جس کو مانتا ہوں .... اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ آپ اور میں کی بات نہ کریں ۔ مرزا ناصر احمد۔ میں نے اس واسطے " میں " کو اپنے اوپر لے لیا ہے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ میرا کوئی حق نہیں ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ آپ کا کوئی حق نہیں ہے ؟ مرزا ناصر احمد ۔ بالکل حق نہیں ہے بڑا فساد پیدا ہو جائیگا۔ Attorney-General: I am giving the example of a man who is about to be killed and to save his life he says that I am a Muslim or I am a Christian or supposing a religious fanatic is going to kill someone because he does not belong to his faith, I am taking that example .... (کاروائی 1974/8/5 ص29)
اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	مرزا ناصر احمد۔ یہ انکی inquisition ہے جو کہ clerical court تھی اور اس وقت جو انہوں نے فیصلہ کیا وہ یہ تھا کہ انکو اسٹیج پر [illegible] کردو ۔ Rather roast him on the fire. Attorney-General: I am taking the case of that person who in order to save his life, makes a false declaration and suppose.....

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے	مرزا ناصر احمد۔ میں بھی یہی مثال دے رہا ہوں کہ انہوں نے یہ کہا کہ اگر وہ اپنی زندگی کو محفوظ کرنے کیلئے Roman catholic ہونے کے باوجود Protestant کا اعلان کر دے تو اس اعلان کے بعد اسے burn کردو۔ اس کا فیصلہ خدا پر چھوڑ دو کہ کون دوزخ میں جاتا ہے کون جنت میں۔ Attorney-General: I am giving that example .... Mirza Nasir Ahmad: That is one of the very extreme examples in this case. (کاروائی 1974/8/5 ص29)
مولوی صاحب نے اٹارنی جنرل کے دوسرے سوال میں مذکور مثال کو درج نہیں کیا۔ غالباً اس لئے کہ اس میں مولوی کا کردار جھوٹا حلف اٹھانے والے کے طور پر پیش کیا گیا۔ اسی طرح حضرت صاحب کا جواب درج کرنے کی بجائے اپنی طرف سے جواب بنا کر درج کر دیا ہے حالانکہ اسی جگہ اردو میں حضور کا جواب درج ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب نے اٹارنی جنرل کی پیش کردہ مثال میں مذکور ملا کے کردار کے حوالہ سے تعریضایہ فرمایا ہے کہ ہاں جی وہ پھر لے لیں۔ یعنی وہ حلف لے لے کیونکہ وہ مولوی ہے۔ بہر حال ملاحظہ فرمائیں۔	— 30 — Attorney-General: Therefore, Sir, if a person has to save his life, it is permissible to tell a lie to save his life? Mirza Nasir Ahmad: I do not think that. Attorney-General: Sometimes you sacrifice the truth in the very interest of truth. If a man is innocent and somebody is going to kill him just because he does not belong to his faith, to his religion. It happened near Khuzdar and there was a policeman, about 1965 or that time, there was a policeman travelling in a bus and some people got hold of that bus alongwith others. The policeman was not in uniform and the policeman and other people were taken away to be killed and one of the Maulvis there who knew that this man was a policeman, took oath on Quran and said that I know that he is not a policeman, just to save his life. Now, do you think that man committed a crime by telling a lie. I am going to take a very simple example. مرزا ناصر احمد: ہاں جی وہ پھر لے لیں (کاروائی 1974/8/5 ص30)

اٹارنی جنرل : ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے جان بچانے کے لیے، کیا اسے بھی دفعہ 20 اجازت دیتی ہے کہ وہ جھوٹ بولتا رہے۔ کیا جان بچانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز نہیں؟

مرزا ناصر: میرے نزدیک جائز نہیں۔

اٹارنی جنرل : بہت اچھا، اب جھوٹ بولنا جائز نہیں مگر کیا ایک آدمی جھوٹ کے طور پر اپنا مذہب غلط بتاتا ہے تو کیا دفعہ 20 کا معنی یہ ہے کہ وہ جھوٹ بولتا رہے، اس لیے کہ مذہبی آزادی ہے؟

مرزا ناصر: آپ کو کیسے معلوم ہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص25)

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اٹارنی جنرل کی اس مثال کو خلاصہ کے طور پر اپنے الفاظ میں درج کیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ کسی اور جگہ سے فقرے اٹھا کر ملا دیئے ہیں۔ اور حضرت صاحب کا جو یہاں جواب ہے وہ یہاں درج نہیں کیا۔ بلکہ اس کے اگلے حصہ سے متعلقہ جواب درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: مثلاً میں کالج کا پرنسپل ہوں۔ اقلیت کے کوٹہ سے سیٹ لینے کے لیے ایک مسلمان خود کو غیر مسلم ظاہر کرتا ہے۔ اب آپ کے نزدیک دفعہ 20 کے تحت ہر شخص کو اپنے مذہب کے اظہار کی اجازت ہے لہٰذا وہ جھوٹ بولے تو میں کوئی کارروائی نہ کروں۔ اچھا آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے مذہبی آزادی کے حوالہ سے دستور کے کچھ حصے اپنی تقریر میں پڑھے ہیں۔ میں یہاں مودبانہ طریقہ سے آپ سے پوچھتا ہوں جناب کہ کیا آپ نے پوری دفعہ کو بیان کیا ہے یا اس دفعہ کا کچھ حصہ آپ بھول گئے ہیں؟

مرزا ناصر: میں نے اس کا وہ ابتدائی حصہ چھوڑ دیا ہے جو ہر ذہن میں موجود ہے

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص25)

Attorney-General: No, Sir, supposing, as we have a lot of difficulties in getting admission in colleges these days; you know that. we take the example of a Medical College and for this case that the Dow Medical College has got 200 seats and, for instance, there are about a thousand Muslim boys, all First Divisioners, contesting for these 200 seats and out of them 10 are reserved for minorities, the Christians the Hindus and the Parsis. Out of 10, say, 6 are reserved for Hindus and they are also First Divisioners and they contest among themselves and 3 are reserved for Christians and one for Parsi and they are also First Divisioners and he will go and take that seat among the Christians. Now, there are 6/7 candidates and there are 3 seats but there is only one Second Divisioner Christian and the rest are Third Divisioners who want to get into that College. I have got a First Division but not a very high First Division and if I put it in my admission form Yahya Bakhtiar - faith Christian; do you think the Principal of the College, knowing very well, should not interfere?

Mirza Nasir Ahmad: You have got no right to declare that.

(کاروائی 1974/ 8/5 ص30)

Attorney-General: I have no right but I am deceiving, I am cheating, falsely declaring what I say because I know that this is a fundamental right and nobody can interfere and why should I not take advantage. Do you think the world is not full of cheats? is not full of cheats? مرزا ناصر احمد: آپ دوسرے end پر بات کر رہے ہیں۔ میں اس بات کر رہا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کو کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔ (کاروائی 1974/ 8/5 ص30)	اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں ہے
Attorney-General: No question of agreeing. You know, Sir, that there are cheats in this world and you know that people cheat and you know that people deceive. Mirza Nasir Ahmad: Everyone should condemn them. (کاروائی 1974/ 8/5 ص31)	مولوی صاحب نے اٹارنی کے اس بیان میں اپنی طرف سے یہ الفاظ شامل کر دیئے ہیں کہ اب وہ غلط بیانی کریں مذہب کے بارہ میں تو پابندی لگائیں گے یا نہ۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اٹارنی جنرل: سر متفق نہ ہونے کا سوال نہیں' دنیا میں ہزاروں دھوکے باز پھرتے ہیں۔ اب وہ غلط بیانی کریں مذہب کے بارے میں تو پابندی لگائیں گے یا نہ؟ مرزا ناصر: دغاباز کی ملامت کرنی چاہیے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص26)

اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں	Attorney-General: Condemnation is one thing, Sir, but if you are invested with some authority, you are the Principal of a college, and you have been the Principal of the College and when the form comes to you, you know that Yahya Bakhtiar, First Divisioner, cannot get in because his marks are low among the First Divisioners but he says that I am a Christian and this is his fundamental right and Article 20 guarantees it and, therefore, he has to be admitted. Sir, shall we have a break? (کاروائی 1974/8/5 ص 31)
مولوی صاحب نے چیئرمین کی طرف منسوب کرکے وہ الفاظ لکھ دیئے ہیں جو چیئرمین نے نہیں کہے۔ ملاحظہ فرمائیں چیئرمین: سوال کا جواب آنا چاہیے۔ جواب سوال کے مطابق نہیں ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 26)	Mr. Chairman: Yes, but after about five minutes we will have a break. Let the answer to this question come. The Witness has to give his opinion, Yes or No. It is a question of opinion. (کاروائی 1974/8/5 ص 31)
حضرت صاحب نے اٹارنی کے اس اعتراض کو رد فرمایا کہ آپ اگر جواب نہیں دینا چاہتے تو نہ دیں مرزا ناصر احمد — میں نے جواب دیا ہے — (کاروائی 1974/8/5 ص 32) مولوی صاحب نے اٹارنی کے پوچھے گئے سوال کو درج نہیں کیا۔ حضرت صاحب کا جواب گذشتہ سوال کے تحت درج کر دیا ہے۔	Attorney-General: This is a matter of expression. A man deliberately makes a false statement for material gains and what is the opinion of the Witness regarding this proposition? You need not answer this question at all. It is up to you. (کاروائی 1974/8/5 ص 31) Attorney-General: How do you approve of that man? Mirza Nasir Ahmad: I do not approve of that man. (کاروائی 1974/8/5 ص 32)

کارروائی	تبصرہ
Attorney-General: But you still think that the State ..... مرزا ناصر احمد۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ میں نے کوئی بھی جواب نہیں دیا Attorney-General: I am just asking ..... مرزا ناصر احمد۔ میں نے اس واسطے جواب دیا ہے کہ یہ ریکارڈ ہو جائے۔ Mr. Chairman: It may be repeated. Mirza Nasir Ahm.d: I condemn that young man who falsifies the documents. (کاروائی 1974/8/5ص32)	مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے ان دونوں جوابات کو درج ہی نہیں کیا جس میں حضور نے اٹارنی کی اس بات کو رد فرمایا ہے کہ آپ نے پوچھے گئے سوال کا جواب نہیں دیا۔ نیز اٹارنی کی اس بات کو بھی درج نہیں کیا کہ آپ جواب دوبارہ دے دیں۔ یہ سب کچھ چھوڑ کر حضرت صاحب کا جواب درج کر دیا ہے۔ جس سے ایک تو یہ چھپانے کی کوشش کی ہے کہ جو حضرت صاحب اٹارنی کی بات کو رد فرماتے ہیں کہ آپ نے جواب نہیں دیا۔ دوسرے اس سب کو چھوڑ کر صرف حضور کا جواب درج کر کے عبارت کو بے جوڑ بنا دیا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جواب سوال کے مطابق نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اٹارنی جنرل: مگر آپ سمجھتے ہیں کہ حکومت پابندی---------؟ مرزا ناصر: میں مذمت کرتا ہوں اس نوجوان کی جو دستاویزات میں جعل سازی کرتا ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 26)
Attorney-General: But if you are the Principal of the College what expression you will give to your condemnation on the paper. مرزا ناصر احمد۔ میں ۱۹۴۴ سے لیکر ۱۹۶۵ تک پرنسپل رہا ہوں اور میرے علم کے مطابق ہر بچہ جو میرے پاس آیا اتنا شریف النفس تھا کہ اس نے میرے سامنے کوئی غلط بات نہیں کی۔ (کاروائی 1974/8/5ص32)	مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا

<table>
<tr><td>مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا</td><td>Attorney-General: Sir, you are very fortunate, but I am asking you, supposing I am the Principal and someone comes like me, then what shall I do?

مرزا ناصر احمد۔ مجھے تو ... نہیں ہے۔

(کاروائی 1974/8/5ص 32)</td></tr>
<tr><td>مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا</td><td>Attorney-General: But I am asking you, that I am the Principal of Dow Medical College and I know a particular boy is Muslim, and he wants to get into the College and deprive a Christian of his legitimate right, a reserved seat: On the one hand he is telling lies; and on the other hand he is depriving a Christian of his seat, but you say that this is his fundamental right, because he is a ......

(کاروائی 1974/8/5ص 32)</td></tr>
<tr><td>مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا</td><td>مرزا ناصر احمد۔ اگر اس کے اس فعل کے نتیجہ میں آپکے پختہ یقین کے مطابق کسی کا حق مارا جا رہا ہے اسکے حق حفاظت ہونی چاہئیے۔

(کاروائی 1974/8/5ص 32)</td></tr>
</table>

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اپنے پاس سے یہ الفاظ درج کر دیئے ہیں کہ چیئرمین نے کہا چھوڑیئے (اَصل سوال کا جواب گول مول کر رہے ہیں) جبکہ چیئرمین نے یہ الفاظ نہیں کہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ چیئرمین: چھوڑیے (اصل سوال کا جواب گول کر رہے ہیں) وفد کو پندرہ منٹ کی اجازت ہے۔ وقفہ ہے' سوا بارہ بجے دوبارہ آ جائیں۔ (وفد چلا گیا) (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 26)	Mr. Chairman: The delegation is permitted to leave for 15 minutes. We will again meet at 12.15 hours. The honourable members may keep sitting. The delegation is expected to come back in the Assembly at 12.15. (کاروائی 1974/8/5 ص32)
مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں سے اٹارنی کے بیان میں سے پروفیسر غفور صاحب کا یہ بیان درج نہیں کیا کہ چیئرمین صاحب حضرت صاحب کی ان کے بیانات میں پذیرائی نہ کریں۔ نیز یہ کہ اسے کاروائی میں سے خارج کر دیا جائے چیئرمین: معزز ممبران آپ نے دیکھ لیا' میں تو اٹارنی جنرل کے طریقہ کار سے مطمئن ہوں۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 26)	Mr. Chairman: I will request the honourable Members and will proceed just when the quorum is complete. Prof. Ghafoor Ahmad has pointed out that there should not be appreciation by the Chair; so it may be amended accordingly. The House is satisfied with the conduct of the Attorney-General. This much should be written, rest should be deleted. پروفیسر غفور احمد نے point out کیا ہے کہ Chair کی طرف سے appreciation نہ ہو ۔ ہاؤس کی satisfaction ہو ۔ (کاروائی 1974/8/5 ص 33)

صاحبزادہ صفی اللہ ۔ جناب والا ۔ مین یہ عرض کرنی چاہتا ہون کہ پہلے عام طریقہ یہ ہے کہ جو اسمبلی مین تقاریر ہوتی ہین ان کی رپورٹس ہر متعلقہ ممبر صاحب کو بھیجی جاتی ہین تاکہ وہ انکی تصحیح کرین تو اب کیا طریقہ ہوگا کیا یہ رپورٹس اب انکو تصحیح کیلئے دی جائین گی ۔

(کاروائی 5/8/1974 ص34)

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اس کا خلاصہ لکھا ہے جو یہ ہے

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا اس تمام کارروائی کی کاپیاں ہمیں ملنی چاہئیں تاکہ ممبران ان کی تصحیح کر سکیں۔
چیئرمین: آپ کو دی جائیں گی۔ یہ ممبران کا امتیازی حق ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 27)

جناب چیئرمین ۔ آپ کو دی جائین گی جو تقاریر ریکارڈ ہونگی وہ آپ سب کو تصحیح کیلئے دے دینگے یہ ممبر کا پرولیج ہے ۔ اس کو ہم ایسے کرینگے کہ وہ تقاریر ٹیپ ریکارڈ سے correct کرینگے اور اسکے بعد distribute کر لینگے ۔
This is privilege of the members only.
ہم خود ریکارڈ ٹھیک کرین گے اور ممبران مین تقسیم کرین گے ۔
Should I call the

(کاروائی 5/8/1974 ص34)

اس کاروائی میں اس کا خلاصہ درج ہے جو یہ ہے

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا اس تمام کارروائی کی کاپیاں ہمیں ملنی چاہئیں تاکہ ممبران ان کی تصحیح کر سکیں۔
چیئرمین: آپ کو دی جائیں گی۔ یہ ممبران کا امتیازی حق ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 26)

چیئرمین صاحب کے جواب میں یہ درج ہے کہ اس کاروائی کی کاپیاں ٹیپ ریکارڈ سے تصحیح کے بعد ممبران کو دی جائیں گی۔ اس حصہ کو مولوی صاحب نے اپنی کاروائی سے غائب کر دیا ہے۔

مولوی صاحب نے اٹارنی کے سوال کے جواب میں جو حضور نے جواب دیا ہے وہ درج نہیں کیا بلکہ اپنے پاس سے جواب بنا کر درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اٹارنی جنرل: تو غلط ڈیکلیریشن دے کر عیسائی اقلیت کی سیٹ کا حق ایک مسلمان شخص غلط بیانی اور جھوٹ سے حاصل کر لے گا تو کوئی حرج نہیں؟ مرزا ناصر: جی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کالج کا مسئلہ ہے' آپ اسے دوسرے پر قیاس نہ کریں--- (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 28)	Mr. Attorney-General: So, Sir, you agree that a Christian boy or girl, who has applied for admission to the Medical College, has a right of admission and he should not be deprived because of false declaration that he is a Muslim - of a Muslim boy? Mirza Nasir Ahmad: That is an exceptional case; exceptions can only prove the rules. They are not converted into general rules. (کاروائی 1974/8/5 ص35)
مولوی صاحب نے اس جگہ حضرت صاحب کا جواب اپنے پاس سے بنا کر درج کر دیا ہے ملاحظہ فرمائیں اٹارنی جنرل: ایک لڑکے نے اپنے مذہب کا غلط ڈیکلیریشن جھوٹا داخل کرایا' اب کالج کا پرنسپل اس میں مداخلت کر سکتا ہے یا نہ؟ مرزا ناصر: دیکھیں ناں پرنسپل مداخلت نہ کرے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 28)	Attorney-General: I request you, Sir, that even in such a casw where the Principal finds that the declaration is false, should he or he should not interfere and should he or he should not question it? Mirza Nasir Ahmad: If one is sure; which one seldom is. (کاروائی 1974/8/5 ص35)

مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا	Attorney-General; Just I presume that the Principal is sure. If he is not sure the question does not arise. If he knows that this questio is falwe? Mirza Nasir Ahmad: If he is sure, then justice must be done. Attorney-General: So you agree. Mirza Nasir Ahmad: I agree with it. I want to add that such exceptions can only prove the rule. ttorney-General: Whether you call it e ception or somet ing which has happened quite o ten, you will agree that this freedom... Mirza Nasir Ahmad: In certain cases - yes. Attorney-General: this freedom to announce what one's religion is, is not absolute? Mirza Nasir Ahmad: It is absolute; this exception proves that it is. (کاروائی 5/8/1974 ص 35)
مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا	Attorney-General: There could be circumstances when a declaration could be false.
مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا	Mirza Nasir Ahmad: There could be circumstances which could be considered as exceptional. (کاروائی 5/8/1974 ص 35)
مولوی صاحب نے اٹارنی کے پہلے سوال کا وہ جواب درج نہیں کیا جو حضور نے دیا ہے بلکہ اپنے پاس سے بنا کر درج کر دیا ہے۔	Attorney-General: But even if it is exceptiona what will be your ordered action - you think a court should interfere. (Interruption) Suppose the Christian boy goes and files a writ petititon. Mir Nasir Ahmad: It depends on the discretion...

<table>
<tr>
<td>
اسی طرح اٹارنی کا دوسرا سوال اور اس کا جواب درج کرنے کی بجائے دونوں ہی اپنی طرف سے بنا کر یہاں درج کر دیئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

اٹارنی جنرل: صرف کالج کی نہیں یہ بات تو عدالت میں بھی جائے گی کہ پرنسپل نے نہیں روکا' تو جس کا حق مارا گیا' وہ عدالت میں رٹ دائر کرے گا کہ اس نے غلط بیانی سے' جھوٹ سے میرا حق مارا ہے' تو کیا عدالت مداخلت کر سکتی ہے یا نہ؟
مرزا ناصر: ایک شخص مذہب کے متعلق غلط بیانی کرتا ہے تو عدالت کیوں مداخلت کرے۔
اٹارنی جنرل: تو جھوٹ بول کر لوگوں کے حقوق کھاتے جائیں' اسمبلی یا عدالت قانون کی پاسداری نہ کرے؟
مرزا ناصر: ایک شخص خود کو مسلمان کہتا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 28)
</td>
<td>
Attorney-General: No question of discretion, if the evidence comes. If the evidence comes that the boy who has applied pretends to be a Christian is in fact a Muslim and if he admits in the court that he is a Muslim but he says that nobody can question his right to Islam.
Mirza Nasir Ahmad: If we go to that extreme extent, my reply is in the negative.

(کاروائی 5/8/1974 ص 35)
</td>
</tr>
<tr>
<td>
مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا
</td>
<td>
Attorney-General: Even the we should not interfere; the Christian boy should be deprived of his right?
Mirza Nasir Ahmad: I say we should not question his profession.
Attorney-General: An body can declare and that is enough?
Mirza Nasir Ahmad: Anybody can declare and that is enough in the ordinary circumstances of the case.
Attorney-General: A court should not interfere; the Government should not interfere; the Principal should not interfere?
Mirza Nasir Ahmad: The example that is before us is that he does not go to the court; it goes to the Principal.

(کاروائی 5/8/1974 ص 35،36)
</td>
</tr>
</table>

مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا	Attorney-General: Supposing, as I said, he files a writ petition in the High Court. The principal does not question you say it is his right. Mirza Nasir Ahmad: If the petition goes to the High Court, the judge will decide it on the evidence he receives. Attorney-General: Yes, will the judge be in a position to decide on evidence or the declaration would be sufficient; now he has declared; whether it is the declaration that is enough; that is the fundamental right? Mirza Nasir Ahmad: I know if the evidence shows that he does not really declare himself to be of such religion then the judge would decide according to the evidence. Attorney-General: It means that if it is false, the judge will interferen. Mirza Nasir Ahmad: It means that the judge will decide according to evidence he receives. Attorney-General: It means that the judge has the right to interferen. In settling the question of principle can anybody interfere. in such a right. Mirza Nasir Ahmad: I am afraid what I apprehend, I may be wrong, is that you are giving an exceptional example and not the law. (کاروائی 5/8/1974 ص36)
مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا	Attorney-General: Sir, I will give you more examples, I am clarifying the position. Mirza Nasir Ahmad: As for the judge he must decide according to the evidence he receives. Attorney General: Now, Sir, if he comes to the conclusion that this declaration is false... Mirza Nasir Ahmad: If he comes to the conclusion and then he decides according to his discretion, then God will deal with him. Attorney-General: You think there should be no law on the subject. Mirza Nasir Ahmad: It is not a question of law. This is a question of exception in a law. (کاروائی 5/8/1974 ص36)

<table>
<tr>
<td>
مولوی صاحب نے اٹارنی کا سوال درج نہیں کیا بلکہ اپنے پاس سے سوال بنا کر درج کر دیا ہے اور اٹارنی کے سوال کا جواب جو حضور نے دیا ہے اسے نامکمل درج کر دیا ہے جس سے سوال اور جواب بے جوڑ بھی ہو گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔
اٹارنی جنرل: تو جھوٹ بول کر لوگوں کے حقوق کھاتے جائیں' اسمبلی یا عدالت قانون کی پاسداری نہ کرے؟
مرزا ناصر: ایک شخص خود کو مسلمان کہتا ہے۔
(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 28)
</td>
<td>
Attorney-General: In all these forms they say:'I hereby declare that these facts given in the form are correct and true to the best of my knowledge..' there is a sort of affidavit - complete declaration is given.
Mirza Nasir Ahmad: Another example, if a person declares that he is a Muslim and believes in five fundamentals of Islam the 'Arkan-i-Islam' he does not pray; he does not fast in Ramzan; he does not perform Haj even when he can possibly do that and he does not pay any zakat, would he believe in the profession ....
(کاروائی 1974/8/5 ص 36)
</td>
</tr>
<tr>
<td>
اس کاروائی میں اٹارنی کے سوال کا نامکمل خلاصہ درج کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب اپنی کاروائی لکھ رہے ہیں نہ کہ اسمبلی کی کاروائی۔
اسی طرح حضرت صاحب کے بزبان انگریزی جوابات میں سے کوئی بھی درج نہیں کیا بلکہ اپنے پاس سے جوابات بنا کر تحریر کر دیئے ہیں۔ البتہ اردو میں دیئے گئے جواب کو بھی مکمل درج کرنے کی بجائے اس میں سے ایک دو فقرے لے لئے اور باقی چھوڑ دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں
</td>
<td>
Attorney-General: Sir, I will draw your attention to a chapter in Muslim history of those Muslims who refused to pay zakat - Ansars and Mohajirs both - and refused to pay; they were Munkirin of Zakat; were they not deprived of their right to be called Muslims and jihad was ordered against them?
Mirza Nasir Ahmad: No. These are two things; let me clarify this; it is not one thing - not to pay zakat, the other is to declare -
Attorney-General: Munkirin, I said.
Mirza Nasir Ahmad: Munkirin, these are two things. (Interruption) One is (Inkar' and one is just an act - does not pay.
</td>
</tr>
</table>

مرزا ناصر احمد۔ جو شخص زکوۃ کا انکار کرتا ہے وہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک کا انکار کرتا ہے اسلئے وہ مسلمان نہیں ہے ۔لیکن جو شخص انکار نہیں کرتا ہے میں نے مثال دی ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ زکوۃ دینا ضروری ہے جو شخص کہتا ہے نماز پڑھنا ضروری ہے جو شخص کہتا ہے کہ رمضان کے روزے رکھنا ضروری ہیں جو شخص میں طاقت ہے اور حالات اجازت دیں حج کرنا ضروری ہے اسکے باوجود نماز نہیں پڑھتا یا اور روزے نہیں رکھتا یا اور زکوۃ نہیں دیتا یا اور حج نہیں کرتا تو باوجود عملاً پانچوں سے انکار کے ہم اس کو مسلمان کہتے ہیں یا نہیں ؟ (کاروائی 1974/8/5ص 37,36)	اٹارنی جنرل: مگر زکوٰۃ کا منکر ہے اور خود کو مسلمان کہتا ہے؟ مرزا ناصر: یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اٹارنی جنرل: جیسے صدیق اکبرؓ کے دور میں مانعین زکوٰۃ نے کیا؟ مرزا ناصر: وہ مسلمان نہیں ہے۔ پانچ ارکان میں سے کسی ایک کا منکر بھی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974ص 28)
اٹارنی جنرل ۔ اگر وہ کہتے ہیں مسلمان ہوں ۔ مرزا ناصر احمد۔ اسکو مسلمان کہتے ہیں یہی میں کہہ رہا ہوں ۔ ایک شخص prefers کرتا ہے اسلام میں and believes and declares that he believes in Islam. (جاری ہے) مرزا ناصر احمد۔ یہ پانچ ارکان ہیں ۱۔ کلمہ شہادت ۔ ۲۔ نماز ۔ ۳۔ روزے ۔۴۔ زکوۃ ۔ ۵۔ حج ۔ جو شخص ان میں سے ایک کو مضحکہ قرار دیتا ہے وہ انکار کر رہا ہے اسلام سے ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ مسلمان نہیں رہا ؟ مرزا ناصر احمد۔ ہاں وہ مسلمان نہیں ۔ (کاروائی 1974/8/5ص 38)	مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔ مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل ۔ کون decide کرے ؟ مرزا ناصر احمد ۔ اس نے خود decide کیا ۔ اٹارنی جنرل ۔ میں کہتا ہوں مسلمان ہوں اسکے باجود ؟ مرزا ناصر احمد ۔ وہ کہہ نہیں سکتا ۔ وہ پاگل آدمی ہے جو کہیگا نماز نہیں پڑھتا ۔ روزے نہیں رکھتا ۔ (کاروائی 1974/8/5 ص 38)	مولوی صاحب نے (1) Decide کا ترجمہ "نکالا " کیا ہے حالانکہ اٹارنی کا سوال گذشتہ سوال وجواب کے تناظر میں سادہ یہ تھا کہ اس کے اسلام سے باہر ہونے کا فیصلہ کون کرے۔ اسی طرح حضور نے تو فرمایا کہ اس نے خود Decide یعنی فیصلہ کیا۔ مگر مولوی صاحب نے لکھ دیا کہ وہ خود نکلا۔(2) دوسرا اٹارنی کا سوال اور اس کا جواب اَصل کاروائی میں اس جگہ درج نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اٹارنی جنرل: اس کو اسلام سے کس نے نکالا؟ مرزا ناصر: وہ خود نکلا۔ اٹارنی جنرل: ایک شخص خود کو مسلمان بھی کہتا ہے اور اسلام کے بنیادی ارکان کا منکر بھی ہے تو وہ؟ مرزا ناصر: تو وہ خود کو کیسے مسلمان کہہ سکتا ہے۔ اٹارنی جنرل: مگر اس کے باوجود وہ کہتا ہے؟ مرزا ناصر: وہ کہہ نہیں سکتا۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 28،29)
اٹارنی جنرل ۔ اگر وہ کہے مرزا صاحب میری interpretation کے مطابق زکوٰۃ الکل غلط ہے یہ ہو نہیں سکتا ان circumstances میں perhaps تو اسلئے میں اس سے منکر ہوں وہ بھی مسلمان ہے ؟	مولوی صاحب نے اٹارنی کا سوال اپنے پاس سے بنا کر درج کر دیا ہے۔ اور اس کے جواب میں حضرت صاحب کے جواب کا ایک حصہ درج کر دیا ہے۔ اور '' دیکھئے میرے دل میں ۔۔۔" سے آگے کا حصہ اصل کاروائی میں یہاں درج نہیں بلکہ بعض اور سوالات اور جوابات

مرزا ناصراحمد ۔ وہ شخص عملاً کہتا ہے کہ میں قرآن حکیم کی ان تمام آیات کو منسوخ سمجھتا ہوں جو ہم ہر روز پڑھتے ہیں قرآن حکیم میں اس شخص کو آپ کیسے مسلمان کہہ سکتے ہیں جو خود اپنے کافر ہونے کا اعلان کر رہا ہے ؟

(کاروائی 1974/8/5 ص 38،39)

کے بعد ہے جس کو درمیان سے چھوڑتے ہوئے اس کو درج کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ بات حضرت صاحب نے اٹارنی کے ایک اور بیان کے جواب میں فرمایا ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک شخص قرآن کریم کی بعض آیات کا انکار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں؟

مرزا ناصر: آپ اس کو کیسے مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ وہ تو قرآن کا انکار کر رہا ہے اور قران کو نہیں مانتا۔ دیکھئے میرے دل میں اس ہاؤس کا اتنا احترام ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا لیکن میں کہنے کی جرات کروں گا کہ آپ اتنی مثالیں نہ دیں، ہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچیں گے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 29،28)

اٹارنی جنرل ۔ وہ نہیں کہتا ۔ وہ خود یہ کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں ....

مرزا ناصر احمد ۔ اور قرآن کو نہیں مانتا ؟

اٹارنی جنرل ۔ نہیں مانتا ۔

I am giving you an extreme example. Supposing a man says 'I am a Muslim but I do not believe in the Holy Prophet'.

مرزا ناصر احمد ۔ میرے دل میں آپ کا اور اس ساری ہاؤس کا اتنا احترام ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا لیکن میں یہ کہنے کی جرآت کروں گا کہ آپ اتنی extreme کی مثالیں نہ دیں ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچیں گے ۔

(کاروائی 1974/8/5 ص39)

مولوی صاحب نے کاروائی اصل کے مطابق درج نہیں کی بلکہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق خلاصہ بنا کر درج کر دیا ہے۔ اٹارنی نے خود اپنے سوال میں یہ کہا کہ میں اب انتہائی مثال دیتا ہوں جس کا جواب حضرت صاحب نے دیا ہے۔ مولوی صاحب نے اٹارنی کا یہ بیان ہی درج نہیں کیا۔ اور اٹارنی نے قرآن کے نہ ماننے والے کا ذکر کیا ہے جبکہ مولوی صاحب نے بعض آیات کے نہ ماننے کا اپنے پاس سے درج کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک شخص قرآن کریم کی بعض آیات کا انکار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں؟

مرزا ناصر: آپ اس کو کیسے مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ وہ تو قرآن کا انکار کر رہا ہے اور قران کو نہیں مانتا۔ دیکھئے میرے دل میں اس ہاؤس کا اتنا احترام ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا لیکن میں کہنے کی جرات کروں گا کہ آپ اتنی مثالیں نہ دیں، ہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچیں گے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 29،28)

مولوی صاب نے اپنی کاروائی میں اُصل کاروائی میں سے کیا کیا چھوڑ دیا ہے اور کس طرح اپنی منشاء کے مطابق درج کر دیا ہے۔ دونوں کے موازنہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: ایک شخص قرآن کریم کی بعض آیات کا انکار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں؟

مرزا ناصر: آپ اس کو کیسے مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ وہ تو قرآن کا انکار کر رہا ہے اور قرآن کو نہیں مانتا۔ دیکھئے میرے دل میں اس ہاؤس کا اتنا احترام ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا لیکن میں کہنے کی جرات کروں گا کہ آپ اتنی مثالیں نہ دیں' ہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچیں گے۔

اٹارنی جنرل: میں بھی ایوان کے احترام اور فرض بجا آوری میں کہتا ہوں کہ دیکھئے ارکان اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کرتا ہے' انکار عملی یا کلامی' لیکن خود کو مسلمان کہتا ہے تو؟

اٹارنی جنرل: گویا آپ کو حق ہے کہ آپ کسی کو غیر مسلم کہیں' باوجود اس کے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم کہے؟

مرزا ناصر: میرا پوائنٹ یہ ہے کہ خود اعلان کرتا ہے کہ میں مسلمان نہیں۔

اٹارنی جنرل: اگر وہ اعلان نہ کرے؟

مرزا ناصر: وہ اپنے عمل سے اعلان کر رہا ہے۔

اٹارنی جنرل: گویا وہ خود کافر ہو گیا؟

مرزا ناصر: جی' بالکل۔

اٹارنی جنرل: میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اگر ایک شخص ضروریات اسلام میں سے ایک کا منکر ہو گیا' اس کو مسلمان آپ کہہ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر: وہ تو کافر ہو گا مگر ہمیں دخل کی ضرورت نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 29)

Attorney-General: I am not being disrespectful. I hope you may not consider that I am being disrespectful. I have got all the regard for you. I know you are defending a cause and you know I am performing a duty. But please see these are not extreme examples. Sometimes we have to go to the extreme to clarify the position.

مرزا ناصر احمد۔ ٹھیک ہے - پھر میرا جواب یہ ہے کہ جو شخص پانچ ارکان اسلام کو ----

ایک تو کلمہ شہادت ہے وہ تو پڑھنے کا ہے - وہ تو fundamental ہے - بنیادی ہے ، اصل ہے اس کے علاوہ قرآن حکیم نے ، جس شکل میں اسلام نے ، نبی کریم کی سنت نے نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا ، رمضان میں روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا ، اور زکوۃ دینے کا ارشاد فرمایا اور حج کرنے کا ارشاد فرمایا - ان پر ایمان کا اعلان کرتا ہے لیکن عملاً وہ کسی ایک کا بھی پابند نہیں ہے جسطرح ہم اسکو مسلمان کہتے ہیں اسی طرح وہ شخص ، جو ان میں سے کسی ایک کا انکار کرتا ہے ہمیں اسکو غیر مسلم کہنا پڑے گا -

اٹارنی جنرل - تو آپ کو یہ حق ہے کہ آپ کسی کو غیر مسلم کہیں ، باوجود اسکے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم کہے ؟

مرزا ناصر احمد - میرا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ خود اعلان کرتا ہے کہ میں مسلمان نہیں -

	اٹارنی جنرل ـ اگر وہ اعلان نہ کریں ؟ مرزا ناصر احمد ـ وہ اپنے عمل سے اعلان کر رہا ہے ـ (کاروائی 1974/8/5ص39،40)
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔ مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل ـ ابھی آپ نے فرمایا کہ بہتر (۷۲) فرقے ہیں ، تہتر ، جو بہتر فرقے آجاتے ہیں ایک فرقہ یہ کہتا ہے کہ میں روزے کو ضروری نہیں سمجھتا ـ مرزا ناصر احمد ـ ہو سکتا ہے کہ آجائے مگر کسی گروہ نے ہمیں اسکو خبر نہیں دی ـ اٹارنی جنرل ـ بہتر فرقوں میں ایک یہ کہہ دے کہ میں اسکو نہیں مانتا ـ ایک جز میں نہیں مانتا یہ ایک شرط میں نہیں مانتا ـ یہ ضروری نہیں ـ مرزا ناصر احمد ـ میرا جواب یہ ہے کہ جو شخص ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک یا زائد کے متعلق یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اس کو صحیح نہیں مانتا ـ یہ اسلام کا حصہ نہیں ہے ، میری سمجھ اس نے خود کو اپنے عمل کا کافر قرار دیا ہے عملاً ـ کسی اور کو ضرورت ہی نہیں کچھ کہنے کی ـ (کاروائی 1974/8/5ص 40)

اٹارنی جنرل نے جو سوال حضرت صاحب کے سامنے رکھا تھا اس میں حضور کے جوابات کے سامنے لاجواب ہو گیا اور اس نے اپنی اس مثال کو چھوڑ کر ایک نئی مثال بیان کرنی شروع کر دی۔ مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں بہت سا حصہ چھوڑ دیا ہے اور ایسے انداز میں درج کر دیا ہے کہ گویا حضرت صاحب لاجواب ہو گئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: ایک اسرائیل کا یہودی جاسوسی کے لیے جھوٹا مسلمان ہونے کا ڈیکلیریشن دے کر بلجیم سے سعودیہ آ کر مقامات مقدسہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسے سعودی حکومت کو گرفتار کرنے کا حق حاصل ہے یا نہ؟

مرزا ناصر: وہ تو جاسوس ہے' اس لیے گرفتار ہو گا' نہ کہ غیر مسلم کی بنیاد پر۔

اٹارنی جنرل: گویا غلط ڈیکلیریشن کی بنیاد پر گرفتار نہ ہو گا؟

مرزا ناصر: گرفتار ہو گا کہ غلط ڈیکلیریشن کیوں دیا۔

اٹارنی جنرل: بہت شکریہ' مگر غلط ڈیکلیریشن ہے یا صحیح' اس کی تمیز اور فرق کون اتھارٹی کرے گی؟

مرزا ناصر: ڈیکلیریشن کا یا مذہب کا۔

اٹارنی جنرل: ڈیکلیریشن' جس میں مذہب کا استعمال غلط کیا گیا۔ غیر مسلم ہو کر خود کو مسلمان کہلوایا۔ ڈیکلیریشن میں جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ پر پکڑ دھکڑ کا کسی اتھارٹی کو حق ہے یا نہ؟

مرزا ناصر: جی۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 29،30)

اٹارنی جنرل ۔ اب میں ڈکلیریشن کے معاملے پر آتا ہوں ۔

I would not take that example because you call it an extreme example. Now, Sir, you know that in the Saudi Arabia nonMuslims are not allowed to visit the holy places, Mecca and Medina. Supposing a Jew in Holand or Belgium is engaged by the Israeilies as their spy and then he takes a declaration and obtains a passport that he is a Muslim, I do not think it will be a case of an extreme example,....

Mirza Nasir Ahmad: It is not.

Attorney-General:.... Can his authority be questioned:

Mirza Nasir Ahmad: He would be arrested as a spy.

Attorney-General; After enquiry...

Mirza Nasir Ahmad: He would be arrested a-s a spy.

Attorney-General: No, no.

Mirza Nasir Ahmad: But the question does not arise.

Attorney-General: I am asking you a simple question: how will he be arrested? Somebody has to enquire into the declaration whether it is true or false.

Mirza Nasir Ahmad: When it is proved that he entered the holy place, or that Government area, that Saudi country, with the intention of spying on that country, when it is proved, he would be arrested as a spy, not as a non-Muslim.

(کاروائی 1974/8/5 ص 40،41)

Attorney-General: I give you another example. Supposing a journalist out of curiosity, a Christian out of curiousity to see what these Muslims are doing there, he obtains a passport in which he makes a false declaration that he is a Muslim, I want to see Mecca and Madina....

Mirza Nasir Ahmad: He would be arrested for submitting false declaration not as a non-Muslim.

Attorney-General: What is going to question that the declaration is false or not?

Mirza Nasir Ahmad: False declaration in his profession; he would be arrested for submitting a false declaration.

Attorney-General: The point is that somebody can question his declaration when he says I am a Muslim.

Mirza Nasir Ahmad: The authority concerned, of course.

Attorney-General: Do you agree that some authority is there who can question a declaration.

Mirza Nasir Ahmad: ... which is concerned with a man who submits a false declaration.

Attorney-General: That is exactly what I say, Sir, that you agree that this is right. Now what one's religion is or the declaration of what one's religion is, it is subject to restriction.

Mirza Nasir Ahmad: That is something else.---- false declaration. To submit a false declaration which is proved by investigation by the authority competent to do that, that is somet ing else.

Attorney-General: I will ask you again. ...

(کاروائی 1974/8/5 ص41)

مولوی صاحب نے اٹارنی کی دی گئی مثال میں صحافی کے لفظ کو ایک شخص لکھ دیا ہے۔ نیز اس کے بعد کے اٹارنی کے سوالات اور حضرت کے جوابات دونوں میں سے کچھ لے لیا اور کچھ چھوڑ دیا اور اپنی طرف سے تحریف بھی کر کے شائع کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک شخص سعودی عرب جاتا ہے اور وہ دراصل یہودی یا عیسائی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ مکہ، مدینہ سوائے مسلمان کے کوئی نہیں جا سکتا۔ وہ ان کو دیکھنے کا شوقین ہے۔ غلط ڈیکلیریشن دے کر جاتا ہے۔ معلوم ہونے پر گرفتار کر لیں تو وہ کہے کہ جناب مذہبی آزادی ہے، جو میں نے کہا کہ اس میں دخل نہ دیں، تو اس کا یہ بہانہ و عذر درست ہو گا؟

مرزا ناصر: اس کی نیت دیکھیں گے۔

اٹارنی جنرل: ویسے ظاہری طور پر؟

مرزا ناصر: مجرم ہے۔

اٹارنی جنرل: شکریہ۔ ایک شخص یہودی ہو کر مسلمان کہلائے تو مجرم، اس لیے کہ غلط ڈیکلیریشن دیا، اب وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری آزادی سلب کر لی گئی؟

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 30)

اس کاروائی میں اس کا اکثر حصہ غائب ہے۔ اور جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی طرف سے بنا کر لکھ دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: شکریہ۔ ایک شخص یہودی ہو کر مسلمان کہلائے تو مجرم، اس لیے کہ غلط ڈیکلیریشن دیا، اب وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری آزادی سلب کر لی گئی؟

مرزا ناصر: جی نہیں کہہ سکتا۔

اٹارنی جنرل: اتھارٹی یا کورٹ مداخلت کر سکتی ہے؟

مرزا ناصر: جی، کر سکتی ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 30،31)

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

... that, that is somet ing else.

Attorney-General: I will ask you again. I think I have not made myself clear. Do you agree that if a person makes a false declaration or any kind of declaration, somebody else has an authority to examine it, enquire into it, question it, about his religion if I fill in a form.

Mirza Nasir Ahmad: Not about is religion, but about is decl ion.

Attorney-General: Yes, in the declaration in a falsehood lies the fact that he is not a Muslim and he says that he is a Muslim.

Mirza Nasir Ahmad: The authority is concerned with the declaration, not with his faith.

Attorney-General: The aut ority is concerned that no non-Muslim should get in there.

Mirza Nasir Ahmad: The authority is concerned with the man who submits the false declaration.

Attorney-General: Because he is not a Muslim and he is entering.

Mirza Nasir Ahmad: Whatever the case might be,---I have a list there--- he declares himself a Muslim. He declares that he represents one of the very big firms which are doing some construction work in Saudi Arabia. He can do this; he can do that. He has got to be questioned about the declaration which he makes to the authority, not about the faith which he has got.

Attorney-General: ...

(کاروائی 1974/8/5 ص 41،42)

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

Attorney-General: I put it in a different language. If a person goes to Saudi Arabia, who, in fact, is a Christian or a Jew...

Mirza Nasir Ahmad: How do you know?

Attorney-General: In fact, I said. This is presumed.

Mirza Nasir Ahmad: First you presume it. Then you put that gentleman before the court.

(کاروائی 1974/8/5 ص 42)

Attorney-General: That is what I say that is presumed. It is a fact. I am not talking personally of a doubtful case. It is a fact that a person is a Christian or a Jew. But he says that since I have declared in my form that I am a Muslim, nobody should question my declaration; this is my human right.

Mirza Nasir Ahmad: What is the intention of going there? Spying?

Attorney-General: Not spying.

Mirza Nasir Ahmad: Curiosity!

Attorney-General: Out of curiosity; sight-seeing. He knows that this is a very old and ancient religious centre and he would like to see it. But he knows that except Muslim nobody else is allowed....

Mirza Nasir Ahmad: In that case a conducted tour should be arranged to take him around to see the old places and satisfy his curiosity.

(کاروائی 1974/8/5 ص 42)

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General: No, if he is not that all important that it should be arranged, supposing he makes a declaration of this sort, can U.N. Charter help him? Can he say that the Charter gives him the right to declare himself as a Muslim? Mirza Nasir Ahmad: Every law, Constitutional or otherwise presupposes good intentions. Attorney-General: Exactly that is what I was going to say. When you say that I announce I am a Muslim, I decide I am a Muslim, I declare I am a Muslim, it means that the declaration must be honest, must be bona fide, must be made in good faith. Mirza Nasir Ahmad: I do not submit false declaration. I am not telling lies. So many declarations.... (کاروائی 5/8/1974 ص42)
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General: I am not talking about any particular person but anybody, if he makes a declaration honestly, in good faith, only then a fundamental right is given to him, not if he makes it falsely, with ulterior motive, in bad faith, then the fundamental right is not for him. You agree with this proposition? Mirza Nasir Ahmad: I agree that exception can only prove the rule. Attorney-General: Not exception. It is the general principles. Mirza Nasir Ahmad: This is my answer. A declaration that I am a Muslim, if I make it in good faith, then it should be accepted. If I make it in bad faith, that means that I am not honest to God. That is what I mean by this that if I make this in good faith, I am honest to God.

F.2

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General: If I give an xtreme example that the man is not honest to God or to the man. Mirza Nasir Ahmad: The extreme examples are exceptions and the exceptions can only prove the rule. That is the point. (کاروائی 1974/8/5 ص 42،43) Attorney-General: They may or may not. But there a Christian boy is deprived of his seat if we accept your proposition. But if we accept your second pro osition, you say that it should be made honestly, then the Christian boy will not be deprived of his seat then the principal will interferen.
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Mirza Nasir Ahmad: Is the وہ جو شخص پرنسپل صاحب ان سے غلطی نہیں ہو سکتی؟ اٹارنی جنرل ـ غلطی تو ہر ایک سے ہو سکتی ہے ـ مرزا ناصر احمد ـ ان سے بھی ہو سکتی ہے ـ (کاروائی 1974/8/5 ص 43،44)
	Attorney-General: I am talking on the basis of evidence, if proved. If a person himself says, Sir, I am talking, this is an example Sir. Mirza Nasir Ahmad: Evidence سچی ہو . This is a common fact, in our courts quite a few peopls are sent to the gallows without any murder committed by them, or nobody to blame. Nobody is to blame. کیونکہ ـ مسیح جو ہے اسنے [illegible] ہے دیکھیں نان جی (کاروائی 1974/8/5 ص 44)

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

Attorney-General: This is a daily thing. When boys get admission, they get domicile certificates or a certificate of permanent residence. I belong to Quetta. If I want.....

Mirza Nasir Ahmad: I tell you this thing that this thing can never happen in America - false declaration to secure a seat in one of the educational institutions

اپنے آپ کو اتنی ایک extreme example بنانے کیلئے degrade کیوں کریں

اپنی قوم کے نوجوان کو کہ وہ ایسا کریں ؟ ۔

(کاروائی 5/8/1974 ص44)

Attorney-General: I am giving you an example. I tell you another example. Now, if you think that it is degrading for various districts in these colleges, for various districts in colleges some quotas are fixed for backward areas, quotas are fixed. Now Baluchistan has got three seats in the Dow Medical College and if people belonging to these areas get from the Deputy Commissioner the certificate of permanent residence and they file a declaration that I was born there and I am permanently settled in that district. On the basis of that they apply for admission. Now, supposing there he makes a false declaration and I can surely say Mirza Sahib there are many of them.......

Mirza Nasir Ahmad: A false certificate is issued to them.

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General: For a few rupees. Mirza Nasir Ahmad: And false certificate has been issued to him by the District Magistrate. Attorney-General: On the basis of his declaration and oath he gets the certificate and he gets the admission. Mirza Nasir Ahmad: We should condemn his acts. (کاروائی 5/8/1974 ص 44،45)
مولوی صاحب نے نہ تو اٹارنی کا سوال پوری طرح درج کیا اور نہ ہی حضرت صاحب کا جواب بلکہ حضرت صاحب کی طرف سے جواب	Attorney-General: I know that, but will the Principal or court interfere in that or they...... Mirza Nasir Ahmad: It depends on the evidence before the court. Attorney-General: Yes, so it means that on evidence, if it is found false the court can interfere. Mirza Nasir Ahmad: If the evidence is there, they should decide according to the witness. That is obvious.

Attorney-General: So, someone has to give somebody a right to enquire into the fact whether this person has made false declaration or a true declaration? Mirza Nasir Ahmad: In some cases, yes. Attorney-General: I do not say in every case, normally it is not needed. Attorney-General: Now, Sir, I am sorry to bother you because you raised a question of fundamental right No.20 and the Constitution has got other fundamental rights also. Mirza Nasir Ahmad: Yes. (کاروائی 1974/8/5 ص45)	خود بنا کر درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اٹارنی جنرل: دیکھئے مذہبی آزادی کی طرح آئین میں ہر شخص کو بنیادی حق حاصل ہے کہ وہ دفعہ نمبر 18 کے تحت تجارت کر سکتا ہے۔ تجارت، کاروبار، بزنس کی ہر شخص کو اجازت ہے؟ مرزا ناصر: اجازت ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 31)

	Attorney-General: Now, Article 18 deals with freedom of trade, profession and it reads: "Subject to such qualifications, if any, may be prescribed by law, every citizen shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation or to conduct any lawful trade or business". Now, this is also one of the rights just like freedom of religion, freedom of trade, profession and business. مرزا ناصر احمد : اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ڈاکٹری کا Profession اختیار کرنا چاہے اور ڈاکٹری کا اس کے پاس ڈپلوما نہ ہو تو law اسے منع کرے۔ اٹارنی جنرل : لا منع کر سکتا ہے because they say subject to such qualification. (کاروائی 1974/8/5 ص 45،46)
مولوی صاحب نے حضرت صاحب کا جواب اپنی طرف سے بنا کر درج کر دیا ہے۔ حضرت صاحب اٹارنی کے سوال کی تردید فرمارہے ہیں اور مولوی صاحب نے تائیدی جواب اپنی طرف سے بنا کر درج کر دیا ہے۔	

اٹارنی جنرل: مگر کیا مطلق اجازت ہے یا قیود و شرائط ہیں؟
مرزا ناصر: مطلق اجازت ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 31)

Attorney-General: I am just trying to show that fundamental rights are subject to certain restrictions, some qualifications. They are not absolute. Now, Sir........

Mirza Nasir Ahmad: No, that means they are absolute because these exceptions only prove the rule, but exceptions mentioned here only prove that the rule is absolute.

(کاروائی 1974/8/5ص46)

مولوی صاحب نے اس بات کو اس کی اس اصل جگہ پر درج نہیں کیا بلکہ اس کے بعد مذکور کئی اُمور کو اس سے قبل درج کر دیا ہے اور اس کے بعد اسے درج کیا ہے یعنی تقدیم و تاخیر کی ہوئی ہے۔ نیز اٹارنی کا سوال بھی ٹھیک درج نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل: ہر آدمی ڈاکٹری پریکٹس، وکالت نہیں کر سکتا' حالانکہ یہ بھی کاروبار ہے مگر شرائط ہیں؟
مرزا ناصر: ان چھوٹی باتوں میں نہ الجھیں، چلئے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 31)

Attorney-General: Sir, these things, I believe, are not qualified, but a few hundreds are qualified. Only qualified can practise. So, this is no exception to prove the rule. This is a very strict qualification.

Mirza Nasir Ahmad: Let us not quarrel over these triffles.

(کاروائی 1974/8/5ص46)

مولوی صاحب نے حضرت صاحب کا جواب درج ہی نہیں کیا۔ بلکہ اپنے پاس سے جواب بنا کر درج کر دیا ہے۔ دیکھیں اٹارنی جنرل: چرس، سمگلنگ، ہر چیز کی اجازت ہے، اس لیے کہ جو یہ کام کرے گا وہ کہے گا یہ تجارت ہے اور تجارت کی آزادی بنیادی حق ہے؟ مرزا ناصر: نہیں، ان کی اجازت نہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 31)	Attorney-General: Next point is trade, or business or profession or unlawful profession or occupation or to conduct any lawful trade or business. Now trade and business is lawful to begin with. Now if I start smuggling, I cannot say that this is my fundamental right - Charas........ -47- مرزا ناصر احمد: اس سے زیادہ اچھی مثال ہے کہ اگر جو انڈسٹری نیشنلائز ہو گئی ہے اگر کوئی چاہتا ہے وہ انڈسٹری establish کرنا چاہے تو وہ illegal ہے۔ (کاروائی 1974/8/5 ص 46-47)
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General: Apart from that, Sir, I am going into different field. Now even those trades which are lawful and subject.., Mirza Nasir Ahmad: They have their own small quotas. (کاروائی 1974/8/5 ص 47)

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General: Not under the law because if a law can make any trade legal or illegal - selling of soap - now for instance selling of soap, selling of cars or selling sweats, these are things - lawful trades in our country at the moment. Now, Sir, you know there is well-known company Lever Brothers. They sell soap under the label of Lux, Sunlight. Now, Sir, supposing I start business and call myself, because everybody is free to call his business with any name, what is the restriction?
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Mirza Nasir Ahmad: There is the restriction. Attorney-General: That is another law. It is under the fundamental rights. Mirza Nasir Ahmad: In the fundamental rights there is restriction because this law - the Constitution framed for the honest people of Pakistan. Attorney-General: Honest people? Mirza Nasir Ahmad: Yes, that is understood. (کاروائی 1974/8/5ص47)

<table>
<tr>
<td>
مولوی صاحب نے اٹارنی کے پہلے اور دوسرے سوال کے جو جوابات حضرت صاحب نے دیئے دونوں ہی درج نہیں کئے۔ اور اٹارنی کے دونوں سوالات کو خلاصۃً یکجا کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: کاروبار کی اجازت ہے' صابن بنانا' لیور برادرز والے بناتے ہیں۔ میں اپنی کمپنی کا نام لیور برادر رکھوں' وہی لیبل چھاپ لوں' ان جیسا صابن کا رنگ اختیار کروں تو کیا لیور برادرز کو اعتراض نہ ہوگا۔ اگر ہوگا تو وہ مجاز اتھارٹی یا کورٹ میں جا سکتی ہے یا نہ؟
مرزا ناصر: جا سکتی ہے' ان کو جانا چاہیے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 32,31)
</td>
<td>
Attorney-General: Supposing I say, Sir, I start business and I call myself Lever Brothers and I also produce soap and call it Lux Soap, similar label, similar wraping........
Mirza Nasir Ahmad: Has there been an example of this?
Attorney-General: Yes, there is.
Mirza Nasir Ahmad: That is why we should be very careful.
Attorney-General: I am giving you a concrete example. Now, Sir, if I start selling soap under the name Lever Brothers and under their label, can the Lever Brothers go to court or not?
Mirza Nasir Ahmad: They should.

(کاروائی 1974/8/5 ص47)
</td>
</tr>
<tr>
<td>
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔
</td>
<td>
Attorney-General: And what will the court say? Why change label, change their name.
Mirza Nasir Ahmad: The court would decide on the evidence.

(کاروائی 1974/8/5 ص48)
</td>
</tr>
</table>

مولوی صاحب نے اٹارنی کے سوال کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج کیا ہے اور حضرت صاحب کا جواب درج ہی نہیں کیا۔ بلکہ اگلے سوال کا جواب درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اٹارنی جنرل: کورٹ شہادت لے کر مجھے روک سکتا ہے۔ میرے پر پابندی لگا سکتا ہے۔ فرم کا نام تبدیل کرنا ہوگا' لیبل تبدیل کرنا ہوگا تو تجارت کی آزادی ہے مگر قیود کے ساتھ؟ مرزا ناصر: آپ غلط' تنگ اور کیچڑ والے راستے پر چل پڑے ہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 32)	Attorney-General: Yes, Lever brothers are also there. If the evidence proves that they are a firm of reputation, that is their subject or trade in their name and therefore you must change the label, you must change the name of your firm that they are registered, so freedom of trade is limited by many considerations that you cannot usurp someone else's right, you cannot usurp someone else's trade. Mirza Nasir Ahmad: If religion say Christianity, is the monopoly of a certain group then no other group can have the label of Christianity. (کاروائی 1974/8/5ص48)
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General: I am not anticipating anything please, I am just dealing with the restriction on fundamental rights that in principle fundamental rights are restricted by law. Mirza Nasir Ahmad: By rational law.

مولوی صاحب نے اٹارنی کے سوال کا خلاصہ درج کیا ہے اور اس کے بعد کاروائی میں سے قریباً نو9 سوال و جواب درج نہیں کئے اور کاروائی میں سے حذف کر دیئے ہیں اور اس کے بعد جو حضرت کا جواب تھا اسے درج کر دیا ہے۔ اس طرح تمام کاروائی ہی بے معنی ہو گئی ہے۔

اٹارنی جنرل: کورٹ شہادت لے کر مجھے روک سکتا ہے۔ میرے پر پابندی لگا سکتا ہے۔ فرم کا نام تبدیل کرنا ہوگا' لیبل تبدیل کرنا ہوگا تو تجارت کی آزادی ہے مگر قیود کے ساتھ؟

مرزا ناصر: آپ غلط' تنگ اور کیچڑ والے راستے پر چل پڑے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 32)

Attorney-General: Suppose rational till it is declared void by the Constitution or the court. It is supposed to be rational. Now law can impose restrictions on the rights of trade, on the rights given in Article 20 that if a person - now I will talk.

Mirza Nasir Ahmad: Lever brothers has got the monopoly to use.

(کاروائی 1974/8/5 ص 48)

Attorney-General: That is their patent. I said, you heard that patent law.

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Attorney-General: Supposing as far as faith is concerned, there is no group which has got monopoly of any faith. I have not come to that. I am just on the principle of restriction.

Mirza Nasir Ahmad: You are moving towards that direction on a very narrow and muddy road.

(کاروائی 1974/8/5 ص 49،48)

مولوی صاحب نے اس سوال اور حضرت صاحب نے جو اس کا جواب دیا ہے دونوں کو درج ہی نہیں کیا۔

Attorney-General: But this is for the Committee to decide whether this is relevant or not, but I wanted to know whether legislature can put restriction on the fundamental rights like this. If a person falsely trades in someone's name - Now, Sir, reverting back to freedom of religion under Article 20, it says:

"Every citizen hsall have the right to profess, practise and ropagate his religion".

Will you please tell us the forms of practice not only of Islam but generally of religions. What does it mean and how you profess and how you practise in your mind?

مولوی صاحب نے اس سوال اور حضرت صاحب نے جو اس کا جواب دیا ہے دونوں کو درج ہی نہیں کیا حالانکہ حضرت صاحب نے اردو میں جواب دیا ہے جو کہ اردو میں ہی درج ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہر مذہب جو خدا کی طرف سے ہے اس میں کچھ عبادات ہیں
جو اس مذہب والے سمجھتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے یہ عبادات ہیں
مثلاً عیسائی جو ہیں گرجے میں جاتے ہیں یہ ان کی عبادت ہے کسی طریقے پر اور
اور ساتھ باجے بھی بجتے ہیں گانے بھی ہوتے ہیں تو یہ ان کا طریقہ ہے۔ ہمارے مسلمان
مسجد میں جاتے ہیں اگر جا سکیں اور جو یہ اسلام بڑا پیارا مذہب ہے
اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اسلام نے یہ کہا کہ اگر کوئی
شخص مسجد سے اتنا دور ہے کہ جس کی نماز کا وقت قضا ہو تو وہ
جہاں چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے اپنے طور پر ہیں
مختلف حصوں میں۔ وقت جو ہیں وہ بالکل [illegible] ہیں

مولوی صاحب نے اس سوال اور حضرت صاحب نے جو اس کا جواب دیا ہے دونوں کو درج ہی نہیں کیا حالانکہ حضرت صاحب نے اردو میں جواب دیا ہے جو کہ اردو میں ہی درج ہے۔

Attorney-General: His practice is only confined to prayers or it is more than that; some rituals are also involved?

مرزا ناصر احمد: (۱۲۱) میں تو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج، یہ کلمہ شہادت
کا اعلان جو ہے اس کے علاوہ یہ جو ہے اس کا بڑا گہرا علم ہے بڑا گہرا
اور وسیع فلسفہ ہے

-51-

اس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ق: [illegible] یہ آتی ہے جو ہمارے لیے
بڑا سبق ہے۔ اس کے علاوہ حقوق العباد ہیں جو میں نے گنے ہیں [illegible] لینے والے
اچھے ہیں کہ سارے احکام قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں اگر انہیں شمار کیا جائے تو ہزاروں
ہوں تو بھی ہے اعلیٰ) پر پابندی ہر انسان کے لیے لازمی ہے mutual کا
کا لفظ استعمال ہوتا ہے میں تو آپ سے سیکھ رہا ہوں میں نے کہیں پڑھا
نہیں ہے۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 50، 49، 51)

حضرت صاحب کے جواب کو درج ہی نہیں کیا حالانکہ حضرت صاحب نے اردو میں جواب دیا ہے جو کہ اَصل کاروائی میں اردو میں ہی درج ہے۔

اَصل کاروائی میں گائے ذبح کرنے کی مثال کے حوالے سے اٹارنی اور حضرت صاحب کے 20 سوال و جواب صفحہ نمبر 51 تا 54 تک ہیں مگر مولوی صاحب نے تحریف کی انتہاء کی ہے۔ اور اس میں سے اکثر حصہ درج نہیں کیا اور ان چار صفحات میں مندرج قریباً 20 سوال و جواب میں سے صرف 6 سوال و جواب درج کئے ہیں۔ وہ بھی نامکمل ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: وہ کہے کہ گائے ذبح نہ کرو؟

مرزا ناصر: تو گائے کی بجائے دنبہ ذبح کرو۔

اٹارنی جنرل: مگر ایک قصائی جس کا یہ پیشہ ہے' وہ کہے میرے آزادی پیشہ پر اثر پڑتا ہے تو؟

مرزا ناصر: وہ بھی بکری کا گوشت کرے۔

اٹارنی جنرل: تو گویا حکومت کا یہ حکم بھی مان لے؟

مرزا ناصر: میں جاہل آدمی ہوں' مجھے آپ کی دلیل سمجھ نہیں آئی۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 32)

اٹارنی جنرل:- جیسے دیکھا ہے کہ انڈین انڈیا میں ہے وہاں بکر عید پر گائے کی قربانی روک سکتے ہیں۔

You may have seen these cases. There is the Prevention of Cow Slaughter Act.

اور دوسرے اصول یہ ہے کہ مذہبی جانور بنا ہوا ہے۔ اس لئے گائے ذبح نہیں کرسکتے۔ کیا یہ مذہب کی پریکٹس میں داخل ہے؟

مرزا ناصر احمد:- یہی بات اچھا دو قسم کی ہیں آپ جو گائے کرنا فرض ہے یہ یا وہ جس کا کرنا جائز ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ اس کا قانون کے خلاف کرنا آدمی گنہگار نہیں ہوتا ہے۔

Attorney-General: From the point of view of Fundamental Rights, it is guaranteed in the Indian Constitution in similar terms, more or less.

مرزا ناصر احمد:- جب مذہب نے اجازت دے دی ہے اور جو ہمارے بنیادی حقوق ہیں تو اس کی مخالفت کیسے کرینگے؟

اٹارنی جنرل:- وہ انہوں نے کہا ہے۔

Fundamental Right says you can practise your religion.

مرزا ناصر احمد:- مذہب کہتا ہے کہ گائے ذبح کرنا ضروری ہے؟

There is no clash in this case, in the example you give here.

ہمارا مذہب اسلام یہ نہیں کہتا کہ گائے ضرور ذبح کرو۔

اٹارنی جنرل:- اب ایک آدمی کہتا ہے کہ جو اس کے پاس صرف گائے ہی ہیں۔

مرزا ناصر احمد:- ہمارا مذہب یہ بھی نہیں کہتا کہ آدمی قربانی دے۔

اٹارنی جنرل:- وہ کہتے ہیں کہ جو اس کے پاس پیسے ہیں۔

مرزا ناصر احمد:- اگر اس کے پاس پیسے نہیں ہیں تو پھر وہ جا کر بکری والا ذبیحہ کر دے۔

اٹارنی جنرل:- اور یہ کیا ہے

Is this not the freedom of religion.

میں سمجھا نہیں جناب -

مرزا ناصر احمد:- جہاں جواز ہے وہاں وجود نہیں ہے ۔

اٹارنی جنرل:- اگر قصائی یہ کہے .... Freedom of trade پر اثر پڑتا ہے

وہ میں نہیں سوچتا -

مرزا ناصر احمد:- اگر قصائی یہ کہے کہ میں گائے کا گوشت بیچتا ہوں اور بکری کا گوشت جو ہے بیچ نہیں سکتا ہوں -

اٹارنی جنرل:- یہ تو جو ہے ادارہ کا Profession پیشہ ہے

مرزا ناصر احمد:- پیشہ جو ہے اس کا فرق نہیں ہے -

Attorney-General: Constitution says, any lawful profession or trade. Now, this was lawful when the fundamental rights came into existence. The law was promulgated after that.

Mirza Nasir Ahmad: Then it was not lawful.

[illegible] profession [illegible]

Attorney-General: The law, as Article 8 says and similarly the Indian parallel Article says that any law.

مرزا ناصر احمد:- [illegible]

(کاروائی 1974/8/5 ص 51 تا 54)

اٹارنی جنرل:- [illegible] جہاں جائز ہے وہاں ٹھیک ہے۔

مولوی صاحب نے اٹارنی کا سوال بھی مکمل درج نہیں کیا۔ اور جو حصہ لیا ہے اس میں بھی تحریف کر دی ہے۔ (جہاں جواز ہے وہاں ٹھیک ہے) کو اس طرح لکھ دیا ہے (جہاں جو ہے ٹھیک ہے) کیونکہ حضرت صاحب نے جواب یہ دیا تھا کہ جہاں کوئی امر فرض نہیں جائز ہے اس کو قانون کی وجہ سے چھوڑا جا سکتا ہے جیسے گائے کی

F.2

بجائے بکرا ذبح کرنا یا چار کی بجائے ایک شادی کرنا۔ اس پر اٹارنی نے یہ سوال کیا تھا۔ اور مولوی صاحب نے تحریف کر کے سارے مضمون کا ہی ستیاناس کر دیا ہے۔

پھر حضرت صاحب نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے اسے درج ہی نہیں کیا۔ اس کے بعد کا جواب بھی قطع و برید کر کے درج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: جہاں جو ہے ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر: کلیش نہ کریں، ہمارا کسی سے کلیش نہیں ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 33)

مرزا ناصر احمد: اگر قانون یہ بنا دیں، جہاں وجود ہیں وہاں نہیں کہ پانچ شادیاں ضرور کریں۔

اٹارنی جنرل: اس پر میں آرہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اگر ان کا قانون بنتا تو میں clash سوچ سکتا تھا۔

ہمارے احمدی ہوں اور دوسرے کلمہ گو ہوں کسی کو کوئی Clash نہیں ہے

(کاروائی 1974/8/5 ص 54 تا 55)

مولوی صاحب نے اصل کاروائی کے اس سوال و جواب کو درج ہی نہیں کیا۔ بلکہ یا تو اپنے پاس سے سوال جواب بنا کر درج کر دیا ہے یہ کسی اور مقام سے اٹھا کر یہاں درج کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: کسی بھی حکومت سے یا کسی بھی مسلمان سے؟

مرزا ناصر: یہ پھر دوسرا مسئلہ آجاتا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 33)

اٹارنی جنرل: میں Generally کہتا ہوں نہ کہ دوسرے مسلمانوں سے

مولوی صاحب نے اصل کاروائی میں سے کہیں کہیں سے کوئی کوئی جملہ لے لیا ہے اور اکثر کاروائی اپنے پاس سے بنا کر درج کر دی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: آدمی کتنی شادیاں کر سکتا ہے۔ چار، مگر امریکہ میں اس کی اجازت نہیں۔ تو گویا مذہبی آزادی وہاں کے قانون کے تابع ہوگی؟

مرزا ناصر: اگر کرلے تو پھر۔

اٹارنی جنرل: کیس چلے گا، وہ کورٹ میں کہے گا کہ مذہبی آزادی کے باعث کیا۔ کورٹ پانچ یا سات سال کے لیے جیل بھیج دے گی کہ تم نے بوجہ جرم کثیر الازدواجی، سوسائٹی کو خراب کیا؟

مرزا ناصر: تو پھر۔

اٹارنی جنرل: جیل میں۔ (قہقہہ) ہم اس قدر مذہبی آزادی کو تسلیم نہیں کرتے، پھر حکومت کو مداخلت کرنی چاہیے؟

مرزا ناصر: آپ مثال کیسے دے رہے ہیں۔

اٹارنی جنرل: یہ ہوتا رہا ہے؟

مرزا ناصر: یہ مذہب کی روایات کے مطابق ہے۔

مرزا ناصر احمد: اور وہ ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ ہمارا فرض [غیر واضح] ہے۔ اگرچہ چار عورتوں سے شادی کرے یہ اس پر بندش ہے۔ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ دوسری شادی کا اسلام اجازت دیتا ہے تو clash ہو جاتا ہے۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 54 تا 55)

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی آدمی نے دو شادیاں بدبختی سے کر لی ہیں۔

Mirza Nasir Ahmad: Let them solve their problems, let us solve ours.

Attorney-General: We are concerned with the freedom of religion all over the world. You have got Ahmadis there also, you have to worry about them also.

اس نے بات چھپا لی ہے۔

You have relied on declaration of human rights.

Mirza Nasir Ahmad: Universal Declaration of Human Rights does not clash with the Mormans, to my mind.

Attorney General: Morman says that it is obligatory on him, my religion enjoins it that if circumstances permit....

Mirza Nasir Ahmad: He also says that....

(تاریخی قومی دستاویز 1974ص 33)

اٹارنی صاحب نے اس سے قبل دو مثالیں گائے ذبح کرنے اور ایک سے زائد شادیاں کرنے کی پیش کیں اور حضرت صاحب کے جوابات کے سامنے لاجواب ہو کر اب ایک اور مثال یہ کہتے ہوئے پیش کی کہ اب میں ایک انتہائی مثال پیش کرتا ہوں۔ اور یہ مثال ہندوؤں کے ستی کے رواج کی ہے۔ اس کے جواب میں حضرت صاحب نے یہ مسکت جواب دیا ہے کہ اس قسم کا کوئی قانون نہیں ہے۔ گویا مسئلہ زیر بحث کے حوالہ سے یہ ایک بے بنیاد بات ہے۔ تاہم مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں اُصل کے مطابق ہی درج کیا ہے۔

Attorney General: He says that I belong to Morman Church and it is obligatory and it is part of my religion and he produces the authority before the court and the court said we send you to jail for five years or 7 years for bigamy, for disrupting our society. We do not accept this much freedom of religion. So, the State should interfere.

مرزا ناصر احمد: آپ مثال بے شک دیتے رہیں

اٹارنی جنرل: یہ بہت اہم ہے

مرزا ناصر احمد: یہ مذہب کی روایات کے مطابق ہے

اٹارنی جنرل: ہندوؤں کی تو ساری روایات ہی اس مذہب کی

(کاروائی 5/8/1974 ص 54 تا 56)

Attorney General: I take another extreme example. Supposing a Hindu lady of Noshki or Tharparkar says that she wants to observe that Hindu law "satti" and wants to burn herself with her dead husband.

Mirza Nasir Ahmad: I do not know of any such law of "satti".

آپ مثال دیں

Attorney General: They used to practise this, and they call it religion.

Mirza Nasir Ahmad: Why don't you give examples of Islam?

Attorney General: I am just saying for supposition.

مرزا ناصر احمد: ابھی آپ supposition میں بہت دور چلے گئے ہیں

(کاروائی 1974/8/5 ص56)

اٹارنی جنرل: میں اور سوال ابھی پوچھوں گا کہ پھر ... آپ نے فرمایا ہے

56

That you can choose any religion.

By 'choose' you mean to select one of the religions existing or can you even start a new religion also; freedom of religion.

مرزا ناصر احمد: جی بالکل

مرزا ناصر احمد: Universal Declaration of Human Rights ہے

اس کے اندر religion ... atheism بھی آ گیا ہے

(کاروائی 1974/8/5 ص 56،57)

اٹارنی نے ستی والے سوال کو بھی چھوڑ دیا۔ اب ایک نیا سوال نئے مذہب کو شروع کرنے کے حوالہ سے انسانی حقوق کا مسئلہ چھیڑا ہے ۔اس میں مولوی صاحب نے تحریف بھی کی ہے اور بہت سا مواد چھوڑا بھی ہے۔

مثال کے طور پر اٹارنی نے اپنے سوال میں کہا کہ (آپ نے فرمایا ہے) اور یہ اردو میں ہی درج ہے مگر مولوی صاحب نے اسے (آپ نے کہا) کے الفاظ میں درج کیا ہے۔

اٹارنی جنرل: میں اور سوال کرنا چاہوں گا۔ آپ نے کہا کہ جونسا چاہیں مذہب اختیار کر سکتے ہیں۔ اختیار کر سکتے ہیں یا نیا مذہب شروع بھی کر سکتے ہیں کیونکہ مذہب بنانے کی آزادی ہے؟

مرزا ناصر: جی بالکل' یہ انسانی حقوق کا ہمہ گیر منشور ہے لیکن ہمہ گیر الحاد کو بطور مذہب انہوں نے لے لیا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 34)

اس میں اٹارنی نے جو سوال کیا ہے اس میں مولوی صاحب نے تحریف کی ہے اور اپنی طرف سے (تو گویا ہر ایک فرقہ) کے الفاظ

<table>
<tr>
<td>

Attorney General: Some new religion could also be started by some person?

Mirza Nasir Ahmad: Yest.

(کاروائی 5/8/1974 ص57)

Attorney General: Christians, for instance, say that there are 203 sects in America only.

Mirza Nasir Ahmad: I think, we were talking of religion and now we are talking of sects in religion. There are thousand and one sects.

(کاروائی 5/8/1974 ص57)

</td>
<td>

شامل کر دیئے ہیں۔ اس کا مقصد اس کے بعد کے سوالات وجوابات سے واضح ہے جب حضرت صاحب نے اٹارنی کے مذہب سے سوالات شروع کر کے پھر فرقوں کو درمیان میں لانے کی کوشش پر گرفت کی تھی۔ اور مولوی صاحب نے اپنی بحث میں اسے مکمل طور پر غائب کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

اٹارنی جنرل: تو گویا ہر ایک نیا فرقہ' نیا مذہب بنانے کی اجازت ہونی چاہیے؟

مرزا ناصر: ہونی چاہیے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 34)

مولوی صاحب نے اپنی بحث میں اس سوال وجواب کو مکمل طور پر غائب کر دیا ہے

</td>
</tr>
</table>

Attorney General: Supposing somebody starts a new sect in a religion, he also has the freedom?

Mirza Nasir Ahmad: Y e s .

[illegible]

(کاروائی 1974/8/5 ص 57،58)

فرقہ جات کے قائم کیے جانے کی آزادی کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ تفصیلی طور پر اردو میں ہے مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا۔ حضور کا وہ جواب دائیں طرف اصل کاروائی میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

Attorney General: No Sir, I have taken the extreme example, that supposing, a group of Hippies in Pakistan, we have got a lost of Hippies these days.....

Mirza Nasir Ahmad: Are they humans?

Attorney General: Of course, I hope you will not deny them that right.

Mirza Nasir Ahmad: I did, in England and they accepted my version.

Attorney General: If these Hippies declare, announce, proclaim, that they are Christians of Hippy sect, and then they further announce.....

Mirza Nasir Ahmad: Have they been punished for this?

Attorney General: Nobody can punish them.

Mirza Nasir Ahmad: Then that question is quite clear.

(کاروائی 5/8/1974 ص58)

authority.

Attorney-General: And you do not want to defin: it any further?

Mirza Nasir Ahmad: I need not, it is quite clear.....

Attorney-General: Yes. So this freedom of religion is subject to law; the law cannot say that in spite of the fact that a particular group of people.....

اٹارنی نے ہپی (Hippies) کی مثال دی۔ اس حوالہ سے سوال وجواب کے ضمن میں اٹارنی کے اس سوال کا جواب اردو میں دیا۔ مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں ہے۔
اس کے بعد بھی جو کاروائی دائیں طرف درج ہے اس کو غائب کر دیا

F.2

مولوی صاحب نے اس کو بھی درج ہی نہیں کیا۔	Attorney General: Subject to morality, but the concept of morality changes from time to time, from area to area, and from place to place. Mirza Nasir Ahmad: As for as the non-religious type of morality is concerned, you are right. As far as Islam is concerned, the fundamental truths and realities of morality do not change ever. Attorney General: No. But if a person does not observe "purdah" or goes about semi-naked, do you call it immoral? In some cases it will not be considered immoral. Mirza Nasir Ahmad: Why call it immoral? Call it against the laws of Quran. Attorney General: You call everything against the law of Quran. Mirza Nasir Ahmad: I call everything against the law of Quran when we find a law in Quran about it. Attorney General: He can go about naked? Mirza Nasir Ahmad: Not naked, without "purdah". Attorney General: Why not? If you say the man is born free, man is born naked, why wear clothes? Mirza Nasir Ahmad: Because it is against the rights of other people.

مولوی صاحب نے اس تمام کاروائی میں سے صرف درج ذیل حصہ درج کیا ہے باقی سب غائب کر گئے ہیں۔ حالانکہ ایک جواب حضرت صاحب نے اردو میں دیا ہے جو کہ اَصل کاروائی میں اردو میں ہی درج ہے۔

اٹارنی جنرل: ہر شخص مذہبی آزادی کو استعمال کر سکتا ہے تاوقتیکہ دوسروں پر اثرانداز نہ ہو یا دوسروں کو ان کے حق سے محروم نہ کرے؟

مرزا ناصر: جی ہاں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 35)

Attorney General: Why not? If you say the man is born free, man is born naked, why wear clothes?

Mirza Nasir Ahmad: Because it is against the rights of other people.

(کاروائی 1974/8/5 ص 619،60،5)

Attorney General: Exactly. That means that you can exercise your freedom of religion so long as you do not affect others or deprive others of their rights?

Mirza Nasir Ahmad: Quite.

Attorney General: Thank you. Now sir, if this sect of Hippies who call themselves Christians, I am just giving you a ridiculous example.

Attorney General: Naturally, because we presume the law is rational, we presume the courts work honestly and properly. That presumption is there.

Mirza Nasir Ahmad: And we hope that those who execute these laws are also very honest and rational.

Attorney General: Yes, rational and honest, that is presumed.

(کاروائی 1974/8/5 ص 62،61)

مولوی صاحب نے اٹارنی کے بیان کے بعد حضرت صاحب کا جواب درج نہیں کیا۔ بلکہ اسے چھوڑ دیا ہے اور اس سے اگلے سوال پر حضرت صاحب کا جواب یہاں درج کر دیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں۔

Now sir, you have been the Constitution of Pakistan, Preamble of the Constitution, the title is called "The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan". That shows what sort of character is aimed at or it has, that will be for anybody to judge. Then in the preamble, it is stated, among other things, that "Wherein the Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah....

Mirza Nasir Ahmad: And as they believe, every sect is free.

(کاروائی 1974/8/5 ص 63)

اٹارنی جنرل: شکریہ۔ اچھا اب دیکھئے آئین پاکستان میں اسلامیہ جمہوریہ پاکستان لکھا ہے۔ اس کی تمہید میں یہ بات بھی ہے تاکہ مسلمان انفرادی و اجتماعی دائرۂ کار میں اپنی زندگیوں کو تعلیمات و ضروریات اسلام کے بموجب گزار سکیں جو کہ قرآن و سنت نبوی ------

مرزا ناصر: مسلمان کے تمام فرقے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 35)

اٹارنی کے اس بیان کو درج نہیں کیا گیا کہ ہر فرقہ (قرآن و سنت کی اپنی تشریح کے مطابق عمل کرنے میں) آزاد ہے۔ اسی طرح اگلا حصہ بھی درج نہ ہے۔ اور حضرت صاحب کا بیان بھی درج نہ کیا ہے۔

Attorney General: Naturally every sect is free. But that shows, you know, that religion is part of the duty imposed by the Legislature, on the Legislature, to see that the Muslims....

Mirza Nasir Ahmad: That all sects of Muslims..

(کاروائی 1974/8/5 ص 63)

اٹارنی جنرل:- یہ ٹھیک ہے۔

That is what I say. But they can make laws.

I am only concerned with the principles that Legislature and the Parliament can make laws on this subject. Second thing is, sir....

Mirza Nasir Ahmad: In the light of the fundamental belief of every sect.

Attorney General: You are going sir, in deatils. But I am saying in principle you give this power.

مرزا ناصر احمد:- میں اس لئے details میں جا رہا ہوں کہ یہ نہ ہو کہ کل [illegible]

(کاروائی 1974/8/5 ص 64)

اٹارنی کے سوال کا جو جواب حضرت صاحب نے دیا ہے مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا جس میں حضور نے یہ بیان فرمایا کہ ہر فرقہ کے لوگ اپنے عقائد کے مطابق زندگی گذار سکیں۔

اٹارنی جنرل: میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ چونکہ مقننہ کو قانون سازی کرنی ہے' اس مقصد سے کہ مسلمان اپنی زندگیوں کو احکام اسلامی کے مطابق بنا کر رہ سکیں۔ یہ حق ہے یا نہ' قانون سازی کا؟

مرزا ناصر: حق ہے۔ قانون بنانے کا حق رکھتے ہیں۔ میں بالکل مانتا ہوں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 35)

مولوی صاحب نے حضرت صاحب کا جواب میں سے اس تفصیل کے ساتھ کے الفاظ چھوڑ دیئے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر: حق ہے۔ قانون بنانے کا حق رکھتے ہیں۔ میں بالکل مانتا ہوں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 35)

Attorney General: I was just submitting that in principle the Constitution has imposed a duty on the National Assembly, on the Parliament that they should see to it by making laws that the Musalamans live their lives in accordance with the injunctions of Quran and Sunnah.

Mirza Nasir Ahmad: Ahmadis live their lives in accordance with their interpretation and Wahabis live their lives in accordance with their interpretation and Brailvi....

(کاروائی 1974/8/5 ص 65)

Attorney General: I am only asking that the Legislature can do it.

Mirza Nasir Ahmad: With that detail I quite agree with it.

(کاروائی 1974/8/5 ص 65)

اٹارنی صاحب نے یہ سوال حضرت صاحب سے کیا۔ جب حضور نے اسے بار بار اس مثال پر گرفت کی کہ جھوٹا بیان دینے والا اہم اور متقی کیسے ہو سکتا ہے؟ تو اس پر لاجواب ہو کر انہیں اس مثال کو چھوڑنا پڑا۔ مگر مولوی صاحب نے اس تمام کاروائی میں سے صرف یہ حصہ درج کیا ہے۔

اٹارنی جنرل: اب ایک شخص جو ہر دلعزیز ہے، مسلمان نہیں ہے، مسلمان کا ڈیکلیریشن دے کر وہ اس عہدے کے لیے الیکشن لڑنا چاہتا ہے، کیا کوئی شخص اس پر اعتراض کر سکتا ہے؟

مرزا ناصر: ایسا آدمی نہ اہم ہو سکتا ہے، نہ بڑا، نہ خدا ترس پارسا، جھوٹا ڈیکلیریشن دے کر ذلیل ڈیکلیریشن دے کر۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 36)

مولوی صاحب نے اٹارنی کے پہلے سوال کو چھوڑ کر اس نئے سوال اور حضرت صاحب کے ان جوابات کو درج ہی نہیں کیا۔

Attorney General: It means politics and religion are kept separately. We are not a secular state.

Mirza Nasir Ahmad: I don't know. To my mind it means that the politics takes on it the responsibility to guard the interests of the religion.

Attorney General: Yes; eactly.

Mirza Nasir Ahmad: It is not the mixture of the two.

(کاروائی 1974/8/5 ص 65)

Attorney General: Now sir, supposing somebody, a very important man, a very popular man, in our country, who is not a Muslim, he files a declaration that I am a Muslim and want to contest, can anybody question that?

Mirza Nasir Ahmad: He can neither be pious nor great.

Attorney General: If he is not a Muslim.

Mirza Nasir Ahmad: If he files a declaration, how could you call him a pious and a great man.

Attorney General: He files a false declaration.

Mirza Nasir Ahmad: If he files such a horrid declaration that neither he is a pious nor great.

Attorney General: I am just asking supposing a person.....

Mirza Nasir Ahmad: It is not possible for the pious man to file a false declaration.

(کاروائی 1974/8/5 ص 66، 67)

مولوی صاحب نے اٹارنی کے سوال کو ہی بدل دیا ہے۔ وہ مسلمان کے کسی بنیادی عقیدہ کو چھوڑنے والے کی مثال دیتے ہیں جبکہ مولوی صاحب اس کی جگہ غیر مسلم لکھ رہے ہیں۔ نیز اس کاروائی میں سے اٹارنی کے دوسرے سوال کی عبارت درج کرنے کی بجائے اپنی طرف سے سوال بنا کر درج کر دیا ہے۔ جس کا اصل کاروائی میں اس مقام پر وجود ہی نہیں ہے۔ اور اس پر حضرت صاحب کا جو جواب ہے وہ درج ہی نہیں کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

F.2

اٹارنی جنرل: فرض کریں کہ وہ غیر مسلم ہو کر مسلمان کا ڈیکلیریشن دے تو پھر؟ مرزا ناصر: اس صورت میں حکومت کو کورٹ میں جانا چاہیے۔ اٹارنی جنرل: یا الیکشن کمشنر کے ہاں؟ مرزا ناصر: جو بھی اتھارٹی ہو، آپ بتائیں کہ کاغذات کے لیے کس کے پاس جانا پڑتا ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 36)	Attorney General: Let us take an example. Supposing a person who does not believe in one of the essentials of Islam, he denies zakat, he is munkir of zakat and he files a declaration that I am a Muslim and still he says he is a Muslim. He says I am a Muslim, files a declaration and the authority declares that he is not, just the opposite, what you say? I am just asking whether somebody has a right to declare him one way or the other? Mirza Nasir Ahmad: Nobody has got the right to say that he is a Muslim when he feels, he thinks and believes that he is not. Attorney General: Supposing he has not done and files a form. Mirza Nasir Ahmad: Supposing he is a Muslim and the authority declares as non-Muslim, then. Attorney General: I agree with you. That is possible. He will go and tell the court. Mirza Nasir Ahmad: There is one way open to him. (کاروائی 1974/8/5 ص67)

<table>
<tr>
<td></td>
<td>

Attorney General: That is what I say for a person who formally declares that he is a Muslim when he denies one of the fundamentals of Islam or two fundamentals of Islam, openly denies, and still he says that he is a Muslim.

Mirza Nasir Ahmad: Then the Government should go to the court.

Attorney General: The Government is interested that he should be elected, he is a popul:r man, can anybody go to the Court and say 'no'?

Mirza Nasir Ahmad: Well, I personally condemn that Government. I do not know about the others.

(کاروائی 1974/8/5 ص67)

</td>
</tr>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔</td>
<td>

Attorney General: Government is nobody in the Assembly.

Mirza Nasir Ahmad: You used the word 'government', you change the word and I will change that word.

Attorney General: Because you have been saying again and again, the Government would mean the Legislature.

Mirza Nasir Ahmad: Whichever is the authority concerned, whichever is the proper authority.

(کاروائی 1974/8/5 ص67،68)

</td>
</tr>
</table>

<table>
<tr>
<td>

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

</td>
<td>

Attorney-General:- Supposing he thinks he is a popular man, he is a nice man, he is a man of character, religious and he does not believe in zakat, jehad or something but we are not concerned. He openly says 'no', I don't accept zakat as part of Islam and I don't think it is necessary.

Mirza Nasir Ahmad: They should not support him.

Attorney-Genera: Supposing they support him, can that be questioned or his declaration is enough under the law? I am speaking of law.

Mirza Nasir Ahmad: Is there a provision in this Constitution that when such a thing is suspected, it should be settled by a court or if it is not there then who is going to decide. Suppose there is one member of this august House who says that the declaration is false, a member from the Opposition, you know.

Attorney-Gereia;- Member of the Opposition can tell the Chief Election Commissioner that form is filed.

Mirza Nasir Ahmad: And his word is final.

Attorney General:- If the objection is raised by one person that he is not a Muslim, can on the basis of your argument the candidate say 'it is none of your business, may declaration is the final word'.

Mirza Nasir Ahmad: What is the basis of existing law, I must know that.

(کاروائی 5/8/1974 ص 68)

</td>
</tr>
</table>

<table>
<tr>
<td>

مولوی صاحب نے اس کا اکثر حصہ درج نہیں کیا۔ جو درج کیا ہے وہ یہ تین سطور ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: یا الیکشن کمشنر کے ہاں؟

مرزا ناصر: جو بھی اتھارٹی ہو' آپ بتائیں کہ کاغذات کے لیے کس کے پاس جانا پڑتا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 36)

</td>
<td>

Attorney-General: Chief Election Commission can see that the conduct of the President cannot be questioned in the Court of Law

Mirza Nasir Ahmad: Is it the Chief Election Commissioner who decides in such cases?

Attorney-Gene..al: yes, xxx he scrutinises the form.

Mirza Nasir Ahmad: Whether he is qualified for presidentship.

Attorney-Gene.al: And he is to take oath before him that he is a Muslim.

Mirza Nasir Ahmad: Has he got the right to question that oath?

Mirza Nasir Ahmad continued:

My question is I can form my opinion only when I know the law.

(کاروائی 1974/8/5 ص 70،68)

(نوٹ۔ اَصل کاروائی میں صفحہ 69 نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے غلطی سے 69 کو 70 لکھ دیا گیا ہے۔ کیونکہ مضمون مکمل ہے۔)

</td>
</tr>
<tr>
<td>

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

</td>
<td>

Attorney General: No. I am not talking about the law.

Mirza Nasir Ahmad: My opinion would be formed on the knowledge of law and not otherwise.

Attorney General: Let me explain the case again.

Mirza Nasir Ahmad: Yes, yes, Jazakallah.

</td>
</tr>
</table>

F.2

	Attorney General: Now you have said that if a person announces, declares, proclaims that he is a Muslim nobody has any right to question his declaration.
	Mirza Nasir Ahmad: Quite.
	Attorney General: Now if a person files a false form.
	Mirza Nasir Ahmad: If such a person....
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney General: No. No. Any person; that is the principle. The person can be a Christian or anybody - that question cannot be questioned. Now supposing a man files his nomination paper for the office of President of Pakistan and he says he is a Muslim; he writes there and declares that I am a Muslim but some Members or voters of Senate or National Assembly know that he denies certain fundamentals of Islam....
	Mirza Nasir Ahmad: And the knowledge is based on facts which they get to know two days ago; there could be a change within these two days.
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney General: I am coming to that. I will explain the whole thing. After nomination papers are filed, the date of scrutiny of papers is fixed. They see whether he is 45 years of age but he declares himself to be Muslim.
	Mirza Nasir Ahmad: He is otherwise qualified.

F.2

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney General: He is otherwise qualified on the face of it but objection is raised he says he is a Muslim; in fact he is not because he denies certain essentials of Islam.... Mirza Nasir Ahmad: For instance. Attorney General: Zakat for instance. On the face of it .. .. (Interruption) He says that it is not necessary. Mirza Nasir Ahmad: This institution of Zakat should be abolished. Attorney General: Abolished or it never existed; I do not believe in it; that is his view. The Chief Election Commissioner asks: Is it so?He says, Yes,Sir,but you are not concerned;you are concerned only with my declaration I have written I am a (70)

Muslim; it is non. of your business whether I believe in one tenet or not or I believe in others or not. What the Chief Election Commissioner is to do, has he the right to interfere or not?

Mirza Nasir Ahmad: What will the Members of this House say.

Attorney General: Members of the House are not under oath to give evidence, you are. They are supposed to elect or subje ot. (Interruption) I think in such circumstances kindly tell us in the light of your interpretation of Article 20, the Chief Election Commissioner says he will have to accept the declaration on the face of it.

Mirza Nasir Ahmad: I have already humbly submitted so many times that these extreme examples, these imaginary examples cannot solve the problem we are facing today. Let us face facts you know.

(کاروائی 5/8/1974 ص 70,71)

جناب چیئرمین: مولانا شاہ احمد نورانی۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جی آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ آنریبل اٹارنی جنرل جو سوالات کرتے ہیں وہ ان کا ٹھیک ٹھیک جواب نہیں دیتے آپ میرے خیال میں ان کو strict کریں کہ یہ جواب پورا دیں۔

Mr. Chairman: This matter can be taken up with the Attorney General.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: یہ آپ کا privilege ہے۔ وہ ادھر ادھر ٹال جاتے ہیں۔ اور الٹا اٹارنی جنرل سے سوال کر دیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

Mr. Chairman: He has got his own methods.

Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi: All right

اٹارنی جنرل: انشاء اللہ میں بالکل ٹھیک طرح سے سوالات کروں گا۔

جناب چیئرمین: آپ بالکل مطمئن رہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ حقیقت ہے کہ سوال تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ان کا جواب سمجھ میں نہیں آتا۔

(کاروائی 1974/8/5 ص72)

یہ کاروائی جماعتی وفد کے ایوان سے چلے جانے کے بعد کی ہے۔ اس کو درج کرتے ہوئے بھی مولوی صاحب نے تحریف کو نہیں چھوڑا۔ دونوں کو ملاحظہ فرمائیں۔ تفصیل نیچے درج ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی: جناب اٹارنی جنرل صاحب جو سوالات کرتے ہیں' وہ ان کا قطعی صاف صاف جواب نہیں دیتے' آپ میرے خیال میں ان کو پابند کریں کہ وہ پورا جواب دیں۔

چیئرمین: یہ آپ اٹارنی جنرل سے پوچھیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی: یہ آپ کا امتیازی حق ہے۔ وہ ادھر ادھر ٹال جاتے ہیں۔

چیئرمین: یہ ان کا اپنا حربہ ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی: بہت اچھا۔

اٹارنی جنرل: اب سوالات کے جوابات پر ہی ان کو لاؤں گا۔

چیئرمین: آپ مطمئن رہیں۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ حقیقت ہے کہ سوال تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ان کا جواب گول مول کرتے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 36،37)

نمبر 1۔ شاہ احمد نورانی کے دوسرے بیان میں سے آخری حصہ چھوڑ دیا گیا ہے حالانکہ اصل عبارت اردو میں یہ ہے۔ (اور الٹا اٹارنی جنرل سے سوال شروع کر دیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔)

نمبر 2۔ چیئرمین نے کہا کہ (اس کا اپنا طریق کار ہے) مگر مولوی صاحب

	نے اس کا ترجمہ یہ کر دیا ہے کہ (یہ ان کا حربہ ہے) نمبر 3۔ غلام غوث ہزاروی صاحب کے بیان میں سے آخری حصہ اپنی طرف سے تحریف کرتے ہوئے درج کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ اردو میں ہے جو یہ ہے۔ (لیکن ان کا جواب سمجھ میں نہیں آتا) اس کو تحریف کرتے ہوئے یہ لکھ دیا ہے (لیکن ان کا جواب گول مول کرتے ہیں)
مرزا ناصر احمد:- میں نے کل تعداد بھی وثوق کے ساتھ نہیں کہا۔ اور چونکہ مردم شماری نہیں ہوئی - - - - - - Attorney-General: Approximately....... مرزا ناصر احمد:- جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ایک دو دفعہ اس بات کو واضح کیا تھا کہ یہ سارے اندازے ہیں مختلف وقتوں میں، آپ بھی ایک اندازہ دو لاکھ کا یہاں بتانا چاہتے تو اس طرح یہ کسی سیاسی پارٹی نے کہہ دیا کہ فلاں پارٹی اسواسطے جیت گئی کہ دو لاکھ بالغ رضاکار اسکی مدد کر رہے تھے اور دو لاکھ بالغ رضاکار احمدی اگر ہیں تو احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ ہونی چاہئے۔ یہ بیکار کوئی فگرز ہے۔ اول تو یہ حرف بحرف غیر یقینی ہے۔ اعداد و شمار کے بغیر دوسرے اس سے حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ مگر پانچ آدمیوں پر بھی ناجائز ظلم کیا جائے تو اتنا ہی برا ہے جو - - - - - - (کاروائی 1974/8/5 ص 75)	مولوی صاحب نے اٹارنی کے افراد جماعت احمدیہ کی تعداد کے بارہ میں سوال کا جو جواب حضرت صاحب نے دیا ہے وہ اردو میں ہے اور دائیں طرف درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اس میں تحریف کرتے ہوئے نامکمل درج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا ناصر: دیکھ کر (خاموش) اعداد و شمار کے بغیر دوسرے اس سے حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ پانچ آدمیوں پر بھی ناجائز ظلم کیا جائے تو اتنا ہی برا ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 38)

F.3

اٹارنی کے سوال کا جو جواب حضرت صاحب نے دیا ہے اور اصل کاروائی میں اردو میں ہی درج ہے اس کو مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔ بلکہ اٹارنی کے اس سوال کے بعد دوسرے سوال کو اس طرح ملا کر لکھ دیا ہے کہ گویا یہ ایک ہی دفعہ میں سوال اٹارنی نے کیا ہے حالانکہ ان کے درمیان اصل کاروائی کا کافی حصہ ہے جو چھوڑ دیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: میں یہ نہیں کہہ رہا کہ کم پر ظلم جائز ہے۔ میں چاہتا تھا کہ چونکہ ہم ایک ریکارڈ تیار کر رہے ہیں تو ہمارے پاس احمدیوں کی پاکستان میں نفری کی بالکل صحیح یا تقریباً صحیح تعداد ہو۔ خیر چلئے۔ میں دوسری بات کہہ رہا ہوں کہ 1901ء میں مرزا غلام احمد نے حکومت سے استدعا کی تھی کہ مردم شماری میں احمدیوں کو علیحدہ بتایا جائے' پھر 1911ء میں اور پھر 1913ء میں یہی ہوا؟

مرزا ناصر: مردم شماری کی کوئی تعداد صحیح نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974ص 38)

اٹارنی جنرل:۔ ایک آدمی پر بھی ظلم کیا جائے، وہ ناجائز ہے۔

I am not saying this. I only wanted that we are preparing a record and we could have an exact and approximate idea of the number of Ahmadis in Pakistan. So, which figure you think is correct ? The figure given by the Ahmadiya Jamaat in 1947 ...

—76—

مرزا ناصر احمد:۔ میں نے یہ عرض کی تھی کہ میرے نزدیک آج کل پاکستان میں ۳۵ سے ۴۰ لاکھ کے درمیان احمدی ہیں۔ [illegible]

مسٹر اٹارنی جنرل:۔ ۱۹۰۱ء میں آپ کی جماعت کے مطابق سارے انڈیا میں [illegible]

مرزا ناصر احمد:۔ [illegible]

Attorney General:- In 1901....

مرزا ناصر احمد:۔ [illegible] figures [illegible]

(کاروائی 1974/8/5ص 76،75)

Attorney-General: Sir, before we adjourned this morning, I was asking a certain question with regard to the office of the President and I asked you that supposing a person, becuase Article 41 says that he shall be a Muslim. So I ask you supposing a person applies or his name is proposed as candidate for the office of President of Pakistan and therein his declaration is filed that I am a Muslim of age 40, or whatever may be 50 or 60 and somebody objects at the time of the scrutiny of nomination papers that he is not a Musalman because he does not believe in one of the essentials of Islam. He does not believe for instance that Zakat is a compulsory or necessary part of Islam. Now, I ask you whether the Election Commissioner has a right, will he justified to return, to refuse his nomination paper, reject it or just because he has declared that he is a Muslim that should be sufficient ?.

مرزا ناصر احمد:- الیکشن کمشنر جو ہیں آئین اور قانون کی پابندی کرنی چا جو پاکستان نے آئین بنایا ہے اس میں کوئی دخل نہیں ہے —

اٹارنی جنرل:- نہیں --

Supposing that man says himself that he is asked, is it true that you do not accept Zakat as necessary part of Islam and one of the essentials, He says, yes. I do not believe, I do not

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

think it is a part of Islama, but I am still a Muslim. Now at this tage, I only ask whether the Chief Election Commission can reject his nomination papers ?.

مرزا ناصر احمد: یہ کوئی ایسا مشورہ دے دوں جو قانون اجازت نہ دیتا ہو تو بہت بری بات ہو جائے گی۔

اٹارنی جنرل: اگر اس سلسلے میں کوئی قانون بن جاتا ہے تب تو ٹھیک ہو گا نا جی۔

If the Law is made what is a Muslim

مرزا ناصر احمد: اگر یہ قانون ہو کہ مسلمان وہ ہے جو پانچ ارکان پر ایمان لائے اور ضروری عقیدہ رکھتا ہے عمل کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

Attorney-General: You say that the State has a right to make the Law to lay down what is a law because Constitution requires that President has to be a Muslim, a Prime Minister has to be a Muslim or in other way I can't put it ...)

مرزا ناصر احمد: ہماری رائے یہ ہے کہ کسی اسلامی حکومت کو ایسا قانون نہیں بنانا چاہئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نہ ہو۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General:- No. if they make it in conformity with the injunction of Islam. مرزا ناصر احمد:- اگر آنحضرت صلعم کے ارشاد کے مطابق ہے تو ہر مسلمان جو ہے اسے قبول کرتا ہے۔ Attorney-General: That means that they can make a law laying down what a Muslim is or who is not a Muslim in a negative form, in a positive form and then the Election Commissioner in the light of that law can reject the nomination paper.
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	مرزا ناصر احمد:- جہاں اگر آنحضرت کے ارشاد کے مطابق ہے اور قانون ہے تو الیکشن کمشنر کو آنحضرت کے ارشاد سے اس طرح bind نہیں کرتا جس طرح قانون bind کرتا ہے اور اگر قانون ہے تو اس قانون کی پابندی کرنی چاہیے۔ اٹارنی جنرل:- تو اس قسم کا قانون بن سکتا ہے اور بننا چاہیے مرزا ناصر احمد:- بن سکتا ہے تو میں نہیں کہہ رہا، میں کہتا ہوں کہ جو قانون ہے تو اس کی پابندی کرنی چاہیے۔

اٹارنی جنرل:- اگر قانون نہ ہو تو وہ دخل نہیں دے سکتا

مرزا ناصر احمد:- اگر قانون نہ ہو تو وہ دخل نہیں دے سکتا۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل:- ٹھیک ہے ۔۔۔۔

-81-

Attorney-General: Sir, while referring to the Declaration of Human Rights, you have not relied on any Article of the Declaration of Human Rights, but only on the opinion of one of the draftsman ? Is it not so? Annexture I.

مرزا ناصر احمد:- میں سمجھا نہیں۔

Attorney-General; It is opinion of Dr. Charles Malik of Lebanon. Is it not in writing of......

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد:۔ یہ ہمارے محضر نامہ میں ہے؟

Attorney-General: You have filed Annexture.

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد:۔ اس کی دفعہ ۱ ہے وہ نوٹ کر لیں۔

Attorney-General: Have you seen other provisions also?

Mirza Naṣir Ahmed: Yes, I have

Attorney-General: What is Article 29?

Mirza Nasir Ahmad: No, I do not remember.

اٹارنی جنرل:۔ ناں میں آپ کو پوچھ رہا ہوں آپ نے اگر دیکھا ہے یا نہیں تو اس کو۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد:۔ میں نے بہت سے پمفلٹ دیکھے ہیں اب دو تین ہی دیکھے ہیں لیکن جس جس چیز میں مجھے دلچسپی نہیں تھی اس کو میرا حافظہ یاد نہیں رکھتا۔

Attorney-General: Probably, but Sir, that just like our Constitution says that you have the freedom of religion subject to law, public order and morality, Article 29 places similar restrictions - similar. I do not say exactly-similar on the Human Rights that they also have to be subject to some sort of restirction.

مرزا ناصر احمد:- ہاں یہ ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ۱۹۴۸ء میں Universal Declaration of Human Rights کی ابتداء ہوئی اور یہ محض اصولی چیز ہے جس کے ساتھ اتفاق کیا ہے ان تمام ممالک نے جو یو۔این۔او میں شامل ہوئے۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

Attorney-General: I am not disputing that. Right is also not absolute, but subject to restrictions.

مرزا ناصر احمد:- ہوگا۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

Attaney-General: That is all.

مرزا ناصر احمد:- ہاں میں اس سے بھی زیادہ کوئی بات کہنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا مزید کام ہوا ہے اور بڑے ماہرین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں بہت عرصہ اس کام پر ہوا ہے اور انہوں نے ایک ایک Human Right کا Covenant draw کیا اس کا شروع کیا ہوا ہے اور چونکہ ان لوگوں کو مذہب سے اتنی دلچسپی نہیں اس لئے freedom of Speech اور دوسرے جو حق کچھ Covenant بنائے ہیں کچھ Points پر کچھ ابھی نہیں بنے۔

اٹارنی جنرل:- میں یہ پوچھ رہا ہوں جو آپ نے فائل کیا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد:- ٹھیک ہے ہاں پڑھیں۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	-83- Attorney-General: The philosophy of the Bill of Rights was put into enduring word by the Arab Scholar of Philosophy Dr. Charles Malik of Lebanon. Dr. Malik who was a Member of the Commission on Human Rights of the United Nations helped draw Declaration of Human Rights for the United Nations. Dr. Malik stated that it deemed to be fundamental principle of civil rights: (1) That human person is more important than rational, national or other group to which he belongs. (2) Human persons most sacred and inviolable position of his mind and his conscience enabling him to perceive the truth which is used freely is to exist. Now, Sir, I would respectfully ask you that ...
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Universal declaration of human rights.

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد:- وہ جس کی طرف اشارہ کیا ہے اگلی دفعہ 18A ہے۔

اٹارنی جنرل: وہ ٹھیک ہے۔

But has any Motion or Resolution before the House suggested even in the most remotest way that anybody will not be allowed to ....

مرزا ناصر احمد:- وہ ایک شخص کی رائے کی اہمیت صرف یہ نہیں لیکن یہ انسان کے اندر دل و دماغ ہے۔

اٹارنی جنرل:- کسی نے یہ تو تجویز نہیں کیا کہ آپ کو سوچنے کی آزادی نہیں ہے۔

That you have not the freedom of thought or of mind or of consciousness to seek the truth. Nobody has suggested anywhere on the contrary the Resolution which has come before the House guarantees that you will have your human rights and fundamental rights to practise and profess.

مولوی صاحب نے اس سوال کو درج کیا وہ بھی نامکمل اور اس کے بعد کی طویل کاروائی کو درج نہیں کیا۔ بلکہ اس میں سے بعض جگہ سے اپنی مرضی کے مطابق منتخب کر کے نامکمل صورت میں درج کر دیا ہے۔

حضرت صاحب نے جو جوابات دیئے اور اپنے تحفظات کا اظہار فرمایا ااور ان کے جواب میں اٹارنی کی بار بار کی یقین دہانیاں کہ آپ لوگوں کو مذہبی آزادی حاصل ہو گی۔ جس پر بالآخر جنرل ضیاء الحق کے دور میں تبرر کھا گیا اور اٹارنی کی یہ ساری یقین دہانیاں جھوٹی ثابت ہوئیں ان کو مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں سے حذف کر دیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: آپ کو اگر غیر مسلم ڈکلیئر کر دیا جائے تو کیا اس کا قانون ساز ادارہ کو حق ہے؟

مرزا ناصر: اس سے ہمارے حقوق متاثر ہوں گے۔

اٹارنی جنرل: آپ کو اقلیت قرار دینے سے آپ کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے؟

مرزا ناصر: یہ بات ہے تو ہم اپنے حقوق کی حفاظت نہیں چاہتے۔

اٹارنی جنرل: آخر دوسری اقلیتیں بھی تو ہیں' ان کے حقوق کا تحفظ بھی ہے؟

مرزا ناصر: پاکستان پر دھبہ لگے گا کہ ایسے ریزولیشن پاس ہوتے ہیں۔ ہمیں اپنے ملک سے پیار ہے۔

مرزا ناصر احمد:- میں اب آپ کا Point سمجھ گیا ہوں۔

Attorney General: EWen if Jamat Ahmadiyah is declared a non-Mulsim minority, to put it bluntly, will they stop you fro[m] considering Mirza Ghulam Ahmad as a prophet or as your hero or your leader or stop from saying your prayers or stop even from thinking and believing that you are a Muslim ....

Mir za Nasir Ahmad: Or propagating.

Attorney General: Nobody can stop , propagating either.

You can say whatever your faith is.

اٹارنی جنرل: آپ کے حقوق محفوظ کرنے سے دھبہ لگے گا؟

مرزا ناصر: آخر اس سے فائدہ کیا ہوگا۔

اٹارنی جنرل: آپ کو اعتراض کیا ہے؟

مرزا ناصر: ہمیں کافر قرار دے کر کیا مقصد برآری ہوگی۔

اٹارنی جنرل: میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ پر کیسے اثرانداز ہوگا؟

مرزا ناصر: ہمارے ساتھ مناسب برتاؤ نہ ہوگا۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 39)

مرزا ناصر احمد:- اب میں سمجھ گیا۔ پہلے نہیں سمجھا تھا۔ بات یہ ہے کہ یہاں
دو ریزولیوشن پیش ہوئے ہیں۔ ایک موشن اور ایک ریزولیوشن ہے۔
ریزولیوشن پیپلز پارٹی کی طرف سے ہے۔

اٹارنی جنرل:- گورنمنٹ کی طرف نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد:- Motion گورنمنٹ کی طرف سے ہے لیکن اس میں جو موشن ہے اور
اسکے جو الفاظ ہیں وہ بالکل درست فرمایا ہے۔ لیکن حکومتی پارٹی کے [illegible] ذمہ دار
آدمیوں نے جو تقاریر کی ہیں وہ اس سے اتفاق نہیں کرتے اور اس وجہ سے جو ایک
بالکل سیدھی سادھی بات تھی دونوں کو اکٹھا کر کے اسکے متعلق میں نے اپنے محضرنامے میں
بات کی ہے۔ اگر وہ تقریر حکومت کے ذمہ دار فرد کی طرف سے نہ ہوتی تو اسکی ضرورت
نہیں تھی تو ان دونوں کو علیحدہ کرنا پڑتا۔

اٹارنی جنرل: دراصل میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہاں یہ لکھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: جب یہ اعلان کیا گیا کہ ہم جماعت احمدیہ کے متعلق وہ فیصلہ کریں گے جو یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ان اعلانات کے نتیجے میں یہ چیزیں سیاسی شکل میں یہاں پیش کرنی پڑیں ورنہ ضرورت نہیں۔

اٹارنی جنرل: اعلان میں زیادہ سے زیادہ تھا کہ جماعت احمدیہ کو non-muslim minority declare کیا جائے۔ اعلان کیا تھا:-

Nobody is going to violate your right to profess any religion, to practise any religion,.. You can have any Faith you want.

مولوی صاحب نے صفحہ 86 کے اس سوال و جواب کے بعد 87 کی کاروائی کو ارادۃً درج نہیں کیا
جو اس کے بعد دائیں طرف درج کی جا رہی ہے

Mirza Nasir Ahmad: What is the material thinking?

Attorney-General: I am just saying that your religion will not be affected because nobody is going to stop you from saying your prayers, from preaching your religion.

Mirza Nasir Ahmad: But my religion is affected and if my religi[on] is affected my feelings and passions are affected.

Attorney-General: You have not clarified the point. You will be allowed to say your prayers, you will be allowed to call whatever name you want by the name of Ahmadi or whatever you like. Once you are declared a minority, your rights are protected, Mirza Sahib. If you are not declared a minority then I am not sure if your rights will be protected.

Mirza Nasir Ahmad: Then we do not want our rights to be protect[ed]

Attorney-General: It is up to you. There are other minorities and their rights are protected. It will not affect you adversely.

مرزا ناصر احمد: ہم پر اس کا یہ اثر ہے کہ وہ ہمارے پاکستانی شہری بھائی جو ہیں ان کے اوپر بڑا سخت دھبا لگے گا کہ اس ملک میں اس قسم کے بھی ریزولیوشن پاس ہو سکتے ہیں اگر ہمیں اپنے ملک سے پیار ہے - - - -

85

Attorney-General: You can propagate your religion.

Mirza Nasir Ahmad: But what purpose would it serve?

Attorney-General: That is what I say that why should you object to it?

Mirza Nasir Ahmad: What purpose would be served to declare us as a non-Muslim minority?

Attorney-General: I want to know your point of view. I will explain my point of view or the point of view of those who want me to explain their point of view. I am just at the moment asking you how is it going to affect you because as far as your Fundamental Rights and religion are concerned, they will be protected. There are Parsis, and Christians and they are also patriotic Pakistanis.

Mirza Nasir Ahmad: They are also patriotic Pakistanis and they feel that they are not treated properly.

Attorney-General: No. That is a different thing. They should be treated properly. If some political party or Government or legislation is not treating them properly I am not justifying that. What I am saying is that how are their rights affected as far as the religion is concerned. Can they not pray according to their religion? Ca n they not they not preach or profess or propagate their religion.

Attorney-General: Any citizen can come and say that it should not be done. That is a different matter,

(کاروائی 5/8/1974 ص 78 تا 86)

declaration

اٹارنی جنرل:- میں اب یہ پوچھتا ہوں کہ 87

human rights کے بارے میں آپکی جو رائے ہے اسکا سوال اٹھتا ہی نہیں

مرزا ناصر احمد:- اب یہ material Thinking ہے کہ میں نہیں

کہتا کہ کسی کو حق نہیں کہ مجھے غیر مسلم کہے---

(کاروائی 5/8/1974 ص 86)

-87-

Attorney-General: Nobody will rviolate your Fundamental Rights.

مرزا ناصر احمد:- ہم آنحضرت کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور یہ کہا گیا

کہ ان کی مسجدیں لے لو فلاں لے لو

Attorney-General: No, nobody will do that.

مرزا ناصر احمد:- یہاں یہ سوال نہیں ہے کہ زید بکر مسلمان ہے

یا نہیں سوال یہ ہے کہ حکومت کو یہ حق کسی دینی لحاظ سے یا سیاسی لحاظ

سے ہے کہ غیر مسلم قرار دے اسکا اعلان کرے۔ تو آپ زید اور بکر

کی مثال دیتے ہیں۔ زید اور بکر کا معاملہ تو ہم اتنے پیار سے

سمجھا دیتے ہیں کہ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں۔

(کاروائی 5/8/1974 ص 87)

دائیں طرف وہ صفحہ 87 ہے جسے مکمل طور پر مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔ البتہ اپنی طرف سے درج ذیل حصہ درج کر دیا ہے جو اُصل کاروائی میں ہے ہی نہیں۔

اٹارنی جنرل: صبح تو آپ نے کہا کہ اتھارٹی ڈکلیئر کر سکتی ہے؟

مرزا ناصر: مگر وہ اور بات تھی------

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 40)

مولوی صاحب نے اٹارنی کا سوال بھی اپنے ہی الفاظ میں بنایا گیا ہے۔ یہ اٹارنی کے سوال کا ترجمہ نہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ نیز دوسرے سوال کا جواب حضرت صاحب کا اردو میں ہے مگر پھر بھی مولوی صاحب نے اسے درج کرنے کی بجائے اپنے پاس سے بنا کر درج کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: آپ نے 21 جون کی تقریر میں کہا کہ اللہ تعالیٰ دکھا دے گا اپنی تجویز سے کہ کون مومن ہے اور کون کافر ہے۔ اب آپ اعلان کرتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں' دوسرا کہتا ہے کہ آپ مسلمان نہیں ہے۔ ایک اعلان آپ کا ہے' ایک دوسرے کا۔ تو اس طرح کہنے سے آپ کے بنیادی حقوق میں رخنہ اندازی کیسے ہوئی۔ آپ جو کہیں وہ مان لیں تو ٹھیک ورنہ آپ کے حقوق میں رخنہ اندازی۔ اس کی میں وضاحت چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر: اگر کہیں تو ہمیں بالکل غصہ نہیں آئے گا۔

اٹارنی جنرل: اگر قانون ساز ادارہ کہے تو پھر؟

مرزا ناصر: حکومت کیوں دخل دے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 40)

— 88 —

Attorney-General: Now, Sir, I go to your main point when you said that if you proclaim that you are a Muslim, everybody should consider that you are a Muslim and treat you as a Muslim without questioning your proclamation and then you further say in your address, which I mentioned before, of 21st June that God Almighty will demonstrate through his design that who is a believer and who is a disbeliever. Now, Sir, if inspite of the fact that you delcare and proclaim that you are a Muslim still I announce of anybody announces that you are not a Muslim, will that he interfering with your Fundamental Rights.

مرزا ناصر احمد :- اگر کہیں ہمیں بالکل غصہ نہیں آئے گا۔ میں mind سے زیادہ کہہ رہا ہوں

Attorney-General: If the law says or the legislation says that then you consider it as interference with your rights.

مرزا ناصر احمد :- اگر حکومت اس بات میں دخل دے۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو یہ حق نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا حالانکہ یہ گذشتہ اوپر درج سوال کے ہی تسلسل میں ہے۔

Attorney-General: Sir, the right which you claim for yourself, do you concede the same right to others also?

Mirza Nasir Ahmad: Yes, to everybody else,

Mirza Nasir Ahmad: Yes, to everybody else,

یہاں میں وضاحت کر دوں کہ

ہم نے بڑا سوچا ہم سب یہاں بیٹھے ہیں اور بڑے عرصہ سے علماء کی طرف
سے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے گئے اس میں کوئی sense
جانتے جس سے کوئی Justification ہو اور اس میں اس نتیجہ
پہنچے کہ جن پر کفر کے فتوے لگائے گئے ہیں ان کے اعمال اللہ کو

88

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

— 89 —

پسند نہیں اور قیامت کے دن ان کا مواخذہ کیا جائیگا۔ میرا اس کا کوئی
مطلب نہیں۔ سیاسی طور پر کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ ان تین احادیث
کی روشنی میں جو محضر نامے میں ہیں۔ سیاسی طور پر کسی حکومت کو حق نہیں
کہ کسی ایک فرقے کو کافر قرار دے کیونکہ اگر کافر قرار دینے کی
بنیاد رکھی جائے فرقوں کے فتاوے پر جو نمونے ہمارے محضر نامے میں
پیش کر دیئے گئے ہیں۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل: اگر اسلام کی بنیاد پر یہ کہا جائے کہ اسلام کے جو ضروری ارکان ہیں ان کے منکر ہیں۔

مرزا ناصر احمد: محدود ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ میں نے کہا ہے

(کاروائی 1974/8/5 ص 88-89)

درج ذیل حصہ اَصل کاروائی میں اس جگہ درج ہی نہیں مولوی صاحب نے مکمل طور پر اپنی طرف سے بنا کر شامل کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: آپ نے صبح کہا کہ اتھارٹی' عدالت مسلم و غیر مسلم کا فرق کرنے پر؟

مرزا ناصر: صبح اور نکتہ نظر سے کہا ہوگا۔ (قہقہہ) لوگ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں لیکن شائستگی۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 40)

بائیں طرف والا حصہ اَصل کاروائی میں اس جگہ درج ہی نہیں مولوی صاحب نے مکمل طور پر اپنی طرف سے بنا کر شامل کر دیا ہے۔

Attorney-General: And then you said that you extend the same right and concede the same right to others which you claim for yourself, and of course the same courtesy.

Mirza Nasir Ahmad: The same courtesy.

Attorney-General: Which you expect from them. Sir, you said in your speech that when you say that you are a Muslim, then Mr. Bhutto or Mufti Mahmood or Maulana Maudoodi.......

(کاروائی 1974/8/5 ص 89)

مولوی صاحب نے اٹارنی کا پہلا سوال اور حضرت صاحب کا جواب درج نہیں کیا۔ دوسرے سوال کو بھی اپنی طرف سے ہی بنا کر درج کر دیا ہے جس سے اَصل مضمون ہی برباد ہو گیا۔

اٹارنی جنرل: اپنے لیے جس شائستگی کی توقع رکھتے ہیں' آپ بھی تو اس کا خیال رکھیں۔ آپ نے کہا کہ مسٹر بھٹو' یا مفتی محمود یا مولانا مودودی؟

مرزا ناصر: مسٹر بھٹو سے مراد پیپلز پارٹی کے فرد کی تھی' پرائم منسٹر کی نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 40)

مرزا ناصر: مسٹر بھٹو سے مراد پیپلز پارٹی کے فرد کی تھی' پرائم منسٹر کی نہیں۔

اٹارنی جنرل: بات تو ایک ہے کہ وہ کافر کہے' اس سے فرق نہیں پڑتا کہ پیپلز پارٹی کا بھٹو یا پرائم منسٹر؟

مرزا ناصر: فرق پڑتا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 40)

مولوی صاحب نے اپنی مندرجہ بالا کاروائی میں اٹارنی کا سوال حالانکہ اردو میں ہے مگر پھر بھی اپنی طرف سے بنا کر درج کر دیا ہے جس سے مفہوم ہی بدل جاتا ہے۔

اور حضرت صاحب کے جواب میں سے بھی آخری حصہ درج نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل: چلو بھٹو صاحب کو چھوڑیں' مفتی محمود کو حق نہیں کہ آپ کو کہے مگر آپ کو حق ہے؟

مرزا ناصر: ان معنوں میں مجھے بھی حق نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 41)

اٹارنی کا سوال اور جواب اَصل کاروائی میں دیکھیں اور مولوی صاحب کی تحریف دیکھیں۔

اور اس کے بعد کی کاروائی مولوی صاحب نے ویسے ہی حذف کر دی

مرزا ناصر احمد: - ایک میں clear کر دوں - بیان جب میں نے مسٹر بھٹو کہا تھا a member of the Peoples party مراد تھی - پرائم منسٹر نہیں مراد تھی

اٹارنی جنرل: نہیں نہیں - اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

مرزا ناصر احمد: - فرق پڑتا ہے explanation میں

(کاروائی 1974/8/5 ص 89)

اٹارنی جنرل: - میں مفتی صاحب کو چھوڑتا ہوں

I just say Mufti Mahmood, he has got no right to say that you are not a Muslim. Similarly you have not right.

Mirza Nasir Ahmad: I have got no right to say that Mufti Mahmood is a non-Muslim, in this sense.

(کاروائی 1974/8/5 ص 90)

ہے۔ جو دائیں طرف ہے۔	Attorney-General: And if they say that you are not a Muslim in some other sense? Mirza Nasir Ahmad: They do say it and it makes no difference.
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney-General: No, but we should be clear about the sense. In which sense you say that they should call you a Muslim?
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	مرزا ناصر احمد: ہمارے خیال میں ان کے عقائد جیسا کہ میں نے بعض عقائد کا ذکر کیا ہے آپ نے محضر نامے میں۔ اعمال جو ہیں جو ہم سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک انسان وہ خدا تعالیٰ کو پیارا ہیں ہے اس سے زیادہ اور کوئی نہیں ہے بات یہ ہے ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ وہ رحمان اور رحیم ذات ہے۔ قرآن کریم [illegible] اگر چاہے تو سب کو بخش دے۔ ایک انسان ایک عاجز انسان کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ خدا تعالیٰ -------
مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل: SOMETHING IN REACTION - جذبات میں ایکشن کے جوش میں کسی مولانا نے کافر کہہ دیا۔ مرزا ناصر احمد:۔ نہیں نہیں۔ کئی صدیوں سے۔ ایکشن کا جوش تو اب آیا Attorney General :- On the basis of the p.

مرزا ناصر احمد: ۔ الیکشن کا تو جب سے پاکستان بنا ۔ تو اس وقت سے ہم نے شور مچایا کہ الیکشن ہوا ہی نہیں ۔ الیکشن کا جوش مجھ دبا رہا پہلی دفعہ ۱۹۷۰ء میں الیکشن کا جوش نکلا یہ تو سینکڑوں سال پرانے فتاویٰ ہیں جن کا ذکر کیا ہے میں نے ۔

اٹارنی جنرل: ۔ آپکا خیال ہے کہ یہ جوش سے نہیں دیا گیا یہ سوچا سمجھا ہے

مرزا ناصر احمد: ۔ اس کے معنے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں ۔

اٹارنی جنرل: نہیں میں وہ نہیں کہتا ۔ فتاویٰ آپ کے خلاف ۔ وہ جو آپس میں دیتے رہے ۔

مرزا ناصر احمد: ۔ آپس میں ۔ میں بھی انہی کی بات کر رہا ہوں ان کا یہ ہے ۔ انہوں نے کہا کہ یہ جتنے ہیں ان کے نزدیک ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پیاری نہیں ہیں ۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 90، 91)

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے حضرت صاحب کا دوسرے سوال کا جواب ادھورا درج کیا ہے۔ تیسرے کا جو جواب یہاں دیا گیا درج ہی نہیں کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: احمدیہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد' خدا کا رسول تھا؟
مرزا ناصر: نہیں۔
اٹارنی جنرل: کیا وہ نبی تھا؟
مرزا ناصر: یہ بھی ہمارا اعتقاد نہیں' بلکہ امتی نبی۔
اٹارنی جنرل: امتی کا کیا تصور ہے؟

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 41)

Attorney-General: Sir, the Ahmadi community believes that Mirza Ghulam Ahmad was a Prophet of God?
Mirza Nasir Ahmad: No.
Attorney-General: Was he a "Nabi" ?
Mirza Nasir Ahmad: The Ahmadi community does not believe that. The Ahamdi community believes that he was "Ummati" Nabi, and there is a lot of difference between the two.

Attorney-General: That you will clarify.

مرزا ناصر احمد: نہیں خالی آپ نے فرمایا - مجھے خالی نبی کے نام سے نہ
بلکہ امتی نبی -

(کاروائی 1974/8/5 ص 91،92)

مولوی صاحب نے اٹارنی کا سوال بھی ادھورا درج کیا ہے مگر حضرت صاحب کا جواب جو کہ اردو میں ہی اَصل کاروائی میں تفصیل سے درج ہے اسے درج نہیں کیا۔ بلکہ اپنے پاس سے جواب بنا کر ایک سطر کا جواب درج کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: امتی کا کیا تصور ہے؟
مرزا ناصر: یعنی حضور علیہ السلام کا امتی' جس پر آپؐ کا رنگ چڑھا ہوا ہو۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 41)

Attorney-General: First I said Prophet, and then "Nabi" and you qualified it as "Ummati Nabi"

Now sir, will you clarify and define "Ummati Nabi"? How is he different from a real "Nabi" or "Nabi" ?

دائیں طرف اَصل کاروائی میں درج حضور کا تفصیلی جواب مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔

دائیں طرف اَصل کاروائی میں درج حضور کا تفصیلی جواب مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد:- امتی نبی کے یہ معنے ہیں کہ وہ شخص جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں اپنی مذہبی زندگی گزار رہا ہے۔ اسکو ہم امتی کہیں گے۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے (عربی) (میرا اتباع کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو پاؤ گے) امتی کے معنے یہ ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع تھے اور ہمارا عقیدہ ہے یہ کہ کوئی روحانی برکت اور فیض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے بغیر حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل دلہاں پر تعداد میں بڑا فرق ہے۔

دائیں طرف اَصل کاروائی میں درج حضور کا تفصیلی جواب مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔
کوئی کچھ کہتا ہے۔ اس جھگڑے میں پڑنے کی کوئی بات
نہیں ہزار ہا ہزار ہا نبی آئے کہیں مذہبی لٹریچر میں
بائبل، انجیل اور دوسرے مذاہب کی کتب میں
ان میں کہیں نظر نہیں آیا کہ مثلاً بنی اسرائیل کے
انبیاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوت قدسیہ افاضۂ
روحانی کے نتیجہ میں نبوت کے مقام پر پہنچے۔ میرے علم
میں نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہے کوئی نہیں۔
اس واسطے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام یا اور کسی دوسرے شرعی نبی
کا یہ مقام نہیں تھا بلکہ ان کا کامل اتباع اس قسم کی
محبت جو اپنے لئے اور اللہ تعالیٰ کی حاصل کر سکے۔
یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک تاریخی
مذاہب انسانی کے اندر ایک عجیب انقلابی نئی چیز
پیدا ہوئی کہ اب کوئی کسی قسم کا بھی روحانی رتبہ حاصل نہیں کر سکتا
یعنی عام ایک اچھا آدمی نیک آدمی وہ بھی نہیں بن سکتا جب تک وہ ان کا اتباع
نہ کرے۔

دائیں طرف اَصل کاروائی میں درج حضور کا تفصیلی جواب مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔	**اٹارنی جنرل:** ان کی امت میں سے نہ ہو؟ **مرزا ناصر احمد:-** امتی کے معنی ہیں۔ اپنا کچھ نہیں جو کچھ ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا گیا ہو۔

دائیں طرف اَصل کاروائی میں درج حضور کا تفصیلی جواب مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔

- 95 -

اٹارنی جنرل:۔ امتی کی کیا definition آپ دیں گے اس sense میں؟

مرزا ناصر احمد:۔ اس sense میں امتی کے معنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنیوالے۔ اور امتی کے معنے ہیں۔ وہ جماعت جس میں کروڑہا آدمی اس وقت تک یعنی چودہ سو سال میں پیدا ہوئے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متبع تھے ان میں لاکھوں ایسے تھے جنہوں نے نہایت جانفشانی اور جدوجہد کے ساتھ نبی اکرم کی پیروی کی اور آپ کے اسوہ کی پیروی کی کوشش کی۔ اور اس کے نتیجے میں وہ اولیاء ابدال قطب۔ مجددین بنے۔ تو اب جو کچھ آنحضرت کے بعد جو روحانی طور پر ملتا ہے وہ صرف اس صورت میں ملتا ہے کہ انسان جو ہے وہ اپنی زندگی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چڑھائے

اٹارنی جنرل:

(کاروائی 1974/8/5 ص92 تا 95)

اٹارنی جنرل :- کیا ایسی نبی اپنی بھی امت رکھ سکتا ہے؟ یا اسی امت میں ہو گا

Can he have his own Ummat separate

مرزا ناصر احمد :- آنحضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ہی امت ہے اور وہ ہے امت محمدیہ

اٹارنی جنرل :- کوئی علیحدہ امت نہیں بن سکتی؟

مرزا ناصر احمد :- وہ بھی نہیں بن سکتی۔ نہیں یہ جو لفظ استعمال ہوا ہے اگر کسی نے دو لفظ [illegible] استعمال ہوا ہے

(کاروائی 1974/8/5 ص 95،96)

مولوی صاحب نے

(1) اٹارنی کے پہلے سوال میں سے آخری حصہ درج نہیں کیا۔ جو یہ ہے کہ

یا اسی امت میں ہو گا

(2) اٹارنی کے دوسرے سوال کے جواب میں حضرت صاحب کا جواب درج ہی نہیں کیا جو کہ دائیں طرف درج ہے۔ اسے چھوڑ کر اپنے پاس سے درج ذیل صرف ایک جملہ درج کر دیا ہے۔

مرزا ناصر: حضور علیہ السلام کے بعد ایک امت ہے' وہ ہے امت محمدیہ۔

اٹارنی جنرل: کوئی علیحدہ امت نہیں بن سکتی؟

مرزا ناصر: یہ میں نے نہیں کہا۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 41)

مولوی صاحب نے اٹارنی کے سوال کا جو جواب حضور نے دیا ہے اسے ادھورا درج کیا ہے۔ اکثر حصہ درج نہیں کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: شرعی اور غیر شرعی نبی میں کیا فرق ہے؟
مرزا ناصر: شرعی نبی وہ ہے جس پر شریعت نازل ہو' غیر شرعی جو پہلے کی شریعت پر عمل کرائے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 41)

اٹارنی جنرل:۔ آپ یہ فرمائیے کہ شرعی اور غیر شرعی نبی میں کیا فرق ہے؟

مرزا ناصر احمد:۔ شرعی نبی وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی شریعت نازل ہو۔ اور غیر شرعی نبی وہ ہے جو پہلے شرعی نبی کی شریعت پر عمل کروائے۔ جیسے بنی اسرائیل انبیاء کے متعلق قرآن کریم کہتا ہے۔ بنی اسرائیل میں ایسے انبیاء آتے رہے۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرواتے تھے لوگوں کی۔ اپنی ان کی کوئی شریعت نہیں تھی۔

(کاروائی 1974/8/5 ص96)

Attorney-General: But he cannot give his own...
ان کا اپنا قانون نہیں تھا۔

مرزا ناصر احمد:۔ جی ان کی اپنی کوئی شریعت نہیں تھی

دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص96 تا98 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

اٹارنی جنرل:- اپنی Interpret کریں۔

مرزا ناصر احمد:- اپنی کوئی تشریح نہیں تھی سوا اسکے کہ ایک چھوٹے سے فرق کے وہ ایک بار بیس فرق ہے۔ اسکو بیان لانے کی ضرورت نہیں۔

Attorney-General: Sir, do you know that Muslims generally belonging to various schools of thought do not accept Mirza Ghulam Ahmed as Prophet, "Ummati" or of any other kind?

مرزا ناصر احمد:- عین ممکن ہے۔

دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص96 تا98 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

Attorney-General: Any they believe that there can be no Prophet of Allah after Prophet Muhammad (Peace be upon him)?

Mirza Nasir Ahmad: What do you mean by "they"?

Attorney-General: I mean not you, but the rest of the Muslims generally, but somebody.....

مرزا ناصر احمد:- بڑے بزرگ ہمارے سلف صالحین میں سے وہ ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کو حل کیا

دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص96 تا98 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

مرزا ناصر احمد:- یعنی جو یہاں تک ہمارے صلحاء صالحین ہمارے بزرگ، ان کی باتیں ہم نہیں کرتے؟ اٹارنی جنرل:- نہیں وہ نہیں۔ I am not Talking of That. مرزا ناصر احمد:- ٹھیک ہے میں صرف وضاحت چاہتا تھا۔	دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص96 تا98 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔ دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص96 تا98 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔
(کاروائی 5/8/1974 ص96 تا98) Attorney-General: Is it a fact, sir, that in your community, the leaders of your community or your followers refer to those, who do not accept Mirza Ghulam as a Nabi of some sort, as non Muslims or Kafirs? مرزا ناصر احمد:- کفر کے معنی کیا ہیں۔ یہ عربی کا لفظ ہے۔ ttorney-General: First I put that, you can explain later.	دائیں طرف والی اَصل کاروائی کو مولوی صاحب نے اس طرح درج کیا ہے کہ اس میں سے بہت سا حصہ درج ہی نہیں کیا اور جو درج کیا ہے وہ بھی نامکمل بلکہ اپنی طرف سے بنا کر درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد:- میں نے آپ کی بات سنی اور سمجھی اور اس کا جواب دے رہا ہوں کافر کے لغوی معنی ہیں انکار کرنے والا جو بانی سلسلہ پر ایمان نہیں لاتا۔ اگر ہم آپ سے یہ کہیں کہ وہ انکار کرنے والا ہے تب تو ہم مورد الزام ہیں اگر کہیں کہ وہ ایمان لاتا ہے اب بھی ہم مورد الزام ہیں وہ منکر بانی سلسلہ ہے اس واسطے وہ منکر ہے۔

Attorney-General: So according to you they are non-Muslims.

-99-

Attorney-General: So according to you they are non Muslims.

مرزا ناصر احمد:- منکر ہیں۔

(کاروائی 1974/ 8 /5 ص96 تا99،98)

اٹارنی جنرل:- اگر کوئی مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبیوں میں سے کسی کو نہیں مانتا وہ منکر ہو جاتا ہے مسلمان نہیں رہتا ....

مرزا ناصر احمد:- وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے لیکن ابھی میں بتا چکا ہوں کہ دنیاوی لحاظ سے مسلمان کی جو سیاسی تعریف ہے اس لحاظ سے وہ کافر ہے۔

اٹارنی جنرل: غیر شرعی کا منکر کافر ہوگا یا نہیں؟

مرزا ناصر: کافر کا معنی انکار کرنے والا' تو وہ ہوگا۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب غیر شرعی تھے تو ان کا منکر کافر ہوگا؟

مرزا ناصر: منکر ہوگا یعنی کافر' لغوی۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 41)

مولوی صاحب نے اٹارنی کے دوسرے سوال کے جواب میں حضور نے جو جواب دیا ہے اسے نامکمل صورت میں درج کیا ہے حالانکہ وہ اردو میں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں میں سے کسی کا منکر مسلمان نہیں رہتا؟

مرزا ناصر: وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور دنیاوی لحاظ سے مسلمان کی جو سیاسی تعریف ہے' اس لحاظ سے وہ کافر ہے۔

اٹارنی جنرل: میں آپ کی جماعت کی بات کر رہا ہوں؟

مرزا ناصر: ہمارے نزدیک بھی۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 42,41)

<table>
<tr>
<td>
اٹارنی جنرل:۔ میں آپ کی جماعت کی بات کر رہا ہوں۔
مرزا ناصر احمد:۔ ہمارے نزدیک مسلمان کی جو سیاسی تعریف ہے وہ جماعت احمدیہ کے افراد پر اسی طرح لاگو ہے جس طرح دوسرے فرقوں کے افراد پر۔
(کاروائی 1974/8/5 ص96تا99)
</td>
<td>
دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص99 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔
</td>
</tr>
<tr>
<td>
Attorney-General: Sir, now you said that Mufti Mahmud has no right to say that you are not a Muslim.
Mirza Nasir Ahmad: And I have also said that I have got no right to call him as such.
(کاروائی 1974/8/5 ص99)
Attorney-General: But you have. I donot mean particularly you, but leaders of Ahmediyah Jamaat have called Muslims, who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Nabi, as Kafir, as non Muslim, or pucca Kafir, I mean to put it strongly, no doubt. Isn't that so?
</td>
<td>
دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص99 تا 105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔
</td>
</tr>
</table>

دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	—100— مرزا ناصر احمد: — میں نے ابھی بتایا تھا کہ جو تکفیر کے فتوے دو مضمونوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ایک جو حدیثوں سے کرتے آئے ہیں۔ ایک تکفیر کے معنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور وہ دنیا کی بات نہیں وہ دوسری دنیا کی بات ہے۔ اس Sense میں ہم اگر فرد دوسرے کو کافر سے بھی زیادہ کافر کہتا ہے میں کو فتویٰ نہیں دے سکتا ہوں۔ اٹارنی جنرل: — وہ میں دیکھ چکا ہوں۔
دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	مرزا ناصر احمد: — ایک تکفیر کے یا الزام کے جو اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ Attorney-General: Sir, I am asking a simple question. If you claim a right for yourself that if you declare that you are a Muslim, Mufti Mahmud has no business to call you that you are not. Similarly, do you give this right to Mufti Mahmud that if you call him non Muslim or Kafir, he has also a right to call you non Muslim in whatever form it may be

دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	مرزا ناصر احمد: نہیں Form تو مجھے ظاہر کرنا پڑے گی۔ ورنہ مطلب غلط ہو جائے گا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جس طرح ہمارا یہ حق ہے کہ ہم یہ کہیں کہ فلاں فلاں فرقے کے لوگ نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں قبروں پر وہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اسی طرح اس فرقے کا بھی یہ حق ہے کہ جماعت احمدیہ یہ کہتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اور اس معنی میں وہ کافر ہیں۔ یہ اُن کا حق ہے۔ (کاروائی 5/8/1974 ص99 تا101)
دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	Attorney-General: Sir, in your address, now I am changing a little bit going to a different subject so that I can come back to the same subject again and clarify the position. In your Annexure XI, which is called "Azim Roohani Tajjaliyat", Zamima No.II, in that you stated while praising Insaniyat and the status of human-being in Islam, in the learned discourse you said

سب کو جذبات کے لحاظ سے ایک ہی مقام پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔

اور یہ بڑی عجیب ہے۔ رسول اللہ ﷺ بات کے وقت بڑی بڑی ہدایتیں دی گئی ہیں۔ ہم لوگ بعض دفعہ لاپرواہی کر جاتے ہیں۔ اپنی زبان سے ایسا مذاق کرتے ہیں۔ جو آپ کو چبھنے والا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا منع ہے یہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہے۔ لیکن انسان کے اوپر جذبات کا احترام خیال کرنے کی وجہ سے تو بڑا احسان کیا ہے۔

Now what you stated just now, Sir, that

آپ Sense جس میں آپ کو کاٹ لیتے ہیں۔

دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

- 102 -

Is that not hit by your own toachings; do you not hurt their feelings?

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ اس لئے کہ جہاں انسانیت کے مقام کا سوال ہے وہاں مسلمان، ہندو، عیسائی، سکھ، بدھ سارے لوگ لپیٹ گئے۔

قل انما بشر ۔۔۔۔۔۔ (عربی)

نبی کریم نے ایک مقام پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ وہاں یہ مذہبی عقائد زیر بحث ہی نہیں ہیں۔

دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

اٹارنی جنرل:۔ مرزا صاحب! بعض دفعہ کبھی کوئی بحث ہوتی ہے مثال کے طور پر آپ نے اس دن فرمایا تھا کہ میں امام جماعت احمدیہ ہوں یعنی اپنی طرف سے اسکو واضح کر دیا کہ Head of The Community آپ احمدیہ کے ہیں۔

It should be addressed as Iman of Jamat. But in your address do you show some courtesy? You know Maulana, Maudoodi is respected by his own people as Maulana, by his own admirers, maybe I don't think he is a learned man; maybe you don't think. Don't you show courtesy to call him Mr. Maudoodi and you except to be called Imam? Now these are the things which require clarification.

مرزا ناصر احمد:۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل:۔ ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۲

دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	مرزا ناصر احمد: — Page 12 اور یہ ہے I just show you the exact…….. میں نے یہ کہنا ہے جو بات میں نہیں سمجھا وہ یہ ہے کہ بھٹو صاحب کو مسٹر بھٹو کہیں تو بے عزتی نہیں ہوتی لیکن مودودی صاحب کو مسٹر مودودی کہیں تو ان کی بے عزتی ہو جاتی ہے۔
دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	اٹارنی جنرل: — میں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ Members of Jamat-i-Islami or other admirers of Maulana Maudoodi, call him Maulana Maudoodi. Mirza Nasir Ahmad: Or Pir Maudoodi.

دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

Attorney-General: Nobody calls Pir Maudoodi. In one of your annexure this is written Maulana Abul Ata. Now I will call him Abdul Ata because that is the way he is addressed. He is a learned man. Similarly, Maulana's writing shows that he is a Maulana for his own Jamat and by his admirers. Mufti Mahmud, he is qualified Mufti and he is addressed as such but belittle someone and say, perhaps you don't think Maulana Maudoodi is a learned man, that he is not Maulana but at the same time you expect.........

دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ جو چیز میں نہیں سمجھ سکتا وہ یہ ہے کہ اس کی جگہ پہ جو لفظ لیا ہے "مسٹر بھٹو" سے تو تحقیر کا پہلو نہیں ہوتا لیکن مسٹر مودودی سے تحقیر کا پہلو ہوتا ہے یہ بات میں نہیں سمجھ سکتا۔ تحقیر کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

Attorney-General: You don't mean as Tehqeer. You see, if you say Mr. Bhutto, Mr. Mufti, Mr. Maudoodi, one can understand. You put in the same category Mr. Bhutto, Mr. Mufti and Mr. Ahmadi. I don't mind your saying, you are entitled to say that. Out of respect his followers feelings are hurt. You say nobody's feeling should be hurt. That is your lesson and I appreciate.

مرزا ناصر احمد: — Entitled کا یہاں سوال نہیں ہوتا میں سمجھتا ہوں یہ ہمارا Lesson نہیں بلکہ firm belief ہے۔ Attorney-General:— You have said this to your followers. **Mirza Naser Ahmad:** That is how we should win the hearts of humanity. **Attorney-General:** You demand courtesy for yourself and donot want to extend it to others. **Mirza Naser Ahmad:** I do not demand any courtesy from you or anybody else. ورنہ تو مطلب یہ ہوگا کہ میں اس [illegible] کا اہل نہیں [illegible] میرا حق	دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔ دائیں طرف درج اَصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

<table>
<tr>
<td dir="rtl">

دائیں طرف درج اُصل کاروائی ص99 تا105 مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

</td>
<td>

Attorney-General: I am not suggesting that Maulana Maudoodi.

Mirza Naser Ahmad: I do not demand any courtesy for myself; but I must be courtemus.

Mr. Chairman: I suggest that definite questions should be put instead of this MUNAZARA.

Attorney-Generl: I am sorry. I will put the next question. If you claim a right, you should concede the same right to others; if you claim courtesy......

Mr. Chairman: A definite question please.

Attorney-General: Witness demands that he should be called 'Imam'.

Mirza Naser Ahmad: I do not want that courtesy. I just corrected. There is another person who occupies the chair of Sadar, /njuman-e-Ahmadiah.

اس کو میں correct کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے تو آپ مسٹر بھی نہ کہیں میں تو اتنا
خوش ہوں گا۔ مرزا ناصر احمد میرا نام ہے۔ آپ مجھے خالی نام کہیں۔

(کاروائی 1974/8/5 ص101 تا105)

</td>
</tr>
</table>

<table>
<tr>
<td>

مولوی صاحب نے بائیں طرف والی کاروائی میں بعض جملے مختلف مقامات سے لیکر عبارت خود ترتیب دے دی ہے اور کئی جملے اپنے پاس سے ڈال دیئے ہیں نیز جملوں میں کانٹ چھانٹ بھی کی ہے۔ یہ کسی ایک مقام کی کاروائی نہیں ہے۔

Attorney-General: I was asking you some question Whether you call those Muslims who do not accept Mirza Ghulam Ahmad as a Prophet; I am not saying in the sense of Ummati Nabi, as KAFIR. As one who do not accept him as Ummati Nabi. Do you refer them.

</td>
<td>

اٹارنی جنرل: اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں میں سے کسی کا منکر مسلمان نہیں رہتا؟

مرزا ناصر: وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اور دنیاوی لحاظ سے مسلمان کی جو سیاسی تعریف ہے، اس لحاظ سے وہ کافر ہے۔

اٹارنی جنرل: میں آپ کی جماعت کی بات کر رہا ہوں؟

مرزا ناصر: ہمارے نزدیک بھی۔

اٹارنی جنرل: گویا کافر؟

مرزا ناصر: جی، گویا کافر۔

اٹارنی جنرل: تو گویا آپ کی جماعت کے علاوہ باقی سارے انسان کافر ہیں؟

مرزا ناصر: انسانیت کے مقام کا تو ہم احترام کرتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: لیکن اسلام کے دائرہ میں نہیں، انسانیت کے دائرہ میں؟

مرزا ناصر: میں نہیں سمجھ سکا، میرا قصور ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 42,41)

اٹارنی کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے تفصیلی جواب دیا ہے جو کہ اردو میں ہے مگر مولوی صاحب نے اسے نامکمل درج کیا

</td>
</tr>
</table>

F.3

ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

اٹارنی جنرل: یہ جو ہے کہ جو مرزا کو نہیں مانتا' وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے؟

مرزا ناصر: اسلام کے دائرہ سے خارج بھی کافر' اس کے دو معنی ہیں: ایک اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں' جس کا اس نے فیصلہ کرنا ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا' دوسرا سیاسی۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 42)

اسلام کے دائرے سے باہر ہے، خارج ہے

مرزا ناصر احمد:۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کیا مقصود ہے میں سمجھ نہیں سکا۔

Attorney-General:— What does that ......?

مرزا ناصر احمد:۔ اسلام کے دائرے سے خارج بھی کافر دو معنوں میں استعمال ہو گا۔ ایک اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں جس کا فیصلہ اس نے کرنا ہے کسی انسان کو فیصلہ کرنے کا حق نہیں سیاسی معنوں کے لحاظ سے کوئی دائرہ اسلام سے خارج نہیں سیاسی معنوں کے لحاظ سے کوئی شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے خواہ وہ دیوبندی ہوں یا بریلوی ہوں یا دوسرے فرقے ہوں ان میں سے کوئی بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں اگرچہ یہ سیاسی تعریف نہیں کی گئی کہ ان کو مسلم ہونے سے نہیں روکا جا سکتا۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 105 تا 106)

اٹارنی جنرل:۔ سیاسی مسلمان کی کیا تعریف؟

اٹارنی جنرل کے سوال کہ سیاسی مسلمان کی کیا تعریف ہے؟ حضرت صاحب نے تفصیلی جواب دیا ہے۔ اور اصل کاروائی کے صفحہ 106 تا 109 تین صفحات پر مشتمل ہے اور اردو میں درج ہے مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔ جو انہوں نے درج کیا ہے

وہ صرف درج ذیل دو جملے ہیں۔

اٹارنی جنرل: سیاسی مسلمان کی تعریف؟

مرزا ناصر: وہ تو میں نے اپنے محضرنامے میں لکھ دی ہے۔

مسٹر چیئرمین: اس کو چھوڑیں، اگلا سوال کریں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 42)

دائیں طرف درج اَصل کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

مرزا ناصر احمد: سیاسی مسلمان کی تعریف جو

میں نے لکھی تھی۔ وہ یہاں ہے لیکن ~~اس~~ اپنے

آدمیوں سے مخاطب ہو کر)۔۔۔ جو آنحضرت نے۔

یہ تین احادیث ہیں۔ یہ سیاسی مسلمان اس کی تعریف بڑی اچھی طرح کر رہے ہیں۔ ایک

تو یہ ہے وہ۔۔۔۔ میں ترجمہ پڑھ دیتا ہوں یعنی تو عربی اور ترجمہ دونوں پڑھوں۔

یہ ترجمہ ہے۔ میں اپنا وقت محفوظ کر رہا ہوں۔ حدیث میں آیا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے

اسلام کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ

اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نیز یہ کہ

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اور اگر راستہ کی

توفیق ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس شخص نے کہا کہ حضور نے بجا فرمایا۔ راوی

کہتے ہیں کہ ہمیں اس پر تعجب

دائیں طرف درج اَصل کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

...بتا دو۔ اس شخص نے کہا کہ حضور نے بجا فرمایا۔ راوی
کہتے ہیں کہ ہمیں اس پر تعجب آیا کہ سوال بھی کرتا ہے اور جواب کی تصدیق
بھی کرتا ہے۔ پھر اس شخص نے پوچھا کہ مجھے ایمان کے بارے میں
آگاہ فرمائیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ پر ایمان
لائیں اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر ایمان
لائیں۔ اس شخص نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا ہے۔ بعد میں آنحضرت
نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام تھے تمہیں اسلام سکھانے آئے تھے۔

دائیں طرف درج اَصل کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

دوسری حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ اہل نجد میں سے ایک شخص پراگندہ بالوں
والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ
سنتے تھے۔ مگر اس کی باتوں کو نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ
شخص زیادہ قریب ہو گیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ حضور سے اسلام کے بارے میں
دریافت کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دن رات میں پانچ نمازیں مقرر ہیں۔
اس نے کہا کہ ان پانچ کے علاوہ اور بھی نمازیں ہیں۔ حضور
نے فرمایا کہ نہیں۔ بجز اس کے کہ تم بطور نفل ادا کرنا چاہو۔ حضور نے

دائیں طرف درج اَصل کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	پھر فرمایا کہ رمضان کا روزہ رکھو۔ اس نے پوچھا رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے فرض ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ تم بطور نفل رکھنا چاہو۔ پھر حضورؐ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس نے کہا کہ اس کے علاوہ بھی اور ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں سوائے اس کے کہ تم بطور نفل دو۔۔۔۔۔۔۔۔
	Attorney-General:— This is the definition of Muslims. یا Muslims of Muslims as such.
دائیں طرف درج اَصل کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	جناب مرزا ناصر احمد:— تیسری حدیث بھی ہے۔ اس سے یہ سارا ظاہر ہوجاتا ہے۔ وہ شخص مجلس سے اٹھ کر چل پڑا۔ اور یہ کہہ رہا تھا کہ بخدا میں ان احکام پر نہ زیادہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے اس قول میں سچا ثابت ہو تو ضرور کامیاب ہو جائے گا۔

-107-

تیسری حدیث بخاری کی یہ [illegible] یہ ہے۔

جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم کرتے ہیں اس قبلہ کی طرف رخ کیا جس طرف ہم رخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور رسول کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے دیئے ہوئے ذمے میں اس کے ساتھ دغا بازی نہ کرو۔ یہ سیاسی تعریف ہے۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 106 تا 109)

دائیں طرف درج اَصل کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

Attorney General: Recently in England when this Rabwa incident took place in Pakistan on the 2nd of June in England as black burnt - on the 2nd of June passed a Resolution. You may have seen it.

Mirza Nasir Ahmad: No, I have not.

... which reads:

مؤرخہ 1974/8/5 کی کاروائی کے پہلے روز نماز مغرب وعشاء کے وقفہ سے قبل اٹارنی نے انگلینڈ کے ایک اخبار کے حوالہ سے بالکل من گھڑت حوالہ جو کہ اَصل کاروائی میں ہے اور دائیں طرف درج ہے پیش کیا۔ حضرت صاحب نے اس کے بارہ میں فرمایا مجھے اس کی کاپی دے دیں میں تصدیق کرونگا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد حضرت صاحب نے اس کا حوالہ سے فرمایا کہ جو حوالہ دیا گیا ہے اس پر اس اخبار کا جس میں یہ چھپا ہے نام نہیں ہے۔ اس کی وضاحت چاہئے۔ اس پر اٹارنی کا جواب یہ تھا کہ

اٹارنی جنرل:- آپ مجھے direct ملا ہے یہ یہ ریزولیوشن پاس ہوا تھا۔

(کاروائی 5/8/1974 ص 111)

یعنی میرے پاس کوئی حوالہ نہیں ہے۔ گویا یہ سنی سنائی بات تھی۔ مولوی صاحب نے نماز مغرب وعشاء کے بعد کی کاروائی میں سے اس حصہ کو درج ہی نہیں کیا۔

Mirza Nasir Ahmad: ...

Attorney General: But I have a copy which reads:

Totally disturbed and worried at the news of riots, breaking down of law and order and prosecution of Ahmediyahs all over the length and breath of Pakistan, We are distressed at the atrocity meted to Ahmediyah Muslims by non-Ahmediyah Pakistanis.

Mirza Naser Ahmed: In Pakistan by non-Ahmediyah Pakistanis.

... who are these non-Ahmediy

(کاروائی 5/8/1974 ص 109)

اٹارنی کے حضرت صاحب سے لفظ کافر کی وضاحت کے لئے ص 118 پر مندرج دائیں طرف درج سوال کے جواب میں حضرت صاحب کے جواب میں تحریف کر کے درج کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

Attorney General: Not necessarily even Ahmadiyah Jamaat.

... سمجھا جاتا ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

When normally use This

مرزا ناصر احمد:- وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے میرے نزدیک یہ

آپ مجھ سے agree کریں۔ میرے نزدیک صرف یہ ہے کہ قیامت

کے دن مرنے کے بعد قابل مواخذہ ہونگے

(کاروائی 5/8/1974 ص 118)

مرزا ناصر: میرے نزدیک پتہ نہیں۔ آپ مجھ سے پوچھیں گے تو میں قیامت کے دن تک قابل مواخذہ کہوں گا۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 45)

حضرت صاحب نے تو فرمایا کہ میرے نزدیک قیامت والے دن مرنے کے بعد قابل مؤاخذہ ہونگے جبکہ مولوی صاحب نے قیامت کے دن **تک** قابل مؤاخذہ ہونگے کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل:- گنہگار ہے ... جنت میں پھر بھی جا سکتا ہے - لیکن کافر نہیں جا سکتا۔

پھر کافر کی دوسری ڈگری ہو گئی -

مرزا ناصر احمد:- اب پھر اختلافی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے - ہمارے نزدیک جہنم ہے ہی نہیں ...... ہمارے نزدیک جہنم ہمیشہ کی ہے ہی نہیں بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جہنم پر جب اس کے اندر کوئی بھی نہیں ہو گا ...

(کاروائی 1974/8/5 ص 119-120)

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اٹارنی کے کافر اور گناہگار کے جنت میں جانے کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے جو جواب دیا ہے اس میں سے آخری حصہ جس میں حدیث کا ذکر ہے اسے چھوڑ دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: گنہگار جنت میں جا سکتا ہے لیکن کافر نہیں جا سکتا؟

مرزا ناصر: پھر اختلافی مسئلہ پیدا ہوگیا۔ ہمارے نزدیک ہمیشہ کی جہنم ہے نہیں، کافر بھی جنت میں جا سکتا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 46)

اٹارنی جنرل:- قرآن و حدیث کے مطابق کافر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

مرزا ناصر احمد:- قرآن کریم نے دائرہ اسلام کا محاورہ استعمال نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل:- ...... مسلمان رہتا ہے یا نہیں۔

مرزا ناصر احمد:- قرآن کریم کی رو سے دائرہ اسلام سے خارج کا محاورہ ہے ہی نہیں۔

اٹارنی جنرل:- نہیں حدیث میں آتا ہے مسلمان رہتا ہے یا نہیں جو کفر کرے

مرزا ناصر احمد:- قرآن کریم نے تین ...... بیان کی ہیں۔ شرح ہے جس میں ......

129

کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے بارہ میں اٹارنی کے سوال اور حضرت صاحب کے جوابات دائیں طرف درج ہیں مگر مولوی صاحب نے نہ جانے اٹارنی کا جو دوسرا سوال درج کیا ہے وہ کہاں سے لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: قرآن و حدیث کی رو سے کافر دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے؟

مرزا ناصر: قرآن و حدیث میں دائرۂ اسلام کا محاورہ نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: مسلمان رہتا ہے یا نہیں۔ اگر مسلمان نہیں رہتا تو وہ اسلام کے دائرہ میں نہ رہا۔ ایک حدیث میں ہے اور اگر حدیث کو نہیں مانتے تو آپ کے والد نے کہا ہے اسے تو مان لیں۔ یہ میرے ہاتھ میں ان کی کتاب ہے آپ کے والد کی، وہ کہتے ہیں کہ جو مرزا کو نہیں مانتے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں؟

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 46)

حضرت صاحب نے جو جواب دیا ہے اسے نامکمل درج کیا ہے حالانکہ وہ اردو میں ہے جو دائیں طرف درج ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد : کافر کے متعلق حدیث میں آتا ہے

بھی کفر کفر میں بڑا فرق ہے ہم یہ فرق کریں گے ۔ آپ نے لفظ دائرہ اسلام استعمال کیا ہے ہم کہتے

ہیں کہ ملت اسلامیہ سے خارج ہوتا ہے یا نہیں ؟ امت محمدی سے ؟ کلمہ طیبہ سے اگر کوئی شخص

انکار کریں تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے ۔ امت مسلم میں نہیں رہتا ۔ لیکن جو دوسری

بدعقیدگیاں اور کمزوریاں انسانوں میں ہیں گنہگار میں بھی اور آپ بھی اللہ تعالیٰ ان سے محفوظ رکھے

ایں طرح یہ کہتے ہیں

ایک وہ کفر ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے اور دوسرا کفر وہ جو ملت سے خارج نہیں کرتا

جو کلمہ طیبہ کا انکار کرتا ہے وہ ملت سے خارج ہوتا ہے ۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 121-120)

اٹارنی جنرل : آپ کی یہ writings اور وہ ساری جو منیر انکوائری کورٹ کے سامنے

پیش کی گئی ۔ انکی interpretation کی گئی اور آپ کے والد نے وہاں شہادت دی ۔ انکی

یہ Finding ہے اور آپ کی تحریر سے یہ ظاہر ہوتا ہے

That you consider other Muslims outside the pale of Islam.

مرزا ناصر احمد : وہاں منیر کی ہے یہ findings ہے انکی اسکے علاوہ اور بھی بہت سی

ہیں ۔ اگر انکی findings پر اعتماد کرنا ہے تو ساری کو لینا چاہئے ۔

مرزا ناصر: کفر کفر میں فرق ہے۔ ایک کفر وہ ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے، ایک وہ کفر ہے جو ملت سے خارج نہیں کرتا۔ جو کلمہ کا انکار کرے وہ ملت سے خارج ہوتا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 46)

مولوی صاحب نے اٹارنی کے سوال میں بھی تحریف کی ہے اور حضرت صاحب کے جواب میں بھی دونوں میں منیر انکوئری رپورٹ میں انکی فائینڈنگ کا ذکر کیا ہے اور مولوی صاحب نے اسے حذف کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک آپ کی یہ شہادت ہے، ایک آپ کے والد کی منیر کمیشن میں شہادت تھی، دونوں میں فرق ہے تو کون صحیح ہوگا؟

مرزا ناصر: منیر کمیشن میں میرے والد نے کہا مگر اور جگہ بھی تو کہا، سب دیکھنا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 46)

(کاروائی 1974/8/5 ص121)

اٹارنی جنرل : ایک عدالت کے سامنے جو ریکارڈ ، شہادتیں اور دلائل ہوتے ہیں تو پھر وہ کسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں - میں یہ نہیں کہتا کہ

This is binding on the Assembly, on me or on you, but this has got its own value.

مرزا ناصر احمد : کہاں ہے -

مرزا ناصر احمد : میرا مطلب صرف یہ ہے کہ منیر انکوائری میں یہ بھی ہے کہ اگر علمائے کے فتوی کو دیکھا جائے اور ان بیانوں کو سامنے رکھا جائے جو وہاں سے دیئے گئے تو کوئی شخص بھی مسلمان نہیں رہتا -

(کاروائی 1974/8/5 ص121,122)

مولوی صاحب نے اٹارنی کا سوال نامکمل درج کیا ہے۔ اور حضرت صاحب کا جواب اپنے پاس بنا کر درج کر دیا ہے۔ جو حضور نے جواب دیا اسے حذف کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل : ایک عدالت کے سامنے جو ریکارڈ، شہادتیں اور دلائل ہوتے ہیں؟

مرزا ناصر : مجھے نہیں معلوم کہ میرے باپ نے کیا کہا، مگر میں ملت سے خارج نہیں مانتا۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص47)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج نہیں ہے۔ اسی طرح اٹارنی کے اس سوال کا جواب حضرت صاحب نے اردو میں دیا جو کہ اَصل کاروائی کے ص 123 پر ہے وہ بھی درج نہیں کیا گیا۔	Attorney General: The report says, sir "that on the question whether Ahmadis consider other Musalmans to be Kafir in the sense of their being outside the pale of Islam, theposition taken before us is that such persons are not Kafir and that the word 'Kufir' when used in the literature of Ahmadis in respect of such persons, is used in the sense of Munir heresy that it is never intended to convey that such persons are outside the pale of Islam. We have seen the previous pronouncement of Ahmadis on this subject, which are numerous and to us they don't seem to be capable of any other interpretation than this that the people who do not believe in Mirza Ghulam Ahmad, are outside the pale of Islam. It is now stated that Musalmans who do not accept the claim of Kamoor-min-Allah, after the Holy Prophet are not denied of Allah and that the Prophet are therefore still within Ummat. This is in no way inconsistent with the previous announcement that the other Musalmans are Kafirs. In fact these words indirectly reaffirm the previous conviction that such persons are Musalmans only in the sense that they belong to the Prophet's Ummat and as such are entitled to be treated as members of Muslim society maashra. This is very different from saying that they are Muslims and not Kafirs. This is exactly you have explained the same position. Attorney General: While we are on this subject, will you kindly make a distinction between a political Muslim and a non-political Muslim, I mean very briefly. (کاروائی 1974/8/5 ص122)

اٹارنی کے اس سے پہلے اور اس سوال کا جواب حضرت صاحب نے اردو میں دیا جو کہ اَصل کاروائی کے ص 123 پر ہے اور دائیں طرف درج ہے وہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں ہے۔	**مرزا ناصر احمد :** پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے ذہن میں لفظ political جب ہم انگریزی میں بولیں تو مسلمان کی سیاسی تعریف جو ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے ... شہادت ، نبی کریم ، اور ... چار ارکان اسلام پر ایمان رکھتے ہوئے اور نبی کریم کی جو بخاری کی حدیث ہے کہ جس نے ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ سیاسی طور فی ذمۃ اللہ وہ سیاسی معنوں میں مسلمان شمار ہو گا ۔ فی ذمۃ اللہ و ذمۃ الرسول کا ترجمہ سمجھتا ہے " سیاسی مسلمان " اور ایک وہ مسلمان جو خدا تعالیٰ کے نزدیک بعض بعض کا جو علم ہے ۔ اسکے مطابق قابل مواخذہ بن جاتا ہے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بعض اعمال کو پسند نہیں کرتا اور عام حالات میں ...... **اٹارنی جنرل :** وہ definition دوسرے مسلمانوں پر بھی apply ہوتی ہے ؟ **مرزا ناصر احمد ۔** وہ یہ ہے کہ سارے قرآن کریم کے احکام پر عمل کرنے والا ہو ۔ اپنی زندگی اسطرح حسنہ کے مطابق ڈھالنے والا ہو اللہ تعالیٰ نے سورۃ فتح میں جو کہا ہے کہ ... بننے کی سعی کرنے والا ہو اپنی زندگی میں جسکے معنی ہمارے بزرگوں نے کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش کرنے والا ہو ۔ خصوصاً بنیادی صفات جو بیان کی گئی ہیں ۔ ساری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے والا ہو ۔ جو ان چیزوں میں مستثنیٰ کرتا ہے اور ideal انسان نہیں بنتا وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اس میں ہم احمدی اور دنیا ہی میں فرق نہیں کرتے ۔ (کاروائی 1974/8/5 ص 123)

اٹارنی جنرل ۔ اور جو شخص یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو بھی نبی نہیں مانتا ؟

مرزا ناصر احمد ۔ اس نے اسلام کو سمجھا نہیں ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں سمجھا ہو گا ۔ جاہل آدمی ہی سمجھیں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ اسکے لئے میرا جواب وہی ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ کافر ہو گیا کہ نہیں ؟

مرزا ناصر احمد ۔ وہ ملت اسلامیہ سے سیاسی معنوں میں نکلے گا دوسرے معنوں میں نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ پھر بھی مسلمان رہتا ہے ؟

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ۔ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان رہتا ہے ۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 5 12)

مولوی صاحب نے تحریف کی انتہاء کر دی ہے۔ اٹارنی کا سوال بھی محرف کر دیا اور حضرت صاحب کے جوابات بھی۔ اٹارنی کا سوال تو یہ تھا کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کے سوا کسی بھی نبی نہیں مانتا وہ بھی مسلمان کہلائے گا یا نہیں۔ جبکہ مولوی صاحب نے سوال ہی یہ بنا دیا ہے کہ ایک شخص نبی علیہ السلام یعنی آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتا تو وہ بھی مسلمان ہو گا۔ اس کی وجہ سے سارے کا سارا مضمون ہی الٹ پلٹ کر دیا ہے۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ گویا جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ کو نہیں مانتا تو وہ بھی مسلمان ہو گا۔ جو قطعی غلط ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: ایک شخص نبی علیہ السلام کو نہیں مانتا تو وہ؟

مرزا ناصر: جاہل آدمی ہے۔

اٹارنی جنرل: وہ کافر ہو گیا کہ نہیں؟

مرزا ناصر: وہ سیاسی معنوں میں ملت اسلامیہ سے نکلے گا' دوسرے معنوں میں نہیں۔

اٹارنی جنرل: پھر نبی کریم کا منکر بھی مسلمان ہے؟

مرزا ناصر: ہاں' جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان رہتا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 47، 48)

اٹارنی جنرل ـ جو مرزا غلام احمد کی نبوت سے انکار کرتا ہے وہ بھی بالکل نکلے گا ؟

مرزا ناصر احمد ـ نہیں نہیں ـ ذہن میں رکھ لیں ـ میں نے کہا ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں مجھے علم ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ میں حضرت عیسیٰ کو نبی مانوں گا لیکن میں خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑا ہو کر انکار کر رہا ہوں وہ نکلے گا ـ جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ کہتا ہے کہ بانی سلسلہ کو امتی نبی مانو ، میں نہیں مانوں گا وہ بھی نکلے گا تو ایک جگہ ایک تعریف کریں اور دوسری جگہ تعریف کریں غلط ہو جائے گا ـ

اٹارنی جنرل ـ اگر آپ کے کہنے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ مرزا غلام احمد نبی ہے انکو مانو اور پھر سکے باوجود ــــــ

مولوی صاحب نے اٹارنی کے سوالات کے جو جوابات دیئے ہیں مولوی صاحب نے ان کو درج نہیں کیا۔ حالانکہ دونوں اصل کاروائی میں اردو میں لکھے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: جو مرزا غلام کی نبوت سے انکار کرتا ہے وہ بھی بالکل نکلے گا؟
مرزا ناصر: جو اللہ کے حکم نہ مانے وہ نکلے گا۔
اٹارنی جنرل: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے مرزا کو مانو' ایک شخص نہیں مانتا؟
مرزا ناصر: تو وہ ایسے نکلے گا جیسے پہلا نکلا تھا۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص48)

مرزا ناصر احمد۔ میں نے اپنے کہنے کے مطابق نہیں کہا کہ وہ حضرت مسیح سے انکار کر رہے ہیں ۔ میں نے اسکے کہنے کے مطابق کہا ہے جو شخص کھڑا ہو کر یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام انبیاء پر ایمان لاؤ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن عظیم میں کیا اور یہ جانتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے یہ مطالبہ کرتا ہے اپنی شریعت کاملہ میں اور قرآن شریف کی ہدایت پر ایمان لاؤ اور پھر بھی میں بغاوت کرتا ہوں اور ماننے سے انکار کرتا ہوں وہ ہر معنوں میں ملت اسلامیہ سے نکلے گا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں یہ جانتا ہوں کہ موعود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور موعود ہی ہیں لیکن اسکے باوجود بھی میں مانوں گا وہ اسطرح نکلے گا جیسے پہلے نکلا تھا ۔

(کاروائی 1974/8/5 ص 6 12)

F.4

<table>
<tr>
<td>
اٹارنی جنرل ـ یہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کہا ہے ـ ـ ـ میں پڑھتا ہوں پھر حوالہ دیتا ہوں آپ اس پر اپنے ـ ـ ـ ـ ـ ـ comments دیں اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم کہو کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں یہ verify کریں ـ
مرزا ناصر احمد ـ یہ جو حوالے والا قصہ ہے جب تک سیاق و سباق میں کسی ـ ـ ـ
Attorney General: I agreo with you.
مرزا ناصر احمد ـ میں اور بات کرنے لگا ہوں ـ آپ سوال مجھے دے دیں ـ میں اسکا جواب کتابیں consult کر کے دے سکتا ہوں یہاں میرے لئے دینا مشکل ہے ـ
اٹارنی جنرل ـ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ اور نبی آ سکتے ہیں ـ
مرزا ناصر احمد ـ یہ بس context میں کہتے ہیں جو معنوں سے اسکو پڑھے بغیر میں جواب نہیں دے سکتا I would rot be fair to this august House
(کاروائی 1974/8/5 ص 127)
</td>
<td>
مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔
</td>
</tr>
<tr>
<td>
اٹارنی جنرل ـ وہ جو کل مسلمان مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ـ
</td>
<td>
اٹارنی کے مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل نہ ہونے والے کے بارہ میں سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے تفصیلی جواب دیا جو اردو میں ہی اَصل کاروائی میں درج ہے مگر مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ صرف دو سطروں کا جواب اپنی طرف سے بنا کر درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔
</td>
</tr>
</table>

F.4

اٹارنی جنرل: کہ "کل مسلمان" جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام نہ سنا ہو، وہ بھی کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں"۔

مرزا ناصر: کفر کے دو قسم بتاتے ہیں، ایک یہ بھی ہے۔ یہی بات انہوں نے منیر کمیشن میں کہی تھی کہ وہ سیاسی کافر ہوں گے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔49)

مرزا ناصر احمد ۔ یہاں یہ جو سوال ہے یہ بالکل ان الفاظ میں منیر انکوائری کے وقت
بھی کیا گیا تھا تو خود حضرت خلیفہ ثانی نے جو جواب دیا میں وہ پڑھ کر سناتا ہوں ۔ یہاں یہ
سوال لکھا ہوا ہے کہ کیا آپ اب بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کتاب آئینہ صداقت کے پہلے باب میں
صفحہ ۵۰ پر ظاہر کیا تھا کہ تمام وہ مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد کی بیعت نہیں کی خواہ
انہوں نے مرزا صاحب کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ۔
جواب ۔ یہ بات خود اس بیان سے ظاہر ہے کہ ہم لوگوں کو جو ہمارے ذہن میں ہیں
مسلمان سمجھتے ہیں اور جب ہم کافر کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں دوسری قسم کے
کافر ہوتے ہیں جن کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں ۔ یہاں وہ ملت سے خارج ہیں جب میں
کہتا ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو میرے ذہن میں تو نظریہ ہوتا ہے جسکا اظہار کتاب
راغب صفحہ نمبر ۲۴۰ پر کیا گیا ہے جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں ۔ ایک داخل
ایمان اور دوسرا داخل ایمان ۔ داخل ایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جسکے اسلام کا درجہ ایمان سے

(کاروائی 1974/8/5 ص 128)

F.4

اٹارنی جنرل ـ ایک نبی کو نہیں مانا باقی سبھوں کو مانے تو **مرزا ناصر احمد ـ** نہیں ـ نہیں وہ مسلمان کیسے ہو گیا ـ وہ تو نبی ہے جسنے احاطہ کیا ہوا ہے جسکے افادہ روحانی کےلئے تمام پچھلے انبیاء علیہ اسلام کا جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانا وہ ہمارے عقیدے کے لحاظ سے دنیا کےکسی نبی کو نہیں مانا ـ **اٹارنی جنرل ـ** وہ بالکل کافر ہے ـ **مرزا ناصر احمد ـ** جو مرضی کہہ لیں وہ تو انسان کہلانے کے قابل نہیں ـ (کاروائی1974/8/5ص131)	مولوی صاحب نے سوال اور جواب دونوں میں تحریف کی ہے۔اٹارنی کا سوال ایک نبی یعنی آنحضرت ﷺ کو نہ ماننے والے کے متعلق ہے مولوی صاحب نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ہے۔نیز حضرت صاحب کے جواب کو نامکمل درج کیا ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔ اٹارنی جنرل: ایک نبی کو نہیں مانتا؟ مرزا ناصر: نہیں، وہ کیسے مسلمان ہوگیا۔ اٹارنی جنرل: وہ بالکل کافر؟ مرزا ناصر: جو مرضی کہیں، وہ تو انسان بھی کہلانے کا مستحق نہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز1974ص۔50)

F.4

اٹارنی جنرل ۔ میں نماز پر آ رہا ہوں ۔ میں نے اس point پر پوچھا ہے کہ ہمارا یہ غرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں ۔ مرزا ناصر احمد ۔ ہمارے محضر نامہ میں یہ جواب دیا ہوا ہے اور یہ اسلامی نظریہ	مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔
اور جو رپورٹ منیر کمیٹی کے سامنے پیش ہوئی اسکے اندر یہ جواب دیا ہوا ہے ۔ اور کچھ حوالے درج کر کے مختلف فرقوں وہابیوں بریلویوں وغیرہ ان حوالوں کو درج کر چکے ہوں اور ان کے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں اور مختلف فرقوں کی دیوبن بلکہ مختلف احادیث اور حوالے اور یہ کتاب غالباً پہلے نہیں دی ہوئی ۔ آپ چاہیں تو میں پیش کر دیتا ہوں ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ آپ بے شک پیش کریں ۔ میں نے اسی لئے یہ پوچھا ہے ۔	مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔
مرزا ناصر احمد ۔ ایک اسلام بامعنی کامل ایمان ہوتا ہے اور سب مسلمان ہرگز کامل ایمان میں شامل نہیں ۔ کلمہ پڑھ کر اسلام میں شامل ہوتا ہے اس میں مسلمان کہنے شرط ہے اسکو پورا ایمان نصیب ہو ۔ بلکہ بغیر کسی قسم کے ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے ۔ اسکے خلاف کسی قسم کی کاروائی نہیں کی جا سکتی ہماری نصیحت وعظ اور دعا ہے ۔ احمدیوں نے خارج از اسلام کا فتویٰ غیر احمدیوں کے خلاف پہلے نہیں دیا ۔ بلکہ پہلے انہوں نے دوسرے فرقوں نے جماعت احمدیہ	مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

F.4

پر کفر کا فتوی لگایا میرا اندازہ ہے کہ سالہا سال تک بانی سلسلہ احمدیہ جماعت کے علما کو سمجھتا رہے کہ وہ اس کفر کے کنٹیول میں نہ پڑیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے کفر اس پر لوٹ کر آتا ہے ۔ اور ایکوقت پر بڑی سختی سے مطالبہ کیا اسوقت کے علماء نے بانی سلسلہ احمدیہ کو مباہلہ کرو ۔ آپ نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ مباہلہ کیسے کروں میں تمہیں مسلمان سمجھتا ہوں بتراب ملا آپ سمجھتے ہوں کہ مسلمان ہم آپ کو کافر سمجھتے ہیں ۔ چونکہ انہوں نے کفر کا فتوی لگایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو مسلمان مومن کو کافر کہے کفر اس پر لوٹ آتا ہے ۔ اسلئے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے ۔ کہنے والا کہہ گیا ۔	مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔
Attorney General: The proposition is very simple now. Attorney General: If you clai. that you are a Muslim nobody can call you that you are not Muslim. Similarly Mufti Mahmud clai: claims that he is a Muslim and nobody can call him that he is not a Muslim. Mirza Nasir Ahmad: Certainly.	مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

F.4

	Attorney General: But if they say he is not a Muslim, both have a right to call each other Kafirs.
مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔	Mirza Nasir Ahmad: No. Because he called you, you have also a right to call him.
	ٹھ ۔ ٹھ آپ نے میری بات نہیں سمجھی
	اٹارنی جنرل ۔ آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کافر کہا تو میرا بھی حق ہے یہ کہوں
مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔	مرزا ناصر احمد ۔ بالکل یہ نہیں کہا ۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں اپنی بات سمجھا نہیں سکا میں نے یہ کہا کہ زید نے بکر کو کافر کہہ دیا اور اسکے متعلق نبی کریم نے فرمایا اگر کوئی شخص مسلمان کو کافر کہے توکفر اسپر لوٹ کر آتا ہے ۔ تو یہ کفر فتوی سے کہنے والے کو کہتے ہیں ا۔ شخص نے نہیں لگایا سبکو ہر بلکہ اس شخص نے لگایا اس مقدس ذات نے جس نے ہم سب ہدایات حضرت خاتم النبیین نے کہہ کر اگر کسی مسلمان کو کافر کہا گیا تو کفر لوٹ کر آ جائیگا ۔ بکر نے فتوی نہیں لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا ۔

F.4

مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل ۔ جب احمدیہ جماعت کے قائدین نے یہ فتوی لگایا کہ یہ کافر ۔ ۔ ۔ مرزا ناصر احمد ۔ پہلے یہ فتوی لگایا ۔ اٹارنی جنرل ۔ پہلے نہ سہی کہا جد میں حق پہونچتا مرزا ناصر احمد ۔ تو کفر لوٹ آئیگا ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ تو اللہ جانتا ہے ۔ مرزا ناصر احمد ۔ اگر دیو بندی یا وہابی یا بریلوی یا اہل حدیث وغیرہ ان میں سے کوئی جماعت احمدیہ پر کفر کا فتوی لگائے ، جماعت احمدیہ کو حق نہیں پہونچتا وہ ان کو کافر کہے لیکن جماعت احمدیہ کو یہ حق بھی نہیں پہونچتا ہے جس گروہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کفر لوٹ آئیگا کی حدیث کے مطابق کافر قرار دے دیں اسکو کافر نہ کہیں ۔ Attorney General: Mirza Sahib, will you please further explain that if a Maulvi, Alim or so-called alim you can call him, calls Mirza Ghulam Ahmad that he was kafir or Ahmadis are kafir do you condemn the whole Muslim community for that or that particular individual? Mirza Nasir Ahmad: If they dissociate themselves from that Fatwa we do not call them kafir.

F.4

Attorney General: Sir, is there going to be a referendum? Now, I have no idea what Maulvi Sanaullah said. But if you say all the Muslims, the whole lot of them are kafirs?

<u>مرزا ناصراحمد</u> ۔ اگر جو شخص یہ اعلان کرے ان مولویوں کے فتوے کو درست نہیں سمجھتا تو میں کافر نہیں سمجھتا ۔

مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ انہوں نے سنا نہیں ۔

<u>مرزا ناصر احمد</u> ۔ ہم ان کو سنا دیں گے ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ اگر کسی نے سنا نہیں ہے ۔

<u>مرزا ناصر احمد</u> ۔ آپ تو generally کا کہہ رہے ہیں ۔

Attorney General: This you kindly say. You do not say Maulvi so and so is kafir, Mulla so and so is Kafir.

… نہی کو نہیں مانتے ۔

مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

<u>مرزا ناصر احمد</u> ۔ ایک سانس میں مسلمان بھی کہتے ہیں اور کافر بھی کہتے ہیں ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ بعض دفعہ یہ contradiction ہے بعض دفعہ مسلمان بھی کہتے ہیں بعض دفعہ مسلمان نہیں مسلمان کا label ہوتے ہوئے بھی آپ اسے کہتے ہیں کہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں ؟

F.4

<u>مرزا ناصر احمد</u> ـ ہم مسلمان ہی کہتے ہیں اور کافر ـ معلوم ہوا وہ دو دائرین کی بات کر رہے ہیں ـ

<u>اٹارنی جنرل</u> ـ پھر جبکہ ایسا کہا ہے پھر جبکہ نہیں کہتے ـ مسلمان سے کفر کا دعوی کیا تب خارج ہوا ورنہ مسلمان رہا ـ

<u>مرزا ناصر احمد</u> ـ ایک حوالہ سے حقیقت الخدمتی صفحہ ۱۶۵ ـ ۱۶۶ اس میں بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ اعلان کیا کہ یہ مرزا کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے ـ جب کہ مجھے دو سو مولویوں نے کافر کہہ دیا ـ مجھ پر کفر کا فتوی لگایا گیا انہوں کے فتوے سے یہ ثابت کیا کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اب اس بات کا سہل علاج ہے اگر دوسرے لوگوں کو تخم دیانت ایمان سے رکھو ورنہ وہ منافق ـ انہوں چاہیئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک اشتہار ہر ایک مولوی کے نام سے تشریح کریں یہ سب اس وجہ سے کافر ہوئے کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب میں ان کو مسلمان سمجھ لونگا +

مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

Attorney General: Sir, I will ask you againp please understand, try to understand my question. Now, I am a Muslim who has nothing to do with Barelvi, Deobandi or anybody else; I am just giving an example there could be many. If a Barelvi Maulvi or Deobandi Maulvi declares Mirza Ghulam Ahmad as kafir?

Mirza Nasir Ahmad: And you do not.

F.4

Attorney General: And I have not even heard of his fatwa.
Mirza Nasir Ahmad: You do not declare him kafir?
Attorney General: There is no ref rendum on the question.
Mirza Nasir Ahmad: No. No. I am.......
Attorney General: No. No.

(کاروائی5/8/1974ص 3 13 تا136)

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی ۔ وہ لوگ ہنستے بھی ہیں ۔ باتیں بھی کرتے ہیں اس طرح دیکھ کر مذاق بھی کراتے ہیں اور سر بھی ہلاتے ہیں آپ انکو بھی چوک فرمائیں ۔

(کاروائی5/8/1974ص 142)

معلوم نہیں مولوی صاحب نے نورانی صاحب کے اس درد بھرے بیان کو جو کہ جماعت احمدیہ کے وفد کے چلے جانے کے بعد کی کاروائی میں اردو میں ہی درج ہے کیوں اپنی کاروائی میں درج نہیں کیا۔

Ch. Jhangir Ali: Mr. Chairman, interpretation of documentor a writing is not the job of witness. I would therefore request that the witness should not be allowed to interpret; it is the job of the Presiding Officer or the Judge.

(کاروائی6/8/1974ص 3)

مولوی صاحب نے 6/8/1974 کو وفد کے آنے سے قبل کی کاروائی میں جہانگیر علی کے اس درخواست کو درج ذیل الفاظ میں بدل کر لکھا ہے

چوہدری جہانگیر علی: اہم کاغذات کا ترجمہ لکھا ہوا یا گواہوں کے ترجمہ کی ضرورت ہے؟ یہ جج کا کام ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974ص۔55)

F.4

اٹارنی کے مسئلہ تکفیر کے بارے میں سوال کے جواب میں حضرت صاحب کا جواب اردو میں ہے مگر مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا۔	میرزا ناصر احمد: میں اسکی وضاحت کر دیتا ہوں [illegible] یہ تعریف کی تھی کہ جیسا کہ پہلے بھی سلف صالحین کے بزرگوں نے یہ وضاحت کی ہے کہ ایمان کے [illegible] ایمان کے بھی درجات ہیں (کفر دون کفر) کفر کے بھی درجات ہیں۔ ابن تیمیہ بڑے مشہور عالم ہیں۔ اہل حدیث کے نزدیک امام ہیں۔ وہ لکھتے ہیں اپنی کتاب (الایمان میں) کفر کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔ اور ایک وہ کفر ہے جو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا

F.4

کیونکہ جماعت احمدیہ کے عقیدے میں دائرۂ اسلام سے خارج کرتا ہے دائرہ اسلام اور ہے۔ ملت اسلامیہ اور ہے۔ جو کفر دائرۂ اسلام سے خارج کرتا ہے۔ لیکن ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کرتا۔ اس لئے ہمیں یہ بھی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر بنانی چاہیے۔ اور وہ کفر جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے وہ مثلاً کلمہ طیبہ کا انکار۔ کلمہ طیبہ کے انکار کے بعد یہ ملت اسلامیہ میں نہیں رہتا۔ دائرۂ اسلام کا سوال نہیں ملت اسلامیہ میں نہیں رہتا۔ (کاروائی 1974/8/6 ص 6)	اٹارنی کے مسئلہ تکفیر کے بارے میں سوال کے جواب میں حضرت صاحب کا جواب اردو میں ہے مگر مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا۔
Attorney-General: Now, Sir, shall I ask a further question (pause) Now Sir, if a Muslim, as I submitted yesterday, accepts all the Prophets but does not accept Hazrat Essa as a Nabi in which category of 'Kafir' he comes?	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.4

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	مرزا غلام احمد جو حضرت عیسیٰ علیہ کی نبوت کا انکاری ہے ایسے لوگوں کو ہم دو قسموں میں تقسیم کریں گے - ایک وہ جن کو یہ علم نہیں - قرآن کریم یہ مطالبہ کرتا ہے کہ نبوت ان کی نبوت کا تصور کیا جاتا ہے - عوام جو قرآن کریم کا ناظرہ نہیں آتا ان میں سے کسی شخص کے دماغ میں یہ بات ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ کا انکار کوئی ایسی بات نہیں ہے - تو وہ ایسا شخص عدم علم کی وجہ سے اور بغیر سوچے سمجھے حضرت عیسیٰ علیہ کی نبوت کا انکار کرتا ہے - وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا - اگرچہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے - لیکن وہ شخص جو خدا کے حضور

F.4

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ۔ لیکن وہ شخص خدا کے حضور کھڑے ہو کر بغاوت کا کی طرح اعلان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں قرآن کریم میں جو کچھ اللہ کہتا ہے کہ پہلے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاؤ قرآن کریم اس مطالبہ کے ساتھ خود کہتا ہے کہ انبیاء میں وہ ہیں جن کا ذکر نام لے کر قرآن کریم میں
مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	بیان ہوا اور جو وہ ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں بیان نہیں ہوا لیکن محمد مجھی ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں تو تمام انبیاء علیہم السلام جن کا نام قرآن میں آیا ہے ۔ ان سب پر ہم ایمان رکھتے ہیں جو بغاوت کرے باغیانہ طریقہ اختیار کرے کہ منکر ہیں کہتا ہے ۔ خدا کا حکم بتاتا ہے کہ عیسی کو نبی مانو لیکن میں نہیں مانتا وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گا لیکن جو ان کی دو قسمیں ہیں ۔ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوا ۔ دائرہ اسلام سے خارج ہوا ۔

F.4

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل: مرزا صاحب جو مسلمان مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانیں کیا ان کی دو قسمیں ہیں؟
مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	مرزا ناصر احمد: وہ دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں جو بعض دفعہ شبہ پڑتا ہے کسی انسان کو عالم غیب نہیں ہے یہ سمجھ گیا ہوں اگر اقرار پر اصرار کر رہے ہیں اگر واقعی ایسے ہیں تو ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ یعنی جن کو یہ علم نہیں اور وہ انکار کر رہے ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ اسی وجہ سے ہمارے بانی سلسلہ [illegible]

F.4

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	خارج ہیں۔ اسی وجہ سے ہمارے بانی سلسلۂ احمدیہ اور آپکے نائبین تھے، تیسرا نائب میں یہاں بیٹھا ہوں ہم سے کسی نے بھی کسی جگہ ایک دفعہ بھی ان لوگوں کو جن کو عام محاورے میں کہدیتے ہیں غیر احمدی ان کو غیر مسلم نہیں کہا۔ ہمارے لٹریچر میں یہ نہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں۔
مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل: غیر مسلم کا مطلب ملت سے باہر ہوگا؟ مرزا ناصر احمد: ایک دفعہ نہیں کہا گیا۔ وہ ملت اسلامیہ سے باہر ہیں لیکن دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ ہم کرتے ہیں دو فرق۔

F.4

اٹارنی جنرل: ان دو قسموں میں آپ کے تعلقات میں فرق ہے۔ دو قسموں میں آپ کس قسم کے تعلقات رکھتے ہیں کہ وہ کافر ہیں۔ ایک ملت سے باہر اور دوسرا دائرۂ اسلام سے خارج۔ تو آپ کے تعلقات ایک جیسے ہیں یا مختلف ہیں؟	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔
مرزا ناصر احمد: مختلف ہیں۔ جب سے ہمارا انسانیت کا تعلق ہے جو ہر انسان کا انسان کے درمیان ہونا چاہئے کیونکہ انسان اور انسان کا رشتہ ملت کا رشتہ نہیں۔ یہ وہ رشتہ ہے جو ملت کا نہیں ہے۔ قرآن کریم نے [illegible] دے کر اس رشتہ کو قائم کیا۔	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.4

اس میں مخاطب سارے بشر ہیں۔ وہ ایسے انسانی اقدار ان کے آپس میں تعلقات میں کچھ عقل نے قائم کئے۔ حقیقت میں بنیادی طور پر اسلام نے قائم کیئے۔ وہ لوگ جو باغیانہ راہ اختیار کر کے انکار کرتے ہیں وہ ہمارے نزدیک ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ تعلقات انسان انسان کے تعلقات ہیں اور وہ بھی پیار محبت کے تعلقات	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔
لیکن جو ملت اسلامیہ سے خارج ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے ساتھ ہمارے گہرے تعلقات ہیں۔ ان سے تو اتنا پیار ہمارے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا ہے بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کہ ان کے لئے تو ہمارے دل میں پیار اور تڑپ ہے۔ آپ نے فرمایا:	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔
اے دل، تو نیز خاطر ایناں نگہدار کافر کنند چو دعوے حب پیغمبرم تو یہ فرق ہے حدود میں۔ (کاروائی 6/8/1974 ص 6 تا 10)	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.4

<table>
<tr>
<td>
غیر احمدی سے احمدی بچیوں کی شادی نہ کرنے کے اعتراض کا جواب حضرت صاحب نے یہ دیا ہے۔
مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد :- اس کی وضاحت ہونی چاہئیے تھی کہ ہمارا اعتراض
یہ ہے۔ اس بنیاد پر ہمارے خلاف یہ فتویٰ دیا کہ ان کی لڑکیاں
ہیں لینی والی بریلوی یا دیوبندی یا اہل حدیث یا اہل قرآن
اپنے فتوی کے خلاف ۔ احمدی بچیوں سے شادی کرنا ہمارا تجربہ ہے
کہ دونوں کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اس دنیا کی خانہ زندگی اور احمدی
لڑکی کی ۔ اس لئے ہم object کرتے ہیں ۔
</td>
<td>
مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
</td>
</tr>
</table>

F.4

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

Attorney-General: Not as a matter of fact but as a matter of expediency you refuse?

مرزا ناصر احمد: یہ شرعی فتویٰ نہیں۔ یہ جو رشتہ ناطے کا سوال ہے "یہ شخص بانیٔ سلسلہ نے کہا "میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں یہ شخص مرتد ہے" ایسے شخص پر اعتماد کرنا حرام ہے۔ اس طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ کسی کا فرض ہی جانے ان کی عورتوں سے نکاح کر لیں۔ اس فتوے کے بعد ازدواجی زندگی کا پیار اور حسن سلوک کے حالات پیدا ہوتے نہیں۔ وہ پیدا نہیں ہوتے۔ یہ شرعی فتویٰ نہیں۔

We object to it.

(کاروائی 1974/8/6 ص12)

F.4

غیر احمدی بچہ کا بھی جنازہ نہ پڑھنے کے اٹارنی کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے درج ذیل جواب دیا۔ مگر مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا۔

Mirza Nasir Ahmad: I tell you why?

نماز جنازہ متفقہ متفقہ طور پر آئمہ فقہ کے نزدیک فرض کفایہ ہے۔ یہ
فرض نہیں ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ فقہ میں اس فرض کو
کہتے ہیں کہ اگر امت مسلمہ کے چند آدمی اس فرض کو ادا کر دیں تو کسی پر گناہ
نہیں ہے۔ اگر اس بچے کا دس آدمی یا بیس آدمی جنازہ پڑھ لیتے ہیں
تو جو جنازہ نہیں پڑھتے وہ کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہو رہے۔ یہ ہماری فقہ
کا فتویٰ ہے اور متفقہ فتویٰ ہے۔ تو جو گناہ ہی نہیں وہ Punishment
کیسے بن گئی؟

Attorney General:

(کاروائی 1974/8/6 ص 17)

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.4

غیر احمدیوں کی اقتداء میں نماز نہ پڑھنے کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے ان کے آپس کے فتاوی پیش فرمائے جو کہ اَصل کاروائی میں درج ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
مرزا ناصر احمد: نماز پڑھنے کا سوال تھا۔ باقی تو حصے سن لیں۔ ہم دیتے تو ہے۔ "یہ ایک فتویٰ ہے جس کے دینے والے صرف ہندوستان ہی کے علماء نہیں ہیں بلکہ جب وہابیہ، دیوبندیہ کی عبارتیں ترجمہ کر کے بھیجی گئیں تو افغانستان و خیوا و بخارا و ایران و مصر و روم و شام اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ تمام دیار عرب و کوفہ و بغداد شریف غرض تمام جہان کے علما و اہل سنت نے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا ہے۔ فتویٰ یہ ہے:	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
"وہابیہ، دیوبندیہ اپنی عبارتوں میں تمام اولیاء انبیاء حتیٰ کہ حضرت سید... صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذات باری تعالیٰ شانہٗ کی اہانت و ہتک کرنے کی وجہ سے قطعاً مرتد و کافر ہیں اور ان کا ارتداد کفر میں سخت سخت اشد درجہ تک پہنچ چکا ہے ایسا کہ جو ان مرتدوں اور کافروں کے ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد اور کافر	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.4

کفر میں ذرا بھی شک کرے وہ بھی انہی جیسا مرتد اور کافر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے بالکل ہی محترز و مجتنب رہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا تو ذکر ہی کیا اپنے پیچھے بھی ان کو نماز نہ پڑھنے دیں اور نہ اپنی مسجدوں میں گھسنے دیں نہ ان کا ذبیحہ کھائیں اور نہ ان کی شادی غمی میں شریک ہوں نہ اپنے ہاں ان کو آنے دیں۔ یہ بیمار ہوں تو عیادت کو نہ جائیں مریں تو گاڑنے [illegible] شرکت نہ کریں۔ مسلمانوں کے قبرستان میں کسی جگہ نہ دیں۔ غرض ان سے بالکل احتیاط واجب رکھیں .....''

(کاروائی 1974/8/6 ص 18-19)

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.4

حضرت صاحب نے کچھ مزید فتاوی پیش فرمائے جو کہ 6/8/1974 کی کاروائی ص 19 تا 22 پر درج ہے ۔ مگر مولوی صاحب نے انہیں بھی درج نہ کیا۔

مرزا ناصر احمد :

" پس وہابیہ، دیوبندیہ سخت سخت اشد مرتد وکافر ہیں
ایسے کہ جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہو جائے گا۔ اس کی عورت
اس کے عقد سے باہر ہو جائے گی اور جو اولاد ہوگی وہ حرامی ہوگی
اور از روئے شریعت ترکہ نہ پائے گی "

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.4

متن	تبصرہ
اس اشتہار میں جن علماء کے نام ہیں، ان میں چند ایک یہ ہیں: سید جماعت علی شاہ، حامد رضا صاحب، قادری، نوری، رضوی بریلوی، محمد اکرم دین، محمد جمیل احمد وغیرہ بہت سے علماء کے نام ہیں۔	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
ایک رخ یہ بھی ہے تصویر کا۔ ان آدمیوں کے متعلق بھی وہی فتویٰ ہے جس کے متعلق آپ مجھ سے وضاحت کروانا چاہتے ہیں۔ اور یہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہے۔ یہ بہت سارے حوالے ہیں۔	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
میں ساروں کو چھوڑتا ہوں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ یہاں آ چکے ہیں۔ اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھیں تو اس کے متعلق بریلوی ائمہ ہمیں غیر مبہم الفاظ میں خبردار کرتے ہیں کہ —	

F.4

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔ مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	وہابیہ وغیرہ مقلدین زمانہ باتفاق علمائے حرمین شریفین کافر مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے اقوال لعنیہ پر اطلاع پاکر انہیں کافر نہ مانے یا شک کرے وہ کافر ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ہے۔ ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں۔ ان کا نکاح کسی مسلمان کافر یا مرتد سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام سب حرام ہیں۔ ان کے مفصل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں موجود ہیں"۔ یہ اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق ذکر ہو رہا ہے۔ باقی اس کے حوالے میں چھوڑتا ہوں۔ بریلوی کے متعلق جہاں تک نماز پڑھنے کا سوال ہے دیوبندی علماء یہ شرعی حکم ہمیں سناتے ہیں:

F.4

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	"جو شخص اللہ جل شانہٗ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت و مودت سب حرام ہیں" ..... رشید احمد صاحب گنگوہی کا یہ فتویٰ رشیدیہ
مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	جو ان کے مرشد ہیں۔ میں ایک ایک فتوے کو صرف بتا رہا ہوں تاکہ معاملہ صاف کر سکوں۔ بریلویوں اور [illegible] کے متعلق [illegible] کے سامنے میں یہ فتویٰ ہے۔ کرامات حضور سرور کائنات علیہ التسلیمات کے (164) کے منصب مقام اور آپ کی تشریعی حیثیت کے منکر اور آپ کی احادیث مبارکہ کی جان دشمن ہے۔ رسول کریم کے ان کھلے باغیوں نے رسول کے خلاف ایک مضبوط محاذ قائم کر دیا ہے۔ جانتے ہو باغی کی سزا کیا ہے؟ عرف گولی؟

F.4

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	شیعہ حضرات کے متعلق کہ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی، قطعی، اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ ...... معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو تب بھی نکاح ہرگز نہ ہوگا
مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستوجب ہوگی نہ مہر کی اس لئے کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان کا اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت، عالم، جاہل کسی سے میل جول، سلام و کلام سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر

F.4

حوالہ	تبصرہ
ہونے میں شک کرے ۔۔۔۔۔۔ کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے مسلمان پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے سنی ہو جائیں ۔ (فتویٰ مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان بحوالہ رسالہ ردّ الرفضہ)	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
22 یہ اس میں آگیا ہے ۔ یہاں یہ سوال نہیں کہ احمدی، وہابیوں، دیوبندیوں رافضیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے یا ان کی شادیوں کو کیوں ناجائز سمجھا جاتا ہے ۔ اس سے بھی زیادہ سخت فتویٰ موجود ہے ۔ ہمیں سب چیزوں کو اکٹھا لے کر کوئی فیصلہ کرنا چاہئے ۔ Attorney-General.	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
(کاروائی 1974/8/6 ص 19 تا 22)	

F.4

قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھنے کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب کا یہ جواب اس کاروائی میں درج ہی نہیں کیا گیا۔	قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھنے کے سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ وہ تو اسی اور فرقے سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جو کسی فرد کو کسی فرقے کی طرف منسوب کرتا ہے۔ ہمارا یہ فیصلہ نہیں ہے ہم یہ کہیں کہ شیعہ کی طرف منسوب ہے تو ہوتا ہے لیکن وہ ان کے عقائد سے باغی ہو تو اس وقت آپ ہم حسن ظنی کر کے ان کو اپنے ہی فرقے کا باغی نہیں سمجھنے اور ہر فرقے کا فتویٰ یہ ہے کہ نماز نہیں پڑھنی تو جنہوں نے پڑھا اس سے آپ پوچھیں کہ آپ نے یہ فتاویٰ دیا ہے شیعوں کے متعلق۔ اس کے اوپر عمل نہیں کیا ہے اسکو explain کریں ہماری طرف explanation کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہم صحیح ہیں یا غلط۔ ایک عقیدہ پر قائم ہیں (کاروائی 1974/8/6 ص36)

F.4

اٹارنی کے دوبارہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے قائداعظم کے جنازہ نہ پڑھنے کے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے درج ذیل جواب دیا۔

مرزا ناصر احمد — وہ شیعہ تھے اور شیعہ حضرات کا یہی فتویٰ ہے کہ احمدیوں کا جنازہ نہیں پڑھنا۔ اور جب ان کا یہ فتویٰ ہے تو یہ فتنے فساد والی بات ہے۔

اٹارنی جنرل — میں نے تو اب لیاقت علی کا پوچھا وہ شیعہ تھے۔

مرزا ناصر احمد — میں نے پہلے سے عرض کی تھی کہ جماعت احمدیہ اور دوسرے مختلف جو فرقے ہیں ان میں یہ فرق [illegible] دیوبندی مثلاً دیوبندی والے [illegible] کی اولاد [illegible] کسر گئی ہے اپنے وقت سے تو احمدیوں میں ایسے کم ہیں ہیں مگر بالکل استثنیٰ ہے دس ہزار یا لاکھ میں ایک ہو گا وہ تو سوال ان سے پوچھنا چاہئیے پڑھنے والوں سے کہ تمہارے فرقے کا فتویٰ یہ ہے کہ تم نہ پڑھنا تو تم نے کیوں پڑھا۔

اٹارنی جنرل — میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نہ پڑھنے کا فتویٰ اس وجہ سے ہے کہ وہ غیر احمدی ہیں۔

مرزا ناصر احمد — اس وجہ سے ہے کہ وہ شیعہ مذہب کے فرقے سے تعلق رکھتے تھے اور شیعوں کا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیوں کا جنازہ اب نہیں پڑھنا اور ہمارے فتوے سے پہلے کا ہے

اٹارنی جنرل — لیاقت علی خان تو سنی تھے ان کی بھی یہی وجہ ہے ——————

مرزا ناصر احمد — سنی مختلف فرقوں کے مجموعوں کو بعض دفعہ کہا جاتا ہے اگر پتہ لگ جائے کہ وہ وہابی تھے یا بریلوی تھے یا اہل حدیث تھے یا اہل قرآن تھے تو ان کا فتویٰ بھی بتا دیں

(کاروائی 1974/8/6 ص 43)

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھنے کے دوبارہ سوال کرنے کے یہ کاروائی اس کاروائی میں درج ہی نہیں کی گئی۔

F.4

مولوی صاحب کی کاروائی میں اٹارنی کے اس سوال کا جو جواب حضرت صاحب نے دیا ہے وہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔ جو کہ دائیں طرف درج ہے بلکہ اپنے پاس سے جواب بنا کر درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

اٹارنی جنرل: اچھا تو مرزا محمود احمد کا خطبہ ہے کہ مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ "یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف وفات مسیح کے چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا' رسول' قرآن' روزہ' نماز اور زکوٰۃ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ہر چیز میں اختلاف ہے"۔ ("الفضل" 30 جولائی 1931ء)

مرزا ناصر: اللہ رب العزت' نبی کریم' نماز' روزہ وغیرہ کے تصور میں واقعتاً مسلمانوں سے ہمیں اختلاف ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔70)

اٹارنی جنرل۔ وہی نماز وہی کلمہ ہے۔ اچھا مرزا صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد کا خطبہ ہے۔ اس میں ریکارڈ ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں اور ہمارے میں اختلاف صرف مسیح موعود کے چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے۔ قرآن۔ روزہ۔ نماز، حج اور زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا ہے۔ ایک ایک چیز سے اختلاف ہے"۔

مرزا ناصر احمد۔ اس کے دو جواب ہیں۔ یہ پہلے سٹیرنگ کمیٹی میں یہ سوال پیش ہوا۔ اور اس کا جواب دیا۔ ایک یہ ہے۔ کہ جس وقت یہ خطبے دئے جاتے تھے اور چھپتے تھے اس وقت کوئی ایسا انتظام نہیں تھا کہ صحیح الفاظ جو ہیں وہ محفوظ کئے جا سکیں تو ڈائری نویس نے وہ الفاظ دے دئے ہیں جس میں بعض غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ دوسرے یہ تو ایسے لفظی جواب ہیں ہم جو کہتے ہیں۔ کہ ہمارا کلمہ اور وہ کلمہ جو دوسرے حضرات جو ہمارے دوست ہیں۔ یا اہل حدیث جو پڑھتے ہیں ان کا کلمہ اور وہ لفظی معنے میں نہیں لیتا کہ جو کلمہ کا مفہوم ہمارے دماغوں میں ہے۔ وہ اس سے مختلف ہے۔ جو ان کے دماغ میں ہے۔ مثلاً میں نے محضر نامہ میں جو اسلام کا تصور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے سامنے رکھا ہے ایمان کو اس پر جو بانی سلسلہ احمدیہ نے لکھا کہ اللہ جو ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس کا میں نے حوالہ دیا تھا۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں حوالہ دے کر پڑھ دوں

F.4

اسی سوال کے جواب کو اس کے بعد بھی حضرت صاحب نے مزید بیان فرمایا جو یہ ہے

مرزا ناصر احمد۔ اگر وہ خدا جو سبحان اللہ بحمدہ سبحان اللہ کبھی کسی کے متعلق آتا ہے الحمد للہ
کبھی کسی کے متعلق آتا ہے۔ جس کا تصور یہ ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے عیب اور نقائص اور
کمزوریوں سے پاک اور مبرا ہے اور تمام صفات جو ہیں وہ اسی کی ہیں۔ رکھی جاتی ہیں۔
تمام صفات ہی سے وہ متصف ہے اور ہر قسم کی برائی اور عیب سے پاک ہے۔ یہ ابتدا
سے عنوان بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تصور کا جس وقت ہمیں کسی کا عیب ہم میں حضرت
مسیح موعود نے بتایا۔ کوئی عیب انسانی دماغ میں کبھی آسکتا ہے آتا بھی ہے یا آتا رہے گا
اللہ تعالیٰ کی ذات میں عیب نہیں پایا جائے گا۔ اور ہر قسم کی خوبی اور بڑھائی جو ہے۔ جس کا دراصل
اللہ ہی کا راز بنتا ہے۔ کسی اور مخلوق کی وضاحت نہیں بنتی۔ اور یہ تصور میں نے تھوڑا سا ہی لیا
ہے۔ کیونکہ زیادہ لمبا چوڑا حوالہ میں نے اپنے محضر نامے میں پیش کر دیا ہے۔ جس تصور کے مقابلے
میں اگر ہم کوئی ایسی کتاب میں جس کا تعلق کسی دوسرے فرقہ کے ساتھ ہے۔ یہ لکھا ہوا ملا

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.4

کہ الااثر آنی (نعوذ باللہ) چوری کر سکتا ہے۔ جب ہم کہیں گے۔ کہ یہاں لا الہ الا اللہ کے بعد وہی ہیں
لیکن ہمارا لا الہ الا اللہ میں ذوق کے لا الہ الا اللہ سے متراف ہے۔ اور جس وقت یہ ایک حصہ میں
نے بیان کیا ہے ایسا ہی ہے۔ دوسرا حصہ محمد الرسول اللہ کے اس حصہ میں بھی ہمارا معنوی اعتقاد
مختلف ہے۔ جو شان جو عظمت و جلال ہمیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے تعلیم کے لحاظ سے
رسول کریم اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال اور عظمت اور شان کا ہمیں علم ہوا ہے جس وقت
ہم مقابلہ کرتے ہیں دوسروں کے ساتھ تو زمین آسمان کا فرق ہے۔ مثلاً اگر اس کے
مقابلہ میں ہمیں کوئی ایسا فرقہ نظر آئے۔ جو یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو حاصل
کر سکتے ہیں چاہیں تو کونسا کاتب ہے ہم کہیں گے۔ ہمارے محمد الرسول اللہ اور ہیں اور اس
فرقے کے اور ہیں۔ ہمارے سلسلہ اور معنوی لحاظ سے ہے۔ یہ لفظی لحاظ سے نہیں ہے اتنا
فرق ہے کہ

We cannot subscribe to those motions.

اور لفظی لحاظ سے تو ایک ہی ہے۔

(کاروائی 1974/8/6 ص 70، 71)

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.4

نائیجیریا کی مسجد احمدیہ پر کلمہ صحیح نہ لکھے جانے کے مسئلہ پر ایک طویل سوال وجواب پر مشتمل کاروائی درج ہے مگر مولوی صاحب نے اس کا اکثر حصہ غائب کر دیا ہے۔ اَصل کاروائی درج ذیل ہے۔

اٹارنی جنرل۔ ...

محمد الرسول اللہ may be it is

but the gener.l impression at first was ― رسول اللہ

مرزا ناصر احمد۔ ...

اٹارنی جنرل۔ ... Publications ...

نائیجیریا کی مسجد احمدیہ پر کلمہ صحیح نہ لکھے جانے کے مسئلہ پر ایک طویل سوال وجواب پر مشتمل کاروائی درج ہے مگر مولوی صاحب نے اس کا اکثر حصہ غائب کر دیا ہے۔ جو حصہ درج کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

اٹارنی جنرل: نائیجیریا میں آپ کی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ میں احمد رسول اللہ ہے؟

مرزا ناصر: نہیں، وہ رسم الخط سے غلط فہمی ہوئی۔

اٹارنی جنرل: کتاب موجود ہے، اس میں تو صاف فوٹو نظر آرہا ہے کہ آپ نے احمد رسول اللہ لکھایا ہے؟

مرزا ناصر: نہیں، رسم الخط سے غلط فہمی ہوئی، یہ محمد رسول اللہ ہے۔

اٹارنی جنرل: مگر مجھے تو احمد رسول اللہ نظر آرہا ہے؟

مرزا ناصر: یہ رسم الخط کی بات ہے اور محمد رسول اللہ ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔70)

F.4

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	مرزا ناصر احمد ۔ ربوہ کے متعلق بیان تو ہو ہی گیا ۔ یہ دیکھو اگر کہ کلمہ مختلف ہے ۔ اول تو یہ ہے ہم نے سینکڑوں مساجد بنائی ہیں ۔ اور ان میں سے کوئی ایک مسجد کا نقشہ کہ یہ تحریر چھپایا کہ ان کا کلمہ مختلف ہے ۔ یہ تو دل کو نہیں لگتی بات ۔ ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی ۔ میں اس کو Re...inforce کرنا چاہوں گا جب تک آپ قائل نہیں ہو جائیں گے ۔ یورپ میں ایسی مساجد ہیں ۔ نائیجیریا میں بیسیوں مساجد ہیں ۔ گھانا میں مساجد ہیں وغیرہ وغیرہ ۔ دوسرا ایسا کہ جن لوگوں نے نائیجیریا میں ربوہ کے ملحقہ تھیں ان کے سٹیٹ کا اچھا ممیلہ ٹاؤن ہے ایک لمبا وہاں یہ مسجد ہے وہاں کے کسی عالم نے اعتراض نہیں کیا ۔ کہ کلمہ اور لکھ دیا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہاں احمدیوں کے علاوہ اور بھی مسلمان ہیں؟ مرزا ناصر احمد ۔ وہاں احمدی پانچ دس فیصدی ہوں گے ۔ اور باقی بڑے مسلمان ہیں ۔ تنظیمیں ہیں بڑا شہر ہے ۔ چھوٹا سا گاؤں نہیں ہے اٹارنی جنرل ۔ تھوڑی سی بات پر اعتراض نہیں کیا کہ لا الہ الا اللہ احمد الرسول اللہ کیوں کیا ہے؟ شور

F.4

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔</td>
<td>اٹارنی جنرل۔ نہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ actually محمد الرسول اللہ لکھا گیا ہے؟
مرزا ناصر احمد۔ آپ یہ تصویر جو ہے یہ دیکھ لیں بیشک دیکھ لیں (اٹارنی جنرل نے مسجد کی تصویر مرزا صاحب کو دی)
مرزا ناصر احمد۔ یہی تصویر ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نے شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ احمدیوں نے یہ اصل عبارت شائع کی ہیں۔ وہاں سے ہم نے لی ہیں۔ یہ رسالہ مکہ سے نکلتا ہے۔
اٹارنی جنرل۔ مجھے تو یہ لا الٰہ الا اللہ احمد الرسول اللہ معلوم ہوتا ہے۔ اب
مرزا ناصر احمد۔ بات سنیں ہر شخص تو یہ کہتا ہے۔ کہ جو اس میں ٹوٹ ہے اس پر بھی اعتراض نہیں کیا گیا۔ یہ ہم الحمد ہے۔
اٹارنی جنرل۔ نہیں نہیں میں کہہ رہا ہوں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح لکھتے ہیں "میم" کو تیسرے سے اٹھایا "میم" ہوتا ہے یہ ہو سکتا ہے محمد ہو۔ مگر impression پڑتا ہے۔ اس وقت
مرزا ناصر احمد۔ ریکارڈ پہ غلطی کوئی اگر یہاں قرآن کریم آئے۔ تو ایک شخص بھی اس کو صحیح نہ پڑھ سکے۔ ریکارڈ پہ غلط جائے گا</td>
</tr>
</table>

F.4

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل۔ میرا سوال یہ تھا کہ actually محمد الرسول اللہ لکھا ہوا ہے یہ میں [illegible] ہٹا کر بتانا چاہتا ہوں۔ مرزا ناصر احمد۔ [illegible]ually یہ لکھا ہوا [illegible] وہاں جو لوگ رہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اتفاق ہے کہ [illegible] میں انہوں نے بھی اعتراض نہیں کیا۔ رابطہ عالم اسلامی نے بھی اعتراض نہیں کیا ساتھ [illegible] دیا ہے اٹارنی جنرل۔ مرزا صاحب۔ یہ بھی ممکن ہے وہاں جو لوگ رہتے ہیں ان کو وہ actually ہم [illegible] نظر آتی ہوگی۔ یہاں صاف نظر نہیں آتا۔ مرزا ناصر احمد۔ اس فوٹو میں بھی جو محمد کی میم ہے۔ دوسری ہے۔ اس کے اوپر شد بھی نظر آ رہی ہے۔ احمد کے اوپر شد یہ کہاں ہوتی ہے۔ مرزا ناصر احمد۔ احمد کے اوپر شد یہ کہاں ہوتی ہے؟ وہ میم الحمد اوپر لیا کرتی ہے۔ وہ ہمارے میم الحمد سے مختلف ہے

F.4

اٹارنی جنرل: سید احمد نہیں actually محمد ہے۔ مرزا ناصر احمد: یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ تو ایک جگہ احمد بنا دیا تھا دنیا کی ہر مسجد میں محمد محمد پکاری [?] ہے اٹارنی جنرل: یہاں یہ impression تھا کہ That was the impression given to me and I wanted a clarification. مرزا ناصر احمد: کوئی رسم الخط میں بھی مبہم پہنچے ہے اور پر اکٹھا [?] ہے۔ مجھے Morocco کا یہ تحفہ بھی آیا تھا اور ساتھ یہ بھی آیا تھا۔ کہ عام آدمی ہمارا رسم الخط بھی پڑھ [?] دے اٹارنی جنرل: میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ آپ یہ Verify کر دیں کہ یہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے مرزا ناصر احمد: یہ ہو ہی نہیں سکتا ہے کسی بھی نہ سمجھایا [?] تھا۔ کہ سلسلہ احمدیہ نے ہمیں سکھایا گیا۔ آج اعتراض ہو گیا۔ عجیب بات ہے۔ (کاروائی 1974/8/6 ص 71 تا 74)	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.4

جماعت احمدیہ کے الگ قوم ہونے کو سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے یہ تفصیلی جواب دیا

مرزا ناصر احمد - جی۔ ہم مستقل علیحدہ بھی نہیں اور دوسرے فرقوں کا ذبیحہ کھانا جائز بھی سمجھتے ہیں۔ ابھی میں نے پہلی Sittings میں بتایا تھا۔ کہ وہ ذبیحہ بھی حلال ہے۔ ہم علیحدہ قوم بھی نہیں۔ دوسروں کا آپس میں فتویٰ یہ بھی ہے۔ کہ ایک دوسرے سے اگر شادی ہو جائے تو اولاد محروم الورث یعنی وراثت سے محروم ہو جائیگی۔ ہم اس کے باوجود یہ پسند نہیں کرتے۔ ہماری بیٹی دوسروں میں جائے۔ یا دوسروں کی بیٹی ہمارے ہاں آئے۔ تو ہم وراثت سے محروم نہیں کرتے۔ ہمارا فتویٰ شرعی نہیں ہے۔ وہ تمام حقوق جو شرع نے دئے ہیں اس کے باوجود شادی ہمارے نزدیک ناپسندیدہ نہیں۔ ان کو سارے حقوق ملتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ذبیحہ بالکل جائز ہے۔ حالانکہ آپس میں دوسرے فرقوں کے فتاوی ان کا ذبیحہ حرام اور انہیں محروم الورث کہتے ہیں۔ ہمارے اختلافات باقیوں سے اس نسبت کم ہیں۔ جو باقیوں کے اختلافات ہیں۔

(کاروائی 1974/8/6 ص 75)

مولوی صاحب نے اٹارنی کے اس سوال پر کہ کیا جماعت احمدیہ باقی مسلمانوں سے الگ قوم ہے کے جواب میں جو حضرت صاحب نے جواب دیا ہے اس کا اکثر حصہ درج نہیں کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: اچھا آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم علیحدہ قوم ہیں؟

مرزا ناصر: علیحدہ قوم کہ ہمارا فرقہ علیحدہ ہے اور بھی تو فرقے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔70)

F.4

اٹارنی کے اربعین کے حوالہ سے شرعی نبوت کے دعوی پر سوال وجواب کی کاروائی تفصیل کے ساتھ اُصل کاروائی میں درج ہے مگر مولوی صاحب نے صرف دو سطروں میں اسے درج کیا ہے باقی سب حذف کر گئے ہیں۔ خاص طور پر حضرت صاحب کے جوابات۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: اچھا وہ جو مرزا نے کہا کہ میری وحی میں امر بھی ہے' نہی بھی' اس لیے میں شریعت والا نبی ہوں۔ ("اربعین" نمبر4' مندرجہ "روحانی خزائن" ص 435' ج 17)

مرزا ناصر: وہ تو میں نے دیکھا ہے مگر وہ "الزاما" کہہ رہے ہیں۔

اٹارنی جنرل: الزام یا ملزم۔ (قہقہہ) اچھا بتائیں کہ مرزا نے تشریعی نبوت کا دعوٰی کیا یا امتی نبی کا؟

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔73)

اٹارنی جنرل ۔ یہ بھی مرزا صاحب سے منسوب ہے۔ "اگر یہ کہو کہ ہمیں کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی"

مرزا ناصر احمد ۔ اس میں سے خلاف شریعت سے پتہ لگ سکتا ہے کہ کس اعتراض کا جواب دیا جا رہا ہے۔ اور اس اعتراض کو سامنے رکھ کر یہ وہ سارے صفحات پڑھے جائیں تب صحیح مطلب مل سکتا ہے ورنہ نہیں۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ بھی سمجھ لو ۔ اربعین نمبر 4 صفحہ 6 آپ نے دیکھ لیا

مرزا ناصر احمد ۔ میں نے دیکھ لیا۔ اس کے حاشیہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "میں شریعت محمدیہ کے امر و نہی کی تجدید کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے دوسری جگہ فرمایا۔ ہم قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی نہیں بدل سکتے۔ یہاں سے پتہ چلتا ہے۔ آپ کے اوامر و نواہی کے آگے

F.4

حاشیے میں لکھا ہے۔ قرآن کریم کے اوامر و نواہی نہیں متن میں بھی ہے۔ اور
اس میں بھی قرآن کریم کی شریعت ہی ہے۔ اس کا تذکرہ ہمارے نزدیک منسوخ نہیں
ہو سکتا۔ اور جو امر و نہی حضرت بانیٔ سلسلہ کے الہامات ہیں۔ وہ یہ حکم دیتے ہیں
کہ قرآن کریم کی شریعت کے اوامر و نواہی پر عمل کراؤ۔

اٹارنی جنرل: نہیں۔ میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا مرزا غلام احمد نے تشریعی نبی ہونے کا
دعویٰ کیا یا آپ یہ accept کرتے ہیں کہ وہ نئی شریعت لائے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: … شریعت لائے۔ نہ آپ نے تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے برعکس
بارہا متعدد بار باآواز بلند یہ کہا۔ کہ قرآن کریم کامل اور مکمل شریعت ہے آپ کو
اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا۔ اور الخیر کلہ فی القرآن ” ہر قسم کی بھلائی کا منبع اور
سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ اس میں اوامر و نواہی کا ذکر ہے۔ آپ کی تحریر یا الہامات
میں وہ اوامر و نواہی جو قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں یہ حکم ہے لوگوں کو جو اوامر و نواہی
سے ہٹ گئے …

F.4

سے ہٹ گئی ہے۔ ان کی تجدید کرو۔ اور آثار کرو یہ ازالہ و ایام اور ہم پختہ یقین
کے ساتھ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ قرآن کریم خاتم کتب سماوی ہے اور ایک
شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود۔ احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم
ہو سکتا ہے۔
اب کوئی ایسی وحی اور الہام نہیں ہو سکتا
"من جانب اللہ" جو احکام قرآنی کی ترمیم و تنسیخ یا کسی ایک حکم کی
یا تغییر و تبدیل کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسے خیال کرے تو ہمارے نزدیک جماعت
مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے

(کاروائی 1974/8/6 ص 84، 85)

آج 1974/8/6 کی کاروائی کے اختتام سے قبل اٹارنی نے پھر اوپر مذکور اربعین کے اس مسئلہ پر سوالات کئے جن کے جوابات حضرت صاحب نے دیئے۔ جو درج ذیل ہیں۔

اٹارنی جنرل: جب مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ میری وحی میں امر بھی ہے نہی بھی

My revelation contains 'do's' and 'donts' laws.

کاروائی 1974/8/6 کے اختتام سے قبل اٹارنی نے پھر اوپر مذکور اربعین کے حوالہ سے نبوت تشریعی اور وحی والہام کے مسئلہ پر

F.4

مرزا ناصر احمد - امر جو ہے حکم ہے۔ حکم یہ ہے۔ کہ شریعت محمدیہ کو قائم کرو۔ اس کا
مطلب یہ نہیں۔ کہ شریعت نئی نازل ہوئی۔ یہ حکم ہے۔

اٹارنی جنرل - وہ تو قرآن مجید میں موجود ہے۔ کیسے یہ الہامی وحی ہیں -

مرزا ناصر احمد - آپ کو الہام یہ ہوا کہ شریعت محمدیہ کو قائم کرو۔ یہ حکم ہو گیا ہے

اٹارنی جنرل - یہ کیسی وحی ہے کہ مسلمان کافر ہیں۔ یہ بھی وحی ہو گیا

مرزا ناصر احمد - یہ نہیں ہے -

اٹارنی جنرل - نماز مت پڑھو -

مرزا ناصر احمد - یہ بھی نہیں ہے

اٹارنی جنرل - ایسا [illegible] نہیں ہے -

سوالات کئے جن کے جوابات حضرت صاحب نے دیئے۔ یہ کاروائی صفحہ 88 تا 90 تین صفحات پر مشتمل ہے جو دائیں طرف درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اس کا بھی اکثر حصہ درج نہیں کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: الزام یا ملزم۔ (قہقہہ) اچھا بتائیں کہ مرزا نے تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا یا امتی نبی کا؟

مرزا ناصر: تشریعی کا بالکل نہیں، وہ تو امتی۔

اٹارنی جنرل: وحی آتی تھی، جس میں امر و نہی بھی تھے؟

مرزا ناصر: یہ، ہاں ٹھیک ہے۔

اٹارنی جنرل: چلو، یہ ظلی بروزی کیا ہے؟

مرزا ناصر: یہ بیس صفحات کی بحث ہے، میں لکھ کر لایا ہوں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔ 73)

F.4

مرزا ناصر احمد ۔ قرآن کریم کم زیادہ کرنیکا سوال نہیں ہے۔ ہمارے لئے قرآن کافی ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ اور یہ کہ وہ نبی ہیں۔ یہ ان کی وحی میں ہے؟

مرزا ناصر احمد ۔ وحی میں یہ ہے کہ وہ ہادی ہے۔ جنکی بشارتیں حضرت نبی کریم نے دی ہیں کہ اس زمانے میں ایک ہادی زمانے میں پیدا ہوگا۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ رسل کا مصداق ہیں وہ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ ان کی وحی ہے؟

مرزا ناصر احمد ۔ یہ ان کی وحی ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ قرآن مجید میں نہیں آیا۔ کہ مرزا غلام احمد جو ہیں۔ وہ نبی ہیں یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد ۔ یہ ناموں کی بحث نہیں ہے۔ کسی کتاب میں کسی نبی کا نام نہیں آیا۔

اٹارنی جنرل ۔ پرانے نبی کا کچھ ذکر آیا؟

مرزا ناصر احمد ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم سے پہلے گزرے ہوئے جو حالات تھے انبیاء کے۔ قرآن نے خود کہا ہے کہ ان میں سے بعض کا ذکر کردیا ہے۔ بعض کا نہیں کیا۔ تمہارے علم کو بڑھانے کیلئے اور دوسرے روحانی فوائد ہیں۔

مولوی اللہ وسایا صاحب نے اوپر کی درج کاروائی میں اٹارنی کے سوال ظلی بروزی کے جواب میں جو یہ لکھا ہے کہ یہ بیس صفحات کی بحث ہے یہ دراصل اٹارنی کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بائیو گرافی کے مطالبہ کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا تھا اور مولوی صاحب نے یہاں درج کر دیا ہے۔

؎ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

F.4

اٹارنی جنرل۔ مرزا صاحب نے لفظ استعمال کیا ہے۔ مجازی نبی۔ حقیقی نبی۔ بروزی نبی ظلی نبی۔ ان کی کیا Interpretation کی ہے آپ حقیقی کس کو کہتے ہیں

مرزا ناصر احمد۔ حقیقی نبی اس کو کہتے ہیں۔ جو شریعت لائے اور جس نبوت کا مقام کسی کی کامل اتباع سے حاصل نہ کیا ہو۔ مستقل حیثیت میں

اٹارنی جنرل۔ یعنی جو نئی شریعت لائے۔ کسی اور نبی کی رسید مہر نہ ہو؟

مرزا ناصر احمد۔ بعض شریعت لائے ہیں اور بعض بغیر شریعت آئے ہیں

F.4

[illegible]

اٹارنی جنرل۔ تو پھر تشریعی حقیقی ہو سکتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد۔ حقیقی مستقل کے علیحدہ معنی ہیں۔ حقیقی وہ ہے جو ہمارے نزدیک حقیقی نبوت۔ وہ ہے۔ جو شریعت لے کر آئے اور مستقل نبوت۔ یہ ہے۔ کہ دوسروں کے فیض سے نہیں۔ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے نبی اور کے افادہ کے نتیجے میں نہیں۔

اٹارنی جنرل۔ کس کو مستقل کہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد۔ کس کو مستقل کہتے ہیں۔

اٹارنی جنرل۔ مرزا غلام احمد آپ کے مستقل نبی ہیں؟

مرزا ناصر احمد۔ نہیں

اٹارنی جنرل۔ اور حقیقی؟

مرزا ناصر احمد۔ حقیقی شریعت والا ہے۔ ہم کہتے ہیں قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ حقیقی مستقل نبی اور جو شخص اتباع نبوت نہ کرے۔ وہ نبوت کیا۔ صدیقیت۔ شہادیت کا اس کو مقام نہیں مل سکتا۔ نیکی کا مقام نہیں مل سکتا

اٹارنی جنرل

F.4

	... ان کو مقام نہیں مل سکتا۔ نبی کا مقام نہیں ملتا اٹارنی جنرل - مجازی کیا ہوتا ہے۔ Do many words have been used مرزا ناصر احمد - بروزی۔ مجازی۔ ظلی جو چھپا ہیں ہیں۔ ان کے نوٹ تیار کر کے دیدونگا Allorny General:: Generally Brief. مرزا ناصر احمد - ظلی نبوت کے معنی جس کا معنی محض فیض محمدی سے وحی پانا۔ اٹارنی جنرل - اور مجازی بھی اس کو کہینگے - یا وہ مختلف ہے؟ مرزا ناصر احمد - اصل میں یہ صوفیا کی اصطلاحات ہیں (کاروائی1974/8/6ص 88تا90)

F.5

مرزا ناصر احمد ـ یہ بھی بعض حلقوں مین تاثر پیدا ہوگیا کہ شاید ہم یہ ایمان لاتے ہین کہ
مسیح ناصری کی روح اس وجود مین آگئی ـ غلط ـ ہم ارواح کے جسم بدلنے کا جو یہ ہندوؤن کا
عقیدہ ہے یہ جو عقیدہ ہے کہ اس پر ایمان نہین لاتے ، بلکہ اتنی سخت تنقید اس ہماری سلسلہ کی
کتب مین پائی جاتی ہے کہ ہندوؤن کے اس مسئلے کو بالکل نا معقول ثابت کردیا ہے ـ یہ تو پہلی
چیز ہوئی ـ نمبر دو یہ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ مسیح آخری زمانے مین نازل ہونگے اس امت کے ـ اور
جس طرح اس سے پہلے یہود مین یہ کہا گیا تھا عیسیٰ کے آنے سے پہلے ایلیا نبی آئے گا ـ تو اس
مین جھگڑا پڑ گیا ـ وہ لمبی تفصیل ہے ـ وہ بحث ہوئی ہے مسیح موعود نے کہا کہ خود نہین
آنا تھا بلکہ اس کے اخلاق سے " اسکی طبیعت سے اس کی روح سے ملتے جلتے خواص لیکر کسی اور نے
آنا تھا اور یہ یحییٰ آگئے ـ یہ چونکہ پہلے بھی دھوکہ ہوا تھا ، اس لیئے امت مسلمہ مین یہ خیال
پیدا ہوگیا کہ انہوں نے ہی آنا ہے ـ اور آسمان پر بیٹھے ہوئے ہین اور انہون نے آنا ہے ـ

اٹارنی کے اس سوال کی کیا مسیح کی آمد سے مراد ان کی اصالتاً آمد ہے؟ کا حضرت صاحب نے دائیں طرف درج تفصیلی جواب دیا ہے۔ اور مولوی صاحب نے اس کا اکثر حصہ درج نہیں کیا بلکہ اپنے پاس سے اس کا جواب بنا کر درج کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

مرزا ناصر: یہ تاثر غلط ہے کہ دوبارہ روح آ گئی ہے، جیسے ہندوؤں کا عقیدہ ہے بلکہ مسیح نے اس امت میں نازل ہونا تھا، تو ان کی جگہ اس کی طبیعت سے ملتے جلتے خواص لے کر کسی اور کو آنا ہی ہے۔ حلئے دو ہیں، خدوخال۔ مسیح ناصری نے دوبارہ نہیں آنا بلکہ اس کی خوبو رکھنے والا ایک شخص پیدا ہوگا۔ اسلام کی مظلومیت کے زمانہ میں نوع آدم کے دل جیتنے والا۔ سو وہ ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ یہ ہے مسیح موعود کا تصور۔ پچھلے سال باہر کے دورہ میں مجھ سے سوال کیا گیا تو میں نے جواب دیا کہ ہم پوری دنیا کو ایک امت بنا دیں گے یعنی سارے عیسائی وغیرہ ملحد، سب ایک ہو جائیں گے۔

(تاریخی قومی دستاویز ص 83)

F.5

<table>
<tr>
<td>اس کاروائی میں یہ درج نہیں</td>
<td>اب حدیث سے یہ وضاحت سے یہ بتایا کہ یہ دو مختلف وجود ہیں ۔ نبی اکرم کو مسیح موسوی کی
شکل بھی دکھائی گئی تھی کشف میں اور مسیح محمدی کی شکل بھی اور آپ نے ریکارڈ کیا ہے ۔
اس احادیث حدیث نے ، ان دونوں کی رنگت مختلف ، ان کے features مختلف ،
ان کے بال مختلف ، وہ دونوں بالکل علیحدہ علیحدہ بتائی گئی ۔ اس کے متعلق بعض ایسے
حوالے اور قرآئن ہیں جو ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ آنے والا پہلا نہیں ہے ۔
مسیح .... مسیح موسوی نے دوبارہ نازل نہیں ہونا بلکہ اس کی خوبو رکھنے والا ایک شخص
پیدا ہوگا اس زمانے میں پیدا ہوگا جب دنیا ، اسلام پر بڑا زبردست حملہ کررہی ہوگی اور اسلام کی
اسلامی تعلیمات شریعت قرآنی کے حسن اور اس کے احسان کی طاقتیں جو ہیں ان کے ذریعے سے دنیا
انسانوں کے دل محمد ﷺ کے لیے جیتے جائیں گے اور قرآن کریم اس کے ذریعے سے لوگوں پر یہ واضح ہوتا
کہ قرآن کریم اپنے زبردست دلائل اور اس قدر عظیم حسن [illegible] اپنے اندر رکھتی ہے اور اس قدر حسن
[illegible] اور عظمت اور شان ہے اس تعلیم کے اندر کہ اس کی ظاہری مادی طاقت کی ضرورت نہیں بلکہ</td>
</tr>
</table>

F.5

<table>
<tr>
<td>
Attorney General: His attributes?

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ہاں بعض نمایاں چیزیں ہیں جیں مسیح ناصری میں ان نمایاں خصوصیات
کا حامل ہوگا مسیح محمدی بھی صلی اللہ علیہ و سلم ....

(کاروائی 1974/8/7 ص 17 تا 19)
</td>
<td>
یہ جواب مولوی صاحب نے لکھا ہی نہیں۔
</td>
</tr>
<tr>
<td>
مرزا ناصر احمد ۔ میں جواب دوں ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کی اصل عبارت یہ ہے کہ آپ اپنے
گھروں میں سمجھا دیں کہ اس طرح شک و شبہ میں پڑنا بہت منع ہے ۔ شیطان کا کام ہے جو ان
وسوسے میں ڈالتا ہے ہرگز وسوسے میں نہ پڑو ۔ گناہ ہے اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب
نہیں ہوتا اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے ۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھ لیا
کرتے ۔ اور دعا بھی کروں گا اور آپ کے اصحاب و [illegible] کی طرف ہر وقت عیسائیوں کے ہاتھ کا بنا
ہوا پنیر کھا لیتے تھے ۔ حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی ہے ۔

Attorney-General: That is to what I want an explanation

(کاروائی 1974/8/7 ص 26)
</td>
<td>
اَصل کاروائی میں حضرت صاحب کا جواب اردو میں درج ہے مگر مولوی صاحب نے اسے درج کرنے کی بجائے قطع و برید کے بعد اپنے الفاظ میں یوں درج کیا ہے۔

مرزا ناصر: دیکھئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی' پھر ایک مثال دی۔ شیطان کا کام ہے جو وسوسے ڈالتا ہے' شک سے آپ کو معلوم ہے کہ غسل واجب نہیں ہوتا۔

(تاریخی قومی دستاویز ص 88)
</td>
</tr>
</table>

F.5

سور کی چربی والا پنیر کھانے والے سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے درج ذیل جواب دیا

مرزا ناصر احمد ۔ اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو کہ چیز پاک ہے ۔ محض شک سے کوئی

چیز پلید نہیں ہوتی ۔ اور امام ابو حنیفہ کا یہی فتویٰ ہے اور زرقانی میں لکھا ہے ۔

(عربی)

داؤدا حدیث من .... وکلو ۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ابو داؤد کی روائیت ہے اور حضرت بن عمر نے تبوک کے مقام حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا ۔ جن کو عسائیوں نے بنایا تھا انہوں نے اسوقت

کہا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے ۔ آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور چھتری منگوائی اور بسم اللہ

پڑھکر اس کو کاٹا۔

(کاروائی 7/8/1974ص26)

مولوی صاحب نے اس سوال کے جواب میں حضرت صاحب کی طرف درج ذیل جملہ منسوب کر کے لکھا ہے۔ باقی سب چھوڑ دیا ہے۔

مرزا ناصر: خدا کے لیے اس پر بحث نہ کریں۔ دفع کریں، جانے دیں۔ اف اللہ، یہ کیا، توبہ توبہ۔

(تاریخی قومی دستاویز ص88)

F.5

مرزا ناصر احمد ـ مردہ علی کہنے میں توہین مراد نہیں ، بلکہ اس غالی شیعہ کو جو آپ کا مخاطب
تھا ، ایسے غلط اور قوم کے نقصان دہ رجحان کی طرف توجہ دلائی کہ وفات یافتہ بزرگوں کو تو ان کے
مقام سے بڑھاکر پیش کیا جاتا ہے لیکن جو خدا کے مصلحین ان میں زندہ موجود ہوتے ہیں ، ان کی
سخت ناقدری کی جاتی ہے ۔ پہلی امتوں کو بھی اسی رجحان نے نقصان پہنچایا ہے ۔ اب بھی
ایسے رجحانات امت مسلمہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہے ہیں ۔ حضرت علی کی اعلی سیرت قابل اقتدا
ہے ، جس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ ان خوبیوں کو پہچان کر جن بزرگوں میں حضرت علی کی
صفات پائی جاتی ہیں ، ان کی پیروی کرو ۔ چنانچہ اپنے آپ کو بطور ایک زندہ مثال پیش کیا ہے ۔
اس سے زیادہ اس کا کوئی مفہوم نہیں ۔ جہاں تک حضرت علی کے مقام کا تعلق ہے ، حضرت بانی
سلسلہ احمدیہ کے دل میں آپ کی بڑی عظمت اور توقیر تھی چنانچہ آپ فرماتے ہیں ۔

کان رضی اللہ عنہ .... انسان)

تو اس میں حضرت علی کا بڑا مقام آپنے ظاہر کیا ہے ۔ اور دوسری جگہ کیا ہے ۔ اس لئے ایک فقرے
کو اپنے Context اور سیاق و سباق سے نکال کر ، اس کے غلط معنی درست نہیں ہیں ۔

(کاروائی 1974/8/7 ص29)

حضرت علیؓ کی توہین کی سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے دائیں طرف درج تفصیلی جواب دیا ہے مگر مولوی صاحب نے اس کی جگہ درج ذیل جملہ لکھنے پر اکتفاء کیا ہے۔

مرزا ناصر: ہاں، عبارت ہے مگر یہ ایک غالی شیعہ کو کہی۔

(تاریخی قومی دستاویز ص 89)

F.5

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج اَصل کاروائی درج کرنے کی بجائے اس میں تحریف کر کے درج کیا ہے۔

مرزا ناصر: ہاں، عبارت ہے مگر یہ ایک غالی شیعہ کو کہی۔

اٹارنی جنرل: کسی کو کہی، مگر کہی ہے اور اپنے آپ کو حضرت علیؓ سے افضل قرار دیا کہ میں زندہ ہوں، وہ مردہ ہیں۔ یہ اس کا سیاق و سباق ہے کہ وہ اپنے کو حضرت علیؓ سے افضل کہتا ہے۔

مرزا ناصر: مگر وہ وفات شدہ۔

اٹارنی جنرل: تو وفات شدہ علیؓ کو چھوڑو، زندہ علی مرزا غلام احمد کو لو، جو اس سے افضل ہے۔

مرزا ناصر: جی وفات شدہ کی بجائے زندہ۔

اٹارنی جنرل: تو حضور علیہ السلام بھی وفات شدہ ہیں، ان کو بھی چھوڑ دیں۔

مرزا ناصر: نہیں۔ اوں۔

اٹارنی جنرل: میرا یہ تاثر ہے کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ یہاں بھی یہ کہ حضرت علی کو چھوڑو، میرے پاس آؤ۔

مرزا ناصر: میں عرض کروں کہ یہ تاثر۔

اٹارنی جنرل: اردو کی عبارتیں ہیں۔ جو سامعین و حاضرین ہیں، یہ سمجھتے ہیں، آپ تاویل کی قینچی نہ چلائیں، وہ بھی یہ سمجھ رہے ہیں کہ 'مرزا قادیانی کس شخصیت کے متعلق' کیا کہتا تھا۔

گردیزی صاحب: جناب خدا کے لیے۔

چیئرمین: گردیزی صاحب، خاموش۔ اٹارنی جنرل صاحب آگے چلیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 89-90)

اٹارنی جنرل ۔ یہ آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت پڑھی تھی ؟

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں جی ۔

اٹارنی جنرل ۔ یا آپ نے اپنی [illegible] دی ہے ؟

مرزا ناصر احمد ۔ یہ جو پورا میں نے عربی میں پڑھا ہے ، یہ حضرت بانئی سلسلہ کی ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ بانی آپ کی ہے ؟

مرزا ناصر احمد ۔ بانی ہی کی ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت بھی وفات کر چکے ہیں اس لئے ہم ان کو چھوڑ دیں ؟

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں ! اس کا یہ مطلب ہوا جو ابھی میں نے پڑھا ہے کہ ان کی [illegible] اقتدا کرو ۔

اٹارنی جنرل ۔ " ایک زندہ علی تم میں موجود ہے ۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو ۔ "

وفات یافتہ ہو چکے ہیں ، ان کو جو مقام دیتا ، اور ان کی سنت جو ہے ، اس کا اتباع نہ کرنا ، یہ آپ کے نزدیک درست نہیں ہے ؟

مرزا ناصر احمد ۔ حضرت علی کی اپنی ایک سنت ہے ، ایک زندگی کا نمونہ ہے ، مرزا [illegible] اور قابل تقلید ہے ۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی تقلید کرو ۔ اور ہر زمانہ تقلید کرے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میرا یہ [illegible] ہے کہ جہاں وہ کہتے ہیں کہ ابن مریم کو [illegible] ، اس سے بہتر غلام احمد ہے ، اسی [illegible] میں حضرت علی کو چھوڑو میرے پاس آؤ ۔

مرزا ناصر احمد ۔ میں صرف یہ عرض کروں گا کہ آپ کا [illegible] غلط ہے ۔

(کاروائی 1974/8/7ص30)

F.5

حضرت امام حسین کے حوالہ سے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل کاروائی صفحہ 31 تا 36 پر موجود ہے مگر مولوی صاحب نے اپنی کتاب میں صرف درمیان صفحہ 90 تا ابتدا صفحہ 92 یعنی دو صفحات میں پوری کر دی ہے۔ یعنی اکثر حصہ حذف اور کچھ میں تحریف۔ ملاحظہ فرمائیں

اٹارنی جنرل: اردو کی عبارت ہے۔ آپ دیکھتے رہیں' میں اگلا سوال پڑھتا ہوں۔ مرزا نے کہا کہ

- کربلا است سیر ہر آنم — صد حسین است در گریبانم

(”نزول المسیح“ ص 99' مندرجہ ”روحانی خزائن“ ص 477' ج 18)

کربلا ہر وقت میری سیرگاہ ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔

مرزا ناصر: یہ ایک شیعہ عالم کے جواب میں۔

اٹارنی جنرل: شیعہ عالم کے جواب میں حضرت حسینؓ کی اور عیسائیوں کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین۔ ٹھیک ہے' میں سمجھ گیا۔

مرزا ناصر: مگر حضرت حسین کی بانی سلسلہ نے بہت تعریف کی ہے۔

اٹارنی جنرل: اسی طرح کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی کی ہوگی۔

مرزا ناصر: جی ہاں' بہت۔

اٹارنی جنرل: ہمارا موقف واضح ہے کہ یہ ڈبل گیم کھیلنے والا عیار۔

مرزا ناصر: آپ کی مرضی۔

اٹارنی جنرل: میں اس کی عبارتیں پڑھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر: جی' مگر جو حضرت حسین کی تعریف کی' وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

اٹارنی جنرل: دیکھیں۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔ 90)

اٹارنی جنرل ۔ پھر انہوں نے کہا ہے ” کربلا ہی سیر آدم صد حسین درگریبانم “ یہ کہا ہے انہوں نے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہ کہا ہے آپ نے اور یہ شیعہ حضرات میں ایک محاورہ چل رہا ہے وہ نکالیں میں یہ شیعہ لٹریچر میں حوالہ ہے اور یہ جو ہے شعر اسکے سمجھنے کیلئے بانی سلسلہ احمدیہ نے اس سے پہلے جو اشعار کہے ہیں وہ جاننے ضروری ہیں آپ فرماتے ہیں ۔

اشعار فارسی میں

نشت رہ یکا نہ دو نہ ہزار + صد حسین است در گریبانم “

قبل اس کے کہ میں اس کا کوئی مطلب بتاؤں ......

اٹارنی جنرل ۔ میں سمجھ گیا ۔

F.5

91

چیئرمین: مسٹر اٹارنی پڑھنے دیں، وضاحت کریں، مگر اسی شعر کی ہو۔

مرزا ناصر: حضرت حسین کی تعریف۔

چیئرمین: شعر کی وضاحت سے متعلق اس کی یا آپ کی کوئی کوٹیشن ہے تو دیں ورنہ آگے چلیں۔ ہاں مسٹر اٹارنی جنرل۔

عبدالعزیز بھٹی: دیکھیں جناب، گواہ وضاحت کر سکتا ہے مگر تیار کردہ جواب کسی میگزین کا چھپا ہوا نہیں پڑھ سکتا، یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

چیئرمین: اٹارنی سے بات کر لیں۔

مرزا ناصر: میں اقتباس کا قول پیش کر سکتا ہوں۔

چیئرمین: ان کا اعتراض معقول ہے، قانونی طور پر یہ جائز نہیں ہے کہ لکھی لکھائی بات پڑھیں۔

مرزا ناصر: میں اقتباس پڑھ سکتا ہوں۔

اٹارنی جنرل: اپنی یادداشت بھی لکھی ہوئی تازہ کرنے کے لیے پڑھ سکتے ہیں، حافظہ کو تازہ کرنے کے لیے۔

مرزا ناصر: حضرت حسین طاہر تھے، مطہر تھے اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہیں اور ایک ذرہ کینہ رکھنا، اس سے بموجب سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت سے ابتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہوگیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے۔ کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروؤں کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے، جیسا کہ ایک صاف آئینے میں ایک خوبصورت انسان کا عکس۔

اٹارنی جنرل: مگر حسین کی ان تمام خوبیوں کے باوجود صد حسین است در گریبانم کہ سینکڑوں حسین مرزا کے دامن میں پڑے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔ 91-90)

مرزا ناصر احمد ۔ یہ علامہ نوری ہیں شیعہ عالم ہیں بڑے مشہور ہوا ہے زمانے کے عالم ہوئے ان کی یہ اوٹو

تمسک کاپی انڈیا آفس ریکارڈ وہاں سے ...... اصل میں یہ جو سارے اعتراضات ہیں فرسودہ

ہوا ہے تو اس سلسلے میں یہ منگوائی گئی تھی اب ان کے اشعار آگے سنیے ۔

فارسی اشعار ۔

" کربلا ہے عاشقم ....

.... در گوشہ صحرائے من "

تو یہاں صد حسین نہیں بلکہ در گوشہ صحرائے من صد حسین ہے تو یہ شیعہ حضرات کا اپنا محاورہ

ہے جو محبت کے اظہار کے لیے عقیدت کے اظہار کیلئے ہے یہ تحقیر اور تذلیل کا اظہار کرنے کیلئے نہیں

اٹارنی جنرل ۔ دوسرا میں تو مرزا صاحب ایک چیز ہے اور یہ کہہ دینا کہ صد حسین است درگریبانم ۔

مرزا ناصر احمد ۔ اور یہ کہہ دینا کہ " صد حسین کشتہ در از گوشہ صحرائے من " یہ اور ہے ۔

F.5

اٹارنی جنرل ۔ [illegible] آگے پڑھتا ہوں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں ابھی میرا جواب ختم نہیں ہوا ......

اٹارنی جنرل ۔ پڑھ لیجئے آپ ۔

مرزا ناصر احمد ۔ جہاں تک جناب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے اہل بیعت کی

ہتک کے الزام کا تعلق ہے بڑی دکھ دہ امر کے اظہار کے بغیر چارہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ

مسلسل نا انصافی کا یہ طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اقتباس کو ادھورا

پیش کیا جاتا ہے حالانکہ جس رنگ میں ان اقتباسات کو پیش کیا جاتا ہے خود اس کی تردید میں حضرت

بانی سلسلہ کی واضح عبارت موجود ہوتی ہے زیر نظر الزام میں .....

جناب چیئرمین ۔ یہ آپ کتنا لمبا پڑھ رہے ہیں ؟

مرزا ناصر احمد ۔ جی ....

اٹارنی جنرل ۔ یہ اپنی explanation دے رہے ہیں ۔

F.5

مرزا ناصر احمد ۔ اور آگے میں نے اقتباس پڑھنا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ٹھیک ہے ۔

Mr. Chairman: It cannot be. It is an answer to a question.

Attorney-General: He is explaining and let him reply. He is reading out the explanation.

مرزا ناصر احمد ۔ ..... حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایجاد احمدی کی [illegible]
عبارت پڑھی جاتی ہے وہاں مضمون میں توحید اور شرک کا موازنہ کیا جارہا ہے ۔ یہ حضرت امام
حسین کی شان میں حضرت بانی سلسلہ خود فرماتے ہیں یہ اقتباس ہے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہر
اور مطہر تھا اور بلا شبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا
ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلا شبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ
کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے ......

مولوی صاحب نے یہ بھی نہیں لکھا۔

F.5

جناب عبدالعزیز بھٹی ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) سر اگر مرزا صاحب یہ

پڑھ رہے ہیں اگر کسی کتاب میں یا کسی میگزین میں [illegible] ہوا ہے تو پڑھیں تو یہ پڑھ

رہے ہیں لیکن اگر خالی یہاں بیٹھ کر اس سوال کے جواب میں وہ کچھ پڑھنا چاہتے ہیں ۔

That probably is not permitted by the rules. This is my point of order.

Mr. Chairman: You can discuss with the Attorney-General if he raises this point.

Attorney-General: Normally the rule is that a witness gives oral evidence. He cannot read out a prepared statement in reply to any question, but he can cite.....

Mirza Nasir Ahmad: I can quote the quotation.

Mr. Chairman: The witness can..........

Attorney-General: The objection is valid when he said that you are reading.

Mirza Nasir Ahmad: The objection was raised when I was reading a quotation

F.5

مولوی صاحب نے یہ بھی نہیں لکھا۔

Attorney-General: Then you can read a quotation.

Mirza Nasir Ahmad: I was reading a quotation.

Attorney-General: Are you reading Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad's quotation or have you yourslef made a statement which was somewhere else published.

Mirza Nasir Ahmad: I do understand.

Mr. Chairman: I may remind the witness that witness can refresh his memory from his own writing or from writing of any previous document in reply to a question or to an explanation. One's own opinion would be.......

مرزا ناصر احمد - جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس وقت میں اپنی طرف سے بیان دیتا رہا ہوں

[illegible] written statement نہیں دینی چاہئیے -

اٹارنی جنرل - آپ ریفرنس کر سکتے ہیں -

مرزا ناصر احمد - ..... پھر ایک دوسری یہ ہے کہ اگر میں لکھا ہوا دوں کسی تحریر کا ذکر کرنا

چاہوں تو میں اس کو اسوقت دیکھ لوں اپنے سامنے اور پھر اپنا زبانی کہہ دوں یہ دیکھ تو سکتا

ہوں -

F.5

اور بلا شبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہیں اور ایک ذرہ بغض رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے
اور اس امام کا تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوۂ حسنہ
ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت سے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی ۔ تباہ ہوگیا وہ دل
جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس
کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر
کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ
لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں دنیا
کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں یہی وجہ حسین رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کئے گئے دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانے
میں کی تھی تا حسین سے بھی محبت کی جاتی غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں

مولوی نے یہ نہیں لکھا۔

F.5

<table>
<tr>
<td>مولوی نے یہ نہیں لکھا۔</td>
<td>داخل ہے کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا
کسی بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہیں تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت
اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ ایسے شخص کا دشمن ہو
جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے "۔ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۰۴)
اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب مرزا غلام احمد صاحب کا یہ جو آپ نے حوالہ دیا ہے اس شعر سے پہلے
یا بعد کا ہے؟ کیونکہ [illegible] ہے آپ کو [illegible] کا ؟
مرزا ناصر احمد ۔ غالباً بعد کا ہے ۔
اٹارنی جنرل ۔ بعد کا ہے ؟
مرزا ناصر احمد ۔ غالباً بعد کا ہے اور آپ کی کتابوں میں اکثر یہ حوالے مل جائیں گے بعد
کے بھی ۔</td>
</tr>
</table>

F.5

حضور کا جواب مولوی نے نہیں لکھا۔	مرزا ناصر احمد ۔ اغلباً بعد کا ہے اور آپ کی کتابوں میں اکثر یہ حوالے مل جائیں گے بعد کے بھی ۔ اٹارنی جنرل ۔ تو میں بات یہ ہے کہ وہ ایک اسٹیج پر کہتے ہیں میں محدث ہوں ، ایک اسٹیج پر کہتے ہیں ، میں مجدد ہوں ، ایک اسٹیج پر کہتے ہیں نبی ہوں ، He is changing his views according to my impression. Mirza Nasir Ahmad: He is not changing his views, 272 (کاروائی 7/8/1974 ص 31 تا 36)
مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں	
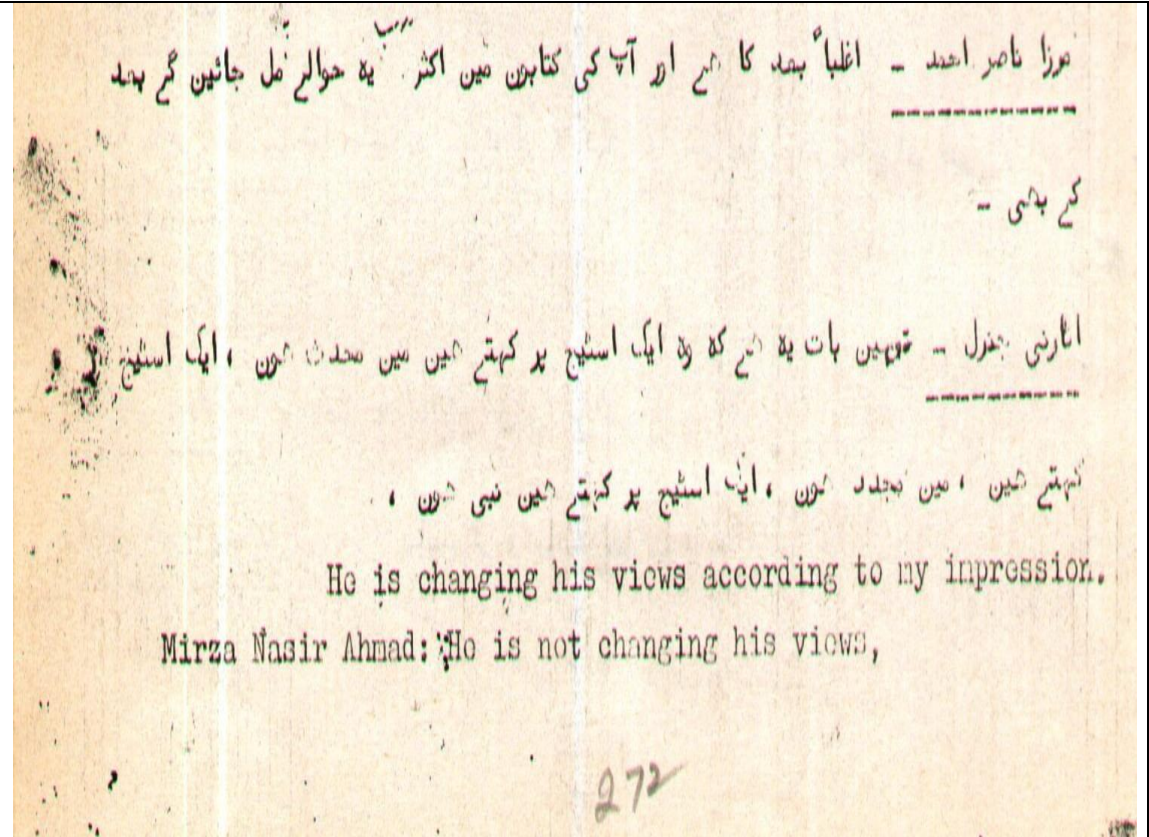
F.5

اٹارنی جنرل ۔ اچھا مرزا صاحب آپ نے سمجھ کو دیا تھا کہ دائرہ اسلام سے جو باہر ہیں اور یہ کہوں [illegible] نہ کرنا چاہتا ہوں میں کہوں ۔ اور سوال بھی پوچھنا چاہتا تھا مگر [illegible] مرزا ناصر احمد ۔ میں پڑھوں گا وہی جو کتاب میں سے پڑھنا ضروری ہوگا ۔ باقی میں زبانی کچھ کہوں گا ۔ جیسا کہ سوچنے کی مہلت دی گئی ہے بات یہ ہے کہ کل بیان ایک دو باتیں ایسی ہوئیں جن کے متعلق مجھے شبہ پڑا ہے ۔ اور اس لئے میں اپنا مطلب کو صاف کرنے کی غرض سے عرض کرتا ہوں کہ ملت اسلامیہ میں اور دائرہ اسلام میں دو اصطلاحات ہیں ۔ اس پر بنیاد رکھ کر بات شروع ہوا تھا ناگہاں کل جو اس کے متعلق کہا تھا اور کسی وجہ سے میں رات بھر تکلیف اور بے چین رہا ہوں ۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں جیسا کہ میں نے کل آیت پڑھی تھی اس میں ملت اسلامیہ کا ذکر ہے لیکن دائرہ اسلام کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔ اس واسطے جو اصل چیز ہے جو دوسروں کے دائرہ میں آتی ہے تو وہ تمثیلی زبان بنے گی اور دائرہ اسلام کے ساتھ تعلق نہیں رہا ۔ اگر ہم تمثیلی زبان کی [illegible] اور [illegible] لفظوں کے اندر حقیقت اسلامیہ کو بنیاد کریں تو ہم [illegible]	کی۔ مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی۔

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی۔	یہ پہنچتے ہیں یعنی اسلام قبول کرنے والے حضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانے سے آج تک دو مختلف گروہ پیدا ہوتے رہے ہیں ۔ ایک وہ مخلصین جنہوں نے اسلام کو بھی طرح قبول کیا اور اسلام کے جو معنی ہیں کہ انہوں نے یکسر سمجھا [illegible] کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے ۔ اس طرح ان لوگوں نے رضا کارانہ طور پر اپنی مرضی اور اختیار سے اپنی گردنیں خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کردیں اپنے اخلاق کے مطابق خدا کی راہ میں قربانی کرنے والا اور تمام احکامات پر عمل کرنے والا یہ ایک گروہ ہے اور کے ساتھ ایک دوسرا گروہ بھی ہے ۔ جو اس اسلام کا دعویٰ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں [illegible] نظر آتا ہے کہ کچھ دکھاوے والے ہیں حدیث میں اس کی کثرت سے مثالیں پائی جاتی ہیں اور قرآن کریم میں بار بار تاکید کی گئی ہے اور بعض دکھاوا کرنے کے معنی [illegible] ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود نصیحت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور قرآن کریم میں [illegible] پتہ لگتا ہے ۔ اور وہ مثالیں کثرت کو آتی ہیں جو منافق ہیں ساری کے ساتھ ساتھ وہ لوگ ہیں جو [illegible] اسلام [illegible] ایسے ہیں اور گناہ گار ہیں اس گناہ کو حدیث میں کفر کا نام دیا ہے ۔ (عربی) (کاروائی 1974/8/7 ص37)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی۔	یہ جامعہ سیوطی ہے - اس طرح کتاب مشکوٰۃ کا حوالہ باب الظلم ہے - (عربی) ظلم نہ کرنا یہاں ظلم کرنے والے کا ذکر ہے - جو شخص ظلم کرنے والا ہے ان میں ان ملاتا ہے - ان کو دوست [illegible] کرتے ہیں - وہ صرف دائرہ اسلام سے خارج ہیں - ایسے لوگوں کو جو گناہ کی وجہ سے خارج نہیں کہا جا سکتا - ان کے متعلق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کفر کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ ہوتا ہے کہ تم مسلمان ہو - ایک ہی وقت میں قرآن کریم نے فرمایا ہے - (عربی)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی۔	که عربی دیہاتیوں کو جنہیں زیادہ تربیت کا موقع نہیں ملتا وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ایمان میں یہ نہیں کہا ہم مسلمان ہیں کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ۔ یہ اگر چہ ہم ایمان سے ہی ہی مسلمان کہیں گے ۔ کمزوریوں کے باوجود ایمان دل میں مستحکم نہیں ہوا ۔ داخل جگہ فرمایا ۔(عربی) اس میں مخلصین کا گروہ ہے جو اللہ تعالی کی راہ پر اپنی ہر چیز قربان کرنے والے ہیں اور ایسا گروہ مومنوں کا سردار ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ و سلم ہیں جن کی زبان سے قرآن کریم نے یہ کہلوایا ۔ (عربی) مسلمانوں کے سردار کا مقام سب سے بڑا ہے ۔ ایک گروہ مخلصین کا اور دوسرا گروہ اس قسم کا مخلصین کا ہوں ۔ جہاں مخلصین کی یہ حد ختم ہوتی ہے ۔ (کاروائی1974/8/7ص38)

F.5

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی</td>
<td>وہاں سے وہ آخری حد جس کے بعد اسلام سے انسان خارج ہوجاتا ہے ۔ اس مین بڑا فاصلہ ہے ۔
مختلف قسم کے ایمانوں والے اور مختلف ایمانی درجات رکھنے والے امت محمدیہ مین پہلے دن سے پائے جاتے
ہین ۔ اور یہ جو دوسری قسم کا ہے گنہگار جس نے نماز چھوڑدی کافر ہوگیا ۔ ایک اور جگہ ہے جس نے
کوئی چیز نہین ۔ کسی کے چیز نہین کرتا مسلمان ہونے کی حالت مین تواسکے متعلق میرے کہنے کی بات
یہ ہے کہ خود نبی اکرم صلی اللہ و علیہ و سلم کے زمانے سے اسوقت تک کفر کا لفظ استعمال ہورہا ہے
اور ساتھ یہ بھی ہورہاہے (کل مسلم) تو یہ جو ہے نا ۔ ہماری ملت اسلامیہ اور دائرہ اسلام
در اصل یہ دو گروہ ہیں اس شکل میں ہمارے سامنے اکثر مسئلہ آیا ۔

(کاروائی 1974/8/7 ص 39)</td>
</tr>
</table>

F.5

<table>
<tr>
<td>مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی</td>
<td>مرزا ناصر احمد ۔ اس حد تک وہ بھی کافر ہوئے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ان میں اور باقی مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ؟ اب یہ بتائیے کہ ایک شخص نماز [illegible]
پڑھے تو وہ کافر ہو جاتا ہے یا گنہگار آپ کہتے ہیں ؟

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں نہیں میں نے یہ نہیں کہا ۔ میں نے تو عربی کا حوالہ پڑھا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ اگر ایک شخص کسی نبی کو نہیں مانتا بد نیتی سے نہیں دیانت سے وہ سمجھتا ہے

کہ حضرت غلام محمد صاحب نبی نہیں تھے ۔ [illegible] میں آپ رکھتے ہیں اسکو [illegible]

276

(کاروائی 1974/8/7 ص39)</td>
</tr>
</table>

F.5

| مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی | مرزا ناصر احمد ۔ گنہگار ہیں ۔
اٹارنی جنرل ۔ کافر ہیں نہیں ؟
مرزا ناصر احمد ۔ نہیں نہیں ۔ اسکے متعلق دلیل دے رہا ہوں کہ اسلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انکار کر دیا ۔ میں نے کل بتایا تھا ۔ اگر اس پر اتمام حجت ہو گئی ۔
اٹارنی جنرل ۔ ہو گئی اور جب آپ نے argumentally explain کر دیا ۔ argumentally آپ نے دے دیئے ۔
مرزا ناصر احمد ۔ تو پھر سوال کیا ہے آپکا ؟
اٹارنی جنرل ۔ میں کہتا ہوں کہ اب جب آپ نے وہ explanation دی ہے ایک آدمی arguments سنتا ہے اور sincerely سمجھتا ہے کہ مرزا غلام احمد نبی نہیں ہیں ۔
مرزا ناصر احمد ۔ یہ دوسری category ہے ۔ وہ گنہگار ہے ۔
اٹارنی جنرل ۔ کافر نہیں ہے ؟
مرزا ناصر احمد ۔ پھر بھی گنہگار ۔
اٹارنی جنرل ۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ کافر کس category میں ہے ؟ |

F.5

<table>
<tr>
<td>مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی</td>
<td>
مرزا ناصر احمد ۔ جس طرح نماز نہ پڑھنے والا ۔
اٹارنی جنرل ۔ بس اتنا ہے کہ یہ مسلمان رہتا ہے ۔
مرزا ناصر احمد ۔ یہ مسلمان رہتا ہے ۔ اسی واسطے میں نے اسکی وضاحت کی ہے ۔
اٹارنی جنرل ۔ یہ بتائیے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ یہ دوسرے لوگ آپکے دائرے میں باقی مسلمان سمجھتے
ہیں اہل اسلام ، اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں تو جب آپ مسلمان کہتے ہیں ۔ ان سے آپکا کیا
مطلب ہوتا ہے ۔ مسلمانوں کا دعویٰ کرنے والے یا [illegible] مسلمان گنہگار ۔ مسلمان ۔ کافر ؟
مرزا ناصر احمد ۔ دیکھیں ناں پہلے آپ نے وضاحت نہیں کی۔ آپ نے تین باتیں کردیں ۔ مسلمان،
مسلمانوں کا دعویٰ کرنے والے اور دو اور باتیں کردیں آپ نے ۔
اٹارنی جنرل ۔ آپ انکو کس Category میں شمار کریں گے ؟
مرزا ناصر احمد ۔ وہ Category کونسی ہے ؟

(کاروائی 7/8/1974 ص40)
</td>
</tr>
</table>

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل ـ ایک تو وہ لوگ جو مرزا غلام احمد صاحب کو بھی نہیں مانتے اتمام حجت کے بعد وہ بھی مانتے ـ مرزا ناصر احمد ـ جو شخص حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو بھی نہیں مانتا لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے ـ اسکو غیر مسلم کہہ ہی نہیں سکتے ـ اٹارنی جنرل ـ نہیں جی وہ کہتے ہیں کہ آتی ہی ـ ان کی interpretation کے مطابق ـ مرزا ناصر احمد ـ ان کی interpretation کے مطابق میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ گنہگار اور وہ شخص ہے جو خود کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف منسوب کرتا ہے ـ وہ مسلمان ہے اور کسی دوسرے کا حق نہیں ہے کہ اسکو غیر مسلم قرار دے ـ اٹارنی جنرل ـ آپ اسکو مسلمان سمجھتے ہیں اس معنی میں یہ نہیں کہتے کہ مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہے ـ مرزا ناصر احمد ـ نہیں نہیں ـ جو منسوب ہوتا ہے میں نے تو آپکو پہلی کئی دفعہ کہا ہے ـ (جاری) میں دعویٰ کیسے کر سکتا ہوں ـ میں نے دل چیر کر دیکھے ہیں ـ

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل ۔ ایک میں آپ سے پوچھوں گا ۔ حوالہ ہے مرزا غلام احمد صاحب کے بارے میں ۔ مرزا بشیر احمد صاحب ۔ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ۔ وہ کہتے ہیں ۔ [illegible] "معلوم ہوتا ہے (مسیح موعود) یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے کہیں کہیں شروع میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھکر لوگ دھوکہ نہ کھائیں ۔ اسلئے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ۔" "یہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ۔" جہاں کہیں بھی "مسلمان کا لفظ ہو" ۔ اس سے مدعی مسلمان اسلامی سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان ۔ یہ ایک بڑی بات ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جہاں کہیں بھی غیر احمدیوں (کاروائی1974/8/7ص41)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	کو غیر مسلم کہکر پکارا ہے ۔ یہاں یہ سوال ہے کہ یہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ورنہ آپ حکم الہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے ہیں ۔ ناشتہ الفضل ۔ رسالہ Review of Religions جلد ۱۳ صفحہ ۳ ۔ بار آگے ۱۲۶ مرزا ناصر احمد ۔ یہ چیک کریں گے ۔ آج صبح بھی دیکھا گیا کہ اخبار بھی نہیں تھا ۔ حوالہ بھی نہیں تھا ۔ اور یہاں آکیا چیک کریں گے ۔ اٹارنی جنرل ۔ اب میں پرانے Review of Religions پر آرہا ہوں کہ مرزا غلام احمد نے کیا یہ کہا ہے ۔ " اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھکر ہے ۔ اس امت میں سے مسیح موعود [illegible] بھیجا جو پہلے ابن مریم ایک عاجز انسان تھا ۔ اگر خدا چاہے تو عیسیٰ بن مریم کی مانند کروڑ ہا آدمی پیدا کر دے ۔ یہ اس سے بھی بڑھکر بہتر جیسے کہ اس نے کہا " اب خدا بتاتا ہے " دیکھو میں اسکا ثانی پیدا کرونگا جو اس سے بہتر ہوگا جو غلام احمد ہے ۔ یعنی احمد کا غلام ۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ۔ اس سے بہتر ۔ غلام احمد ہے " مرزا ناصر احمد ۔ یہ حوالہ کونسا ہے ؟
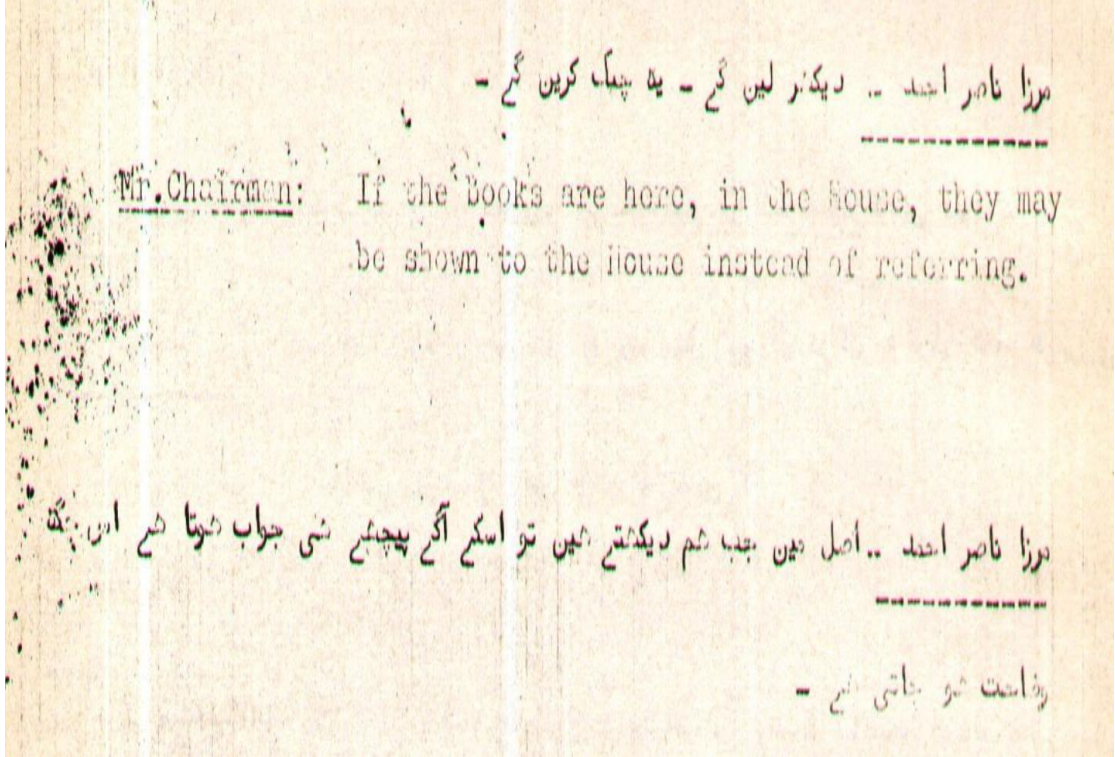
F.5

<table>
<tr>
<td>مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی</td>
<td>
اٹارنی جنرل ۔ "یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید
اس مہم سے بڑھکر ہوے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہونگا ۔"
(دافع البلا صفحہ ۱۲ ۔ اور ۲۰)
دو quotations
اور یہ دو آگے کرتے ہیں ۔
مرزا ناصر احمد : دافع البلا کا صفحہ کونسا ہے ۔
اٹارنی جنرل ۔ صفحہ ۱۲ ۔ اور ۲۰ ۔ دو کوٹیشنز ہیں ان کی یہ دو آگے ۔
"ظاہر ہے طبع بیوں کا وقت ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گذر گیا ۔ اب
دوسری قسم باقی رہتی کہ پہلے نشانوں سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے ۔ اور مقدر تھا کہ اسکا وقت
مسیح موعود کا وقت ہو ۔ اس طرح کہ خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے "سبحان علی الذی ۔
یہ سورۃ الہار ۔ ۱۲ ۔
279
(کاروائی7/8/1974ص42)
</td>
</tr>
</table>

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	مرزا ناصر احمد ۔۔ دیکھ لیں گے ۔ یہ چیک کریں گے ۔ Mr. Chairman: If the Books are here, in the House, they may be shown to the House instead of referring. مرزا ناصر احمد ۔۔ اصل میں جب ہم دیکھتے ہیں تو اسکے آگے پیچھے سے جواب ہوتا ہے اس جگہ وضاحت ہو جاتی ہے ۔ (کاروائی 1974/8/7 ص 43)

F.5

<table>
<tr>
<td>مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی</td>
<td>
مرزا ناصر احمد ۔ دیکھ لیں گے ۔ یہ چیک کریں گے ۔

Mr. Chairman: If the books are here, in the House, they may be shown to the House instead of referring.

مرزا ناصر احمد ۔ اصل میں جب ہم دیکھتے ہیں تو اسکے آگے پیچھے بھی جواب ہوتا ہے اور ایک واسطہ ہو جاتی ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ کیا انہوں نے کہا ہے کہ میرے لئے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج گرہن دونوں اب کیا تو انکار کرے گا ؟ اعجاز احمدی صفحہ ۷۱ ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہ چیک کریں گے ۔ اس کے سیاق و سباق کا علم نہیں ۔

Mr. Abdul Aziz Bhatti: We are prepared to produce the books.
Mr. Chairman: The first question would be whether these writings are admitted.
Attorney General: That is what I ask that he will lik to know what comes before and after, but he has not denied.
Mr. Chairman: The explanation will only come later.
Attorney General: He says he will have to read it from the original.
</td>
</tr>
</table>

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	مرزا ناصر احمد ۔ آج صبح ایک ایسا حوالہ پیش کیا گیا جسکا وجود ہی نہیں تھا ۔ ایسی چیز کا حوالہ تھا جو چیز ہی نہیں تھی ہمیں وقت دے دیں ۔ Attorney General: There might be some bona fide mistake of fact, but when the book is available it can be handed over and the other members of delegation can verify those. اٹارنی جنرل ۔ صفحہ نمبر ۱۲ اور ۲۰ ۔ مرزا ناصر احمد ۔ وہ تو لکھا لیا ہے ۔ جناب چیئرمین ۔ آپ انتظام کریں کہ ان کو کتابیں دے دیں ۔ عزیز بھٹی صاحب آپ انکو کتابیں دے دیں ۔ Attorney General: If I give the quotation then I forget the subject. I wanted to clarify. Mr. Chairman: By the time you read the quotation, the books may be handed over and by the time you finish they can reply. (کاروائی 1974/8/7 ص43)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	جناب چیئرمین ۔ میں یہ چاہتا تھا کہ آپ نے حوالے دے دیئے ہیں ادھر آجائیں ۔ وہ پڑھیں گے اور ہم اس پر (Item) اس پر ہنسا دیں گے ۔ اٹارنی جنرل ۔ حوالہ جات پڑھیں گے آپ لائبریرین سے کتاب لیکر فوراً اکٹھے حوالے کردیں ۔ مرزا ناصر احمد ۔ آج صبح ایک حوالہ رہ گیا تھا وہ پڑھ دیتا ہوں آپ نے کل یہ فرمایا تھا کہ [illegible] میں اپنا ولی ہی کے [illegible] دے دیں ۔ وہ میں آپ کو دے دوں ؟ اٹارنی جنرل ۔ دے دیں ۔ Mr.Chairman: Yes, Mr.Attorney General, please continue. اٹارنی جنرل ۔ اگر یہ بہت ہی لمبا بیان ہے تو آپ داخل کردیں ۔ مرزا ناصر احمد ۔ مودودی کی اصطلاحیں جو سلف صالحین نے بیان کی ہیں اور جو ہم نے بیان کی ہیں وہ دو صفحوں کی [illegible] ہیں ۔ Attorney-General: We are filing them on the record because it is very lengthy, then we will see if there is any question.

F.5

<table>
<tr>
<td>مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی</td>
<td>
اٹارنی جنرل ۔ میں نے آپ سے پہلے پوچھا تھا ۔ "مہدی میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے
کیونکہ مہدی تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے"......
مرزا ناصر احمد ۔ اگر اجازت دیں تو میں شام کو فائل کرا دیں اسکی نقل اپنے پاس رکھ لیں گے ۔
اٹارنی جنرل ۔ حوالوں کا کاپی چوہدری صاحب اپنے ریکارڈ میں رکھنا چاہتے ہیں اگر آپ دے دیں۔
مرزا ناصر احمد ۔ [illegible] اسوقت تو ہمارے دوست جو ادھر بیٹھے تھے ان کے پاس ہے ۔ وہ [illegible]
واپس دے دیں ۔
اٹارنی جنرل ۔ وہ تو واپس دے دیں گے ۔
مرزا ناصر احمد ۔ [illegible] سے ایک کاپی ہمارے دوست نے بھیجی تھی ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں ۔
Attorney-General: Because you have relied on it. If it is not on the record......
Mirza Nasir Ahmad: I relied on that.
Attorney-General: You relied on that document.
(کاروائی 1974/8/7 ص44)
</td>
</tr>
</table>

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	مرزا ناصر احمد ۔ اسکا جواب کیا ہے؟ حضور، آپ جواب سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ میں ا ور explain کروں یا نہیں ؟ اٹارنی جنرل ۔ پہلے تو admit کریں کہ یہ ہے کہ یا نہیں ۔ Mr.Chairman: Mr.Attorney-General, just a minute. The witness is aided by four members of delegation. Their object is to assist the witness because it is a matter which needs quite at length certain discoveries or certain documents. That is why there are two aspects. When Attorney-General puts the question, the witness has either to search it out and say 'yes' or 'no'. Where the question of document is concerned, the book shall be handed over to the members of the delegation. They can verify and tell the witness whether it exists or does not exist. Attorney.General: That is what I say, sir. I told the witness first you verify whether they exist or not and then clarify. Mr.Chairman: That is for the witness there and then. He can give explanation afterwards. That is up to the witness, he may explain afterwards.

F.5

	مرزا ناصر احمد۔ یہ میں سمجھ گیا۔ اسکے بعد جو ہے اتنا وقت تو ملنا چاہیئے ------

اٹارنی جنرل۔ اگر آپ سمجھتے ہیں اسکے جواب کیلئے آپکو ٹائم کی ضرورت ہے تو ----

: Naturally, you can ask for time.

Mr.Chairman: I may remind honourable Members that there are two types of references being asked: references from all books of the witness.

Attorney General: There are two ways of looking at it. There are questions that could be answered straight away; there is no reason to ask for time. But those questions

283

(کاروائی7/8/1974ص46)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	 Refrence Attorney-General: you want more time? Mr.Chairman: But the writing is [illegible]. Attorney-General: The writing is admitted. Mirza Mohammad Nasir: The writing is admitted that it is. 284 (کاروائی 1974/8/7ص47)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	Mr.Chairman: Next writing. Sardar Maula Bakhsh Soomro: This is not admission or denial - or whether he has accepted in toto? Mr.Chairman: It has been accepted and the witness says that he will explain. Attorney-General: He says that he will see the books which have been brought. Mr.Chairman: Next writing - for the present we will confine only to four or five references. اٹارنی جنرل ۔ نزول مسیح صفحہ ۳۶ اور نزول مسیح صفحہ ۸۱ مرزا ناصر احمد ۔ یہ یہاں مل نہیں رہا ۔ اٹارنی جنرل ۔ " [illegible] میں اور شرابی مسلمانوں میں بڑا شور ہے کیونکہ مسیح [illegible] تو اس وقت ابتدائی تاثیر . . . مرزا ناصر احمد ۔ یہ ضمیمہ نزول مسیح کا ہے ۔

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	اگر ان کے حوالہ جات جو ممبر صاحبان نے دیئے ہیں اور نہیں [illegible] ان کتابوں کے جو یہاں ہیں [illegible] ہیں اور ہیں کم از کم [illegible] chapter [illegible] - اس میں جس جس ممبر کے [illegible] کے سوالات میں [illegible] ہیں اور اٹارنی جنرل صاحب حوالہ جات پوچھ رہے ہیں - اٹارنی جنرل - ایڈیشن جو یہاں ہیں [illegible] اور حوالہ جات نہیں اور وہاں کچھ اور [illegible] ہو رہی ہیں - Mr.Chairman: It takes about 10-15 minutes to dig out a reference. Attorney General: But it can be sorted out quickly if it is properly referenced, جناب چیئرمین - [illegible] - Now after the adjournment those members who have given references in their questions should arrange the referenced books properly. اگر حوالہ جات پوچھتے ہیں - The change of edition or place is no excuse. اگر آپ نے اپنا کام دکھانا ہے تو وہ حوالہ جات تلاش کرکے دیں یہ نہیں کہ تلاش کرتے ہیں [illegible] or you say مل جائے [illegible] Reference [illegible] ہے یہ کتاب نہیں ہے یہ exist- نہیں کرتی -

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	Mr.Mohd Hanif Khan: Not all the members of the Steering Committee, but only those who are conversa[illegible] Mr.Chairman: This is the responsibility of everybody. Everybody is responsible. انہوں نے سوالات کا نوٹس دیا ہے ۔ or those who are conversant with this. اور ان کے بعد جب اٹارنی جنرل صاحب سوالات public کریں تو سوالات ان کے پاس ہیں ۔ سارے سوالات [illegible] [illegible] ۔ The first question should be that you admit or not admit. Then explanation will follow. [illegible] Law yes [illegible] facts document [illegible] ۔ With these remarks......
	(کاروائی 1974/8/7 ص۔50)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	جناب عبدالحمید جتوئی ۔ جناب عرض یہ ہے کہ جب اٹارنی جنرل صاحب ایسے سوالات پوچھتے ہیں اور ہیں حوالہ جات کتاب کے تو مناسب یہ ہے کہ وہ کتاب سوال کے ساتھ دی جائے ۔ جناب چیئرمین ۔ یہی میں نے کہا ہے ۔ جناب عبدالحمید جتوئی ۔ دوسری عرض یہ ہے کہ یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ جب اٹارنی جنرل صاحب ان سوالات پوچھتے ہیں تو یہ پہلے ان کے پاس لکھا ہوا موجود ہے ۔ میرا اندازہ یہ سوالات ہوئے ہیں یہ کیسے ہوئے ہیں آپ خود اندازہ لگائیں ۔ یہ پہلے کی طرح ہے جیسے لئے لکھ کر جواب لے آئیں ۔ میں سمجھتا ہوں اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہاؤس کے ممبران میں سے یا ہم میں سے ایسا ہوتا ہے ۔ کون کرتا ہے وہ آپ بہتر جانتے ہیں ۔ Mr.Chairman: The rest shall not be reported. The Reporters should leave the Hall. (کاروائی 7/8/1974 ص51)

F.5

حضرت امام حسین کے حوالہ سے سوال کے جواب میں کاروائی دائیں طرف درج ہے۔ مولوی صاحب نے اسے مکمل درج کرنے کی بجائے یہ لکھا ہے۔ باقی حذف

شام چھ بجے صاحبزادہ فاروق علی صاحب کی زیر صدارت اجلاس شروع ہوا۔

مرزا ناصر: دیکھیں، مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت بڑا فرق ہے۔ یہاں "حسینکم" کم کی ضمیر ہے، وہ اس مطلب کو ظاہر کر رہی ہے کہ جو لوگ حضرت حسین کی پرستش کرتے ہیں، ان کی قبر پر سجدہ کرتے ہیں، ان کو خطاب کیا۔

اٹارنی جنرل: ریفرنس یہ تھا کہ مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ "تمہارا" کون ہو سکتا ہے۔

مرزا ناصر: وہ لوگ۔

اٹارنی جنرل: ہم وکیل لوگ ہیں، ہم الفاظ کو ان کے ظاہری معنی پہناتے ہیں۔ سیدھے سادے معنی، یہ کہنا کہ تمہارا حسین، اس کا مقصد ہے کہ مرزا صاحب کے کچھ نہیں لگتے اور پھر کہ وہ مجھے امداد و تائید خدا ہر وقت مل رہی ہے اور حضرت حسین کو نہیں ملی۔ کیا لکھنا و کہنا مناسب تھا مرزا صاحب کے لیے۔

مرزا ناصر: تمام اشعار پڑھ لیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 95)

(The Special Committee re-assembled at 6.00 P.M. Mr. Chairman, Sahibzada Farooq Ali, in the chair).

Mr. Chairman: Yes, the Attorney-General.

Attorney-General: Are you ready with some replies?

مرزا ناصر احمد: ایک ہمیں کتاب چاہئے جو تذکرۃ الاولیاء یہاں موجود ہے؟ ہم نے [illegible]

اٹارنی جنرل: تذکرۃ الاولیاء ——

مرزا ناصر احمد: اور ایک ارشاد رسالہ ہے۔

اٹارنی جنرل: یہ لاحول سے لے آئیں گے جو باقی ریفرنس ہیں وہ ہیں ——

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں ایک یہ سوال تھا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ فرمایا ہے

[illegible]

(کاروائی 1974/8/7 ص52)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	"وانکم حسین ـــ جلد ۲" ہمارا یہ ایمان ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ تمام مخلوق کے سردار ہیں اور ہر ایک شخص ان کی شفاعت سے نجات پانے کا امیدوار ہے، باقی تا تر یہ وہ لوگ ہیں جو اس نظم میں مخاطب ہیں ۔ اس نظم میں وہ لوگ مخاطب ہیں جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے محبت اور پیار کرنے والے اور آپ کی زندگی کو اسوہ حسنہ سمجھنے والے اور آپ کے اسوہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا یہ ان کا مذہب ہے ۔ اٹارنی جنرل : یہ آگے فرماتے ہیں جی کیونکہ میں ایک ریفرنس چاہتا ہوں "مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے ہر وقت خدائی تائید اور امداد مل رہی ہے" مرزا ناصر احمد : میں اس کی تشریح کر دیتا ہوں، ساری نظم کو سامنے رکھ کر کیونکہ مجھے امام حسینؓ کی طرح اللہ تعالیٰ کی تائید ہر وقت حاصل ہے ۔ اٹارنی جنرل : کس طرح ؟ مرزا ناصر احمد : ہاں اصل حسینؓ کی طرح --- اٹارنی جنرل : کیونکہ وہ جو حسینؓ ------ مرزا ناصر احمد : .... وہ بھی حسین کا ذکر کیا ہے --- Attorney-General: We are lawyers, we interpret words in their literal plain, simple meaning and ... Mirza Nasir Ahmad: Then please read out the whole of these verses. Attorney-General: If those meanings are not clear then, if something the author himself or the law itself says, now here it is so clearly written; (کاروائی1974/8/7ص53)

F.5

[illegible] (کاروائی 7/8/1974 ص54)	مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	(کاروائی 1974/8/7 ص56)

F.5

مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی	[illegible] (کاروائی 1974/8/7 ص 57)

F.5

دائیں طرف اَصل کاروائی اور مولوی صاحب کی درج ذیل کاروائی میں فرق ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر: یہ دعویٰ نہیں بلکہ یہ میرا عقیدہ ہے اس لیے کہ یہ مہدی اور مسیح ہیں اس لیے تمام سے افضل ہیں۔

اٹارنی جنرل: یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد بوجہ مسیح موعود ہونے کے تمام انبیاء و اولیاء سے افضل ہے، سب سے برتر ہے؟

مرزا ناصر: آپ نتیجہ پکڑ لیتے ہیں۔ (قہقہہ)

اٹارنی جنرل: آپ نے کہا کہ حضور علیہ السلام کے سوا تمام سے افضل، مگر آپ لوگوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد، حضور علیہ السلام سے بھی افضل ہے۔ آپ کے اشعار ہیں:۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار "البدر" قادیان، 25 اکتوبر 1906ء)

مرزا ناصر: مگر ان کی تو تردید کر دی گئی تھی۔

اٹارنی جنرل: کس نے تردید کی۔

مرزا ناصر: ہمارے خلیفہ مرزا محمود نے۔

اٹارنی جنرل: آپ کے خلیفہ کہتے ہیں کہ یہ غلط ہیں اور خود مرزا ان کو سن کر کہتا ہے جزاک اللہ اور خوشخط لکھوا کر گھر جا کر لگا دیتا ہے۔ ("الفضل" قادیان، 22 اگست 1944ء) آپ کے مسیح کہتے ہیں کہ یہ ٹھیک ہیں، خلیفہ کہتے ہیں کہ غلط، آپ بتائیں کہ ان دونوں میں سے صحیح کونسا ہے۔

مرزا ناصر: میں چیک کروں گا۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔97)

مرزا ناصر احمد۔ نہیں سب انبیاء سے نہیں۔ ہمارا تو یہ ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء کی
اکمل آپکے تمام امر السلطان بننے کے نتیجہ میں آپکے پاؤں میں آپکے جگہ پائی۔

اٹارنی جنرل۔ آپ نے فرمایا تھا کہ وہ آنحضرت کے قدموں میں بیٹھنے کے باوجود تمام انبیاء پر
افضلیت رکھتے ہیں کیونکہ انکا مقام ظل ہے یہ مرزا صاحب کی موجودگی میں ایک شاعر اکبر صاحب نے ایک نظم
پڑھی۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکبر
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

مرزا ناصر احمد۔ اسکی تو تردید شائع ہو چکی ہے کہا گیا کہ اگر انہوں نے یہ مطلب لیا تو
بڑا کفر ہے۔

اٹارنی جنرل۔ انکی موجودگی میں کہا گیا اور انہوں نے جزاک اللہ کہہ کر قبول کیا۔

مرزا ناصر احمد۔ یہ کہاں لکھا کہ موجودگی میں پڑھا؟

اٹارنی جنرل۔ میرے پاس ہے۔

مرزا ناصر احمد۔ آپکے پاس تو سوال ہے۔ اس کا حوالہ کیا ہے؟

اٹارنی جنرل۔ ۱۹۰۶ع میں یہ واقع اخبار البدر میں ——————

مرزا ناصر احمد۔ ٹھیک ہے ۱۹۳۴ع میں اسکے متعلق بڑی واضح تحریری تردید بھی آ گئی تھی

اٹارنی جنرل۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ع کا یہ حوالہ ہے مرزا صاحب نے قصیدہ سنکر مندرجہ ذیل اشعار
کو اپنی شان میں بہت پسند کیا ——————

مرزا ناصر احمد۔ اسکا حوالہ کیا ہے۔

اٹارنی جنرل۔ البدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶

مرزا ناصر احمد۔ اسکی تردید آ گئی ہے۔

اٹارنی جنرل۔ آ گیا ہے۔

298

(کاروائی1974/8/7ص61)

F.5

<table>
<tr>
<td>مولوی نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی</td>
<td>
مرزا ناصر احمد ۔ اور اسکا مطلب یہ کہ یہ درجے میں بڑے ہیں تو یقیناً کفر ہے لیکن اگر مراد
یہ ہے کہ اس زمانے میں اشاعت دین زیادہ ہوئی تو یہ قرآن کریم کے مطابق ہو گا لیکن ایسے الفاظ پھر بھی
ناپسندیدہ اور بے ادبی کے ہیں ۔
اٹارنی جنرل ۔ یہ تردید مرزا صاحب کی تو نہیں ہو سکتی یہ مرزا بشیر احمد کی ہو گی ۔
مرزا ناصر احمد ۔ یہ جو آپکی موجودگی میں پڑھا گیا ۔ اسکا تو یقین ہے وہ نہیں ہے ۔
اٹارنی جنرل ۔ اسکو DENY کیا گیا کہ انکی موجودگی میں نہیں پڑھا گیا ؟ یا انہوں
نے APPROVE نہیں کیا ۔
مرزا ناصر احمد ۔ اس پر بڑا سخت نوٹ ہے اور کسی نے مجھے بتایا تھا کہ ——————
بہرحال قاضی اکمل تو ہماری AUTHORITY نہیں ہے ۔
اٹارنی جنرل ۔ میں انکو AUTHORITY نہیں سمجھتا لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب کی
موجودگی میں یہ نظم پڑھی گئی یہ سنکر پسند کر کے جزاک اللہ کہتے ہیں ۔
مرزا ناصر احمد ۔ یہ بالکل غلط بات ہے میں "بد زبانی" دیکھے بغیر یہ کہتا ہوں کہ یہ غلط ہے ساری
ساری کتابیں ، ساری ساری تربیت ، سارے سارے اعمال اور ساری ساری جدوجہد اسکا انکار اور تردید کر
رہی ہے ۔
(کاروائی 1974/8/7 ص62)
</td>
</tr>
</table>

F.5

اٹارنی جنرل۔ میں آپ سے حضرت امام حسینؓ کے بارے میں مرزا صاحب کا قول ہے اسکے بارے میں

[illegible] اور مرزا [illegible] اعجاز احمدیہ صفحہ ۸۲ پر ہے ۔

"تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا ۔ تمہارا ورد صرف حسین ہے ۔ کیا تو انکار کرتا ہے ۔

پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے ۔"

مرزا ناصر احمد۔ [illegible] شرک کی مثال دی ہے کستوری اور اسکا مقابلہ کیا گیا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ کستوری اپنے آپ کو کہا ہے ۔

مرزا ناصر احمد۔ نہیں نہیں ۔ یہ توحید باری تعالیٰ اور شرک اسکی مثال ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے [illegible] مسلمان اتمام حجت کے بعد غلام احمد صاحب پر

299

(کاروائی7/8/1974ص62)

اعجاز احمدی کے شعر کے حوالے سے کاروائی دائیں طرف درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے محرف ومبدل کر کے درج ذیل کاروائی لکھی ہے

اٹارنی جنرل: لیجئے مرزا نے کہا کہ تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے' کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔ ("اعجاز احمدی" ص 82' مندرجہ "روحانی خزائن" ص 194' ج 19)

مرزا ناصر: ہاں لکھا ہے مگر شرک کی تردید میں۔

اٹارنی جنرل: شرک کی تردید میں' توحید کو کستوری اور حسینؓ کے ذکر کو گوہ' گندگی سے تشبیہ دینا ٹھیک ہے؟

مرزا ناصر: نہیں' نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔97۔98)

F.6

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے کہا تھا کہ ہر مسلمان اتمام حجت کے بعد غلام احمد صاحب پر ایمان نہیں لاتا یا انکو نبی نہیں مانتا تو وہ آپ نے کہا ——————

مرزا ناصر احمد ۔ انکے دعوے کو نہیں مانتا ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے کہا تھا کہ وہ کافر ہیں ، ایک LIMITED SENSE میں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ ہر وہ شخص جو کھڑا ہو کر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خاتم النبیین آنحضرت محمد پر ایمان لایا اسکو ہم کلی SENSE میں کافر نہیں کہہ سکتے ۔

اٹارنی جنرل یعنی LIMITED SENSE میں ۔

مرزا ناصر احمد : جس طرح سے حدیث میں آیا کہ جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا ۔

(کاروائی 1974/8/7 ص 62۔63)

اَصل کاروائی کے صفحہ 62 تا 93 قریبا 30 صفحات پر مشتمل مسئلہ کفر و اسلام پر بحث درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں ان 30 صفحات کو صفحہ 98 تا 100 کے نصف تک درج کیا ہے اور اختصار و ایجاز کا کمال دکھایا ہے اور اس تمام تر تحریف کے ساتھ دعوی یہ ہے کہ "قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی" اور اس میں اکثر جو جوابات حضرت صاحب کی طرف سے دیئے گئے وہ یا تو مکمل طور پر چھوڑ دیئے گئے یا ان میں نامناسب قطع و برید کر دی گئی۔ ملاحظہ فرمائیں

اٹارنی جنرل: آپ نے کہا کہ جو مرزا کو اتمام حجت کے باوجود نہیں مانتا' وہ؟
مرزا ناصر: دعوئ کو نہیں مانتا۔
اٹارنی جنرل: آپ نے کہا کہ وہ کافر ہیں محدود معنوں میں؟

(تاریخی قومی دستاویز ص۔98)

F.6

اٹارنی جنرل: محدود معنی یا کیٹیگری میں خلط ملط ہے' اس کی وضاحت کریں۔ مثلاً جن انبیاء کا قرآن مجید میں ذکر ہے' ان کا منکر کون ہے۔ مرزا ناصر: کافر' اتمام حجت کے بعد۔ اٹارنی جنرل: اتمام حجت کے بعد مرزا کا منکر۔ آپ کے عقیدہ میں اس کو ماننا بھی قرآن کا حکم ہے تو؟ مرزا ناصر: کافر ہو گا ان کا منکر بھی یعنی مرزا صاحب کا منکر بھی کافر ہو گا۔ مگر اتمام حجت کے بعد۔ اٹارنی جنرل: اتمام حجت کیا معنی؟ مرزا ناصر: اتمام حجت ہو گا ہماری دلیل قبول کرنے کے بعد۔ اٹارنی جنرل: اتمام حجت کا یہ معنی دنیا کی کسی ڈکشنری میں آپ دکھا سکتے ہیں کہ ہماری دلیل قبول کرنے کے بعد؟ مرزا ناصر: وہ انکار کرتے ہیں اور دل یقین سے پر ہیں۔ اٹارنی جنرل: یہ اتمام حجت نہیں کہلاتا؟ مرزا ناصر: میرے نزدیک یہی اتمام حجت ہے۔ اٹارنی جنرل: لغت میں ہے کہ بحث و تمحیص عقلی استدلال اور سمجھانے کا نام اتمام حجت ہے۔ اچھا یہ بتائیں کہ ابوجہل پر اتمام حجت ہو گیا تھا؟ مرزا ناصر: میں اس وقت نہیں تھا' بتا نہیں سکتا۔ اٹارنی جنرل: آپ مرزا کے زمانہ میں بھی تو نہ تھے' پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔	(۶۵) اٹارنی جنرل کیٹگری میں مجھے کچھ confusion ہے۔ جو کسی نبی کو نہیں مانتا جیسا کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ جن انبیاء کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے یعنی حضرت عیسیٰ یا حضرت موسیٰ کو نہیں مانتا، آپ ان کو دیگر بھی مسلمان سمجھتے ہیں۔ مرزا ناصر احمد جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ میں خاتم الانبیاء کے ان احکام کو بطور بغاوت نہیں مانتا، اسکو ہم مسلمان نہیں سمجھتے۔ اٹارنی جنرل بالکل کافر ہو جاتا ہے؟ مرزا ناصر احمد اور اگر اتمام حجت ہوا ہی نہیں۔ مثلاً نا سمجھی میں یا جب تک اتمام [illegible] جسکو ناظرہ قرآن ہی نہیں آتا، اگر کسی کے ذہن میں ایسا خیال آئے تو وہ اسکو کافر نہیں بناتے۔ اٹارنی جنرل جو شخص مرزا غلام احمد کو اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا وہ بھی اسی کیٹیگری میں ہو گا؟ مرزا ناصر احمد وہ بھی اسی کیٹگری میں ہو گا۔ اسکے معنی یہ ہونگے کہ [illegible] ان پر واضح ہو گیا کہ خدا اور محمد کے احکام کے مطابق مہدی کو ماننا ہے اور یہ وہی مہدی ہے جو محمدی ہے۔ اسکے باوجود نہیں مانتا۔۔۔
(تاریخی قومی دستاویز ص۔98)	(کاروائی 1974/8/7 ص65)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	اٹارنی جنرل: یہ آپ نے کیسے conclude کیا کہ اس کی سمجھ میں آگیا اور وہ convince ہو گیا۔ آپ ابھی کہتے ہیں کہ اس کا وقت شام ہے اور اس کی دلیلات دیتے ہیں۔۔۔۔ مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ اگر وہ اتمام حجت کے بعد نہیں مانتا۔ اٹارنی جنرل: اگر وہ after explanation نہیں مانتا۔ مرزا ناصر احمد: اتمام حجت کا مطلب ہی یہ ہے۔۔۔ اٹارنی جنرل: یہ آپ کہتے ہیں کہ اس کو یہ یقین آجائے یا وہ سمجھ جائے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہاں Clarification کی ضرورت ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں غلام احمد کو نہیں مانتا ہوں کیونکہ یقین نہیں ہو گیا۔ پھر کہتا ہے میں نہیں مانتا۔ وہ تو سمجھ لیں کہ یقین کرنے کے باوجود باغی ہو گیا۔ ایک کہتا ہے کہ آپ نے explain کیا میرا دل نہیں مانتا۔ ۔۔۔ convince نہیں ہوں۔ مرزا ناصر احمد: اگر واقعی اتمام حجت نہیں تو پھر وہ convince۔۔ اٹارنی جنرل: اتمام حجت تو ہو گیا، explain ہو گیا۔ (کاروائی 7/8/1974 ص66)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	مرزا ناصر احمد: الہام حجت کا صرف ہماری دلیل قبول کرنے کے بعد۔ اٹارنی جنرل: الہام حجت کا ڈکشنری میں یہ مطلب تو نہیں کہ ہماری دلیل قبول کرنے کے بعد۔ (کاروائی 7/8/1974 ص67)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	(۱۸) مرزا ناصر احمد = وہ انکار کرتے ہیں اور آپ کے دل یقین سے بھرے ہیں۔ اٹارنی جنرل = یہ اتمام حجت نہیں ہوتا۔ Clarification میں چاہتا ہوں۔ مرزا ناصر احمد = میرے نزدیک یہی اتمام حجت ہے۔ اٹارنی جنرل = دلیلوں کی تمام arguments اور تمام reasoning explain کرنے کے بعد اگر پھر بھی کوئی شخص convince نہیں ہوتا۔ مرزا ناصر احمد = اگر وہ ..... ہو گی ..... تو شبہ کا اسکو زیادہ فائدہ پہنچے گا اور اس کے اوپر وہ حکم نہیں لگے گا اٹارنی جنرل = کیا ابوجہل پر اتمام حجت ہو گیا تھا۔ مرزا ناصر احمد = میں تو اس وقت نہیں تھا۔ بتا نہیں سکتا۔ اٹارنی جنرل (کاروائی7/8/1974ص68)

F.6

99

مرزا ناصر: خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب کو پڑھا ہے۔

اٹارنی جنرل: آپ کی نیت یا تعلیم کا سوال نہیں ہے، اتمام حجت کا سوال ہے؟

مرزا ناصر: ایک آدمی کو معلوم ہے اور مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا، وہ محدود معنوں میں کافر ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک آدمی نے مرزا صاحب کا نام نہیں سنا، وہ کس زمرہ میں آئے گا؟

مرزا ناصر: نام نہیں سنا۔

اٹارنی جنرل: ہاں میں پوچھ رہا ہوں۔ (قہقہہ)

مرزا ناصر: جس قسم میں آئے گا۔

اٹارنی جنرل: آپ گول کر رہے ہیں مگر آپ کے والد نے تو کہا کہ جس نے مرزا غلام احمد کو نہیں مانا، چاہے اس نے مرزا کا نام بھی نہ سنا ہو، وہ کافر ہے۔

("آئینہ صداقت" ص 35)

مرزا ناصر: ہاں ہاں کہا ہے مگر خارج از اسلام۔

اٹارنی جنرل: آپ کے لٹریچر میں مرزا کے منکرین کے لیے دونوں لفظ ہیں کہ مرزا کے منکرین نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

("کلمۃ الفصل" ص 110) یہ آپ کے مرزا بشیر ایم۔ اے کا قول ہے۔ کیا یہ فالتو بات کہی۔

مرزا ناصر: نہیں، کیا یہ دونوں ایک معنی میں کہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج۔

اٹارنی جنرل: مجھ سے کیا پوچھتے ہیں، "آئینہ صداقت" آپ کے باپ کی اور "کلمۃ الفصل" آپ کے چچا کی، دونوں موجود ہیں، آپ ان کو دیکھ سکتے ہیں۔

مرزا ناصر: اچھا چلئے، سمجھئے کہ یہ لفظ زائد ہے۔

اٹارنی جنرل: سمجھئے چلئے نہیں، بلکہ وہ سوچ سمجھ کر الفاظ استعمال کر رہے

(تاریخی قومی دستاویز ص۔99)

[illegible] تو اس وقت نہیں تھا۔ بتا نہیں سکتا۔

اٹارنی جنرل: جب مرزا غلام احمد زندہ تھے تو اس وقت آپ پیدا نہیں ہوئے تھے۔

مرزا ناصر احمد: جی نہیں۔ لیکن میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں نے بڑی دیانتداری سے ان کے دعویٰ کا خود مطالعہ کیا اور سمجھا اور پایا [illegible] اور جو کچھ میں [illegible] ہوں۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب دیکھیں آپ کی نیت کا سوال نہیں ہے [illegible]

مرزا ناصر احمد: جو سوال ہے وہ میری نیت کا ہے۔ آپ الفاظ [illegible]

(کاروائی 1974/8/7 ص 68)

F.6

ہیں' زائد یا فالتو نہیں؟ مرزا ناصر: میرا مقصد ہے کہ آپ کے اظہار اعتقاد کے خلاف وہ بات ہے۔ اٹارنی جنرل: غیر احمدیوں کے بارے میں کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج کیا میری دانست میں' وہ صاف کہہ رہے ہیں کہ کافر ہیں' مسلمان نہیں؟ (تاریخی قومی دستاویز ص۔100) مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	(69) اٹارنی جنرل: آپ اور دل کی نیت پر شک کر رہے ہیں؟ مرزا ناصر احمد: دیکھیں سوال آپ نے کیا۔ اٹارنی جنرل: آپ sensibly believe کرتے ہیں، میں اسکو doubt نہیں کرتا۔ مگر آپ یہ کہتے ہیں کہ میں مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا۔ اس لئے میں اتمام حجت کے باوجود مطلب یہ ہے کہ ... مرزا ناصر احمد: میں نے کب یہ کہا ہے۔ آپ میرا مطلب نہیں سمجھے۔ اس لئے آپ الٹا مطلب سمجھ رہے ہیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے علم ... انسان کا تو کام ہی نہیں دل کو دیکھنا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک ایسا شخص ہے جسکو یقین ہو گیا ہے کہ سچے سچا ہے اور پھر وہ نہیں مانتا تو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ مسلمان نہیں اٹارنی جنرل: ٹھیک۔ مرزا ناصر احمد: ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہے جو سب سننے کے بعد کہتا ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آیا تو اسکا جائزہ اللہ لے گا۔ اٹارنی جنرل: What does he mean? کہ سمجھ نہیں آیا کہ argument مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں وہ تو ملا ستر ہی سمجھ سکتا ہے۔ ہم تو یہی بات کر رہے ہیں۔ اٹارنی جنرل: میں ابھی تو یہی بات کر رہا ہوں۔ وہ یہ کہتے ہیں خاتم النبیین کے علاوہ ایک کفر کی غلطی ہوئی ہے اس کے لئے نہیں۔ آپ کے ... 306 (کاروائی 1974/8/7 ص69)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	(71) مرزا ناصر احمد = ہاں جی۔ میں نے حوالہ دیا تھا۔ محمد رسول اللہ میں وہ کافر ہے۔ اٹارنی جنرل: ایک اور ہے جس نے ابھی مرزا غلام احمد صاحب کا نام ہی نہیں سنا اور نہیں مانتا اس وجہ سے کہ نام ہی نہیں سنا وہ کس Category میں آئیگا۔ مرزا ناصر احمد = ایک شخص نے حضرت عیسیٰ کا نام ہی نہیں سنا اور وہ نہیں مانتا۔ وہ کس Category میں آئیگا۔ نہیں مانتا اس وجہ سے کہ اس نے نام ہی نہیں سنا وہ کس Category میں آئیگا۔ اٹارنی جنرل: میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ مرزا ناصر احمد: جس Category میں وہ آئے گا۔ اٹارنی جنرل: اتمام حجت اور انکی ایک ہی Category ہوگی۔ مرزا ناصر احمد: میں نہیں۔ میں نے کب کہا ہے کہ ایک جیسی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اور پیرائے میں کلام کرتا ہے کیونکہ مرزا بشیر الدین احمد صاحب سے سوال ہوا تھا۔ اٹارنی جنرل: ہاں ہاں ہوا تھا۔ مرزا ناصر احمد: جس نے نام تک ہی نہیں سنا ہے وہ بھی کافر ہے محمد رسول اللہ میں نہیں کہوں گا جو شخص۔ اٹارنی جنرل: ایک شخص نے نام تک نہیں سنا۔ مرزا ناصر احمد: ایک شخص نے جو آج سے 2 سال پہلے [illegible] میں پیدا ہوا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی نہیں سنا۔ اس نے [illegible] کا نام ہی نہیں [illegible] بنی اسرائیل کے نبی کا نام ہی نہیں سنا [illegible] 308 (کاروائی 1974/8/7 ص 71)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	(۱۰) ...ہونے کی وجہ سے اس کا کوئی ایمان ہی نہیں۔ اٹارنی جنرل: میں یہ کہہ رہا ہوں۔ مرزا ناصر احمد: جو باقی فرقے ہیں انہوں نے ان پر مسلمہ فتویٰ دیا ہے۔ اٹارنی جنرل: ان پر کفر کا فتویٰ دیا ہے چونکہ ایمان نہیں لائے۔ وہ کہتے ہیں جنہوں نے نام ہی نہیں سنا کافر ہیں۔ مرزا ناصر احمد: چونکہ ایمان نہیں لائے ان پر (intentionally) کفر کا فتویٰ دے دیا۔ اٹارنی جنرل: intentionally میں نہیں کہہ رہا۔ مرزا ناصر احمد: کفر کے معنی intentionally نہیں۔ اٹارنی جنرل: وہ کافر ہو گیا مسلمان نہیں۔ مرزا ناصر احمد: نہیں مسلمان نہ ہوتا اور چیز ہے۔ اٹارنی جنرل: میں یہ کہتا ہوں continuous process ہے میں مسلمان ہوں۔ کلمہ پڑھتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں۔ میں رسول کریم پر ایمان رکھتا ہوں۔ میرا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اسکے لئے natural ہے۔ جو مذہب باپ کا ہے وہی اس کا سمجھا جائے مرزا ناصر احمد: یہ رسول کریم نے فرمایا ہے۔ مرزا غلام احمد نے کیا فرمایا۔ اٹارنی جنرل: میں نے اسکا ایک حوالہ دیا ہے۔ ان کا جنازہ نہیں پڑھتے کیونکہ باپ کا مذہب سمجھا۔ 309 (کاروائی 1974/8/7 ص72)

F.6

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔</td>
<td>مرزا ناصر احمد: انہوں نے ترجمہ کیا ہے۔ جو آپ نے فقرہ کہا ہے وہ آنحضرت کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ حدیث نہیں ہے۔
اٹارنی جنرل: میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ جنہوں نے نام ہی نہیں سنا، وہ کافر۔ جس نے اتمام حجت کی وہ بھی کافر۔ دونوں کس کیٹگری میں آتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں یہ دونوں اس کیٹگری میں آتے ہیں جو کہ ملت سے باہر نہیں۔
مرزا ناصر احمد: دونوں کی ایک Category نہیں بنتی۔ ایک قابل مواخذہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اور ایک نہیں ہے۔
اٹارنی جنرل: جہاں تک کفر کا تعلق ہے دونوں کافر؟
مرزا ناصر احمد: آپ کبھی حالی کفر لے لیتے ہیں اور کبھی کفر اور اسلام دونوں لے لیتے ہیں۔ اس طرح جو ایمان نہیں لایا باوجود عدم علم کے تو جو ایمان نہیں لایا۔ اس وقت ایمان لانے والا آپ کیسے کہہ سکیں گے جو عملاً ایمان نہیں لایا، اس کے متعلق آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایمان لے آیا۔
اٹارنی جنرل: وہ تو گنہگاری کی definition ہو گئی۔
مرزا ناصر احمد: میں گنہگاری کی بات نہیں کر رہا۔ بات صاف ہے جو شخص ایمان نہیں لایا۔ اسے ایمان لانے والا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں، نہیں کہہ سکتے۔
اٹارنی جنرل: جی نہیں۔
310
(کاروائی 7/8/1974 ص73)</td>
</tr>
</table>

F.6

مرزا ناصر احمد: آگے گناہ کا تصور آجاتا ہے۔ اٹارنی جنرل: جو مرزا صاحب پر ایمان نہیں لاتے۔ مرزا ناصر احمد: جو ایمان نہیں لاتے انکو احمدی نہیں مانتے۔ اٹارنی جنرل: تو وہ کافر ہو گیا۔ مرزا ناصر احمد: احمدی نہیں ہوا۔ اٹارنی جنرل: یعنی مسلمان نہیں ہوا۔ مرزا ناصر احمد: جو انکے ماں باپ کا مذہب ہے وہی انکا ہے۔ اگر ماں باپ مرزا غلام احمد پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ مسلمان ہو گیا۔ اٹارنی جنرل: اور وہ اس Category کے کفار میں شامل ہوگا جس میں انکے ماں باپ ہیں۔ مرزا ناصر احمد: نہیں وہ ایسے نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اٹارنی جنرل: کیونکہ آپکا مطلب ہے کہ جو ایک نبی کو نہیں مانتا وہ کافر ہے مرزا ناصر احمد: نہیں کیونکہ ماں باپ اسکے دونوں جو ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمان ہیں۔ ملت اسلامیہ کے افراد ہیں اٹارنی جنرل: وہ مسلمان ہیں ایک پوائنٹ آف ویو سے، میں ایک پوائنٹ آف ویو سے پوچھ رہا ہوں۔ مرزا ناصر احمد: میں بھی ایک پوائنٹ آف ویو سے بتا رہا ہوں۔ میرا پوائنٹ آف ویو یہ ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ 311 (کاروائی 7/8/1974ص74)	مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

F.6

~~۱۷~~ ۷۵

اٹارنی جنرل: باوجود اس کے کہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا۔

مرزا ناصر احمد: باوجود اسکے کہ انکو نبی نہیں مانتا۔ لیکن گنہگار ہے۔

312

(کاروائی 1974/8/7 ص75)

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

F.6
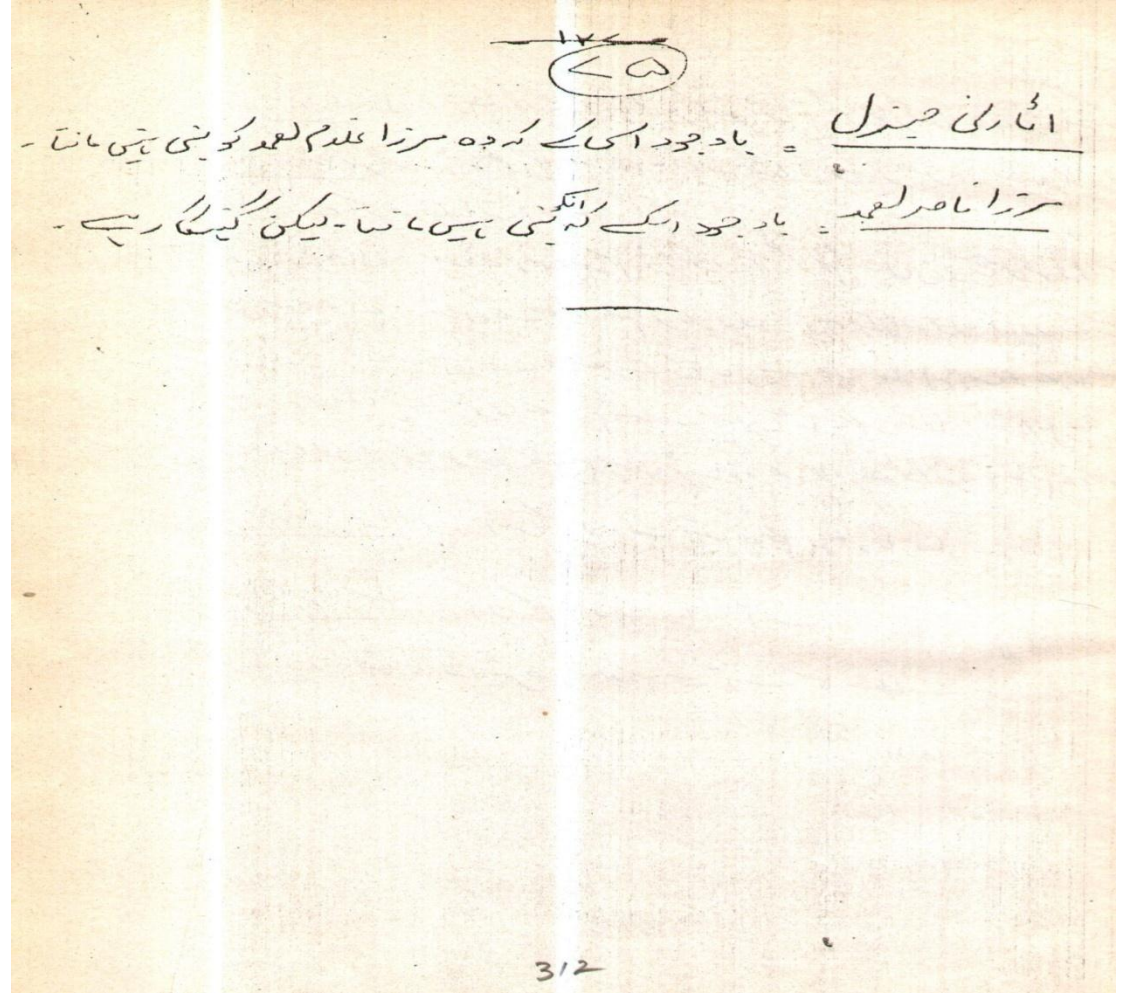
مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	اٹارنی جنرل: جب آپ اُن کو کافر کہتے ہیں تو گنہگار کس معنوں میں کہتے ہیں۔ مرزا ناصر احمد: غیر مسلم نہیں۔ وُہ یہ مفہوم ہوگا کہ غیر مسلم نہیں۔ سپیسیفک اور یہ مطلب ہے کہ میری بات واضح ہو گئی۔ اٹارنی جنرل: میں نے اس پر کل ذکر کیا تھا۔ کہ کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ یہاں تک فقرہ ختم کرتا ہوں۔ اس کے بعد خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام نہیں سنا۔ کل مسلمان جو حضرت مسیح کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے [illegible] ہیں۔ ہو سکتا ہے جنہوں نے نام سنا اور جنہوں نے نام نہیں سنا اور شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام نہیں سنا وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا ناصر احمد: اس کا جواب میں نے کل دے دیا تھا۔ اٹارنی جنرل: جی، مکمل جواب دیا۔ آپ اسے clarify کر رہے تھے۔ دائرہ اسلام سے آپ کا مطلب ہو۔ (جاری ہے) 313 (کاروائی 7/8/1974 ص76)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

- ۱۲۹ -

<u>مرزا ناصر احمد</u>: میں نے آج بھی بتایا تھا کہ اس دائرہ اسلام کا لفظ استعمال کر کے Confusion پیدا کیا ہے - اس لئے Continuity کی اصل حقیقت وہ لے لیتے ہیں -

<u>اٹارنی جنرل</u>: آپ کی writing میں "دائرہ اسلام سے خارج" بار بار آتا ہے -

<u>مرزا ناصر احمد</u>: وہ اس واسطے کہ ہمارے مسلمانوں میں تھا - دائرہ اسلام - دائرہ اسلام اس لئے ہم نے لیا کہ جو دائرہ اسلام کی حقیقت ہمارے ذہنوں میں تھی اسے آپ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں -

<u>اٹارنی جنرل</u>: اور مرزا صاحب - اگر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ؟

<u>مرزا ناصر احمد</u>: یہ جواب کل غالباً آپ نے سُنا -

<u>اٹارنی جنرل</u>: آج آپ نے پھر دائرہ اسلام redefine کیا -

<u>مرزا ناصر احمد</u>: redefine نہیں کیا -

314

(کاروائی 1974/8/7 ص 77)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	اٹارنی جنرل: Clarify کیا؟ مرزا ناصر احمد: کہاں اس کی وضاحت کی۔ اٹارنی جنرل: میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ اس کی ضرورت پڑے گی اور پوزیشن clear ہو۔ مرزا ناصر احمد: یہ جواب آپ دوبارہ پڑھ لیجئے تاکہ ضرورت نہ پڑے۔ اٹارنی جنرل: وہ جواب ریکارڈ پر آ گیا ہے۔ مرزا ناصر احمد: یہ بات اس بیان سے کہ ظاہر میں لوگوں کو جن کو میں مسلمان سمجھتا ہوں جب میں کافر کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میرے ذہن میں گنہگار ہوتا ہے۔ جب مسلمان کافر کا لفظ ہوتا ہے تو میرے ذہن میں دوسری قسم کا کافر ہوتا ہے۔ یعنی گنہگار جس کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں یعنی وہ جو ملت سے خارج نہیں ہے۔ میرے ذہن میں وہ نظریہ ہوتا ہے جس کا اظہار میری کتاب مفردات راغب صفحہ ۲۲ پر کیا گیا ہے جہاں اسلام کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ میرے تینسل میں (جاری ہے) 315 (کاروائی 1974/8/7 ص 78)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	ے ہیں۔ ایک دُون الایمان اور دوسرا فوق الایمان۔ دُون الایمان میں وہ مسلمان شامل ہیں جن کے اسلام کا درجہ ایمان سے کم ہے۔ فوق الایمان درجہ ہے اور ایمان میں اس درجہ جتنا ہوتا ہے کہ وہ معمولی ایمان سے بلند تر ہوتا ہے اس لئے جب میں نے یہ کہا کہ بعض لوگ ے عار یا ہمارے ذہن میں وہ مسلمان تھے جو فوق الایمان کی تعریف کے ماتحت آتے ہیں اور اس گروہ سے خارج ہیں اور ہیں، ہیں۔ مشکوٰۃ میں ایک روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "جو کسی ظالم شخص کی مدد کرتا ہے اور اس کی حمایت کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے"۔ ہے گنہگار لیکن اس کے اوپر حدیث نے کفر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ (جاری ہے) (کاروائی 1974/8/7 ص79)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

(۸۰)

اٹارنی جنرل: صبح آپ نے کہا تھا یہ مخلص ہیں۔ دوسرے اتنے مخلص نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اور اس کا اسلام سے نکلنے کا نام، یہ ہر انسان مانتا ہے۔ کوئی تھوڑا گنہگار ہے کوئی سب سے زیادہ گنہگار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے گناہ معاف کرے۔

اٹارنی جنرل: دائرہ اسلام کے اندر دونوں رہتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: دونوں رہتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: اب آپ نے کہا ہے مخلص ہو یا زیادہ ہو، آپ جو فیصلہ کریں یہ آپ کا ذہن کہے گا وہی ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں۔

اٹارنی جنرل: کیا Criterion ہے؟

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔

اٹارنی جنرل: اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو علم دیا ہے اس کے مطابق۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا علم۔

Mr. Attorney-General: Who will be the judge?

317

(کاروائی 1974/8/7 ص80)

F.6

(۸۱)

اٹارنی جنرل: اللہ تعالیٰ کے علم کو کون جج کرے گا؟

مرزا ناصر احمد: اللہ تعالیٰ۔

Clasification مانگ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: کون کون سی [illegible] میں clarification دے رہا ہوں۔ خود [illegible] کرے گا۔ اس کا مطلب واضح ہے کہ ان کو سزا دے یا نہ دے یا اس دنیا کی زندگی سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، آپ نے فرمایا ہے

Attorney-General: When I say I am a Musalmaan it is not from Mufti Mahmood or Maulana Moodudi to say that I am not.

مرزا ناصر احمد: یہی میں ابھی کہہ رہا ہوں۔

اٹارنی جنرل: تو میں کہتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ پر فیصلہ

(جاری ہے)

318

(کاروائی 1974/8/7 ص 81)

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

F.6

<table>
<tr>
<td>(۸۲)
-۱۳۴-
چھوڑ دیجیے ۔ اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کرتا ہے ۔ آپ ہیں یا نہیں ۔
Attorney-General: If I decide that nobody has to intergere ...
مرزا ناصر احمد: یہی میں نے کہا ہے ۔
اٹارنی جنرل: اس کو ہم کیوں لے لیں ۔
Attorney-General: If you claim a right to concede do you concede the same right to someone else?
مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں ۔ اپنے متعلق میں نے فیصلہ کرنا ہے لیکن دوسرے کے متعلق ہم نے فیصلہ نہیں کرنا ۔
اٹارنی جنرل: آپ دوسرے کے متعلق decide کر رہے ہیں کہ اس category کے کافر ہیں ۔ کیا آپ ان کو رائٹ نہیں دیتے کہ اس category کے کافر ہیں ۔ آپ کس قسم کے کافر ہیں ۔ یہ سوال آتا ہے ۔
مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ آپ میری طرف دو
(جاری ہے)
319
(کاروائی 1974/8/7 ص 82)</td>
<td>مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔</td>
</tr>
</table>

F.6

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔</td>
<td>
بات منسوب کر رہے ہیں جو میں نے نہیں کہی۔
اٹارنی جنرل: میں ایک پرنسپل کی بات کر رہا ہوں۔
مرزا ناصر احمد: جو میں نے بات نہیں کی وہ میری طرف منسوب نہ کریں۔
اٹارنی جنرل: میں نے کل عرض کیا تھا۔ (مداخلت)
Please let me explain.
مرزا ناصر احمد: بالکل۔ میں اپنے آپ کو کوئی Superior نہیں کہتا۔
میں بڑا عاجز انسان ہوں۔
اٹارنی جنرل: پھر اگر آپ یہ حق اپنے آپ کو دیتے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ
میں مسلمان ہوں تو کسی کو حق نہیں کہ وہ کہے کہ آپ مسلمان نہیں۔
مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے۔
اٹارنی جنرل: یہی Right آپ دوسرے کو بھی دیتے ہیں؟
320
(کاروائی 1974/8/7 ص 83)
</td>
</tr>
</table>

F.6

اگر مفتی محمود صاحب کہیں کہ میں مسلمان ہوں

مرزا ناصر احمد: تو وہ مسلمان ہے۔ میں بھی اُن کو مسلمان کہتا ہوں

اٹارنی جنرل: آپ کو یہ حق نہیں کہ آپ کہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہے

پھر اس کے بعد سوال یہ ہے کہ آیا آپ کی Teaching کے مطابق مفتی محمود کس Category میں ہیں۔ آپ کہتے ہیں اس کیٹیگری میں ہیں

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ میں نے یہ نہیں کہا۔

Attorney-General: Let me explain

مرزا ناصر احمد: اس Context میں مسلمان ہیں۔

اٹارنی جنرل: کافر ہیں؟

مرزا ناصر احمد: اس Category کے مسلمان ہیں۔ اُن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کہیں۔

اٹارنی جنرل: یہ کسی Category کے مسلمان ہیں یا نہیں ہیں؟

321

(کاروائی 1974/8/7 ص 84)

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

F.6

(۸۵)

~~۱۲۴~~

مرزا ناصر احمد: بالکل۔ لیکن یہ کہ میں کس Category کا مسلمان ہوں۔ پر ان کو حق نہیں۔ جب ہم یہ حق تسلیم نہیں کرتے اور میں یہ فیصلہ کروں کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں۔ ان کو حق نہیں۔۔۔

اٹارنی جنرل: دیکھیں۔ آپ نے تین Categories بتائیں۔ ایک وہ ہے کہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس میں کوئی آسکتا ہے۔ میں نہیں کہتا۔ کون ہے کون نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: کون۔ ابو جہل آ گیا۔

اٹارنی جنرل: ابو جہل آسکتا ہے یا اور کوئی آسکتا ہے۔ دوسری Category یہ ہے آپ سمجھتے ہیں کہ دائرہ کے اندر ہے مگر مخلص نہیں۔ اس لئے ان کو زیادہ سزا ملے گی مگر وہ کافر نہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں کافر ہیں۔ میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی۔ میں نے یہ کہا کہ زیادہ سزا ملے گی۔ میں نے کل سے عاجزانہ عرض کر رہا ہوں۔

(جاری ہے)

322

(کاروائی 1974/8/7 ص85)

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	(۸۶) -۱۳۸- کہ سزا دینا انسان کا کام نہیں اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اٹارنی جنرل: اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مرزا ناصر احمد: وہ جو مرضی کریں کم کرنا زیادہ کرنا۔ فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل: گنہگار ہیں جہنمی ہیں۔ مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں جہنمی ہیں (محمد بن عبدالوہاب کے مطابق) اور انہوں نے کہا ہے یہ حدیث میں ہے۔ تو میری طرف وہ بات منسوب کیوں کرتے ہیں جس کے کہنے کا میں اہل نہیں ہوں۔ اٹارنی جنرل: آپ سے clarification چاہتا ہوں کہ آپ کس کس category کو کافر سمجھتے ہیں یا نہیں کہ آپ یہ right دیں گے۔ مرزا ناصر احمد: میں نے جو نہیں کہا خدا کے لئے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں۔ میں نے آپ کے سامنے یہ بات رکھی ہے۔ پہلی کتب میں (جاری ہے) 323 (کاروائی7/8/1974ص86)

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔	(۸۷) -۱۳۲- کتاب صالحین - مفردات راغب میں - ابن تیمیہ میں حوالہ تھا۔ ان حوالوں سے یہ پتہ لگتا ہے کہ اسلام ایمان میں بھی فرق ہے۔ اسلام میں ایک فوق کا ایمان ہے اور دوسرا دون الایمان ہے۔ اور ان حوالوں سے جو بات کی . . . . . . اٹارنی جنرل: میں Clarification کررہا ہوں تاکہ پوزیشن clear ہو۔ مرزا ناصر احمد: آپ میری طرف سے کیسے Clarification کرتے ہیں۔ مجھے تو وقت نہیں دیتے Clarification کرنے کا۔ اٹارنی جنرل: مرزا صاحب - آپ کو جتنے وقت کی ضرورت ہے۔ آپ بات کریں۔ میں وقت کی بات نہیں کرتا۔ مرزا ناصر احمد: آپ بات کرلیں پھر مجھے بعد میں وقت دے دیں۔ اٹارنی جنرل: میں صرف آپ کو حوالے پیش کررہا ہوں۔ (جاری ہے) 324 (کاروائی 1974/8/7 ص87)

F.6

(۸۸)

Mr. Chairman: I think it would be better the witness should reply when the question is finished.

Attorney-General: For two days I have been citing authorities from their religious literature.

Mirza Nasir Ahmad: And I have been trying to explain them.

Attorney-General: When you say according to these writings a particular person is 'kafir' or Musalmaan you have been trying to explain them.

اٹارنی جنرل: مسلمان نہیں ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے؟

پکا کافر ہے۔

مرزا ناصر احمد: آپ میرا بھی explanation نوٹ کریں۔

اٹارنی جنرل: وہ نوٹ ہو رہا ہے۔ میں سمجھانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ یہ تو آپ کا آگیا ہے متوجہ کیجئے۔ کہ ان کا belief کیا تھا۔ opinion کیا تھیں یعنی کسی کے بارے میں آپ نے ان کا جو اپنایا interpretation کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: مجھے جب وقت دیں گے میں اس وقت بولوں گا۔ آپ سنائیں۔

(جاری ہے)

(کاروائی 1974/8/7 ص88)

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

F.6

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔</td>
<td>(۸۹)

اٹارنی جنرل: میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ کو حق حاصل تھا کہ
کسی کی opinion کو express کریں کہ کافر ہے۔ کافر
کا یہ مطلب ہے آپ کا کہ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ نہیں کہ
فلاں کافر ہے۔ کس حد تک کافر ہے کس حد تک کافر نہیں رہے۔
آپ کہتے ہیں۔ نہیں۔
مرزا ناصر احمد: میں بالکل نہیں کہتا کہ نہیں۔
اٹارنی جنرل: نہیں۔ میں explain کر رہا ہوں۔ ان کو یہ حق نہیں
کہ کہیں کہ کافر ہیں۔ یا صرف حالت میں کہیں کہ مسلمان ہیں۔
اس حد تک مسلمان ہے یا نہیں۔
مرزا ناصر احمد: جو میں نے کہا وہ یہ ہے کہ جیسا کہ احادیث کتب سے
اور بڑے بزرگ جو ہمارے صالحین تھے ان کی کتب سے
پتہ چلتا ہے کہ ہر ایک مسلمان ایک جیسا
نہیں ہوتا۔
(جاری ہے)

326

(کاروائی 1974/8/7 ص89)</td>
</tr>
</table>

F.6

یعنی ظالم کے ساتھ مشابہت کا ایک لفظ نبی کے قول خارج ۔ ۔ ۔ ۔ من السلام۔ استعمال کر لیا اور دوسری جو اقوال ہیں اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ وہ یہودی بن گیا ۔ ۔ اٹارنی جنرل: اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ مسلمان بھی ہے جب کہ خارج اسلام بھی کہے مرزا ناصر احمد: اب پتہ لگتا ہے۔ اٹارنی جنرل: یہاں سے تو پتہ نہیں لگتا۔ کسی اور حوالے سے کہیں گے مرزا ناصر احمد: نہیں اس سے بھی پتا ۔ ۔ ۔ اٹارنی جنرل: یہاں نہیں لکھا ہے کہ خارج رہ گئے۔ مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ قرآن مجید کا اردو ترجمہ کر سکتا ہوں اس وقت تک پتہ نہیں لگ سکتا۔ اٹارنی جنرل: مرزا صاحب کے تذکرہ [illegible] ترجمہ کرنا فرض ہے۔ مرزا ناصر احمد: یہ دو روایات ہیں جو مرزا صاحب نے بیان کی ہیں۔ یہ نبی کریم نے فرمایا ہے کہ جو ظالم کے ساتھ چلتا ہے۔ خارج من الاسلام ہے کسی نے اسے نبی کریم سے وہ حدیث نہیں لکھی اٹارنی جنرل: کافر نہیں ایسا خارج السلام [illegible] ہے۔ مرزا ناصر احمد: یہ دو باتیں ہیں جو [illegible] خود استعمال کیا۔ اٹارنی جنرل: مجھے اسلام کا [illegible] دکھا دیں۔ مولوی [illegible] استعمال کرتے ہیں [illegible] کوئی مطلب ہوتا ہے مرزا صاحب استعمال کر رہے ہیں۔ یہ [illegible] superfluous الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ 328 (کاروائی 1974/8/7 ص 91)	مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

F.6

مولوی صاحب نے یہ نہیں لکھا۔

مرزا ناصر احمد: میں کہہ ہی نہیں رہا [illegible] اور انہوں نے کبھی یہ معنی نہیں لیا

اٹارنی جنرل: میں Explanation اور authority مانگ رہا ہوں

مرزا ناصر احمد: میں نے حدیث کے حوالے دیئے ہیں اور بیسیوں احادیث کے حوالے کہیں تو دے دوں گا۔ انہوں نے کافر نہیں لیا۔

(جاری ہے)

Mr.Chairman: Now we have to brak for Maghrib prayers. The question of Attorney-General has remained unanswered. The witness may reply to that question, the question whether that person has a right to

Attorney-General: I am coming to that. That has remained unanswered.

Mr.Chairman: The delegation may retire. We meet at 6.00 p.m.

(The delegation withdrew)

Mr.Chairman: The honourable Members may keep on sitting. The Committee of the House is adjourned to meet at 6.00 P.M. after Maghrib prayers.

The Committee adjourned till 6.00 P.M.

(کاروائی 7/8/1974 ص93)

F.6

(۹۴)

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، میں کچھ اور حوالوں کا ذکر کرتا ہوں تا کہ ڈھونڈنے میں وقت نہ لگے۔

مرزا ناصر احمد: کل تو میں عیسائی اور حضرت فاطمہ کے متعلق تھا۔ ہمارا جواب تیار ہے۔

اٹارنی جنرل: ٹھیک ہے۔ آپ نے statement کرنا ہے اگر [illegible] چاہیں تو فائل کر دیں۔ آپ نے statement کرنے ہیں بعد۔

مرزا ناصر احمد: پڑھ دیتا ہوں چھاپے لکھے ہوئے حوالے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے بارے میں آپ نے جو حوالہ پڑھا تھا۔ اس سلسلے میں پہلے اس زمانے کے حالات کا جاننا ضروری ہے۔ ۱۸۵۷ء - ۱۸۶۰ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیان حکومت برطانیہ انگلستان کی ایک [illegible] پادریوں کی فوج یہاں آئی تھی اور ۷۰ ہزار کے قریب پادری تھے۔ ایک پادری [illegible] ایک مضمون [illegible] یہ دعویٰ کیا کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ سارا ہندوستان عیسائی ہو جائے گا [illegible] اور ہندوستان کے مسلمان عیسائی ہو جائیں گے۔ اور اگر کسی [illegible] دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ وہ کسی مسلمان کو دیکھے تو اس کی خواہش پوری نہیں ہوگی۔

(کاروائی 1974/8/7 ص94)

مؤرخہ 1974/8/7 کی کاروائی کے صفحہ نمبر 94 تا 130 یعنی 36 صفحات کی کاروائی تو تمام کی تمام ہی مولوی صاحب کی کاروائی سے غائب ہے۔ یہ 36 صفحات کی کاروائی انہوں نے اپنی کاروائی کے صفحہ 100 درج ذیل الفاظ میں مکمل درج کر دی ہے ملاحظہ فرمائیں

مولانا غلام غوث: تمام ممبران سے درخواست ہے کہ آپ لوگوں پر اتمام حجت ہوچکا ہے اور فتویٰ بھی یہ دے چکے ہیں کہ جو مرزا صاحب کو نہ مانیں وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج۔ میں بار بار درخواست کروں گا کہ ممبران حضرات سمیت پوری امت کو قادیانی کافر سمجھتے ہیں۔

مرزا ناصر: مجھے آپ فارغ کر دیں، ابھی میں تو تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں اپنے آپ کو۔

اٹارنی جنرل: آپ تھکے ہوئے ہیں؟

مرزا ناصر: جی تھکا ہوا، درخواست ہی کر سکتا ہوں۔

اٹارنی جنرل: تو پھر ٹھیک ہے۔

چیئرمین: وفد کو جانے کی اجازت ہے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: جناب ان کو کہیں، کشتہ وغیرہ کھا کر آئیں، تاکہ کچھ وقت بیٹھ سکیں۔

میاں عطاء اللہ: آج اٹارنی جنرل صاحب نے 3/4 پوائنٹ پر ان کو زچ کیا ہے، اس لیے تھک گئے ہیں، زیادہ نہ بولا کریں۔

اٹارنی جنرل: خوب بولیں، جتنا زیادہ بولیں گے، اتنا زیادہ تضاد ہوگا، جو آپ کے سامنے ہے۔ بے جوڑ و متضاد، آپ بولنے دیں، میں نہیں روکتا۔

چیئرمین: کل دس بجے۔۔۔ انشاء اللہ۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔100)

F.6

(۹۵) اور اس وقت اتنی جرأت پیدا ہو گئی کہ بعض پادریوں نے یہ اعلان کیا کہ عنقریب نعوذ باللہ خداوند یسوع کا جھنڈا مکہ پر لہرایا جائے گا۔ اس وقت دین متین کے دفاع کیلئے اور اسلام کی حمایت میں اللہ تعالیٰ نے متعدد علماء کو پیدا کیا۔ جن میں سے میں تین نام لوں گا۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب، مولوی آل حسن صاحب اور مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی کے علاوہ احمد رضا صاحب کے بھی حوالے ہیں اور حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ بھی تھے اس وقت اتنی زبردست جنگ مذہبی شروع ہوئی کہ اس کا اندازہ لگانا اس زمانے کے لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ اس وقت پادریوں کو سرپرستی حکومت برطانیہ کی حاصل ہوتی ہے اس قدر گندی گالیاں دیں حضرت محمدؐ خاتم النبیین کو جنکو سوچ کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان سب نے جنکے میں نے نام لئے۔ کچھ اور نے پادریوں کی گندی دلیلوں کی کا جواب اپنی انجیل سے نکال کر دیا۔ جو انجیل نے خاکہ کھینچا وہ الہامی جواب ہوتا اور اعلان کیا اللہ تعالیٰ نے فراست دی تھی اسکو کہ پیار دیا تھا ایک طرف انکے یہ شکل تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ خدا تعالیٰ کے بھی اور بزرگ بندے اور دوسری طرف یہ تھی کہ انکے نام پر حضرت محمدؐ حضرت خاتم الانبیاء جو انبیاء کے اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں انکی عزت عظمت اور جلال کو ظاہر کرنا تھا۔ 33 (کاروائی 7/8/1974 ص95)	مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

اس لئے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ فراست کے نتیجہ میں ان بزرگوں نے دو مختلف شخصیتیں
بنا دیں۔ ایک یسوع کی شخصیت، ایک مسیح علیہ السلام کی شخصیت۔ ایک وہ شخصیت جسے
انجیل پیش کر رہی ہے اور ایک وہ شخصیت جسے قرآن عظیم پیش کر رہا ہے۔ اور انہوں نے
یہ بات واضح کرنے کے لئے کہ مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی اور عزت و احترام کا
کیا ضروری ہے لیکن جو حملہ تم کرتے ہو مسیح علیہ السلام پر نہیں وہ اس یسوع پر ہے
جس نے تمہارے نزدیک خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ تو دو personalities بالکل علیحدہ
علیحدہ کر کے اس طرح پر اللہ تعالیٰ کی اس دی ہوئی فراست کے نتیجہ میں وہ اس قابل ہوئے
کہ اس دجل کو پاش پاش کریں جو اسلام کے خلاف کھڑا کیا گیا تھا۔
اس میں آپ نے ان دوسرے بزرگوں کے اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے ان کے کچھ حوالے
پڑھتا ہوں لیکن میں بانی سلسلہ احمدیہ کے حوالے پڑھوں گا۔ جناب مولوی آل حسن صاحب
کتاب استفسار میں لکھتے ہیں حضرت عیسیٰ نے کونسا قرینہ درست ہونے کو اٹھا رکھا
جو یہودیوں کے خطاب میں ان کی تحریرات پر نہیں کیا۔ استفسار صفحہ ۷۷ الخ
پھر وہ لکھتے ہیں حضرت عیسیٰ کا معجزہ احیاء موت کا [illegible]
کہ ایک آدمی کا [illegible] ڈالا۔ اس کے بعد سب کے سامنے سر دھڑ سے [illegible]
کر [illegible] ادھر عیسیٰ علیہ السلام کی [illegible] غائب ہو گیا
اور قواعد علم اور دلیل کو کون [illegible] سکتا ہے بلکہ اس سے بڑھ [illegible] بھی

333

(کاروائی 7/8/1974 ص96)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	(۹۷) استغفار کا حوالہ ہے ۔ دوسرا حوالہ حوالہ ۲۴۶/۳۴۳ کیا تھا یہ بات ہے کہ اگر پیشگوئیاں انبیاء بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہیں جیسے خواب اور مجذوبوں کی بات ۔ اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۳ پر مسیح کے اب دو معجزوں کی طرح مگر ہیں اور پرندوں کے مسمریزم تھی ۔ پر ہمارے لئے مرکز ہے کی جگہ نہیں ۔ دیکھو ... الف ہے اور صحیح دنیا کی اس کی سے شکایت کرنا کہ انجیل تحریف ہے ۔ ۲۸۹ ۔ ۔ اسی کتاب کے صفحہ ۴۱۷ پر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ایک انجیر کے درخت پر صرف اس وجہ سے کہ اس میں پھل نہیں تھا خفا ہوئے ۔ پر جمادات پر خفا ہونا باعتقاد کمال جہالت کی بات ہے ۔ پر صفحہ ۱۱۶ پر فرماتے ہیں حضرت نے یہودیوں کو حد سے زیادہ گالیاں دیں اور ظلم کیا ۔ اسی کتاب کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں ۔ آپ پیش حضرت عیسیٰ کی از روئے حکمت کے ایسی ہی ناقص ٹھہری ۔ ہیں ۔ ۳۰۷ پر فرماتے ہیں ان کے علاوہ ایک بزرگ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر کی بیان ہے ۔ دوسرا حوالہ شروع ہے ۔ مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی جن کی کتاب کا نام ازالۃ الاوہام ہے اس کے صفحہ ۳۰۷ پر فرماتے ہیں ۔ آپ یہ کتاب فارسی میں ہے ۔ اگر ایسی تحریر ہے ترجمہ کرکے دوں یا پڑھ دوں ۔ جناب مسیح کے ہمراہ بہت سی عورتیں چلی گئیں اور اپنا مال ان پر لٹاتی تھیں اور فاحشہ عورتیں ان کے پاؤں چومتی تھیں اور آنجناب مریم اور مریم کو دوست رکھتے تھے اور خود دوسرے لوگوں کو بہت پیالہ شراب عطا کرتے تھے ۔ اس طرح لوگ ... اور شیخ محمد اکرم ایم ۔ اے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا استفتا کی جگہ ایک ۲۳۴ (کاروائی 7/8/1974 ص97)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	(۹۹) باپوں کی صحیح گنتی نہ کی جا سکی۔ کہاں داؤد تک ایک سے ۲۷ باپ۔ کہیں ۱۵ بشمار (۲۱) باپ وغیرہ وغیرہ خرافات ملفوظاً۔ یہ مولانا احمد رضا صاحب بریلوی کا حوالہ ہے۔ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی۔ یہ کے ۱۱ صفحے پر موجود ہے۔ پھر اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء لکھتے ہیں مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے۔ پھر اہل حدیث میں آیا ہے کہ جب کسر نفسی کا عذر باطل ہوا تو کوئی کی نفی کرنے سے انجانے کی طرح غیر معصوم بھی ثابت ہوئے۔ اسی طرح انجیل کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا۔ اہل حدیث ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ عورت اور بدچلن سے سر اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی ایک بالوں سے ملوایا جاتا کسی طرح احتیاط کے خلاف ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریحے خلاف ہیں۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب تفہیم القرآن جلد اول صفحہ ۱۹۱ پر فرماتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اس مسیح کے قائل ہی نہیں جو عالم واقعہ میں ظاہر ہوا تھا بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم و گمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے اسے خدا بنا لیا پس منظر میں اب میں آتا ہوں۔ حضرت شاہ اسماعیل شہید صاحب یوں فرماتے ہیں کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے جبرائیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے۔ 336 (کاروائی1974/8/7ص99)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	۱۰۰ بانی سلسلہ احمدیہ تک جو آپ نے بعض حوالے بیان پڑھے تھے اس سلسلے میں اب بتاتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ آپ لکھتے ہیں کہ اس زمانے میں جو کچھ دنیا نے اسلام میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد و الحاد کا دروازہ کھولا گیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانے میں مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے عرصے میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ اور چھ کروڑ کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کی کتابیں تالیف ہوئیں۔ اور بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن بن گئے" (اس کا ذکر پادری امام الدین کی کتاب میں "تام قومیت او گرجہ" جس کی طرف یہاں حوالہ ہے)" اور وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے دشمن بن گئے ۔ اس قدر بدگوئی اہانت ۔ دشنام دہی کی کتابیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں۔ 337 (کاروائی 7/8/1974ص100)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

101

کہ جنکے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا ہے دل رو رو کر گواہی
دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں
کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی دلی عزیزوں کو جو
دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی
ذلت سے جان سے مارتے اور ہماری تمام اموال
پر قبضہ کر لیتے تو ثم واللہ تو ہمیں یہ رنج نہ ہوتا اور
اسقدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین
سے جو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی دکھا۔
(یہ حقائق روحانی جلد آئینہ کمالات اسلام تاریخ اشاعت
۱۸۹۳ پرانی کتاب ہے جو بانی سلسلہ احمدیہ کی لکھی
ہوئی ہے)۔ انجام آتھم میں آپ تحریر فرماتے ہیں یاد رہے کہ یہ
ہمیں پادری کے یسوع کو نہ مانا ہوں اس یسوع کی نسبت ہے جس نے
خدائی کا دعویٰ کیا بلکہ نبیوں کو چور اور بدکار کہا۔ خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کو انبیاء کی نسبت یہ خبر ہو اس کو ہم نے مانا کہ ہمارے بعد جھوٹے نبی
آئیں گے ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔

338

(کاروائی 1974/8/7 ص 101)

F.6

102

پھر آپ فرماتے ہیں (انجام آتھم صفحہ ۱۳) اس بات کو ناظرین
یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب میں ہمیں اسی طرح سے کلام کرنا ضروری
تھا جیسا کہ وہ ہمارے مقابل پر کرتے ہیں۔ عیسائی در
حقیقت ہمارے اس عیسیٰ کو نہیں مانتے جو اپنے
تئیں بندہ اور نبی کہتے ہیں۔ راست باز جانتے تھے
اور بلکہ نبیوں کی جانب آنے والے نبی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر سچے دل سے ایمان رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بارے میں پیشگوئی کی تھی بلکہ ایک شخص یسوع نام کا
مانتے ہیں جسکا قرآن میں ذکر نہیں اور کہتے
ہیں کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا بلکہ نبیوں کو
بٹماروں کے ناموں سے یاد کرتے تھے۔ یہ بھی کہتے
ہیں کہ یہ شخص ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
سخت مکذب تھا۔ اس نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی
کہ میرے بعد سب جھوٹے آئیں گے۔ سو آپ
خوب جانتے ہیں کہ قرآن شریف ایسے شخص پر

339

(کاروائی 1974/8/7 ص 102)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

ص ۱۰۳

ایمان رکھنے کے لیے ہمیں تعلیم نہیں دیتا (آریہ دھرم ٹائٹل
صفحہ آ (ی) پھر آپ لکھتے ہیں "ہمیں پادریوں
کے یسوع اور اسکے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔
انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ انکے یسوع کا کچھ
تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کر دیں چنانچہ اس
پلید نالائق مسیح پادری نے اپنا خط جو ہمارے نام بھیجا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گندی گالیاں دیں۔
اسے پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اسکے علاوہ اسی
گالیاں دیں " ... بس اسی طرح اس مردود خبیث فرقے
نے مردہ پرست ہے ہمیں اس بات پر مجبور کر دیا کہ ہم
انکے مسیح یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔ پھر آپ (مرزا
غلام احمد) ترغیب المومنین (صفحہ ۱۹ کے حاشیہ) میں لکھتے
ہیں "... ہذا حق یعنی ہمارے یہ سب باتیں از روئے اناجیل

۳۴۰

(کاروائی 1974/8/7 ص103)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

۱۰۶

میں نے یہی حوالہ پڑھا ہے کہ یہی اسی خیال سے کیا گیا تھا بعض کلمات ان کی اس
کتاب میں ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا وہ انبیاء کی توہین کر رہے ہیں اور یہ حضرت حسن اور حسین
کے ان کے برابر چلنا تھا۔ ہماری طرح ان کا بھی یہی جواب تھا (عربی)
۔۔۔ پھر آپ تذکرۃ الشہادتین میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ نصرت الٰہیہ کے ساتھ
شامل تھے اور فراست کافی ذخیرہ تھا۔ یہ یہودی ان کی شناخت کر لیتے اور
ان پر ایمان لاتے مگر وہ دن بدن شرارت میں بڑھتے گئے۔ نور تو وہ مادھوں میں ہوتا
ہے۔ وہ حضور انہوں نے حضرت عیسیٰ کے ساتھ مشاہدہ کر لیا تھا۔۔۔ (پھر
آپ فرماتے ہیں اعجاز احمدی میں) ۔۔۔ ہم یقین رکھتے ہیں کوئی انسان ہم
حسین علیہ السلام جیسے، یا حضرت عیسیٰ جیسے راستباز پر بدزبانی
کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتے ۔۔۔۔۔ (عربی)۔۔۔۔

۔ ان حوالوں سے ثابت ہے کہ جس وقت
عیسائیت اپنے پورے غلبہ کے ساتھ جوانی اور دنیوی طاقت کے ساتھ ملا کر
اسلام پر حملہ آور ہوئی اور جب یہ ان کی یلغار ہندوستان میں پہنچی
۔۔۔ تو ہندوستان میں اس یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے
اور بھی پاک مقدس انسان پیدا ہوئے ان کا اس جماعت احمدیہ
سے کوئی تعلق نہیں ہے بانی سلسلہ احمدیہ سے بھی کٹ ہوئے تھے ان دونوں
میں ایک راستہ اختیار کیا اور لیکن علیحدہ شدہ ہے عزرا دیگر

343

(کاروائی 1974/8/7 ص106)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	بائبل انجیل کے حوالوں سے ان کے اوپر یہ الزام لگایا کہ علیحدہ شخصیت ہے یہ جواب ہے۔ یہ ادھورے رہ گئے؟ اٹارنی جنرل: آپ نے پڑھ کر سنا دیا ہے یہ ریکارڈ میں آگیا ہے۔ جناب مرزا صاحب آپ نے کہا کہ دو شخصیتیں ایسی ہیں۔ عیسائیوں کے مطابق یسوع کی اور قرآن کریم کے مطابق حضرت عیسیٰ کی۔ یہ دو شخصیتیں گزری ہیں۔ اور حقیقت میں یسوع جو ہے ہی نہیں۔ مرزا ناصر احمد: وہ یسوع جو کہ خدا بنایا گیا وہ exist نہیں کرتا اس کی تصویر ملتی ہے قرآن کریم کی نظر میں ایک ہی ہے اٹارنی جنرل: اس کی دادیاں تھیں۔ مرزا ناصر احمد: اس کے نزدیک ایک ہی شخصیت ہے۔ اٹارنی جنرل: اس قرآن کی تعریف کے مطابق ان کی دادیاں تھیں نانیاں بھی مرزا ناصر احمد: دادیاں نانیاں تھیں لیکن یہ جو دادیاں نانیاں ہیں الزام لگایا گیا۔ وہ اس یسوع کے ماننے والوں نے لگایا ہے۔ 344 (کاروائی 7/8/1974 ص 107)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

108

اٹارنی جنرل: میں یہ سمجھ گیا کہ آپکی تعلیق [illegible] لگائی گئی ہے۔ مرزا صاحب نے condemn کیا یا justify کیا ہے

مرزا ناصر احمد: بڑا سخت مقابلہ کیا تھا عیسائیوں کا۔

اٹارنی جنرل: جو شخصیتیں ہیں انکی شخصیت آپکی نظر میں exist نہیں کرتی۔

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ اس وقت خداوند یسوع مسیح کا نعرہ لگا کر اسلام پر حملہ آور ہوا اور جو جوابی حملہ خداوند یسوع مسیح پر ہوا ہے۔

اٹارنی جنرل: جب آپ کہتے ہیں "دراصل خداوند یسوع مسیح پر" آپکے دماغ میں عیسائیوں کا ایک concept ہے Jesus Christ کا۔ انکی دادیوں کی طرف جاکر دیکھو آپ تاریخ میں آیا وہ غلط ہے انکی تعلیمات کو غلط سمجھے۔

مرزا ناصر احمد: انکی دادیوں اور نانیوں پر الزام لگایا۔ یسوع جو ہے اسکے تعلقات عورتوں سے جیسا کہ میں نے تین چار علماء کی کتب کے حوالے دیے ہیں۔

345

(کاروائی 1974/8/7 ص108)

F.6

میں بھی

۱۰۹

اٹارنی جنرل: اگر کوئی شخص مجھے گالی دے تو کیا گالی دوں؟

یہ صحیح بات ہو گی۔

مرزا ناصر احمد: اگر کوئی شخص مجھے گالی دے اور میں گالی دوں

یہ صحیح بات نہیں ہو گی۔ میرا جواب پورا نہیں ہوا ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص کسی کے متعلق وہ گالیاں کتاب میں لکھ دیں جو اس

نے نہیں دیں۔

اٹارنی جنرل: اگر کوئی شخص آپ کے نزدیک رسول اکرم کو، انبیاء کو، مسلمانوں کو برا کہیں

اور ہماری تعلیم یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک جو معبود ہیں ان کو برا نہ کہیں۔

یہ ہماری تعلیم ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: عرض ہے میری یہاں مراد یہ ہے کہ احمد رضا [illegible] نامی سلسلہ

میں کسی کو گالی نہ دیں ان کو یہ بتایا کہ تمہاری کتابیں اس شخص کے متعلق

[illegible] اپنے [illegible] کہ وہ خدا تھا [illegible] کتابیں یہ لکھی ہیں۔ اس کے

متعلق یہ لکھے ہیں۔ آپ کی طرف سے کچھ نہیں کہا گیا۔

اٹارنی جنرل: آپ کی طرف سے لکھا ہوا ہے ان کی کتابوں سے لکھی

حوالے پڑھ کر سنا دوں تاکہ غور کریں یا ذہن میں رکھیں

346

(کاروائی 1974/8/7 ص109)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	110 مرزا ناصر احمد: یسوع مسیح دو مختلف شخص ہیں۔ اٹارنی جنرل: پہلی کا حوالہ آپ کا صفحہ۔ خاتمہ صفحہ ہے بریکٹ میں ... پیدا ہوئے Does not exist in Injeel or Bible or in Quran Sharif. مرزا ناصر احمد: یہ ہم نے Check نہیں کیا۔ کیا حوالہ ٹھیک ہے؟ اٹارنی جنرل: چیک کر لیجئے۔ مرزا ناصر احمد: بریکٹ میں کس نے لکھا ہے، اٹارنی جنرل: آپ کا خاندان نہایت پاک مطہر ہے تین دادیاں زناکار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ پیدا ہوئے مرزا ناصر احمد: یہ غلط ہے یہ بریکٹ میں نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل: کس نے لکھا ہے بریکٹ میں؟ مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں آپ دیکھ لیں کہ بریکٹ یہ اصل کا ہے یسوع کے متعلق۔ اٹارنی جنرل: Next Point جو تھا یہ دادیاں ان کی طرف سے ...؟ مرزا ناصر احمد: یسوع اٹارنی جنرل: حضرت عیسیٰ کی دادیاں نانیاں یہ تھیں؟ 347 (کاروائی 1974/8/7 ص 110)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	 111 مرزا ناصر احمد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں بدکار نہیں تھیں نیکوکار تھیں۔ اٹارنی جنرل: دو شخص ہو گئے ہیں؟ مرزا ناصر احمد: بالکل۔ اٹارنی جنرل: Physically تو ایک ہے۔ مرزا ناصر احمد: عیسائی شخص کی دادیاں نہیں ہیں اور یہی لکھا ہے یہ نہیں کہ یہ دونوں اصل میں حضرت عیسیٰ کی دادیاں نیکوکار تھیں اٹارنی جنرل: جب یسوع کہتے ہیں اور ایک مطابق وہ اور شخصیت تھے۔ مرزا ناصر احمد: بعض جگہ میں نے جو حوالے دیئے ہیں۔ دو پڑھے ہیں انہوں نے فرق کیا ہے تحریر میں عیسیٰ علیہ السلام اٹارنی جنرل: مرزا غلام احمد بھی کہتے ہیں؟ مرزا ناصر احمد: یسوع بعض جگہ لکھا ہے تو وہاں مراد یسوع، چونکہ ایک مولف نے فرق نمایاں کر دیا اٹارنی جنرل: جب ایک جگہ وہ کہتے ہیں یسوع مرزا ناصر احمد: جب آپ نے یہ کہہ دیا —— 348 (کاروائی 1974/8/7 ص 111)

F.6

112

اٹارنی جنرل: انہوں نے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ بریکٹ میں جس مصنف نے لکھا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں وہ نہیں۔ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس شخص نے لکھا ہے جس نے آپکو سوال بنا کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: میرا اشارہ عیسیٰ علیہ کی طرف ہے

مرزا ناصر احمد: کونسا حوالہ ہے؟

اٹارنی جنرل: مکتوب احمدیہ جلد ۲۱

مرزا ناصر احمد: چیک کرنے والا ہے

اٹارنی جنرل: میں ایک فقرہ سنا چکا ہوں کہ مسیح علیہ کا چال چلن کیا تھا کھاؤ پیئو نہ زاہد نہ عابد۔ آپ نے کہا کہ کل چیک کریں گے نہایت۔ اشارہ۔
بد دین خدائی کا دعویٰ کرنے والا

مرزا ناصر احمد: خدائی کا دعویٰ کرنے والا بد دین ہو گیا

اٹارنی جنرل: یہاں مسیح علیہ

مرزا ناصر احمد: مسیح علیہ السلام ——————

Attorney General: That may not be justified let me try to explain I will ask you a simple thing.

349

(کاروائی 1974/8/7 ص 112)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	113 مرزا ناصر احمد: میرا جواب سن لیں۔ اٹارنی جنرل: جو پر یہ جرم عاید ہوتا ہے [illegible] کرتے جاتے ہیں جیسے کہتے ہیں کہ ہم نے جرم کیا۔ میں انسٹانس آپ [illegible] کو پکڑتے ان جیسوں نے جرم کیا ہے۔ Is this a defence? Mirza Nasir Ahmad: No it's not. I am sorry. اٹارنی جنرل: یہ چھوڑ دیں انہوں نے جرم کیا یا نہیں کیا؟ مرزا ناصر احمد: تیسری بات نہیں سمجھے۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا ہیں کچھ سمجھا نہیں سکا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کھول کر لکھ دیتا ہے کہ جو میرا حملہ ہے وہ خداوند یسوع مسیح پر ہے اور یہ حملہ جواب کے طور پر نہ ہو۔ کھلی وضاحت سے لکھ اگر کہیں مسیح علیہ السلام پہ ہے تو میرے نزدیک قابل گرفت نہیں۔ اٹارنی جنرل: میں یہ Reference [illegible] پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے ہیں کہ انکی کتابوں سے نکلی [illegible] پوچھوں گا۔ 350 (کاروائی 7/8/1974 ص113)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	۱۱۴ Reference: جو ہے انجام آتھم صفحہ ۲۷۱ انہوں نے جو کہا ہے ان کے پادریوں نے لکھا ہے چھوڑ دیں۔ آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ایک منٹ آپ دیں۔۔ مرزا ناصر احمد: میں حوالہ دیکھ رہا تھا۔ اٹارنی جنرل: آپ ایسا کہیں کہ ان کو گالیاں دینے بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ یہ تو آپ نے خود ہی کہا یا لوگ ان کے بارے میں کہتے ہیں۔ وہ جھوٹ بولتے ہیں یا جھوٹ بولتے تھے۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ May be this is from their book I just say. اٹارنی جنرل: اب میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ کس کا خیال ہے کہ "نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی وعظ کو جو انجیل کا مغز کہلاتا ہے یہودیوں کی کتابوں سے چرا کر لکھا ہے۔" مرزا ناصر احمد: اگر یہ طالمود میں سے چرا کر لکھی لکھا تو انہی کا ہے۔ 351 (کاروائی 1974/8/7ص114)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	۱۱۵ اٹارنی جنرل: یہ مرزا صاحب کا اپنا conclusion ہے۔ مرزا ناصر احمد: اگر یہ ہو گیا ہاں۔ اٹارنی جنرل: یہ تو مرزا صاحب کا اپنا conclusion ہے کہ یہ انجیل میں کہیں لکھا ہوا۔ کسی اور نے نہیں کہا مرزا ناصر احمد: آپ جواب سن لیں۔ میرے پاس وہی ہے۔ میں وہ پڑھ دیتا ہوں "یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔" یہ لیسوع کے لئے ہے۔ مسیح کے لئے نہیں۔ "کہ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا، ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں۔ جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں۔ نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی کی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔" یہ جو آپ نے کہا ہے۔ "اور نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔" لیکن آپ آگے جواب سنیں۔ "لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہوئے۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں۔ جب سے یہ چوری پکڑی ہے عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔" یہ اس کا جواب ہے۔ اٹارنی جنرل: مرزا صاحب! میں آپ سے کہتا ہوں کہ اگر دوسری بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ 352
	(کاروائی7/8/1974ص115)

F.6

<table>
<tr>
<td>116
پہلے آپ نے کہا کہ انہی کی کتابوں میں سے یہ چیز ظاہر ہوتی ہے کہ یہ لوگ جو تھے وہ جھوٹ بولتے تھے، بدزبانی کرتے تھے، بداخلاق تھے، انہی کی کتابوں سے یہ جو conclusion ہے کہ وہ چور تھے۔ تو انہوں نے - - - -
مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ یہ conclusion نہیں، This is a historical fact proved by their books.
Attorney General: Proved from whose books?
Mirza Nasir Ahmad: Proved from Talmud.
جب تالمود میں وہ لفظ بلفظ پائے گئے - - -
اٹارنی جنرل: کہ سیجین نے یہ کہا کسی جگہ کہ انہوں نے یہ چرایا - - - -
مرزا ناصر احمد: وہ یہ ماننے پر مجبور ہوئے۔ ایک شخص کہتا ہے کہ یہ میرا مضمون ہے اور ایک دوسرا اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میری فلاں کتاب سے سارا لیا گیا ہے۔ وہ لفظ بلفظ ہے۔ اس میں فرق نہیں۔ وہ جب ہو جاتا ہے ثابت ہے۔
اٹارنی جنرل: آپ نے یہ ثابت کیا کہ ان کی کتاب میں یہ موجود ہے۔
مرزا ناصر احمد: ہم نے یہ ثابت کیا کہ وہ چور تھے۔

(کاروائی 1974/8/7 ص116)</td>
<td>مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔</td>
</tr>
</table>

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	117 اٹارنی جنرل: اور انہوں نے مان لیا؟ مرزا ناصر احمد: میں نے یہ ثابت کیا کہ وہ پہاڑی وعظ لفظ بلفظ طالمود سے لے لیا۔ جب یہ بات عیسائیوں کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے اعتراض نہیں کیا بلکہ شرمندہ ہوئے۔ اٹارنی جنرل: میں آپ سے کہتا ہوں کہ ایک allegation ہے کہ طالمود سے یہ جو Sermon on the Mount جو مشہور ہے وہ عیسائی لیتے ہیں اور وہ مانتے ہیں اپنی تحریک کو اپنی امت کو۔ اس بات سے انکار نہیں ہے کہ انہوں نے چوری کیا ہے۔ مرزا ناصر احمد: اگر انہوں نے یہ کہا کہ میں نے طالمود سے یہ مضمون لیا تو یقیناً چوری نہیں کیا۔ اگر انہوں نے یہ کہا کہ میں اپنی طرف سے تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں اور طالمود میں سے وہ مکمل آیا تو طالمود میں اسی مضمون کا ہونا ان کی کتابوں میں سے ثابت کر دیا اور اپنی طرف سے کہا۔ اٹارنی جنرل: وہ کہتے ہیں کہ یہ الہام کا پیغام تھا۔ میں سنا رہا ہوں ان کے متعلق کہ الہام کا پیغام تھا، کہتے ہیں۔ مرزا ناصر احمد: وہ کیا کہتے ہیں یہ تو مجھے انجیل بتائے گی۔ 354 (کاروائی 1974/8/7 ص117)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	118 اٹارنی جنرل: اگر یہ چھوڑ دی جائے۔ مرزا ناصر احمد: اسی کتاب کے اسی ایڈیشن میں ۲۹۰ پر آتا ہے کہ یہودیوں نے طالمود کو چھپا رکھا ہے۔ آخر یہ لکھتے ہیں۔ بالآخر یہ لکھتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کا یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کر دیں۔ یہ ان پر ظاہر کیا۔ اور وہ شرمندہ ہو گئے اور ہم اس کشف میں لکھ گئے کہ یہ کس طرح پتہ چلا کہ یہ طالمود میں سے لیا تھا اور چھپا رکھی ہوئی تھی۔ اٹارنی جنرل: ... آپ سے پہلے پوچھ رہا تھا کہ اس پادریوں نے غلط کام کیا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ آپ retaliate نہیں کریں گے۔ مرزا ناصر احمد: نہیں ہمارا تو یہ ہے ہم تو مسیح کو مانتے ہیں۔ اٹارنی جنرل: وہ ہمارے بزرگوں کو برا کہیں گے تو ہم ان کے بزرگوں کو برا کہیں گے۔ وہ ہمارے انبیاء کو برا کہیں گے تو ہم ان کے انبیاء کو برا کہیں گے۔ یہ پہلے آپ retaliate نہیں کر رہے ہیں؟ 355 (کاروائی 1974/8/7 ص118)

F.6

١٢٠

__مرزا ناصر احمد__ ۔ یہ تو سوال نہیں تھا ۔ جو سوال تھا اس کا جواب میں نے دے دیا جو میری سمجھ میں آیا ۔ وہ ختم ہو گیا ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ ان کے پادریوں نے گالیاں دیں ، ہم نے ان کے یسوع کو گالی دی ۔

__مرزا ناصراحمد__ ۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو جو گالیاں دی ہیں ، وہ اگر میں یہاں سنانا شروع کر دوں تو سارے لوگ رونا شروع کر دیں گے ۔ اتنا ظلم ہے ۔ آپ سمجھتے ہی نہیں کہ کیا ظلم ہو رہا ہے ۔ امت مسلمہ کے دلوں کو انہوں نے اپنی گالیوں سے چھلنی کر رکھ دیا ہے ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ یہاں جو ریفرنس آپ دے رہے ہیں ، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے گالیاں دیں ، اس لیے ہم مجبور ہو گئے کہ ہم ان کو گالیاں دیں ۔

__مرزاناصراحمد__ ۔ بالکل میں نے یہ نہیں کہا ۔ خدا کے لیے میری طرف وہ بات منسوب نہ کریں جو میں نے نہیں کہی ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ آپ [illegible] کریں کہ پادریوں کے ذکر کی ضرورت کیا تھی ؟

__مرزا ناصر احمد__ ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جب انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ و سلم کو گالیاں دیں تو حضرت مسیح موعود نے اور بعض دوسرے بزرگوں نے ، جو اس زمانے کے تھے ، انہوں نے ان کو خاموش کرنے کے لیے گالی نہیں دی بلکہ ان کو یہ کہا کہ تم کسی منہ سے ایسی باتیں کرتے ہو جب تمہاری انجیل میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں ۔ یہ گالی تو نہیں ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ اسلام دو شخصیتیں ہیں مگر Physically ایک ہے ۔

__مرزا ناصر احمد__ ۔ میں کچھ نہیں کہتا ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایک مسیح ہیں اور ایک یسوع ہیں ۔ اور یسوع کی جو تفصیل خود بائبل نے بیان کی ہے ۔ وہ ان کے سامنے رکھ دی ۔ اپنی طرف سے ایک گالی نہیں دی ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ میں نے تو آپ سے شروع میں پوچھا تھا کہ ایک شخص ہے جسے آپ کہتے ہیں کہ دو ہیں ۔

357

(کاروائی 1974/8/7 ص 120)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	١٢١ مرزا ناصر احمد ۔ ایک خدا وند یسوع مسیح ، جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے اور ایک مسیح ہیں ، جن کا بیان قرآن کریم میں آتا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ اور وہ ایک ہی شخصیت ہیں ؟ مرزا ناصر احمد ۔ ایک شخصیت کیسے رہے گا ۔ ایک چور اور ایک بزرگ ، ایک شخصیت کیسے بن گئے ؟ اٹارنی جنرل ۔ ایک شخص ہے جس کے بارے میں ایک شخص کی ایک رائے ہے اور ایک کی دوسری رائے ہے ۔ وہ دو شخصیتیں نہیں بن جاتیں ۔ مرزا ناصر احمد ۔ ایک شخص ہے جو خدائی کا دعوی کر رہا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں نہیں ۔ خدائی کا بھی دعوی کیے ۔ آپ کہتے ہیں کہ دعوی غلط ہے ۔ مرزا ناصر احمد ۔ میں بالکل نہیں کہتا کہ دعوی غلط ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ غلط دعوی اس سچائی کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ مگر شخصیت تو وہی ہے جس کے متعلق منسوب کیا گیا ؟ مرزا ناصر احمد ۔ پھر سوال کیا ہے ؟ سوال سمجھ نہیں آیا ۔ اٹارنی جنرل ۔ آپ کہتے ہیں کہ دو شخصیتیں ہیں ۔ ایک چور یسوع ، جس کا عیسائی ذکر کرتے ہیں ، بائیبل میں ذکر آتا ہے ۔ ایک عیسیٰ علیہ اسلام جن کا قرآن میں ذکر ہے ۔ میں نے کہا کہ یہ شخصیتیں جو ہیں ، دو مختلف ہیں ، یا ایک ہی شخصیت ہے جس کے متعلق ہماری ایک رائے ہے ، جیسے مثالی نبی سمجھتے ہیں ، سچا سمجھتے ہیں ، پاک سمجھتے ہیں ، اور کوئی شخص عیسائی اس کو خدا سمجھتے ہیں ، یسوع سمجھتے ہیں ، یہ الزامات جو لگائے گئے ہیں ، یہ وہی شخص ہے یا مختلف ہے جس کے بارے میں دو مختلف Conceptions ہیں ؟ مرزا ناصر احمد ۔ اگر قرآن کریم کا بیان درست ہے اور یقیناً یہ درست ہے تو پھر یسوع جو ہے وہ ایک خیالی وجود ہے اور اس کا کوئی حقیقی وجود نہیں ہے جو شخصیت ہے ۔ کسی ایک فرد کی اس کا . . . اٹارنی جنرل ۔ دادیاں تو خیالی نہیں ہوتیں اور وہ خیالی ہی زناکاری تو نہیں کرو[illegible] 358 (کاروائی1974/8/7ص121)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

۱۲۲

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں، نہیں، نہیں، پھر وہی بات اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ جس وقت عیسائیوں نے اپنے دجل کے ساتھ اتنی شدید گندی ناقابل برداشت گالیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں تو جو الفاظ اور جو فقرے خود انجیل میں لکھے تھے وہ ان کے سامنے پیش نہ کیے جاتے؟

اٹارنی جنرل ۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے بیہ کام کو تو برا کہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد ۔ بالکل نہیں، ہم نہیں برا کہتے ۔ ہم ان کی انجیل ان کے سامنے رکھتے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ یہ جو شخصیت ہمارے سامنے ہے اور یہ جو دادیاں ہیں، یہ عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں تھیں یا نہیں تھیں؟

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں یہ دادیاں نہیں تھیں ۔ حرام کار کوئی دادی نہیں تھی ان کی۔

اٹارنی جنرل ۔ یعنی وہ نیک پاک باز تھیں؟

مرزا ناصر احمد ۔ وہ نیک پاک باز تھیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یعنی وہ جو تین نانیاں اور تین دادیاں ہیں؟

مرزا ناصر احمد ۔ میں بالکل اپنی جہالت کا اقرار کرتا ہوں، میں سوال سمجھ نہیں رہا ہوں۔

اٹارنی جنرل ۔ یعنی جو ذکر ہے ان کی تین دادیوں اور تین نانیوں کا میں کہتا ہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے یا کوئی اور ہے اس کے متعلق وہ یہ غلط بات کہتے ہیں، آپ کہتے ہیں کہ وہ پاک باز تھیں ۔

Mirza Nasir Ahmad

You have your opinion and let me have my own.

Attorney-General : No, you are entitled to have your opinion, but here is a question of interpretation.

چونکہ یسوع یا عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور تین نانیاں میں نے پوچھی ہیں۔

کہ جو عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہ وہی شخصیت ہیں جن کے بارے میں عیسائی کہتے ہیں کہ وہ [illegible] ہے ۔

359

(کاروائی 1974/8/7 ص122)

F.6

123

مرزا ناصر احمد ۔ دو شخصیتیں آپ کے سامنے آئیں ایک نہایت وجیہہ شخصیت ...

اٹارنی جنرل ۔ میری بات سنیں ...

مرزا ناصر احمد ۔ میری بات تو ختم ہو لینے دیں ۔ میری بات ختم نہیں ہوتی آپ ٹوک

دیتے ہیں ۔ میں چپ ہو جاتا ہوں اگر آپ کا حکم ہے تو میں چپ کر جاتا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ بس Percent یہی شائستہ نہیں میرے بولنے کا جتنا آپ بول رہے

ہیں ۔ آپ ٹیپ نکال کر سن لیں یہ بات واضح ہو جائے گی ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہ بھی بحث کی بات نہیں ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ہاں ...

مرزا ناصر احمد ۔ میرا تو یہ ہے کہ آپ کہیں نہ بولیں میں نہیں بولونگا ۔ میں تو

صرف اتنا حق مانگتا ہوں جب تک میری بات ختم نہ ہو میں عرض کرتا ہوں آپ کی خدمت میں ...

Mr. Chairman. So far as this discussion between the Question is concerned, I may observe my previous observation again. I may repeat, let the Attorney-General complete the Question. Let the answer from the witness come and then witness can add an explanation. If we adopt this procedure, we will cut short much of the discussion which takes place between the Attorney-General and witness and which is totally not relevant to the [illegible]

اٹارنی جنرل ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے میں repeat کرتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ

السلام ایک نبی گزرے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے ۔ عیسائیوں کے مطابق یسوع مسیح ان کے

نبی ہیں کیا یہ دو مختلف شخصیتیں ہیں جب عیسائی لوگ یسوع مسیح اور ہم کہتے ہیں عیسیٰ علیہ

السلام ۔ پھر میں آگے کہتا ہوں کہ جب اگر وہ ایک ہی شخصیت ہوں ان کے متعلق عیسائیوں کا

یہ Conception ہے کہ خدائی کا دعویٰ انہوں نے کیا یا خدا کے بیٹے تھے اور

ہم کہتے ہیں غلط کیا یہ اس شخص کا ذکر ہو رہا ہے اس کے بعد جب آپ کہتے ہیں کہ ان کی تین

دادیاں اور تین نانیاں تھیں ۔ یہ یسوع کی طرف ہے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نہیں ہے ۔ کیا یہ

مختلف شخصیتیں ہیں یا وہ شخصیت ...

360

(کاروائی 1974/8/7 ص 123)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

۱۲۴

مرزا ناصر احمد ۔ میں سوال نہیں سمجھا ۔

Mr. Chairman: Again, the Question may be repeated. The witness has not followed the Question.

Attorney-General: I will repeat.

ایک پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام ہیں ۔ جن پر ہمارا ایمان ہے جن کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہوا ہے اور عیسائی یسوع مسیح ....

مرزا ناصر احمد ۔ خدا وند یسوع مسیح ....

اٹارنی جنرل ۔ نہیں بھئی ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ان کا محاورہ ہے "خدا وند یسوع مسیح" ۔

Mr. Chairman: Let the Question be put.

مرزا ناصر احمد ۔ خاموش ہو جاتا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ .... جن کو وہ خدا سمجھتے ہیں یا انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے یہ مختلف شخصیتیں ہیں یا ایک ہی شخصیت ہے ؟

مرزا ناصر احمد ۔ خدا وند یسوع مسیح کا کوئی وجود ہی نہیں اور مسیح ناصری علیہ السلام کا وجود بھی ہے اور خدا تعالے نے پیار اور محبت سے ان کا ذکر بھی قرآن عظیم میں کیا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں مرزا صاحب میں پھر repeat کرتا ہوں جب ہم کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام وہ لوگ یسوع مسیح کہتے ہیں یہ ایک ہی شخصیت کی طرف اشارہ ہے ایک ہی ان کا Concept ہے یا یہ مختلف شخصیتیں ہیں Physically not خیالی طور پر ؟

(کاروائی 1974/8/7 ص124)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	125 مرزا ناصر احمد — جب عیسائی خداوند یسوع مسیح کہتے ہیں تو ان کا اشارہ یسوع مسیح کی طرف ہر گز نہیں ہوتا جن کا ذکر قرآن عظیم میں ہے۔ اٹارنی جنرل — یعنی وہ کوئی مختلف شخصیتیں ہیں۔ مرزا ناصر احمد — وہ بتائیں گے میں نہیں بتا سکتا۔ اٹارنی جنرل — اچھا جی آپ یہ کہتے ہیں کہ یسوع مسیح کی دادیاں اور نانیاں تو وہ عیسیٰ علیہ السلام کی بھی دادیاں اور نانیاں تھیں یا نہیں؟ مرزا ناصر احمد — جن دادیوں اور نانیوں کا جس اخلاق کے ساتھ انجیل میں ذکر ہے وہ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھیں۔ اٹارنی جنرل — مسیح علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی نانیاں اور دادیاں جو تھیں وہ مختلف عورتیں تھیں یا وہ ایک تھیں؟ مرزا ناصر احمد — جن عورتوں کا ذکر تورات میں آیا ہے وہ ان اخلاق کے ساتھ مسیح علیہ السلام کی دادیاں نانیاں نہیں تھی۔ اٹارنی جنرل — میں Physically پوچھ رہا ہوں اخلاق کی بات بعد میں آتی ہے آپ یہ بتائیں کہ وہی عورتیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں اور نانیاں تھیں وہی یسوع کی دادیاں نانیاں تھیں یا نہیں تھیں؟ مرزا ناصر احمد — جب مسیح علیہ السلام کا جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ان کی دادیوں کا ذکر قرآن پاک میں نہیں آیا۔ اٹارنی جنرل — ان کی کوئی دادیاں نہیں تھیں؟ مرزا ناصر احمد — ان کا قرآن کریم میں ذکر نہیں آیا۔ اٹارنی جنرل — اگر ان کی دادیوں نانیوں کا ذکر نہیں آیا تو اس کا مطلب ہے دادیاں نانیاں تھیں مگر ذکر نہیں آیا یہی ہوا نان؟ مرزا ناصر احمد — قرآن نے ان کا مسیح علیہ کا ذکر کیا ہے ان کی دادیوں نانیوں کا ذکر نہیں کیا اور میں تو صرف قرآن کریم میں جس مسیح علیہ کو پیش کیا ہے ------ 362 (کاروائی 1974/8/7 ص125)

F.6

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔</td>
<td>
١٢١١
اٹارنی جنرل ۔ یا تو ہم یہ نہیں گے کہ ان کی دادیوں نانیوں کا ہمیں علم نہیں ہے اور
اگر علم ہے تو وہ انجیل سے ہے یا کسی اور کتاب سے ہے، قرآن شریف سے نہیں ۔
مرزا ناصر احمد ۔ جس مسیح علیہ السلام کو قرآن عظیم نے پیش کیا ہے ان کی دادیوں
نانیوں کا کوئی ذکر قرآن کریم میں نہیں اور ہمیں اس جستجو میں پڑنے کی ضرورت بھی نہیں ہے، بہر حال
انسان عورت کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے ۔
اٹارنی جنرل ۔ جب یہاں یہ کہا جاتا ہے، جی کہ ان کی تین نانیاں اور دادیاں کسبی
عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا ؟
مرزا ناصر احمد ۔ یہ اس مسیح علیہ السلام کے لئے نہیں کہا جاتا جن کی دادیوں اور
نانیوں کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ۔
اٹارنی جنرل ۔ یعنی یہ وہی شخصیت ہے یا نہیں Physically میں بات کر رہا ہوں،
جن کا قرآن شریف میں ذکر ہے Physically ؟
مرزا ناصر احمد ۔ مجھے نہیں پتہ، مجھے تو صرف قرآن کریم -------
اٹارنی جنرل ۔ جسمانی طور پر -----
مرزا ناصر احمد ۔ مجھے پتہ ہی نہیں وہ ایک ہے یا نہیں ۔
Attorney-General: This is a good answer.
Ch. [illegible] Ali: Point of Schlamation, Sir!
جناب چیرمین ۔ عیسائیوں کے نزدیک یسوع علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے تھے اس لئے ---
Mr. Chairman: No, No, point of Schlamation, Chowdhry Sahib! This you can talk to the Attorney General Privately
چوہدری جہانگیر علی ۔ جی اچھا ۔
اٹارنی جنرل ۔ اچھا جی، اب آپ یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ کے بارے میں ----
مرزا ناصر احمد ۔ وقت ہے ابھی یا فارغ کر دیں گے میں تو تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں
آپ کو ۔
اٹارنی جنرل ۔ نہیں ابھی تھوڑی دیر میں ختم ہو جائے گا ۔ اگر آپ تھکے ہوئے ہیں --
مرزا ناصر احمد ۔ ہاں تھکا ہوا ہوں، میں تو صرف درخواست کر سکتا ہوں ۔
363
(کاروائی 1974/8/7 ص 126)
</td>
</tr>
</table>

F.6

۱۲۷

Attorney General: If you are tired. تو پھر ٹھیک ہے

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to leave.

(The Delegation left)

Mr. Chairman: Now we will discuss for a few minutes

مولانا ہزاروی صاحب آپ ایک سیکنڈ کے لئے تشریف رکھیں — میرا خیال ہے کہ اپنے تین دن کی کاروائی کے بعد تھوڑی سی بحث کر سکتے ہیں کہ اب ہم کس طرح سے کاروائی شروع کریں — the

Attorney-General, if he likes, can continue with the same procedure or the question, answer and the explanation or if he likes, the Steering Committee can meet; whatever he likes, as I have made the promise that after three days we will review the situation.

Attorney-General: I will try to explain, because there is some difficulty. I cannot say in advance where I am proceeding. It much depends on the answers.

Mr. Chairman: You need not tell your strategy need not disclose it.

Attorney-General: I am half way through it. I want some more time before we can come to the conclusion. Then tomorrow again we will survey the situation and there is no need of the Steering Committee's meeting.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی — جناب چیرمین صاحب میرا خیال ہے کہ اگر آنریبل اٹارنی جنرل صاحب مطمئن ہوں تو جیسے وہ مناسب سمجھیں ویسے کریں —

جناب محمود اعظم فاروقی — جناب والا ، میں نے یہی عرض کرنا ہے کہ وہ اتھکے ہیں کہ ان کو کہیں کہ کوئی کشتہ وغیرہ کھا کر آئیں تاکہ یہ دیر تک بیٹھ سکیں —

(کاروائی 1974/8/7 ص127)

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	(see transcription below)

۱۲۸

یہ آپ پرائیویٹ مشورہ دے سکتے ہیں - آپ کئی دنوں کے بعد آئیے ہیں اور آپ بھی کارروائی ڈالنا چاہتے ہیں -

اٹارنی جنرل - اگر وہ کہیں کہ ہم تھک گئے ہیں تو ٹھیک ہے -

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری - جناب والا ، یہ تو کہتے ہیں کہ ہمارا دماغ کبھی خراب نہیں ہو گا -

جناب چیئرمین - میں عرض کروں گا کہ میاں صاحب لاء کے تحت گواہی دیں گے -

The witness is entitled to certain privileges if he says that he is not feeling well. One thing more I want to say that so far as the strategy is concerned, the House has complete faith in the Attorney-General.

Attorney-General: I am very grateful but the thing is that there are two difficulties; one is that many honourable members have asked many questions and I am trying to fit in those in the various subjects. Now, there is the subject of 'Kufr', there is the subject of his claim and right that if 'I am a Musalman nobody has a right to call me that I am not a Musalman' and I am saying that you can give the same right to others. If you call others that they are 'Kafir' then they have the right to call you 'Kafir' That is very obvious and we are in the grip of that subject. Apart from that there is the question of 'Jihad'. That is a different subject because if somebody denies the essentials of Islam then he is a 'Munkir'. That will come in a different way.

Mr. Chairman: You know better how to put questions. Only one thing is that what is the desire of the House when definite questions are put. Now, we are confining the witness that they should first answer the Attorney - General.

Attorney-General: My own viewpoint is that if he does not answer at that time I leave and I go to another subject and then come back.

Mr. Chairman: And then to be taken unawares. One thing I want to ask more. Tomorrow, we will be able to finish the questions?

Attorney-General: I do not think so.

Mr. Chairman: We do not think so. So, the Lahore Party which we had called for tomorrow.........

Attorney-General: No, not even on Friday.

Mr. Chairman: So, they may be informed.

Attorney-General: For saturday or Monday.

Attorney-General: Then, we can formulate and study all the report.

Mr. Chairman: We must have some break.

Attorney-General: My own view is that we will have to get a lot of things from the Lahori Party. And we will have to be fully prepared after we read the evidence and then ask some questions. We should not do it in a hurry.

Mr. Chairman: We are not in a hurry.

Attorney-General: We may have break for ten days in between and it makes no difference. We can examine them later and that will make a day or so.

Mr. Chairman: Tomorrow I will be able to tell the honourable members the tentative programme and then we will discuss. In the

365

(کاروائی 1974/8/7ص128)

F.6

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔	۱۲۹ meantime the Lahori party may be stopped from coming tomorrow. Yes, Mian Attaullah. میاں عطاء اللہ: جناب والا! [illegible] اختیار کی گئی ہے اب اس سے سارے [illegible] اتفاق ہے۔ اٹارنی جنرل صاحب فرمائیں ۳/۲ [illegible] طرح Comment کیا ہے انکو چاہئے کہ وہ اس طرح سے باقی [illegible] لے لیں تو ٹھیک ہے۔ Mr. Chairman: Yes, Mr. Soomro. Sardar Maula Bakhsh Soomro: Since there is going to be a ten days break, my submission is that the continuity should not be broken, continuity should be maintained. Mr. Chairman: We will finish one subject and then we will start another subject. Continuity shall not be broken. Take it for granted that the continuity shall not be broken. Sardar Maula Bakhsh Soomro: Ten days break is a long period. Mr. Chairman: I may tell you that this witness will finish and after that we will take time for preparation. You do not know how hard labour the Attorney-General is putting in. You can ask Mufti Mahmood. Attorney-General: I want to explain to Haji Sahib that last night we received the (record of the first day's Proceedings at half past two and we) have to read it all. There lies the great difficulty. We have no automatic reporting machines. I will prepare our case accordingly. Mr. Chairman: Yes, Hakim Sardar Muhammad. Hakim Sardar Muhammad: Sir, I want to bring it to the notice of the honourable members that the main question before the Special Committee of the Assembly is that as to what is the status of a person who does not believe in the finality of the Prophet Muhammad (peace be upon him) and the question on that point still remains untouched. Mr. Chairman: It will be taken up. It will be taken up at the proper time. Maulana Zafar Ahmad Ansari: 366 (کاروائی 7/8/1974ص 129)

F.6

مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کارروائی کو چھوڑتے ہوئے آخر پر یہ لکھا ہے۔

مولانا غلام غوث: تمام ممبران سے درخواست ہے کہ آپ لوگوں پر اتمام حجت ہوچکا ہے اور فتویٰ بھی یہ دے چکے ہیں کہ جو مرزا صاحب کو نہ مانیں وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج۔ میں بار بار درخواست کروں گا کہ ممبران حضرات سمیت پوری امت کو قادیانی کافر سمجھتے ہیں۔

مرزا ناصر: مجھے آپ فارغ کر دیں، ابھی میں تو تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں اپنے آپ کو۔

اٹارنی جنرل: آپ تھکے ہوئے ہیں؟

مرزا ناصر: جی تھکا ہوا، درخواست ہی کر سکتا ہوں۔

اٹارنی جنرل: تو پھر ٹھیک ہے۔

چیئرمین: وفد کو جانے کی اجازت ہے۔

جناب محمود اعظم فاروقی: جناب ان کو کہیں، کشتہ وغیرہ کھا کر آئیں، تاکہ کچھ وقت بیٹھ سکیں۔

میاں عطاء اللہ: آج اٹارنی جنرل صاحب نے 3/4 پوائنٹ پر ان کو زچ کیا ہے، اس لیے تھک گئے ہیں، زیادہ نہ بولا کریں۔

اٹارنی جنرل: خوب بولیں، جتنا زیادہ بولیں گے، اتنا زیادہ تضاد ہوگا، جو آپ کے سامنے ہے۔ بے جوڑ و متضاد، آپ بولنے دیں، میں نہیں روکتا۔

چیئرمین: کل دس بجے—— انشاء اللہ۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔100)

---

۱۳۰ ص

مولانا ظفر احمد انصاری — جناب والا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ تحریری بیان دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے اسکی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔ یہ اپنے محضر نامے میں کافی طویل جوابات دے چکے ہیں اور اسلئے جہاں تک ہوسکے ہم انکو discourage کریں تا کہ یہ لا انتہائی سلسلہ ختم ہو جائے۔ اب اسکی ضرورت نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل — نہیں جی۔ انہوں نے ایک جواب دیا۔ میں نے کہا آپ نازل نہ کریں پڑھ کر سنائیں۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ جتنا زیادہ بولیں۔ اتنی ہی زیادہ contradiction inconsistent ہوتی ہے۔ میرا اپنا experience یہ ہے کہ ایک شخص جو ہے بیان دینا ہے patience strain ہے۔

but the more he speaks, the more he becomes inconsistent and contradictory. So I won't stop him.

Mr. Chairman: Yes, we will try that the less he gives [illegible], the better it is, and the less he reads, is also better. Now the stage has come where only oral answers and brief answers are needed. Any honourable member who would like to say anything?

Members: Nobody.

Mr. Chairman: No, no, most welcome. Thank you very much. Tomorrow at 10.00 A.M.

The Committee adjourned to meet at ten of the clock in the morning on 8th August 1974.

....

367

(کارروائی 1974/8/7 ص130)

F.7

مؤرخہ 1974/8/8 کو جماعت احمدیہ کے وفد کے ہال میں داخل ہونے سے قبل کی کاروائی دائیں طرف درج ہے جس کا اکثر حصہ بزبان انگریزی ہے اور اَصل کاروائی کے صفحہ 3 تا 6 پر درج ہے۔ مولوی صاحب نے اپنی "مکمل کاروائی" میں انگریزی زبان کا ایک لفظ بھی درج نہیں کیا۔ اور جو ترجمہ درج کیا ہے اس میں بھی اکثر حصہ درج ہی نہیں کیا۔ ملاحظہ فرمائیں چیئرمین صاحب: 14 اگست کو قومی اسمبلی کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ اجلاس کو اگر ملتوی کریں اور آپ حضرات کو 14 اگست کے لیے بلائیں تو اس کی بجائے مناسب خیال کیا کہ اجلاس 14 اگست تک جاری رکھا جائے۔ اس وقت تک دونوں پارٹیوں' ربوہ و لاہوری گروہ پر جرح مکمل ہو جائے گی۔ کارروائی مرتب ہو جائے تو ہم پھر اس پر بحث کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ اٹارنی جنرل: دیکھیں میں کوشش کر رہا ہوں۔ نمبر1 جہاد شرعی امر کا انکار کر کے مرزا نے کیا پوزیشن اختیار کی۔ نمبر2 مرزا کے منکرین کو خود مرزائیوں نے کافر کہا۔ اپنے متعلق کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی شخص کافر نہ کہے اور خود دنیا بھر کے اہل اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔ جو اپنے لیے حق مانگتے ہیں وہ خود دوسروں کو دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ جو ان کے کفریہ عقائد ہیں' وہ ان کی تاویلیں کر رہے ہیں مگر جرح میں صحیح صورت حال آپ کے سامنے آ رہی ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ کتنا مزید وقت لگ جائے گا۔	Mr. Chairman : Before the delegation is called I just want to tell the honourable Members that we have finalised the programme to some extent. The Assembly will sit up to 13th because on the 14th we are laying the foundation stone of National Assembly Building. It would have been very inconvenient for the Members after the break on the 10th as Members would have gone and if they had not come to attend the ceremony, which is solely for the Members of the National Assembly, it would have placed us in an awkward position. So up to 13th the Assembly will continue and then we will finish. Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqi : Has the invitation for the 14th been issued by the Speaker of National Assembly? Mr. Chairman : The invitation has been issued by the Minister-in-charge of C.D.A. because they are responsible for invitation. The invitations would go from their side though indirectly it is our function; indirectly we are the hosts. We will complete the examination of Mirza Nasir Ahmad and of Lahori party and if we complete up to 10th then 11th is Sunday and on 12th and 13th we could meet as National Assembly and we would not lose these two days. We will utilize these two days and break for a week or ten days after 14th. The break will be from 14th to 21st or 22nd or 23rd.

F.7

چودھری ظہور الٰہی: کیا آپ سٹینڈنگ کمیٹی کی کوئی مدت مقرر کرنے والے ہیں؟

چیئرمین: چیمبر میں اس پر بات کر لیں گے۔ کسی وقت بھی کمیٹی کا اجلاس منعقد کر سکتے ہیں۔

وفد کو بلا لیا جائے۔ (وفد داخل ہوا)

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔101)

اس مذکورہ بالا کاروائی میں مولوی صاحب نے اٹارنی جنرل کی طرف منسوب سات سطروں پر مشتمل بیان درج کیا ہے اس کا اَصل کاروائی میں کوئی ذکر نہیں مولوی صاحب نے اس ایک صفحہ کی کاروائی میں دونوں طرح کی تحریف کی ہے۔ ایک تو یہ کہ اَصل کاروائی کا اکثر حصہ حذف کر گئے اور دوسرے اپنی طرف سے کاروائی بنا کر اس میں داخل کر دی ہے۔

Prof. Ghafoor Ahmad: Are you talking about Assembly or Special Committee?

Mr. Chairman: About both. The Special Committee and Assembly are both running side by side. Preference is given to this work of Special Committee. We will know from the Attorney-General as to how long it will take after every day's work we survey the work and this night we will again survey the work, how long it will take. Then we will call the Lahori party. I think we will be able to finish by the end of this week. I think so. I think this programme is accepted by everyone.

Members: Yes.

Mr. Chairman: Thank you very much. I have received messages. These are from the President of Senate and from the Speaker of National Assembly of Turkey and it is for all the Members. They have conveyed thanks which may be conveyed to all Members of National Assembly, for their support and for their good wishes and for the resolution. They have also reciprocated that.. .....

Maulana Shah Ahmad Noorani: Thanks for what.

F.7

Mr. Chairman: For the resolution and message we sent on the Cyprus issue.

Yes, Mian Kasuri.

Maulana Shah Ahmad Noorani: What about the Steering Committee; are you going to fix some date?

Chairman: What?

چوہدری ظہور الہی:- آپ نے کچھ فرمایا ہے کہ نو بجے

جناب چیئرمین:- کل رات کے نو بجے نہیں ہوگا

چوہدری ظہور الہی:- کیا Steering Committee کی meeting

ہوگی [illegible] صبح -

F.7

(In another House, we discuss it in the Chamber)

Mr. Chairman: After 1.30; then we survey the entire situation. If there is need for it, the Steering Committee can meet at any time. There is no restriction. If you like after this break for lunch you can meet in the evening at any time. That is up to the House. Yes, Mian Kasuri.

Mian M.A.Kasuri: Mr. Chairman, Sir, I wanted to know if the President has been invited for the National Assembly stone-laying ceremoney. If he is going to be present, is he going to lay the foundation stone. (Interruption) Has he been invited; if he has been invited, is he going to lay the foundation stone.

Mr. Chairman: I have already said that the invitation has been sent by the Minister in Charge.

Mian M.A.Kasuri: Mr. Chairman, that will have an important effect. If the Head of the State is in town and I am told he is and if you issue invitations for reception, we would like to know, is he going to be present at this function; if he is going to be not present, some of us will not come.

F.7

Mr. Chairman: These remarks should not be made.

Mian M.A.Kasuri: I want to convey the sanctions of some of the Members. I am sure the whole House will like the Head of the State to be respected to theutmost.

Mr. Chairman: Now we may call them.

مسٹر چیئرمین ۔ میں تو آدھی گھنٹہ نہیں بول سکتا ہوں۔

پروفیسر غفور احمد ۔ سر یہ جو التوا ہوگا ۔ ۱۲ کے بعد کہا ہے دس دن کا ہوگا ۔

Mr. Chairman: That we will discuss after this.

پروفیسر غفور احمد میرا مطلب یہ تھا کہ چونکہ ہم یہ کام کر رہے ہیں اور میں التوا کی ضرورت تو نہیں ہے ؟

Mr. Chairman: That we will discuss amongst ourselves. This is all at the convenience of the honourable Members if they like. We will discuss it in the chamber.

F.7
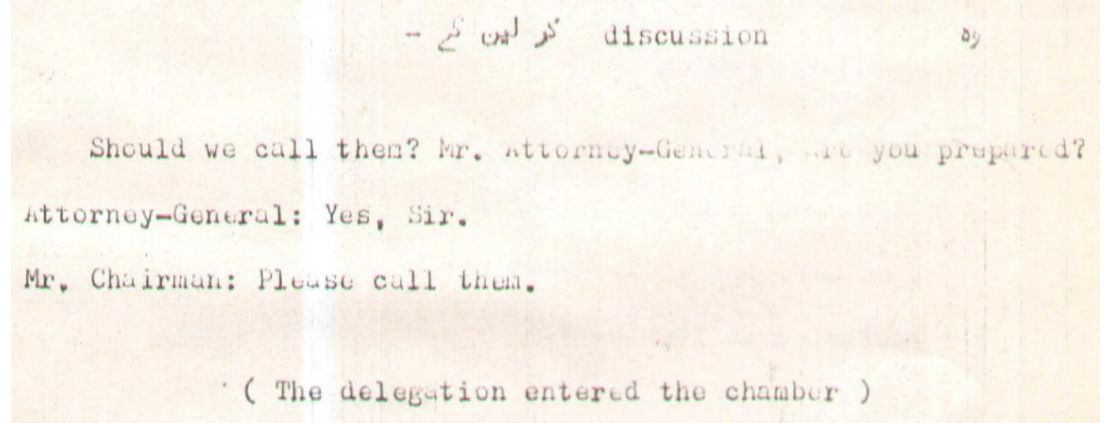
	وہ discussion کر لیں گے۔ Should we call them? Mr. Attorney-General, are you prepared? Attorney-General: Yes, Sir. Mr. Chairman: Please call them. (The delegation entered the chamber) (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص3تا6) وفد کے ہال میں داخل ہونے کے بعد پہلی بات چیت حضرت فاطمہؓ کے متعلق کشف کے بارہ میں ہوئی جبکہ مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اس کی بجائے تقدیم وتاخیر کرتے ہوئے توہین مسیح علیہ السلام کے اعتراض سے شروع کیا ہے۔اس میں جو قطع وبرید اور تحریف کی ہے اس کے علاوہ تقدیم وتاخیر بھی کی ہے شاید اس لئے کہ جو کلام اللہ میں تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں ان کے لئے اس جگہ تقدیم وتاخیر شاید عین ثواب ہو۔بہر حال اس کے بعد اَصل کاروائی کے مطابق پہلے حضرت فاطمہؓ کے کشف پر کاروائی پر تبصرہ درج کیا جاتا ہے۔

F.7

حضرت فاطمہؓ کے متعلق کشف کے متعلق کاروائی ص 7 تا 14 یعنی 8 صفحات پر مشتمل ہے مگر مولوی صاحب نے صفحہ 102 پر صرف 6 چھ سطروں میں پوری کر دی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

مرزا ناصر: دیکھیں خواب کا معاملہ عجیب ہے۔ یہ قلائد الجواہر ہے۔ اس کا حوالہ فوٹو سٹیٹ میں تمام ممبران کو تقسیم کرتا ہوں۔ اس میں شیخ عبدالقادر جیلانی کا خواب ہے۔ یہ تذکرۃ الاولیاء ہے' اس میں حضرت امام ابوحنیفہ کا خواب ہے۔ ایک خواب "دیوبندی مذہب" نامی ایک کتاب کے صفحہ 52 پر بھی درج ہے اشرف علی تھانوی کا' اگر مرزا صاحب نے توہین کی ہے تو پھر تمام پر فتویٰ لگائیے۔ یہ حوالہ جات ملاحظہ کریں اور پھر جرات سے فیصلہ کریں۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔102)

حضرت مرزا صاحب نے تفصیل کے ساتھ اس سوال کا جواب دیا ہے ۔اس کا ایک نمونہ دائیں طرف درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اسے درج نہیں کیا بلکہ مندرجہ بالا جواب اپنے پاس سے ہی تیار کر کے حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کر کے درج کر دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد ۔ لائبریرین صاحب فارسی کی "ذرسمین" چاہئیے --

ایک سوال کشف کے متعلق پوچھا گیا تھا ، جس کا تعلق حضرت فاطمہ سے ہے
میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ امت محمدیہ میں تعبیر رؤیا کا ایک علم مدون ہوا ہے ، بڑا زبردست
اور اس کے امام ہیں امام جعفر صادق اور سب سے مشہور امام ہیں ۔ اس علم کے ۔ اور یہ
علم کی حیثیت سے مدون ہوا ہے ۔ اور امت مسلمہ کی تاریخ میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ کشوف
و رؤیا کی تعبیر کی جاتی ہے ، کشوف پر اعتراض نہیں کیا جاتا ۔ اس نکتے کو سمجھانے کے لیے بعض
رؤیا جو پہلے آئی ہیں ، وہ بتانا چاہتا ہوں ، اس کے بعد جس کے متعلق سوال کیا گیا ، اسکی
سمجھ نہیں آ سکتی ۔ پہلی مثال امام ابوحنیفہ کی ہے ۔ "تذکرۃ الاولیا" فارسی میں ہے
جس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے ۔ اس میں یہ لکھا ہے حضرت امام ابو حنیفہ نے ایک رات خواب
میں دیکھا کہ پیغمبر کی ہڈیاں لحد سے جمع کیں اور بعض کو چھوڑ کر بعض کو پسند کر لیا۔
اس ہیبت سے آپ بیدار ہو گئے ۔ ابن سیرین کے اصحاب میں سے ایک سے پوچھا تو اس نے کہا کہ
تو پیغمبر کے علم میں اور ان کی سنت کی حفاظت میں ایسا درجہ پائے گا کہ اس میں متصرف ہو جائے
گا ، صحیح کو سقیم سے جدا کریگا ۔ تو اتنا بھیانک خواب کہ آپ رؤیا میں یہ دیکھتے ہیں کہ
روضہ مطہرہ میں سے آپ کے جسم مطہر کی ہڈیاں لیں ۔ بعض کو پسند کیا اور بعض کو ناپسند
کیا اور اس صالح انسان پر کپکپی طاری ہو گئی ۔ وہ کانپ اٹھے کہ یہ میں نے کیا دیکھ لیا ۔
اصحاب ابن سیرین ، جو ان کے شاگرد وغیرہ تھے ، ان کے پاس گئے کہ میں نے یہ خواب دیکھ لیا
ہے ۔ گھبرائے ہوئے تھے ۔ انہوں نے کہا گھبرانے کی بات نہیں ۔ آپ نے جو خواب ، رؤیا

F.7

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	دیکھی، اسکی تعبیر ہے، اور تعبیر یہ ہے کہ آپ سنت نبوی میں جو غلط باتیں شامل ہو گئی ہیں، ان کو صحیح سے علیحدہ کر دیں گے اور خالص سنت نبوی کے قیام کا ذریعہ بنیں گے۔ دوسری رویا جو یہاں میں مثال کے طور پر پیش کرنی چاہتا ہوں وہ "گلدستہ کرامات" سے ہے۔ سوانح حضرت سید عبدالقادر جیلانی، ہمارے ایک مشہور بزرگ ہیں جن کا نام تعارف کا محتاج نہیں۔ سید شیخ عبدالقادر جیلانی نے کتاب "جواہر القلائد" میں لکھا ہے فرمایا جناب محبوب سبحانی قطب ربانی، شیخ عبدالقادر جیلانی نے کہ ایک روز ہم با عالم طفولیت ——— یوں عمر تو بڑی تھی لیکن آپنے آپ کو بچے کی شکل میں دیکھا — ایک روز ہم باعالم طفولیت خواب راحت میں تھے کہ کیا دیکھا۔ فرشتگان آسمانی باحکم ربانی ہم کو اٹھا کر حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے ہم کو گود میں اٹھایا، چھاتی سے لگایا اور اتنا پیار کیا کہ پستان مبارک میں دودھ بھر آیا اور سر پستان ہمارے منہ میں رکھ کر دودھ پلایا۔ اتنے میں جناب رسالتمآب بھی وہاں رونق افروز ہوئے اور فرمایا،
مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔	اسکی بھی درست تشریح اس رویا کی طرح تعبیر کی گئی ہے، سید عبدالقادر جیلانی پیر اکثر [illegible] [illegible] کیا گیا۔ تیسری مثال جو میں دینا چاہتا ہوں وہ حضرت مولانا سید احمد [illegible] کے ایک خواب [illegible] نبی کریم اور حضرت علی اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ کو سید صاحب نے خواب میں دیکھا۔ اس روز کو حضرت علی نے اپنے دست مبارک سے آپکو نہلایا اور حضرت فاطمہ نے ایک لباس

F.7

<table>
<tr>
<td>اپنے ہاتھ سے آپکو جا بنایا۔ اور ازاں وقوعات کے کمالات رازق نبوت
کمالات و برکات نبی کے نہایت آب و تاب کے آپ پر جلوہ گر
ہونے لگے۔" یہ اسکی تعبیر بتائی گئی ہے اس میں کہ وہ عنایت ازلی جو کہ
مکنون و محجوب تھی ظاہر ہوگئی اور تربیت یزدانی بلا واسطہ کسی کے
[illegible] حاصل ہوگئی۔"</td>
<td>مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔</td>
</tr>
<tr>
<td>ایک چھوٹی سی مثال اور دے۔ حضرت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی
فرماتے ہیں کہ ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ کو دیکھا انہوں نے
ہمکو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور ہم اچھے ہو گئے۔ افادات الیومیہ جلد ۶
بحوالہ دیوبندی مذہب صفحہ ۵۶۔</td>
<td>مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔</td>
</tr>
<tr>
<td>اور بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک کشف دیکھا رویا دیکھی اسطرح۔
رو دیکھا۔ reference دیا اپنی کتاب نزول المسیح صفحہ ۱۲۶،</td>
<td></td>
</tr>
</table>

F.7

منقولہ تحریر	تبصرہ
کے حاشیے میں جو کئی درجن سطریں سوال کے اندر لائی گئی ہیں اور ہمیں آپ نے شروع میں لکھا ہے کہ کشف جو براہین احمدیہ میں مندرج ہے اس کی طرف reference ہے۔ اس لیے ہم براہین احمدیہ کو لیتے ہیں کہ اس میں کشف کیا درج ہے۔ براہین احمدیہ کی یہ عبارت ہے	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ اس سے دل و جان معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان پر لیے آتے ہیں۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجی تھیں اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک الہام ہوا۔	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.7

[illegible] کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں انکا وارث اترتا ہے اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں تھوڑی سی غیبت جو خفیف سی نیند سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم شروع ہوا کہ بالکل یکدفعہ چند آدمیوں کے چلنے چلنے انکو آواز آئی جیسے بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کے جوتے اور موزے	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
کی آواز آتی ہے پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حسنین و فاطمہ ... غالباً پڑھا گیا ہوگا ... پیغمبر خدا و حضرت علی و حسنین و فاطمۃ الزہرہ اجمعین اور ایک ان میں سے ایسا یاد	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔
پڑتا ہے حضرت فاطمۃ الزہرہ نے نہایت محبت و شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا پھر بعد اسکے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت مجھے بتایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.7

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

زیادہ کشف ہے جس کے متعلق نزول مسیح یہ دوبارہ کیا گیا ہے۔ اب

ظاہر ہے یہ کشف ہے جس طرح دوسرے کشوف بعض اولیائے کرام نے

حضرت فاطمہ کے متعلق کشف دیکھے یا جیسے حضرت امام ابو حنیفہ نے

ایک نہایت دوسرا الجھا ہوا دیکھا لیکن اس کی تعبیر کی گئی تو جیسا کہ

امت محمدیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ کنویں و دریا کی تعبیر کی:

F.7

جاتی ہے ان پر اعتراض نہیں کیا جاتا اس کشف کی بھی تعبیر ہونی چاہیئے۔ اور تعبیر کی ایک اور واضح مثال کیونکہ [illegible] بتایا کہ میں کشف دیکھا ہے اس کشف میں پانچ وجود آپ کے سامنے آئے اور ان پانچ وجودوں میں نبی کریم اور سارے کھڑے تھے اور قربان کی طرح میرا سر اپنی ران کے ساتھ لگایا کا مطلب ہے اس کشف میں خود کو ایک شیر خوار بچے کی طرح دیکھا کہ آپ کا سر ران تک۔ ایک ہی اکٹھا اور اس قسم کے اور بھی زیادہ واضح حوالے بھی ہیں لیکن میں نے چھوڑ دیئے ہیں۔ جو میں نے بیان کیا وہ بھی [illegible] بڑا ہی واضح ہے۔ تو یہ ایک کشف ہے جس کی تعبیر ہونی چاہئیے۔ اور اس کی تعبیر پہلے نے بھی کی اور یہاں بھی واضح ہے۔ (کاروائی قومی اسمبلی 8/8/1974 ص 7تا13)	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.7

مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب جعلی بیان بائیں طرف درج ہے جو اس جگہ اَصل کاروائی میں درج ہی نہیں۔ مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب جعلی بیان بائیں طرف درج ہے جو اس جگہ اَصل کاروائی میں درج ہی نہیں۔	مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب کاروائی صفحہ 102 تا 104 پر درج کی ہے۔ جس کا اس جگہ اَصل کاروائی میں وجود ہی نہیں۔ مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب جعلی بیان درج ذیل ہے جو اس جگہ اَصل کاروائی میں درج ہی نہیں۔ مولانا مفتی محمود: جناب مرزا صاحب کی گفتگو کے دوران میں ہی میں نے حوالہ جات دیکھ لیے ہیں۔ قلائد الجواہر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب نہیں ہے۔ تذکرۃ الاولیاء حضرت امام ابوحنیفہ کی اپنی کتاب نہیں ہے۔ "دیوبندی مذہب" یہ مولانا اشرف علی تھانوی کی اپنی کتاب نہیں ہے۔ ان حضرات سے یہ منسوب باتیں ہیں، انہوں نے کہی ہیں یا نہیں، اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور یہ تینوں کتابیں ایسی ہیں جو ہم پر حجت نہیں ہیں۔ ان رطب و یابس کتب کو بہانہ بنا کر معاملہ کو الجھانا دجل ہے۔ نمبر2 اگر یہ کتابیں ان کی اپنی ہوتیں، وہ اپنے خوابوں کو خود بیان کرتے، حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ اگر ایسے ہوتا تو بھی مرزائیوں کے لیے مفید مطلب نہیں، اس لیے کہ امتی کا خواب شریعت میں حجت نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ یا شیخ عبدالقادر اپنی تمام تر عظمت کے باوجود حضور علیہ الصلوۃ کے امتی ہیں اور امتی کا خواب شریعت میں حجت نہیں ہے۔ عقیدہ کے لیے تو قطعاً بنیاد نہیں بن سکتا۔ خود خواب دیکھنے والے بھی اس کو ماننے کے پابند نہیں شرعی اعتبار سے۔

F.7

مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب جعلی بیان بائیں طرف درج ہے جو اس جگہ اَصل کاروائی میں درج ہی نہیں۔	نمبر3 مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا "نیند میں خواب دیکھا' بیداری میں کتاب لکھی"۔ نمبر4 وہ نبی ہونے کا مدعی ہے اور نبی کا خواب شریعت میں حجت ہے۔ نمبر5 مرزا صاحب نے حضرت فاطمہ کے متعلق خواب نہیں بلکہ کشف کا لکھا ہے۔ نبی کا خواب یا کشف وحی ہوتا ہے۔ نمبر6 خواب کی تعبیر کی جاتی ہے۔ وحی کی تو تعبیر نہیں کی جاتی۔ نمبر7 اصولی بات یاد رکھیں کہ ہم خوابوں کے پابند نہیں' یہ وہ حقائق ہیں۔ ان حضرات کی طرف منسوب غلط باتوں سے غلط استدلال کر کے ہاؤس کو گمراہ کرنا اور مرزا کی صفائی کے لیے معاملہ کو خلط کرنا دجل ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ میں نے سات باتیں کہیں۔ مرزا ناصر ان میں سے کسی ایک بات کی جرات ہے تو تردید کرے تاکہ معاملہ صاف ہو جائے۔ ہے جرات تو کرے انکار ورنہ ممبران سے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس دجل کو بھانپنے کی کوشش کریں' جسے سو سال سے اسلام کے نام پر اسمگل کیا جا رہا ہے اور جس طرح آج
مفتی محمود صاحب کی طرف منسوب جعلی بیان بائیں طرف درج ہے جو اس جگہ اَصل کاروائی میں درج ہی نہیں۔	آپ پریشان ہیں کہ یہ صحیح جواب نہیں دے رہے' معاملات کو مکس کر رہے ہیں' اسی طرح سو سال سے امت بھی پریشان ہے۔ میں پھر چیلنج کرتا ہوں کہ میرے سات نکات میں سے کسی ایک کا مرزا ناصر کے پاس ہمت ہے' جواب ہے' تو لائے۔ مجھے خوشی ہوگی۔ مرزا ناصر: مفتی صاحب نے صحیح کہا کہ یہ ان کی کتابیں نہیں ہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز ص۔102 تا104)

F.7

توہین عیسیٰؑ کے الزام پر کاروائی اَصل کاروائی کے ص 15 تا 17 پر درج ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے بار بار اس سوال کا جواب دیا اور آخر پر درج ذیل جواب دیا۔ اس کے بعد اٹارنی نے اس بحث کو چھوڑ دیا تھا۔ اور مولوی صاحب نے اسے بھی درج نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد — مرزا صاحب نے صرف فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جن کا ذکر قرآن کریم میں۔۔
موسوی امت کے مسیحی کی حیثیت سے ہے وہ فوت ہو چکے ہیں اور اس امت میں آنے والا مسیحی ایک دوسرا
ہے اور اسی کیلئے بشارات ہیں صلوٰۃ والسلام ہیں یہ آپ کا عقیدہ ہے تو جب بشارات ہیں صلی اللہ علیہ
وسلم سے ہیں اور امت کے ایک فرد کیلئے ہیں ان کے عقیدے کے مطابق تو پھر وہ مسیحی جن کا تعلق موسیٰ
سے ہے جن کیلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارات نہیں دیں اس کے دعویدار نہیں ہو سکتے بڑی سادی
سی بات ہے ۔

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص 17)

توہین عیسیٰؑ کے الزام پر کاروائی اَصل کاروائی کے ص 15 تا 17 پر درج ہے اور مگر مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی کے 101 کے آخر تا 102 کے درمیان تک یعنی ایک صفحہ پر درج کیا ہے اکثر حصہ غائب کر گئے ہیں۔ اور جو کاروائی لکھی ہے اس کا اس اَصل کاروائی میں کوئی ذکر نہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے بار بار اس سوال کا جواب دیا اور آخر پر دائیں طرف درج جواب دیا۔ اس کے بعد اٹارنی نے اس بحث کو چھوڑ دیا تھا۔ اور مولوی صاحب نے اسے بھی درج نہیں کیا۔

مولوی صاحب کی کاروائی جو ان کی خود ساختہ ہے درج ذیل ہے۔

مرزا ناصر احمد: جناب آپ نے پوچھا کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ میں نے اس پر سٹڈی کر لی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ

ایک ہیں انجیل کے یسوع مسیح' ایک ہیں قرآن مجید کے مسیح علیہ السلام۔ انہوں نے یسوع مسیح کے متعلق لکھا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے تو وہ مثیل ہیں۔ ان کے متعلق قطعاً کچھ نہیں لکھا' بلکہ ان کی تو تعریف کی ہے——

F.7

	اٹارنی جنرل : انجیل میں یسوع مسیح اور قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ دو وجود ہیں یا ایک ہے۔ ایک وہ یسوع مسیح جن کو عیسائی خداوند یسوع مانتے ہیں۔ ایک وہ شخصیت حضرت مسیح علیہ السلام کی جن کو قرآن مجید نے کلمۃ اللہ' روح اللہ کہا ہے۔ یہ دو آدمی ہیں یا ایک ہے۔ اگر ایک ہے تو پھر آپ کا عذر لنگ ہے۔ اگر دو ہیں تو یہ واقعات کے خلاف ہے۔ خارج میں وجود ایک ہے' جسے مسیحی کچھ مانتے ہیں اور آپ کچھ اور مسلمان ان دونوں کے علاوہ جو قرآن مجید نے کہا اس کے مطابق ان کی حیثیت۔ خارج میں ایک وجود کو دو قرار دے کر ایک فرضی یسوع کو گالیاں دینا کون سی دیانت داری ہے۔ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ وجود ایک ہے یا دو۔ مرزا ناصر: میں اس پر کچھ نہیں کہہ سکتا' یہ تو آپ عیسائیوں سے پوچھیں۔ مولا بخش سومرو: آپ حضرات فرمائیں کہ یہ کیا جواب ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز ص101 تا102) مولوی صاحب کی مندرجہ بالا تمام کاروائی جعل سازی ہے۔ جو کہ اس جگہ اُصل کاروائی میں درج نہیں۔
اُمتی نبی اور محدث کے بارہ میں بحث اُصل کاروائی کے صفحہ 18 تا21 پر درج ہے جس میں حضرت صاحب نے تفصیلی جوابات دیئے ہیں۔ مگر مولوی صاحب نے اس کا اکثر حصہ حذف کر دیا ہے۔ حضرت صاحب نے اس کتاب کے سیاق وسباق سے پڑھکر وضاحت فرمائی اور یہ اُصل کاروائی میں درج ہے مگر مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔ اس بحث کا خلاصہ درج ذیل ہے۔	مولوی صاحب نے اپنی کاروائی کے صفحہ نمبر 104 پر اسی سوال کو درج کیا ہے لیکن جواب اپنی طرف سے لکھا ہے۔ حضرت صاحب کا بیان آپ کے سامنے موجود ہے۔ اٹارنی جنرل: مرزا صاحب نے تو لکھا ہے "ازالہ اوہام" میں کہ دوسرے نبی کا مطیع ہونا محدث کہلاتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی' تو مرزا صاحب کیا ناقص نبی تھے؟ مرزا ناصر: میں مرزا بانی سلسلہ کے حوالہ سے انکار نہیں کرتا۔ محدث تو ہر نبی ہوتا ہے۔ اٹارنی جنرل: کیا حضور علیہ السلام بھی؟ مرزا ناصر: جی ہاں بالکل۔ اٹارنی جنرل: کیا نعوذ باللہ حضور علیہ السلام بھی ناقص نبی تھے؟ مرزا ناصر: آپ نتیجہ کیوں پکڑ لیتے ہیں؟

F.7

مرزا ناصر احمد ۔ یہاں امتی نبی کی بحث نہیں ہے یہاں محدث کے متعلق فرما رہے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ آگے کہتے ہیں وہ محدث جو ناقص قسم کا"

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں محدث نبی نہیں ہوتا ہر نبی محدث ہوتا ہے

اٹارنی جنرل ۔ یہ یہاں جو ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہاں محدث کی بات ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں جی محدث کی بات ہے محدث مرسلین میں سے ہیں غلام احمد صاحب بھی

تو محدث تھے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ امتی نبی تھے ۔

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص18)

(تاریخی قومی دستاویز ص۔104)

اس کے ساتھ ایک ممبر کا جوش غیرت بھی دکھایا ہے حالانکہ اَصل کاروائی میں اس کا کچھ ذکر نہیں۔

ایک ممبر: خدا کے لیے کوئی اور سوال کریں۔ اس قسم کی گستاخی کی جرات قادیانی کرتے ہیں، ہم تو اس کے سننے کے روادار نہیں۔ دھوکہ کے لیے مرزا صاحب کا منصب ایسا قرار دیتے ہیں کہ لوگ محسوس نہ کریں کہ وہ تو ناقص نبی تھے اور پھر جرح میں تسلیم کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام بھی ایسے تھے۔ گویا مرزا اور حضور علیہ السلام کا ان کے نزدیک مقام ایک تھا۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔105،104)

F.7

اَصل کاروائی کے صفحہ A22 تا صفحہ 24 صفحات پر مشتمل دعوی خدائی کے سوال پر بحث درج ہے۔

حضرت صاحب نے تفصیل سے اس کشف جس میں حضرت صاحب نے کشفی طور پر اپنے آپ کو خدا کے طور دیکھا کی وضاحت کی ہے اور حوالہ جات سے اس کی تائید بھی کی ہے اور احادیث کو بھی درج کیا ہے۔ اس میں سے ایک حصہ نمونہ کے طور پر دائیں طرف درج ہے مگر مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا کچھ ذکر نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے جو کاروائی درج کی ہے وہ یہ ہے

مرزا ناصر: کبھی انہوں نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ تو کشف کی بات ہے۔

اٹارنی جنرل: کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔ یہ مرزا کی عبارت ہے۔

مرزا ناصر: یہ کشف ہے۔

اٹارنی جنرل: نبی کا کشف وحی ہوتا ہے۔

مرزا ناصر: لوگوں نے خدا کے متعلق کیا کچھ کہا۔ بزرگوں کے حوالہ جات بتاؤں کہ کیا کہا؟

(تاریخی قومی دستاویز ص105)

مرزا ناصر احمد — یہ ایک خواب ہے رویا ہے اور کشف پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔

بانی سلسلہ احمدیہ نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ پر یہ لکھا ہے لا لانف --- (عربی) --- وجود - - - -

اور اسکا ترجمہ یہ ہے کہ ہمارے اس کشف سے وہ مراد نہیں کہ جو وحدت الوجود یا حلول سے مراد لیا کرتے ہیں بلکہ یہ کشف تو بخاری کی حدیث سے بالکل موافق ہے جس میں نفل پڑھنے والے بندوں کے قرب کا ذکر ہے حدیث کا حوالہ دیا تھا ہے وہ تو بخاری کی یہ حدیث ہے

لا یزال --- عربی ----

یہ بخاری کی حدیث ہے اور اسکے معنی ہیں کہ میرا بندہ نوافل کے ذریعہ قرب میں ترقی کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے یہ خود آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کشف کی آگے تعبیر کی ہے اور تعبیر اپنی ہی تعبیر کی بخاری حدیث میں کے اوپر کی ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں خدا نے کہا اب میں نئے آسمان اور نئی زمین بناؤں گا اسکا مطلب یہی ہے کہ زمین یعنی زمین لوگوں کے دل سخت ہو گئے گویا مر گئے کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے تو خدا نے ارادہ کیا کہ وہ نئی زمین اور نئے آسمان بنا دے وہ کیا ہے نئے آسمان اور کیا ہے نئی زمین نئی زمین وہ پاک دل ہیں دیکھو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے اور جو خدا سے ظاہر ہوئیا اور خدا ان سے ظاہر ہو گا اور نئے آسمان وہ نشان ہیں

F.7

جو اسکے حافظہ سے اور اسکے علم سے باہر ہو رہے ہیں تو خود آپ نے اسے قابل تعبیر کشف قرار دیا
یعنی ایک ایسا کشف جسکی تعبیر کی جاتی ہے ۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میں نے عالم کشف میں اپنے رب کو ایک نوجوان کی شکل پر دیکھا اور اسکے لمبے بال اور
اسکے پاؤں میں سونے کے جوتے تھے اور ظاہر ہے کہ جسدا مادی وجود یہ نہیں اسکو اس شکل میں دیکھنے کا
مطلب اسکے سوا کچھ نہیں کہ اسکی تعبیر کی جائے گی ۔

(کاروائی قومی اسمبلی 8/8/1974 ص C-22، 23)

دعوی خدائی کے الزام کی کاروائی کے بعد اس پر بائیں طرف درج مفتی محمود صاحب اور احمد شاہ صاحب نورانی کے ان بیانات کا کوئی اندراج اَصل کاروائی میں نہیں ہے۔ یہ مولوی صاحب کی اپنی ہی اختراع ہے جو انہوں نے اپنی کتاب کی زینت بنائی ہے۔

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

مولانا مفتی محمود: یہاں آپ پھر اجازت دیں کہ بزرگوں کی باتوں کو نبیوں کی باتوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ بڑے سے بڑے بزرگ کی بات بھی خدا نہ کرے اس میں غلطی کا امکان ہوتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام تو غلطی سے پاک ہوتے ہیں۔ ان میں غلطی تسلیم کرنا منصب نبوت کی توہین کے برابر ہے۔
نمبر2 کسی بزرگ کا کوئی شخص خواب بیان کرتا ہے یا اس کا کوئی جذب کی حالت کا قول جو شریعت کے خلاف ہو تو بحیثیت مفتی کے میں فتویٰ دیتا ہوں، تمام مکاتب فکر اس مسئلہ میں میرے ساتھ ہیں کہ اگر کسی بزرگ کا قول شریعت کے خلاف ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ اگر تو وہ مغلوب الحال یا کیفیت جذب میں بے اختیار خلاف شرع کوئی بات کہہ دیں تو وہ معذور ہیں یا جان کر کہا، اگر جان کر خلاف شریعت کہا تو ہم اس پر کفر کا فتویٰ لگائیں گے۔ اب مرزا ناصر صاحب بتائیں کہ مرزا صاحب معذور تھے یا کافر تھے۔ معذور تھے تو بھی نبی نہیں ہوسکتے اور اگر کافر تھے پھر تو مسئلہ ہی حل ہوگیا۔ (ماشاء اللہ، ماشاء اللہ)
مولانا شاہ احمد نورانی: حضرت مفتی صاحب کی بات کی میں تائید کرتا ہوں کہ شرعی مسئلہ یہی ہے کہ جو خلاف شرع بات کرے وہ معذور نہ ہوگا تو کافر ہوگا۔

(تاریخی قومی دستاویز ص105۔106)

F.7

جناب چیرمین – یہ بات کہی تھی کہ یہ بہت سی irrelevant

answer

چیزیں آ رہی ہیں اس میں Question سوال ہو جائے اسکے بعد جواب ہو جائے پھر explanation

اگر ضرورت ہو تو –

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی – explanation قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہونی چاہیئے

جناب چیرمین – ٹھیک ہے بالکل ٹھیک ہے –

مولانا مفتی محمود – وہ اس طریقے سے ہے آپ کہتے ہیں کہ چور ہے – وہ کہتا ہے

بناوٹی چور تھا – بناوٹی چور تھا –

جناب چیرمین – میں نے ابھی اٹارنی جنرل سے اپنے چیمبر میں discuss کیا ہے

I think now the procedure will be alright

محمد حنیف خان – وہ question کرنا شروع کر دیتا ہے –

جناب چیرمین – یہ ان کا اپنا method ہے put کرنیکا گواہ کو روکا جائے گا

کہ جب question put کیا جا رہا ہو تو پھر بیچ میں جب تک question complete

نہ ہو جائے اسوقت تک نہ بولے –

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص a 25)

مؤرخہ 1974/8/8 کی کاروائی میں وقفہ سے قبل کی کاروائی دائیں طرف درج ہے۔

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں ہے۔

F.7

Attorney-General: Sir, if I may respectfully submit, explanations are different; you may or may not accept, but I would request the honourable members not to supply me loose balls.

Mr. Chairman: Yes, there also I have said.

یعنی حوالہ جات یہ حوالہ جات یا کتابوں یا پمفلٹ سے لکھے ہوئے ہیں اسکے بجائے best حوالہ جات پیش کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ یہ کتابیں پڑھیں انکی وہاں سے کتاب اٹھائیں اور mark وہاں کریں کہ یہ آپ کا لکھا ہوا ہے وہ جو ہمارے question ہیں ان سے نکلتے ہی نہیں ہیں۔

(کاروائی قومی اسمبلی 8/8/1974 ص ۔ 26)

Mr. Chairman: Haji Sahib, it varies from question to question; there are certain questions which have to be replied there and then, certain explanation may there, and there are questions where there are certain things to be searched.

(کاروائی قومی اسمبلی 8/8/1974 ص26)

وقفہ کے بعد وفد کے آنے سے قبل کی کاروائی میں سے دائیں طرف درج کاروائی حذف کر کے اس کی جگہ درج ذیل کاروائی اپنی طرف سے بنا کر یا کسی اور مقام سے اٹھا کر درج کر دی گئی ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی: قرآن و حدیث کسوٹی ہے۔ مرزا کے اقوال و تحریرات کو اس پر پیش کریں۔ تذکرۃ الاولیاء' جواہر العقائد یہ کوئی ہمارے لیے اتھارٹی نہیں ہیں۔

چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے۔

مولانا مفتی محمود: آپ کہتے ہیں کہ وہ چور تھا۔ جواب میں وہ کہہ دیتا ہے کہ بناوٹی چور تھا۔ اب اس کے ایک لفظ کہنے سے بحث کا رخ بدل جاتا تھا کہ چور تو تھا مگر اصلی یا بناوٹی۔ اس سے کیا بحث کہ وہ اصلی چور ہے یا اس نے دیکھا دیکھی نقلی طور پر ہی چوری کی' کی تو ہے' جرم تو ثابت ہوا۔ آپ اس نکتہ نظر سے بحث کو مرکوز رکھیں تاکہ ہمارا وقت ضائع نہ ہو۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔107)

چیئرمین صاحب کے بیان میں یہ الفاظ کہ

"یہ تاخیری حربے استعمال کر رہے ہیں"

(تاریخی قومی دستاویز ص۔107)

نظر نہیں آرہے حالانکہ آسان انگریزی لکھی ہوئی ہے۔

F.7

مرزا ناصر احمد ۔ بانی سلسلۂ احمدیہ نے اپنی کتاب اور تقریر و تحریر میں اس مقدس عورت کا بھی ذکر کیا جو قرآن کریم میں مریم کے نام سے یاد کی جاتی ہے ۔ اور بعض جگہ آپ نے اس مریم کا بھی ذکر کیا جسکو عیسائی لوگ خدا وند یسوع سے نسبت دیتے ہیں ۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص29)	حضرت مریم کے حوالہ سے سوال کا تفصیل سے جواب ہوا۔ حضرت صاحب کا حضرت مریم کی دو شخصیتوں کے متعلق جو جواب دیا وہ دائیں طرف درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اپنی طرف سے خود ہی درج ذیل جواب بنا کر حضرت صاحب کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ مرزا ناصر: یہ تو میں نے عرض کر دیا شخصیات کا مسئلہ کہ وہ میری غلط فہمی تھی۔ شخصیت تو ایک ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز ص۔109)
اٹارنی جنرل: آپکو انکا پہلے علم نہیں تھا۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص34)	جناب کی کاروائی میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ "کیا آپ نے پہلے کبھی یہ کتابی حوالے نہیں پڑھے" (تاریخی قومی دستاویز ص۔112) اس طرح اصل الفاظ میں تحریف کی گئی ہے۔
اٹارنی جنرل: یہ محض [illegible] آپ کیا [illegible] لوگوں کو convince کرتے ہیں یہ ہم دیکھ رہے ہیں اسی لیے میں نے یہ سوال کیا ہے (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص35)	زائد الفاظ لکھے ہیں کہ "یہ آپ کا دعویٰ اور یہ حوالے۔ یہ دونوں باتیں آپس میں میل نہیں کھاتیں "(تاریخی قومی دستاویز ص۔112) گویا کہ مرزا صاحب کے قول و فعل میں تضاد ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

F.7

ذریۃ البغایا والے اعتراض کے جواب میں حضرت مرزا صاحب کا دائیں طرف درج بیان جناب کی کاروائی میں نظر نہیں آرہا۔ شاید سہو کتابت کا سہارا لیا جائے لیکن صفحات کے صفحات کی تحریف کرنا سہو کتابت نہیں ہوتا بلکہ تحریف ہوتا ہے۔	(کاروائی قومی اسمبلی 8/8/1974 ص35)
مرزا صاحب نے صاف بتایا ہے کہ اس سے کون سا گروہ مراد ہے۔	(کاروائی قومی اسمبلی 8/8/1974 ص39)
جناب مولوی صاحب کی کاروائی میں اپنے پاس سے "اٹارنی جنرل۔ یہ بات ثابت ہو گئی" مرزا ناصر۔ ہو گئی ہے۔" (ص۔115) کے الفاظ لکھنا اور باقی درج نہ کرنا کیا مقصد رکھتا ہے؟	(کاروائی قومی اسمبلی 8/8/1974 ص49)
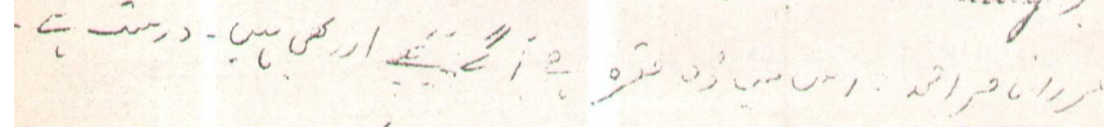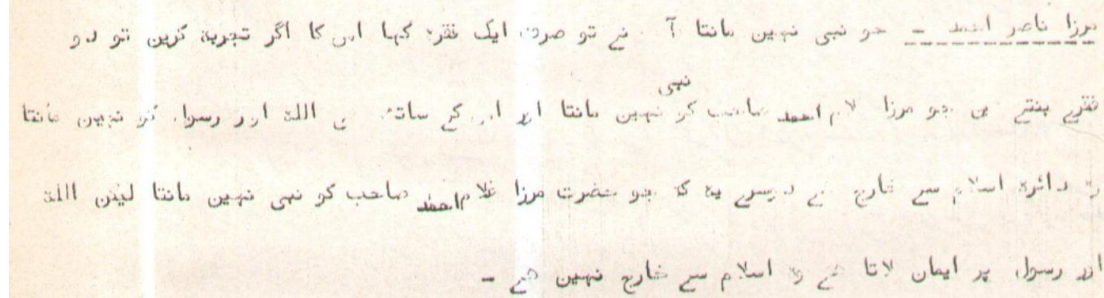
F.7

مرزا ناصر احمد ۔ رسالے میں دو فقرے ہیں آگے پیچھے اور کس ہیں ۔ درست ہے ۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص47)	جناب کی کاروائی میں صرف "درست ہے"(ص۔115) کے الفاظ لکھنا اور باقی حذف کرنے کا مقصد واضح ہے۔
مرزا صاحب ۔ میں پہلے سے آگے چلنے کا جو مفہوم ہے نبی اللہ اور محمد رسول اللہ کو مانتا ہے وہ مسلمان ہے جو اعتقادات ہیں سارے سب قرآن کریم میں ہیں نبی کریم کے ارشادات ہیں کہ یہ کرنا ہے یہ نہیں کرنا ہے انکو نہیں مانتا [illegible] ہے جس کے لئے حدیث میں کفر کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے ۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص48)	حضرت مرزا صاحب نے مسلمان کی جو تعریف کی ہے کیا جناب کی کاروائی میں اس کا اشارۃ بھی ذکر موجود ہے۔
مرزا ناصر احمد ۔ جو نبی نہیں مانتا آپ نے تو صرف ایک فقرہ کہا اس کا اگر تجزیہ کریں تو دو فقرے بنتے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا اور اس کے ساتھ ہی اللہ اور رسول کو نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے دوسرے یہ کہ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتا لیکن اللہ اور رسول پر ایمان لاتا ہے وہ اسلام سے خارج نہیں ہے ۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص48)	کیا وہ وضاحت جو حضرت مرزا صاحب نے کافر ہونے کی ہے جناب کی کاروائی میں بھی مل سکتی ہے؟ اگر نہیں تو قومی اسمبلی کی اَصل کاروائی میں تو بہر حال مل سکتی ہے۔
مرزا ناصر احمد ۔ یہاں عربی چاہیے سٹینڈرڈ ڈکشنری یا تو مفردات راغب ہے ، قرآن کریم کے الفاظ کے بیان کے لئے ۔ یا پھر ہماری بڑی بڑی ڈکشنریاں ہیں ۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص 51)	کیا جناب کی کاروائی میں ان کتب کا ذکر ہے جن کا مرزا صاحب نے کیا ہے۔

F.7

مولانا غلام غوث - جس گندی جگہ کا نام دیا ہے - وہ انہوں نے مجھے کہا تھا تو اس لیے میں عرض کرتا ہوں ... جناب چیئرمین - انہوں میں نے رد کر دیا ہے - (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص59)	چیئرمین صاحب کے الفاظ کے ساتھ اس بات کا اضافہ کہ "دفع کرو۔ ان کی ذہنیت ایسی ہے" (ص۔117) موجود نہیں ہیں۔
مولانا غلام غوث ہزاروی - جناب چیئرمین میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب آج خوب پھنسے ہیں - اس لیے اتمام حجت کے معنی جو وہ کر رہے ہیں جن کو دیا بالکل تسلیم نہیں کرتی ... (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص59)	مولانا غوث کا بیان جو جناب کی کاروائی میں شائع ہوا ہے سراسر جھوٹ ہے اصل کاروائی کے الفاظ سامنے موجود ہیں۔ مولوی صاحب کی کاروائی یہ ہے۔ "آج ناصر خوب پھنسا ہے۔ آج چیک ویک کی بجائے خود چیک ہو گیا ہے کہ ان کے اندر کیا ہے۔ (قہقہ)" (ص۔117)

F.7

حضرت مرزا صاحب نے کمال تفصیل سے مسیح محمدی اور مسیح موسوی کا ذکر کیا ہے مگر مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔	63 اس کے ساتھ date نہیں annexure کیش - With date مرزا ناصر احمد: - یہ ایک اور ہے Mr. Chairman: It will be in continuation and will be (b), (c) and (d) date ساتھ مرزا ناصر احمد: - ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء کے متعلق یہ سوال تھا جسے نوٹ کر لیا تھا کہ شام کو رہ گیا تھا تو یہ آ ۹ صفحہ پہ سوال پوچھا ہے ۲۶ جنوری "الفضل" میں لکھا ہے امت کے متعلق احمدیوں کے متعلق یہ اسکا جواب ہے یہ حوالہ پہلے میں پڑھ دیتا ہوں۔ ایک "الفضل" ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ میں وہ پڑھا گیا یہاں ایک حوالہ اس سلسلے میں جو حوالہ ہوا ہے کہ فرمایا پہلا مسیح صرف مسیح تھا اسلئے اس کی امت گمراہ ہوگی موسوی سلسلے کا خاتمہ ہوا۔ اگر میں بھی صرف مسیح ہوتا تو ایسا ہی ہوتا لیکن میں مہدی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز بھی ہوں لیکن میں مہدی ہیں ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

F.7

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا کوئی ذکر ہی نہیں</td>
<td>تو اس نے "الفضل" مضمون میں رب لفظ امت لکھا گیا۔ اس کے
سوا کہ اس پیرا کے آخر میں جماعت لکھا گیا۔ قرآن کریم میں امت
کو لیبن ... کے لئے استعمال کیا ہے اور لوگوں ۔ ۔ لوگ جب
اکٹھے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ لوگ سب استعمال کیا گیا ہے ۔ اس لئے امت
اسی معنی میں استعمال نہیں ہے جس سے غلط فہمی کا امکان
ہو سکے ۔ یہ اتمام حجت کے متعلق صحیح ڈکشنری مترادف کی
تھی ۔ اتمام حجت کے متعلق قرآن کریم اور لغت میں بھی اتمام
حجت کے معنی لکھے ہیں ۔
(عربی نما ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علم)
لغت مفردات راغب میں قرآن کریم میں جا بجا و عربی الفاظ میں
نفی ما فی القلب کے و اثبات ما فی القلب نفی ہیں ، کہ دل میں
ہو اس کا انکار کرنا اور جو دل میں بات نہ ہو اس کا اقرار کر لینا یہ
دل سے تعلق ہے یہ مفردات راغب میں ہے ۔ سپارہ ۔ سورہ عمران
(عربی)
(ترجمہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ترجمہ)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ابراہیم کی قوم کے خلاف حجت عطا کی
اس حجت کا دوسری جگہ یوں فرمایا ہے جب بتوں کے ٹوٹنے پر قوم نے
ابراہیم سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ ان بتوں سے پوچھو
جنہیں خدا سمجھتے ہو اس طرح وہ شرمسار ہو گئے اور انہوں نے اپنی
شکست کو تسلیم کر لیا سورۃ انبیاء میں ہے
(ثم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ینطقون)
یہ اسی ضمن میں ... سلسلہ احمدیہ نے بھی جس معنی کو</td>
</tr>
<tr>
<td>مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا کوئی ذکر ہی نہیں</td>
<td></td>
</tr>
</table>

F.7

مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا کوئی ذکر ہی نہیں مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا کوئی ذکر ہی نہیں	[illegible]

F.7

مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا کوئی ذکر ہی نہیں

مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا کوئی ذکر ہی نہیں

67 ہاں حصر کا کام نہیں - مشتقات الدین صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶

اتمام حجت از روئے لغت دلالت ہے - مفردات راغب میں حجت

کو اس کی واضح دلالت کہتے ہیں۔ ارشاد کو بالکل واضح کر دیتے ہیں

اور متضاد باتوں میں سے ایک کی تصحیح کا مواخذہ -

ازہری کی تعریف ہے

(دکل - - - - - - - - - بالفو)

کامل حجت ازہری کے لئے ہے - بعض نے پایا کہ ان کی کمائی ہمارے خلاف

کوئی حجت نہ ہو - اس میں ازہری کی کرتوں کی حجت کو شمار نہیں

کیا - لسان العرب میں جو عربی کی بڑی لغت میں یہی کہا

گیا ہے یہ حجت اس وقت ہے جب دشمن کو مغلوب کر لیا جائے

وہ مانع کہ شکست کیا گئے جو تم بات کر رہے ہو درست ہے امام الازہری کے مطابق حجت وہ دلیل ہے

جو خصومت کے وقت ظفر طلب ہو جائے - وہ یہ ہے کہ محیطا لمحیط لغات القرآن از پرویز حجت دلیل

کو کہتے ---------- اسلئے کہتے ہیں اس سے بات واضح اور صاف ہو جاتی ہے حجۃ اسلئے کہتے

ہیں کہ فریق کو فتح ہو جاتی اعلان کر دینا - وہ ٹھیک ہے شکست کا اعلان کر دیں اور اتمام حجت

ہم بولتے ہیں اتمام کے معنی ہیں اتمام حجت یہاں دو مصدر کے استعمال کیے گئے ہیں جسکا فعل

بنا ہے اتما اسکے معنی ہیں کہ دلیل کو اس انتہا تک پہنچا دینا کہ اس چیز کی صفائی کیلئے کسی

اور چیز کی ضرورت نہیں رہے ایک ہے -

کلمۃ الفصل جسکی معذرت میں نے کی ہے ایک بات تو یہ ہے کہ جو سوال یہاں کیا گیا ہے اس میں

مصنف کا نام غلط لکھا ہوا تھا - یہ مرزا حضرت بشیر الدین محمود احمد جو ہماری جماعت کے دوسرے

خلیفہ ہیں انکی کتاب نہیں ہے جو سوال کیا گیا تھا اس میں بتایا گیا تھا کہ لکھنے والا

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ ہیں -

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص 63 تا 67)

F.7

حضرت مرزا صاحب نے کفر کی دو اقسام کا ذکر کیا ہے وہ جناب کی کارروائی میں کہاں ہے۔	مرزا ناصر احمد ۔ ایک ظاہری کفر ۔ ایک باطنی کفر ۔ ظاہری کفر یہ کہ انسان [illegible] کھلے طور پر انکار کر دے ۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوئی شخص نہیں مانتا ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یہ کھلے طور پر انکار ہے اور ظاہری کفر ہے اسکو ماہر بالبداہت [illegible] اللہ [illegible] نہ ماننے جسطرح یہود نے مسیح ناصری سے انکار کیا یہاں اب میں اپنی طرف سے بات کہہ رہا [illegible] کہ لغت میں [illegible] آدمی باریکیوں پر ہر جگہ نہیں جاتا ۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص68)
مرزا صاحب اتمام حجت کے جو معنی کئے ہیں وہ جناب کی کاروائی کی نظر ہو گئے ہیں۔ حالانکہ قومی اسمبلی کی کاروائی میں معنی واضح بیان کئے گئے ہیں۔	اتمام حجت اور روئے لغت دلالت ہے ۔ مفردات راغب میں حجت کو [illegible] واضح دلالت کہتے ہیں [illegible] کو بالکل واضح کر دیتے ہیں [illegible] باتوں میں ہے اور حجت کی تصحیح کا حوالہ [illegible] ازالہ کی [illegible] ہیں (مکمل .... بالفعل) کامل حجت ازالہ کو [illegible] ۔ مرزا [illegible] کے خلاف کوئی حجت [illegible] ازالہ کی [illegible] حجت کو تسلیم نہیں کیا ۔ [illegible] لسان العرب میں جو عربی کی بڑی لغت ہے یہی کہا گیا ہے یہ حجت [illegible] ہے جب دشمن کو مغلوب کر لیا جائے (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص67)

F.7

<table>
<tr>
<td>دائرہ اسلام کا ذکر جناب کی کاروائی میں موجود نہیں ہے</td>
<td>ایمان سے نیچا یا دون الاسلام دو قسم کا اسلام ہے ایک دائرہ اسلام ، جو ہمارے یہاں آپ کے
سوالات اور میرے جوابات میں آپ کے سوال و جواب میں جو چیز آئی ، وہ فوق الایمان کے متعلق
میں نے کہا یہ دائرہ اسلام ہے جو ایمان سے بالا چیز ہے وہ درجہ اندر کا ہے چھوٹا سرکل اسلام
کا ہے وہ بڑا نہیں ہے -
اٹارنی جنرل - اس سے خارج ہو کر بھی مسلمان رہ سکتا ہے -
مرزا ناصر احمد - بڑا درجہ سرکل ملت اسلامیہ کا ہے -
اٹارنی جنرل - وہ میں سمجھ گیا - اب میں اتمام حجت پر کچھ مزید وضاحت کی ضرورت
سمجھتا ہوں - آپ نے فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جو دل سے تعلق رکھتی ہے -

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص70)</td>
</tr>
<tr>
<td>اٹارنی جنرل کے شائع کردہ الفاظ کہ کیا ہمیں بھی یہ حق دیتے ہیں کہ ہم بھی کسی کو غیر مسلم قرار دیں، اصل کاروائی میں موجود نہیں صرف جناب کی کاروائی میں ہیں۔</td>
<td>مرزا ناصر احمد - جو سو فیصد کافر ہے -
اٹارنی جنرل - یہ علم کی بات ہے - اعلان نہیں کرتا -
مرزا ناصر احمد - کوئی ایسا نہیں ہے جسے میں غیر مسلم کہوں -

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص72)</td>
</tr>
</table>

F.7

مرزا ناصر احمد ۔ وہ ٹھیک ہے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اسکی اس طرح interpretation کے علاوہ جو اسوقت آپ نے کی ہے اور کوئی interpretation ممکن نہ ہو تو اسکو رد کرتا ہوں ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں وہ اور بات ہے ۔ آپ اسکو reject کرتے ہیں ۔ اب اسی طرح دوسرا حوالہ جو میں نے آپ کو سنایا کافر پکا کافر ہے ۔ مرزا ناصر احمد ۔ یہ اس کی روشنی میں چل جائے گا ۔ اٹارنی جنرل ۔ یہ سارا ایسی میں کرتے ہیں ۔ چوہدری ظہور الہی ۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے بلکہ زیادہ دیر ہو رہی ہے ۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص82)	مرزا صاحب نے ناقابل قبول تشریح کو رد کیا ہے۔ کیا جناب کی کاروائی میں اس کا کچھ ذکر ہے۔
مرزا ناصر احمد ۔ میرا تصور ہے یہ جو آپ کر رہے ہیں ان سوال ہے اسی خبر کے اوپر base ہے۔ اور اس اخبار میں اسی خطبے کے اندر خلیفہ الثانی نے یہ بیان کیا ہے کہ میں نے ان حالات میں مسلم لیگ سے مشورے سے بعد اوران کی مرضی کے ساتھ یہ اسٹینڈ لیا تاکہ مسلم لیگ کی جو کوشش پاکستان کے لیے ہے اس میں اور زیادہ استحکام پیدا ہو جائے اور طاقت پیدا ہو ۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص87)	قیام پاکستان کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں مرزا صاحب کا یہ بیان جناب کی کاروائی میں نظر نہیں آیا۔

F.7

مرزا ناصر احمد۔ ہاں اں بات یہ ہے کہ ایک ہے Philosophy ایک ہے حقیقت یہ فلسفیانہ سوال ہے کہ ممکن ہے یا نہیں اور جو حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں جتنے عظیم واقعات اصولی طور پر ہونے تھے ان سب کا ذکر احادیث نبوی میں جو تفسیر ہے قرآن کریم کی آنحضرت کے سارے ارشادات ہمارے عقیدہ کے مطابق قرآن کریم کی تفسیر ہے تو قرآن کریم اور اس کی تفسیر کے اندر ہر اس واقعہ کی خبر دی گئی ہے جو واقعہ امت محمدیہ سے تعلق رکھتا ہے قیامت تک کے لئے اور یہ جو اطلاعات ہیں یہ پیشین گوئیاں ہیں آئندہ کے متعلق ان کے متعلق جو پیش خبریاں ہیں ان کے مطالعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک امتی نبی کی بشارت دی گئی ہے تو حقیقت تو یہ ہے باقی جو ہے امکانی اور آسکتے ہیں یا نہیں یہ بڑی امت محمدیہ کے ہمارے بزرگوں نے اس پر بحث کی ہے اور جو ہم نے ساتھ ضمیمہ بھجوایا تھا اس کے اندر یہ بحث موجود ہے ....

مثلاً بر صغیر پاک و ہند میں ارشاد شکوۃ مشہور حضرت امام اہل سنت ملا علی قادری جن کی وفات ۱۶۰۶ء میں ہوئی ۔ آج سے تقریباً چار پانچ سو سال پہلے ۔ وہ موضوعات کبیر صفحہ نمبر ۶۱ پر لکھا ہے ۔ (عربی)

تو اس میں انہوں نے امکان کا اظہار کیا ہے یہ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام امتی نبی بن جاتے ۔ یہ ہو سکتا تھا حضرت عمر امتی نبی بن جاتے اس طرح سے بہاں اور دوست بھی ہیں ایک ہی امکانی بات کیا ایک ہی نکتہ نظر کے بعد کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے امت کے عظیم انقلابات عظیمہ کے متعلق بشارتیں اور پیش خبریاں دیں ان میں کسی کا ذکر ہے بھی تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے نزول عیسیٰ کے اور مہدی اپنے وقت میں امتی نبی اور کوئی بشارت نہیں ملی ۔ ہمدی میری علم نہیں ہے اگر کسی دوست کے علم میں ہو تو وہ بتادیں۔

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص 89،90)

حضرت مرزا صاحب نے تو قرآن اور حدیث سے استدلال کرنے کے بعد بزرگان سلف کے حوالہ جات بھی دیئے ہیں مگر جناب کی کاروائی کے صفحات اس سے خالی ہیں۔

مرزا ناصر: یہ ایک فلسفیانہ سوال ہے۔ ملا علی قاری نے "موضوعات کبیر" میں ص 61 پر لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم' حضور علیہ السلام کے صاحبزادے امتی نبی بن جاتے یا حضرت عمر امتی نبی بن جاتے۔

(قومی تاریخی دستاویز ص۔123)

F.7

<table>
<tr>
<td>مولانا عبدالحق : میں درخواست کرتا ہوں کہ "موضوعات کبیر" میں وہ حدیثیں ہیں جو موضوع ہیں۔ اس موضوع حدیث سے استدلال کتنی بڑی جسارت ہے۔ لوعاش ابراہیم کی جہاں حدیث ہے اس میں راوی ضعیف اور ناقابل استناد ہے۔ اس سے استدلال کرنا نصوص قطعیہ کے مقابلہ میں عقائد ثابت کرنے کے لیے بہت بڑی ناانصافی ہے۔
حضور علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم اگر زندہ رہتے تو دو صورتیں تھیں۔ ایک یہ کہ نبوت ان کو ملتی۔ دوسری یہ کہ ان کو نبوت نہ ملتی۔ اگر نبوت ملتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہ رہتے۔ اگر نبوت نہ ملتی تو حضور علیہ السلام پر اعتراض ہوتا کہ حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسماعیل نبی، حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت یوسف نبی اور حضور علیہ السلام کا بیٹا نبی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صاحبزادوں کو بچپن میں وفات دے دی تاکہ حضور علیہ السلام پر اعتراض بھی نہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر بھی حرف نہ آئے۔ حضرت امام بخاری نے اپنی صحیح "بخاری شریف" (ص 914) میں فرمایا **لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عالش ابنہ و لکن لا نبی بعدہ** اگر آپ کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی تو ابراہیم آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے تو حضرت ابراہیم کی وفات تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی دلیل ہے اور مرزا صاحب اس سے غلط مطلب برآری کر کے اس سے نبوت کا دروازہ کھول رہے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔124،123)</td>
<td>بائیں طرف درج کاروائی مولوی صاحب نے مندرجہ بالا سوال و جواب کے بعد درج کی ہے۔
یہ تمام کاروائی مولوی صاحب کا افترا ہے۔ اَصل کاروائی میں اس کا نام و نشان نہیں ہے۔</td>
</tr>
</table>

F.7

<table>
<tr>
<td>مرزا ناصر احمد ۔ مجھے عرض کرنے کی اجازت ہے ۔ اپنے عقیدہ کے لحاظ سے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ پہلے فیوض کے نتیجہ میں کوئی نبی نہیں بن سکتا ۔ ان سے یہ فرمایا کہ یہ بحث نہیں ہے بحث یہ ہے کہ پہلے انبیاء کا فیض صلی اللہ علیہ نے بند کردیا ۔ اور آپ کی بعثت کے بعد اور قرآن کریم کے نزول کے بعد اب صرف ایک دروازہ کھلا ہے ۔ جس سے فیوض حاصل کریں وہ اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے لیکن جب مقابلہ ہو پہلے انبیاء سے جن کی فیض سے نبوت ملتی تھی ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے یہ اس کتاب کا حصہ ہے لیکن اس حصہ میں امتی نبی کوئی نہیں ۔ یہ بحث نہیں بلکہ فیض جاری ہے ۔

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص 91)</td>
<td>حضرت مرزا صاحب نے ختم نبوت کے متعلق اپنا جو عقیدہ بیان کیا ہے کیا وہ جناب کی کاروائی میں موجود ہے۔</td>
</tr>
<tr>
<td>مرزا ناصر احمد ۔ وہ تو چھوڑ دیا لیکن آپ نے قید لگا دی ہے ۔ اسلیے میں جواب دیتا ہوں بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ جواب دونگا ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے طفیل ان تمام فیوض سے زیادہ فیوض حاصل کیے جا سکتے ہیں جو تعداد میں ہزاروں لاکھوں ہیں جو پہلے تمام انبیاء کے ذریعے سے حاصل کیے جا سکتے ہے ۔ ان فیوض میں سے صلحاء کا پیدا ہونا ۔ ان فیوض میں سے ان لوگوں کا پیدا ہونا جن کو ہم معنوی لحاظ سے شہید کہتے ہیں ۔ ان لوگوں کا پیدا ہونا جو صدیق کہلاتے ہیں ۔ امتی نبوت کا بھی دروازہ کھلا ہے اور اسکے نیچے بیشمار اور اسکے علاوہ انگنت وہ فیوض ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے طفیل حاصل کیے جا سکتے ہیں ۔

(کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص 93)</td>
<td>مرزا صاحب نے نبی صدیق شہید اور صالح بننے کی جو کلید بتائی ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جناب کی کاروائی کی نظر ہو گئی ہے۔</td>
</tr>
</table>

F.7

حضرت مرزا غلام احمد صاحب سے قبل علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کے لحاظ سے جواب دیتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے کہا کہ وہ تو سینکڑوں ہزاروں آئے۔ مگر اس کے بعد مولوی صاحب کی کاروائی میں درج اٹارنی کا سوال اور حضرت صاحب کا جواب اور ساتھ (قہقہ) کے الفاظ مولوی صاحب کا افترا ہے۔ جو اُصل کاروائی میں موجود نہیں۔	اٹارنی جنرل: حضور علیہ السلام رحمت اللعالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ آپ کے عقیدہ کے مطابق یہ تیرہ سو سال سے کھلا ہے یا نہیں، رحمت آئی یا نہیں، دروازہ بند نہیں ہوا۔ نبی آئیں گے، تو میں نے عرض کیا کہ کیا مرزا صاحب کی پیدائش سے قبل چودہ سو سال میں کوئی نبی آیا۔ مرزا ناصر: ان تیرہ چودہ سو سال میں تو امتی نبی کوئی نہیں آیا۔ ویسے انبیاء تو سینکڑوں آئے۔ اٹارنی جنرل: وہ کون کون سے؟ مرزا ناصر: مجھے کیا پتہ۔ (قہقہہ) (ص۔124)
دائیں طرف درج نورانی صاحب کی طرف منسوب بیان کا اُصل کاروائی میں کوئی ذکر نہیں۔ یہ مولوی صاحب کا افترا ہے۔	مولانا شاہ احمد نورانی: جناب خاتم النبیین کا معانی ای لا ینباء احد بعدہ و اما عیسی علیہ السلام ممن نبی قبلہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا اور مگر عیسیٰ علیہ السلام وہ نبی ہیں جو حضور علیہ السلام سے پہلے نبی بنائے جا چکے۔ (ص۔129)
اٹارنی جنرل: تو ان الفاظ ... امتیوں کو بشارت دی ہے؟ مرزا ناصر احمد: ہمارے نزدیک ہمارے عقیدہ کے مطابق امتی نبی کی صرف ایک ہی بشارت دی گئی ہے مہدی اور مسیح کے نام سے لیکن ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار فیوض ہیں۔ ... جو کہ انبیاء بنی اسرائیل (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص96)	اس کاروائی میں یہ بیان درج نہیں۔

F.7

مرزا ناصر احمد: Author کی Interpretation کی صحابہ کی بات کر رہے ہیں اور ایک Interpretation دینے والے کی۔ دوسرا یہ آپ نے Interpretation انہوں نے درست کیا کہ یہ اختلاف سے متعلق بات کر رہے ہیں اور امکان سے متعلق۔ جب بحث ہو رہی تھی تقویۃ الایمان، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب صفحہ ۳۷ سے میں پڑھ دیتا ہوں۔ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن، فرشتہ، جبرائیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے" اب یہاں سے یہ بالکل ایمان رکھتے ہیں باوجود کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں اور اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس ایمان کے باوجود امکان کی بات کر رہے ہیں۔ (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص102)	مرزا صاحب نے مولانا محمد اسماعیل کے حوالہ کی بات کی تھی کیا جناب کی کاروائی میں اس مذکورہ حوالہ کے لئے کوئی جگہ رکھی گئی تھی۔
مرزا ناصر احمد: ہر فرقے کا یہی عقیدہ ہے۔ امت محمدیہ کے ہر فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ امت کو مسیح کی آمد کی بشارت دی گئی (کاروائی قومی اسمبلی 1974/8/8 ص107)	کیا مرزا صاحب کا یہ بیان جناب کی کاروائی میں موجود ہے۔

F.7

 مرزا ناصر احمد: بلکہ ختم کر دیا خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹارنی جنرل: ٹھیک ہے مرزا ناصر احمد: انا ذالک الاخر ۔ (کاروائی قومی اسمبلی1974/8/8 ص110)	کیاحضرت مرزاصاحب کی بیان کردہ یہ حدیث جناب کی کاروائی کی زینت بنی۔

F.8
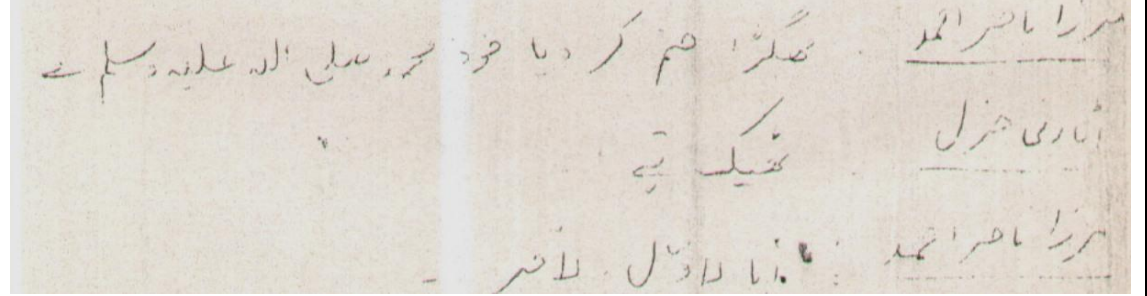
مولوی صاحب نے کاروائی کے اس حصہ کا ذکر نہیں کیا	Mr. Chairman: The Attorney-General has come. He is in my chamber and coming in two minutes, one minute rather. Yes, Maulana Sahib. مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ایک اخبار کا حوالہ ہم میں سے کسی صاحب نے دیا تھا تیرہ نومبر ۱۹۴۶ء کا اور وہ اخبار ہمارے پاس نہیں تھا "الفضل" لیکن وہ لے آئے - انہوں نے پڑھا اس کو - جناب چیئرمین: Admit کیا - مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اس کا وہ حصہ جو صاحب سے ان کا کام چلتا تھا وہ اب evidence میں شامل ہو گیا ہے - ان سے لے کر کے آپ اس کو ریکارڈ میں رکھیں - جناب چیئرمین: وہ رکھوا لیں گے لیکن وہ portion تھا کہ ایک یا اس کے مقابلہ میں دو احمدی پیش کر سکتا ہوں - یہ Admit کیا ہے انہوں نے جیسے اس میں یہ ہے تو وہ جو reference دیا تھا - اٹارنی جنرل صاحب نے جس میں وہ reference کا impact تھا وہ انہوں نے Admit کیا - وہ لے لیں گے ان سے - مولانا ظفر احمد انصاری: دوسری بات یہ ہے کہ کل انہوں نے ایک ایسی بات چوہدری پاکستان کے متعلق - اپنا موقف یا تو اس کو explain کرنے کا موقع ہے - کیا صورت ہے - جناب چیئرمین: آپ یہ Question put کر سکتے ہیں پاکستان کے متعلق - (کاروائی 1974/8/9 ص3)

F.8

یہاں تک گواہوں کی غیر موجودگی میں کی گئی باتوں کا ریکارڈ موجود ہے مگر صاحبزادہ احمد رضا قصوری کے توجہ دلانے کی وجہ سے ریکاڈنگ کا سلسلہ گواہوں کی غیر موجودگی یا جس وقت کمیٹی آپس میں مشورہ کرنے لگے، بند کر دیا گیا۔ جس کا پتہ کاروائی کے اس حصہ سے چلتا ہے۔

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ ایسی باتیں کرتے تھے جو آئندہ ان کی اصلیت ظاہر کر دیں گی۔ اس وجہ سے اس کا ریکارڈ نہیں رکھا گیا۔

بہر حال شائع شدہ کاروائی میں اس حصہ کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔

Mr. Chairman: Attorney-General has been putting questions about the creation of Pakistan etc. Definite questions. I do not want to express because I should not express my view, my comment.

انہوں نے کچھ pin point کیا ہے

It was only on the 3rd of June, 1947 that you said this; before that you were pleading for Akhand Bharat. So definite question has come, not once, but twice or thrice.

مولانا ظفر احمد انصاری: میرا مطلب یہ ہے کہ وہ بات پوری آ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ صرف اتنا ہی ریکارڈ پر رہے۔

Mr. Chairman: The rest is for the House to know. As the Attorney-General has remarked at the very outset that if the answer is evasive or if you do not answer, the House is perfectly justified in drawing its own inference. Mr. Attorney-General, are you ready? Should we call them?

Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: Mr. Chairman sir, I think these suggestions which come from the members, they should not stand part of the record, because tomorrow if this record were to go into the hand of somebody, they will say that while they were also sitting as judges and also prosecutors they were suggesting certain things. So suppose the record goes into the hands of any judicious body or any people who are not concerned with the issues, they will say that when the witness used to be outside, the Chairman and the members who were sitting as judges, they used to discuss these things. So when we discuss these things, we should pull out the plug .....

(کاروائی 1974/8/9 ص4)

F.8

	Mr. Chairman: Mr. Raza Qasuri , I should only ..... Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: This is my suggestion. Mr. Chairman: I want only to tell you that strictly we are not acting as a court, we are acting as a Committee. And the Committee members can express themselves. So for as the procedure is concerned, everyday we review, and that procedure is not part of the record. Record consists of their statement, their [illegible] cross-examination. That is the record. Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: No 2 sir, we would like that before the Committee goes for recess, all the members of the Committee should be provided with complete record. Mr. Chairman: I am working on these lines. Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: So that when we go back home, we should have the record with us. Mr. Chairman :I was working on these lines and the Attorney-General also needs this record more than anybody else, and we will be having 200 copies of that record also cyclostyled, so that in the recess you can prepare your arguments. Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri. That is right. Mr. Chairman: But the difficulty is that when we read in the newspapers, certain members say that there should be no recess. There lies the difficulty. Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: I am not keen for a recess, the choice is entirely that of the House and Chairman. Mr. Chairman: The recess is needed for preparation of your case and arguments and not only for the Attorney-General, but for the members also. Sahibzada Ahmad Raza Khan Qasuri: Thank you. (کاروائی 1974/8/9 ص5)

F.8

چوہدری جہانگیری کے اس احتمال کا اللہ وسایا کی شائع کردہ کاروائی میں کوئی ذکر نہیں جس میں انہوں نے اس بات کا ذکر کیا کہ کاروائی کو کوئی ریکارڈ تو نہیں کر رہا۔ اس پر چیئرمین صاحب نے کہا کہ جو خلاف ورزی کرے گا وہ انجام کا خود ذمہ دار ہو گا۔

اللہ وسایا صاحب نے معلوم نہیں کیوں اس حصہ کا ذکر حذف کرنا ہی مناسب سمجھا۔

چوہدری جہانگیری: مسٹر چیئرمین۔ میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ delegation کے ممبر صاحبان Camera چیمبر اور Bags لے کر اندر آجاتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جناب والا یہ کسی کی کارروائی کو ٹیپ ریکارڈ کر رہے ہوں۔ ان کے متعلق ذرا تسلی کر لیجئے۔

جناب چیئرمین: میں اس کے متعلق عرض کر دوں کہ اگر ٹیپ بھی کر رہے ہیں۔

This we have decided that we will hold these proceedings in camera and whenever we find it suitable, we will release it to the press. Whosoever violates the secrecy is responsible for his own action. If the tape is played after we release all the proceedings, it makes no difference; if it is released earlier, then anybody is responsible for his own actions. If there had been no tape and any o the members of the delegation may disclose it to anyone, he who violates the secrecy will face the consequences.

چوہدری جہانگیری: وہ تو اپنے Circles میں violate کریں گے۔

جناب چیئرمین: آؤٹ ہونا بات مشکل ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص6)

F.8

اس دلچسپ گفتگو کا بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ مولوی غلام غوث ہزاروی صاحب نے تحریف قرآن کے حوالہ سے اعتراض کرنا چاہا تو چیئرمین صاحب نے انہیں روک دیا کہ یہ کوئی مضبوط اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ دیگر مولانا حضرات مل کر کوئی فیصلہ کر لیں۔

مولانا علامہ غوث ہزاروی: جناب - مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ - - - -

جناب چیئرمین: فیصلے کی بات -

مولانا علامہ غوث ہزاروی: جناب والا، سب سے پہلے ہمیں آج کی جو گفتگو ہے جو سوالات ہیں ان پر تھوڑی سی گفتگو کر لینی چاہیے - جناب جیسا میں نے سنا ہے تحریف کا مسئلہ

جناب چیئرمین: ابھی اس تحریف - اس کے بعد معلوم ہوا تھا - جہاں کل رات اٹارنی جنرل صاحب نے چھوڑا ہے وہیں سے شروع کریں گے - اسی لئے آج بجائے ساڑھے نو بجے ساڑھے دس بجے کا ٹائم رکھا گیا تھا - تاکہ اٹارنی جنرل صاحب وہیں سے شروع کریں - تحریف کلام پاک ابھی نہیں شروع ہوگی -

مولانا علامہ غوث ہزاروی: تحریف کا سوال اٹھے تو میرا مطلب ہے کہ ایسا چیلنج جو کہ مضبوط ہو - میرے خیال سے لفظی تحریف کا یہ کچھ در سوال ہے -

جناب چیئرمین: آپس میں فیصلہ کر لیں جی - آپ اس کیلئے مولانا محمد ظفر احمد انصاری صاحب اور تمام حضرات جو کہ اس میں ماہر ہیں - یا جو زیادہ جانتے ہیں وہ آپس میں بیٹھ کر فیصلہ کر لیں -

Now we are ready. They may be called.

(کاروائی 9/8/1974 ص7)

F.8

چوہدری جہانگیر علی: جناب چیئرمین۔ میرے سوالوں کے انوار خلافت کے
کچھ حوالہ جات دستیاب نہیں تھے۔ اٹارنی جنرل صاحب نے بھی اعتراض فرمایا
تھا کہ حوالہ جات دستیاب نہیں ہیں۔ وہ کتاب دستیاب ہو گئی ہے۔ میں نے وہ
حوالہ جات flag کر دئے ہیں۔ اٹارنی جنرل صاحب چاہیں تو ان کے اوپر
سوال کریں۔

Mr. Chairman: You can talk to the Attorney-General. Yes, they may be called.

(The delegation entered the Hall)

(کاروائی 1974/8/9ص8)

شائع شدہ کاروائی میں یہ حصہ اس طرح ہے

چودھری جہانگیر علی: سر میں نے "انوار خلافت" کے چند سوالات دیے تھے، کتاب میرے پاس ہے، اٹارنی صاحب چاہیں تو وہ لے سکتے ہیں۔

مسٹر چیئرمین: اٹارنی صاحب جیسے مناسب سمجھیں۔

اٹارنی جنرل: سر میں تیار ہوں، وفد کو بلا لیں۔ (وفد داخل ہوا)

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 132)

اللہ وسایا نے اصل کاروائی سے الفاظ کو بہت تبدیل کر دیا ہے۔

F.8

مرزا ناصر احمد: جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کہا تھا نہیں۔ لیکن امتی نبی ہیں

اٹارنی جنرل: میں اس لئے Repeat کرتا ہوں تاکہ آپ Correct کر دیں۔

لیکن وہ امتی نبی کا نہیں ہیں۔ تشریعی نبی کا نہیں ہیں۔

اٹارنی جنرل: اس کے سلسلہ میں آپ سے یہ پوچھا گیا تھا کہ ختم نبوت کے بارے میں دو نظریئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت کے بعد اور دوسرا کوئی نبی خواہ وہ تشریعی یا غیر تشریعی امتی یا غیر امتی نہیں آئے گا۔ اور ایک نظریہ یہ ہے کہ ان کے بعد ان کی امت میں سے نبی آ سکتے ہیں اور آئیں گے۔ اور نبوت کی یا بند نہیں ہے۔ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیض ہے یہ بند نہیں ہوگا جاری رہے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں ختم نہیں ہوں گے۔ ایک نہیں ہزاروں نبی آئیں گے۔ اس کے لئے بھی کچھ حوالے میں نے آپ کو پڑھ کر سنائے

(کاروائی 1974/8/9 ص 9) جاری

نبی کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم نبی نہیں مانتے امتی نبی مانتے ہیں۔ شائع شدہ کاروائی میں اس کا ذکر نہیں۔ پھر ختم نبوت کے حوالہ سے دو نظریوں کا ذکر کیا۔ مولوی صاحب نے ان دو نظریوں میں سے ایک جماعت کی طرف سے منسوب کر دیا۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، آج تک سوالات اور ان کے جواب میں جو فرماتے رہے ہیں، وہ میں مختصراً عرض کر دیتا ہوں۔ ایک موقع پر میں نے پوچھا کہ کیا مرزا غلام احمد نبی ہیں، تو آپ نے کہا کہ امتی نبی ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ ختم نبوت کے متعلق ہمارا نظریہ یہ ہے کہ شرعی و غیر شرعی، امتی یا غیر امتی نبی نہیں آئے گا اور آپ کا نظریہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیض ہے اور فیض کا دروازہ بند نہیں ہوتا، یہ جاری رہے گا۔ ایک نہیں ہزاروں نبی آئیں گے اور کچھ حوالے آپ کو پڑھ کر سنائے اور آپ سے پوچھا کہ کیا مرزا غلام احمد سے پہلے کوئی امتی نبی آیا اور پھر سوال کیا کہ کیا مرزا غلام احمد کے بعد کوئی امتی نبی آئے گا۔ آپ نے کہا کہ نہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جو عقیدہ ہے قرآن و حدیث کے مطابق، کیا نبی آیا ہے یا آ سکتا ہے آپ کے نزدیک، مرزا صاحب سے پہلے یا ان کے بعد؟

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 132)

F.8

پوچھا کہ کیا مرزا غلام احمد کے بعد کوئی اور نبی آئے گا؟ آ سکتا
ہے؟ ہم اس stage پر تھے، کچھ سوالات کے جواب دئے تھے۔ میں
آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اپنے عقیدے کے مطابق ان دو سوالات
کے جواب دیں۔ کیا قرآن کریم سے پہلے امت محمدیہ میں کوئی نبی آیا ہے
اور دوسرے یہ کہ کیا رسول نبی آ سکتا ہے عقیدے کے مطابق، میرا سوال یہ بات
نہیں کرتا، پھر آپ elaborate کرتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جو
عقیدہ ہے قرآن اور حدیث کا، اس کے مطابق کیا نبی آیا ہے یا آ سکتا ہے؟
ان سے پہلے یا ان کے بعد؟

مرزا ناصر احمد: اٹارنی جنرل صاحب نے عقیدہ کو ایک جملے میں محدود کر دیا
ہے حالانکہ یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہ امکان ہے یا نہیں

(کاروائی 1974/8/9 ص 10) جاری

F.8

اٹارنی جنرل: میں یہاں elaborate کر دیتا ہوں۔ جب میں آپ کا کوئی عقیدہ
میرا مطلب قرآن پاک اور حدیث کی روشنی میں جو آپ کے عقائد ہیں یا جو آپ کے
عقائد ہیں اس میں کیا ادھر ہی آ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات آپ نے کل فرمائی
تھی۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یہ میں نے concede
کیا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ ہمارا planet یا ستارہ ہے جہاں تک
تاریخ کا تعلق ہے ایک ارب کو سال اور scientists کے مطابق سب
کم عرصہ اس دنیا میں انسان رہتے رہے ہیں۔

(کاروائی 9/8/1974 ص10)

F.8

مرزا ناصر احمد: نبی اکرمؐ نے مسیح کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ مسلم کی حدیث میں چار دفعہ نبی اللہ کے لفظ سے ان کو یاد کیا ہے۔ اور اسی طرح مہدی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے اور امت محمدیہ آج تک مسیح نبی اللہ کے آنے پر عقیدہ رکھتی رہی ہے۔ مہدی کے آنے کا عقیدہ رکھتی ہے۔

اس عقیدے کی روشنی میں

(کاروائی1974/8/9ص11)

حضرت صاحب کے اس جواب کا ذکر بہت اختصار کر دیا ہے جس سے اس کا پورا مفہوم ادا نہیں ہوا۔ حضرت صاحب کا بیان اس طرح دیا گیا ہے

ان کے بعد؟

مرزا ناصر: آنے والے مسیح کے متعلق ہے کہ وہ نبی اللہ ہو گا۔ پوری امت انتظار کر رہی ہے۔ ہمارے نزدیک وہ آگیا' اس امت کا عقیدہ ہے کہ امت میں ایک نبی پیدا ہو گا۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر132)

F.8

مرزا ناصر احمد: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس مہدی اور مسیح کا اُمت محمدیہ تیرہ سو سال سے انتظار کر رہی تھی وہ آچکا ہے۔ مرزا غلام احمد کے وجود میں۔

اٹارنی جنرل: یہ تو بیان کہ مسیح کے آنے کی پیش گوئی کا تعلق ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مرزا غلام احمد تھے، وہ آچکے ہیں، یہی مسیح موعود ہیں تو آپ نے یہ بھی فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء، آپ نے ہمیں فرمایا ہمارا مطلب ہے آپ کا Literature۔

مرزا ناصر احمد: میں اس کا اعلان کر دیتا ہوں کہ ہمارے نزدیک اب خدا تعالیٰ کے انعامات کے سب دروازے اتباع محمدؐ کے بغیر بند ہیں۔ اب میں نے چونکہ اعلان کر دیا ہے اس لئے براہ راست مجھ سے سوال کریں۔

اٹارنی جنرل: جب آپ کہتے ہیں کہ باقی دروازے بند ہیں سوائے اتباع محمدؐ کے۔ اس Basis پر کیا اور نبی آسکتے ہیں یا اسی بنیاد پر حضرت مرزا غلام احمدؐ نبی تھے۔

مرزا ناصر احمد: مرزا غلام احمد کے اُمتی نبی ہونے کے متعلق تو میں نے اپنا عقیدہ بیان کر دیا ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 13) جاری

اس سوال جوب کا تذکرہ کچھ اس طرح کیا گیا ہے

اٹارنی جنرل: آپ کے نزدیک غلام احمد وہ مسیح تھے، وہ آچکے؟

مرزا ناصر: ہمارا عقیدہ ہے کہ مہدی اور مسیح، جن کا تیرہ سو سال سے انتظار تھا، وہ آچکا ہے، مرزا غلام احمد کے وجود میں۔

اٹارنی جنرل: امت محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حضور علیہ السلام سے پہلے کے نبی تھے، وہ اب بحیثیت امتی نبی آئیں گے۔ وہ حضور

133

علیہ السلام سے قبل نبی بنائے جا چکے۔ آپ کے نزدیک مرزا غلام احمد وہی مسیح ہے، ایسا جو آپ کے نزدیک حضور علیہ السلام کے بعد نبی بنا؟

مرزا ناصر: میں اس کا اعلان کر دیتا ہوں کہ ہمارے نزدیک اب خدا تعالیٰ کے تمام انعامات کے سب دروازے اتباع محمدؐ کے بغیر بند ہیں۔

اٹارنی جنرل: اتباع کے سوائے سب دروازے بند ہیں۔ اس بنیاد پر کیا اور نبی آسکتے ہیں یا اس بنیاد پر مرزا غلام احمد نبی تھے؟

مرزا ناصر: صرف مرزا غلام احمد ہی۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 132۔133)

اگر اس میں کوئی اشتباہ ہو تو میں وضاحت کر دیتا ہوں۔
آپ حکم فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: میں نے کل جو سوال اٹھایا تھا کہ کیا وہ نبی ہیں۔ آپ نے
کہا: وہ نبی نہیں۔ اس context میں جو بات کر رہا ہوں۔۔۔

مرزا ناصر احمد: میں نے آج صبح اس کی وضاحت کر دی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا
اور میں نے وضاحت کر دی۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ امت محمدیہ ۱۳۰۰ سال تک
مسیح نبی اللہ کا انتظار کرتی رہی اور جس کا ۱۳۰۰ سال امت محمدیہ نے انتظار کیا
وہ مسیح ہمارے عقیدے کے مطابق آ چکے۔

اٹارنی جنرل: اور یہ جو آپ کا لفظ نظر ہے کہ امتی نبی۔ میں نے آپ کو
پہلے عرض کیا ہے جو ہم بحث کی جو interpretation کی جا رہی ہے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: مسلمان کسی تشریح کا [illegible] ہے [illegible] اعلان کر دیا۔

اٹارنی جنرل: میں۔ وہ جو ہم پہلے کر رہے تھے کہ اس کی دو interpretations ہیں۔ مفہوم کی
بھی۔ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ایک۔۔۔ یہ
تفسیر کی جاتی ہے کہ وہ آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتے۔ دوسرے یہ کہتے
ہیں کہ نہیں وہ آخری شرعی نبی تھے۔ ان کی مہر ان کی perfection کے بعد نبی
آ سکتے ہیں جو ان کی امت کے ہوں گے۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ

مرزا ناصر احمد: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(کاروائی 9/8/1974 ص14) جاری

F.8

اس معنی میں بھی کہ آپ سے قبل جتنے بھی انبیاء گزرے اُن کی ساری
روحانی تجلیات مجموعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تجلیات سے حصہ
لیے ہوئی اور اُن سے کم تر تھیں۔ جیسے کہ میں عرض کر چکا ہوں کوئی شخص روحانی بزرگی
اور روحانی عزت کے حصول کے بغیر اسلام کو بھی حاصل نہیں کر سکتے سوائے نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے حصہ لینے کے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص15) جاری

F.8

مرزا ناصر احمد: اب سوال آ سکتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: دو حصے ہو گئے۔ پہلے کہا کہ ہزاروں نبی ہوں گے۔ دوسرے کہہ سکتے ہیں
ہم definite کی درخواست کر رہے ہوں
اور مزید آ سکتے ہیں۔ اس میں جو آپ سے
یہاں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ آ سکتے ہیں یا آئیں گے۔ ان میں اگر مسیح کی طرف
اشارہ ہوتا تو صاف کر دیتے کہ ایک ہی آ سکتا ہے اور وہ آ گیا۔ مگر یہاں یہ
کہا گیا ہے کہ مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے خالی ہو گئے۔ ان کا یہ سمجھنا
خداتعالیٰ کی قدرت کو ہی نہ سمجھنے کے باعث ہے۔ ورنہ ایک نبی کو کیا معنی
سینکڑوں ہزاروں نبی ہوں گے۔ تو اس لئے مہربانی فرما کر elaborate کر کے
اس کی clarification کریں۔

(کاروائی 1974/8/9ص16)جاری

F.8

یہ حصہ بہت اہم ہے مگر شائع شدہ کاروائی میں سے اسے بھی حذف کر دیا گیا ہے

مرزا ناصر احمد: میں رمک کا مطلب یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں بھی امکان کے معنی
بات ہے [illegible]
شہید ہو جاتے ہیں اور [illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible]
[illegible] نبی اور ولی اور [illegible] افضل [illegible] محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے برابر [illegible] امکانی [illegible]
[illegible] امکان کی بحث [illegible]
کی بحث نہیں ہے۔

(کاروائی1974/8/9ص16)جاری

اٹارنی جنرل: میں نے آپ کی توجہ اس لئے دلائی تھی کہ ایک حوالہ میں امکان
[illegible] کہہ سکتے ہیں کہ ان کی طرف اشارہ ہے جو آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور
آسکتے ہیں۔ دوسرے میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ مرزا بشیر الدین
محمود احمد کوئی لفظ بدل لیں گے اگر ان کا مطلب یہی بدلنے کا۔ [illegible]
مشکل ہو۔ میں کہتا ہوں [illegible] ہوں گے اور پھر

(کاروائی1974/8/9ص17)جاری

F.8

مرزا ناصر احمد: اور اگر خود انہوں نے ہی اس کے کوئی معنی کئے ہوں تو ہمیں
قبول ہونے چاہئیں۔ خود لکھنے والے نے اگر معنی کئے ہوں تو پھر کیا مراد ہے۔

اٹارنی جنرل: ... وہ depend کرتا ہے کہ پہلے کونسی بات کہی بعد میں
کونسی بات کہی۔

مرزا ناصر احمد: بعد میں یہ بات کہی جو میں سنانے والا ہوں۔
سوال کیا گیا کہ کیا مرزا صاحب کے زمانے میں کوئی شخص نہیں آسکتا۔
جواب: اس کا امکان ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خدا تعالیٰ آئندہ ایسا
شخص مبعوث کرے گا یا نہیں۔ ایک شخص کے ایک حوالے اور ایک کتاب کے ایک فقرے
پر یہ درست نہ ہوگا کہ ساری باتیں چھوڑ کر اس کے متعلق میں کوئی بات کہہ دوں یہ تو
میں فیصلہ کروں گا۔

اٹارنی جنرل: ... آپ امکانی بات کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں ...

اٹارنی جنرل: آپ سے پوچھا تھا اور میں نے کہا تھا کہ آپ کے نزدیک یہ امکانی بات
ہے۔ میں اپنے مذہب کی بات بتا سکتا ہوں اور یہ آپ کو بتا سکتا ہوں۔

(کاروائی 1974/8/9 ص17)

F.8

اٹارنی جنرل: ایسا مرزا صاحب میں آپ کی توجہ آپ کے ایک بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں تاکہ آپ اُس پر روشنی ڈال سکیں - یہ جو لاہور میں کورٹ آف انکوائری بیٹھی تھی اُن کے سامنے آپ کا بیان ہوا تھا -

مرزا ناصر احمد: جی ہوا تھا -

اٹارنی جنرل: اُس میں آپ سے کچھ سوالات پوچھے گئے اور اُن کے جو جوابات تھے - میں وہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں -

(کاروائی 1974/8/9 ص 18) جاری

اَصل کاروائی اور اس میں فرق ہے۔

اٹارنی جنرل: لاہور ہائیکورٹ میں انکوائری کمیشن قائم ہے۔ آپ وہاں پیش ہوئے۔ آپ سے وہاں سوالات ہوئے' وہ میں دوبارہ سوال عرض کرتا ہوں تاکہ آپ تصدیق کر دیں۔

اٹارنی جنرل: کیا مرزا غلام احمد کو آپ نبی مانتے ہیں؟

مرزا ناصر: نہیں مگر امتی نبی۔

اٹارنی جنرل: آپ کا اس (مرزا غلام احمد) سے کیا رشتہ ہے۔

مرزا ناصر: میں اس کا پوتا ہوں۔ (بیٹے کا بیٹا)

اٹارنی جنرل: کیا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں پہلا امتی نبی تھا؟

مرزا ناصر: میرے اعتقاد کے مطابق وہ امت محمدیہ میں پہلا امتی نبی تھا۔

اٹارنی جنرل: کیا اس طرح کے اور نبی بھی آسکتے ہیں؟

مرزا ناصر: آسکتے ہیں مگر شاید نہ آئیں۔ یہ بالکل صحیح لکھا گیا ہے' میں تصدیق کرتا ہوں۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 133)

F.8

Attorney-General: Do you believe that Mirza Ghulam Ahmad to be a NABI?

Mirza Nasir Ahmad : No.

Attorney-General: You said 'no'.

Mirza Nasir Ahmad: I said, 'no'. I believe him to be UMMATI Nabi.

Attorney-General: How are you related to him?

Mirza Nasir Ahmad: I am his grandson (son's son)

Attorney-General: Was he the first UMMATI Nabi after Hazrat Mohammad (peace be upon him)?

Mirza Nasir Ahmad: To my belief he was the first UMMATI Nabi in UMMATI Mohammadia.

Attorney-General: Can any more such Nabi follow?

Mirza Nasir Ahmad : They can but they may not.

اٹارنی جنرل: یہ آپ نے کہا۔

مرزا ناصر احمد: ایسا کہا ہے۔

It is properly reported.

(کاروائی 1974/8/9 ص19)

F.8

اٹارنی جنرل: سوال یہ ہے کہ کیوں نہیں اور آپ کا جواب یہ ہے کہ چونکہ میرے اعتقاد کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زائد امتی نبی کی پیشگوئی نہیں فرمائی یا کسی دوسرے امتی نبی کی پیشگوئی نہیں فرمائی' اس لیے میرا ایمان ہے کہ کوئی اور (امتی نبی) نہیں آئے گا۔ مرزا ناصر: جی ہاں' یہ درست ریکارڈ ہوا ہے۔ (قومی تاریخی دستاویز۔ صفحہ نمبر 133) اٹارنی کے بیان کا یہ حصہ درج نہیں۔	It is properly reported. torney-General: Why Not- this is the question and your answer is: Because according to my faith the Holy Mohammad of Islam did not predict coming of more than one UMMATI Nabi or no other UMMATI Nabi in UMMAT of Holy Prophet of Islam; but because of of his prophesy I believe that there will not be any more. Is it correctly recorded? مرزا ناصر احمد: ہاں، ٹھیک ہے۔ اٹارنی جنرل: تو مرزا صاحب، Then can you cite the 'basharat' or prophesy, because you have referred to that? Then you said I cannot give the relevant edition of the Hadith right now to the Tribunal, but I will send it later on. One can find for this belief even from the Quran. According to our faith your Mehdi was al the promised Mehdi. Now Sir, I have read this statement and you say this is correctly recorded (کاروائی 1974/8/9ص19)

F.8

134

اٹارنی جنرل: تو جناب، آپ کہتے ہیں کہ وہ امتی نبی تھا اور آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ صرف وہی امتی نبی تھا اور آپ کے عقیدہ کے مطابق کوئی اور نبی امتی نہیں آسکتا۔ کل بھی میں نے اپنے سوال کو محدود رکھا تھا اور نہایت احترام کے ساتھ آج بھی اپنے سوال کو دہراتا ہوں کہ اگر کوئی اور امتی نبی نہیں ہوسکتا تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ (یعنی مرزا غلام احمد) آخری نبی ہے؟

مرزا ناصر: جی پیشگوئی کے مطابق مرزا غلام احمد ہی ہے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ صفحہ نمبر 134)

جب اٹارنی جنرل سے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب آخری نبی ہیں تو اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ He is not مگر شائع شدہ کاروائی میں جواب ہاں میں لکھا ہے۔ جو صریحاً دجل ہے۔

Mirza Nasir Ahmad: Yes.

Attorney-General: Sir, here you say he was Ummati Nabi. You say he was the only Ummati Nabi. According to you no other Ummati Nabi can come because of the holy prophesy of Islam. And you say according to your faith he was also Mehdi, I want to emphasise the word 'also' promised Mehdi. So there are two capacities which Mirza Ghulam Ahmad had. According to it one is Ummati Nabi and the other Mauood Nabi. I was confining myself yesterday and again I respectfully repeat the question: Can there be any other Ummati prophet according to him, if it does not amount that he is the last of the prophet?

Mirza Nasir Ahmad: He is not.

Attorney-General: Why not?

Mirza Nasir Ahmad: Because Mohammad is last of the Prophets in every sense of the word. There are others who say he is the last of the Prophets.

(کاروائی 1974/8/9 ص 20)

F.8

مرزا ناصر احمد: میں نے ابھی عرض کی کہ اُمت محمدیہ تیرہ سو سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہوئے ایک ایسے مسیح کا انتظار کرتی رہی جس کا وسلم کی بعثت [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بار نبی اللہ کہا اور وہ خاتم النبیین سے نہیں رہا رکھتے ہیں۔ اس واسطے یہ ہر دو [illegible]۔ کوئی اُلجھن نہیں ہے۔ ساری اُمت تیرہ سو سال تک خاتم النبیین کے خلاف اس عقیدہ کو نہیں سمجھتی رہی کہ ایک مسیح آئے گا جو نبی اللہ ہوگا۔ اور میں نے ابھی بتایا ہے کہ اُمت کے مختلف صالحین کی سینکڑوں عبارتیں بیان کی جا سکتی ہیں جو آنے والے مقام کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ایک شیعہ حضرت [illegible] ہوئے ہیں اُن کا حوالہ کل میں نے پڑھا۔ اُن کا حوالہ ہے کہ وہ تمام انبیاء سے افضل ہوگا بجز وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل کامل ہے۔ اس طرح سینکڑوں حوالے ہیں۔ اگر آپ کو ضرورت ہے تو میں آٹھ دس دن میں وہ سینکڑوں (کاروائی 9/8/1974 ص 21) جاری	ختم نبوت کے بارے میں اس واضح بیان کا شائع شدہ کاروائی میں کوئی ذکر نہیں۔

F.8

والے آپ کو بھجوا سکتا ہوں۔ اُمتِ محمدیہ یعنی اُس وقت جو میں نے
clarify کے لئے بات کی تو میرے ذہن میں پہلے تھا کہ تیرہ سو سال تک
اُمتِ محمدیہ نبی کا انتظار کرتی رہی اور تمام سلف صالحین اس بات پر متفق
تھے۔ اس نبی کی انتظار خاتم النبیین تو نے دروازہ بند کیا ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص22) جاری

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، آپ معاف کریں گے اگر مرزا صاحب اپنا قول دہرا دیں
کہ آپ کے بیان کے مطابق مرزا غلام احمد مسیح موعود ہیں اور آپ
کے عقیدے کے مطابق اُمتی نبی ہیں۔ آپ نے کہا ہے۔

According to my belief he is also 'Maood Nabi' and he is 'Ummati Nabi'. There are two capacities and I want the clarification of that point, and I will respectfully draw your attention to your document which you filed in respect of your contention. This is Enclosure Six which is the book written by Maulana Abul Ata from which I had to repeat yesterday which is written in reply to Maudoodi's book 'Khatmai Nabuwat'.

(کاروائی 1974/8/9 ص22) جاری

F.8

شائع شدہ کاروائی میں مودودی کے کتابچہ کا ذکر تک نہیں کیا گیا اور اس کے جواب میں تحریر کی گئی کتاب کا بھی ذکر نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: اس کا صفحہ کیا ہے۔
اٹارنی جنرل: صفحہ آٹھ۔ یہاں مولانا ابوالاعلیٰ فرماتے ہیں
I am sorry I have to repeat ختمیت محمدیہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے والوں کے دو مختلف نظریے

Now sir, we are not discussing Masih as a promised Mehdi. This is the interpretation

تسلیم کہ خاتم النبیین ماننے والوں کے دو نظریے ہیں۔ خاتم النبیین کا مطلب
ہے کہ [illegible] پہلا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی کا وسیع
دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ کی امت کے لئے آپ کی پیروی کے طفیل تمام
انعامات ممکن الحصول ہیں جو پہلے بنی اسرائیل [illegible] لوگوں کو ملتے رہے ہیں۔
یہ ایک نظریہ ہے۔ [illegible] دوسرا نظریہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خاتمیت فیضان محمدی کے بند ہونے کے مترادف ہے۔
آپ کی امت ان تمام اعلیٰ انعامات سے محروم ہو گئی ہے
جو بنی اسرائیل پا چکی

(کاروائی 9/8/1974 ص 23)

F.8

یہ بیان ختم نبوت کے حوالے سے جماعت کے مؤقف کو واضح کرتا ہے مگر شائع شدہ کاروائی میں ذکر نہیں ہے	مرزا ناصر احمد: یہ جو بشارت ہے اس میں نبوت کا نام ہی نہیں ہے۔ عبارت یہ کہتی ہے نہ ختمیت محمدیہ۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے والوں کے دو نظریے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ آگے ان کے دو نظریے ہیں۔ ایک نظریہ یہ ہے۔ پہلا نظریہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نے دیگر انبیاء کے فیوض کو بند کر کے فیضان محمدی کا وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ کی اُمت کے لئے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ایک دو نہیں چار ہیں۔ تمام انعامات جس میں صالحیت کا انعام۔ شہید بننے کا انعام۔ صدیق بننے کا انعام۔ قطب ابدال بننے کا انعام ہے جس میں محدث بننے کا انعام ہے جس میں ایک بندے بننے کا انعام ہے۔ جس میں یہ بشارت دی گئی ہے۔ تمہیں میری اُمت کے جو تمام انسان ہیں ان کو اللہ تعالیٰ سچی خوابیں دکھائے گا یہ انعام ہے۔ جس میں یہ انعام ہے کہ اُمت محمدیہ کے تمام افراد بحیثیت مجموعی [illegible]۔ (کاروائی 1974/8/9 ص25) جاری

F.8

اگر ہمارے کی شرائط پر پورے اترتے ہوں گے تو اس میں غالب
رہیں گے اور مغلوب نہیں ہوں گے۔ ہماری جماعت کے ہر قسم کے مسلمان
کے روحانیات یہاں بیان ہیں۔ تمام وہ ہیں کہ ہر ایک دروازہ کھول دیا
ہے۔ ہماری جماعت کے لئے آپ کی پیروی کے طفیل سے وہ تمام انعامات
ممکن الحصول ہیں۔ یہاں آکر کچھ قید لگائی ہے کہ منعم علیہم لوگوں کو
الٹے رکھے ہیں اور منعم علیہ گروہ ہوا ہے۔ مختلف گروہ۔ ایک نبیوں
ہمارا ہیں۔ وہ جس کا ذکر قرآن کریم میں دوسری جگہ آیا ہے جس کی طرف
سورۃ فاتحہ میں یہ اشارہ ہے۔ صراط الذین انعمت
علیہم ... ان گروہوں کی راہ جس پر تم نے انعام کیا۔

(کاروائی 9/8/1974ص26) جاری

F.8

(کاروائی 9/8/1974 ص27)

اٹارنی جنرل نے کہا کہ مجھے یہ جواب سمجھ نہیں آیا اور مودودی صاحب کی کتاب کے جواب میں بھی ٹھیک جواب نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں مودودی صاحب کی کتاب دیکھ کر پھر مزید جواب دوں گا اور شام کی کاروائی میں جواب دینے کا فرمایا

F.8

اٹارنی جنرل: اب میں آپ کی توجہ ایک حوالوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں آپ دیکھ لیں اگر یہ صحیح ہے یا آپ ... کرتے ہیں کتاب دافع البلاء صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" یہ آپ دیکھ لیں اور آپ بتائیں یہاں مطلب ان کا اپنے نبی بھیجنے کا ہے یا اُمتی نبی کا ہے۔ یا رسول یا مہدی کی طرف اشارہ ہے جو آپ سمجھتے ہیں مانتے ہیں

(کاروائی 1974/8/9 ص28)

مرزا ناصر احمد: صفحہ کونسا ہے۔

اٹارنی جنرل: جس کتاب سے حوالے دئے ہیں اس کا صفحہ ۲۳۱ ہے۔ دافع البلاء اس کا صفحہ ۱۱ ہے اس کا پیرا ختم ہو رہا ہے۔ اگر ان لوگوں نے الگ بتایا ہے یہی تھا جملہ کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

مرزا ناصر احمد: سوال یہ ہے کہ یہاں رسول کا لفظ جو استعمال کیا آپ نے یہ سمجھا۔

اٹارنی جنرل: اب ایک دوسرا سوال عرض کروں گا کہ حقیقت الوحی صفحہ ۳۹۱ ہے مرزا صاحب فرماتے "نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا دوسرے لوگ اس کے مستحق نہیں" یہ بھی آپ تصدیق کریں۔

(کاروائی 1974/8/9 ص29)

مرزا ناصر: جی پیشگوئی کے مطابق مرزا غلام احمد ہی ہے۔

اٹارنی جنرل: کتاب "دافع البلاء" جو مرزا غلام احمد کی ہے' اس کے ص 11 پر ہے کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ ("روحانی خزائن" ص 231' ج 18) یہاں مطلب اللہ تعالیٰ کے اپنے نبی بھیجنے کا ہے یا امتی نبی کا؟

مرزا ناصر: صفحہ کونسا ہے۔

اٹارنی جنرل: صفحہ 11 ہے اور اسی پر پیرا ختم ہو رہا ہے۔

مرزا ناصر: یہاں رسول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 134)

صفحات کے صفحات چھوڑنے کے بعد اللہ وسایا نے یہ حصہ کتاب میں شامل کیا ہے وہ بھی الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ

اٹارنی جنرل: اب ایک دوسرا سوال عرض کروں گا کہ مرزا صاحب کی کتاب "حقیقت الوحی" ص 391 ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کا نام پانے کے لیے میں مخصوص کیا گیا' دوسرے لوگ اس کے مستحق نہیں۔ (مندرجہ "روحانی خزائن" ص 407' ج 22) یہ بھی آپ تصدیق کریں گے؟

مرزا ناصر: امت محمدیہ تیرہ سو سال پہلے تک یہی سمجھتی رہی۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 134)

F.8

اٹارنی جنرل: نہیں امت محمدیہ یہ نہیں سمجھتی رہی کہ قادیان میں مرزا غلام احمد آئے گا؟

مرزا ناصر: امت جو سمجھتی ہے' یہ ایک بشارت دی گئی۔

اٹارنی جنرل: نبی کا نام پانے کے لیے مجھے مخصوص کیا گیا' دوسرے لوگ اس کے مستحق نہیں' یہ اپنے بارے میں کہا ہے؟

مرزا ناصر: ہاں اپنے بارے میں۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر134)

مرزا ناصر احمد: بلکہ میں نے بتایا کہ امت محمدیہ ۱۳۰۰ سال تک یہ سمجھتی رہی -

اٹارنی جنرل: نہیں امت محمدیہ یہ نہیں سمجھتی رہی - کہ قادیان میں مرزا غلام آئے گا -

مرزا ناصر احمد: امت جو سمجھتی ہے یہ ایک بشارت دی گئی ہے -

اٹارنی جنرل: نہیں تو اور سوال ہے -

مرزا ناصر احمد: اشارت کے جو . . .

اٹارنی جنرل: نبی کے نام پانے کے لئے مجھے مخصوص کیا گیا -

دوسرے لوگ اس کے مستحق نہیں - یہ اپنے بارے میں کہا ہے -

مرزا ناصر احمد: ہاں اپنے بارے میں -

اٹارنی جنرل: اب ایک اور حوالے کی طرف اشارہ ہے -

درثمین صفحہ ۲۸۸

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے - من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے

آنچہ داد است ہر نبی را جام - داد آں جام را مرا بتمام

مرزا ناصر احمد: یہ حضرات کے . . . . . .

اٹارنی جنرل: یہ مرزا صاحب کے شعر ہیں -

F.8

مرزا ناصر احمد: یہ شیعہ حضرات کے اس اقتباس کا ترجمہ ہے
جو یہ نے کل پڑھ کر سنایا تھا۔ وہ کہیں گے جس نے ابراہیم علیہ السلام
کو دیکھنا ہے زرہ ہمیں دیکھے۔

مرزا ناصر احمد: وہ یہ فرماتے ہیں ۔۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: جو وہ حانی جام انبیاء کو دیئے گئے تھے وہ مجھے
نبی کریم کے طفیل بھر رنگ میں دیئے گئے ہیں۔

اٹارنی جنرل: میں ترجمہ کرتا ہوں۔ اگرچہ اس دنیا میں بہت
سے نبی ہوئے ہیں۔ میں ان میں سے کسی بھی عرفان میں کسی سے
کم نہیں ہوں۔ جس نے ہر نبی کو جام دیا اس نے مجھے بھی بھر کر
جام دیا۔ اپنے متعلق کہہ رہے ہیں کہ میں کسی سے کم نہیں ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ٹھیک ہے، اپنے متعلق کہا ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 30،29)

حضرت صاحب نے شیعہ لٹریچر سے اس حوالے کا جواب دیا مگر شائع شدہ کاروائی میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

135

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے   من بہ عرفان نہ کمترم ز کسے

آنچہ داد است ہر نبی را جام   داد آں جام را مرا بتمام

("نزول المسیح" ص 99، مندرجہ "روحانی خزائن" ص 477، ج 18)

اگرچہ اس دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں، میں ان میں سے کسی سے بھی عرفان میں کم نہیں ہوں۔ جس نے ہر نبی کو جام دیا، اس نے مجھے بھی بھر کر جام دیا۔
اپنے متعلق کہہ رہے ہیں کہ میں کسی سے کم نہیں ہوں؟

مرزا ناصر: ٹھیک ہے، اپنے متعلق کہا ہے۔
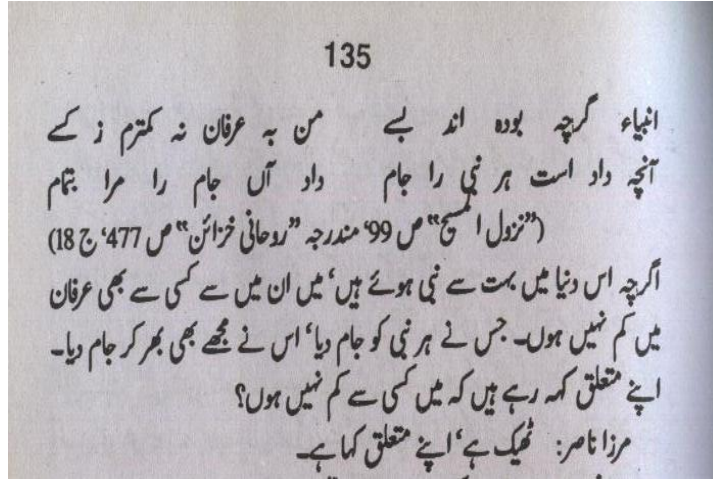
(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 135)

اشعار کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے بظاہر اپنے مطلب کی بات نظر آئی تو کوئی تبدیلی کیے بغیر اسے شائع کیا ہے۔

F.8
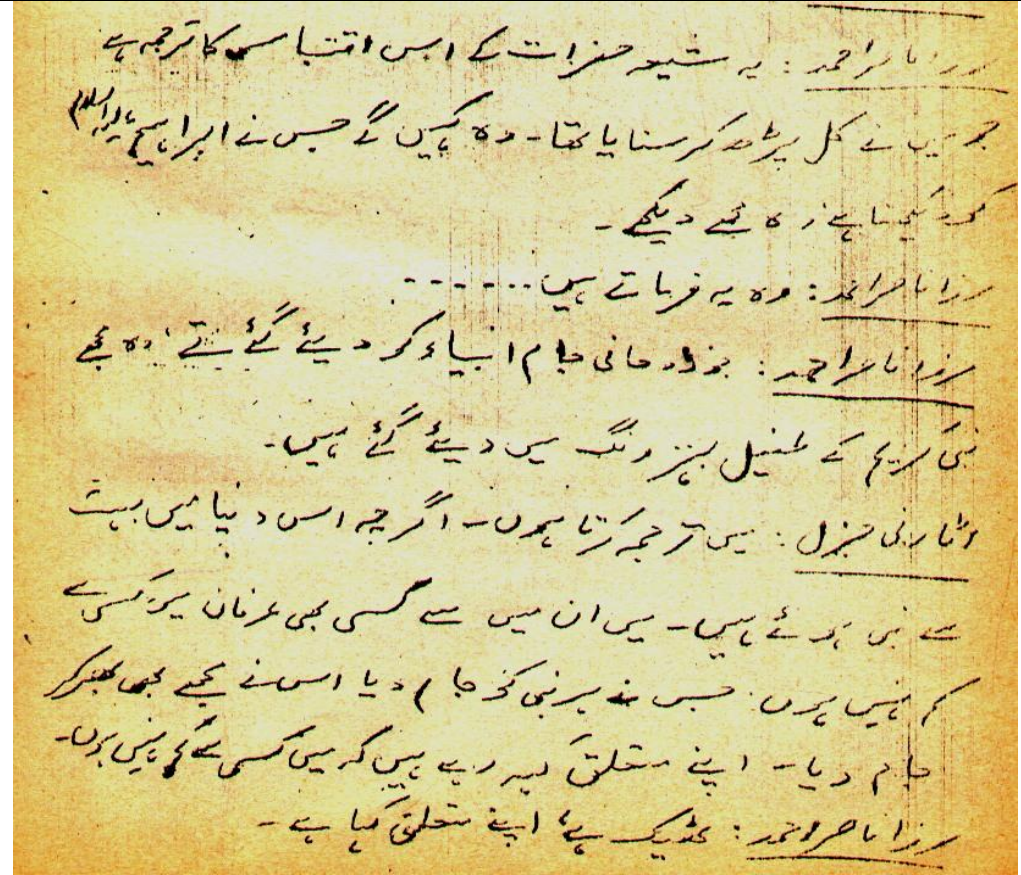
اٹارنی جنرل: آپ لوگوں کا رسالہ "تشحیذ الاذہان" اگست 1917ء کا ایک اور حوالہ مارچ 1914ء کا' اس میں ہے کہ آنحضرت کے بعد صرف ایک نبی ہونا لازم ہے۔ بہت انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی مصلحتوں اور حکمت میں رخنہ اندازی پیدا کرتا ہے۔ مرزا صاحب اب یہاں آپ کے اور باقی مسلمانوں کے نقطۂ نظر میں کیا یہ فرق نہیں' مسلمان سمجھتے ہیں کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت و مشیت یہی تھی کہ نہ آئے' اگر آئے تو حکمت خداوندی میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔ آپ کے نزدیک ایک نبی آسکتا ہے' ایک تک تو رخنہ پیدا نہیں ہوگا' اس سے زیادہ آئیں گے تو رخنہ پیدا ہوگا' یہ کیوں؟

مرزا ناصر: یہ کیوں کا سوال فلسفیانہ ہے۔

اٹارنی جنرل: آپ کہتے ہیں کہ ایک اور صرف ایک؟

مرزا ناصر: وہ آنے والا ہے آپ کے نزدیک' ہم کہتے ہیں کہ آگیا۔

اٹارنی جنرل: دو باتیں ہیں: ایک تو یہ کہ سب کا عقیدہ ہے کہ مسیح آئیں گے' اس پر تو اختلاف نہیں۔ وہ تو پہلے کے نبی مقرر ہوئے۔ یہ حقیقت ہے کہ نہیں' صرف اسی کو لیں؟

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 135)

اٹارنی جنرل: اب ایک حوالہ ہے۔ تشحیذ الاذہان اگست 1917ء۔

مرزا ناصر احمد: یہ رسالہ چھپا کرتا تھا اس کا مضمون جو لکھنے والا کون ہے۔

اٹارنی جنرل: یہ میں نہیں جانتا اس واسطے میں صرف انڈیکیشن چاہتا ہوں۔

ایک حوالہ مارچ 1914ء اور اگست 1917ء کا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ دونوں تشحیذ الاذہان ہیں۔

اٹارنی جنرل: ہاں جی۔ اس میں لکھا ہے اور یہ مرزا صاحب نہیں کہہ رہے۔

1914ء 1917ء کی بات ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد ایک نبی کا ہونا لازم ہے

بہت نبیوں کا ہونا خداوند تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں میں اور حکمت میں رخنہ پیدا کرتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں۔ یہ مضمون کے لحاظ سے میں تسلیم کرتا ہوں۔ ایک الفاظ کے لحاظ سے میں تسلیم نہیں کرتا۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 31)

اٹارنی جنرل: آنحضرت کے بعد صرف ایک نبی کا ہونا لازم ہے۔
جب انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی بہت سی مصلحتوں اور حکمت میں
رخنہ پیدا کر رہا ہے۔ [illegible] اب یہاں آپ کے اور
باقی مسلمانوں کے نقطۂ نظر میں کیا فرق نہیں کرو، جو اس کی تعبیر سے کے
ہیں۔ سب یہ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت کے بعد انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ
کی بہت سی مصلحتوں اور حکمت میں رخنہ پیدا کرنا ہے۔ اور کہ
یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی
منشیت بھی یہی کہ نہ آئے اور اگر آئے تو وہ حکمت میں رخنہ
پیدا کرتا ہے۔ ایک ادنیٰ بھی آ سکتا ہے۔ ایک کے رخنہ پیدا نہیں ہوگا۔
[illegible] رخنہ پیدا ہو گیا۔

(کاروائی 1974/8/9 ص31)

تشحیذ الاذہان کے حوالے سے حضرت صاحب نے اپنا واضح مؤقف بیان فرمایا کہ الفاظ تسلیم نہیں کرتا پھر بھی اٹارنی جنرل صاحب نے تشحیذ الاذہان کا حوالہ پیش کر کے اعتراض پیش کر دیا۔

مولوی صاحب کی شائع شدہ کاروائی میں حضرت صاحب کی اس وضاحت کا کوئی ذکر نہیں۔ اس کے علاوہ ایک تفصیلی جواب کو انتہائی اختصار سے بیان کر دیا ہے جس سے موقف واضح نہیں ہوتا۔

F.8

نبی کے آنے یا نہ آنے کے سوال پر دائیں طرف درج واضح اور تفصیلی جواب کا شائع شدہ کاروائی میں کوئی ذکر نہیں ہے

32

مرزا ناصر احمد: میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ امت محمدیہ ۱۳ سو سال تک یہ
عقیدہ رکھتی رہی ہے کہ ایک نبی اس امت میں آئے گا اور اس کی
تعبیر ہمارا صوفیانہ فلسفیانہ ہے کہ یہ صرف ایک کی بشارت کیوں
دی گئی اور ۱۳ سو سال تک امت محمدیہ صرف ایک مسیح نبی اللہ
جس کو چار دفعہ حدیث مسلم میں کہا گیا ہے صرف اس کے آنے
کی انتظار کرتی رہی۔ یہ مسیح کا جواب فلسفیانہ ہے۔

اٹارنی جنرل: اب مرزا صاحب! سوال یہ ہے کہ ایک نبی آئے گا۔ آپ
کہتے ہیں کہ امتی نبی آئے گا۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا فرق یہ ہے، اگر آپ چاہیں تو میں بتا دوں۔
۱۳ سو سال تک جو عقیدہ تھا، وہ یہ تھا کہ مسیح نبی اللہ آئے گا۔
یہ امت کا عقیدہ تھا، لیکن کوئی حسین کوئی شکل انہوں نے
اس لیے نہیں بتائی کہ وہ آیا نہ تھا۔ ہمارا اور باقی ہمارے
بزرگوں کا صرف یہاں فرق نظر آتا ہے، اور یہ ہونا بھی چاہیے
کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جس کا انتظار تیرہ سو سال تک کیا جا رہا
تھا، وہ آگیا۔ وہی ہمارے سلف صالحین کہہ رہے تھے کہ
جس کا انتظار ۱۳ سو سال سے کیا جا رہا تھا، وہ آنے والا ابھی
نہیں آیا، اور آنے والا۔۔۔ فرق ہے اور ہونا چاہیے تھا،
کیونکہ وہ پہلی صدیاں تھیں اور ہم دوسری صدی میں داخل ہو گئے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص32)

F.8

اٹارنی جنرل: دو باتیں ہیں مرزا صاحب! ایک تو یہ کہ یہ سب کا عقیدہ ہے کہ مسیح آئیں گے۔ اس پر تو CONTROVERSY نہیں تھی۔ ان کے ... نہیں تھی، وہ تو پہلے سے نبی مقرر ہو چکے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ نہیں؟

33

مرزا ناصر احمد: پہلے سے وہ نبی تھے۔ وہ جو شریعت موسویہ۔۔۔

اٹارنی جنرل: نہیں، نبوت ان کو ملی تھی کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: شریعت موسویہ کے جاری کرنے کا حکم خداوندی کے ساتھ اس دنیا میں آئے تھے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب! اُن کی اتھارٹی change ہو گئی۔ ان کو کہا امت میں رہو گے، لیکن نبی وہ پہلے تھے۔ اس میں تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: پھر اصل وہ ٹھیک ہے۔ ایک نقطہ نگاہ سے ٹھیک ہے۔ صرف یہ اختلاف ہے ناں ہمارا۔۔۔

اٹارنی جنرل: میں تو یہ عرض کر رہا تھا کہ یہاں تو مسیح کا سوال نہیں ہے۔ یہاں تو صاف کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد صرف ایک نبی کا ہونا لازم ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہی مراد ہے۔ دوسری جگہ اسکی Explanation ...

(کاروائی 9/8/1974 ص 33،32)

مرزا ناصر: وہ آنے والا ہے آپ کے نزدیک، ہم کہتے ہیں کہ آگیا۔

اٹارنی جنرل: دو باتیں ہیں: ایک تو یہ کہ سب کا عقیدہ ہے کہ مسیح آئیں گے، اس پر تو اختلاف نہیں۔ وہ تو پہلے کے نبی مقرر ہوئے۔ یہ حقیقت ہے کہ نہیں، صرف اسی کو لیں؟

مرزا ناصر: جی وہ پہلے کے نبی تھے۔

اٹارنی جنرل: میں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ یہاں مسیح کا سوال نہیں، یہاں تو صاف کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت کے بعد صرف ایک نبی ہونا لازم ہے۔ اب "تشحیذ الاذہان" کی عبارت پڑھیں، اس مرحلہ پر ہے، یہ لیں رسالہ۔

مرزا ناصر: عبارت تو یہی ہے جو آپ نے کہی۔

اٹارنی جنرل: یہاں مسیح کا سوال نہیں، وہ ابن مریم ہوگا۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جاتا، آپ کہتے ہیں کہ ایک امتی نبی آئے گا؟

مرزا ناصر: ہمارے نزدیک یہی مسیح اور یہی امتی نبی۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 135۔ 136)

وفات مسیح کی بحث سے بچنے کے لیے فوراً بات کا رخ بدل لیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کاروائی کے دوران دیے گئے جواب کو یہاں درج نہیں کیا گیا۔ شائع شدہ کاروائی میں بعض الفاظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

F.8

اٹارنی جنرل: بعث انبیاء کا ہونا خدا تعالیٰ کی مصلحتوں
اور حکومت میں رخنہ کرتا ہے۔ بعث کا تو سوال ہی پیدا نہیں
ہوتا۔ سوال تو یہ تھا اگر مسیح کا ہوتا تو تب تو وہ یہاں
پہ آگئے تھے۔ باقی وہ جو حدیث میں تھا 'وہ بائیس برس
کہ ابن مریم کا بیٹا ہوگا وغیرہ۔ اس کی تفصیل میں میں
نہیں جانا چاہتا۔ یہاں آپ نے جو فرمایا ہے کہ ایک امتی
نبی آئے گا اور ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب
امتی نبی ہیں۔ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ مسیح ہیں۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 33)

34

مرزا ناصر احمد: وہ مسیح جس کا انتظار کیا جا رہا تھا۔
اٹارنی جنرل: آپ نے یہ نہیں کہا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ
مسیح یہاں آئے۔ امتی نبی بھی' and also —

(کاروائی 1974/8/9 ص 34)

F.8

35

جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ: "میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے،" ایک نبی ہونے کی حیثیت سے بول رہے ہیں کہ مجھ پر جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے، "جس نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلعم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" یہ ان تینوں سے علیحدہ نبی ہو کر اپنے کلام کا ذکر کر رہے ہیں [illegible]

مرزا ناصر احمد: بالکل نہیں۔

اٹارنی جنرل: حضرت عیسیٰ کا ذکر کر رہے ہیں اور ساتھ کہہ رہے ہیں کہ وہ وحی جو مجھ پر آئی ہے، میری وحی ویسی ہی پاک ہے جو عیسیٰ پہ آئی اور جو موسیٰ پر آئی۔ تین نبیوں کا ذکر کر کے ہیں چوتھا میں ہوں ۔۔۔ میرا یہ اندازہ ہے کہ ان کا یہ مطلب تھا۔ آپ مزید تفصیل کر سکتے ہیں۔

مرزا ناصر [illegible]

(کاروائی 1974/8/9 ص35)

اَصل کاروائی اور مولوی صاحب کی کاروائی میں فرق ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: سب سے ہٹ کر۔ چلو یہ "ایک غلطی کا ازالہ" مرزا صاحب کا کتابچہ ہے، اس میں ہے "میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے، وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ پر اپنا کلام نازل کیا تھا"۔ ("ایک غلطی کا ازالہ" ص 6، مندرجہ "روحانی خزائن" ص 210، ج 18) یہ صحیح ہے؟

مرزا ناصر: عبارت کی تصدیق کرتا ہوں، صحیح ہے۔

اٹارنی جنرل: تو یہ تینوں کا ذکر کر کے کہتے ہیں کہ میں چوتھا تھا۔ وہ تینوں امتی نبی تھے۔ ظاہر ہے کہ نہیں، بلکہ صاحب شریعت تھے۔ اب تو مرزا صاحب امتی نبی نہ ہوئے، بلکہ ان تینوں جیسے، ان کے بعد چوتھے؟

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 136)

F.8

مرزا ناصر احمد: آپ نے تو صرف یہاں منبع وحی کی بات
کی ہے، کیفیت وحی کی بات نہیں کی۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ جیسا
چشمہ قرآن عظیم جیسی عظیم ہدایت سے نکلا، جاری ہوا، وہی
کچھ سے بات کرنے والا ہے۔ یہ نہیں بتاتے کہ قرآن کریم کی
ہدایت کے مطابق یا اس کے برابر میری وحی ہے۔ یہ بتا رہے
ہیں دنیا کو کہ میں ہر قسم کی قسم کھانے کے لئے تیار ہوں
کہ میری وحی شیطانی وحی نہیں، بلکہ الٰہی وحی ہے۔ محمد
کی وحی کے مقابلے میں حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کو کس طرح
رکھ سکتے ہیں۔ اگر جو آپ استدلال کر رہے ہیں،
وہ کریں تو پھر تو گویا قرآن سے بھی بڑھ کر کافر بن جاتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب! میرا یہ مطلب نہ تھا ——

مرزا ناصر احمد: صرف چشمہ وہی ہے۔

اٹارنی جنرل: میں نے یہ نہیں کہا کہ ہے کہ وہ یہ فرما رہے ہیں
کہ میری وحی ان سے بہتر وحی ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا، یہ تو
اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ویسی ہی سچی ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 36,35)

مرزا ناصر: میری وحی شیطانی نہیں بلکہ وحی الٰہی ہے۔ ان جیسی ہے نہ کہ ان کے برابر۔ برابر کہیں تو ہم کافروں سے بھی بڑھ کر کافر بن جاتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہے، وہ یہ کہہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر: ویسی ہی سچی ہے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 136)

F.8

اَصل کاروائی اور مولوی صاحب کی کاروائی میں فرق ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: میرا پوائنٹ یہ تھا کہ یہ ایک مختلف وحی ہے جو ایک مختلف نبی پر آئی ہے۔ یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر: چشمہ وحی کا ایک ہے۔ اگر وہ اللہ کا کلام ہے تو خدا کے کلاموں میں فرق کرنا پڑے گا کہ بعض زیادہ پاک ہیں اور بعض کم پاک ہیں۔ ہماری عقل میں تو یہ بات آتی نہیں ہے۔ اپنے پاک چشمہ کی وجہ سے ایک جیسی ہے لیکن کیفیت میں اختلاف ہے۔

اٹارنی جنرل: معاف کیجئے، یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ ان پر ایک مختلف

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 136)

اٹارنی جنرل: ہاں، اور وہی پاک ہے جو اللہ نے محمد کو بھیجی۔ میرا پوائنٹ یہ تھا کہ یہ ایک مختلف وحی ہے۔ یہ Emphasize کر رہے ہیں کہ یہ ایک مختلف وحی ہے جو ایک مختلف نبی پر آئی ہے، یہ مضمون ظاہر کر رہا ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر احمد: وحی جو ہے اللہ تعالےٰ کی، ہمارے عقیدے کے مطابق ان انبیاء پر بھی نازل ہوئی جو شریعت نہیں لائے تھے، ہمارے نزدیک، ہمارے عقیدے کے مطابق غیر لائے پاک کے پاک الفاظ میں وحی امت محمدیہ کے صلحاء پر بھی نازل ہوئی۔ جہاں تک ان کی پاکیزگی کا سوال ہے، اس کے متعلق چشمہ ''وحی'' ہے یعنی SOURCE وہی ہے جو کیا تھا۔ اگر وہ اللہ کا کلام ہے، تو اللہ کے کلام کے متعلق یہ کہنا تو خدا کے کلاموں میں یہ فرق کرنا پڑے گا کہ بعض زیادہ پاک ہیں اور بعض کم پاک ہیں۔ ہماری عقل میں تو یہ بات نہیں آتی کہ جو خدا کی طرف سے بات آئی

(کاروائی 1974/8/9ص,36)

F.8

وہ خدا کی طرف سے آنے والی تمام باتوں کے مطابق اپنے پاک
چشمے کی وجہ سے ایک جیسی ہے، لیکن اپنی کیفیت میں بڑا اختلاف
رکھتی ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب! معاف کیجئے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ
وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ باقی وحیاں پاک ہیں یا ان کی پاک
نہیں ہے۔ اس پر تو کوئی dispute نہیں۔ مضمون بڑا
صاف ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میری وحی بھی ایسی پاک ہے
جیسے باقی انبیاء کو وحی ملی ہے۔ جن کا وہ ذکر کرتے
ہیں۔ میں تو اس پر عرض کر رہا تھا۔ یہ مضمون یہ ظاہر
کر رہا ہے کہ اُن پر ایک مختلف وحی آئی ایک مختلف
نبی کی حیثیت سے۔

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں ظاہر کر رہا۔

اٹارنی جنرل: میں ابھی اصل پڑھ دیتا ہوں:

The words are quite plain and simple - - - -

(کاروائی 1974/8/9 ص 37)

F.8

دونوں کاروائیوں کا فرق ملاحظہ فرمائیں۔

وحی آئی، ایک مختلف نبی کی حیثیت سے؟

مرزا ناصر: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو وحی آئی، وہ شریعت موسوی کو
مستحکم کرنے کے لیے، کوئی نئی شریعت نہ تھی۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 137)

مرزا ناصر احمد: میرا جواب سن لیجئے کہ آپ نے اس جگہ
حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا نام لیا ہے۔ حالانکہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی وحی، موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو
منسوخ کرنے والی نہیں ہے اور یہ خود مثال بتا رہی ہے
کہ کیا مطلب ہے وہ مطلب نہیں جو لیا جا سکتا ہے۔ کوئی
اور لے لے۔ اس کا حضرت عیسیٰؑ پر جو وحی نازل ہوئی

(کاروائی 9/8/1974 ص37,)

-38-

اس نے شریعت موسوی کو منسوخ نہیں کیا بلکہ شریعت موسوی کی
تائید کرنے والی اور شریعت موسوی کو بنی اسرائیل کے اندر
مستحکم کرنے کے لئے، جاری کرنے کے لیے اور ان کو بھی اگر ابتلا
کی زندگیوں میں موسوی شریعت کو قائم کرنے کے لئے عیسیٰ کی
کی ساری وحی تھی، کوئی نئی شریعت نہیں تھی۔

(کاروائی 9/8/1974 ص38)

F.8

دونوں کاروائیوں کا فرق ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: میں نہیں کہتا کہ نئی شریعت تھی، لیکن میں کہتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک مختلف نبی تھے اور اپنی وحی ان پر مختلف آئی، جو موسیٰ علیہ السلام پر آئی تھی اور یہی سوال یہاں پیدا ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کا مقصد یہ ہے کہ وہ خود (مرزا) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق ہے۔ مجھ پر (مرزا صاحب) جو وحی آئی ہے، وہ نہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آئی ہے مگر ہے اسی طرح پاک، ہے علیحدہ؟

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 137)

اٹارنی جنرل: کوئی نئی شریعت نہیں تھی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی نئی شریعت تھی لیکن میں کہتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک مختلف نبی تھے اور اپنی وحی ان پر مختلف آئی جو موسیٰ پر آئی تھی۔ سوال یہ ہے اور یہی سوال یہاں پیدا ہوتا ہے کہ امت محمدیہ کو کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: استدلال ہی ۔۔۔

اٹارنی جنرل: اسی طرح جیسے عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام مختلف ہیں نہیں کہتا میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم مختلف تھے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں اور یہ کہتا ہے جو مجھ پر وحی آئی ہے وہ نہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آئی ہے۔ اسی طرح پاک ہے۔

مرزا ناصر احمد: اختلاف امت محمدی اگر لیا جائے تو نہیں اگر اختلاف لفظی لیا جائے تو ٹھیک ہے۔

اٹارنی جنرل: ہاں۔ یہ ہیں لفظی ۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ لفظی اختلاف یعنی حضرت مسیح موعود نے جن کو ہم امتی نبی سمجھتے ہیں ان کو وحی کے ذریعے یہ کہا گیا کہ (عربی ۔۔۔۔۔۔ لیظہرہ علی الدین)۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 38)

F.8

39

ان کے متعلق یہ کہا گیا کہ دینِ اسلام کو قائم کرنے اور یقیم الدین
اور شریعت محمدیہ کا احیاء کرنا یہ اس کا سپرد کام ہیں اور اس
منصب کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی وحی ہوگی جو لوگوں پر شریعت
محمدیہ کی جو روشن تعلیمات ہیں ان کو کھول کر بیان کرے گا اور نئے زمانے
کے نئے مسائل کو شریعت محمدیہ قرآن عظیم کی روشنی میں اس
وحی سے روشنی پا کر ساری دنیا پر ثابت کرے گا کہ دین اسلام
سچا ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب! کیا یہ فرق نبی کا دعویٰ کئے بغیر کوئی شخص
کر سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: کر سکتا ہے۔

اٹارنی جنرل: کر سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: بالکل کر سکتا ہے۔ یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

اٹارنی جنرل: کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ وحی تو بزرگوں
پر بھی آ سکتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ کر سکتا ہے کیونکہ آپ ہی مجھے اس
واسطے آپ نے وہ مثالیں دے دیں۔

اٹارنی جنرل: نہیں میں نے دیکھے ہیں...

مرزا ناصر احمد: جی ہاں بالکل کر سکتا ہے۔

اٹارنی جنرل: میں عرض کرتا ہوں پھر اگر شریعت وہی ہے
امت محمدیہ کے ہیں وہ اور وہ بھی وہی کام کرنے کے لئے
صرف آئے ہیں جو ایک اولیاء کی حیثیت سے محدث کی حیثیت سے

(کاروائی 1974/8/9 ص39)

مرزا ناصر: اختلاف لفظی' ہاں ٹھیک ہے۔ یقیم الدین وہ دین کو قائم کرنے والے تھے۔ شریعت محمدیہ کا احیاء کرنے والے۔ ان کے ذمہ یہ کام تھا' سپرد تھا' اس منصب کے تحت اللہ تعالیٰ کی وحی ہوئی۔ لوگوں پر شریعت محمدیہ کی جو روشن تعلیمات تھیں' ان کو کھول کر بیان کرے اور نئے زمانہ کے نئے مسائل کو شریعت محمدیہ قرآن کریم کی روشنی میں وحی پا کر ساری دنیا میں ثابت کرے کہ دین اسلام سچا ہے۔ وحی پر آپ کیوں زور دیتے ہیں' وحی تو بزرگوں کو بھی ہوتی ہے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 137)

اٹارنی جنرل: دین کو قائم کرنا نبی کا دعویٰ کیے بغیر کوئی آدمی کر سکتا ہے؟
مرزا ناصر: کر سکتا ہے۔
اٹارنی جنرل: کر سکتا ہے؟
مرزا ناصر: بالکل کر سکتا ہے' یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 137)

مولوی صاحب نے تبدیلی کر کے کاروائی کو شائع کیا ہے۔

اٹارنی جنرل: اگر شریعت محمدیہ وہی ہے' وہی کام کرنے کے لیے صرف آئے ہیں' جو ایک ولی کی حیثیت سے' محدث کی حیثیت سے' بزرگ کی حیثیت سے اور آپ کے خیال کے مطابق وحی حاصل کرنے کے بعد کر سکتے تھے' تو پھر اس نبوت کا کیا فائدہ تھا۔ اس کا کیا مطلب تھا؟

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 137)

F.8

مرزا ناصر: اللہ نے آپ کو نبی کہا' ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ دیکھئے ناں' اس لیے اس عقیدہ کے بعد ہم کیسے جرات کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں ایسا کیا۔ یہ تو اللہ ہی بتا سکتا ہے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر138)

-6-

بزرگ کی حیثیت سے اللہ سے وحی حاصل کرنے کے بعد کر سکتے تھے
تو پھر اس نبوت کا فائدہ کیا تھا' اس کا مطلب کیا تھا۔
(اس مرحلے پر پریزائڈنگ آفیسر (پروفیسر غفور احمد)
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)۔

مرزا ناصر احمد: دیکھئے ناں۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ نے آپ کو
نبی کہا اس لئے اس عقیدے کے بعد ہم کیسے جرأت کر سکتے
ہیں کہ اللہ نے کیوں ایسا کیا' یہ تو اللہ ہی بتا سکتا ہے۔

اٹارنی جنرل: میں اس پر ذرا تھوڑی دیر کے بعد کچھ اور سوال
پوچھوں گا کیونکہ کئی سوال آتے ہیں اور اس سے ہم کسی اور
جگہ میں چلے جاتے ہیں میری کوشش ہے اور آپ کو بھی
تکلیف۔ چند دنوں سے چل رہی ہے کچھ سوال آتے ہیں'
اسکی طرف ہم بعد میں آئیں گے کہ جو مہدی نے آنا تھا یا
مسیح نے آنا تھا اس کے اوپر احادیث میں آیا ہے کہ
حضرت مریم کے بیٹے ہوں گے دمشق میں آئیں گے یہ چیزیں
جو ہیں اس سٹیج پر میں نہیں چاہتا کیونکہ مجھے معلوم ہے
آپ کے بھی اپنے جواب ہیں' بہرحال میں ریکارڈ
کے لئے یہ چیزیں کر رہا ہوں تاکہ کوئی غلطی نہ ہو'
Clarification کی ضرورت ہوگی اس لئے میں بعد میں یہ سارے
سوالات پھر پوچھوں گا۔

(کاروائی 1974/8/9 ص40)

F.8

بائیں طرف کاروائی اَصل کاروائی میں درج نہیں۔ مولوی صاحب نے اضافہ کیا ہے۔

اس کے بعد اٹارنی جنرل نے تو سوالات کا رخ بدل لیا مگر شائع شدہ کاروائی میں مولوی اللہ وسایا نے مناسب سمجھا کہ کچھ اضافہ کر دیا جائے تا کہ لوگوں کو دھوکہ دیا جاسکے مندرجہ ذیل گفتگو کو کاروائی کا حصہ ظاہر کیا گیا حالانکہ دوران کاروائی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی

اٹارنی جنرل: بہت اچھا' آپ نے کہا کہ بزرگوں کو وحی ہوتی ہے' تو کیا بزرگوں کی وحی میں خطا ہو سکتی ہے؟

مرزا ناصر: ہو سکتی ہے۔

اٹارنی جنرل: نبی کی وحی اور بزرگوں کی ایک جیسی نہ ہوئی۔ مرزا صاحب کی وحی نبیوں جیسی خطاؤں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن' تورات' انجیل کی طرح۔ ("نزول المسیح" ص 99' مندرجہ "روحانی خزائن" ص 477' ج 18) یہی ہے ناں۔ عبارت' ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

مرزا ناصر: عبارت میں کہاں ہے۔

اٹارنی جنرل: جس کی طرف میرا اشارہ ہے' وہ آپ سمجھ نہیں رہے' پڑھ دوں۔

مرزا ناصر: ہاں عبارت یہی ہے۔ بالکل میں سمجھ گیا۔ آپ وہ دوسری کتاب' جی بالکل' پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 138)

F.8

مرزا ناصر احمد: یہ نوٹ کر لیجئے۔ یہ بتانا ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، ایک اور مضمون تھا جس کے متعلق میں نے کچھ سوالات پوچھے تھے اور میں نے عرض کیا تھا کہ میری سمجھ کے مطابق جو میں نے آپ کا لٹریچر تھوڑا بہت پڑھا یا جو مجھے سوالات دیئے اسمبلی کے ممبران نے پوچھنے کے لئے ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ۔۔۔۔

(سرگوشیاں)

Attorney-General: Mr. Chairman, I request the members to pay attention to my questions and the discussion. I will wait till they conclude their discussion. Then I will proceed.

Mr. Chairman: The House is called to order please.

اٹارنی جنرل: آپ کی جماعت نے ہمیشہ Separatist tendency adopt کی، ایک علیحدگی کا رجحان رہا، آپ اپنے آپ کو مسلمانوں سے مختلف سمجھتے رہے ہیں، علیحدہ ایک امت خیال کرتے رہے ہیں، اس پر آپ کچھ وضاحت کر چکے ہیں۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ بات واضح رہے کہ میں کن سوالات کے بارے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

(کاروائی 9/8/1974 ص 41)

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی اپنی کاروائی میں درج نہیں کی۔

F.8

دونوں کاروائیوں میں فرق ہے۔

اٹارنی جنرل: میں اس مرحلہ پر پھر ایک اور پہلے والے سوال کی طرف آؤں گا کہ آپ اپنے کو مسلمانوں سے علیحدہ سمجھتے تھے، علیحدگی کا رجحان تھا۔ مرزا محمود کہتے ہیں "لوگ گھبراتے ہیں کہ ان کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے۔ لوگ چڑتے ہیں، ان کی عداوت کیوں کی جاتی ہے۔ انہیں دکھ کیوں دیا جاتا ہے،' اگر دکھ دینے کی یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارا شکار ہیں' تو پھر ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے اور نہ کسی قسم کا فکر کرنا چاہیے بلکہ ہمیں خوش ہونا چاہیے کہ دشمن (غیر احمدی مسلمان) یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم میں کوئی نئی حرکت پیدا ہوئی' تو ہم اس کے مذہب کو کھا جائیں گے"۔ دشمن سے ان کی مراد کیا تھی۔ کیا وہ اس سے اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ نہیں قرار دے رہے؟

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 138)

42

مرزا ناصر احمد: جی، جی۔

اٹارنی جنرل: ۔۔۔ اور آپ کی کوشش رہی ہے کہ آپ Separate سمجھا جائے۔ آپ Separate ہیں۔ اس ضمن میں ایک دو حوالے ہیں جن کی طرف آپ کی توجہ میں دلانا چاہتا ہوں۔ ایک یہ جی الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۹ء اور جو انفارمیشن مجھے دی گئی ہے جو غلط ہو سکتی ہے، اس کے مطابق آپ کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود صاحب سے منسوب کی گئی ہے کہ وہ [illegible] یہ فرماتے ہیں جو الفضل میں شائع ہوا جس کی تاریخ میں نے ۱۶ جولائی بتائی ہے۔ لوگ اور یہاں سرٹیفکیٹ میں احمدی لکھا ہوا ہے، وہاں [illegible] سکتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔ دیکھ لیں گے۔

اٹارنی جنرل: لوگ گھبراتے ہیں کہ ان کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے، لوگ چڑتے ہیں، ان کی عداوت کیوں کی جاتی ہے، انہیں دکھ کیوں دیا جاتا ہے لیکن اگر دکھ دینے کی یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارا شکار ہیں تو پھر ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے اور نہ کسی قسم کی فکر کرنا چاہیے بلکہ ہمیں خوش ہونا چاہیے کہ دشمن، یہاں سرٹیفکیٹ میں غیر احمدی مسلمان لکھا [illegible] لئے لکھا گیا ہے، وہاں ہوگا نہیں یہ مجھے سمجھانا [illegible]

مرزا ناصر احمد: جی، جی ۔۔۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 42)

F.8

پیش کردہ حوالے کے بارے میں اٹارنی جنرل صاحب خود بھی غیر یقینی کیفیت میں مبتلا ہیں۔ حوالہ جات میں بریکٹ لگا کر اضافہ کیا گیا ہے اٹارنی جنرل صاحب خود معترف ہیں کہ پتہ نہیں اصل میں ہیں یا نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ چیک کر کے بتا دیں گے۔ یہ اور رنگ میں بات ہوئی مگر شائع شدہ کاروائی میں اسے اور رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔

مرزا ناصر: ہاں' ہاں' یہ چیک کر کے۔ جب شام چھ بجے ملیں گے تو پھر اس پر میں روشنی ڈالوں گا۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 139)

(43/1) اٹارنی جنرل: کہہ رہا ہوں دشمن لکھا ہوا ہے کہ دشمن یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہم میں کوئی نئی تحریک پیدا ہوئی تو ہم اکٹھے مذہب کو کھا جائیں گے (مرزا ناصر احمد صاحب نے کہ) دشمن سے ان کی کیا مراد تھی؟ ہمیں نے کہا ہے کہ بریکٹ میں ہے

مرزا ناصر احمد: ہاں جی - - -

اٹارنی جنرل: اور ان کے مذہب کو - - -

مرزا ناصر احمد: مذہب سے کیا مراد ہے ....

اٹارنی جنرل: کیوں وہ گھوڑے اور ڈانٹے اور چڑھتے ہیں۔ دکھ دیتے ہیں۔ دو سکشن different camps ظاہر کر رہے ہیں۔ دشمن تھے separate ظاہر کر رہے ہیں

ان پر آپ کو - - -

مرزا ناصر احمد: یہ چیک کر کے contact میں دیکھ کر تو پھر پتہ لگے گا کہ پر اس طرح کیوں آئی یہ شکل جس طرح وہابیوں کا اہل حدیث کے ساتھ بھی جھگڑا رہا یا بریلویوں کا رہا ہے سلف فرقوں کا رہا ہے - اسی قسم کا جھگڑا یہاں کیوں پیدا ہو گیا

اٹارنی جنرل: اور میرے دماغ میں جو اس کا اثر پڑا ہے - اس کی classification ظاہر ہوتی ہے کہ یہ tendency یہ ظاہر کر رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا ٹھیک ہے میں چیک کر دوں گا - -

اٹارنی جنرل: - - - کہ آپ مسلمانوں سے مختلف ہیں اور ان کو دشمن سمجھتے ہیں

مرزا ناصر احمد: ہم جب شام چھ بجے ملیں گے تو پھر میں اس کے اوپر روشنی ڈالوں گا -

اٹارنی جنرل: اس کے ساتھ میں کہہ دوں یہ بھی بتانا ہے وہ بھی آپ دیکھ سکتے ہیں

پرچہ الفضل تین جولائی ۱۹۵۲ء - - -

مرزا ناصر احمد: تین جولائی یا تیس جولائی - - -

اٹارنی جنرل: تین جولائی ہے ہم نے تو الفضل کا پرچہ آپ سے منگوایا تھا مگر شاید آپ ہمیں بھجوا نہیں سکے -

مرزا ناصر احمد: یہاں پہنچا نہیں سکے

اٹارنی جنرل: [illegible] الفضل تھا اس [illegible] - - -

(کاروائی 9/8/1974 ص 43)

F.8

مرزا ناصر احمد: اگر اجازت دیں تو میں دو نوٹ دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بعض دوستوں کو بھی معلوم ہو جائے۔ ہماری اپنی بڑی لائبریری تھی۔ اگر وہ لاتے تو پوری لاری بھر لانا پڑتا اور وہ لائبریری ہم نے بڑی محنت سے تیار کی تھی اور 1947ء میں ہم اس کا ایک حصہ بھی یہاں نہیں لا سکے۔ اس دشمن نے یہ ظلم کیا اور ہمیں نہ لانے دیا۔ وہ ریکارڈ جو تھا، اس میں بڑا قیمتی مواد تھا اور ہمیں وہ ساری لائبریری وہاں ہی چھوڑنی پڑی۔ یہاں اس کا ایک حصہ آیا ہوگا۔ اس کو لانے کی ہم نے بہت کوشش کی لیکن نہ لا سکے۔

اٹارنی جنرل: میں ایک نکتۂ نظر سے کہہ رہا تھا کہ یہ دیکھیں ایک اخبار چھپے اس کا بیس سال کا ریکارڈ ہے جب کہ کم از کم ایک مہینہ نہ ملے تو اس کو لانا بڑا مشکل ہے۔ اور اس کے لئے ایک لاری لانی پڑتی۔

مرزا ناصر احمد: وہ چیک کریں گے۔

اٹارنی جنرل: چیک کریں۔

مرزا ناصر احمد: تین جولائی 1952ء چیک کریں گے۔

اٹارنی جنرل: وہ خاص حوالہ ہے۔ اس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ میں آپ کو سنا دیتا ہوں۔ "ہم فتح یاب ہوں گے ضرور۔ تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہو گے اور اس وقت تمہارا حشر وہی ہوگا جو فتح مکہ پر ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا"۔ مرزا صاحب میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ فتح مکہ کا کیا مطلب ہے۔ مجرموں سے کیا مراد ہے۔ اشارہ کن لوگوں کی طرف ہے کہ تمہارا حشر وہی ہوگا جو مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا

مرزا ناصر احمد: ہاں یہ دیکھ لیں گے

اٹارنی جنرل: پھر ایک ہے الفضل 16 جنوری 1952ء۔ اس میں سے ایک اور اقتباس پڑھتا ہوں۔ فرمایا ہے کہ 1952ء گزرنے دیجئے جب تک کہ احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آ گرے۔
[illegible] ممکن ہے کہ اس میں کوئی غلطی ہے یہ جو ہے کہ دشمن پھر احمدیت کی آغوش

(کاروائی 1974/8/9 ص44) جاری

اٹارنی جنرل: اس کے ساتھ 3 جولائی 52ء کا "الفضل" پرچہ آپ سے منگوایا تھا۔ مگر شاید آپ ہمیں پہنچا نہیں سکے۔ اس میں خاص حوالہ ہے "ہم فتح یاب ہوں گے۔ ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہوگے اور اس وقت تمہارا حشر وہی ہوگا جو فتح مکہ پر ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا"۔ مرزا صاحب، میں گزارش کرتا ہوں کہ فتح مکہ کا کیا مطلب ہے۔ مجرموں سے کیا مراد ہے۔ اشارہ کن لوگوں کی طرف ہے کہ تمہارا حشر وہی ہوگا جو مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا؟

مرزا ناصر: ہاں، دیکھ لیں گے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 139)

اٹارنی جنرل: پھر ایک "الفضل" 16 جنوری 1952ء کا ہے۔ اس میں ایک اور اقتباس پڑھتا ہوں۔ فرمایا ہے کہ "1952ء نہ گزرنے دیجئے جب تک کہ احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے"۔ احمدیت کا رعب، دشمن کون ہے اور یہ رعب ڈالنا کیسا ہے؟

مرزا ناصر: ہاں چیک کریں گے، متن میں دیکھ لیں گے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 139)

F.8

میں آ گرے گا اور احمدیت کا رعب۔ یہ دشمن کون ہے۔ اور یہ رعب ڈالا گیا ہے

مرزا ناصر احمد: میں Context میں پتہ لگ جائے گا۔ 45

اٹارنی جنرل: پھر وہ فرماتے ہیں۔ میں اقتباس پڑھ دیتا ہوں۔ میں یہیں کہتا میں یہاں آپ حوالہ دیتا ہوں۔ الفضل پندرہ جولائی 1952ء کا ہے۔
ہاں اب آخری وقت آ پہنچا ہے۔ اب تمام علما کے حقوق کے خون کا بدلا لیں گے جن کو شروع سے لیکر آج تک یہ خونی ملا ہے۔ پھر عطا اللہ شاہ بخاری۔ مولانا مودودی۔ مولانا احتشام الحق۔ یہ بریکٹ میں ہے۔ اب وہاں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں دیکھ لوں گا۔

اٹارنی جنرل: اور مفتی شفیع قتل کرانے آئے۔ ان سب کے خون کا بدلا لیا جائے گا۔ بہرحال اس پر توجہ دیں کہ خونی ملا کون تھا۔ اور کیا انہوں نے کیا میں چاہتا ہوں کہ اس پر آپ توجہ دیں اور پھر شام کو یہ جو تین چار حوالے سامنے ہیں ۔۔۔۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو چار حوالے ہیں شام کو ان کا جواب دوں گا۔

اٹارنی جنرل: اس دن میں نے جواب دیا تھا اس کو میں پھر ذرا دہرا دیتا ہوں تاکہ یاد میں رہے۔

مرزا ناصر احمد: اس کو دیکھ لیا ہے۔ اب ضرورت نہیں ہے

اٹارنی جنرل: میں پھر دوہرا دیتا ہوں یہ حوالہ ~~ہے~~ تیرا نمبر 1946ء کا جس کا ذکر impact میں تھا جو میں نے آپ کو دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: وہ حوالہ الفضل کا ہے ۔۔۔

اٹارنی جنرل: الفضل 13 نومبر 1946ء ہے ۔۔۔

مرزا ناصر احمد: ہاں یہ بھی شام کو ہو جائے گا۔

اٹارنی جنرل: کہ میں نے اپنے نمائندے کی معرفت ہر بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا ہے کہ پارسیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اس وقت اقلیت ہیں تم ایک مذہبی فرقہ ہو اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی مذہبی فرقے ہیں جس طرح ان کے ... اسی طرح ہمارے بھی تسلیم کئے جائیں

158

(کاروائی 1974/8/9 ص 45)

اٹارنی جنرل: 15 جولائی 1952ء خونی ملا کے آخری دن۔ ان کے خون کا بدلہ لیں گے، جن کو شروع سے لے کر آج تک خونی ملا قتل کراتے آئے ہیں۔ بدلہ لیا جائے گا مولانا ابوالحسنات، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا احتشام الحق اور پانچویں شاہ سوار مولانا مودودی سے۔

مرزا ناصر: میں دیکھ لوں گا۔ خونی ملا، بدلہ، یہ کیا ہے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 139)

یہاں پر بھی یہی ہوا ہے بریکٹ میں مولوی حضرات کے نام لکھ دیے گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اصل حوالے چیک کر لیے جائیں گے۔

پھر (خونی ملا، بدلہ، یہ کیا ہے) یہ الفاظ حضرت صاحب کے نہیں ہیں۔

اٹارنی جنرل: 13 نومبر 1946ء کا "الفضل" کہ ایک پارسی کے مقابلہ میں دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔ عیسائیوں اور پارسیوں کے مذہبی فرقوں کی طرح احمدیوں کے علیحدہ حقوق والی بات۔

مرزا ناصر: "الفضل" کا حوالہ ہے، شام کو ہو جائے گا۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 139)

F.8

تم ایک پارسی پیش کر دو اور اس کے مقابلے میں میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤنگا۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ہاں شام کو انشاءاللہ ۔ لیکن یہاں میں نے پہلے مختصراً جواب دیا تھا لیکن یہ تفصیل مانگتے ہیں تو پھر تفصیل سے بتاؤنگا۔

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب آپ کے عقیدے یا نقطۂ نظر کے مطابق انگریز کی اطاعت بھی اسلام کا حصہ ہے ۔ انگریز سے میری مراد ہے برٹش گورنمنٹ کیونکہ اس پر بہت سے ممبران صاحبان نے سوال پوچھے ہیں۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہم سے پہلوں نے اور ہم نے اسلام سے جو تعلیم سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ اگر غیر مسلم حکومت مذہب میں دخل نہ دے اور عبادت کرنے کی اجازت ہو اور جو انسان کے حقوق ہیں وہ ادا کر رہا ہے ۔ تو ہم سے پہلوں نے بھی اور ہم نے بھی یہ عقیدہ رکھا ہے کہ ان کے خلاف بغاوت جو ہے وہ درست نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ جو کہتے ہیں کہ مذہب یا دین میں دخل نہ دے ۔ یہ پہلے آپ نے بات کی ہے دوسری آپ نے پھر حقوق کی بات کی ہے آپ ذرا اس کو تفصیل سے فرمائیں گے کہ دخل نہ دینے کا کیا مطلب ہے۔ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی اجازت ہو۔

Mirxa Nasir Ahmad: This is photostat copy of paper DAWN dated 8th October, 1973.

QUAID-I-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH - AHMADIYA COMMUNITY TO SUPPORT MUSLIM LEAGUE. QADIAN LEADERS GUIDANCE

Mr. M.A. Jinnah has released the following correspondence to the Press:

Letter from the Nazim-i-Umoor-e-Amma of the Ahmadiya Movement, Qadiayan, addressed to Mr. Jinnah

Dear Sir:

I beg to enclose herewith a copy of the letter from Mohammad Sarwar Dani of village Margzar, State Raipur, addressed to Hazrat Amirul Mominin Khalifatul Masih, second head of the Ahmadiya community,

(کاروائی 9/8/1974ص46)

حقوق کے حوالہ سے پیش کردہ حوالے میں اور بات بیان ہوئی مگر کاروائی میں اسے اور رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ سیاق وسباق سامنے نہ ہونے کی وجہ سے حضرت صاحب نے شام کو تفصیلی جواب دینے کا فرمایا۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، آپ کے عقیدہ کے مطابق انگریز کی اطاعت بھی اسلام کا حصہ ہے۔ انگریز سے میری مراد برٹش گورنمنٹ ہے؟

مرزا ناصر: اگر غیر مسلم حکومت مذہب میں دخل نہ دے تو بغاوت اس کے خلاف درست نہیں۔

اٹارنی جنرل: مذہب میں دخل نہ دے یعنی نماز، روزہ کی اجازت ہو؟

مرزا ناصر: جی، بالکل۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر140)

F.8

مرزا ناصر احمد ـ تمام وہ فرائض احکام جو میں نے ایک ضمناً میں بتایا تھا کہ بعض احکام
اسلام کے ایسے ہیں کہ ایسا ضرور کرنا ہے بعض احکام ایسے ہیں کہ ایسا جائز ہے یعنی

تو وہ حکم جو اسلام حکم ہے کہ ایسا ضرور کرنا ہے ان احکام میں دخل اندازی نہیں دیتے اور حکم
کے خلاف بغاوت ہمارے عقیدہ کے مطابق جائز نہیں جو ہم سے پہلے کی گئی ہے ـ

اٹارنی جنرل ـ میں آپ کے عقیدے کے متعلق پوچھ رہا ہوں ـ

مرزا ناصر احمد ـ نہیں وہ اپنے تسلسل ------

اٹارنی جنرل ـ آپ کے عقیدہ کے مطابق ایک مسلمان کا غلام ہونیکا تصور موجود ہے اور
غلام بھی ہو اور مسلمان بھی ہو ؟

مرزا ناصر احمد ـ ہمارے نزدیک، غلام مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے تو کس معنی کے
متعلق آپ پوچھ رہے ہیں ؟

اٹارنی جنرل ـ یہ کہ حکومت اقتدار وہاں کسی غیر مسلم کا ہو میں سیاسی پہلو کی بات
کر رہا ہوں ـ

مرزا ناصر احمد ـ غلام کے معنے ہیں شہرت اختیار کرنا ـ

(کاروائی 1974/8/9 ص 47)

ایک تفصیلی بیان میں سے ایک حصہ لے کر اور رنگ دیا گیا ہے

اٹارنی جنرل: آپ کے عقیدہ میں مسلمانوں کو وہ غلام بنا لے اور نماز کی، روزہ کی اجازت دے دے، تب بھی ان کی اطاعت اسلام کا حصہ ہے؟
مرزا ناصر: غلام کا معنی شہرت اختیار کرنا۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر 140)

F.8

اٹارنی جنرل: شہرت اختیار کرنا نہیں بلکہ آپ جس ملک میں رہ رہے ہیں، پیدا ہوئے، وہاں پر باہر سے کوئی فاتح آئے، ملک پر قبضہ کرے اور وہ لوگ غیر اسلامی ہوں، حکومت کریں، تو ان کے خلاف آزادی حاصل کرنے کے لیے اگر کوئی جدوجہد کرے تو وہ بغاوت ہوگی؟

مرزا ناصر: قانون کے اندر رہ کر جدوجہد کریں تو بغاوت نہیں ہوگی۔ اگر وہ فتنہ پیدا کریں، خون خرابہ ہو تو وہ کام نہیں کرنا چاہیے۔

(قومی تاریخی دستاویز۔ ص۔ نمبر140)

اٹارنی جنرل: اچھا، شہریت کا اختیار کرنا اور اختیار کرنا نہیں لیکن آپ جس ملک میں رہتے ہیں جہاں آپ پیدا ہوئے ہیں، وہاں سے باہر سے کوئی فاتح آئے، ملک پر قبضہ کرے اور لوگ غیر اسلامی ہوں، حکومت کریں اس پر،

مرزا ناصر احمد: حکومت کر رہے ہوں ڈیڑھ سو سال یا [illegible] سال سے۔

اٹارنی جنرل: تو اس حکومت کے خلاف آزادی حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی [illegible] کرے تو وہ بغاوت شمار ہوگی؟

مرزا ناصر احمد: میں سمجھ گیا ہوں سوال۔ اگر وہ قانون کے اندر رہ کر [illegible]

[illegible]

161

(کاروائی1974/8/9ص48)

F.9

الیکشن میں جماعت نے مسلم لیگ کو سپورٹ کیا اور امام جماعت احمدیہ کی طرف سے واضح حکم تھا کہ مسلم لیگ کی ہر قسم کی مدد کی جائے تاکہ مسلمانوں میں اتحاد نظر آئے۔

مولوی اللہ وسایا صاحب نے اپنی کاروائی میں اس حصہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ بلکہ ایسی بات لکھ دی جس کا کاروائی میں کوئی ذکر نہیں تھا۔

اٹارنی جنرل: پھر وہ گورداسپور' باؤنڈری کمیشن' کشمیر کا تصفیہ' دو پارٹی ایک احمدی' کئی قضیئے آ جائیں گے۔ آپ اپنی بات کو میرے سوال تک محدود رکھیں ورنہ تو آپ کا اکھنڈ بھارت کا عقیدہ' کئی تنازعات ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ صفحہ نمبر 141)

اصل کاروائی میں مندرجہ بالا عبارت نہیں ہے

to Separate Muslim League Qadiyani Leaders.

Mirza Nasir Ahmad: This is photostat copy of Paper DAWN dated 8

October, 1943.

QUAID-I-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH- AHMADIYA COMMUNIT

TO SUPPORT MUSLIM LEAGUE. QADIAN LEADERS GUIDANCE.

Mr. M.A. Jinnah has released the following correspondence to the Press:

Letter from the Nazim-i-Umoor-e-Amma of the Ahmadiya Movement, Qadiayan, addressed to Mr. Jinnah

Dear Sir;

I beg to enclose herewith a copy of the letterfrom Mohammad Sarwar Dani of Village Margzar, Sate Raipur, addre to Hazrat Amirul Mominin Khalifatul Masih, second Head of t Ahmediya community,

(کاروائی 1974/8/9 ص 54)

F.9

اس خط کا مولوی صاحب کی کاروائی میں کوئی ذکر نہیں	.... and the reply thereto for your kind porsual. Yours faithfully. This is the text of the letter from Mohammad Sarwar referred to above. ژہ Text آ گیا ہے۔ " We have the honour to make a request - on the light of the query- we are few Ahmadias here in this twon and in the present electioning compaign we have been approached both by the league and the Congress for contributions and assistance to the respective parties and candidates. Kindly guide us whom we should support" Reply from the head of Ahmadia community: "You ought to support the Muslim league in the present election and offer them whatever means of cooperation and assistance you can possibly afford. Muslims do require a united front in the present crisis. Their differences, if allowed to exist, willaffect them adversely for hundred years to come." (کاروائی 1974/8/9 ص 55)

F.9

اٹارنی جنرل: یہ جو میں دوسری عرض کر رہا تھا۔

Mr. Chairman: The question of the Attorney-General has not been answered.

Attorney-General: That relates to a different subject.

Mr. Chairman: It has not been answered as yet.

Attorney-General: I am repeating that.

If the constitutional struggle becames impossible and the Muslims think that they cannot achieve their independence in the country and they adopt method other than constitutional in order to obtain independe

مرزا ناصر احمد: یعنی قانون شکنی کرتے ہیں۔ جانیں لیتے ہیں۔ لوٹتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: جانیں لینے کا میں نے نہیں کہا۔ آپ کو میں مثال دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں دفعہ ۱۴۴ لگ گیا ہے۔ آپ جلوس نہ نکالیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم جلوس نکالیں گے۔ اس کو توڑیں گے unconstitutional طریقہ ہے انہوں نے توڑی۔ گورنمنٹ نے کہا آپ نہیں جائیں گے۔ گورنمنٹ نے قانون [illegible] کہا کہ ہم جلوس نہیں نکالنے دیں گے۔ انہوں نے جلوس نکالا۔ لوگ زخمی ہو گئے۔ گولی چلی لاٹھی چارج ہو گیا۔ اس طرح یہ جیسے چلتے چلتے اس پوزیشن پر پہنچ جاتی ہے کہ گورنمنٹ مشینری بے بس ہو جاتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: گورنمنٹ مشینری؟

اٹارنی جنرل: بے بس۔ Paralyse ہو جاتی ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص56)

مسٹر چیئرمین: اٹارنی جنرل کے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔

اٹارنی جنرل: میں سوال دہراتا ہوں کہ اگر آئینی کوشش ناممکن ہو، مسلمان یہ سمجھیں کہ وہ آئینی ذرائع کے علاوہ دوسرے ذرائع اختیار کیے بغیر اپنے ملک میں آزادی حاصل نہیں کر سکتے۔

مرزا ناصر: قانون شکنی کرتے ہیں، جانیں لیتے ہیں، لوٹتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: جانیں لینے کا میں نے نہیں کہا۔ مثلاً دفعہ 144 لگ گیا، انہوں نے خلاف ورزی کی، لوگوں نے جلوس نکالا، لاٹھی چارج ہوا، اس پوزیشن پر مقصود حکومت کی مشینری کو مفلوج کرنا ہوتا ہے۔

مرزا ناصر: حکومت مفلوج، آئینی طور پر میں ان کو قصوروار نہیں ٹھہراؤں گا۔

اٹارنی جنرل: ان بدیشی حکمرانوں کے خلاف جدوجہد کی اجازت ہے شرعاً یا ان کی اطاعت فرض ہے۔

مرزا ناصر: میرا دماغ کہتا ہے کہ ان کو آئین کے ذریعہ ــــــ

اٹارنی جنرل: کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ اس کا جواب نہیں دے رہے۔

مسٹر چیئرمین: آگے چلیں۔

(تاریخی قومی دستاویز صفحہ نمبر 141)

F.9

[illegible]

مرزا ناصر احمد: میں سمجھ گیا۔

(کاروائی 1974/8/9 ص57) جاری

اٹارنی جنرل کے سوال کا حضرت صاحب نے جامع اور مسکت تفصیلی جواب دیا۔ جو کئی صفحات پر مشتمل ہے۔ مگر
مولوی اللہ وسایا صاحب نے نہ صرف یہ سارا حصہ حذف کر دیا بلکہ اپنی طرف سے فقرات شامل کر کے تحریف کا ثبوت دیا ہے۔
اَصل کاروائی دائیں طرف درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔

F.9

constitutional struggle ہے to regain ones independence

[illegible]

when the Government is paralized, there is no law to obey

and when anarchy takes the place of legal government, the question of breaking the law does not arise for ones struggle-struggle for ones revival.

Attorney-General: I said deliberately government machinery gets paralized.

Mirza Naser Ahmad: Deliberately.

Attorney-General: They deliberately create a situation that the Government become paralized.

مرزا ناصر احمد: [illegible]

under the constitutional right in any sense

[illegible] struggle

[illegible]

Attorney General: No.

Mirza Naser Ahmad: Constitutionally I would [illegible]

(کاروائی 1974/8/9 ص 58,57) جاری

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.9

رضا ربی جنرل: میں یہ نہیں کہوں گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ان کے ذہنوں
strategy
میں یہ بات CLEAR ہے کہ Constitutional/ جدوجہد کی۔ اب ہمیں
قانون شکنی کرنی پڑے گی۔ اپنے آپکو جیسا کہ کہتے ہیں گرفتاریوں
کیلئے پیش کریں گے۔ میں اسی کی بات کر رہا ہوں۔ جو Deliberately
قانون توڑیں گے خواہ چھوٹا قانون ہو۔ وہ کہتے ہیں جلسے مت
کرو۔ یہ کہتے ہیں ہم کریں گے۔ دفعہ 144 لگی ہے تو توڑیں گے۔
Attention Draw کرکے لوگوں کی کوشش کرکے اس طرح سے Deliberately
کرکے لوگوں کی unity بڑھا کر جیسے کہتے ہیں قربانیاں کرکے
بعض لوگ جیلوں میں گئے۔ یہ ضروری نہیں کہ جیلوں میں جائیں
بہرحال یہ جو سمجھتے ہیں کہ حکومت ہم پر ٹھونسی گئی ہے وہ ہماری
حکومت نہیں ہے۔ آزادی حاصل کرنی ہے۔ اگر قانونی جدوجہد
سے ہو تو بہتر ہے اگر نہ ہو سکے تو ہم غیر قانونی جدوجہد کریں گے
اور اس حکومت کو Paralyse کرکے بے بس کرکے مجبور کریگا
کہ یا تو ہمیں سارا اقتدار دے یا چلی جائے۔ جائیں
ہم۔ میں اس SITUATION کا کہہ رہا ہوں جس کو آپ
سلطان کہتے ہیں۔ کوئی اس کو اپنی غیرت سمجھتا ہے کہ
میں آزاد ہوں
I do not want any body to rule politically
I do not want any body to give me orders.
اب آپ نے دیکھی ایک چھوٹی سی بات ایوب خان کے

(کاروائی 1974/8/9 ص58) جاری

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.9

میں سے ایک مسلمان تھا، پاکستانی تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو
ایک آئین دیا جس میں انہوں نے کہا

I, Field Marshall Ayub Khan do hereby give
you a constitution.

اور ہمارے ملک نے کہا یہاں پر اس کا کوئی بزنس نہیں۔

People said that we should like to give
ourselves a constitution.

یہ تو اپنا فرض تھا جو باہر سے White House سے آرڈر
آتے تھے کہ آئندہ آپ کا یہ Constitution ہوگا۔ یہ عزت مند
لوگوں کی عزت گوارا نہیں کرتی تھی۔ میں ان کا ذکر کر رہا ہوں۔
انہوں نے قربانیاں دیں، struggle کی، اپنے نکتۂ نظر سے
یہ سمجھ کر کہ اس حکومت کو ہم نے Paralyse کرنا ہے۔ قانونی
طریقے سے ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ غیر قانونی طریقہ سے
کریں گے۔ کیا آپ اس غیر قانونی طریقے سے struggle
کو جا کر سمجھتے ہیں یا بغاوت سمجھتے ہیں۔

(کاروائی 9/8/1974 ص59) جاری

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.9

مرزا ناصر احمد: کچھ انسان کی اپنی Thinking تو ہے جو وہ جواب میں تو بہرحال آئیگی۔ میں نے جو انگریزوں کی study کی ہے، یہاں کی حکومت کے متعلق، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں جہاں تک بھی سمجھی ان کے VERSION کے مطابق قانون شکنی نظر آتی ہے، اسکی ابتداء خود قانون بنانے والوں نے قانون شکنی کرکے کی تھی، تو جب حکومت خود اپنے قوانین توڑ دیتی ہے تو دوسرے اپنی آزادی کیلئے جدوجہد کرتے ہیں۔ اس کے ذریعہ الزام نہیں رکھا جا سکتا کہ قانون توڑا (کاروائی 1974/8/9 ص 59) جاری	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.9

اور اس نے توڑا ہے مثلاً دفعہ ۱۲۴ اے ایک مستقل Supreme
Privilege سمجھا ہے ڈی ایس پی کی۔ ڈی ایس پی جب ہے وہ دفعہ ۱۲۴ اے
جائز بھی لگا سکتا ہے اور ناجائز طور پر بھی لگا سکتا ہے۔ وہ ناجائز
طور پر جانتے بوجھتے ہوئے مجبوراً نہیں لگاتا۔ اوپر سے حکم آگیا ہے تو
لگا سکتا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کا حکم آگیا، یا وہ غلط فہمی میں ہے۔
جس وقت، میری سمجھ کے مطابق، اس ساری Struggle میں قانون
شکنی کی پہلی ذمہ داری انگریز نے اپنے سر پر رکھی، اس واسطے
ان کی مخالفت کی جو جدوجہد ہوگی، خواہ کسی کی بھی، کانگریس کی بھی،
مسلم لیگ کی بھی یا مسلمانوں کے کسی گروہ کی بھی، جو میں نے
Study کی ہے، میں اپنی رائے بتا رہا ہوں، میری رائے کے
نزدیک انگریزوں کے خلاف جدوجہد کرنے والے پر قانون شکنی
کا الزام لگایا ہی نہیں جا سکتا، خواہ بظاہر یہ نظر آرہا ہو کہ
قانون شکنی کرنے والے وہ خود تھے جنہوں نے قانون بنایا تھا۔
مثلاً جلیانوالہ باغ ہے۔ انگریز کی حکومت نے وہاں
Slaughtering کی، تو ان کا قانون اجازت نہیں دیتا، مگر
کر دی گئی کہ گولیاں چلیں اور ہم آرام سے بیٹھے رہا کریں کہ
قانون شکنی جائز نہیں تو میرے نزدیک غلط ہے، جب انگریز نے
قانون شکنی کروائی تو ان کے خلاف ہر جدوجہد جائز اور
Constitutional ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص60) جاری

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.9

اٹارنی جنرل: آپ نے میرے لئے ایک دوسرا مسئلہ کھڑا کر دیا۔ آپ کہتے ہیں کہ انگریزوں نے قانون شکنی کی۔ انگریز کہتا ہے کہ ہم نے قانون شکنی کی ہے، لیکن ان کا فیصلہ آپ نہیں کریں گے۔ ہم جو قانون پڑھتے یا تھوڑا بہت سمجھتے ہیں اس کے مطابق عدالت فیصلہ کرے گی۔ آپ کی سمجھ کے مطابق درست ہوگا کہ دفعہ 144 173 (کاروائی 1974/8/9 ص 60) جاری	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔
غلط لگائی ہے تو اس کے لئے عدالت میں جانا پڑتا ہے۔ وہاں Revision ہے اپیل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ طریقہ انہوں نے اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں مانتے۔ انہوں نے غلطی کی۔ یہ عارضی جبر و جہد تھی۔ 144 کو violate کیا کہ 144 کو violate کیا۔ [illegible] آپ کی بات [illegible] فی صدی درست کہ کسی نے ناجائز طور پر آرڈر لیا مگر ہائی کورٹ کو رٹ کی revision ہے۔ (کاروائی 1974/8/9 ص 61) جاری	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.9

مرزا ناصر احمد: اگر آپکا سوال ختم ہو جائے تو پھر مجھے بتا دیں۔

انگریز کہتا ہے ـ قانون کہتا ہے۔

اٹارنی جنرل
مرزا ناصر احمد۔ انگریزی حکومت کی ہی مثال لے لی ہے۔ انگریزی
حکومت کہتی ہے کہ ہم نے قانون شکنی نہیں کی اور جو اسکے خلاف
جدوجہد کرنے والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ تم نے پہل کی قانون شکنی
ہیں۔ انگریزی حکومت کہتی ہے کہ ہمارا جو کورٹ ہے اسکا
پاس ہے اور وہ جس پر الزام لگاتا ہے ہمارے نزدیک
غلط کہ تم قانون شکنی کر رہے ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ تمہارا
ڈی سی تو قانون شکنی کرنے والا ہے اسکے پاس نہیں لے کر جائینگے

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل: نہیں ہائی کورٹ میں revision ہو سکتی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ساری حکومت کا تانا بانا خراب ہو چکا تھا۔

اٹارنی جنرل: نہیں وہ تو سب ٹھیک ہے مرزا صاحب! ناجائز
قانون اور بنتے ہیں۔ دنیا ہر ٹھیک معلوم ہوتے ہیں اگر
ان کا استعمال غلط ہوتا ہے، ورنہ یہ اختیار جج ہے انکے بھی
بڑے فائدے تھے اور بڑے لوگوں کو فائدے بھی پہنچے اور
اب بھی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے فیصلے بڑی جلدی

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 61) جاری

F.9

ہو جاتے ہیں بشرطیکہ ڈی سی ایماندار ہو، بشرطیکہ جرگہ کا ممبر ایماندار ہو۔
جب یہ شرطیں آ جاتی ہیں تو معاملہ ذرا مشکل ہو جاتا ہے، تو بہر حال
انگریز نے ایک سسٹم دیکھا تھا کہ اگر یہ قانون غلط استعمال ہو رہا ہے
اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط ہوا ہے، کسی جگہ غلط
آرڈر پاس کیا ہے، ناجائز آرڈر پاس کیا ہے، قانون کے
مطابق پاس نہیں کیا، عدالت سے فیصلہ کروا سکے گا۔ تم قانون
کو خود اپنے ہاتھوں میں نہیں لو گے۔ میں کہتا ہوں جو لوگ
قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انگریز
نے تو یہ بات ٹھیک کہی ہے مگر آج دفعہ 144 کا آرڈر ہوتا
ہے کہ کل جلسہ نہیں ہوگا۔ ہم کہتے ہیں کس طرح کوئی کورٹ
پہنچیں اور آرڈر لیں۔ یہ مشکلات آ رہی ہیں تو کہتے ہیں
کہ ہم قانون شکنی کریں گے، قانون اپنے ہاتھ میں لیں گے، جلسہ
ضرور کریں گے، جلوس ضرور نکالیں گے۔ Technically
speaking Sir, they do violate law.

Mirza Nasir Ahmad: In the eyes of a foreign rul

Attorney General: No. That what I say any---

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 62) جاری

F.9

مرزا ناصر احمد: اگر ہماری بھی آ سکیں۔۔۔۔

اٹارنی جنرل: میں یہی کہہ رہا ہوں کہ foreign rulers کی اسکے صرف
چیدہ چیدہ ہے اس نے قانون بنایا ہوا ہے - وہ کہتے ہیں ہمارا
قانون یہ ہے کہ اگر ہم غلط فیصلہ دے دیتے ہیں آپ عدالت
میں جا کر اسکو درست کرا لیجیے۔ اگر غلط ہے ٹھیک کرا لیجئے مگر
اسکے خلاف اقدام نہیں کریں گے - میں کہتا ہوں کہ صاحب آپ نے
آرڈر دیا ہے کہ کل جو جلسہ ہو رہا ہے وہ نہیں ہو گا کیونکہ ہم نے
دفعہ 144 لگا دیا ہے - یہ ناجائز ہے - کہتے ہیں revision کرو

175

کس وقت revision کریں گے۔ اس کے لئے تو دو تین دن کی ضرورت ہے۔ اگر
دو تین دن کی ضرورت ہے تو اس کے سب انتظامات cancel کرنے
پڑیں گے - وہ کہتے ہیں جلسہ دو دن کے بعد کر لو - وہاں سے بھی بات
reasonable معلوم ہوتی ہے اور یہاں سے بھی reasonable بات
معلوم ہوتی ہے - وہ کہتے ہیں ہم تو ہائی کورٹ نہیں جا سکتے - اس میں کافی
دیر لگے گی اس لئے ہم نے فیصلہ کر لیا کہ جلسہ ضرور کریں گے - میں اس situation
میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ انگریز نے قانون
شکنی کی - اس نے قانون شکنی نہیں کی - قانون شکنی وہ خود کر رہے ہیں
ہم اپنے آپکو یہ جاننے کیلئے volunteers کر رہے ہیں کہ ہم جلسہ کریں گے
قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں گے - جہاں تک جلسے اور جلوس کا تعلق ہے
میں ان کے عمل کے بارے میں کہہ رہا ہوں - Justify کریں گے یا نہیں

مرزا ناصر احمد: یہاں اب ۔۔۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 63,62) جاری

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.9

(کاروائی 1974/8/9 ص63)

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب کا دجل ملاحظہ کریں۔ حضرت صاحب نے جنگ آزادی کے بارے میں تفصیلی بات شروع کرنے والے اٹارنی جنرل کو توجہ دلائی کہ صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں یعنی اس کا جواب زیادہ وقت کا تقاضا کرتا ہے جو پانچ منٹ میں مکمل نہ ہو سکے گا مگر مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں یہ درج کیا ہے کہ حضرت صاحب جواب سے عاجز آکر پانچ منٹ رہ جانے کا عذر کر رہے ہیں۔ اور اجلاس ملتوی کرنے کا کہا ہے۔ حالانکہ یہ حضرت صاحب نے کہا ہی نہیں۔

مرزا ناصر: پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔
اٹارنی جنرل: 1857ء کی جنگ آزادی۔
مرزا ناصر: سر اجلاس ملتوی کر دیں۔
چیئرمین: (شام چھ بجے تک اجلاس ملتوی)

(تاریخی قومی دستاویز صفحہ نمبر 142)

F.9

مولوی صاحب کی شائع شدہ کاروائی میں یہ حصہ بھی محذوف ہے	**Mr. Chairman:** A lawyer definitely needs five minutes recess after he finishes his cross-examination. This in my feeling as a lawyer. Therefore, allow Mr. Attorney-General to have five minutes rest. **Attorney-General:** I had to go to Defence College from eight o'clock in connection with a talk. It was my personal request. **Mr. Chairman:** This is food for thought. Any honourable Member wants to say anything. میاں عطاء اللہ: ایک بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں، چیئرمین صاحب! بات یہ ہے کہ میں مولانا نہیں۔ نہ مولانا کہلانے کا حقدار ہوں اور آپ سے پہلے ہمارے اسپیکر صاحب تھے (یعنی ہمارے موجودہ صدر صاحب) انہوں نے ایک دفعہ مجھے مولانا کہہ کر فرمایا تھا۔ میں نے ان کی خدمت میں مودبانہ عرض کی تھی کہ میں گنہگار آدمی ہوں۔ میں اس قابل نہیں ہوں کہ مولانا کہلاؤں کیونکہ مولانا کا درجہ تو بہت اونچا ہوتا ہے اور میں اپنے آپ کو ایک حقیر انسان سمجھتا ہوں۔ اس واسطے یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ مجھے مولانا کہا کریں۔ دوسرے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اٹارنی جنرل صاحب کو ہم جا کر کچھ چیزیں وقتاً فوقتاً پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہے ۔۔۔ جناب چیئرمین: نہیں نہیں۔ بالکل نہیں۔ میاں عطاء اللہ: کیونکہ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی فوری جا کر نشاندہی کرانا پڑتی ہے کیونکہ یہ چیزیں اس وقت کے سوال سے relevant ہوتی ہیں۔ جناب چیئرمین: میں بالکل آپ سے متفق ہوں لیکن صرف ان کو پانچ، دس منٹ کا rest کبھی کبھی دے دیا کریں۔ Should I adjourn the House? Voices: Yes. Mr. Chairman: The House Committee is adjourned to meet at 6.00 P.M. (کاروائی 1974/8/9 ص64)

F.9

اٹارنی کے گالیوں کے دیئے جانے سے متعلق سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے تفصیلی جواب دیا ہے جو دائیں طرف درج ہے ۔مولوی صاحب نے اسے درج ذیل چند سطروں میں پورا کر دیا ہے۔اور اکثر حصہ چھوڑ دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: کل میں نے چند حوالوں کی طرف توجہ دلائی' جن میں مرزا صاحب نے اپنے مخالفین کے خلاف توہین آمیز جملے استعمال کیے۔

مرزا ناصر: دیکھئے ستر سال گزر گئے' اب ہمیں واپس اس ماحول میں جانا ہوگا کہ اس زمانہ میں مخالفین کس طرح ایک دوسرے کو' علماء بھی' گالیاں دے رہے تھے۔ وہ تاریخ کا ماحول سامنے رکھنا ضروری ہے۔ میں نے کہا سخت کلامی کا ایک طوفان تھا اور باہمی تختی جو ہے' ان میں کوئی 100 سال' 200 سال پہلے سے شروع تھی۔ اس میں سے میں نے تین مثالوں کا انتخاب کیا ہے۔ یہ کتاب رد الروافض ہے' 1902ء میں چھپی' حاجی مشتاق اینڈ سنز اندرون بوہڑ گیٹ ملتان والوں نے شائع کی۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ص۔142)

(The Special Committee re-assembled at 6 p.m. Mr. Chairman in the Chair).

Mr. Chairman: The Delegation may be called.

(The Delegation entered the House)

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب میں سوال پوچھ سکتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی ہاں۔

اٹارنی جنرل: کل مرزا صاحب میں نے آپ کی توجہ چند حوالوں کی طرف دلائی تھی Verify ایک دو چند بزرگ تھے جن کے متعلق توہین آمیز جملے تھے تو آپ نے کہا کہ آپ کریں گے اور پھر بتائیں گے کہ ان کا مطلب کیا ہے تو کیا آپ کچھ کہیں گے اب۔

مرزا ناصر احمد: جی ۔۔۔ وہ جو حوالے جن میں سخت زبان استعمال کی گئی تھی جس طرف آپ نے مجھے توجہ دلائی تھی وہ تاریخ کا ایک ورق ہے جس پر تقریباً ستر سال گزر چکے ہیں اور تاریخی واقعات کی صحت سمجھنے کیلئے وہ تاریخ کا ماحول سامنے ہونا ضروری ہے ورنہ اس کی سمجھ نہیں آسکے گی۔

(کاروائی1974/8/9ص65)جاری

F.9

اٹارنی جنرل: یہ جملے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ جملے ہیں۔ میں ان کی explanation دے رہا ہوں۔

تاریخی حالات سامنے جب ہم لاتے ہیں اس زمانے کے جب یہ الفاظ دہرائے گئے تو جو تاریخ کی ہوئی ہے انتخاب جو اہم باتیں ہیں وہ سامنے لائی جاتی ہیں

میں نے اس کیلئے دو تین باتیں جو میرے نزدیک اہم باتیں ہیں ان کا انتخاب کیا۔

ہماری تاریخ کے اس زمانہ میں علماء جو تھے ان میں باہمی سخت کلامی کا ایک طوفان

178 باہمی سخت کلامی جو ہے یہ میرے نزدیک ویسے تو کوئی ۱۰۰ سال ۷۰ سال کا

66

صرف اپنے فیصلے کو ثابت کرنے کیلئے باہمی سخت کلامی سے کام لیا جا رہا تھا۔ ایک

یہ حوالہ ہے "رد الرفضہ" یہ ۱۹۰۲ میں چھپا ہے اس میں جملہ ان رافضیوں تبرائیوں کے

بارے میں حکم یقینی قطعی ہے۔ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے

ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ۔ مرد رافضی

اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی

ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا

ترکہ نہیں پائیگی۔ اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو۔ کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں

عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ زانیہ کیلئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی

قریب حتیٰ کہ اپنے باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتے سنی تو سنی کسی مسلمان

(کاروائی 1974/8/9 ص 66,65) جاری

F.9

قریب حتیٰ کہ اپنے باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتے کسی ٹولی کسی مسلمان
بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا
اصلاً کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول اسلام میں ایک
کبیرہ اشد حرام گناہ ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی انہیں
مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے۔ باجماع تمام ائمہ دین خود کافر
بے دین ہے اس کیلئے بھی یہی سب احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔
مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں۔ اور اس پر عمل کر کے
پکے سچے سنی بنیں"۔ دوسرا حوالہ ہے "رد الرافضہ" یہ کتاب چھپی ۱۹۰۲ میں اسکو
چھپے ہوئے ۷۲ سال ہو چکے ہیں۔ کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اینڈ سنز اندرون
لوہاری گیٹ ملتان۔

اٹارنی جنرل: مضمون کس کا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ وہاں کے علماء کا۔

اٹارنی جنرل: کوئی نام ہے علماء کا؟

مرزا ناصر احمد: یہ بریلوی علماء کا ہے۔ یہ کتاب ہے نا وہاں سے لی ہے۔
یہ بریلوی علماء نے شیعوں کے اوپر یہ فتویٰ دیا ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص66) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ذیل درج کی ہے

اٹارنی جنرل: یہ مضمون کس کا ہے۔

مرزا ناصر: بریلوی علماء نے شیعہ علماء پر فتویٰ لگایا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔142)

F.9

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی میں سے اکثر حصہ چھوڑ دیاہے اور درج ذیل کاروائی درج کی ہے۔

اٹارنی جنرل: میں نے کہا کہ مرزا صاحب نے ان تین علماء کو گالیاں دیں۔ آپ جواب میں علماء کے مختلف فتووں کا ذکر کرتے ہیں۔ میرا مختصر سوال ہے کہ مرزا صاحب نے ان علماء کو گالیاں دیں۔

مرزا ناصر: اگر میں کہوں کہ اس ماحول و پس منظر کو سامنے لائے بغیر آپ کے سوال کا مختصر جواب نہیں دے سکتا تو پھر۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔142)

اٹارنی جنرل: یہ اشعار کی ان کے خلاف نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں شیعوں کا ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب آپ دیکھیں میرا سوال۔ معاف کیجئے۔ میرا سوال simple ہے کہ مرزا صاحب نے ان تین بزرگوں کے نام لئے۔ ان کے متعلق یہ الفاظ کہے۔ آپ فتووں کا ذکر کرتے ہیں۔ شیعوں نے سنیوں کے خلاف کیا دئے۔ سنیوں نے شیعوں کے خلاف کیا دئے۔ ان کا کیا جواز ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے ان کے متعلق کہا جیسے بدکار عورت کا لڑکا ان کے متعلق آپ کچھ فرمائیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں۔ آپ یہ کافی ان کے خلاف فتوے دیتے رہے ہیں۔ فتوے محضر نامے میں ہی آپ آچکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: آپ کا مطلب یہ ہے

اٹارنی جنرل: یہ مختصر ہے۔ میں نہیں آپکو روکتا۔ نہ مجھے اختیار ہے۔ نہ میں روک سکتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ proceedings لمبی ہو گئی ہیں۔ آپ پر بڑا strain ہے۔ اسی لئے آپ پر strain ہے اسلئے میں دوبارہ عرض کروں گا کہ اگر آپ اسکو اس چیز کیلئے confine کریں [illegible] اس کا back-ground بھی ملا دیا ہے۔ آپ نے پوری تفصیل سے بتایا ہے [illegible] کس قسم کے فتوے ہوئے۔ کس قسم کے فتوے ہوئے اور کیا فتوے ہوئے سنت کا [illegible] آپ نے بڑی تفصیل سے بتا دیا۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ ان تین بزرگوں کے [illegible] جو مرزا صاحب نے الفاظ استعمال کئے یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس زمانہ میں کسی [illegible] اسلئے [illegible]

(کاروائی1974/8/9ص67)جاری

F.9

اٹارنی جنرل: پھر جیسے آپ کی مرضی، میں نے تو درخواست کی تھی۔
مرزا ناصر: میں نے سینکڑوں فتاویٰ جات سے تین فتووں کا انتخاب کیا ہے، دوسرا فتویٰ نظرۃ المعین ہے۔

صفحہ نمبر142

مولانا غلام غوث: علماء، مولوی، امتی ہیں۔ انہوں نے فتوے دیے، تو ان پر مرزا صاحب جو نبی ہونے کے مدعی ہیں، ان کو قیاس کیسے کیا جا سکتا ہے۔ مولوی کا فعل سخت زبانی شریعت میں حجت نہیں، نبی کا فعل و عمل تو حجت ہوتا ہے۔
مسٹر چیئرمین: مولانا، اٹارنی جنرل کے توسط سے، لیکن گواہ چاہے تو جواب دے دے۔

صفحہ نمبر143

اٹارنی جنرل: [illegible]۔ پھر جیسے آپ کی مرضی، میں نے [illegible] کی تھی۔
مرزا ناصر احمد: میں نے سینکڑوں فتاویٰ میں سے اسلئے یہ صرف دو تین لئے ہیں، صرف یہ
بتانا مقصود تھا۔ اس زمانہ میں ایک فرقہ دوسرے فرقے کے خلاف بڑی سخت گوئی سے
کام لے رہا تھا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے۔ اس زمانہ
کا پس منظر جب تک سامنے نہ ہو تب تک جواب کی پوری طرح سمجھ نہیں آسکتی۔ اسکی
خاطر میں نے صرف تین لئے ہیں ورنہ تو کتابیں بھری پڑی ہیں ان سے اور اب یہ علاوہ
فتاویٰ علماء حرمین شریفین جو دوسرا حوالہ ہے۔ مندرجہ فتویٰ حرمین نظرۃ المعین ناصر خلوی
امین [illegible] احمد سلیانی ناصر [illegible] مطبوعہ گلزار حسنی واقع بمبئی ۱۷ ۱۳ [illegible] مطابق ۱۹۰۰ یہ حرمین
شریف کا فتویٰ ہے۔ نمبر ۲ میں نے تین سے زیادہ نہیں لئے۔ وہ علی العموم [illegible] ترین ہیں ان کو
[illegible] میں پڑھ چکا ہوں۔
[illegible]
نمبر ۳: بدمذہب [illegible] سب گمراہ ہیں فتنہ پرداز ہیں ظالم ہیں۔
مولانا غلام غوث ہزاروی: جناب صدر صاحب! میں ایک بات کہتا ہوں کہ گواہ کو جناب
ارشاد فرما دیں کہ سب کی گالیاں مسیح موعود کی گالیوں کے مقابلے میں اتنی کم اور دوسروں کی
گالیاں کیوں ہمیشہ رٹتا ہے۔

Mr. Chairman: This is a question. This can come only through the Attorney-General. Yes the witness can reply. He should continue, what he was replying.

(کاروائی1974/8/9ص68)جاری

F.9

حضرت صاحب نے مختلف فرقوں کا ایک دوسرے کے بارے میں سخت زبان کے استعمال کے نمونہ بیان فرمائے۔ شائع شدہ کاروائی میں سے یہ حصہ بھی حذف کر دیا گیا ہے۔

ہمارا نام احمد: بدمذہب جتنے ہیں سب گمراہ ہیں فتنہ پرداز ہیں۔ ظالم ہیں۔ ہلاک ہیں۔
انکی اہانت واجب انکی توقیر حرام ان سے دشمنی رکھنے انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔ وہ
مستحق ہیں۔ انہیں ... کو پیارا کر دیا ان سے میل جول حرام ہے۔ ان سے دوری واجب
اہل سنت ... اہل قبلہ اہل سنت کے سوا سب کلمہ گو اہل قبلہ گمراہ فاسق
بدعتی۔ ناری ہیں۔ صحابہ کرامؓ سے آج تک تمام امت مرحومہ کا اس پر اجماع ہے اور مسلمانوں
پر انکا ضرر کافروں سے زائد ہے۔ ان کی بات لاعلاج مرض ہے۔ ان کی ٹکر سے پہاڑ ٹل جاتے ہیں
... گمراہ کر رہے ہیں شیطان نے جھوٹی ملمع کاری کی دلیلیں انہیں سکھادی ہیں ان کے پاس بیٹھنا اثر
... نہیں۔ احادیث کا ارشاد ہے ان سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکا نہ
دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔ وہ بیمار پڑیں تو عیادت کرنے نہ جاؤ۔ مریں تو جنازہ پر نہ جاؤ
ملیں تو سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ پانی نہ پیو۔

۵۶

ان سے بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم ان سے بیزار ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تعلق ہیں۔ وہ سب جہنمی ہیں
انہوں نے اسلام کی رسی اپنی گردنوں سے نکال دی ہے۔ ان سے بچو جو ان سے بغض رکھکر ان سے
منہ پھیرے۔ اس کا دل چین اطمینان سے بھر جائے۔ جو انکی اہانت کرے اللہ تعالیٰ اس کے سو درجے
جنت میں بلند کرے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص69,68)

F.9

مرزا ناصر احمد ۔ دشمنان دین ہیں وہ سب خبیث کافر مرتد ہیں ۔ انکا کلمہ گو اور نماز
ہے قبلہ محض فضول ۔۔ اور انکی نماز سراسر مردود ۔۔ جو انکے کفر میں خود شک کرے راشدی دین
سے خارج ہیں ۔۔ بلکہ اسلام اور ملت سے باہر ہیں ۔ یہ آگے ایک صفحہ چاٹا ہے ۔ میں چھوڑ
دیتا ہوں ۔ اسکا اندازہ ہو گیا کہ کس درجہ پر ہے ۔۔ تیسرا فتویٰ ہے بریلویوں کے خلاف ۔
وہ جو عیسائیوں کے خلاف تھا ۔۔ میں نے بتایا کہ صرف تین فتویٰ عرض ہیں ۔۔ ہم محمدیوں کے
نزدیک یہ فتویٰ بریلویوں کے خلاف ہے ۔۔ ہم محمدیوں کے نزدیک تمام حنفی مذہب کے علماء
اور درویش اور خواجہ معین الدین اجمیری ، خواجہ قطب الدین دہلوی ، بابا شکر گنج پاکپتن
مخدوم علی ہجویری ، نظام الدین بدایونی ، خواجہ سلیمان تونسا والہ ، صاحب کشف المحجوب ، غلام
علی شاہ نقشبندی ، بہاؤالدین نقشبندی ، ابوالحسن خراسانی اور ۔ پیران پیر عبدالقادر
جیلانی حنفی اور جو حنفی و حنبلی و مالکی مذہب والے درویش جنہوں نے شرع بتایا والا اور امام
اعظم ابو حنیفہ اور اسکے شاگرد اور تقلید کرنے والے خواہ درویش ہوں خواہ عالم ہوں ۔ سب جہنمی
ہیں ۔۔ جنکا نام لکھا ہوا ہے ۔۔ اور مشرک ہیں اور مبتدع ہیں اور چشتیہ و قادریہ ، نقشبندیہ
و سہروردیہ ، چہارپیر ، چودہ خانوادی سب اسلام سے خارج ہیں ، واجب القتل ہیں ۔ یہ لوگ
کافر ہیں اور احبار و رہبان میں سے اور حضرت عمر نے جو (۲۰) تراویح نکالی ہیں بڑی بدعت کی
بلکہ جہنمی راستہ ڈالا ۔۔ بڑی خطا انہوں نے کی وہ مسلمان نہ تھے حالانکہ انبیاء بھی خطا سے خالی
نہیں ہیں مطلق معصوم نہ تھے ۔ حضرت سے اجتہاد میں غلطی ہوئی اور روم اور شام کا بادشاہ
بھی حنفی ہے ۔ پس وہ کافر بموجب حدیث کے کیونکہ تقلید درست نہیں ہے کعبہ شریف میں
اسقدر بدعت اور شرک ہے جسکا حد و حساب نہیں ۔ اگر ہمارا بس چلے تو تمام روضہ اصحاب والسلام

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہوگئی۔

F.9

اسقدر بدعت اور شرک ہے جسکا عدو حساب نہیں ۔ اگر ہمارا بس چلے تو تمام روضہ اصحاب والسنۃ

کے منہدم کر دیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے ایک قبر پختہ نہ رکھو اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے ۔

حضرت عبدالوہاب بخاری کو انکے فرزند حاجی شہید محمد رحمت اللہ جنہوں نے بہت سے بات شرک بدعت اور

کفر مسلمانوں میں سے نکالا اور اسکو شام روم کے بادشاہ جہنمی نے شہید کیا ہے تو بہ فضل خدا

لاکھوں کروڑوں موحد موجود ہیں اور آگے کفار میں غوث و ابدال وغیرہ موجود ہوتے تھے ۔

بلکہ مجوسی و نصرانیوں میں اسی طرح ہم نے غوث و قطب ابدال اپنے بزرگوں مشرکوں کو چار خاندان

چشتیہ ، قادریہ ، نقشبندیہ ، سہروردیہ ، حنفیہ ، مالکیہ ، شافعیہ کو بنا دیا ۔ تمہارے

(کاروائی 9/8/1974 ص 70)

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہو گئی۔

F.9

امام اعظم نے سات سو حدیث جان کر چھوڑ دی اور نہ لکھی پس وہ کافر ہے اور عبدالقادر جیلانی نے جھوٹے وہم سے حل بنایا ـ ابن جوزی نے انکی تکفیر کی ہے میرے نزدیک بھی تکفیر ہے انکے مولوی ، روسی ، جامی ، سعدی ، خسرو سطامی بہاالحق ملتانی کی حنفی مذہب نے دراصل جناب محدثین اولین آخرین ، یگانہ جہان جناب حامی شریعت و قاطع بدعت مولوی اسمائیل شہید محمدی و جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب محمدی و مولوی جناب فاضل اجل محمد حسین محمد غوث وغیرہ تمہارے حنفی مرشدی ابو حنیفہ و شافعی ، حنبلی و مالکی ، عبدالقادر جیلانی و بہاوالدین نقشبندی اجمیری کے ایمان و اسلام و علم و عمل و شرافت میں کروڑوں درجہ افضل ہیں ـ نقشبندیہ شہروردیہ قادریہ ، چشتیہ ، حنبلی علماء مالکی ، شافعی و حنیفیہ فقرا کو اسوم ایمان حاصل نہیں ـ تمہارے امام ربانی مجدد الف الثانی ، نصیرالدین دہلوی کا جو اس حنفی مذہب ، چشتیہ مشرب و قادریہ سہروردیہ نقشبندیہ کے ہیں متقدم گذرے ہیں ـ لاجواب ہیں اور سلطان روم اور جہان خانہ کعبہ مدینہ میں چار مصلح ہیں سب دوزخی اور بدعتی ہیں اور مرتد ہیں ، مولوی اسماعیل شہید ، علم و عمل ، ایمان و اسلام میں کروڑوں درجہ بایزید بسطامی ابوحنیفہ ، عبدالقادر جیلانی سے افضل ہیں ـ مولوی نذیر حسین صاحب حافظ الحدیث محدث جہان شافعی ، حنبلی مالکی ، سب درویشوں ، عالموں سے ایمان و عمل و علم میں کئی درجہ افضل ہیں جس نے نماز جناب استادی سید نذیر حسین کی دیکھی ہوگی بے شک وہ کہے گا کہ رسول اللہ و حضرت علی رضی اللہ تعالے ایسے ہی پڑھتے تھے اور مولوی عبدالرحمن پانی پتی مولوی احمد علی حنفی ، مولوی یعقوب حنفی ، مولوی قاسم دہلوی ، مولوی رشید احمد گنگوہی حنفی و شیخ عبدالحق یہ سب بدعتی و مشرک ہیں

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہوگئی۔

F.9

اللہ تعالے مشرکوں پر نفرین پڑتا ہے ۔ محمد شاہ ملعون حنفی و منصور علی ملعون حنفی ، لعنت
الراقم
اللہ علی الکاذبین یہ دیکھیے ہے الراقم سید شریف حسن ھواللھدیٰ ، ۳ تا ۵ کلام سلیم یہ دفع
بہتان عظیم ملحق الھامی ، یہ بھی ۱۳۰۰ ھجری آج سے ۹۴ سال پہلے کی ہے ۔ یہ صرف تین
نمونے میں نے اسلیے پڑھے ۔ میں نے جواب اس سے شروع کیا جس زمانے میں وہ تین فقرے کہے گئے تھے اسکا
پس منظر ایک تھا اس زمانے میں اسکے ساتھ جو گالیاں بانی سلسلہ کو دی گئیں ۔ اسکا ایک مختصر سا نمونہ
آپ نے خود اپنی کتاب میں لکھ دیا کتاب البریۃ ہے ۔ ۱۸۹۸ ۔ یہ اسی زمانے کی ہے جس زمانے
کے ارد گرد وہ فتاویٰ چکر لگا رہے تھے ۔ جنکو میں نے ابھی پڑھا ہے ۔ نمونے صرف تین ہیں ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 71)

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہو گئی۔

F.9

اس میں خود آپ نے آپ کے خلاف جو کہا گیا وہ لکھ دیا ۔ بے تکلف ، بغیر کسی ڈر کے وہ فتویٰ
جو ہماری تکفیر میں رسالہ اشاعت السنۃ پانچ جلد تیرہ میں شائع ہوا ہے ۔ اسکے راقم اور استفتا
کے مجیب بھی شیخ الکل ہیں ۔ راقم فتویٰ یحییٰ میاں صاحب نے اس فتویٰ میں ذیل کے الفاظ استعمال
کیے ہیں ہماری نسبت ۔ اہل سنت سے خارج اسکا عملی طریق ملحدین باطنیہ بغیر اہل طریق ہے۔
اسکی دعوت اشاعت تقاریر لیکے ملہ زیادہ طریق سے تیس دجالوں میں سے ہے جسکی خبر حدیث میں
وارد ہے ۔ ایک پیرو کہہ سکتے ہیں ۔ اسکے پیرو ہم مشرب ذریات دجال خدا پر افتراء باندھنے
والا اسکی تاویلات الحاد و تحریف ، کذب و تدلیس سے کام لینے والا ، دجال بے علم نافہم
اہل بدعت و ضلالت پھر شیخ محمد حسین بٹالوی نے اشاعت سنہ نمبر لغایت ششم جلد شانزدہم
۱۸۹۳ میں لکھا اسلام کا چھپا دشمن ثانی دجال ۔ رملی ، نجومی جوتشی ، اٹکل باز ۔ جفری
بھنگل ۔ پھکڑ ۔ ارڑ پوپو اسکا موت کا نشان ٹھہرانا حماقت و صفات شیطان ہے ۔
مکار جھوٹا فریبی ملعون ۔ شیخ گستاخ ، مثیلا لدجال آورد رجال ، پرفتنہ و مکار ۔ کاذب کذاب
ذلیل و خوار مردود ، بے ایمان روسیاہ ۔ مثیل مسیلمہ و اسود ، امیر ملاحظہ عبدالدراہم والدنانیر ،
تسخات لعنت کا مستحق مورد ہزار لعنت خدا فرشتگان و [illegible] مسلمانان لعنت خدا و فرشتگان
و مسلمانان کذاب [illegible] ۔ احسان مفتری اللہ ۔ جسکا الہام احتلام ہے ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 72)

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہوگئی۔

F.9

73

مرزا ناصر احمد - پکا کاذب - ملعون - کافر - فریبی - حیلہ ساز - اکذب - بےایمان - بے حیا ،
دھوکہ باز - حیلہ باز - بھنگیوں اور بازاری شہدوں کا (سر) گروہ - دہریہ - جہان کے احمقوں
سے زیادہ احمق - جس کا خدا معلم الملکوت (شیطان) - محرف - یہودی - عیسائیوں کا بھائی
خسارت مآب - ڈاکو - خونریز - بے شرم - بے ایمان - مکار - طرار - جس کا مرشد شیطان علیہ اللعنۃ -
بازاری شہدوں چوہڑوں بہادم اور وحشیوں کی سیرت اختیار کرنے والا - ملحد - فریب کی چال
والا - جس کی جماعت بدمعاش - بدکردار - جھوٹ بولنے والی - زانی - شرکبی - قتال مردم خور -
دغاباز - مسلمانوں کو دام میں لاکر انکا " مال لوٹ کر کھانے والا - ایسے سوال و جواب میں یہ کہنا
حرال
[illegible] کی شادی ہے اسکے [illegible] بہر بے تمیز - غزنوی گروہ کی طرف سے فتویٰ جو شائع ہوا
ہے ان امور کا مدعی رسول خدا کا مخالف ہے ان لوگوں میں سے جن کے حق میں رسول اللہ نے فرمایا
ہے کہ آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے ان سے اپنے آپکو بچاؤ تم کو گمراہ نہ کردیں اور بہکا
نہ دیں - اس قادیانی کے چوہڑے ہنود اور نصاریٰ کے مخنث میں احمد ابن عبداللہ غزنوی - بصفحہ ۲۰۱
- قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو ابن تیمیہ کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر
انبیاء علیہ السلام میں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے
مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں - یہ بدترین خلائق ہے - تمام لوگوں سے ذلیل تر آگ میں جھونکا
جائے گا - عبدالحمید ابن عبداللہ غزنوی - بصفحہ ۲۰۲ - " غلام احمد قادیانی کجرو بلید فاسد ہے اور رائے
کھولتی
گمراہ ہے - لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ جو اس کے
ساتھ کھیل رہا ہے - یہ شخص ایسے اعتقاد پر مر جائے تو اسکی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے - اور
نہ یہ اسلامی قبرستان میں دفن ہو -

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہوگئی۔

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہوگئی۔

F.9

١٣١٢ھ میں عبدالحق غزنوی نے یہ لکھا دجال ـ ملحد ـ کاذب ـ روسیاہ ـ بدکار ـ شیطان ـ
لعنتی بے ایمان ـ ذلیل ـ خوار ـ خستہ ـ خراب ـ کافر ـ شقی سرمدی ہے ـ لعنت کا طوق اسکے گلے
کا ہار ہے ـ لعن طعن کا جوت اس کے سر پر پڑا ـ بے جا تاویل کرنیوالا ـ مارے شرمندگی کے زہر
کھا کر مر جائیگا ـ بکواس کرتا ہے ـ رسوا ذلیل شرمندہ ہوا ـ اللہ کی لعنت ہو ـ جھوٹے اشتہارات
شائع کرنے والا اسکی سب باتیں بکواس ہیں ـ

پھر ٢٣ جولائی ١٨٩٢ء میں یہ فتوے صادر ہوئے ـ بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق ـ

(کاروائی1974/8/9ص73)

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہو گئی۔

F.9

مرزا صاحب دھوکے باز اور گمراہ کرنے والا ہے ۔ مرزا صاحب تارک جمعہ و جماعت وعدہ خلاف سیرت
محمدی سے کوسون دور ۔ مرزا صاحب عیار ۔ جھوٹا دعوے دار ۔ مرزا صاحب چالاک اور شعبدہ باز ۔ مرزا
صاحب فضول خرچ ہے ۔ مسرف ۔ حیلہ ساز ۔ اسکے بعد ۱۳۱۲ کا فتویٰ صفحہ ۱ سے ۸ تک یہ مین
کتاب البریہ سے پڑھ رہا ہون ۔ قادیانی رافضی بریہیر ۔ دجال ۔ یزید ۔ اسکے مرید یزیدی
خانہ خراب ۔ فتنہ گر ظالم ۔ تباہ کار ۔ روسیاہ ۔ بے شرم ۔ احمق ۔ کاذب ۔ خارجی ۔ بھانڈ
یاوہ گو ۔ غبی ۔ بدمعاش ۔ لالچی ۔ جھوٹا ۔ کافر ۔ مفتری ۔ ملحد ۔ دجالی حمار ۔ اخنس
بکواسی ۔ بدتہذیب ۔ مشرکانہ خیال کا آدمی ۔ اسکا خون محسوس ہے ۔ اسکی دجالیان اور مکاریان
اور رسالیان اظہر من الشمس ہین ۔ اسکی کتابین ایمان اور دین کا ازالہ کرنے والی ہین ۔ پھر
محمد رضا شیرازی نے کہا ۔ مرزا کاذب ہے ۔ مفتری ۔ یاوہ گو ۔ تباہ کار مکار ۔ بغی ۔ غوی ۔ غبی
گمراہ ۔ نادان ۔ فضول ۔ ڈھکوسلی ۔ بیہودہ سرا کاذب ۔ جھوٹا ۔ دروغ گو ۔ بے شرم ۔
تنگ خلائق ۔ کاذب ۔ بانی ملت مبتدعہ ۔ تلبیس کرنے والا ۔ داعی ملت بدعیہ ۔ سرکش طبع ۔
راندہ درگاہ ازلی ۔ گم کردہ صراط مستقیم ۔ سوء فہم ۔ بادپیمائی کرنے والا ۔ ژاژ خایان ۔ چاہ
ضلالت مین ڈوبا ہوا اور گمراھی کے تذویر مین پھنسا ہوا ہے ۔ عجب و تکبر مین گرفتار ۔
موہومہ باطلہ کا کہنے والا ۔ اس کی جماعت ضلالت و گمراھی مین ہے ۔ اسکی مراسلت سراسر فضول
و لچر ہے ۔ اس کے دلائل مین سب و شتم و فحش سے بھرے ہوئے ہین ۔ مرزا مقہور شکستہ بال ہے ۔
اسکی باتین ہفوات اور ہزلیات ہین ۔ وہ گمراہ غبی ہے ۔ اسکی تحریرات مین خرافات ہین اسکے
دھن کے ترشحات ندیدہ ہین ۔ اس کا مدعا زور و طغیان ہے ۔ شتم و فحش و بہتان لانے والا

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہوگئی۔

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہوگئی۔

دھن کے ترشحات تہدیدیہ ہیں ۔ اس کا مدعا زور و طغیان ہے۔ شتم و فحش و بہتان لانے والا
افتراء و کذب کے دلائل پیش کرنے والا ۔ شجاعت و کے سوا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں
یہ کاذب دارالبوار میں جائیں گا۔ ظلمت کفر۔ طغیان ان کی وجہ سے دنیا میں ہے۔

یہ پس منظر تھا جس میں اب ہم نے ان تین کو دیکھنا ہے جن کی طرف مجھے
توجہ دلائی گئی۔ پہلے میں سعداللہ لدھیانوی کو لے رہا ہوں۔ آپ نے اسکے متعلق شعر لکھا

ارتدی ----------(عربی)----------

اور انجام آتھم میں اسکے متعلق ۱۹۰۷ء میں الحکم ایک نوٹ ہے جس میں ابن بغا کا ترجمہ
بھی دیا گیا ہے اور وہ ہے اے سرکش انسان ۔ یہ سرکش جو ابن بغا کی معنی میں اسکے متعلق

(کاروائی 1974/8/9 ص74)

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہو گئی۔

F.9

- 75 - میں آگے بھی کچھ کہوں گا لعنت وغیرہ سے۔ اخبار اہل حدیث ۲۶ جولائی ۱۹۱۲ء مولوی ثناءاللہ صاحب کا ہے۔ مولوی ثناءاللہ صاحب بڑے مناظرہ کرنے والے ہیں۔ انہوں نے بغاوت کے معنی یہ لکھے ہیں۔ حاکم وقت، بادشاہ وقت، سردار یا رہبر وغیرہ کی نافرمانی اور سرکشی۔ اہل حدیث میں یہی معنی سرکشی کے ہیں۔ (بعض کی) آپ (بانی سلسلہ احمدیہ) نے سعداللہ کے متعلق تتمہ حقیقت الوحی میں لکھا۔ میں نے اس ---- یہ سارا بریکٹ میں ہے۔ سعداللہ لدھیانوی کا یہاں پر ذکر ہے --- کی بدزبانی پر بہت صبر کیا اور اپنے تئیں روکے رکھا لیکن جب وہ حد سے گزر گیا اور اسکا اندرونی گند گی کا پل ٹوٹ گیا تب میں نے نیک نیتی سے اسکے حق میں وہ الفاظ استعمال کئے جو محل پر چسپاں تھے۔ اگرچہ وہ الفاظ جیسا کہ مذکورہ بالا الفاظ میں مندرج ہیں۔ بظاہر کسقدر سخت ہیں۔ مگر دشنام دہی کی قسم میں سے نہیں ہیں مگر واقعات کے مطابق ہیں اور عین ضرورت کے وقت لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک نبی حلیم تھا۔ یہ کیا پہلے انبیاء کی مثال دی ہے۔ مگر ان سب کو واقعات کے مطابق وہ سارے انبیاء اور آنحضرتؐ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ یہ اسوہ کی طرح اشارہ ہے۔ (کاروائی 1974/8/9 ص75)	یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہو گئی۔ یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہو گئی۔

F.9

-76-

ان سب واقعات کے مطابق ایسے الفاظ اپنے دشمنوں کی نسبت استعمال کرنے پڑتے ہیں۔
حقیقت الوحید صفحہ ۲۰ اور ۲۱ پہ جو واقعہ ہے سعداللہ صاحب کا یہ علامہ اقبال کے کان میں بھی
پڑا اور انھوں نے ایک نظم لکھی۔ جو خاصی لمبی ہے۔ یہ چار پانچ شعر میں نے اس میں سے لیے ہیں۔
چار شعر اور یہ نظم چھپی ہے مطلع الحق دہلی میں ستمبر ۱۹۱۲ء میں اس وقت علامہ اقبال ایف اے میں
پڑھ رہے تھے۔ ایف اے کی کلاس میں سکاچ مشن سکول سیالکوٹ میں، انھوں نے یہ مولوی سعدی صاحب کو
مخاطب کر کے اس موقع پر یہ لکھا۔

۱۔ واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی
خوب ہوگی مہتروں میں قدردانی آپ کی

۲۔ بحث سعدی آپ کی بہت الخلا سے کم نہیں
ہے پسند خاکروبان شعر خوانی آپ کی

۳۔ گوہر بے راہ جھڑتے ہیں آپ کے منہ سے سبھی
جان سے تنگ آ گئی ہے مہترانی آپ کی

۴۔ قوم عیسائی کے بھائی بن گئے پگڑی بدل
واہ کیا اسلام پر ہے مہربانی آپ کی

یہ علامہ اقبال کے شعر ۱۹۱۲ء میں مولوی سعد اللہ لدھیانوی کے حق میں کہے گئے ہیں
دوسری مثال آپ نے دی تھی گولڑہ شریف والوں کی۔ وہ پس منظر میں نے بتا دیا ہے۔ وہ اس وقت ہمارے
ذہن میں ہے۔ یہ گولڑہ شریف والوں نے بہرحال ان کی طرف منسوب ہوئی ایک نظم لکھی جو سیف چشتائی
میں چھپی ہے۔ شائع کی ہے۔ سیف چشتائی ایک کتاب ہے گولڑہ والوں کی ایک نظم انھوں نے اپنی اس
کتاب سیف چشتائی میں شائع کی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں۔ ۔(فارسی میں اشعار پڑھے گئے)

(الا اے مرزا) الا اے مرزا دجال

اگلا شعر ہے سننے والا پہلے وہ میں نے اس لئے پڑھ دیا تھا کہ پتہ لگ جائے کہ سلسلہ بات
مرزا صاحب کو مخاطب کیا ہے۔

زمین نفرت کند بر احوالت و فلک گیرد

ترجمہ زمین تیرے سے نفرت کرتی ہے اور غصے میں فلک کی، آسمان کی آنکھوں سے
آنسو بہتے ہیں۔

ملک لعنت کند (فارسی کا شعر)

علامہ اقبال کے ان اشعار کا ذکر نہیں کیا کیونکہ یہ اشعار مولوی سعد اللہ لدھیانوی کے بارے میں تھے انہیں مولوی صاحب کیسے شائع کر سکتے تھے۔

F.9

	اصرار پہنچتے ہیں۔ ملک لعنت کنند (فارسی کا شعر) اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرشتے جو ہیں وہ تجھ پر لعنت کر رہے ہیں۔ تو اس کے مقابلے میں حضرت مسیح موعود نے یہ لکھا ہے۔ ملائکی کتابت (عربی) گولڑہ شریف والے کہیں انہوں نے کہا آسمان پر فرشتے تجھ پر لعنت کرتے ہیں۔ جواب میں اتنا کہا تم پر آسمان کی لعنت ہو۔ انہوں نے ان کے ایک شاگرد تھے۔ مولوی عبدالصمد خان بھی وہ گولڑہ شریف والوں کے جنہوں نے یہ نظم لکھی۔ ان کے ایک شاگرد تھے۔ مولوی عبدالاحد انہوں نے ایک کتاب لکھی۔ جو ان سے بھر گئے اور بے نقط گالیاں اپنے پہلے پیشوا کو ہادی کو دیں۔ میں ان میں سے کوئی اقتباس میں پڑھوں گا میں صرف یہ حوالہ دیتا چاہتا ہوں۔ بہت سارے اقتباس لکھ دیئے تھے لیکن میں پسند نہیں کرتا۔ وہ جانیں اور ان کے شاگرد جانیں۔ میں پسند نہیں کرتا اور یہ تیسرا حوالہ جناب رشید احمد گنگوہی کے متعلق بھی چند الفاظ تھے۔ جن کا آپ نے ذکر کیا تھا۔ وہ نمبر ۳ ہیں۔ ان کے متعلق جو دوسروں نے اس زمانے میں فتوے دیئے تھے وہ بڑی پہلے پڑھ چکا ہوں میں ہٹا رہا تھا اس (کاروائی 1974/8/9ص76)

F.9

زمانے کا پس منظر یہ تھا، انہوں نے بانئ سلسلہ پر ایک فتویٰ دیا جو اشاعت السنۃ کے صفحہ ۱۵۶ پر
شائع ہوا ہے۔ اشاعت السنۃ جو مولوی محمد حسین بٹالوی کا پرچہ تھا۔ اس میں ان کا فتویٰ شائع ہوا
جس شخص کے اعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں۔ کہ جو سوال پوچھا۔ وہ اہل ہوا اور
گمراہ ہے۔ ابن مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں وہ تو صحیح دجال کا مسیح المحدیلہ ہے۔ ان کے
متعلق انجام آتھم میں جو آپ نے فقرہ پڑھا تھا۔

(عربی)

ترجمہ انہوں نے کہا یہ دجال ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت۔
ایک یہاں میں واضح کر دوں کہ ملعون، اپنی طرف سے نہیں، ملعون کے اصل معانی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ
لعنت کرے۔ یہ بددعا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے سپرد کوئی کام کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ ظالم نہیں
ہے تو اگر وہ غلط دعا ہو تو اس کو رد کر کے اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مار دیتا ہے۔ جو غلط دعا
کرنے والا ہے۔ ان کے لئے بددعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو تو اگر یہ دعا غلط ہے تو
وہ منہ پر مار دی جائے گی لیکن ان کا جو ہے جناب رشید احمد گنگوہی ان کے متعلق اس وقت کے
لوگ جو سمجھتے تھے وہ دیوبندی مذہب میں ان کے خلاف فتوے دیئے ہیں، ایک میں پڑھ دیتا ہوں۔

اٹارنی جنرل۔ مرزا صاحب کے اور نہیں پڑھ رہے آپ؟

مرزا ناصر احمد۔ میں جی نہ پڑھوں۔

اٹارنی جنرل۔ نہیں نہیں مرزا صاحب کے۔ کوئی اور نہیں ہیں ان کے متعلق۔

مرزا ناصر احمد آپ نے تین کی طرف توجہ دلائی۔

اٹارنی جنرل۔ میں نے یہ پوچھا کہ فتوے پڑھ چکے ہیں میرے خیال میں۔

مرزا ناصر احمد۔ ٹھیک ہے ایک چیز میں واضح کر دوں نام آ گیا تھا۔ ذریۃ البغایا۔ ذریۃ البغایا
جو ہے اس کے معنی ہم نے عربی کے لئے ہیں۔ یہ عربی کا لفظ ہے۔ ذریۃ البغایا۔ آئینہ کمالات
اسلام جو ۱۸۹۳ میں۔ آئینہ کمالات اسلام جو ۱۸۹۳ میں شائع ہوئی اس میں یہ لفظ ذریۃ البغایا
استعمال ہوا اس کے ساتھ کوئی ترجمہ نہیں ہوا اس میں صرف یہ ہے کہ ذریۃ البغایا وہ ہیں جن کے
دل اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیئے۔ ان کے اوپر مہر لگا دی۔ بغیٌ کے معنی ہیں لغت میں نافرمان اور
سرکش کر لکھے گئے ہیں، ایک اخبار اہل حدیث میں درج ہے کہ بغیٌ کے معانی حاکم وقت کے بتائے گئے

ذریۃ البغایا کے بارے میں حضرت صاحب کی وضاحت کا ذکر نہیں کیا گیا۔

F.9

سرکش کیے لکھے گئے ہیں، ایک اخبار اہل حدیث میں درج ہے کہ بغضی کے معانی حاکم وقت کے ہٹائے گئے
ہیں۔ وہ میں عرض کرتا ہوں یہاں آ گیا ہے۔ اور سرکش انسان کے ذہن سالفروق کافی کلینی موسوم
بکافی کلینی جلد دوم کتاب الروضۃ مطبوعہ نول کشور پریس لکھنو میں امام محمد باقر رضی اللہ فرماتے
ہیں۔

(عربی)

یہاں بھی سرکش کے معانی کئے گئے ہیں، کیوں کہ ہمارے سوا ساری سرکش ہیں۔
اخبار مباہلہ۔

اٹارنی جنرل۔ یہ کس کا اخبار ہے۔

مرزا ناصر احمد۔ یہ مجلس احرار کا اخبار ہے اس کا نام ہے مباہلہ یہ ۱۴/مارچ ۱۹۳۶ء کا ہے اس
کے اندر یہ فقرہ ہے ولدالبغایہ ابن الحرام اور ولدالحرام ابن الحلال و بنت الحلال وغیرہ ہے۔ عربی کا
ساری دنیا کا محاورہ ہے جو شخص نیکی کو ترک کر کے بدی کی طرف جاتا ہے۔

اسکے باوجود کہ اسکا حسب نسب درست ہو۔ حرامی نہیں اسکے معنی یہ باوجود
اسکا حسب نسب درست ہو صرف اعمال کی وجہ سے ابن حرام ولد الحرام کہتے ہیں۔ اسکے خلاف

(کاروائی1974/8/9ص77)

دیوبندی تنظیم مجلس احرار کے اخبار کے حوالے کو مولوی صاحب کیسے شائع کرتے۔ اس لئے حذف کرنا ہی مناسب جانا۔

F.9

-18-

جو منڈو کار ہوتے ہیں ان کو ابن حلال کہتے ہیں۔

البغایا کا ترجمہ ذریۃ اور جو ترجمہ ہے۔ ان حالات اولاد کو اولاد بغایا کہنا درست ہے۔

کنجریوں کی اولاد کیا گیا ہے اسکو لغت کی رو سے، از روئے استعمال، از روئے تشریح اور بانی جماعت احمدیہ کے غلط ہے۔ محض اشتعال دلانے کے لئے ہے علاوہ ازیں امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔

(عربی)

وہی محاورہ ہے جو سرکشی کرتا ہے حق کو قبول نہیں کر رہا ہے یہ الفاروق ثانی میں ہے کتاب النکاح مطبوعہ نول کشور " یعنی جو شخص ہم سے محبت رکھتا ہے بغدے کا لدلفۃ ہے۔ اور وہ جو ہم سے بغض رکھتا ہے لطفہ شیطان ہے۔ لہٰذا مختلف فرقہ ہائے مسلمانان کے بارے میں کسی نے بھی ناجائز اولاد کی معنی نہیں لئے ہیں۔ بلکہ سرکش اور نیکی کو چھوڑنے والے کے لئے گئے ہیں۔ جیسے معنی لغت ہماری نہیں کرتی۔ ہماری اکثر نہیں کرتے۔ جو معنی ہمارا لٹریچر نہیں کرتا۔ وہ معنی خود کر کے اعتراض کر دینا میرے نزدیک یہ درست نہیں۔

Mr. Chairman: The delegation is permitted to leave.

مرزا ناصر احمد:۔ وہ جو حوالے ہیں وہ نہیں پڑھتا۔

مسٹر چیئرمین۔ کتنی دیر لگے گی۔

اٹارنی جنرل۔ تھوڑا ٹائم لگے گا۔

مرزا ناصر احمد:۔ میں نہیں کرتا ہوں۔ حوالے بعد میں کر لیں۔ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: The delegation should report back at 8 P.M.

مرزا ناصر احمد۔ اچھی بات۔

Mr. Chairman: The Horourable members may keep sitting.
(The delegation left the Chamber)

مرزا ناصر احمد۔ السلام علیکم۔

جناب چیئرمین۔ وعلیکم السلام۔

The special committee is adjourned for Maghrib Prayers to meet at 8 P.M.

(The Special Committee of the Whole House adjourned for Maghrib Prayers).

(کاروائی 1974/8/9 ص78)

مرزا ناصر: میں نے یہ اقتباسات پڑھنے ہیں۔ پڑھنے شروع کیے۔ رفض الروافض، نظرۃ المعین، کلام سلیم بہ دفع بہتان عظیم، مطلع انصاری، یہ تین نمونے پڑھنے ہیں۔ (اس پر خاصا وقت لگا)

اٹارنی جنرل: آپ نے خاصا وقت لیا، یہ تمام باتیں غیر متعلق ہیں۔ میں نے آپ کو روکا نہیں تاکہ آپ بلاوجہ عذر نہ بنائیں۔ مرزا صاحب نے ان علماء کو گالیاں دیں اور بھی گالیاں دیتے تھے اور گالیاں دیں تو کیا میرے لیے بھی یہ وجہ جواز ہے گالیاں دینے کی۔ اس پر آپ نے کچھ نہیں کہا حالانکہ میرا سوال اتنا تھا۔

مرزا ناصر: آپ کچھ کہیں مگر ماحول کو سامنے رکھیں۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب کا ماحول گالیوں کا تھا، ماحول سے متاثر ہو کر گالیاں دیں۔

مسٹر چیئرمین: نماز کا وقفہ۔ مغرب کی نماز کے لیے آٹھ بجے شب تک اجلاس ملتوی ہوا۔

مذکورہ بالا کاروائی اصل کاروائی میں نہیں۔ مولوی صاحب ہی بتا سکتے ہیں کہ کہاں سے لیا ہے۔

F.9

سیشن دوبارہ شروع ہوا تو علامہ اقبال کے حوالے سے گفتگو ہوئی مگر مولوی صاحب نے یہ حصہ حذف کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل ۔۔ مرزا صاحب آپ نے جو علامہ اقبال صاحب کی "نظم پڑھی تھی وہ میں دیکھ سکتا ہوں

کونسے اخبار میں تھی ۔

مرزا ناصر احمد ۔ اسکا حوالہ پڑھا ہوا تھا ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ حوالہ مجھے دکھا دیجئے کہ وہ کہاں چھپی ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔۔ میں نے جو حوالہ پڑھا تھا پھر پڑھ دیتا ہوں میں دے دیتا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ مرزا صاحب جو آپ نے نوٹ کیا ہے اس میں لکھا ہے شیخ محمد اقبال ایف اے ۔
کلاس ۔ سکاچ مین مشن اسکول سیالکوٹ یہ تو نام نظم لکھنے والے کا نام ہے آئینہ حق نما ۔ مصنفہ شیخ
یعقوب علی عرفانی صفحہ ۱۰۸۰۱۰۷ ۔ مطبع الحق دہلی مطبوعہ ستمبر ۱۹۱۲ ۔ تو یہ نظم ۱۹۱۲
میں لکھی گئی تھی ۔ پہلی دفعہ ۱۹۱۲ میں شائع ہوئی تھی ۔ اسکا علم ہے آپکو ۔

مرزا ناصر احمد ۔۔ اس کے متعلق تو میں نے تحقیق نہیں کی ۔

اٹارنی جنرل ۔ بات یہ ہو جاتی ہے کہ یہ شخص جس نے نظم لکھی ہے جیسے آپ نے کہا ہے علامہ
اقبال کی نظم ہے مسیح اللہ کے متعلق اور آپ نے فرمایا ۱۹۱۲ کی نظم ہے ۔ اور وہ ایف اے میں
پڑھتے تھے ۔ انکی عمر ۳۵ سال بن جاتی ہے ہمارا کلینڈر کے مطابق علامہ کی Date of birth
کے جو latest view ہے وہ یہ ہے ۱۸۷۷ میں پیدائش ہوئی تھی ۔ پہلے view
۱۸۷۳ میں تھی ۔ ایک لحاظ سے ۳۵ سال اور دوسرے لحاظ سے ۳۸ سال عمر بن جاتی ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔۔ جی ہاں ۔ یہ تو اسی واسطے لکھا گیا ہے کہ ۱۹۱۲ میں شائع ہوئی ۔ یہ نوٹ
لکھنے کی ضرورت اسلئے پڑی کہ ۱۹۱۲ میں تو ان کی عمر زیادہ تھی اسواسطے کتاب لکھنے والے نے نوٹ
لکھ دیا ہے یہ نظم اسوقت لکھی گئی تھی جسوقت وہ ایف اے میں پڑھ رہے تھے ۔

اٹارنی جنرل ۔۔ آپ نے کہا ہے کہ ۱۹۱۲ میں ۔ جب وہ ایف اے میں پڑھتے تھے اسواسطے مجھے یہ
impression ہوا شاید یہ کوئی اور شخص ہو ۔

مرزا ناصر احمد ۔۔ ۱۹۱۲ میں ایف اے میں نہیں تھے ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 80)

F.9

- 81 -

جس کتاب میں یہ نظم چھپی تھی وہ کتاب ۱۹۱۲ میں چھپی اور کتاب میں یہ لکھا ہے - یہ نظم علامہ نے لکھی ہے جب وہ ایف اے میں پڑھ رہے تھے -

اٹارنی جنرل - ۱۹۱۲ میں انکو علامہ کے نام سے خطاب کیا تھا انہوں نے -

مرزا ناصر احمد - نہیں یہاں جو لکھا ہے -

اٹارنی جنرل - اوپر آپکا لکھا ہوا ہے - پتہ بھی چلتا ہے یہاں لکھا ہے شیخ محمد اقبال -

مرزا ناصر احمد - میں نے کہا ہے شیخ محمد اقبال -

اٹارنی جنرل - شیخ محمد اقبال بہت common نام ہے میں یہی سوچ رہا تھا -

مرزا ناصر احمد - میں یہ کہتا ہوں کہ ہزارہا نام شیخ محمد اقبال رکھتے ہیں جس وقت شیخ محمد اقبال جو ایف اے میں پڑھ رہے تھے اسی تعلیمی ادارے میں علم حاصل کر رہے تھے انہوں نے سعداللہ کے متعلق ......

اٹارنی جنرل - اگر آپ definite ہیں کہ علامہ اقبال تھے میں آگے سوال نہیں پوچھتا ہوں -

مرزا ناصر احمد - میں definite ہوں -

اٹارنی جنرل - اگر آپ ۱۹۱۲ کہتے ہیں تو وہ صحیح ہوگا میں سوال نہیں پوچھتا -

مرزا ناصر احمد - ہاں صحیح ہے -

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہو گئی۔

F.9

اٹارنی جنرل ۔ اب مرزا صاحب مین کچھ عرض کرونگا پیشتر اسکے ایک بات کا جواب دین آپ مہربانی
کرکے عرض سن لیجئے اسکے بعد جو فرمائین ۔ پہلے تو یہ عرض کرنا جو آپ فتاوی پڑھنے وہ ایک دوسرے
کو مشتلات اپنے فرقے کہہ رہے ہین یہ کافر ہین وہ کافر ہین ۔ کافر اب یہ ہمارے عقیدہ کی بات
سمجھ کی بات ہے کہ اگر ہم کہین فلان آدمی کافر ہے وہ کافر ہے جو ہم کہتے ہین کہ ملت اسلامیہ
سے باہر ہے یا وہ کافر جیسے ہندو ہے ۔ اگر ہندو سے ایک مسلمان شادی کرتا ہے اسکی جو اولاد
ہوگی وہ ہم کہتے ہین یہ حرام کی اولاد ہے یہ شادی نہین ہے یہ زنا ہے اسی قسم کے فتوون
نے انہین کافر کر دئیے ہین ۔ یہ انکی ایک description جو legal description
ہم کہہ سکتے ہین اگر ایک ناجائز شادی ہو قانون کے مطابق شادی نہ ہو ۔ اولاد حرام کی ہوگی ۔
اسکو وراثت مین حق نہین ملے گا ۔ یہ ایک دوسرے کو کافر کہہ کر اس قسم کے فتوے دئیے ہین ۔ مین
سمجھتا ہون کہ گالیون توہین کی بات نہین ہوتی ۔

What are going to be consequences of this sort of marriage?

(کاروائی 1974/8/9 ص 81)

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہوگئی۔

F.9

اسلئے میں یہ سمجھوں گا قطع نظر اسکے کہ Back Ground کیا تھا جو آپ بتا رہے ہیں گالیاں
لوگ دیتے تھے ۔ اسکی بھی Relevancy نہیں تھی بلکہ میں نے عرض کرنا تھا کہ غزنویوں کی
طرف سے مرزا صاحب جو چیز ہمارا کوئی Relevant نہیں ہے کسی غزنوی کا انہوں نے حوالہ پڑھکر
نہیں سنایا ۔ مرزا صاحب نے یہ بات انکے متعلق کیوں کہی یا نہ کہی صرف تین شخصیتیں ہیں انکا
جواب آپ نے ضرور دیا اور Explain کیا میں آپکی توجہ ان سوالوں کی طرف دلاؤنگا جو آپ
نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ کو کہیں یا انہوں نے مرزا صاحب کے متعلق بات کہی انہوں نے انکو
ملعون کہا ملعون کا یہ مطلب ہوتا ہے ۔ اللہ کے سپرد کرنے اور اسپر اللہ لعنت بھیجے گا ۔ پھر
آپ نے رشید احمد گنگوہی صاحب کے متعلق کہا یا انہوں نے مرزا صاحب کی شان میں کچھ ایسے
شعر کہے جسکے جواب میں انہوں نے کہا۔ اس مہم کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ دجال ہے۔ یہ جواب میں
مرزا صاحب نے کہا ۔ اندھا ۔ شیطان ۔ دیو ۔ گمراہ ۔ ملعون ۔ سفیہ ملعون ۔ من المفسدین
وغیرہ وغیرہ لکھا ۔ یہ مرزا صاحب نے جواب میں لکھا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہ جو آپ نے کل دو شعر پڑھے تھے ۔

اٹارنی جنرل ۔ رشید گنگوہی کے متعلق ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ہاں ! ٹھیک ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ تو اس کے متعلق میں نے کہا کہ یہ الفاظ میں تاکہ آپ کو پھر یاد آجائے ۔ شاید
آپ نے نوٹ نہ کیا ہو ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ابھی یہاں مل جاتا ہے ۔ یہ میرے سامنے ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ اندھا ، شیطان ، دیو ، گمراہ ، سفیہہ ملعون ، من المفسدین ،

(کاروائی 1974/8/9 ص82)

یہ کاروائی بھی مولوی صاحب کی کاروائی کی نظر ہو گئی۔

F.9

[illegible] اس بارے میں۔ ابھی میں نے سوال پورا نہیں کیا ابھی میں عرصہ بیان کر رہا ہوں۔ اندھا شیطان، دیو [illegible] یہ الفاظ۔ یہ سارے عربی کے حصے میں استعمال ہوئے ہیں یا اردو کے حصے میں کیونکہ [illegible] الفاظ جو میں دیکھ رہا ہوں میرے خیال میں اردو میں بھی مرزا صاحب نے بعض عربی میں [illegible] کا ترجمہ ہوا۔

مرزا ناصر احمد: دیکھئے، سارے عربی میں ہیں۔

اٹارنی جنرل: اسلئے میں کہتا ہوں کہ آپ مولوی سعد اللہ کا نام لیکر مرزا صاحب نے لکھا ہے ان کے متعلق ہم سے یہ نظم سنائی جن کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ یہ علامہ اقبال کی ہے۔ ان کے بارے میں مرزا صاحب نے نام لیکر کہا کہ "بدکار عورت کا بیٹا"

مرزا ناصر احمد: نہیں کہا۔

اٹارنی جنرل: یعنی یہ لفظ نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں ہیں۔

اٹارنی جنرل: وہاں کیا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: سرکشی۔ ابن بغائی۔

اٹارنی جنرل: "یا ابن بغایا، اگر تو [illegible] نسل بدکاران۔" یہاں ایسا ترجمہ آپ کی کتاب میں ہے

مرزا ناصر احمد: ہاں کتاب میں ہے۔ لیکن یہ بانی سلسلہ کا ترجمہ نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: آپ کی جماعت کی طرف سے یہ کتاب published ہوئی ہے۔

مرزا ناصر احمد: معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ کرنے والوں کو اس وقت عربی کے معنے نہیں آتے تھے

اٹارنی جنرل: آپ کی انجمن کی کتاب published ہوئی ہے یہ آپ ہی کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور کئی سال سے چلتی آ رہی ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں تو تسلیم کرتا ہوں۔

اٹارنی جنرل: اگر یہ آپ کی کتاب نہیں ہے تو پھر

مرزا ناصر احمد: میں یہ تو تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری کتاب ہے، ترجمہ بھی ہمارا ہوا ہے

[illegible]

(کاروائی 1974/8/9 ص83)

مولوی صاحب نے اٹارنی جنرل کے سوال کو بھی بگاڑنے سے نہیں چھوڑا۔

اٹارنی جنرل: اندھا شیطان، دیو، گمراہ، ملعون، من المفسدین، مولوی سعد اللہ کو بدکار عورت کا بیٹا، یہ کیا ہے؟ مرزا صاحب کی، جو نبوت کے مدعی ہیں، یہ زبان؟

مولوی صاحب نے درج ذیل کاروائی میں سے بھی کچھ چھوڑ دی ہے۔ دونوں کاروائیاں آمنے سامنے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر: ابن بغائی، سرکش عورت کا بیٹا۔

اٹارنی جنرل: یا ابن بغایا، اے نسل بدکاران۔ یہ ترجمہ آپ کی کتاب میں ہے

مرزا ناصر: لیکن بانی سلسلہ کا ترجمہ نہیں۔

اٹارنی جنرل: آپ لوگوں کی شائع کردہ ہے۔

مرزا ناصر: ترجمہ ہم نے ہی شائع کیا ہے، ہماری کتاب ہے، ترجمہ بھی ہمارا ہوا ہے لیکن ابن بغایا کا غلط ترجمہ ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص144)

F.9

مولوی صاحب نے درج ذیل کاروائی میں سے بھی کچھ چھوڑ دی ہے اور کچھ اپنی طرف سے زیب داستان کے لئے شامل کر دیا ہے۔

۔دونوں کاروائیاں آمنے سامنے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: ما کان ابوک امرا سوء وما کانت امک بغیہ تفسیر کبیر اس میں ہے لم اک بغیتہ کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔ پھر آگے صفحہ 188 پر ایک جگہ آیا ہے وھی بغیتہ تمہاری ماں بھی بدکار نہ تھی۔ یہ بھی آپ دیکھ لیں۔

مرزا ناصر: یہ عربی کے لفظ ہیں' کئی معنی ہوتے ہیں۔ بغا کا معنی بدکار نہیں' بغیتہ اور چیز ہے' ابن بغا اور چیز ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص144)

اٹارنی جنرل: مولانا مفتی محمود آپ توجہ دلائیں۔

مولانا مفتی محمود: قرآن مجید میں ہے: ولا تکرھوا فتیتکم علی البغاء ان اردن تحصنا (سورہ نور' آیت 32' پارہ 18) یہاں بغا کا معنی کیا ہے۔

مرزا ناصر: عربی لفظ کے کئی ترجمے ہوتے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص144)

84

F.9

مرزا ناصر: عربی لفظ کے کئی ترجمے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کے معنی کیا ہیں جو مفتی صاحب نے سوال کیا ہے۔

مرزا ناصر: ابن بغا جب اس ضمن میں استعمال ہو تو اس کے معنی حرام زادہ نہیں بلکہ ہدایت سے دور اور سرکش۔

مولانا مفتی محمود: میں نے تو صرف قرآن مجید کی آیت کے بارے میں پوچھا ہے کہ قرآن کریم میں بغا کا جو لفظ ہے' اس سے مراد کیا ہے؟

مرزا ناصر: قرآن مجید نے ابن بغا کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا۔

چیئرمین: جو آیت مفتی صاحب نے پڑھی ہے' اس کا ترجمہ کر دیں۔ مفتی صاحب ایک دفعہ پھر پڑھیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص144)

(آیت)

جناب چیئرمین: اس کے معنی کیا ہیں جو مفتی صاحب نے سوال کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ابن بغا جب اس Context میں استعمال ہو تو اس کے معنی حرامزادہ نہیں ہے بلکہ ہدایت سے دور اور سرکش۔

مولانا مفتی محمود: میں نے تو صرف قرآن کریم کی آیت کے بارے میں پوچھا ہے کہ قرآن کریم میں بغا کا جو لفظ ہے۔ اس سے مراد کیا ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص84) جاری

F.9

مولانا مفتی محمود: ولا تکرھوا فتیتکم علی البغا ان اردن تحصنا۔

جناب چیئرمین: لفظی ترجمہ کریں۔ ذرا ایک منٹ رکیئے، گواہ کو آیت کا ترجمہ کرنے دیں۔

مرزا ناصر: لغت میں جب یہ فتح باب کے تعلق میں استعمال ہو تو اس کے معنی بدکاری کے ہیں۔

جناب چیئرمین: تفسیر نہیں، ترجمہ پوچھا ہے۔

مرزا ناصر: اپنی جو لونڈیاں ہیں تمہارے گھروں میں ان کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص145)

مرزا ناصر احمد: قرآن کریم نے ابن بغا کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا۔ محاورہ ابن بغا کا یہ بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: جو آیت مفتی صاحب نے پڑھی ہے اس کا ترجمہ آپ کریں۔ ایک منٹ دیں۔

مولوی مفتی محمود: (پڑھی آیت) یہ قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ لفظی کریں۔

جناب چیئرمین: ترجمہ لفظی کریں۔ Let it go on the record

اٹارنی جنرل: اچھا...

Mr. Chairman: Just a minute let this 'Ayat' be translated by the witness.

مرزا ناصر احمد: لغت عربی میں جب یہ فتح باب کے تعلق استعمال ہو تو اس کے معنی بدکاری کے ہیں۔

جناب چیئرمین: تفسیر بعد میں کریں پہلے اس آیت کا ترجمہ کر دیں۔ This is the question.

مرزا ناصر احمد: (پڑھی آیت) لفظی ترجمہ یہ ہوگا اپنی جو لونڈیاں ہیں تمہارے گھروں میں، انکو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ اگر وہ خود [illegible]

Mr. Chairman: Now the witness can add the explanation.

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ یہی ہے۔ لیکن ابن البغا عربی میں یہ معنی نہیں ہیں۔

[illegible]

F.9

مرزا ناصر احمد: یہ ٹھیک ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ یہی ہے۔ لیکن ابن البغایا عربی میں یہ معنی نہیں ہیں۔ اٹارنی جنرل: میں اب اسکو یہاں ایک منٹ کیلئے چھوڑتا ہوں۔ مرزا ناصر احمد: اگر آپ پسند کریں تو تین چار لغت کے حوالے دے دوں گا۔ اٹارنی جنرل: ابھی میں اس controversy پر نہیں آرہا۔ کیونکہ گالیوں کا ذکر آیا تو میں [illegible] اور Context میں جا رہا ہوں۔ جو لوگ یہ محسوس کر رہے تھے کہ انگریزوں کے خلاف [illegible] جنگ آزادی لڑی ان کے متعلق مرزا صاحب سے منسوب ہے — شاید یہ غلط ہو یا نہ ہو، میں ایسے کہہ رہا ہوں۔ یہ "ازالہ اوہام" [illegible] سے لیا گیا ہے اور انگریز کے مقابل [illegible] کا نام دیا گیا ہے۔ لکھا ہے کہ "ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کیا اور اس کا نام جہاد رکھا"۔ یہاں تو الفاظ ہیں چوروں قزاقوں اور حرامیوں [illegible] میں سمجھتا ہوں۔ مگر [illegible] میں حرامی چور کو نہ کہتے ہیں۔ یہاں یہ چور [illegible] mind میں [illegible] ایسا [illegible] ہے۔ 198 (کاروائی 1974/8/9 ص85) جاری	اٹارنی جنرل: اس کو چھوڑ دیں۔ "ازالہ اوہام" میں مرزا صاحب نے لکھا ہے "ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کیا اور اس کا نام جہاد رکھا"۔ ("ازالہ اوہام" مندرجہ "روحانی خزائن" ص 490، ج 3) یہاں چور، حرامی یہ گالیاں ہیں یا کوئی ایسے ہے۔ مرزا ناصر: میں چیک کروں گا۔

F.9

مرزا ناصر احمد — یہ context دوسرے ہندوستان کا —

اٹارنی جنرل — ہاں ٹھیک ہے —

مرزا ناصر احمد — (اپنے ایک ساتھی سے) نوٹ کرو جی ----

رہنے دیں ابھی یہ بار بار باتیں ہو رہی تھیں۔

اٹارنی جنرل — میں اس پہ آ رہا ہوں — پہلے ایک subject ختم ہو جائے —

اب مرزا صاحب — ایک چھوٹی سی گزارش یہ ہے کہ چند لوگوں نے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جو آپ نے پڑھ کر سنایا ہے، مرزا صاحب کے متعلق — اور آپ نے فرمایا ہے کہ اس زمانے میں یہ ایک قسم کا فیشن بھی تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف اس قسم کی زبان استعمال کر رہے تھے —

اور یہ ان کا مطلب بھی نہ ہوتا تھا —

مرزا ناصر احمد — یہ اگلا فقرہ میں نے نہیں کہا —

اٹارنی جنرل — ان کا یہ مطلب نہ ہوتا تھا جو ظاہری معلوم ہوتا ہے —

مرزا ناصر احمد — میں نے یہ نہیں کہا — میں نے کہا کہ یہ ان کو عادت پڑی ہوئی تھی ایسے الفاظ استعمال کرنے کی —

(کاروائی 1974/8/9 ص86) جاری

اٹارنی جنرل: گالیاں دینا آپ نے کہا کہ اس زمانہ میں یہ ایک قسم کا فیشن بھی تھا کہ ایک دوسرے کے خلاف اس قسم کی زبان استعمال کر رہے تھے۔

مرزا ناصر: میں نے کہا' ان کو عادت پڑی ہوئی تھی ایسے الفاظ استعمال کرنے کی۔

F.9

اٹارنی جنرل: تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک معمولی گناہگار انسان اور دوسری طرف نبی' ایسا نبی جس کا آپ کے ہاں کیا کیا تاثر ہے' وہ وہی زبان استعمال کرے' اس سے بھی سخت بعض جگہ زبان استعمال کرے۔ سر مرزا صاحب' میں بڑی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں آپ جواب دیں۔

اٹارنی جنرل: تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف تو ایک معمولی انسان گنہگار انسان دوسری طرف ایک نبی ایسا نبی جس کا آپ کی ... میں آپ کو تفصیل سے ... جس کے بارے میں کیا کیا لکھا جا چکا ہے وہ وہی زبان استعمال کرے اس سے بھی سخت بعض جگہ زبان استعمال کرے مرزا صاحب میں بڑی responsibility سے بات کررہا ہوں آپ جواب دیجئے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ہاں آپ بات ختم کریں اپنی پھر میں کہتا ۔

اٹارنی جنرل ۔ اگر غزنوی صاحب نے بڑی گالیاں دیں یہ زیادتی کی ان کو جواب دیتے تو میں سمجھ سکتا ہوں یہاں بعض الفاظ جو ہیں مولوی سعد اللہ کے بارے ہیں کہ بدکار عورت کا بیٹا بد گوہر خبیث منحوس لدھیانوی ... میں نے ان کو دیکھا ہے ممکن ہے احمدی نے بڑی مرزا صاحب کے متعلق بہت سے زیادہ الفاظ استعمال کئے ہوں مگر یہاں آپ نے پڑھ کر سنائے ہیں ان کی طرف سے تو ان سے تو مجھ پر یہ بات ظاہر نہیں ہوئی ..... مگر بہرحال سوال یہ ہے کہ ایک شخص ....

مرزا ناصر احمد ۔ یہ سعد اللہ کی گالیوں کا حوالہ کہاں ہے وہاں تو دیئے نہیں گئے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں نے آپ کو سنا دیا ہے ۲۸۲ ۔ ۲۸۱ انجام آتھم میں آپ نے Admit کر لیا تھا اس کو .....

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں نہیں اس نے پیچھا کیا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں جی، آپ نے ..... میں نے کہا کہ جو مرزا صاحب نے ان کے بارے میں .....

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ہاں .....

اٹارنی جنرل ۔ پیچھا کیا ہے یہاں جو لکھا ہوا ہے اور آپ نے admit کیا اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ بات نہیں تو .....

مرزا ناصر احمد ۔ یہ انجام آتھم ہے؟

اٹارنی جنرل ۔ ہاں جی صفحہ ۲۸۱ اور ۲۸۲ ..... آپ نے یہ کہا ہے کہ یہ الفاظ جو ہیں بدکار عورت کا بیٹا نہیں کہا اس کا مطلب ہے اس نے پیچھا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں ۔ ... ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص87) جاری

اٹارنی جنرل ۔ باقی باتوں پر میں ابھی آرہا ہوں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ذریعۂ ابتلایا کے متعلق اور ابتلا کے متعلق ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں وہ میں نے کہا ......

مرزا ناصر احمد ۔ ...... اور لعنت کے متعلق یہ تین باتیں ہوئی ہیں باقی .....

اٹارنی جنرل ۔ باقی بدگو، خبیث مفسد، ....

مرزا ناصر احمد ۔ ان یہ کہاں ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ آپ دیکھ لیجئے میں نے آپ کو حوالہ دیا ہے اور میرے خیال میں آپ نے Admit کرکے جواب دیا ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں نہیں ....

اٹارنی جنرل ۔ پھر آپ دیکھ لیں ان کو .....

مرزا ناصر احمد ۔ یہاں بار دیکھ لیتے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ بدگو، خبیث مفسد کروہ (آگے فارسی)

(کاروائی 1974/8/9ص88)جاری

F.9

یہ ہیں جی، صفحہ ۲۸۱ میں ۔

مرزا ناصر احمد۔ کل آپ نے انجام آتھم صفحہ ۲۸۲ کا حوالہ دیا تھا ۔

اٹارنی جنرل ۔ ۲۸۱ اور ۲۸۲ کا یہ دوسرے پہ آگے آجاتا ہے پھر ۔۔۔

مرزا ناصر احمد۔ ان ان اس میں یہ ہے

اٹارنی جنرل ۔ وہ تاکید ہے اس سے پہلے میں نے ۲۸۱ اور ۲۸۲ دونوں صفحے بتائے تھے آپ کو تو یہاں میں نے یہاں نوٹ نہیں کیں اور یہ ایک دوسرا ہو گیا ہے ناں آپ اس کو دیکھ لیں یہاں ۲۸۱ پر ہیں ..... مل گیا آپ کو یہاں لکھا ہے پر گولڑوی صاحب ۔

(کاروائی 9/8/1974 ص88) جاری

F.9

مرزا ناصر احمد۔ یہ نہیں الفاظ اس میں ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ بہت ہی سخت زبان استعمال کی گئی ہے اور سوال جو تھا

پڑھا کہ (من بد کم .... فارسی ....)

ایک آدمی کہتا ہے میں نبی ہوں ۔ ایک انسان ہے اور نبی بھی وہی زبان استعمال کرتا ہے اور

سب سے زیادہ سخت وہ زبان استعمال کرے تو پھر اسپر ذرا سوال آتا ہے کہ کیا یہ کیریکٹر نبی کا

ہوتا ہے کہ ایسی زبان استعمال کرے ؟

مرزا ناصر احمد۔ یہ تو پہلے انبیاء کی تاریخ ہمیں بتائے گی کہ ان کا کیریکٹر ہوتا ہے یا

نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ خیر وہ تو آپ نے ثابت ہونا ۔

مرزا ناصر احمد۔ نہیں نہیں پہلے انبیاء کی ان کی کتب سے ۔

اٹارنی جنرل ۔ کہ پیغمبروں کے لیے جائز ہے کہ ایسی زبان استعمال کریں ۔

(کاروائی1974/8/9ص89)جاری

F.9

اٹارنی جنرل ۔ کہ یعنی نبیوں کے لیے جائز ہے کہ ایسی زبان استعمال کریں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ نبیوں کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ گالیاں دیں لیکن نبیوں کے لئے ایک سرجن کے نشتر کی طرح نشتر استعمال کرنے کا نہ صرف جواز ہے بلکہ ضروری ہے ان کے لیے لیکن ایک غنڈہ بازار میں اگر استعمال کرتا ہے تو وہ ناجائز اور مستوجب سزا ہوتا ہے لیکن اس کے مقابلے میں آدھا سینہ چیر دیتا ہے Surgeon سارا نکال کر باہر پھینک دیتا ہے سرجن کو جو بات جو کلمہ سچا ہو جو مثالیں [illegible] ہے وہ چور کو چور کہتا ہے گالی نہیں ہے لیکن کوئی اور دوسرے کو چور کہے گالی بن جاتی ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ یعنی جو مرزا صاحب گالیاں دیں وہ صحیح وہ حقیقت ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں میں نے یہ نہیں کہا ۔ میں نے کہا ہے کہ انبیاء علیہ السلام کی تاریخ میں ہمیں پہلے اتنا ملتا ہے انکار جن کی باتیں قرآن کریم نے بھی بیان کی ہیں اور ان کی کتب جس شکل میں پائی موجود ہیں کہ ان کے سخت الفاظ جو سخت [illegible] ہیں دوسروں کو استعمال کرنے پڑتے ہیں اور

(کاروائی 1974/8/9 ص89) جاری

مرزا ناصر: پہلے انبیاء۔

اٹارنی جنرل: آپ کہنا چاہتے ہیں کہ نبیوں کے لیے ایسی زبان کے استعمال کی اجازت ہے۔

مرزا ناصر: گالیاں نہیں مگر بطور سرجن کے نشتر کے استعمال کی نہ صرف

146

اجازت بلکہ بعض جگہ ضروری ہو جاتا ہے۔ چور چاقو استعمال کرے تو مجرم مگر سرجن پورا پھوڑا باہر نکال دے تو اجازت ہے۔ اسی طرح کسی کو چور کہیں تو گالی لیکن اگر کسی کو مجسٹریٹ کہہ دے تو نہ صرف جائز بلکہ جس کو کہا وہ سزا کا مستحق۔

اٹارنی جنرل: یعنی مرزا صاحب نے جو گالیاں دیں، وہ صحیح اور وہ حقیقت پر تھیں۔ منحوس، لعین، شیطان، دیو، گمراہ، بدکار عورت کا بیٹا، کنجریوں کی اولاد، یہ گالیاں نہیں تھیں۔

مرزا ناصر: صحیح معنوں میں گالیں نہیں تھیں۔

F.9

وہ گالی نہیں ہوتی حقیقت حال ہوتی ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں یہ الفاظ استعمال ہوئے خبیث منحوس لعین شیطان یہ گالیاں نہیں تھیں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ان کے صحیح معنوں میں یہ گالیاں نہیں تھیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ بہت بہتر ہے جی ۔

مرزا ناصر احمد ۔ صحیح معنوں میں اسکی مثالیں میں دوں گا تب مقابلہ ہوگا ۔

اٹارنی جنرل ۔ تو یہ جو لکھا ہے آپ کہتے ہیں کہ خبیث منحوس لعین شیطان کا مطلب خبیث منحوس تھا شیطان نہیں ہوتا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ دیکھیں میں نے یہ نہیں کہا میں نے کہا ہے کہ عربی زبان میں ان الفاظ کے ان Contexts میں جو معنی ہو سکتے ہیں وہ جو ہیں اسکو جائز ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اس کے اندرون کو اپنا دیکھے ورنہ نہیں جائز اور پہلے انبیاء کی یہ سنت ہے یہی ہوتا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ جو مرزا صاحب وہ تو ——————

مرزا ناصر احمد ۔ میں آپ کو صحیح پہلے انبیاء کی لا دوں گا ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے کہا تھا مرزا صاحب .....

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں میں اسکو یہاں ریکارڈ کروانا چاہتا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ ریکارڈ کروا لیجئے مگر اب میرا دوسرا سوال جو ہے کہ میں نے کچھ حوالوں کا ذکر کیا تھا انہیں ہے کہ میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق .....

اٹارنی جنرل ۔ نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ ——————

مرزا ناصر احمد ۔ اسکو پڑھ کیا ہے اوپر لکھا دیتے ہیں یہ انجام آتھم کا صفحہ ۵۳ تھا ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں جی ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ ہے ۔

(کاروائی 1974/8/9ص90)

مرزا ناصر احمد: یہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد ۔ اس میں ایک مضمون عربی کا ہے اسکے اندر یہ نظم آتی ہے (عربی)

اس شعر میں الاعدا سے مراد وہ مصان دین ہیں جو سید المعصومین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت گندہ دہانی سے کام لیتے تھے آپ فرماتے ہیں ۔ (عربی)

انہوں نے گالیاں دیں اور ہم نہیں جانتے کیوں دیں کیا ہم اس محبت میں صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کریں یا اس سے کنارہ کریں ۔ اسی نظم کے شروع میں آپ نے اس کے معنی کیے ہیں "احب اللہ" سے مراد صلی اللہ علیہ و سلم ہے آپ فرماتے ہیں (عربی) ۔

اس کے معنی ہیں ان دو شعروں کے کہ ہمارا ایک محبوب ہے اور اس کی محبت سے ہم پیار اور مراتب اور منازل سے ہم بے رغبتی اور نفرت ہے ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں کہ ایسے جو صاف اور شفاف نہیں ہو سکتا وہ بھی ہمارے لیے منور ہو گیا ۔ طفیل .... اس کتاب میں .... جاری ۔

اس کتاب میں یہ تو نظم کا حصہ لیا تھا بڑی وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ دشمن اسلام حضرت محمد مصطفے صلی علیہ وسلم کے خلاف اسقدر آزار خواہی سے کام لے رہے ہیں ۔ دکھتی باتیں کر رہے ہیں گالیاں دے رہے ہیں اور اس کے لئے جو آیا ہے خبیث میں (عربی)

پہلے بھی انہوں نے کہا ہے خنزیر سے مراد دشمنان اسلام ہے وہ مراد ہے یہاں ۔ ایک آگے ہے ۔

ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں اس پر دوسرا حوالہ جو ہے ۔ . . . .

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی ۔

اٹارنی جنرل ۔ اسی پر آرہے ہیں ؟

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں اسی پر آرہا ہوں ۔

(کاروائی1974/8/9ص91)جاری

F.9

اس کتاب میں انہوں نے یہ بتایا — آپ نے فرمایا کہ یہ بدزبان پادری اور ان کی وہ عورتیں ہیں جو گھروں
میں جاکر مسلمانوں کو مرتد کرنے کیلئے اس قسم کی تبلیغ کرتی ہیں — آپ فرماتے ہیں۔ نجم الہدیٰ"

اسی کتاب میں —

"سو آپ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا — دین کیسی اوندھا ہو گیا — اور پادریوں نے
ظاہری دین کی نسبت کوئی دقیقہ اس کا اٹھا نہیں رکھا — اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
گالیاں دیں — اور بہتان لگائے اور دشمنی کی — اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدے میں کیسے سخت
ہو گئے ہیں اور کیسے تعصب سے آلودہ ہیں — اور اپنی باطل باتوں پر کیسے اتفاق کئے بیٹھے ہیں
اور تھوڑی مدت سے انہوں نے لاکھوں کتاب اور ... ایسی تالیفات کی ہے جس میں ہمارے دین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز گالیوں بہتان اور تہمت کے اور کچھ نہیں "

نجم الہدیٰ صفحہ ۶۲ کا حوالہ دے کر فرمایا

اور سیلاب کی طرح مسلمانوں کے دلوں میں وہ بہنے لگے — اور طرح طرح کی اختراعوں سے اس شہر
کے باشندوں کو دھوکے دینے لگے پھر اپنی عورتیں اس غرض کیلئے شریفوں کے گھروں میں بھیجیں — پس
اسلام پر وہ مصیبتیں پڑیں — جن کی نظیر پہلے زمانے میں نہیں — نجم الہدیٰ

یہ ساری جو ہے کتاب عیسائیوں کے متعلق ہے — یہ [illegible] کی طرف اشارہ کر رہی ہے ایک
تڑپ ہے دل میں کہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے آکر یہاں ہمارے ملک میں اس قسم کی باتیں کرنا شروع
کردی ہیں — حضرت خاتم الانبیاء کے خلاف ....

اٹارنی جنرل — میں کچھ عرض کر سکتا ہوں جی ؟

(کاروائی 1974/8/9ص92)

F.9

اٹارنی جنرل ۔ میں کچھ عرض کر سکتا ہوں جی ؟

مرزا ناصر احمد ۔ جی ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ نجم الہدای ۔ میں صفحہ ۱۸ پھر صفحہ ۲۰ ۔ آپ نے یہ فرمایا ۔ یہ کتاب جو ہے انہوں نے جو عیسائی [illegible] انہوں نے حملے کے جواب میں یہ باتیں کہیں ۔ یہاں وہ لکھتے ہیں کہ "اور میں نے اس رسالے کو [illegible] کے بھی [illegible] کیلئے تالیف کیا ہے اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کیلئے میں نے جلدی سے یہ کام کیا ۔ اور میں خادموں کی طرح اس کام کیلئے اسلامی جماعت کے کمزوروں کیلئے کھڑا ہوا کیونکہ میری دعوت کے قبول کرنے میں ان کے زن و مرد کی بھلائی ہے ۔ اگرچہ اپنی عبادت و زہد کی راہ میں [illegible] وقت ہوں ۔

پھر آگے فرماتے ہیں ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص92)

دونوں کاروائیاں آمنے سامنے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: بس ٹھیک ہے جی، مسئلہ حل کر دیا آپ نے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب نے کہا کہ میرے دشمن جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیا ہیں۔ ("نجم الہدیٰ" مندرجہ "روحانی خزائن" ص 53، ج 14)

مرزا ناصر: یہ عیسائیوں کو کہا، اعداء سے مراد عیسائی ہیں۔

اٹارنی جنرل: ان کو گالیاں دینا جائز ہے۔

مرزا ناصر: وہ حضور علیہ السلام کو گالیاں دیتے تھے۔

اٹارنی جنرل: گالی کا جواب گالی سے۔ اور پھر یہ کہ وہ حضور علیہ السلام کے دشمنوں کو نہیں، اپنے دشمنوں کو کہتے ہیں کہ پس میرے دشمن جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیا ہیں۔

مرزا ناصر: عیسائیوں کو کہا۔

F.9

• یہ میرا رسالہ مجھے میری قوم سے خارج ہے ۔ جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا اور یہ کہا کہ یہ کزاب ہے ۔ ...

مرزا ناصر احمد ۔ یہ انیس صفحہ ہے ؟

اٹارنی جنرل ۔ پہلے ۱۸ پر پھر ۲۰ پر ہے ۔ میں نے بتادیا ہے ۔

[illegible] page [illegible]

اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے خارج ہے ۔ صفحہ ۲۰ عربی سے ترجمہ ہے ان کا ۔

• جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا یہ کہا کہ کزاب کا جھوٹ ہے اور میری بات کو دروغ سمجھا اور گمان کیا کہ یہ بات بہتان ہے ۔ یک غلطی ہے میری متاع عزت کی کہ پاس میرے غم و اندوہ نے جو کمال تک پہنچا ہوا ہے مصیبت و غم خواری کی طرف مجھے تحریک کیا ۔ اور خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی نیتوں کو جانتا ہے ۔ اور انکے پوشیدہ بھیدوں پر اطلاع رکھتا ہے اور وہ تمام دنیا کے حالات سے آگاہ ہے ۔ اور میں اس رسالے میں اس بات کی طرف کچھ حاجت نہیں پاتا ۔ کہ مذہب اسلام کی حقیقت کے دلائل کر لکھوں " وہ آگے پھر لکھتے ہیں اور میں ۔

اور آپ نے جو کہا ہے کہ عیسائیوں کیلئے اور میرا یہ خیال ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ بات یہ ہیں آپکا جو سوال ہے وہ بتادیں مجھے تاکہ میں اسکا جواب دے دوں آپکا ۔

اٹارنی جنرل ۔ پہلا سوال یا کہ ابھی جو تھا ؟

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں نہیں ابھی جو تھا ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص93) جاری

F.9

	مرزا ناصر احمد۔ نہیں نہیں ابھی جو تھا ۔ اٹارنی جنرل ۔ ابھی جو آپ نے فرمایا ۔ میرے رسالے میں میرے مخالفوں کا ذکر کر رہے ہیں ۔ کہ " بیابانوں کے خنزیر ہو گئے ۔ انکی عورتیں کتوں سے بڑھ گئیں " آپ نے فرمایا کہ یہ اشارہ عیسائیوں کی طرف ہے ۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم پر ناجائز حملے کرتے تھے اسکے جواب میں یہاں یہ ظاہر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر اتنا ظلم کیا ۔ میری امت کے لوگوں نے ..... میں انکے متعلق یہ لکھ رہا ہوں ۔ مرزا ناصر احمد۔ میں اب سمجھا ہوں اور اسکا جواب بڑا واضح ہے اگر مجھے اجازت دیں ۔ ایک وضاحت ضروری ہے ساری کے خلاف Whole Sale Condemnation نہیں بلکہ ان میں سے وہ لوگ جو بد زبانی کرتے ہیں ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اور اسلام پر حملہ آور ہیں ۔" (کاروائی 1974/8/9 ص 93) جاری

"یہاں آپکی توجہ ایک عرض دینی گئی ۔ یہ بڑا واضح ہے اگر آپ جواب پڑھ لیں جو دیا تھا ۔

میں نے اسی لئے چھوڑ دیا تھا کہ وہ بڑا واضح تھا ۔

"اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے خطاب ہے ۔ قوم میری مخاطب ہیں ۔ آپ نے یہ فرمایا ۔

دین متین کی محبت میرے دل میں ہے اور میں اپنی قوم کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری اس قسم کے حملے

کرکے ہمارے خلاف یہ جال پھیلا رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ۔۔۔

اٹارنی جنرل ۔ اس سے پہلے صفحہ ۱۸ پڑھ لیجئے ۔ اسکے بعد صفحہ ۲۰ جو میں نے پڑھا ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ میں نے دو پڑھے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں ۱۸ صفحہ میں نے پڑھ لیا ہے ۔

"اور یہ کہ میں نے اس رسالے کو حجت کے پوری کرنے کیلئے تالیف کیا ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہماری کی حجت کے پوری کرنے ---

اٹارنی جنرل ۔ وہ میں نے کہا ۔

"میں نے اس رسالے کو حجت کے پوری کرنے کیلئے تالیف کیا اور اس امت کے غافلوں ---

مرزا ناصر احمد ۔ کی ہمدردی کیلئے ۔

اٹارنی جنرل ۔ [illegible] تاکہ وہ غلط فہمی جو میرے دماغ میں ہے وہ نہ رہے

اور اس امت کے غافلوں کی [illegible]

(کاروائی 9/8/1974 ص94)جاری

F.9

اٹارنی جنرل ۔ [illegible] may I تاکہ وہ غلط فہمی جو میرے دماغ میں ہے وہ نہ رہے

اور اس امت کے غافلوں کی [illegible]

اٹارنی جنرل: let me conclude and repeat تاکہ وہ غلط فہمی جو میرے دماغ میں ہے

وہ نہ رہے I would not waste your time [illegible] intervene

"اور میں نے اس رسالے کو جماعت کے بڑی کرنے کیلئے تالیف کیا ہے اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی

کیلئے میں نے جلدی سے یہ کام کیا اور میں خادموں کی طرح اس کام کیلئے اسلامی جماعت کے کندھوں میں

کھڑا ہوا کیونکہ میری دعوت قبول کرنے میں ان کے زن و مرد کی بھلائی ہے" یہ یہاں آجاتا ہے ۔ پھر ،

اسکے بعد جو آپ پڑھ رہے تھے ۔ کہ

"یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا" ان لوگوں سے جنہوں

نے انکی دعوت سے انکار کیا ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 94) جاری

F.9

مرزا ناصر احمد۔ اگر آپ اجازت دیں۔ میرا جواب پہلے بھی واضح ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"اور میں نے اسکو جمعرات کے دن شروع کرکے جمعہ کی صبح ختم کردیا۔ ایک دن میں تیار کردیا۔ بغیر اسکے کہ مجھے کوئی تفصیل پہنچتی" میں نے اس رسالے کو حجت کے پوری کرنے کیلئے تالیف کیا ہے"۔ حجت کے معنے ہم دے چکے ہیں۔ "عیسائی کے خلاف اسلام کے حق میں دلائل قاطعہ سے مرتب کرکے میں نے یہ رسالہ لکھا ہے اور اسکو شائع کیا۔ وہ جو دلیل ہے اسکو دلیل مخاطب عیسائی ہے ہماری قوم نہیں۔ ہماری قوم غافل ہے۔ میرے دل میں انکی ہمدردی ہے۔ اور حملہ عیسائیت کا جو ہے وہ لاکھوں مسلمان کہلانیوالوں کو جو دوسری جگہ پہنچ گیا ہے۔ عیسائی بنا چکا ہے۔ اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کیلئے" ان کے علم میں اضافے کیلئے ان کے سامنے یہ باتیں لانے کیلئے عیسائی اس وقت اس طور پر حملہ اور ہیں۔" میں نے جلدی سے یہ کام کیا۔" ایک دن میں یہ رسالہ کردیا"۔

"اور میں خادموں کی طرح اسلام کیلئے اس کام کیلئے اسلامی جماعت کے کمزوروں کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ کہ جو حملہ اور اسلام پر ہوتے ہیں ان میں سے جو کمزور ہیں ان کی طرف سے انکی ہمدردی میں عیسائیت کے مقابلے میں کھڑا ہوا ہوں۔"

"کیونکہ میری دعوت قبول کرنے میں انکے زن و مرد کی بھلائی ہے ہمدردی ہے۔ یعنی اگر سب متفق ہیں۔ اتفاق رکھیں نہ لیکن یہاں جو کہا گیا ہے وہ یہی ہے۔ میرے دل میں" امت مسلمہ کی ہمدردی ہے۔

(کاروائی 1974/8/9 ص95) جاری

F.9

سب متفق ہیں ۔ اتفاق رکھیں نہ لیکن یہاں جو کہا گیا ہے وہ یہی ہے۔ میرے دل میں " امت مسلمہ
کی ہمدردی ہے ۔ دجل سے کام لیا جارہا ہے ۔ سینکڑوں عیسائی بن رہے ہیں ۔ اس ہمدردی کے
نتیجہ میں عیسائیوں کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اپنے بھائیوں کیلئے لکھا ہے ۔ اپنے بھائیوں کیلئے
لکھا ہے تاکہ وہ اسکو پڑھکر عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کر سکیں ۔ اور ان کے اثر کو قبول نہ کرسکیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ اور صفحہ ۲۰ پر جو ابھی آپ فرمارہے تھے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ میں ابھی صفحہ بیس پر آرہا ہوں ۔ اب لیتے ہیں صفحہ ۲۰ ۔

" اور یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے " ان کے مخالف نہیں ہے ان سے تعلق رکھتا ہے ۔
ان کی ہمدردی میں یہ لکھا گیا ہے " جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا ۔ تاکہ ان کو پتہ لگے کہ میری
دعوت در اصل اسلام کے استحکام کیلئے ہے ۔ اسکو مضبوطی کیلئے ہے ۔ عیسائیوں کے خلاف جو میری دلیلیں
وہ دیکھیں گے انکو یہ سمجھ آئیگی جو انہوں نے انکار کیا .... " درست نہیں ہے اور میرا کلام

(کاروائی 1974/8/9 ص95) جاری

- ۹۶ -

اٹارنی جنرل ۔ انکار جو عیسائیوں نے کیا ؟

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ جو میری دعوت کو نہیں مانتے مسلمانوں میں سے ان کو یہ سمجھ آجائے
کہ میں عیسائیوں کے مقابلہ کیلئے کھڑا ہوا ہوں ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص96) جاری

دائیں طرف درج کاروائی کا اکثر حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

اٹارنی جنرل: اسی "نجم الہدیٰ" کے ص 18 اور ص 20 (مندرجہ "روحانی خزائن" ج 14) پر ہے اور میں نے اس رسالے کو حجت کے پوری کرنے کے لیے تالیف کیا ہے اور اس امت کے غافلوں کی ہمدردی کے لیے میں نے جلدی سے یہ کام کیا' پھر آگے فرماتے ہیں: یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کو کہا۔ (اس موقع پر بیگم اشرف خاتون نے کرسی صدارت سنبھالی)

مرزا ناصر: لیکن عیسائیوں کے خلاف ہے۔

F.9

اور جو لوگ مجھے اس وقت تک جھوٹ اور کزب سے منسوب کرتے ہیں ۔ میری بات کو دروغ سمجھا، اور
گمان کیا یہ بہتان اور بد ظنی میری ہتک عزت ہے پس میرا غم وا ندوہ جو کمال تک پہنچا ہوا ہے جسے
نصیحت اور غم خواری کی طرف میری تحریک تھی ۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی نیتوں کو جانتا ہے ۔
ان پوشیدہ بھیدوں کو بھلا رکھتا ہے۔ وہ تمام دنیا کے حالات سے آگاہ ہے میں اس رسالے میں اس بات
کی طرف کچھ حاجت نہیں پاتا کہ مذہب اسلام کی حقیقت کے دلائل لکھوں ۔ یا کچھ فضائل آنحضرت
کے بیان کروں ۔ وہ ایک بہت لمبا مضمون ہے ۔ مجملاً اسکے سامنے رکھ کر میں دفاع کررہا ہوں ۔ اسلام
کا علم ' اسکے سامنے رکھ کرمیں دفاع کررہا ہوں۔ اسلام کا علم اسکے متعلق میں نے ایک جگہ لکھا
ہے اسکا مطلب جو یہ ہو ، سخت الفاظ ، ہو ہی نہیں سکتے ۔ میں تو حیران ہو گیا کہ اب یہ
اعتراض کہاں سے آگیا ۔

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب آپ نے یہ Concede کیا ہے میرے خیال میں ممکن ہے میں غلط ہوں۔
یہ بات آپ مان چکے ہیں کہ جب وہ کہتے ہیں یہ میرا رسالہ میری قوم سے خاص ہے ۔ آپ کہتے
ہیں کہ یہ قوم سے مخاطب نہیں سمجھتے ۔ قوم کے بعد خاص جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا ۔ وہ
ان دوگوں کو مخاطب کر رہے ہیں قوم نہیں سے جنہوں نے ان کی دعوت سے انکار کیا ۔
میں نہیں کہتا کہ سارے خلاف ہیں ۔ میں اس Stage پر یہ عرض کررہا ہوں کہ اس فقرے میں عیسائیوں
کیساتھ ان لوگوں کو بھی شامل کیا گیا ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ بالکل نہیں ۔ بالکل میں نے نہیں مانا یہ Concede کیا ہے ۔

(اس موقع پر کرسی صدارت بیگم اشرف خاتون عباسی نے سنبھالی)

(کاروائی 1974/8/9 ص 97)

مرزا ناصر احمد ـ بالکل نہیں ـ بالکل میں نے نہیں مانا کہ Concede کیا ہے ـ

(اس موقع پر کرسی صدارت بیگم اشرف خاتون عباسی نے سنبھالی)

اٹارنی جنرل ـ پھر آپ اسکا مطلب بادی کرکے سمجھائیں " یہ رسالہ میری قوم سے خاص ہے ـ

جنہوں نے میری دعوت سے انکار کیا یہ کہا ، کذاب جھوٹا ہے اور میری بات کو دروغ سمجھا ـ کیا

انہوں نے انکو عیسائی Dogmas کرکے صرف عیسائیوں پر حملے کیے ـ عیسائیوں کو کہا کہ خنزیر ہیں ـ

مرزا ناصر احمد ـ انہوں نے جو سخت الفاظ استعمال کیے ہیں ـ انکی حدیث کے الفاظ ہیں ، پہلے

انبیاء کے طریق پر کیا ہے لیکن وہ الفاظ ساری کے خلاف استعمال کیے گئے ہیں ـ

اٹارنی جنرل ـ وہ ٹھیک ہے ـ میں کہتا ہوں انکے خلاف ......

مرزا ناصر احمد ـ مجھے بات ہی ختم نہیں کرنے دیتے ـ آپ یہ فرماتے ہیں کہ میرا یہ رسالہ ، میری

قوم کے اندر پیار پایا جاتا ہے ، میری قوم کے اندر پایا جاتا ہے ـ میری قوم سے خاص ہے ـ

جنہوں نے نہیں پہچانا ، مجھے جھوٹا اور کذاب کہا ـ لیکن اس رسالے کے لکھنے میں ان پر یہ واضح

[illegible] سمجھا گیا ہوں اور اس امت کا ایک روحانی

(کاروائی 1974/8/9 ص 97)

F.9

مقابلہ ہے ۔ اسے ایک جرنیل کی صورت میں ہماری کی اس زبردست یلغار کا جو اس وقت ہو رہی تھی

بروقت لڑا گیا ۔ اسے دین اسلام کی حقانیت اور دلائل کے زور سے نشانات و براہین سے ، عیسائیوں

کے کرنا چاہتا ۔ جب ساری قوم پر یہ بات واضح ہو گئی کہ میں عیسائیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے آیا ہوں

تو شاید وہ یہ سمجھنے لگے کہ میں کذاب اور جھوٹا دجال ہوں ۔ یعنی ہماری سب جنگ ان کو یہ سمجھانے

کیلئے کہ میں تمہارے خلاف کچھ نہیں کہہ رہا ۔

اٹارنی جنرل ۔ تو میں نے یہی صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب انہوں نے کہا کہ یہ میرا رسالہ

میری قوم سے سارا [illegible] جس نے میری دعوت سے انکار کرنے پر کہا کہ یہ کذاب اور جھوٹا ہے اور میری

دروغ سمجھی اور کتمان کیا یہ بہتان ہے ، میری ہتک عزت کی ۔ اسے آپ نے یہ فرمایا کہ اس پر انہوں

نے کچھ بھی نہیں کہا ۔ مسلمانوں نے انکا انکار کیا ۔ ان کے بارے میں یہ گالی والی کچھ بھی نہیں

ہیں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں، بالکل نہیں صرف عیسائیوں کے

اٹارنی جنرل ۔ یہ صرف عیسائیوں کے بارے میں ہے ۔ جب مسلمانوں نے مرزا صاحب کے بارے میں کہا کہ

کذاب اور جھوٹا ہے تو اسکا ......

مرزا ناصر احمد ۔ اسکا کوئی جواب بھی دیں دیا ۔

اٹارنی جنرل ۔ انکی انہوں نے ہتک عزت کی ، انکا کوئی جواب نہیں ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص98)

F.9

مرزا ناصر احمد۔ اسکا کوئی جواب ہی نہیں دیا ۔

اٹارنی جنرل ۔ انکی انہوں نے ... عزت کی ، انکا کوئی جواب نہیں ۔

مرزا ناصر احمد۔ کوئی جواب نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ کوئی جواب نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ اب میں آپکی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ میں نے کل آئینہ کمالات صفحہ ۵۴۷ میں مرزا صاحب کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا تھا جس میں لکھا تھا کہ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت تسلیم کرلی ۔ کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا ۔ یہ درست ہے یا نہیں ۔ یہاں تو صرف مسلمانوں کا ذکر آگیا ۔

مرزا ناصر احمد۔ یہاں "ذریۃ البغایا" کا لفظ استعمال ہوا تھا ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ درست ہے؟ ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص98) جاری

یہاں سے آئینہ کمالات اسلام کے حوالہ پر سوال وجواب شروع ہوتا ہے اس میں سے بھی مولوی صاحب نے اکثر حصہ حذف کر دیا ہے۔ جو حصہ انہوں نے درج کیا وہ نیچے متعلقہ حصہ کے سامنے درج ہے۔

چیئرمین: آگے چلیں۔ سمجھ گئے کیا کہتے ہیں یا کیا' بہرحال آگے چلیں۔

اٹارنی جنرل: کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت تسلیم کرلی۔ کنجریوں کی اولاد نے نہیں مانا۔ ("آئینہ کمالات" ص 547)

مرزا ناصر: مگر یہاں ذریت البغایا ہے۔

اٹارنی جنرل: بغایا کا کیا معنی ہے۔

F.9

-99-

مرزا ناصر احمد۔ یہ یہاں آیا ہے۔ جو جواب ابھی میں پہلے دے چکا ہوں "ذریتہ البغایا" کا اہتک

جو ترجمہ کیا گیا ہے وہ غلط ہے۔

اٹارنی جنرل۔ بدکار کنجریوں اور بدکار عورتوں کی اولاد کے معنے نہیں مانا۔

مرزا ناصر احمد۔ یہاں نوشی ترجمہ نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل۔ آپکی کتابوں میں کسی جگہ ترجمہ نہیں ہے؟

مرزا ناصر احمد۔ کتابوں میں؟ نہیں بالکل غلط۔

اٹارنی جنرل۔ دوسری بات یہ فرمائی ہے کہ قرآن شریف میں بغایا کے معنی ابھی ہیں۔ سوائے بدکار کے

نوشی اور با قرآن شریف میں دینی اور sense میں use ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد۔ کیسی sense میں استعمال نہیں ہوا۔ یہ قرآن کریم کا محاورہ ہی نہیں۔

اٹارنی جنرل۔ بغایا کس sense میں استعمال ہوا ہے۔

مولانا مفتی محمود۔ بغایا جمع ہے، بغیہ مفرد ہے۔

(عزیزی)

(کاروائی 1974/8/9ص99)جاری

تمام کاروائی چھوڑنے کے بعد صرف یہ درج کیا گیا ہے

مولانا مفتی محمود۔بغایا جمع ہے بغیہ کی۔بغیہ مفرد ہے۔

F.9

مرزا ناصر احمد ۔ مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ میں صرف آپ کے سوالات کے جواب دوں گا ۔

اٹارنی جنرل ۔ چونکہ بعض چیزیں جن سے واقف نہیں ہوں کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا کہ مولانا انصاری یا کوئی اور مجھے ارشاد کریں گے اور بعض چیزوں پر کمیٹی میں کسی وقت مولانا بھی آپ سے سوال پوچھیں گے ۔ یہ کمیٹی کی اتھارٹی کے مطابق ہے اگر میں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ اسکی اطلاع ہمیں کوئی نہیں ملی تھی ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپکو اطلاع کیلئے ضروری بھی نہیں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ پہلے کی اطلاع تو نہیں ملی تھی ۔

اٹارنی جنرل ۔ Attorney General کا یہ نیا rule

but he will assisted by any body who wants.

(کاروائی 1974/8/9 ص 99) جاری

مولانا مفتی محمود: بقایا جمع ہے۔ بقیۃ کی۔ بقیۃ مفرد ہے۔

مرزا ناصر: مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ صرف آپ کے سوالات کا جواب دوں۔

اٹارنی جنرل: بعض چیزوں سے میں واقف نہیں ہوں۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ مولانا انصاری یا کوئی اور مجھے مدد دیں گے اور بعض چیزوں پر کمیٹی میں سے مولانا ہی آپ سے سوال پوچھیں گے۔ یہ کمیٹی کی اتھارٹی کے مطابق ہیں۔

مرزا ناصر: اس کی اطلاع ہمیں کوئی نہیں ملی۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 147)

F.9

اپنی طرف سے کوئی سوال نہیں پوچھیں گے - میں [illegible] پوچھیں گے فرض کیجئے میں غلط جاتا ہوں ، میں کہتا ہوں کہ کوئی ایڈوکیٹ مزید سوال پوچھے - ... چیئرمین اور کمیٹی کی [illegible] سے یہ فیصلہ ہوا ہے -

مرزا ناصر احمد - میں تو اطلاع چاہتا .....

اٹارنی جنرل - اگر آپکو اعتراض ہے ......

مرزا ناصر احمد - میں تو صرف یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ مجھے اطلاع کوئی دی ہیں -

اٹارنی جنرل - تو اس لئے مفتی صاحب نے کہا اسکے متعلق آپ فرمانا چاہتے ہیں -

مرزا ناصر احمد - میں بڑے ادب سے مفتی صاحب سے یہ کہوں گا کہ "ذریۃ البغایا" کی بحث چونکہ لغت عربی سے تعلق رکھتی ہے - اس لئے کل اٹارنی جنرل صاحب کی وساطت سے آپکو لغت عربی حوالے دے دیئے جائیں گے -

اٹارنی جنرل - ان آیات کے -

مرزا ناصر احمد - ان آیات کے بارے -

اٹارنی جنرل - اس سوال پر جب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر جو ہیں ...... بدکار ہیں کنجریوں کے ......

(کاروائی1974/8/9ص100)جاری

مرزا ناصر: میں بڑے ادب سے مفتی صاحب سے یہ کہوں گا کہ ذریت البغایا کی بحث چونکہ عربی لغت سے تعلق رکھتی ہے۔ مولانا مفتی محمود بتایا _ بغیتہ کی جمع ہے۔ بغیتہ کا ترجمہ لغت میں' قرآن مجید میں ہر جگہ بدکار ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔147)

F.9

دعوت کی تصدیق کی مگر جو بھی ...... بغایا یعنی کنجریوں کے ----

مرزا ناصر احمد۔ نہ یہ غلط بات ہماری طرف منسوب نہ کریں ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں کہتا ہوں جو لکھا گیا ہے ۔

مرزا ناصر احمد۔ ذریتہ البغایا یہ کریں ۔

اٹارنی جنرل ۔ جو بھی مطلب ہو وہ ۔ انکی اولاد ہے ....

مرزا ناصر احمد۔ نہیں نہیں ۔ کسی کی اولاد نہیں بھی ذریتہ البغایا ۔

اٹارنی جنرل ۔ کسی نے مجھے نہیں مانا ۔

مرزا ناصر احمد۔ عربی کا لفظ استعمال کریں تاکہ جھگڑا نہ رہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو آپ بیان کریں گے ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 100)

F.10

"میرا سوال صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا ۔ کل مسلمان کون تھے اور کب انکو قبول کیا ۔ اب میں سوال اور بھی واضح کردوں ۔ یہاں تک میں آپ سے سوالات پوچھتا رہا ہوں اس سے یہ اندازہ ہوا کہ ۱۹۰۱ میں وہ ۱۸۰۰ یا ۱۹۰۰ احمدی تھے ۔ ۱۹۰۵ میں جب مرزا صاحب کی وفات ہوئی تو ہمارے ریکارڈ میں ۱۹ ہزار کے قریب احمدی تھے جنہوں نے انکو قبول کیا ۔ تو جب یہ کہتے ہیں کہ کل مسلمانوں .... میں عرض کررہا ہوں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ جی ۔

اٹارنی جنرل ۔ کہ جو ہمیں facts and figures ملی ہیں جنکے مطابق میں غلط بھی ہو سکتے ہیں آپکے اندازے کے مطابق ۴ لاکھ تھے جب مرزا صاحب کی وفات ہوئی ۔ پھر میں نے پوچھا اگر ۴ لاکھ تھے آپ نے خود ہی رپورٹ دی تھی باؤنڈری کمیشن کو کہ اس وقت دو لاکھ تھے ۔ اس وقت تو یہ سوال contradictory ہے میں اس میں نہیں جاتا ، کوئی بھی تعداد ہو ۔

مرزا ناصر احمد ۔ باؤنڈری کمیشن میں دو لاکھ کی کوئی figures نہیں آئی ۔

اٹارنی جنرل ۔ اڑھائی لاکھ ۔

مرزا ناصر احمد ۔ نہیں اڑھائی لاکھ کی بھی نہیں آئی ۔

Half a million does not mean

Attorney General: In the whole Subcontinent, Sir.

(کاروائی 1974/8/9 ص 101) جاری

یہاں سے احمدیوں کی تعداد کے حوالہ سے سوال وجواب شروع ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.10

مرزا ناصر احمد۔ نہیں آدھی لاکھ کی بھی نہیں آئی ۔

Half a million does not mean

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

Attorney General: In the whole Sub-continent, Sir.

مرزا ناصر احمد۔ وہ تھوڑی رہ گئے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ ان کا تو ۲ لاکھ سہی ۔ یعنی ۲ لاکھ ۱۹۲۷ میں ۔ ۱۹۰۸ میں یہ آپکی

Contradiction ہے ۔

مرزا ناصر احمد۔ میری کوئی Contradiction نہیں ۔ بالکل Contradiction نہیں ہے

اس لئے کہ میں نے کہا کہ مردم شماری نہیں ہوئی اور مختلف آدمیوں نے مختلف اوقات میں مختلف اندازے

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

لگائے ۔ Contradiction کونسی آگئی ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے بجا فرمایا ۔ آپ نے یہ کہا جب میں نے کہا کہ Census کے مطابق

۱۹۰۰ میں احمدیوں کی تعداد ۱۹ ہزار ہے ۔ آپ نے کہا کہ آپکے اندازے کے مطابق اور آپکی

[illegible] کے مطابق ۳ لاکھ [illegible] ۔ ایک بات ۔ پھر آپ اب فرمار ہے ہیں کہ ۱۹۲۷ [illegible]

(کاروائی 1974/8/9ص 101)جاری

F.10

ہیں جو آپ نے mere figures دی ہیں Half a million in the whole Subcontinent
اور بہت کم وہاں رہ گئے - تو پھر بھی ۲ لاکھ ، ساڑھے چار لاکھ کے قریب بن جاتے ہیں -

مرزا ناصر احمد - جو میں نے mere figures دی ہیں - وہ مردم شماری کی نہیں تھیں -

اٹارنی جنرل - میں نہیں کہہ رہا آپکی mere figures کہہ رہی ہیں کہ ۱۹۰۸ میں اور ۱۹۲۷ میں آپکی mere figures ہی ہیں -

مرزا ناصر احمد - اندازے سے -

اٹارنی جنرل - اندازے سے -

مرزا ناصر احمد - نہیں نہیں ۱۹۰۸ میں اندازہ کرنے والا ایک گروہ ہے اور ۱۹۲۲ میں اندازہ کرنے والا دوسرا گروہ ہے -

اٹارنی جنرل - آپکی طرف سے ہے - آپکے مختلف گروہوں کے -

مرزا ناصر احمد - میں نے اس واسطے کہا تھا مردم شماری کوئی نہیں ہوئی -

اٹارنی جنرل - مردم شماری نہیں ہوئی ، آپ نے خود کہا ہے -

مرزا ناصر احمد - اس واسطے یہ exact figures نہیں دی جا سکتیں - مختلف اوقات میں مختلف انسانوں نے مختلف اندازے کئے اور جب دو مختلف آدمی مختلف اندازے کرتے ہیں - تو اسکو کوئی زبان contradict نہیں کرتی -

(کاروائی 1974/8/9 ص 102) جاری

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.10

مرزا ناصر احمد۔ اس واسطے exact figures نہیں دی جا سکتیں ۔ مختلف اوقات میں
مختلف انسانوں نے مختلف اندازے کئے اور جب دو مختلف آدمی مختلف اندازے کرتے ہیں ۔ تو اسکو کوئی
زبان Contradict نہیں کرتی ۔

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب میں اس سوال پر جانا نہیں چاہتا مگر کیونکہ آپ یہ کہہ رہے ہیں ۔
میں صرف جو چیز ریکارڈ پر آچکی ہے اسکی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ کہ میں نے کہا تھا
۱۹۰۸ میں مرزا صاحب کی وفات کے وقت Census رپورٹ کے مطابق احمدیوں کی تعداد ۱۹ ہزار
کے لگ بھگ ہے ۔ less than 19000, the Report says
پھر اسکے بعد آپ نے فرمایا نہیں کہ ہمارے اندازے کے مطابق ۴ لاکھ کے قریب تھی ۔ اچھا ۔ پھر
اب میں نے کہا کہ ۱۹۴۷ میں آپ نے خود جو figures دی ہیں اپنے اندازے کے مطابق وہ
or half a million in the whole sub continent
۴ ، ۵ لاکھ میں کہا پاکستان میں آگئے ہوں گے ، آدھے آگئے ہوں گے ۔ آپ نے کہا ہے بہت
زیادہ آگئے ہیں کم رہ گئے ہیں ۔

215

(کاروائی 1974/8/9 ص102) جاری

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.10

-103-

But it remains 4 Lakhs - [illegible] 4 / 5 Lakhs

اسکو ہم چھوڑ دیں ۔ فی الحال میں پوچھ رہا ہوں ۴ لاکھ تھے یا دو لاکھ تھے مرزا صاحب

کے زمانے میں کل مسلمان تو اس وقت اتنے نہیں تھے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ کیا جی ۔

اٹارنی جنرل ۔ مسلمان اس نقطہ نظر سے کہہ رہا ہوں جو ہم define کر رہے ہیں جو محمد اور

خدا کو مانتے ہیں ۔ امت اسلامیہ کی definition میں جو آتے ہیں اس وقت وہ صرف ۱۹ ہزار تھے

یا ۴ لاکھ تھے یا جو مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ کل مسلمانوں نے قبول کر لیا تو ان سے مراد کیا تھی ؟

احمدیوں کی تھی یا باقیوں کو مسلمان نہیں سمجھا تھا ۔ میں آپ سے یہ سوال پوچھ رہا ہوں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ کل مسلمان مجھے قبول کر لیں گے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں یہ نہیں ہے ۔ مسلمان مجھے قبول کر لیا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا کہاں لکھا ہوا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میرے پاس یہ الفاظ ہیں جنکا ترجمہ کرا ہوا ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ جو میرے پاس عربی کے الفاظ ہیں ۔ الذین ۔ (عربی)

.... یہ مزارع ہے ۔ وہ لوگ قبول نہیں کریں گے جن کے متعلق زیادہ تفصیل سے

دوسری جگہ آتا ہے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور ساری دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گا سوائے ان چند کے جنکی کوئی حیثیت دنیا میں نہیں رہے گی ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص 103) جاری

یہاں سے آئینہ کمالات اسلام کے حوالہ سے سوال وجواب شروع ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے اس میں سے بھی اکثر حصہ حذف کر دیا ہے۔ جو حصہ انہوں نے درج کیا وہ نیچے متعلقہ حصہ کے سامنے درج ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب کہتے ہیں کہ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کیا تو ان کے زمانہ میں 1908ء میں مردم شماری کے مطابق قادیانیوں کی تعداد انیس ہزار تھی۔ تو کیا کل مسلمان اتنے تھے یا جو نہیں مانتے وہ مسلمان نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 147)

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گا سوائے ان چند کے جنکی کوئی حیثیت دنیا میں نہیں رہے گی -

کیا

اٹارنی جنرل - یہ آپکا مطلب ہے کہ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا اور میری دعوت کی تصدیق

کر لی - یہ ترجمہ جو میں سنا رہا ہوں [illegible] سکتی ہے [illegible] ہو - [illegible] مطلب ہے کہ future میں

مرزا ناصر احمد - کر لیا مضارع میں ہی نہیں - کرے گا ہے -

اٹارنی جنرل - تسلیم کر لیا ہے -

مرزا ناصر احمد - نہیں نہیں - یہاں کوئی نہیں ہے -

اٹارنی جنرل - آپ پڑھ کر سنا دیں -

مرزا ناصر احمد - (عربی)

یہاں دیکھے گا وہ اپنی شکر کی نگاہ ، قبولیت کی نگاہ سے ..... جیسے مضارع میں - دیکھے گا

اور ..... وہ اس سے [illegible] فائدہ حاصل کرے گا اور مجھے قبول کرے گا اور میری تصدیق کرے گا [illegible]

(کاروائی 1974/8/9 ص 103) جاری

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

-104-

اسکے جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگائی ہے وہ قبول نہیں کریں گے - سارے مضارع کے صیغے
چلے آرہے ہیں اور حال اور مضارع اور یہاں مضارع سے مراد -

اٹارنی جنرل - ٹرانسلیشن اس میں ہوگی -

مرزا ناصر احمد - اس میں تو ٹرانسلیشن دے دی ہیں -

اٹارنی جنرل - کوئی اور ٹرانسلیشن -

مرزا ناصر احمد - میں لغات عربی اور نحو سے جو عربی کے حوالے ہیں وہ نکال کر لاؤں گا - یہ
نوٹ کرلیں کہ لانے ہیں -

اٹارنی جنرل - کل مسلمانوں کے جو الفاظ آگئے تو اسکے ساتھ ہی میں نے آپ سے پرسوں عرض کیا تھا
اور آپ نے نوٹ فرمایا تھا کہ آپ جواب دیں گے - وہ صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد کا ایک حوالہ
دیا تھا جس میں مرزا صاحب اپنی کتابوں میں مسلمانوں کو ذکر کرتے ہیں تو انکا مطلب یہ ہے کہ وہ
لوگ جو اسلام اور مسلمان کا دعویٰ کرتے ہیں - میں نے آپکا پھر سنا دیا آپ [illegible]
اسکا جواب دے دیں -

مرزا ناصر احمد - اسکا جواب بھی آچکا ہے -

میری ایک ادب سے گزارش ہے، اگر کوئی صاحب مثلاً سیکرٹریٹ میں سے جو متعلقہ ہوں تو وہ
یہی نوٹ کرلیا کریں - تاکہ آپ کو شبہ نہ رہے کہ میں نے جواب دینے سے احتراز کیا -

(کاروائی 1974/8/9 ص104) جاری

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہاں سے اٹارنی نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ایک حوالہ سے نیا سوال شروع کیا ہے۔ مولوی صاحب نے اس کی کاروائی میں سے بھی اکثر حصہ درج ہی نہیں کیا۔ جو کیا وہ بھی محرف طور پر۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر: یہ دوسری طرف جا رہے ہیں۔
اٹارنی جنرل: دوسری طرف نہیں' مرزا محمود نے بھی یہی لکھا کہ جہاں کہیں مرزا صاحب نے مسلمان کا لفظ استعمال کیا ہے' تو اس سے مراد ظاہری مسلمان ہیں اور مرزا نے بھی لکھا کہ جو اسلام کے دعویدار ہیں' حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔147، 148)

F.10

مرزا ناصر احمد - اسکا جواب بھی آچکا ہے -

میں ایک ادب سے گزارش ہے ، اگر کوئی صاحب مثلاً سیکرٹریٹ میں سے جو متعلقہ ہوں تو وہ
بھی نوٹ کرلیا کریں ۔ تاکہ آپ کو شبہ نہ رہے کہ میں نے جواب دینے سے احتراز کیا -

اٹارنی جنرل - میں نے سب اس لئے نوٹ کئے - معاملہ لمبا ہوتا چلا رہا ہے ، تاہم آگے ہوتے چلا
جارہا ہے اور جو بھی اب سوالات کے جواب آرہے ہیں ایک ایسا
رگیا ہے کیونکہ ایک چیز آتی ہے پھر حوالے نہیں ملتے تو دوسرے مضمون کی طرف چلے جاتے ہیں -
تو اس لئے وہ خاصہ ... تک نہ ہو تو ... کی شکل ٹھیک نہیں آتی - پتہ نیا
ڈکل بن گئی ہے - ۱۵ میں نے نوٹ کئے ہیں جن میں سے تین پر پہنچے ہیں -

مرزا ناصر احمد - میں سمجھتا ہوں تین پر پہنچے ہیں -

اٹارنی جنرل - میرے پاس حوالے لکھے ہوئے ہیں -

مرزا ناصر احمد - ۱۵ ! اگر تو میں دارث سے ،

اٹارنی جنرل - آپ بھی کام کر رہے ہیں - آپ بھی نوٹ کر رہے ہیں - قول الفصل کا تیار ہے -

مرزا ناصر احمد - ڈیلیگیشن کے ایک دو ممبر کا خیال ہے کہ اس کا جواب مل چکا ہے -

217

(کاروائی 1974/8/9 ص 104) جاری

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

-105-

نہیں آیا۔

اٹارنی جنرل: آپ نے کہا کہ بشیر الدین محمود صاحب کا نہیں ہے صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کا ہے ایک تو اور اتھارٹی جس کو آپ نے رد کر دیا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو بالکل perfect ہے۔

اٹارنی جنرل: یہ وہ نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ کہا ہے؟

اٹارنی جنرل: یہ جو ہے وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں یہ انہوں نے کہا تھا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب مرزا صاحب اپنی تحریروں میں لکھتے ہیں "مسلمان"، تو کہتے ہیں کہ اس کا مطلب مسلمان نہیں ہے اسکا مطلب وہ لوگ ہیں جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: یہ نہیں۔ یہ تو میرے ذہن میں بھی نہیں ہے یہ حوالہ تو میرے ذہن میں بھی نہیں آ رہا۔

اٹارنی جنرل: یہ ایک اور کتاب ہے خلوت الفضل اس کے صفحہ ۱۴ پر یہ لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو۔

مرزا ناصر احمد: یہ صفحہ کون سا ہے۔

اٹارنی جنرل: صفحہ ۱۲۶ جلد ۱۲ (Review of Religion)

(کاروائی 1974/8/9ص105) جاری

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

مرزا ناصر احمد ـ یہ صفحہ کون سا ہے ـ

اٹارنی جنرل ـ صفحہ ۱۲۶ جلد ۱۲ (Review of Religion)

مرزا ناصر احمد ـ یہ ان کیا ہے ـ

اٹارنی جنرل ـ یہ جو ۱۲۶ صفحہ پر آخری دس لائنیں ہیں وہاں آثار ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے کہ میں میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق "مسلمان" کا لفظ دینے کو لوگ دھوکہ نہ کھائیں اس لئے میں نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے ایسے الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں "نہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں تا جہاں کہیں بھی "مسلمان" کا لفظ ہو تو اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان ـ

مرزا ناصر احمد ـ یہ تو بڑی لمبی چوڑی بحث ہو گئی ـ

اٹارنی جنرل ـ آپ اگر دیکھیں تو سکتا تو نکال کر لیجئے ـ

مرزا ناصر احمد ـ یہ الفاظ جو آپ نے پڑھے ہیں وہ تو یہاں نہیں

اٹارنی جنرل ـ جی، میں کہہ رہا ہوں ـ

(کاروائی 1974/8/9 ص105) جاری

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

مرزا ناصر احمد ۔ ذہین ذہین میں نہیں بولتا ۔

Attorney-General:- Mirza Sahib, I want the very fair [illegible] and you are not misunderstood.

direct direct

تو پھر میں نے [illegible] مسلمانوں کا نام آ گیا ۔ [illegible] ذکر آ گیا

نہ احمدیوں نے میری دعوت قبول کر لی اور میری دعوت تسلیم کر لی سوائے ان کے کہ جو بھی آپ عربی میں ان کا ترجمہ کریں گے

مرزا ناصر احمد ۔ ٹھیک ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ پھر اس کے بعد آپ نے یہ کہا کہ :....

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

مرزا ناصر احمد ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ کر لی میں نے کہا کر لیں گے

اٹارنی جنرل ۔ میں نے یہ کہا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ آپ نے یہ کہا اور میں نے یہ جواب دیا

اٹارنی جنرل ۔ اسکے بعد پھر میں نے آپ کی توجہ دلائی کہ اگر مسلمان سے آپ کا

مطلب مسلمان ہے پھر ان اور بشیر احمد صاحب جو کہہ رہے ہیں کہ مرزا صاحب جب مسلمان کا لفظ

(کاروائی 1974/8/9 ص106) جاری

F.10

-107-

استعمال کرتے ہیں تو اسکا مطلب یہ نہیں لفظی معنی باقی معنی تو اور ہوں گے مسلمان کا مطلب مسلمان
نہیں مسلمان کا مطلب وہ لوگ ہیں جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہوں آپ نے کہا کہ لفظی ٹھیک ہے
مگر اصلی معنی یہ نہیں ہیں وہ تو آپ تفصیل سے بتلا دیں گے اب میں یہاں آپ سے کہہ رہا ہوں
کہ دعویٰ جب آ گیا اسلام کا اور پھر Next ہوا آتا ہے تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام
نا کرتے ہوں یہ کلی ترک کرنا پڑے گا۔ وہ کہتے ہوں کہ میں نے بعض دفعہ مسلمان کا لفظ استعمال کیا
اور بعض دفعہ یہ لفظ استعمال کیا کہ دعویٰ اسلام کا کرتے ہوں یہ حاشیہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۲۷ پر تو
اس سے بھی آپ یا اگر جواب تیار نہیں ہے تو ---

مرزا ناصر احمد — یہ میں ابھی دیکھ لیتا ہوں یہ صفحہ ۱۲۶ کے بعد ہے

اٹارنی جنرل — نہیں جی یہ صفحہ ۲۷ پر ہے۔

مرزا ناصر احمد — یہ کس کی کتاب کا ہے

اٹارنی جنرل — یہ حاشیہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷ ہے

مرزا ناصر احمد — یہ ٹھیک ہے یہ چیک کر لیں گے۔

اٹارنی جنرل — اسے چیک کر لیں اور پھر میں نے مرزا صاحب یہ بھی عرض کیا تھا
انوارالاسلام صفحہ ۳۰ کہ جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہو گا تو صاف سمجھا جائیگا۔ کہ اس
کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے یہ آپ نے نوٹ کیا تھا (ابھی)؟

(کاروائی 1974/8/9ص107)

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

اٹارنی جنرل ۔ اسے چیک کر لیں اور پھر میں نے مرزا صاحب یہ بھی عرض کیا تھا

انوارالاسلام صفحہ ۳۰ کہ جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہو گا تو صاف سمجھا جائیگا ۔ کہ اس

کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے یہ آپ نے نوٹ کیا تھا ابھی مرزا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہ میں دیکھ رہا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ اسکا جواب تیار ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ میں دیکھ رہا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ پھر تمہیں اکٹھے سنا دیں کیونکہ ایک اور بھی میں پڑھ کر سنا دیتا

ہوں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہمیں یہ ولد الحرام اور ذریۃ البغایا یہ نوٹ ہے پتہ مل گیا ہے۔

یہ فرماتے ہیں انوار الاسلام میں کہ اگر کسی کو ایسا ہی اسلام کے دشمن اور عیسائیت کی طرف میل ہے

اور ہر صورت عیسائیوں کو فتح یاب بنانا چاہتا ہے تو اب اصلاح کے سوا اور تمام راہیں بند ہیں ۔ وہ

ناحق کسی کو ولد الحرام کہتے ہیں ۔ وہ حرام زادہ نام رکھتے ہیں بلکہ جو شخص اس سیدھے اور صاف

(کاروائی 1974/8/9 ص107)

یہاں سے انوار الاسلام کے حوالہ پر بحث شروع ہوئی۔ اس کا بھی اکثر حصہ درج نہیں کیا گیا۔

مرزا ناصر: یہ دوسری طرف جا رہے ہیں۔

چیئرمین: چلیں آگے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب نے کہا کہ جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا' اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔

مرزا ناصر: فتح سے مراد اسلام کی۔

اٹارنی جنرل: ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ دوسرے جملے میں جو اسلام کی فتح کا قائل نہ ہو' وہ ولد الحرام ہے۔

مرزا ناصر: عیسائیوں کے خلاف ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔148)

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	-108- فیصلے کو چھوڑ کر زبان درازی سے باز نہیں رہے گا پھر وہ آپ اپنے تمام نام اختیار کرے گا ہم نہیں کہتے اور ذریۃ البغایا ۔۔۔
	اٹارنی جنرل ۔ جو مجھے کہتے ہیں وہ ہے ۔ مرزا ناصر احمد ۔ نہیں نہیں اس کا ذریۃ البغایا کا مطلب سرکش کا ہے اس کے معنی یہ ہیں جو آپ نے لکھے ہیں بانی سلسلہ احمدیہ نے خود لکھے ہیں وہ سرکش کے لکھے ہیں لیکن اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں جیسا کہ کس کے معنی ولد الحرام کے ہیں تو اس کا علاج نہ بانی سلسلہ احمدیہ کے پاس ہے
یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	نہ میرے پاس اور نہ کسی اور کے پاس تو جس معانی میں لکھنے والا کہتا ہے کہ میں نے اسکو استعمال کیا ہے اس معانی کو نہیں چھوڑنا پڑتا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ سلسلہ سوال یہ تھا اور ابھی میں نے آپ کو حوالہ پڑھ کر بھی سنایا
یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	تھا کہ جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اسکو ولد الحرام بننے کا شوق ہے ۔ یہ سارا اسی Context میں ہے ۔ مرزا ناصر احمد ۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس میں وقت یہ پڑ گئی ہے کہ ہماری فتح سے مراد لی جاتی ہے بانی سلسلہ احمدیہ کی فتح اور ہم مراد لیتے ہیں اسلام کی فتح ۔
	(کاروائی9/8/1974ص108)

F.10

اٹارنی جنرل ۔ نہیں نہیں اس کے لئے آپ کی توجہ کرلئے میں نے ایک حوالہ بھی اس کے
ساتھ پڑھ کر سنایا تھا یہ ہے آپ کے خلیفہ ثانی کا کہ ہم فتح یاب ہوں گے اور ضرور تم مجرموں کی
طرح ہمارے سامنے پیش ہو گے اور اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہو گا جو فتح مکہ کے دن
ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ اسکا جواب میرے پاس تیار ہے کہ یہ ہے ہی نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے کہا کہ یہ ہے ہی نہیں ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ہاں یہ بتایا گیا ہے جو حوالہ جس اخبار کا دیا ہے اسمیں یہ
ہے ہی نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ جو میں نے آپ کو پڑھ کر سنایا ۔ ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں جی ۔ یہ الفضل تین جولائی ۱۹۵۲ء کا آپ نے حوالہ دیا ہے ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص108)

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

-109-

مرزا ناصر احمد — یہ الفضل ۳ جولائی ۱۹۵۲ء کا حوالہ دیا ہے؟

اٹارنی جنرل — جی ہاں —

مرزا ناصر احمد — الفضل نمبر ۳ جولائی ۱۹۵۲ء کا ہے اسمیں اس وقت کا کوئی حوالہ موجود نہیں —

اٹارنی جنرل — کسی اور الفضل میں ہے یا نہیں؟

مرزا ناصر احمد — ہمارے علم میں .....

اٹارنی جنرل — اس پر مرزا صاحب مجھے یاد آیا ہے پیشتر اسکے کہ یہ مضمون ختم ہو آپ نے فرمایا ہے جو قصیدہ مرزا صاحب کی تعریف میں اکمل صاحب نے لکھا ہے جو میں نے کہا ہے جو مجھے انسپیکشن ملی نہیں اور مجھے کہا گیا تھا کہ مرزا صاحب کی موجودگی میں مرزا صاحب کو سنایا گیا انہوں نے جزاک اللہ کہا تو آپ نے کہا کہ یہ بات غلط ہے ان کے سامنے کبھی نہیں پڑھا گیا اسکی آپ نے کہا کہ تردید ہو چکی ہے —

مرزا ناصر احمد — اور ثانی اکمل صاحب لکھنے والے ہیں انکی طرف سے تردید ہو جانے کے بارہ میں ہمارے پاس —

اٹارنی جنرل — چونکہ آپ نے کہا ہے کہ تردید ہو چکی ہے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ کہاں ہوئی تردید اسکی —

(کاروائی 1974/8/9 ص109) جاری

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

محترم اکمل صاحب کے شعر کے حوالہ سے سوال وجواب کا بھی اکثر حصہ درج نہیں کیا گیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: محمد پھر اتر آئے ہیں—— ہم نے کہا کہ یہ شعر مرزا صاحب کی موجودگی میں پڑھے گئے اور اس نے جزاک اللہ کہا۔ آپ نے کہا نہیں تو اخبار میرے پاس ہے۔ مرزا صاحب خوشخط قطعہ لکھوا کر گھر لے گئے تھے؟

مرزا ناصر: اس کی تردید ہو چکی ہے۔

اٹارنی جنرل: کس نے تردید کی؟

مرزا ناصر: خلیفہ ثانی نے جو اتھارٹی ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔148)

F.10

اٹارنی جنرل ۔ کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ تردید ہو چکی ہے سچ ہے سے پوچھ رہے ہیں کہ کہاں کوئی تردید اسکی ۔

مرزا ناصر احمد ۔ جی ہاں ۔

اٹارنی جنرل ۔ تو کیا آپ نے کہیں نوٹ کیا ہو گا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ٹھیک ہے ہاں، مجھے یاد تھا کہ انہوں نے کہا تھا کہ میرے پاس ہے تردید ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے کہا ہے تو پھر انکے پاس ہو گی ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ "بدر" بتا رہے ہیں جسمیں وہ نظم چھپی ہے اور بات جو میں نے کہی ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں تردید اور چیز ہے ۔

(کاروائی 1974/8/9ص109) جاری

F.10

- 110 -

اٹارنی جنرل ـ میں نے کہا کہ تردید کی مرزا صاحب کی موجودگی میں ـ؟

مرزا ناصر احمد ـ ہاں یہ تردید ہو چکی ہے یہ کچھ Nervous سے ہیں ـ یہ لے آئیں ہیں

انہوں نے کہا تھا ہم ... لیے ... رہے ہیں ـ

اٹارنی جنرل ـ ... پوچھا تھا اسکی تردید کہاں ہے (قدرے توقف کے بعد)

مرزا ناصر احمد ـ اسکی تردید الفضل ۱۹ اگست ۱۹۷۲ء میں ہے

اٹارنی جنرل ـ کس نے کی ہے ـ

مرزا ناصر احمد ـ خلیفہ ثانی نے ـ جو اتھارٹی تھے اپنے وقت میں ـ

اٹارنی جنرل ـ انہوں نے کہا کہ ان کی موجودگی میں نہیں ہوئی ہے ـ

مرزا ناصر احمد ـ انہوں نے کہا ہے کہ یہ پڑھے ہی ساری غلط انہوں نے کہا ہے کہ اگر

اسکا مطلب یہ ہے کہ دوسرے معنوں میں یہ یقیناً کفر ہے ـ بڑی سخت تردید کی ہے ـ لیکن مراد

یہ ہے کہ اس زمانے میں اشاعت دین زیادہ ہوئی ہے ـ قرآن پاک ـ ـ ـ ـ

اٹارنی جنرل ـ میرا سوال ... متعلق تھا کیا یہ نظم مرزا صاحبکی موجودگی میں پڑھی گئی

آپ نے کہا نہیں ـ؟

مرزا ناصر احمد ـ میں یہ کہتا ہوں رہ تو دوسری بات ہو جاتی ہے مطلب کیا ہے نظم

کا؟ خلیفہ ثانی نے کہا ہے کہ یہ کفر ہے جیسے مصحف ... رہے ہیں ـ

(کاروائی 1974/8/9 ص 110) جاری

اٹارنی جنرل: کس نے تردید کی؟

مرزا ناصر: خلیفہ ثانی نے جو اتھارٹی ہے۔

اٹارنی جنرل: نبی صاحب تائید کریں اور خلیفہ صاحب تردید کریں، تو سچا کون ہے؟

مرزا ناصر: خلیفہ ثانی نے کہا کہ یہ کفر ہے۔

اٹارنی جنرل: میرا سوال ہے کہ مرزا کی موجودگی میں یہ شعر پڑھے گئے، انہوں نے تائید کی اور یہ بات مرزا صاحب کے زمانہ میں چھپ گئی تھی۔

مرزا ناصر: پرچہ نمبر کونسا ہے۔

اٹارنی جنرل: "الفضل" 22 اگست 1944ء عنوان ہے "مولوی محمد علی سراسر غلط اور بے بنیاد الزام واپس لیں گے"—— "البدر" 25 اکتوبر 1906ء میں نظم چھپی تھی۔ ہمارے پاس دونوں رسائل موجود ہیں، دیکھ لیں۔

چیئرمین: گواہ کو دکھا دیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔148)

F.10

اٹارنی جنرل ۔ میرا سوال ہی مختلف تھا کیا یہ ظلم مرزا صاحب کی موجودگی میں ہوئی گئی

آپ نے کہا نہیں ۔ ؟

مرزا ناصر احمد ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تو دوسری بات ہو جاتی ہے مطلب کیا ہے ظلم

کا ؟ خلیفہ ثانی نے کہا ہے کہ یہ کفر ہے جیسے مصحفی لیٹے ہوا رہنے میں ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں نہیں میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں

مرزا ناصر احمد ۔ میں تو ویسے ہی بات کر رہا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو ٹھیک ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ... کہ خلیفہ ثانی نے کہا ہے کہ یہ کفر ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ مطلب جو ہے یہ ہے کہ کفر ہے ۔

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں وہی

اٹارنی جنرل ۔ میرا سوال یہ ہے

مرزا ناصر احمد ۔ ہاں ہاں یہ ہو رہے ۔

(کاروائی 1974/8/9 ص110) جاری

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

-111-

اٹارنی جنرل — دہون طرح میرا سوال اور ہے۔

مرزا ناصر احمد — مین یہ کہتا ہون کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے سامنے یہ پڑھی جاتی اور وہ اسکو سنتے تو اس شخص کو وہ جماعت سے باہر نکال دیتے ؟

اٹارنی جنرل — تو پھر انکی حیات مین البدر مین شائع ہوئی انکو جماعت سے دہون نکالا گیا

مرزا ناصر احمد — ان کے علم مین نہین آیا ہوگا اب اسوقت الفضل پچھلے دس سال ---.

اٹارنی جنرل — ۱۹۰۳ .... صحیفہ ۱۹۰۶ کے البدر مین ہے

ممبر
ایک رکن — ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ مین کے بدر مین شائع ہوئی ہے —

مرزا ناصر احمد — بدر مین شائع ہوئی ہے ہم نے اس کے بعد کے بدر کے سارے پرچون مین سے دہون گزری — تو اسکی تردید کی تلاش مین اسلئے وقت چاہتے —

اٹارنی جنرل — تو بدر مین آپکی توجہ کے لئے۔ انصاری صاحب

— Please don't mind. I am feeling tired.

انصاری صاحب اس سلسلے مین الفضل مین ہے آپ کوچھوڑ کر سنا دیتے ہین —

مرزا ناصر احمد — پرچہ نمبر کون سا ہے —

ایک رکن — ۲۲ اگست ۱۹۳۳ء

(کاروائی 9/8/1974 ص 111) جاری

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

مرزا ناصر احمد ۔ پرچہ نمبر کون سا ہے ۔

ایک رکن ۔ ۲۲ اگست ۱۹۳۴ء

اٹارنی جنرل ۔ ۱۹۳۴ء کے بعد ۱۹۳۴ء کی بات ہے میرے خیال میں اکمل صاحب کی طرف سے امتحان ۔ ۔ ۔ ۔

مولانا ظفر احمد انصاری ۔ اسکی سرخی یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب سرا سر غلط اور بے بنیاد الزامات واپس لیں گے ۔ اخبار الفضل ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء میں یہ وضاحت بتایا گیا ہے کہ

مفہوم کو مولوی ××× سید محمد علی صاحب نے باہر الفاظ اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا جاتا تھا

اسی کو پڑھ کر شاعر نے کہا کہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آئے تو پہلے سے بڑھ کر شان میں

آئے پیغام صلح نمبر ۲۳/ اگست ، ۱۹۳۴ء پڑھ کر خلیفہ ثانی کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ قرار دیا ہے ۔

یہ اس نظم کا حصہ ہے جو مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی ۔ خوشخط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی ۔ حضرت اپنے ساتھ اندر لے گئے اس وقت کسی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا ۔

مرزا ناصر احمد ۔ یہ جب پڑھ لیں گے تو سوا دیں ۔

۲۲۶

(کاروائی 1974/8/9ص 111)جاری

مولوی ظفر احمد انصاری صاحب کے یہ بیانات مولوی اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں شرف قبولیت نہ پاسکے۔ اس کی حکمت مولوی صاحب ہی بہتر جانتے ہوں گے۔

F.10

اٹارنی جنرل ۔ اچھا سنا دیں گے۔

مولانا ظفر علی انصاری ۔ حالانکہ مولانا محمد علی لاہور اور ایوان میں موجود تھے جہاں تک حافظ روشن علی کا کام کرتا تھے وہ [illegible] سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ [illegible] رہے تھے اگر وہ اس سے بوجہ امراض زیادہ ادوار کرتے تو یہ خطبہ بدر میں [illegible] ہے اور شائع ہوتی ہے بدر کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے بڑھ کر جو اسوقت الفضل کی ہے ایڈیٹر محمد صادق ہے ان لوگوں کے صحابہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے وہ خدا کے فضل و کرم سے زندہ موجود تھے ان سے پوچھ لیں وہ اور خود کہہ دیں گے کہ آپ سے کسی نے ناراضگی یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا ۔ حضرت مسیح موعود کا شرف سماعت حاصل کرنا اور جزاک اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور قلع کو اندر ڈھلے جانے کے بعد کسی کو یہ حق ہی نہیں پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان و قلت عرفان کا شہرت دیتا ۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ [illegible] کے وہی معنی سمجھے گئے جو خطبہ الہامیہ کی عبارت کے ہیں جو الفضل نے ترجمہ کے شائع کئے جا چکے ہیں اسکے بعد کسی غیر احمدی اخبار نے بھی کچھ نہیں لکھا شیخ رحمت اللہ ۔ مرزا یعقوب بیگ ۔

مرزا ناصر احمد ۔ خطبہ الہامیہ کا کوئی اس میں حوالہ ہے ؟

(کاروائی 1974/8/9 ص 112) جاری

مولوی ظفر احمد انصاری صاحب کے یہ بیانات مولوی اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں شرف قبولیت نہ پا سکے۔ اس کی حکمت مولوی صاحب ہی بہتر جانتے ہوں گے۔

F.10

مرزا ناصر احمد ۔ خدائے الہامیہ کا کوئی اس میں حوالہ ہے؟

مولانا ظفر احمد انصاری ۔ خواجہ کمال الدین صاحب قادیان آتے تو حضرت مفتی صاحب کی

ملاقات کے سامنے مجدد سے نہیں ملتے رہتے بلکہ میں کسی کو وہ بدر کے کاربار کے آ کر بیٹھ نہیں جاتے ۔

خواجہ صاحب نے مجدد سے کہا کہ میں حضرت مسیح موعود کی نظم فارسی کو اردو کا لباس پہنانا چاہتا

ہوں آپ اس میں شریک ہوں چاہے اس وقت الہام ہے ------- نظم کا ترجمہ اردو شعر منظوم نہیں کی

ابتدائی زمانہ تھا میں طبیعت بھی حاضر رہتی تھی اردو کے شعر فی البدیہہ ہوتے اور خواجہ صاحب

موزوں کہہ کر لکھ دیتے ۔ پھر جو مولوی محمد علی تشریف لے آئے خواجہ صاحب نے شکوہ کیا

کہ نام نہیں تھا آپ یہاں بیٹھے ہیں ان پر خود بھی تھوڑی دیر بیٹھ گئے اسوقت کا ذکر بتانے کے

لئے کہا گیا کہ میں ابتدائی عمر تھی میں پاس بیٹھ بیٹھ آ کر بیٹھتے تھے وہ اعتراض نہیں کرتے کچھ تکلف

درمیان میں نہیں تھا کوئی امر ناپسندیدہ ہوتا تو وہ مجدد یہ کہہ سکتے تھے مفتی صاحب سے

کہہ کر اسی کی تردید یا تصحیح ۔ یا کم از کم تردید کرا سکتے تھے خیر یہ تو عوام میں بہت پہان

تک مجدد سے تعلق ہے ۔ مگر یہ ثابت اور معلوم ہوتے کچھ اسوقت لوگ برسر پیکار تھے جو اب پیغام

صلح سے متعلق ہیں

225

(کاروائی 1974/8/9 ص 112)

مولوی ظفر احمد انصاری صاحب کے یہ بیانات مولوی اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں شرف قبولیت نہ پا سکے۔ اس کی حکمت مولوی صاحب ہی بہتر جانتے ہوں گے۔

F.10

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

-113-

حضرت امیر المومنین کی عمر ۱۷ سال تھی جو ان پر ۲۸ سال کے بعد یہ الزام کیوں دیتے ہیں

ظاہر کے علم کے شعبے میں یہ شعر کہا گیا حالانکہ یہ شعر خطبہ الہامیہ کو پڑھ کر حضرت مسیح موعود

کے زمانے میں کہا گیا ہے ۔ ان کو سنا بھی دیا گیا اور یہ چھپ بھی گیا۔ ہیں کہا مولانا محمد علی

تسلیم کریں گے کہا کہ الزامات لگائے ہیں وہ درست ہیں صفائی کے ساتھ اسے واپس لیں گے ۔ جسکے

ہوئے دراصل وہ خود آتے ہیں ۔ (عربی) ..

یہ معمہ کئی حدیث المہد حل نہیں کر سکتے اور وہ شیخ اسا م الحق کر سکتے ہیں ۔ جو اسلام کے بارے

میں اپنی علمی رائے دے کر اپنی حیثیت اور فہم واضح کر چکے ہیں اور وہ شیخ عبدالرحمان کا مصعب ہے

پھر فتنہ وہ اسرفت ۔ لاالمسلم ثانی سکول کہتے ہیں (فارسی)

(کاروائی 1974/8/9 ص113) جاری

F.10

<table>
<tr>
<td>
امام اپنا عزیزو اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مکاں اسکا ہے گویا لا مکاں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع سبحاں میں –
غلام احمد ہے مسیحا سے افضل
بروزی مصطفیٰ ہو کر جہاں میں
غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے
بلا شک پائے گا باغ جناں میں
مسیحائی دل کو ہو جاتی ہے حاصل
یہ ہے اعجاز احمد کی زباں میں
بلا اس مسیحا سے بڑھ کے کیا ہو
خدا اس قوم کا مارا جہاں میں....
ظلم سے نام جو کر کے دکھایا
226
(کاروائی 1974/8/9ص 113)
</td>
<td>
یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی
</td>
</tr>
</table>

F.10

-114-

کہاں طاقت تھی یہ سیف شاعر مین

سمندر کا تر آئیے کیون ہم مین

اور آگے سے کیون بڑھ کر اپنی شان مین

سمند کو دیدیا ہو جس نے اصل

غلام احمد کو دیکھے قادیان مین

غلام احمد مختار ہو کر

یہ رتبہ تو نے پایا جہان مین

تیری حمد سرائی مجھ سے کیا ہو

کہ سبکچھ لکھ دیا راز نہان مین

خدا ہے تو خدا تجھ سے ہے واللہ

تیرا رتبہ نہیں آتا بیان مین -

Mr. Chairman: This is file may be ... This file of newspapers may be given to the witness. The Librarian may take this if they can check up just now.

Attorney General: I have to refer to some other question. The dates have been noted down.

(کاروائی 1974/8/9 ص114)

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	Attorney General: I have to refer to some other question. The dates have been noted down.
یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	میاں عطا اللہ۔ xx ۲۲ اگست ۱۹۲۲ کے الفضل میں جو اسمیں تردید نکلی وہ صحیح ہے جو علم چاہیں ہے وہ البدر اخبار ہے اسکی تاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ ہے ہمارے پاس دونوں موجود ہیں دیکھ لیں۔ Mr. Chairman: May be given to the witness and if he can say, Attorney General: They have their own record. I have to refer to some other passages on this. Mr. Chairman: I see. But if they do not have it; if they do not have the record then naturally .... Attorney General: If they do not have .... یہ ان کے پاس نہیں ہوگا۔
	(کاروائی 9/8/1974ص114)

F.10

مرزا ناصر احمد ـ ۱۹۰۶ء کا الفضل نہیں ہو گا ـ بدر بھی نہیں ہے

اٹارنی جنرل ـ البدر میں صرف نظم چھپی ہے ۔

Mr. Chairman: May be to thewitness in original. May be shown to the witness; why is not being shown to the witness. Just may be sent to the witness.

میاں عطاء اللہ صاحب پڑھ لیں ـ حکم دے دیں کردے دیں ـ یہ پہنچ جائے گی

مرزا ناصر احمد ـ یہ اخبار البدر جس میں یہ نظم چھپی ہے اس میں نوٹ نہیں ہے

اٹارنی جنرل ـ صرف نظم ہے، میں نے عرض کیا ہے کہ مرزا صاحب جہاں تھے ـ

جب ۱۹۰۶ء میں یہ چھپی ہے ـ

مرزا ناصر احمد ـ یہی اس میں نوٹ نہیں ـ

اٹارنی جنرل ـ وہ کہتے ہیں نہیں مولوی محمد علی صاحب نے کچھ اعتراض کیا تھا اور مرزا صاحب نے کہا تھا مرزا بشیر محمود ـ

Mr. Chairman: No. The first question would be that the witness after having seen Albadur of 1906 will give his opinion whether it is correct.

Attorney General: He said that there is no note.

(کاروائی1974/8/9ص115)

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.10

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

درج ذیل کاروائی درج کی ہے۔ دونوں میں موازنہ فرمائیں۔

چیئرمین : کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے' ایک نظم کا شائع ہونا' وہ تسلیم کرتے ہیں' نوٹ کا جواب کل دیں گے۔ وفد کو اجازت ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔149)

Attorney General: He said that there is no note.

Mr. Chairman: But it is correctly recorded so this note will come and then the (one) dated 1944 or 1946. This, witness has replied that he will tell tomorrow. So far as 1906 it is on the record that it is correctly recorded.

مرزا ناصر احمد ۔ اسکا جو جواب ہے اور بہت ساری چیزیں ہیں چیرمین صاحب نے ذکر کیا ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ اب سے پہلے لیا۔ تسلی کر لی۔ آپ نے فرمایا۔ جہاں تک ہدر کا تعلق ہے اس میں کوئی دو رائیں ہیں ہے سوائے نظم چھپی ہے۔ یہ دونوں ہیں ہے کہ مرزا صاحب کی موجودگی میں پڑھی۔ انہوں نے کہا جنرل اللہ باقی جو ہے۔ یہ بات دیتے ہیں ہے آپ نے ریکارڈ کی وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے اسکا جواب آپ کل دیں گے۔

(کاروائی 9/8/1974 ص115)

F.10

-116-

Mr. Chairman: No explanation can come. There are two points one of publication of the poem in Albadar.

Attorney General: These are not denied.

Mr. Chairman: That is denied? (Interruption) That is admitted.

Attorney General: In the publication of Albader the poem has come without any comments.

Mr. Chairman: Without any comments.

Attorney General: As far as the other is concerned they have seen, they will give the reply tomorrow.

Mr. Chairman: The delegation is permitted.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: جناب اٹارنی جنرل کے توسط سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ Delegation نے بعض فتاویٰ کا ذکر کیا ہے وہ Original فتاویٰ ہمیں دیں۔ دوسرے یہ کہ Original کتابیں _____ تمام فتوے طلب کئے جائیں جو انہوں نے کہا ہے۔ جو اہل حدیث کے سامنے رکھے ہیں ان سے Original مانگے جائیں تاکہ وہ داخل کریں۔ [illegible] مکمل [illegible] کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

اٹارنی جنرل: مولانا صاحب، [illegible] میں مرزا صاحب سے عرض

(کاروائی 9/8/1974ص116)

یہ کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

مولانا احمد شاہ نورانی صدیقی صاحب کا یہ بیان بھی مولوی صاحب کی کسی حکمت کی نظر ہو گیا اور ان کی کاروائی میں جگہ نہ پا سکا۔

یہ مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.10

مولانا احمد شاہ نورانی صدیقی صاحب کا یہ بیان بھی مولوی صاحب کی کسی حکمت کی نظر ہو گیا اور ان کی کاروائی میں جگہ نہ پا سکا۔

جناب چیرمین ۔ ٹھیک ٹھیک ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ مولانا صاحب، میرا خیال ہے مجھے کہنا تھا میں بھول گیا میں مرزا صاحب سے عرض کرونگا کہ فتویٰ کا ذکر صبح کی نشست میں بریک سے پہلے آپ نے ذکر کیا۔ کفر فتویٰ بریلوی ودیا ہے نے دیئے ہوئے ہیں جو کتابیں ہیں Original سے انکا مطلب یہ ہے جو انہوں نے پہلے بیان کی ہیں وہ کتابیں ذرا آپ انہیں دکھا دیں۔

مرزا ناصر احمد ۔ کل پیش کر دیں۔ یہاں رکھ دیں۔ لائبریری میں رکھ دیں گے۔

Mr. Chairman: That we will discuse just after.

(The delegation withdrew).

Mr. Chairman: The honourable Members may kindly keep on sitting.

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی ۔ کیونکہ انکو جانے سے پہلے بتانا ضروری تھا میں عرض کرونگا۔ مطلب یہ ہے میں دوسری عرض کرونگا آپکے توسط سے جناب عزت مآب اٹارنی جنرل صاحب سے عرض کرونگا کہ مختلف کتابیں جو ہیں وہ انکے اپنے ان شائع کی ہے مسلمانوں میں misunderstanding پیدا کرنے کے لئے آپس میں لڑانے کے لئے ۔۔۔ فتویٰ کی جو Original کتابیں ہیں وہ فتوے جو علماء ... پاکستان کے اہل حدیث حضرات سے issue کئے اس پر ... ہوتی ہے۔ ...

229

(کاروائی 1974/8/9 ص116)

F.10

-۱۱۷-

جناب چیرمین — میری عرض سن لیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی — مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

جناب چیرمین — [illegible] ختم ہو جائے تو وہ کتابیں پیش کریں گے۔ جس میں فتووں کا ذکر ہو گا

آپ ان پر صرف ایک سوال کر سکتے ہیں۔ کہ یہ فتوے سوائے آپ کی کتابوں میں ان عالموں ان مکتبوں ان مدارس کا

one question will solve the problem

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی — فتوے جو چھپتے ہیں مثلاً دارالعلوم دیوبند، سے ایک

فتویٰ نکلتا ہے اس پر مفتی کی اصل مہر لگی ہوئی ہو گی اور دارالعلوم دیوبند سے شائع ہو گا۔

بریلی سے کوئی فتویٰ نکلتا ہے اس پر مفتی کی مہر ہو گی ----

جناب چیرمین — آپ جو فتاوے بیان کرتے ہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی — علماء فرنگی محل سے جو فتاوے نکلے ہیں ان پر مثلاً ملتان

میں خیر المدارس، سے قاسم العلوم سے اور دارالعلوم سے original سب پر مہر ہوتی ہے۔

وہ original فتاویٰ تو produce کرنے چاہییں۔ اگر وہ original فتاوے produce

نہیں کرتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گمراہی غلط دے رہے ہیں۔

Mr. Chairman: The question will come, yes Mr. Attorney General.

اٹارنی جنرل — مولانا صاحب نے . . . .

Mr. Chairman: The Reporters can go; they are free; it is just our own discussion.

(The Committee then adjourned).

(کاروائی 9/8/1974ص 117)

مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج ہی نہیں کی

مولانا احمد شاہ نورانی صدیقی صاحب کا یہ بیان بھی مولوی صاحب کی کسی حکمت کی نظر ہو گیا اور ان کی کاروائی میں جگہ نہ پا سکا۔

مولانا احمد شاہ نورانی صدیقی صاحب کا یہ بیان بھی مولوی صاحب کی کسی حکمت کی نظر ہو گیا اور ان کی کاروائی میں جگہ نہ پا سکا۔

F.10
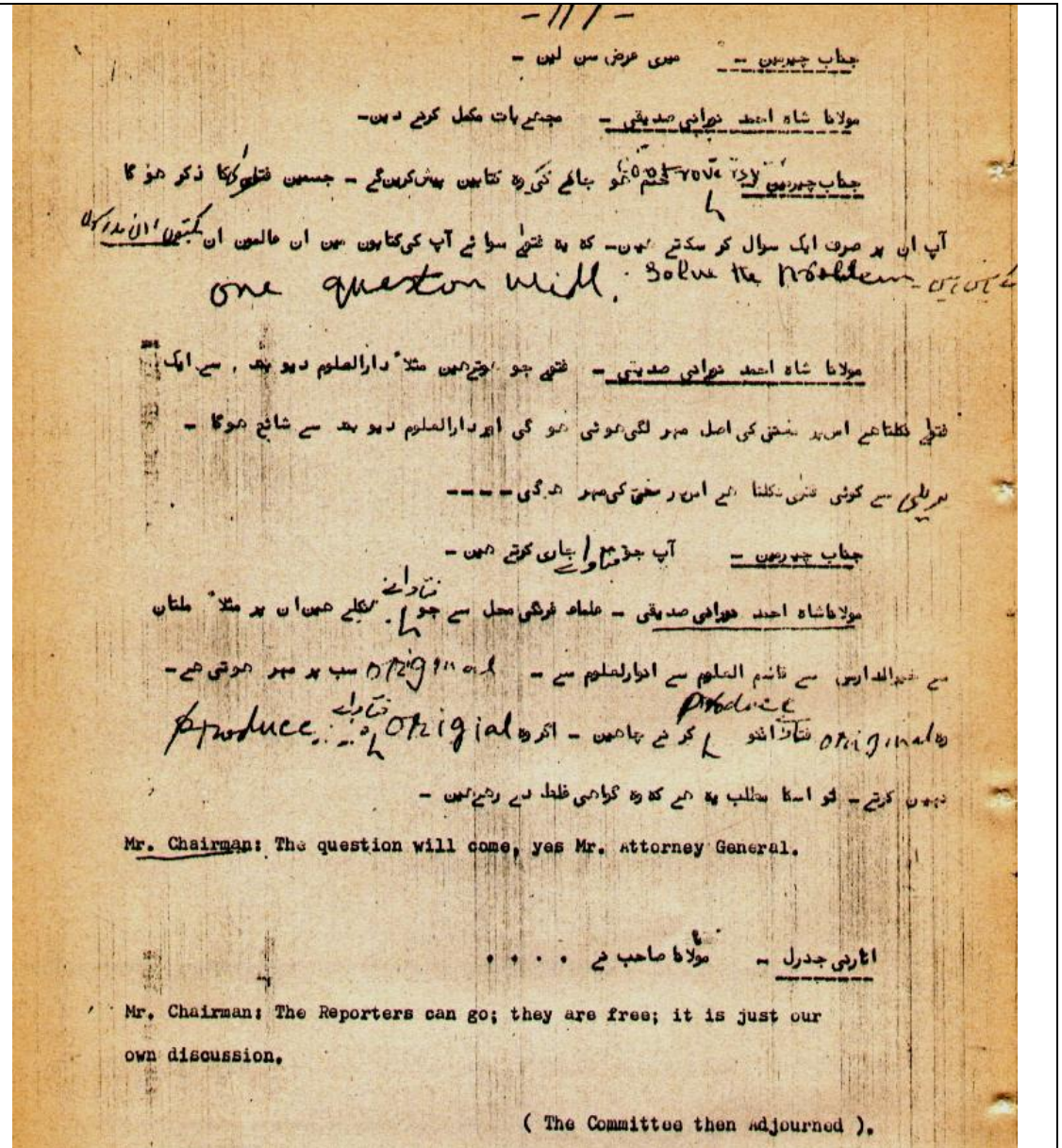
بائیں طرف درج مولوی صاحب کی کاروائی میں درج چیئر مین صاحب کی طرف منسوب بیان اَصل کاروائی میں نظر نہیں آیا۔	درج ذیل مولوی صاحب کی کاروائی میں درج چیئر مین صاحب کی طرف منسوب بیان اَصل کاروائی میں نظر نہیں آیا۔ 149 اٹارنی جنرل: سر پہلے دیکھ چکے ہیں۔ مرزا ناصر: "البدر" جس میں نظم ہے' اس میں نوٹ نہیں ہے۔ چیئرمین : اٹارنی صاحب نے بھی کہا کہ "البدر" میں نظم ہے' اس پر اعتراض ہوا کہ اس میں توہین ہے اور اعتراض کیا مولوی محمد علی نے تو جواب دیا شاعر اکمل نے محمد علی کون ہے اعتراض کرنے والا' اس نظم کو مرزا غلام احمد نے سنا تھا' جزاک اللہ کہا تھا' خوشخط قطعہ لکھوا کر گھر لے گئے تھے' تو یہ نظم صحیح ہے۔ محمد علی سراسر غلط اور بے بنیاد الزام واپس لیں گے۔ یہ "الفضل" میں شائع ہوا نوٹ۔ مرزا ناصر: اس کا میں کل جواب دوں گا۔ (تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔149)

F.11

الفضل 16 جنوری 1952 کے ایک حوالہ پر سوال کے جواب میں کاروائی دائیں طرف درج ہے مگر مولوی صاحب کی کاروائی میں واضح تحریف موجود ہے۔ ان کی کاروائی درج ذیل ہے۔

مرزا ناصر: 16 جنوری 1952ء کو دشمن مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آ گرے۔ آپ کا سوال تھا کہ دشمن اور آغوش کا کیا مطلب ہے۔ یہ 1952-53ء کی بات ہے، اس کے مخاطب سارے مسلمان نہیں بلکہ وہ جو فساد کی خاطر نمایاں ہو کر سامنے آ گئے تھے۔ آغوش میں یعنی دوست بن جائیں۔ یہ ہماری ایک نوجوانوں کی تنظیم کے شعبہ تبلیغ کے مہتمم نے کہا۔

اٹارنی جنرل: اتھارٹی ہے یا نہیں۔

مرزا ناصر: وہ ایک شعبہ ہے۔

اٹارنی جنرل: جو شعبہ کا سربراہ ہے، اس کا بیان ہے۔ باقی وہ اردو میں ہے، آپ کی وضاحت وہ عبارت بھی قبول کرتی یا نہ، یہ ارکان پر چھوڑیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔150)

1۔ اٹارنی کا پہلا بیان درج ہی نہیں۔

2۔ اٹارنی کا دوسرا سوال اپنے ہی الفاظ میں درج کیا گیا نہ کہ اٹارنی کے الفاظ میں۔

3۔ اٹارنی کا تیسرا بیان یا سوال درج ہی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: جی ایک سوال تھا الفضل سولہ جنوری ۱۹۵۲ء سے متعلق، اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آ گرے۔ اس میں سوال یہ تھا کہ دشمن اور آغوش کا کیا مطلب ہے۔ جو میں اس کو Recollect کرتا ہوں۔ یہ زمانہ ۵۳-۱۹۵۲ء کا ہے۔ اس کے مخاطب سارے مسلمان نہیں۔ بلکہ وہ جو فساد کی خاطر نمایاں ہو کر سامنے آ گئے تھے اور آغوش۔

اٹارنی جنرل: Anti احمدیہ Agitation چل رہی تھی اس سے وہ لوٹ دیا ہوا ہے۔

اٹارنی جنرل: پیشتر اس کے آپ دوسرے سوال کا جواب دیں یہ تو آپ کہتے ہیں کہ آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں ہے مگر Authoritative ہیں یا Authoritative ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہماری جماعت کی طرف سے نہیں۔ جماعت کی وہ تنظیم جو نوجوانوں کی تنظیم ہے۔ اس کے اس شعبہ کی طرف سے ہے جس کا نام مہتمم تبلیغ ہے ان کی طرف سے ہے۔

اٹارنی جنرل: میرا جماعت سے مطلب یہ نہیں تھا کہ آپ کی طرف سے ہے یا Top organisation جماعت ہے کسی شعبہ کی طرف سے۔

F.11

4۔ حضرت مرزا صاحب کا بیان درج ہی نہیں کیا۔

5۔ اٹارنی کی طرف منسوب آخری بیان جو مولوی صاحب نے درج کیا ہے وہ اَصل کاروائی میں ہے ہی نہیں۔

مرزا ناصر احمد: صرف دو ہزار کی آغوش میں آجانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم دونوں چلے جائیں اور ہمارے دوست بن جائیں۔ یہ عبارت کا جواب بالکل یہی اور نوجوانوں کی تنظیم سے اس کا حوالہ ہے جماعت کی طرف سے نہیں ہے۔ یہ [illegible] میں شائع ہوا ہے۔ یہ نوجوانوں کی تنظیم کی طرف سے ہے، تبلیغ کی طرف توجہ دلانے کے لئے۔ یہ تنظیم کی طرف سے بھی نہیں بلکہ اس تنظیم کے اس حلقے کی طرف سے ہے جس کا نام ہم نے لیا ہے۔ ہمارا خیال [illegible] جس تنظیم کا تعلق ہے۔ نوجوانوں کی تنظیم کے اندر ایک چھوٹی سی تنظیم ہے۔ [illegible] کی طرف سے یہ عبارت الفضل میں شائع ہوئی۔ ۱۹۵۲-۵۳ء کے فسادات شروع ہو رہے تھے۔ کوشش یہ [illegible] عبارت [illegible] ان کو [illegible] یہ نہیں [illegible] کا مقابلہ کرو اسی طرح

F.11

اٹارنی جنرل: ماتی یہ "الفضل" آپکی پارٹی کا آفیشل آرگن ہے۔ مرزا ناصر احمد: یہ صدر احمدیہ کا Feature ہے۔ اٹارنی جنرل: جی۔ مرزا ناصر احمد: اسکے متعلق منیر انکوائری کے وقت بھی سوال کیا گیا۔ (کاروائی 10/8/1974 ص 13)	اس عبات کو درج تو کیا ہے مگر تحریف کے ساتھ۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ: چاہیے تھا کیونکہ اس سے غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ اس کو میں کنڈم کرتا ہوں۔ اٹارنی جنرل: "الفضل" آپ کی پارٹی کا آفیشل آرگن ہے۔ مرزا ناصر: یہ صدر احمدیہ کا خط و خال ہے۔ اٹارنی جنرل: ہاں، اس "خونی ملا" کے متعلق منیر انکوائری میں بھی سوال کیا 151 گیا، اصل آپ پڑھ دیں۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔150-151)
اٹارنی جنرل: اس میں کچھ علماء کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ وہ بھی بتا دیں۔ مرزا ناصر احمد: جی ان علماء کے نام دیئے گئے ہیں۔ اٹارنی جنرل: وہ بتا دیجئے جو ایڈیٹوریل ہے اسکا حوالہ --- مرزا ناصر احمد: اسی کا حوالہ ہے۔ (کاروائی 10/8/1974 ص 13)	اس حصہ کو مولوی صاحب نے چھوڑ دیا ہے

F.11

یہ کاروائی درج ہی نہیں کی۔

۱۵

مرزا ناصر احمد: ۱۶ جولائی ۱۹۵۶ء

اٹارنی جنرل: جی ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ۱۶ جولائی ۱۹۵۶ء کا جواب میرے پاس نہیں ہے

اٹارنی جنرل: ... میں نے کہا میرا یہ Page پڑھا ہو جائے

۱۷ جولائی ۱۹۵۶ء --- ایک الف خط، یہ سوال کوئی کیا گیا تھا جس کا تعلق حضرت خلیفہ ثانی سے تھا۔ تکذیب ہے نا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں

اٹارنی جنرل: جس میں یہ لکھا تھا کہ دشمن محسوس کرتا ہے کہ اس کے مذہب کو کھا جائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: ۱۷ جولائی ۱۹۵۶ء میں حضرت خلیفہ ثانی کا کوئی خطبہ یا مضمون چھپا ہی نہیں۔

اٹارنی جنرل: کوئی ایک دو بارہ میں چھپا جس میں یہ لکھا ہو۔

مرزا ناصر احمد: کوئی نہیں چھپا۔

اٹارنی جنرل: تاریخ میں کوئی فرق ہو گیا ہو۔ بعض دفعہ پرنٹنگ میں غلطی ہو جاتی ہے ان کے خطبات سے تو آپ اچھی طرح واقف ہوں گے۔

مرزا ناصر احمد: بالکل اچھی طرح

(کاروائی 1974/8/10 ص15)

F.11

یہ حصہ بھی درج نہیں کیا گیا۔

16

اٹارنی جنرل: آپ تسلی کر لیں۔

مرزا ناصر احمد: جو تھوڑی بہت تسلی کی ہے وہ میں پہلے دلا [illegible] اس

قسم کا ایک اور بھی ہے ۔ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ میں سوال تھا کہ کوئی اس قسم کی دعا

[illegible] ہم مخبروں کی [illegible] پیش ہو گئے ۔ تو میں ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ میں اس قسم کی

حالی یہ الفاظ [illegible] نہیں [illegible] کوئی عبارت نہیں ملی کہ ہم مخبروں کی

[illegible] اور اگر آپ فرمائیں ۔ ۔ ۔

اٹارنی جنرل: آپ تسلی کر لیں ۔ وہ دیکھ لیں جب ان کے پاس [illegible]

(کاروائی 1974/8/10 ص16)

F.11

اس تحریر کو آگے پیچھے کر کے اور مضمون کو بدل کر بیان کیا ہے۔

اٹارنی جنرل: یہ کہ تم مجرموں کی طرح پیش ہوؤ گے' وہ ابوجہل والا ہے۔ آپ تصدیق کر لیں۔

مرزا ناصر: میں مزید تسلی کروں گا' ٹیپ آ گئی ہے۔ ہم خطبہ لکھ کر پھر اس پر مزید خطبہ آ جائے' ہم غریب لوگ ہیں۔

اٹارنی جنرل: یہ حکومتی نظام' اربوں روپے ہتھیانے کا اور آپ کہتے ہیں کہ ہم غریب لوگ ہیں۔ خیر' میں آگے نہیں جانا چاہتا۔

مرزا ناصر: میں بھی جواب میں نہیں جانا چاہتا مگر ہے غریب جماعت۔

مرزا ناصر احمد: مزید تسلی کروں گا

اٹارنی جنرل: ابوجہل کا دوسرا حصہ یہ دیکھ لیجئے نا

مرزا ناصر احمد: کس طرح نہیں ہے

" یہ مجرموں کی طرح پیش ہو گے " وہ ابوجہل والا ہے

اٹارنی جنرل: اور فتح مکہ سے پہلے مجرموں کی طرح پیش ہو گے

مرزا ناصر احمد: لیکن اس اخبار میں اس قسم کا کوئی - - -

اٹارنی جنرل: آپ [illegible] verify کر لیں۔

F.11

12

مرزا ناصر احمد: ہاں ہیں [illegible] کرتا ہوں۔ کہیں آگے کسی اور تاریخ میں آ گیا ہو۔

اٹارنی جنرل: جہاں تک مطبوعہ کا تعلق ہے یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ صرف اخبارات میں ہو۔ آپ کا اپنا ریکارڈ ہو گا۔

مرزا ناصر احمد: جو ہمارا ہوتا ہے وہ اخبار کا ہی ریکارڈ ہوتا ہے۔ ہم علیحدہ [illegible] ریکارڈ [illegible]

اٹارنی جنرل: 1953ء-54ء میں ایسی چیزیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہمارے ہاں یہ روایت رہی ہے کہ جب بھی آیا تو چونکہ بڑا خرچ ہوتا ہے ہم غریب لوگ ہیں۔ تو یہ اصول اپنایا کہ جب خطبہ [illegible] اور چھپایا جائے تو کچھ عرصے کے بعد اکٹھا [illegible] کر [illegible]۔

اٹارنی جنرل: یہ سارا [illegible] سے [illegible] کیا۔ To deprive of billions [illegible] اور آپ اپنے آپ کو غریب بھی [illegible] یہ ماننا نہیں چاہتا۔

مرزا ناصر احمد: میں بھی جواب میں یہ نہیں جانا چاہتا۔ مگر ہم غریب جماعت

اٹارنی جنرل: تو میں آپ سے مزید سوال پوچھ سکتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

اٹارنی جنرل: میں نے ڈال دیا تھا کہ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی یہودی مشرک اور جہنمی ہے

(کاروائی 1974/8/10 ص16 نصف آخر تا17)

152

اٹارنی جنرل: یہ کہ میرا مخالف عیسائی، مشرک اور جہنمی ہے۔

مرزا ناصر: کونسا حوالہ۔

اٹارنی جنرل: "نزول المسیح" اور "تذکرہ" کا، دو دفعہ نوٹ کرایا ہے۔

مرزا ناصر: یہ چیک کرنا رہ گیا ہے۔

اٹارنی جنرل: وہ اکھنڈ ہندوستان والا حوالہ۔

مرزا ناصر: میرے خیال میں تیار ہے۔ جواب اکھنڈ ہندوستان کا، شام کو دیکھ لیں گے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔151-152)

F.11

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق دائیں طرف درج اَصل کاروائی اور مولوی صاحب کی کاروائی میں فرق واضح ہے۔

ہیں گے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب یہ "کلمتہ الفصل" کا ص 126 کا حوالہ کہ "مثلاً ایک شخص سراج الدین نامی مسلمان سے عیسائی ہو جائے تو اسے پھر بھی سراج الدین ہی کہیں گے۔ حالانکہ عیسائی ہونے سے وہ سراج الدین نہیں رہا بلکہ کچھ اور بن گیا۔ لیکن عرف عام کی وجہ سے کچھ اور ہی پکارا جائے گا"۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو بھی اس بات کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں سے غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اس لیے کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے لفظ لکھ دیے گئے ہیں کہ "وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں' تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو' اس سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان"۔ اس کی پوری وضاحت ہو جائے۔۔۔۔ جو غیر احمدی ہیں' وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اصل میں مسلمان نہیں۔ اب سارا واضح کر دیجئے۔

مرزا ناصر: محضرنامے میں اس کا جواب ص 23 کا ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک پٹھان مولوی کے پاس گیا۔ میں بھی پٹھان ہوں۔ اس نے مولوی سے پوچھا کہ جنت میں جانے کا کیا طریقہ ہے۔ اس نے پہلے تو اسے کہا کہ جنت میں جانے کے لیے نمازیں پڑھیں' روزے رکھیں' اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں۔ تو اس نے کہا کہ اگر یہ سب کچھ ہو گیا تو جنت میں جا سکوں گا' تو مولوی نے کہا کہ پل صراط ہو گا' جو تلوار سے تیز بال سے باریک ہے۔ پٹھان نے کہا کہ آپ صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ جنت میں جانے کا کوئی

۲۲

اٹارنی جنرل: ایک تو جہاں وہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مسلمان ۔ جیسے میں نے کل کہا

اور ایک دو حوالے دیئے ۔ جہاں وہ مسلمان کہتے ہیں ۔ تو اس سے مطلب کیا ہے

اور کئی جگہ کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ لکھ دیئے ہیں

کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس

سے مدعی اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان

تو میں سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب مرزا صاحب یہ آپ کی جماعت

کے رہنما صاحب مسلمانوں کا ذکر کرتے ہیں اور اس سوال پر اس مقصد

پر کیونکہ یہ کافی سوال ہے ۔ اس لئے جب اس لئے میں چاہتا تھا کہ اس کی

پوری وضاحت ہو جائے جیسے اپنی لسٹ کا resolution ہے

اگر آپ کہیں جو مسلمان ہیں Non-Ahmadies Pakistanies

اور آپ کہتے ہیں احمدی مسلمان (مرزا صاحب کی طرف سے) میں ریزولیوشن کی بات کر رہا

ہوں علاوہ اور بات ہے ۔ جو آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے جو Impression

پڑتا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ جب آپ کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ایک اور ہیں تو جب

اپنی طرف آپ کا مطلب ہوتا ہے تو حقیقی مسلمان مطلب ہوتا ہے ۔ یا تیسوں

کے متعلق آپ کا مطلب ہوتا ہے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ۔

Preliminary ۔ یہ دو کو والی بات نہیں آتی ۔ یہاں اس میں کہ آپ دائرے کا

کا فرق ہے یا اس دائرے میں آ جاتا ہے Impression یہ ہے کہ

F.11

راستہ نہیں۔ میں نے مولوی اور پٹھان کی بات کی ہے' آپ نے حقیقی مسلمان کی Definition دی ہے' اس کے مطابق آپ کو دنیا میں کتنے مسلمان نظر آتے ہیں۔

مرزا ناصر: حقیقی مسلمان۔

اٹارنی جنرل: مسلمان ہیں یا بالکل نہیں' اس Definition کے مطابق۔

مرزا ناصر: ہزاروں لاکھوں آتے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق مجھے سمجھا جائے' میں متعصب ہوں۔

اٹارنی جنرل: دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے خیال کے مطابق سب احمدی اس میں آسکتے ہیں۔

مرزا ناصر: نہیں آسکتے' میں نے کہا ہے۔

اٹارنی جنرل: وہاں یہ سوال نہیں کہ مدعی اسلام کون ہیں اور حقیقی مسلمان کون' بلکہ یہ ہے کہ غیر احمدیوں کے متعلق لوگ لفظ "مسلمان" دیکھ کر دھوکہ نہ کھائیں؟

مرزا ناصر: ٹھیک ہے۔

اٹارنی جنرل: یہ صرف غیر احمدیوں کے بارے میں کہا جا رہا ہے؟

مرزا ناصر: کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے' یہاں یہ کہا گیا ہے کہ میرے نزدیک تمام' وہ جو احمدی نہیں ہیں' مدعیان اسلام ہیں۔

اٹارنی جنرل: مدعی اسلام سمجھا جائے' نہ کہ حقیقی مسلمان۔ یہاں صریحاً دائرۂ اسلام سے خارج کہا گیا ہے۔ آپ کے علم میں کوئی غیر احمدی بھی حقیقی مسلمان ہے؟

مرزا ناصر: میرے عقیدے کے مطابق بڑا واضح سوال ہے۔ میرے عقیدے کے مطابق اس لحاظ سے کوئی غیر احمدی' ملت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والا اس معیار کا نہیں۔

اٹارنی جنرل: کوئی حقیقی مسلمان نہیں۔ جواب اخذ کرنے کے لیے مجھے ایک گھنٹہ صرف کرنا پڑا۔ اب چائے کا وقفہ ہو جائے۔

(تاریخی قومی دستاویز ص152۔153)

٢٣

جو غیر احمدی ہیں وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اصل میں کیا مسلمان ہیں اب آپ یہ سارا [illegible] کر دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: جو سوال میں سمجھا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک گروہ کو حقیقی مسلمان کہا اور دوسرے گروہ کو (قدرتی) مسلمان کہا کہ میرے نزدیک وہ مسلمان تو ہیں لیکن حقیقی مسلمان نہیں۔ تو کیا فرق ہے۔ اس کا جواب محضر نامے میں آ چکا ہے۔ لیکن چونکہ سوال دہرایا گیا ہے اس لئے میں اس کا جواب دہرانا چاہتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حقیقی مسلمان جو کہا اس کی تعریف کیا ہے۔ یہ محضر نامے کے صفحہ ٢٢٣ پر تحریر ہے۔ میرے نزدیک یہ حقیقی [illegible] حوالہ پیش کیا گیا ہے ظاہر ہے یہی ہے۔ اسی طرح ایسا محضر نامے میں ہے۔ محضر نامے کے صفحہ ٢١١ پر اس کی تعریف ہے بانی سلسلہ کے نزدیک حقیقی مسلمان۔

اٹارنی جنرل: صفحہ ٢٨ تک پڑھا آپ نے

مرزا ناصر احمد: صفحہ ٢٢٣ محضر نامے کا ہے اس میں ایک اقتباس بانی سلسلہ احمدیہ میں حقیقی مسلمان سے متعلق ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کے نزدیک حقیقی مسلمان سے کیا مراد ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ

میں لفظ حقیقی مسلمان استعمال ہوا ہے۔ میں حقیقی مسلمان کی تعریف درج کرتا ہوں۔

حضرت کے نزدیک: عقائد کا ظاہری رسومات نہیں اور کسی ذات پات کو جنت یا

جہنم کا وارث قرار نہیں دیا جا سکتا۔

جہاں تک حقیقت اسلام کا تعلق ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں ہم

حقیقی مسلمان کی "جو یہاں لفظ استعمال ہوتے ہیں" کی تعریف درج کرتا ہوں "حقیقی مسلمان"

کی تعریف درج کرتے ہیں۔

اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اس آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ

ہے یعنی یہ کہ .... عربی ....

یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی

اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی

خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے۔ اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے

قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔

مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔

اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے

جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور

اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح

٢٥

[illegible] یہ حالت [illegible] اور دوسری یہ خداداد توفیق

سے وابستہ ہیں بجا لائے مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں
اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے - اب آیات مندرجہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر
ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب
اسکا وجود مع اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اسکی راہ میں وقف ہو
اور جو امانتیں اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جا
اور صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی سار
شکل دکھلائی جاوے یعنی شخص مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل
اور دماغ اور اسکی عقل اور اسکا فہم اور اسکا غضب اور اسکا رحم اور اس کا حلم اور اسکا علم او
تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اسکی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ
اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک با اعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کی نیا
اور اسکے دل کے خطرات اور اسکے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ ج
شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں - غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدق قدم درجہ پہنچ
ہے کہ جو کچھ اسکا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضا اور قویٰ
خدمت میں ایسے لگ گئے ہوں کہ گویا وہ وہ جوارح الحق ہوں -

اور ان آیات پر غور کرنے سے یہ بات بھی صاف اور بدیہی طور پر ظاہر ہو رہی ہے کہ
خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے - ایک یہ کہ
خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اسکی عبادت اور محبت
اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اسکی تقدیس اور تسبیح اور عبادت
اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بہ دل و
قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور
تقدیروں کو بارادت تام سر پر اٹھایا جاوے اور نیز وہ تمام پاک صداقتیں اور پاک معارف
وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اسکی ملکوت اور سلطنت کے علو مرتبہ کو

F.11

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: بالآخر اس کو آخر تک پڑھ لیا جائے۔ میں یہ بتا رہا تھا۔ دیکھ لیں لیا
اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے

(قدرے توقف کے بعد)

جہاں سے یہ سوال اس پر ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مدعی اسلام اور حقیقی مسلمان
میں کیا فرق ہے۔ آپ نے یہ سوال بتایا تھا۔ تو میں نے بتایا کہ آپ کے نزدیک
حقیقی مسلمان یہ ہوا جس کے متعلق میں نے ۱/۲ حصہ پڑھا ہے ہیں اور چند ایک رہ گئے تھے
جن۔ ۔ ۔ جواب تو ہو جاتا ہے اس لئے ان کے وقت بچانے کے لئے چھوڑ دیا تو
حقیقی مسلمان ہے وہ تو ہے اور جو وہ نہیں وہ مدعی اسلام ہے اور یہاں سے مفہوم
نہیں نکلتا یہ قابل اعتراض ہے۔ یہ فیصلہ کیا باہمی تبادلہ خیالات کے بعد کیا ہے ان کا۔
وہ یہ ہے کہ اگر وہ مسلمانوں کا انتہائی مخلص ہے اور خدا کے قریب ہیں وہ
ایک نوجوان کی حدود سے نکلنے کے لئے وہ جو اسلام میں سے خارج کر دیتی ہے

۲۸

اس کے درمیان ہزاروں قسم کے نیم مسلم درمیانے درجے کے۔ اور نیچے درجے کے ہیں وہ بات
واضح ہو چکی ہے۔

(کاروائی 1974/8/10 26تا27)

F.11

کاروائی	تبصرہ
مرزا ناصر احمد: میں کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔ جو عبارت ابھی پڑھی گئی ہے وہ بانی سلسلہ احمدیہ کی نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے حضرت خلیفہ دوم کی لفظ وقت اس بات کا خیال —— یہ آرٹیکل اگر ہے تو ایک کا اپنا استدلال ہے جس کے متعلق انہوں نے یہ اظہار کیا ہے کہ مجھے بھی اپنے استدلال پر پختہ یقین نہیں ہے۔ اس لئے لفظ استعمال کیا ہے "معلوم ہوتا ہے" "معلوم ہوتا ہے" ایک پختہ بات کے لئے نہیں استعمال کیا جاتا۔ اگر پختہ بات ہو۔ تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات ہے۔ یہاں یہ لکھا ہے "معلوم ہوتا ہے" یہ ایک استدلال ہے اور آگے یہ کہا ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں مدعی اسلام سمجھا جائے۔ حقیقی مسلمان جو اس تعریف میں آتا ہے جس میں ہمارے احمدی بھی ہیں۔ وہ نہ سمجھا جائے۔ یہ ہمارا ایک استدلال ہے۔ ایک معقول آگے والے کا۔ مرزا ناصر احمد: یہ استدلال ہے معقول آگے والے کا۔ میں نے بتایا کہ یہ اپنا میری تعریف تمام غیر احمدی اس تعریف کے مطابق ایسے حقیقی مسلمان نہیں۔ اس کا ان سے یہ مطلب نہیں نکلتا (کاروائی 1974/8/10 صفحہ 31)	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔
مرزا ناصر احمد: میرے عقیدے کے مطابق۔ یہ بڑا واضح سوال ہے میرے عقیدے کے مطابق اس تعریف کے لحاظ سے میرے علم میں غیر مسلمان حقیقی مسلمان نہیں۔ کوئی غیر احمدی ملت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والا اس معیار کا کوئی نہیں۔ (کاروائی 1974/8/10 صفحہ 32)	مولوی صاحب نے کاروائی کے اس حصہ میں جو تحریف کی ہے ملاحظہ ہو؛ مرزا ناصر: میرے عقیدے کے مطابق بڑا واضح سوال ہے۔ میرے عقیدے کے مطابق اس لحاظ سے کوئی غیر احمدی، ملت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والا اس معیار کا نہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔153)

F.11

اٹارنی جنرل: نہیں یہ اثر پڑا تھا ایک یہ impression ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میں نے ایک سوال آپ سے پوچھا تھا کہ مرزا صاحب نے ایک دفعہ ایسا کہا تھا کہ census میں ہمیں

علیحدہ ریکارڈ کیا جائے پھر میں نے آپ کی توجہ دلائی تھی کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب

نے ایک نمائندہ بھیجا تھا کہ جہاں پارسی، عیسائی، علیحدہ treat ہوتے ہیں ہمیں

بھی علیحدہ treat کیا جائے۔

مرزا ناصر احمد: اس کے ساتھ میں نے جواب نہیں دیا۔

(کاروائی 10/8/1974 صفحہ 36)

مولوی صاحب نے اپنی عادت کے موافق ایک دفعہ پھر تحریف کرتے ہوئے اپنی مرضی کا مضمون بنانے کی غرض سے اصل کاروائی کو ایک طرف کر کے اپنی طرف سے مختلف مضامین کو اکٹھا کر کے بیان کر دیا ہے جو اصل کاروائی کا حصہ نہ ہے۔ جیسا کہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب' میں نے سوال کیا تھا کہ آپ کی جماعت کا مسلمانوں سے علیحدگی کا رجحان تھا۔ مردم شماری میں ہمیں علیحدہ ریکارڈ کیا جائے۔ مرزا محمود نے ایک نمائندہ بھیجا تھا کہ جہاں پارسی' عیسائی علیحدہ شمار ہوتے ہیں' ہمیں بھی علیحدہ شمار کیا جائے۔ مرزا صاحب' آپ کو علم ہے کہ عیسائیوں' مسلمانوں' ہندوؤں کے علیحدہ کیلنڈر ہیں۔ عیسائیوں کا عیسوی کیلنڈر' جس کا اب سال 1974ء ہے اور مسلمانوں کا کیلنڈر ہجری ہے' اب ہمارا 1394 ہجری ہے تو کیا احمدیوں کا بھی کوئی کیلنڈر ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔154)

مرزا ناصر احمد: جو ہجری ہے وہ ہمارے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں رکھتی۔ اسلام سے

وہ [illegible] تعلق رکھتی ہے جیسے کیلنڈر کو کسی نہ کسی شکل میں ہجرت سے شروع

کیا ہوا ہے تا۔ وہ سوائے اسلام کے کسی کی طرف منسوب ہی نہیں ہو سکتا۔

اٹارنی جنرل: نہیں [illegible] احمدیوں کا [illegible] والا کوئی کیلنڈر ہے پوچھا [illegible]

تعلق رکھنے والا ایک کیلنڈر ہے جو ہجرت سے تعلق رکھتا ہے اور ایک کیلنڈر ہے۔

(کاروائی 10/8/1974 صفحہ 38)

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.11

(کاروائی 1974/8/10 صفحہ 39)

مولوی صاحب نے اس کاروائی میں تحریف کر کے مطلب کی بات لکھ دی ہے اور پوری تحریر بھی نہیں دی۔ ملاحظہ ہو۔

مرزا ناصر: ہجری کیلنڈر ہے۔ افغانستان میں ایک کیلنڈر رائج ہے۔ احمدیوں کا بھی دل چاہا کہ ایک کیلنڈر شروع کریں' تو ان مہینوں کے نام رکھ دیے۔ وہ ہمارے اخبارات میں چلتا رہتا ہے' لیکن یہ ایک کوشش ہے ورنہ ہمارا علیحدہ کیلنڈر کوئی نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔155)

F.11

یہاں بھی مولوی صاحب نے اس کاروائی میں تحریف کر کے مطلب کی بات لکھ دی ہے اور پوری تحریر بھی نہیں دی۔ ملاحظہ ہو۔

155

مرزا ناصر: نہیں۔

اٹارنی جنرل: آپ کے اخبارات میں ہجری سن کے ساتھ آپ کے کسی سال کا ذکر آتا ہے۔ (مرزائیوں کے بارہ مہینوں کے نام: صلح، تبلیغ، امان، شہادت، ہجرت، احسان، وفا، ظہور، تبوک، اخاء، نبوت، فتح) یہ کیا ہے۔۔۔

مرزا ناصر: ہجری کیلنڈر ہے۔ افغانستان میں ایک کیلنڈر رائج ہے۔ احمدیوں کا بھی دل چاہا کہ ایک کیلنڈر شروع کریں، تو ان مہینوں کے نام رکھ دیے۔ وہ ہمارے اخبارات میں چلتا رہتا ہے، لیکن یہ ایک کوشش ہے ورنہ ہمارا علیحدہ کیلنڈر کوئی نہیں۔

اٹارنی جنرل: دل چاہا بارہ مہینوں اور سن علیحدہ کیے، اچھا اب یہ فرمائیں کہ قادیان میں ضیاء الاسلام کوئی پریس تھا۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔155)

۴۰

اٹارنی جنرل: نہیں میں نے یہ نہیں کہا

مرزا ناصر احمد: میں وضاحت کر رہا ہوں

اٹارنی جنرل: میں نے آپ سے پوچھا

مرزا ناصر احمد: ہاں یہی میرا جواب ہے

اٹارنی جنرل: یہ ماہ دنیا جو ہے شمسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے

مرزا ناصر احمد: یہ شمسی ہجری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

اٹارنی جنرل: افغانستان میں یہی ہیں۔ ان کے دن یا یہی ہیں یا نہیں ہیں؟

مرزا ناصر احمد: مہینوں کے نام ہم نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف واقعات جو تھے ان کے اوپر base کر کے یہ نام رکھے ہیں۔ بارہ ۱۲۔ مثلاً فتح مکہ ہے "فتح" اسکا تعلق فتح سے ہے۔

اٹارنی جنرل: پھر اس کی تفصیل (detail) دیں کس ترتیب کا کس واسطے نام رکھا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ہاں۔ ٹھیک ہے۔

(کاروائی 1974/8/10 صفحہ 40)

F.11

مرزا ناصر احمد: میں بالکل نہیں سمجھ رہا۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا تھا اور کس پہ کچھ میرے نوٹ
سے جواب نہیں مل رہا۔ اور ریکارڈ بھی تک نہیں بن رہا۔ Difficulty ہے
الفضل جلد ۵ شمارہ ۶۹، ۷۰۔ میں نے ایک حوالہ عرض کیا تھا۔

مرزا ناصر احمد: یہ شمارہ اس کی تاریخ کیا ہے؟

اٹارنی جنرل: تاریخ تو میرے پاس ابھی موجود نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ میرے سامنے پہلی دفعہ آ رہا ہے۔

اٹارنی جنرل: میں پڑھ کر سنا چکا ہوں میں نے Mark کیا ہوا ہے میں پھر پڑھ کر
سنا دیتا ہوں آپ کو یاد آ جائے گا۔ میں پڑھ چکا ہوں یہاں عطاء اللہ صاحب
یہاں لائے تھے۔ وہ آج یہاں نہیں ہیں میں نے کہا شاید آپ کے پاس یہ
Reference ہو۔

(کاروائی 10/8/1974 صفحہ 46)

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

F.11

مرزا ناصر احمد: شاہ صاحب کے سامنے جب وہ پیش ہم کر دیتا ہوں آپ میرے نزدیک شادیاں بدعت تھی۔ [illegible] سید [illegible] شادی [illegible] سیدوں کی قوموں میں شادی نہیں کریں گے۔ [illegible] قومیں اپنے آپ کو اونچا سمجھتی تھیں [illegible] نہیں اونچی قوموں سے تعلق رکھنے والے [illegible] شادی نہیں کرتے میرے خیال میں یہ [illegible] ایک ایسا وقت [illegible] ایک [illegible] [illegible] (کاروائی 1974/8/10 صفحہ 48)	مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔
مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں۔ میں اب واضح کر دیتا ہوں۔ احمدیوں کو چھوڑ کر باہر تم کیوں ڈھونڈتے ہو۔ یعنی جب تم سید ہو اور تمہیں ایک احمدی لڑکی کا رشتہ ملتا ہے۔ تم کہتے ہو نہیں ہم سید ہیں [illegible]، چاہے باہر سے کرنا پڑے۔ وہ تو بڑی منظم جدوجہد ہے معاشرے میں [illegible] ایک لیڈر کے اوپر لات [illegible] (کاروائی 1974/8/10 صفحہ 49)	یہاں بھی مولوی صاحب نے اس کاروائی میں تحریف کر کے مطلب کی بات لکھ دی ہے اور پوری تحریر بھی نہیں دی۔ ملاحظہ ہو۔ مرزا ناصر: رشتے کے لیے اب سید وغیرہ کی قید نہیں' احمدی سید' سید کو ہی دے گا بلکہ احمدی' احمدی کو' چاہے کوئی ہو۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔157)
مرزا ناصر احمد: 1926ء میں ایک لیکچر دیا اور اس کا وہ لیکچر غالباً گرمیوں میں کسی وقت تھا اور وہ لیکچر چھپا اور [illegible] 1927 میں اس کی Rubber [illegible] ہو گئی یہ چھپ کر [illegible] (کاروائی 1974/8/10 صفحہ 53)	مولوی صاحب اصل کاروائی سے تھوڑا سا حصہ لکھ دیا ہے۔ مرزا ناصر: 1926ء میں ایک لیکچر تھا غالباً گرمیوں میں' خیر ٹھیک ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔159)

F.11
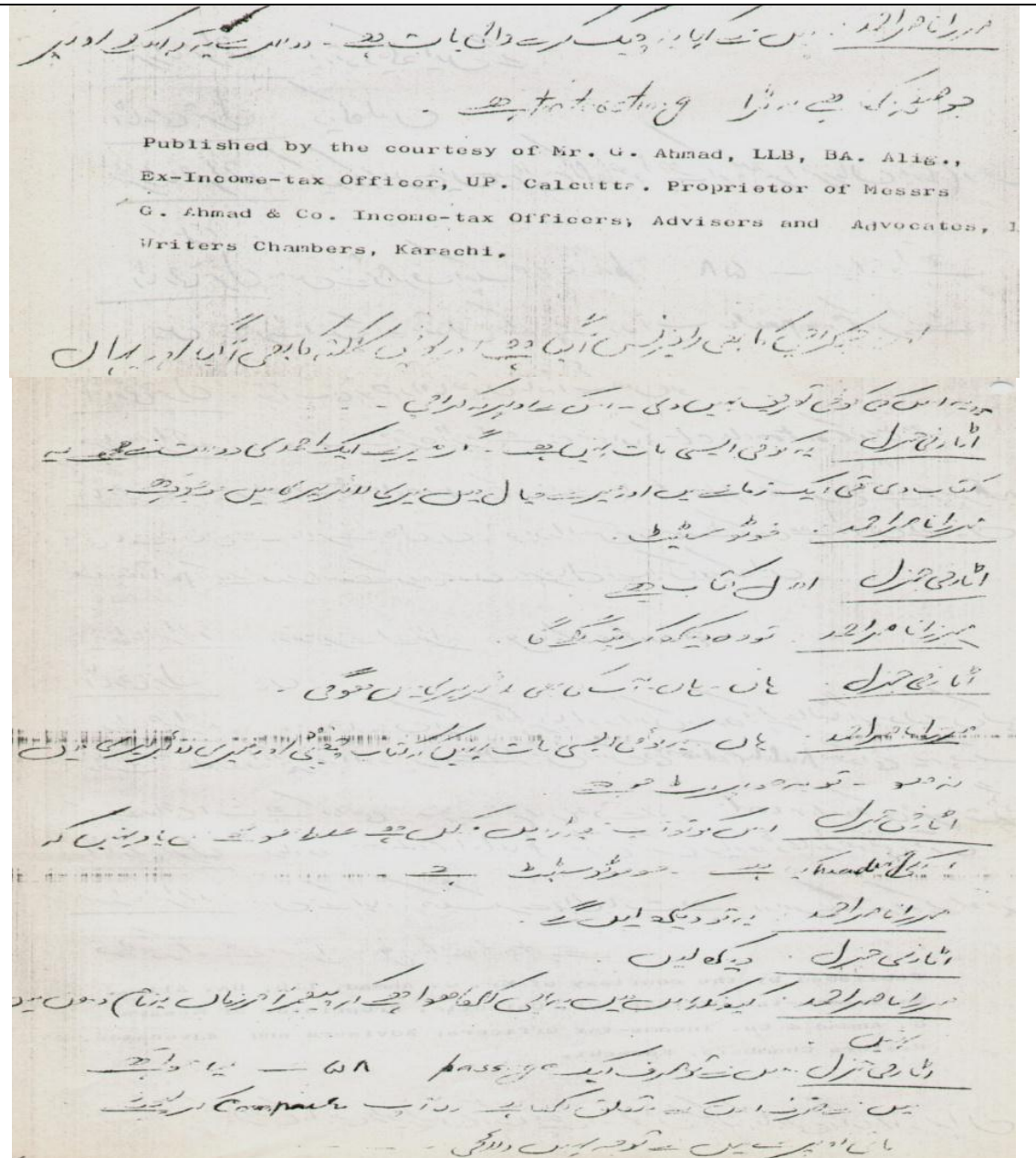
مولوی صاحب نے اس کاروائی کو مکمل درج ہی نہیں کیا۔	مرزا ناصر احمد: اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر وارث زید بعد وجب کہ آدمی نماز پڑھ لیں تو نہایت کا فیصلہ ہے ... فرض کفایہ ہے اور ہمارے نزدیک [illegible] گنہگار نہیں ہوتا۔ اٹارنی جنرل: میرا سوال یہ تھا کہ وہ گنہگار ہے یا نہیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ انسان فوت ہو جاتا ہے مر جاتا ہے۔ انتقال کر جاتا ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں۔ اللہ اس کی مغفرت کرے۔ اس کی عزت کرتے ہیں اس لئے پڑھتے ہیں۔ آپ تو علیحدہ بات کہہ رہے ہیں کہ دوبارہ عرض ہے یا نہیں ہے۔ تو اس کو Respect pay کرنے کے لئے [illegible] کا پتہ ہوں۔ آپ نے کہا ہے ایک بچہ کا [illegible] کریں گے۔ تو اس لئے ان [illegible] زید اور دوسری وجہ ہے [illegible] تا کہ پورا [illegible] ہو جائے (کاروائی 1974/8/10 صفحہ 56-58)

F.11

اَصل کاروائی کے صفحہ نمبر 60 تا 63 چار صفحات پر مشتمل کاروائی جو کہ دائیں طرف درج ہے مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی بلکہ اس چار صفحات پر مشتمل کاروائی کو اپنی مکمل کاروائی میں درج چند سطروں میں پوری کر دیا ہے

مسٹر چیئرمین: اجلاس ملتوی۔ جب دوبارہ اجلاس طلب کریں گے، وفد کو دو روز پہلے مطلع کر دیں گے۔

مرزا ناصر: شکریہ۔

مسٹر چیئرمین: تقریباً 18، 19 یا 20 کو، لیکن بہرحال جو بھی فیصلہ ہوا، آپ کو اطلاع کریں گے۔

(وفد چلا گیا۔ اجلاس ملتوی)

(تاریخی قومی دستاویز ص۔160)

اٹارنی جنرل: اب آپ صاحب یہ explain کریں گے کہ کل شروع کریں یا Monday کو کریں یا شام کو کریں۔ وہ حکم دیں گے۔

مرزا ناصر احمد: وہ حکم دیں۔ وہ جو حکم کریں گے۔ وہ حکم کریں گے۔

Mr. Chairman: I think now.....

Mr. A.H. Pirzada: Sir, I think that number of questions which have been asked in the cross-examination-- I was not here all along, I have been going through the record also- notice has been claimed or time has been claimed because back references have to be made, and therefore, we could break the cross-examination for a few days and then meet again so that it could be completed.

F.11

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	Mr. Chairman: I think now we have to break the examination of the witness, because for six days we have been sitting. It has been strenuous on the Attorney General, it has been strenuous on the members of the delegation and also ..... Attorney General: Sir, you informed me that the National Assembly will be meeting on Monday and Tuesday, and then comes the Pakistan Day. So we would not sit here for three days and then start. Mr. Chairman: There is no likelihood of the examination being finished today?
مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	Attorney General: No sir, that is not possible for even tomorrow, because the subject is so vast. Mr. Chairman: And then so many things have to come. Attorney General: Yes, and they also need time, because I have given some references, they have to look them up. So Instead of three or four days, we will have it after a week or ten days if it is convenient to Mirza Sahib. Mr. Chairman: So the delegation is permitted to leave without fixing any date. The delegation will be informed two da earlier. It will be round.....

F.11

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔</td>
<td>Mr. Abdul Hafeez Pirzada: They will be informed before the actual date.

Mr. Chairman: Yes, the exact date will be decided by the Steering Committee or by the House or by the Chairman and the Law Minister and the Attorney General, as decided and they will be informed two or three days earliar. Anyhow it will be within ten days, but it will be after 14th.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: In fairness we could say that there will be no possibility of meeting upto 15th or 16th.

Mr. Chairman: Yes, 15th or 16th.

Attorney General: And a day after that, may be.

Mr. Chairman: Yes, because there are too many engagements.</td>
</tr>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔</td>
<td>مرزا ناصر احمد: انشاء اللہ دس دن کے بعد دو دن پہلے اطلاع کر دیں گے۔

اٹارنی جنرل: یہی ایک بہتر [illegible]

[illegible]: تقریباً ۲۰، ۱۹، ۱۸ یا whatever is decided</td>
</tr>
</table>

F.11

اٹارنی جنرل: اگر سٹیئرنگ کمیٹی meets کرے تو اس پر سینڈ سے ہو جائیں۔ اس کے بعد Monday کو سپیشل اسمبلی Fix ہوئی ہے Tuesday کو ہو چکی ہے۔ پھر Independence day تھی

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: مجھے کوئی اعتراض نہیں

اٹارنی جنرل: یہ دن اگر ہم ایسے چھوڑ دیں تو اس سے بہتر ہے کہ دفعتہ کل دل نکال کر آپ بھی کچھ ریلیکس ہو سکیں اور میں بھی کچھ آرام کر سکوں۔

Mr. Chairman: No. No. It is too much on the nerves of the honourable members of the Committee....

Attorney General: Sir, it is a strain on me also.

Mr. Chairman: I know, the Attorney General, and on the witness also.

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

Attorney General: تو یہ ہوا کہ Physical Session

You are well-acquainted with the Islamic law, I am not.

F.11

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	مرزا ناصر احمد: بہرحال اب یہ ہوا کہ اب آٹھ دس دن کے بعد ہوگی اور وہ آخری Final تاریخ مقرر ہو گی۔ اٹارنی جنرل: ایک ہفتہ تک نہیں ہوگی۔ مرزا ناصر احمد: اس سے کوئی تین دن پہلے اطلاع کر دی جائے گی۔ Mr. Chairman: Three days earlier the members of the Delegation will be informed. Thank you very much, and no proceedings have to be disclosed. The honourable members may keep sitting. (The Delegation left the Hall) Yes, any honourable member who would like to say?
مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔	یہاں ہمارا ایک پروسیجر ہے، بعد میں ہر ½ گھنٹہ تقریریں ہوتی ہیں۔ The Reporters are free, they can go and have recess. (کاروائی 10/8/1974 صفحہ 60 تا 63)

F.12

انوار الاسلام کی عبارت سے گالی کے اعتراض کے جواب میں حضور نے جواب میں فرمایا	انوار الاسلام کی عبارت سے گالی کے اعتراض کے جواب میں
جہاں تک مجھے یاد ہے، ہمارے پاس ٹیپ تو ہے ہی انہوں نے جو نوٹ کیا ہے اسکے مطابق، "ولد الحرام بننے کا شوق ہے" اس قسم کا فقرہ کہ مسلمانوں کو یہ کہا گیا ہے انوار الاسلام میں جو یہ عبارت ہے کہ خود اپنے معنی کو ظاہر کر رہی ہے یہاں پر یہ لکھا ہوا ہے "اس سے زیادہ صاف اور کون سا فیصلہ ہوگا" - نکالا کونسا ہے۔ لہٰذا جھوٹ گیا ہے ہم دو کلموں کے مول میں [illegible] جا کر دو ہزار روپے دیتے اگر آتھم کو - عبداللہ آتھم درحقیقت [illegible] مجھے کاذب سمجھتا ہے۔ عبداللہ آتھم کی بات ہو رہی ہے وہ جانتا ہے کہ ذرہ بھر بھی اسلام کی عظمت کی طرف رجوع نہیں کیا	درج ذیل عبارت کے علاوہ باقی سب حوالہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا جو حضرت صاحب نے وہاں پیش کیا اور دائیں طرف درج ہے "انوار الاسلام" کے صفحہ 30 پر "جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا" تو سمجھا جائے گا کہ اسے ولد الحرام بننے کا شوق ہے"۔ یہ عیسائیوں کو کہا۔ (تاریخی قومی دستاویز ص۔161)

F.12

| مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا | تو وہ ضرور بلا توقف عبارت مذکورہ بالا کے موافق اقرار کر دے گا، کیونکہ اب تو وہ اپنے تجربے سے جان چکا ہے کہ میں جھوٹا ہوں ——— اپنے متعلق ——— کہ میں جھوٹا ہوں، اور مسیح کی حفاظت کا اس نے (یعنی عیسائی عبداللہ آتھم نے) مشاہدہ کر لیا۔ پھر اس مقابلے سے اس کو کیا خوف ہے۔ کیا پہلے پندرہ مہینوں میں مسیح زندہ تھا اور مسٹر عبداللہ آتھم کی حفاظت کر سکتا تھا اور اب مر گیا ہے اس لیے نہیں کر سکتا۔ جبکہ عیسائیوں نے اپنے اشتہاروں میں یہ کہہ کے اعلان دیا ہے کہ خداوند مسیح نے مسٹر عبداللہ آتھم کی جان بچائی ہے۔ پھر اب بھی خداوند مسیح جان بچائے گا۔ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اب مسیح کے خداوند قادر ہونے کی نسبت مسٹر عبداللہ آتھم کو شک اور تردد پیدا ہو جائے اور پہلے وہ شک نہ ہو، بلکہ اب تو بہت یقین چاہیے۔ کیونکہ اس کی خداوندی اور قدرت کا تجربہ ہو چکا، اور نیز ہمارے جھوٹ کا تجربہ۔ لیکن یاد رکھو کہ مسٹر عبداللہ آتھم اپنے دل میں خوب جانتا ہے کہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں کہ اس کو مسیح نے بچایا۔ جو خود مر چکا ہے وہ کسی کو بچا سکتا ہے؟ جو مر گیا وہ قادر کیونکر اور خداوند کیسا، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سچے اور کامل خدا کے خوف نے اس کو بچایا۔ اگر اب نادان عیسائیوں کی تحریک سے بے باک ہو جائے گا تو پھر اس کامل خدا |

F.12

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا</td>
<td>کی طرف سے بے باکی کا مزا چکھے گا۔ غرض اب ہم نے فیصلے کی صاف صاف راہ بتا دی اور
جھوٹے اور سچے کے لیے ایک معیار پیش کر دیا۔ اب جو شخص اس صاف فیصلے کے
برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا
کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم و حیا سے کام نہ لے گا اور بغیر اس کے جو ہمارے اس
فیصلے کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے انکار اور زبان درازی سے باز نہ آئے گا اور ہماری</td>
</tr>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا</td>
<td>فتح کا قائل نہ ہوگا — [illegible] اسلام کی فتح کا — تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے
شوق ہے، حلال زادہ نہیں۔ بلکہ حلال زادہ بننے کے لیے واجب تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا
جانتا ہے — یعنی عبداللہ آتھم نے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے
تو میری اس حجت کو واقعی طور پر رفع کرتے جو میں نے پیش کی ہے۔"

میرے نزدیک تو یہ عبارت بڑی واضح ہے اور اس کا مخاطب عبداللہ آتھم اور
اس کے ساتھی عیسائی ہیں۔ اور اس سے پہلے بھی آگے اگر پڑھ دیا جائے تو مزید واضح
ہو جاتا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ واضح ہے اور مزید وقت ضائع نہ کرنا چاہیے۔

(کاروائی 20/8/1974ص۔4تا6)</td>
</tr>
</table>

F.12

غدر 1857 کے حوالے سے سوال کے جواب میں حضرت صاحب کا تفصیلی بیان اَصل کاروائی میں درج ہے۔ مولوی صاحب نے اس کا اکثر حصہ درج نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: انگریزوں نے 1857ء کے مجاہدوں کو چوروں اور قزاقوں اور
حرامیوں کی طرح۔ غدر کہا
Later on
تحریک آزادی کا نام دیا
گیا۔ یہ واقعہ 1857 میں ہوا۔ یہ واقعہ اس سال سے کہیں پہلے کا ہے۔ جس سال
جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ میں بالکل
مختصراً بتاؤں گا کہ جب ایک واقعہ ہوا۔ اس کے
متعلق اس زمانہ کے لوگوں نے جو کچھ لکھا ہے
وہ ہمارے سامنے [illegible] سب
پہنچ سکے ہیں [illegible] صحیح سمجھتے ہیں
محدث [illegible] رسالہ [illegible] سید نذیر حسین صاحب

حضرت صاحب کے دائیاں طرف درج تفصیلی جواب میں سے مولوی صاحب نے صرف یہ مختصر ساجواب لکھ دیا ہے۔ باقی خرد برد

مرزا ناصر: 1857ء کے مجاہدین کو چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح کہا اور اس کا نام غدر رکھا لیکن دیکھیں کہ 1857ء کی جنگ کے متعلق اوروں نے کیا لکھا۔ نذیر حسین دہلوی بھی اسے شرعی جہاد نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس کو بے ایمانی، عہد شکنی، فساد و عناد خیال کرتے تھے۔ خواجہ حسن نظامی، سرسید احمد خاں، مولوی محمد حسین بٹالوی، شمس العلماء محمد ذکاء اللہ، شیخ عبدالقادر۔

(تاریخی قومی دستاویز ص165)

F.12

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا</td>
<td>محدث فرماتے ہیں۔ ... سید نذیر حسین صاحب
رسالہ اشاعت السنہ جلد ۶ [7/]
صفحہ 288 نمبر ۔ اہلحدیث ... عام مولوی
محمد حسین بٹالوی نے اس میں لکھا ہے۔ کہ مولانا
سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی
جہاد کے لحاظ سے بغاوت 1857ء کو شرعی جہاد
نہ سمجھا۔ بلکہ اس کو کیا سمجھا۔ اس کو بے ایمانی،
عہد شکنی، فساد، عناد خیال کر کے اس میں شمولیت
اور اس کی معاونت کو گناہ معصیت قرار دیا۔
یہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی</td>
</tr>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا</td>
<td>اور خواجہ حسن نظامی صاحب ایک معروف ہستی ہیں
وہ فرماتے ہیں اور یہ اقرار قرین انصاف ہے۔ کہ
ہندوستانی فوج کے سواروں اور دیسی باشندوں نے غدر شروع
کیا۔ سفاکی اور بے رحمی کو حد سے بڑھا دیا۔ اور
ان کے سینے ایسے ہولناک تھے۔ کہ ہر قسم کی سزا ان
کیلئے جائز کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے بے کس عورتوں کو
قتل کیا انہوں نے حاملہ عورتوں کو ذبح کرنے میں کوئی دریغ
نہ کیا۔ انہوں نے دودھ پیتے بچوں کو [illegible] اچھالا
اور سنگینوں کی نوکوں پر [illegible]</td>
</tr>
</table>

F.12

[illegible] کر بازیاں بچوں کو چھید

ڈالے۔ وہ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں تلواریں گھونپ

دیں۔ غرضیکہ کوئی ظلم و ستم ایسا نہ تھا جو ان کے ہاتھ سے

انگریزوں اور ان کے بیوی بچوں پر نہ ڈھایا ہو۔ ان کے

شرمناک افعال نے تمام ہندوستان کو ہمیشہ کیلئے

رحم و انصاف کی نظروں میں ذلیل کر دیا۔ میرا سر

شرم و ندامت سے اونچا نہ ہوتا۔ جب میں اپنی قوم

کی اس دردناک سفاکی کے حال پڑھتا ہوں۔

دہلی شہر میں 11 مئی 1857ء کے آمد اس کے بعد کے زمانے

میں روا رکھی۔ دہلی کی جان کنی صفحہ نمبر 23 از

خواجہ حسن نظامی انہوں نے لکھا ہے۔

-26-

مرزا ناصر احمد: " بہادر شاہ ظفر:

بہادر شاہ ظفر نے ۹ مارچ 1858ء کو دیوانِ خاص قلعہ

دہلی میں عدالت کے سامنے جو تحریری بیان دیا اس میں لکھا کہ "میں

نے دو پالکیاں روانہ کیں اور حکم دے دیا کہ تو ہیں بھی بھیج دی جائیں

اس کے بعد میں نے سنا کہ پالکیاں پہنچنے بھی نہیں پائی تھیں کہ

مسٹر فریزر قلعہ دار اور لیڈیاں سب کی سب قتل کر دی گئیں

مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا

F.12

مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا	...انگریز، ملکہ دار اور لیڈیاں سب کی سب قتل کر دی گئیں۔ اس سے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ باغی سپاہ دیوانِ خاص میں گھس آئی۔ عبادت خانہ میں بھی ہر طرف پھیل گئی۔ اور مجھے چاروں طرف سے گھیر کر بے حد متفکر کر دیا۔ یہ [illegible] لئی انگریز مرد اور عورت کو گرفتار کر لائیں جو انہوں نے میگزین میں پکڑا تھا۔ اور ان کے قتل کا قصد کرنے لگے۔ آخری وقت اگرچہ میں مفسد بلوائیوں کو حتی المقدور باز رکھنے کی کوشش کرتا تھا مگر انہوں نے میری نسبت مطلق التفات نہیں کیا۔ ان بیچاروں کو قتل کرنے باہر لے گئے۔ احکام کی نسبت معاملہ
مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا	- ۲۷ - کی اصل حالت یہ ہے کہ جس روز سپاہ آئی۔ انگریزی افسروں کو قتل کیا اور مجھے قید کر لیا۔ میں ان کے اختیار میں رہا۔ میرا اپنا کوئی اختیار نہیں تھا۔" یہ لکھنے والے ہیں۔ بہادر شاہ کا مقدمہ از خواجہ حسن نظامی۔ اسکے اوپر خواجہ حسن نظامی صاحب فرماتے ہیں" کہ بہادر شاہ بادشاہ کے اپنے دستخط ہیں"۔ سر سید احمد خان

<table>
<tr>
<td>غور کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا
بلند کیا۔ ایسے خراب اور بدرویہ اور بداطوار آدمی تھے کہ بجز شراب خوری
اور تماش بینی اور ناچ رنگ دیکھنے کا کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا۔
بھلا یہ کیونکر پیشوا اور مقتدا جہاد کے گنے جا سکتے تھے۔ اس ہنگامے
میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی۔ اس ہنگامے
میں کوئی بات بھی مذہب کے مطابق نہیں ہوئی۔ سب جانتے
ہیں کہ سرکاری خزانہ اور اسباب جو امانت تھا اس میں
نمک حرامی کرنا مذہب کی رو سے درست نہ تھا۔ صریح ظاہر ہے
کہ بے گناہوں کا قتل علی الخصوص عورتوں بچوں اور بڈھوں کا</td>
<td>مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا</td>
</tr>
<tr>
<td>—28—
مذہب کے بموجب گناہ عظیم تھا۔ پھر کیونکر یہ ہنگامہ غدر جہاد ہو سکتا تھا
ہاں البتہ چند بدذاتوں نے دنیا کی طمع اپنی منفعات۔ اپنے
خیالات پورے کرنے، جاہلوں کو بہکانے کو اپنے ساتھ جمعیت
کو جمع کرنے کو جہاد کا نام لے لیا۔ پھر یہ بات تو مفسدوں کی
حرم زدگیوں میں سے ایک حرم زدگی تھی۔ نہ واقع میں جہاد۔ مگر
جب بریلی کی فوج دہلی میں پہنچی اور دوبارہ فتویٰ ہوا۔ جو
مشہور ہوا۔ اور جس میں جہاد کرنا واجب لکھا ہے بلاشبہ اصلی
نہیں۔ چھاپنے والے اس فتویٰ نے جو مفسد اور نہایت قدیمی بدذات</td>
<td>مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا</td>
</tr>
</table>

F.12

مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا	آدمی تھا۔ جاہلوں کے بہکانے ورغلانے کو نام لکھکر اسکو رونق دی تھی۔ بلکہ ایک آدھ مُہر ایسے شخص کی چھاپ دی تھی جو قبل غدر مر چکا تھا۔" "اسباب بغاوت ہند" صفحہ [illegible]۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں "عہد وایمان والوں سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد ملکی ہو خواہ مذہبی نہیں ہوسکتا۔ عہد ایمان والوں سے لڑنا ہرگز شرعی جہاد نہیں ہوسکتا۔ بلکہ عناد فساد کہلاتا ہے۔" "مفسدہ 1857ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ سخت گنہگار اور بحکم
مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا	-29- قرآن وحدیث وہ مفسد و باغی بدکردار تھے۔ اکثر ان میں عوام کالانعام تھے۔ بعض جو خواص و علماء کہلاتے تھے وہ بھی اصل علوم و دین قرآن وحدیث سے بے بہرہ تھے۔ یا نافہم بے سمجھ" رسالہ اشاعت السنہ جلد 9 نمبر 10 اور 10 دسمبر 1886ء صفحہ 309 و 310 ۔ نیز نواب صدیق حسن خان صاحب بھی فرماتے ہیں وہ بھی سنیئے۔ نواب صدیق حسن خان صاحب نے کتاب "ہدایت السائل" اور دوسری متعدد کتابوں میں یہ لکھا ہے۔

F.12

ہندوستان کے بلاد دارالاسلام ہیں نہ دارالحرب ۔ برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کے تمام رؤوسا رعایا کا ہمیشہ کیلئے معاہدہ دوستی ہو چکا ہے ۔ لہٰذا ہندوستان کا کسی شخص کا برٹش گورنمنٹ سے جہاد کرنا اور اس معاہدہ کو توڑنا جائز نہیں ہے ۔ جو غدر 1857ء میں برٹش گورنمنٹ مفسدوں نے سلوک کیا وہ فساد تھا نہ جہاد۔ پھر شمس العلماء مولانا ذکاء اللہ خان صاحب فرماتے ہیں جب تک بخت خان نہیں آیا جہاد کے فتویٰ کا چرچا شہر میں بہت کم تھا ۔ یہ کام لچے شہدے مسلمانوں کا تھا ۔ وہ جہاد جہاد پکارتے پھرتے تھے ۔	مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا
مگر جب بخت خان جسکا نام دلی شہر نے کم بخت خان رکھا تھا ۔ 30 دہلی آیا تو اس نے یہ فتویٰ لکھایا ۔ اس نے جامع مسجد میں مولویوں کو جمع کر کے جہاد کے فتوے پر دستخط و مہریں انکی کرائیں ۔ اور مفتی صدرالدین نے بھی ایک جبر سے اپنی جعلی مہر کردی ۔ لیکن مولوی محبوب علی و خواجہ ضیاالدین نے فتوے پر مہریں نہیں دیں اور بیباکانہ کہہ دیا کہ شرائط جہاد موافق مذہب اسلام موجود نہیں ۔ جن مولویوں نے فتوے پر مہریں کی تھیں وہ کبھی بیباکی پر انگریزوں سے لڑنے نہیں گئے ۔ مولوی نذیر حسین	مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا

F.12

مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا	نہیں گئے۔ مولوی نذیر حسین جو وہابیوں کے مقتدا و پیشوا تھے ان کے گھر میں تو ایک میم چھپی بیٹھی تھی" یہ تاریخ عروج عہد سلطنت انگلشیہ ہند۔ حصہ سوئم 675 اور 676 - یہ مولانا خان بہادر شمس العلما محمد ذکاءاللہ صاحب کی تحریر ہے۔ [illegible] یہاں ایک اور رہ گیا ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب بڑی معروف ہستی ہیں۔ شیخ عبدالقادر صاحب بی-اے۔ بیرسٹر ایٹ لاء سیکرٹری اشاعت کمیٹی سیالکوٹ اپنا رسالہ "ترکوں کے احسانوں پر فرض [illegible]" میں
مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا	-31- تسلیم کرتے ہیں کہ 1857ء میں ہندوستان میں غدر مچا۔ اس غدر کو فرو کرنے کیلئے انگریزوں کی افواج کو مصر سے گذر کر ہندوستان پہنچنے کی اجازت حضور خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم نے ہی دی تھی۔ جنوبی افریقہ میں جنگ بوئرز ہوئی - ترکوں نے انگلستان کا ساتھ دیا۔ ہزاروں ترکوں نے انگریزی جھنڈے کے نیچے لڑنے مرنے کیلئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ مساجد میں انگریزوں کی فتح اور نصرت کیلئے دعائیں کی گئیں۔ اس پس منظر میں اس تحریر پر اعتراض

F.12

...کی گئیں۔ اس پس منظر میں اس تحریر پر اعتراض کوئی وزن نہیں رکھتا جب حضرت مسیح موعود نے فرمایا 1857ء میں مسلمانوں کی حالت یہ ہو گئی تھی۔ بجز بدچلنی فسق و فجور کے اسلام کے رئیسوں کو اور کچھ یاد نہ تھا جسکا اثر عوام پر بھی بہت پڑ گیا تھا۔ انہیں ایام میں انہوں نے ایک ناجائز اور ناگوار طریقہ سے سرکار انگریزی سے باوجود نمک خوار اور رعیت ہونے کے مقابلہ کیا حالانکہ ایسا مقابلہ اور ایسا جہاد ان کیلئے شرعاً جائز نہیں تھا۔ جو میں نے پہلا حوالہ پڑھا ہے ان کے مقابلہ میں یہ بہت ہی نرم حوالہ ہے۔ اسکے اوپر اعتراض نہیں ہے۔ (کارروائی اسمبلی 1974/8/20 ص24 تا31)	مولوی صاحب نے حضور کا یہ جواب ہی درج نہیں کیا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سیرۃ الابدال کے صفحہ نمبر 193 کے حوالے سے اٹارنی نے سوال کیا تو حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا اسکا جواب یہ ہے کہ جو سیرۃ الابدال کتاب ہے اسکے صرف سولہ صفحے ہیں۔ تو ان سولہ صفحوں میں سے وہ کونسا 193 صفحہ تلاش کیا گیا ہے جس پہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کتاب کے سارے صفحے ہی سولہ ہیں۔ اٹارنی جنرل: وہ بھی دوسری Volume کا ہو گا۔ (کارروائی اسمبلی 1974/8/20 ص33)	اس کارروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

F.12

قاضی محمد اکمل صاحب کے ایک شعر پر اعتراض کا حضور کا یہ جواب ہی تحریر نہیں کیا گیا

مرزا ناصر احمد: [illegible] یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک تو جو نظم ہے اس میں یہ شعر بھی موجود ہے۔

غلام احمد مختار ہو کر
یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں

نبی کریمؐ کا غلام ہو کر (جو بھی آپ کا تھا) ہے وہ ہے۔ اسی نظم میں یہ شعر ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

آگے سے بھی بڑھ کر کا مفہوم غلط فہمی پیدا کر سکتا ہے۔ ایڈیٹر نے 13 اگست کے الفضل میں یہ مضمون لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ میرا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا جو میری طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ حدیث کی رو سے امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدد آتے ہیں اور ان مجددین کا اپنا کچھ نہیں ہوتا اور نبی کریمؐ کا ہی نور ہے جو ان مجددین میں چمکتا ہے اور آپ کا ہی ظہور ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ تھا کہ جو اس سے قبل مجددین میں نبی کریمؐ کا ظہور ہوا، مسیح موعود میں اس سے زیادہ ظہور ہوا۔ یہ انہوں نے اپنا بیان دیا ہے۔ ان کا جواب ابھی ختم نہیں ہوا

اس کے بالمقابل مختصر جواب میں اصلیت کو چھپا دیا ہے

(بحوالہ قومی تاریخی دستاویزات ص166)

مرزا ناصر: ہمارے ریکارڈ میں نہیں کہ بانی سلسلہ نے اس نظم کو پڑھا ہو۔
اٹارنی جنرل: آپ کا اخبار "الفضل" ہے۔ شاعر اکمل کہتا ہے کہ میں نے پڑھا، مرزا صاحب کی موجودگی میں پڑھا اور وہ (مرزا صاحب) خوش ہوئے، جزاک اللہ کہا؟

یہ سارا حضور کا جواب شامل ہی نہیں کیا جس سے سارا جواب مل جاتا ہے

F.12

یہ مولوی صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں۔	-36- انہوں نے پھر یہ لکھا ہے کہ اس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی پیدا ہو گئی اور مجھے بڑی سخت تنبیہ ہوئی۔ میں نے جب اپنا کلام کتاب کی شکل میں ۱۹۱۱ء میں شائع کیا تو اس وقت لوگوں نے جو میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ تم نے کیا حرکت کی ہے۔ یہاں ۱۹۱۱ کا دیوان پہلے پانچ سال کے بعد پہلی دفعہ چھپا۔ اس میں یہ شعر، جس سے لوگ میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے، نکال دیا۔ میں انکو کہتا رہا، میں قسمیں کھاتا رہا کہ میرا مطلب یہ نہیں۔ خدا کی قسمیں کھاتا رہا اور کہتا کہ میرا مطلب پہلے مجددین کے مقابلے میں زیادہ، بلند شان والا ظہور ہوا۔ کہتا ہے، میں اوروں کو تو
یہ مولوی صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں۔	کے مقابلے میں زیادہ، بلند شان والا ظہور ہوا۔ کہتا ہے، میں اوروں کو تو چھوڑتا ہوں، خود میری جماعت کے لوگ میری قسموں پر اعتبار نہیں کر رہے ہیں۔ میں قسمیں کھا کھا کر تھک گیا ہوں۔ تو جو شخص شعر کہتا ہے کہ میرا یہ مطلب ہے تو اس مطلب پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ یہ کہتا ہے کہ پچھلے مجددین کی نسبت نبی کریمؐ کا اس صدی میں ظہور زیادہ شان والا ہے۔ مقابلہ مجددین سے ہے آنحضرتؐ سے نہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ یہ کہتا ہے، مانتا ہے کہ بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ اس سے غلط فہمی پیدا ہو جائیگی۔ اور انہوں نے مجھے شروع سے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ ۱۹۱۱ء میں میں نے اپنی نظم سے نکال دیا۔ چھ کے بعد کسی رسالے یا کسی اخبار یا کسی کتاب میں اپنے اس شعر کو میں نے شائع نہیں کروایا۔ پھر 38 سال کے بعد ۱۹۴۴ء

F.12

-37- میں 13 اگست کے اخبار میں لکھا ہے۔ میں سمجھتا کہ ٹھیک گیا ہے۔ اور تو نہیں، میرے والے بھی میرے اوپر اعتبار نہیں کرتے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ یہ نئے حوالے جو آئے تھے، یہ اس میں Add ہو جاتے ہیں۔ (کارروائی اسمبلی 1974/8/20 ص35تا37)	یہ مولوی صاحب کی کاروائی میں درج ہی نہیں۔
مرزا ناصر احمد۔ قاضی اکمل صاحب نے جھوٹ کہا۔ جھوٹ اس معنی میں کہ ہماری تاریخ نے اس واقعہ کو کہیں ریکارڈ ہی نہیں کیا اور 38 سال کے بعد ایک شخص ایک چیز 38 سال پہلے کی بیان کر رہا ہے اور حافظے کا یہ حال ہے کہ اپنے اس شعر کو جو آخری نہیں اور کہہ رہا ہے کہ یہ میرا آخری شعر ہے۔ اپنی عمر کے اس حصہ میں پہنچ کر جب اپنا ہی شعر یاد نہیں انہوں نے کسی اور کے متعلق بات کی مدد سے قابل قبول ہو جائے گی۔ (اسمبلی کارروائی 1974/8/20 ص43)	اس بیان کو مولوی صاحب نے ایسے رنگ میں بیان کیا گویا قاضی صاحب نے جھوٹ بولا ہے مرزا ناصر: قاضی اکمل نے یہ کہا، لیکن ہمارے ریکارڈ میں نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل: "الفضل" قادیان میں اکمل نے جھوٹ کہا؟ مرزا ناصر: جھوٹ کہا، جو مرضی آپ کہہ لیں، ہماری تاریخ نے اس واقعہ کہیں ریکارڈ نہیں کیا۔ اکمل بوڑھا ہوگیا، پتہ نہیں کیا کہہ دیا۔ (قومی تاریخی دستاویزات ص167)

F.12

حوالہ	تبصرہ
حضور نے قاضی محمد اکمل صاحب کے شعر کی جو وضاحت کی ہے وہ یہ ہے جو ص44 تا45 پر درج ہے۔ الحکم 7 فروری 1925ء میں قاضی اکمل کے کسی شعر کا جھگڑا نہیں تھا۔ یہ چھپا ہے۔ حضور کے الہامات کے متعلق روایت حافظ معین الدین صاحب کا شعر خوانی کا سلسلہ جاری تھا۔ ایک منشی ظفر احمد صاحب ہمارے بڑے بزرگ ہیں۔ ان کی یہ روایت ہے۔ منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں قادیان میں موجود تھا اور حضرت صاحب کے قریب ہی رہا کرتے تھے۔ چند دن تک تو یہ سلسلہ رہا۔ ایک دن منشی صاحب نے عرض کیا کہ حضور کیا شوق رکھتے ہیں۔ حافظ صاحب سنو کچھ بھی نہیں دیتے۔ حافظ صاحب شعر سنایا کرتے تھے۔ نہ یہ کوئی خوش آواز ہیں۔ آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کس لئے شوق رکھتے ہیں۔ یہ مفہوم منشی صاحب کے کلام کا تھا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ تم کو کچھ معلوم نہیں کہ یہ کیا سناتے ہیں (اسمبلی کارروائی 1974/8/20 ص44)	مولوی صاحب نے یہ ساری بحث ہی ترک کر دی ہے
البتہ موجود ہو تو منسوخ کر دیا جائے۔ جس شخص کی یہ حالت تھی کہ اسلام کے غم اور فکر میں ہر وقت اپنی توجہ کو اس خاص مضمون کی طرف مرکوز رکھتے تھے concentrated [illegible] on that one subject [illegible]۔ اگر سامنے شعر سنانے والا شعر سناتا [illegible] اپنی کیا نیاں سناتا تھا۔ تو اس کی طرف ایک ایسی بات منسوب کرنا جو 38 سال پہلے کی ہو جس کا ذکر 38 سال تک کسی ایک حوالے میں موجود نہ ہو میرے نزدیک بڑا ظلم ہے تاکہ جو دنیا مرضی کہے۔ جزاک اللہ کہہ دیا ہو تو عمل دیا۔ (اسمبلی کارروائی 1974/8/20 ص45)	مولوی صاحب نے یہ ساری بحث ہی ترک کر دی ہے

F.12

(حضور کے سورج چاند گرہن کے نشان اور دار قطنی والی حدیث کی تفصیل ص52 تا54 حذف کی گئی ہے)	
مرزا ناصر احمد (جاری) اس میں چاند اور سورج کے گرہن ہونے کے دو نشانوں کا ذکر ہے لیکن اس میں سے [illegible] پیدا کرنے والی بات ہے وہ یہ [illegible] صرف علامت ہے ایک ایک ہے معجزہ اور ایک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی لیکن معجزہ اور چیز ہے اپنی اہمیت کے لحاظ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی (اسمبلی کارروائی1974/8/20ص52)	مولوی صاحب نے یہ ساری تفصیل عمداً چھوڑدی ہے
زمانہ میں فلاں فلاں دن جو ہیں ان میں چاند اور سورج کو گرہن ہوں گے۔ تو چاند اور سورج کا گرہن ہونا خود معجزہ نہیں نہ پیشگوئی ہے۔ لیکن معینہ دنوں میں اور خاص زمانہ میں پیشگوئی کے مطابق گرہن ہونا وہ پیشگوئی کا پورا ہونا ہے اور شق القمر اس کے مقابلے میں زبردست معجزہ ہے۔ اس سے ہمیں کو سمجھ نہیں آئی کہ سوال کرنے والے کیا چیز سمجھ نہیں سکے (اسمبلی کارروائی1974/8/20ص54)	مولوی صاحب نے یہ ساری تفصیل عمداً چھوڑدی ہے

F.12

سورج چاند گرہن کے نشان کے حوالہ سے خطبہ الہامیہ کے حوالہ سے نعوذ باللہ ہتک رسول کے الزام کے جواب کو درج نہیں کیا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں اس میں میں نے یہ نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل: نہیں تو وہ آپ clarify کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: اس میں میں نے یہ کہا ہے کہ یہ بدر جو یہ بدروں کا ذکر ہے آپ نے فرمایا کہ بدر بدروں۔ دو بدر ہیں اور دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ پہلے بدر کا ظہور آپ کی زندگی میں ... کہ آپ چمکے ہیں ناں تو وہ

=78=

صحابہ کرام کی زندگیوں میں یہ بدر کامل بنا۔ آپ کا بدری ظہور آپ کی زندگی میں نہیں بنا۔ آپکی زندگی کے وصال کے بعد جو ایک انتہائی صدمے والی بات تھی۔ اسوقت اب بھی ہمارے لئے ہے بعد قیصر و کسریٰ کی حکومتیں جو اسوقت سب سے بڑی طاقتیں تھیں۔ ان کو شکست دے کر ان کی زیادہ اچھی تلوار ہی کو نہ یا نہ تلواروں سے خدا تعالیٰ

مولوی صاحب نے تحریف کی ہے اور حضرت صاحب کا تفصیلی جواب درج نہیں کیا۔ جو کہ دائیں طرف درج ہے۔ بلکہ درج ذیل الفاظ اپنی کاروائی میں درج کر دیئے ہیں۔

مرزا ناصر: آپ "خطبہ الہامیہ" کی بات کریں۔ دو بدر ہیں۔ حضور علیہ السلام بھی بدر تھے۔ زمانہ اسلام کا پہلی رات سے بدر کامل بن جائے۔

اٹارنی جنرل: اس میں مرزا غلام احمد کا ذکر نہیں ہے۔

مرزا ناصر: یہ میں نے نہیں کہا۔ نہیں نہیں۔

اٹارنی جنرل: اب مرزا محمود کہتے ہیں کہ چودھویں کا چاند مسیح موعود ہی تو ہے۔

(قومی تاریخی دستاویزات ص172)

F.12

کے معجزہ سے ٹکڑوا کر ۔ وہاں یہ جو سختی کے ساتھ اسلام کے
پھیلانے میں روک بن رہی تھیں ۔ اسکو مٹا کر نبی اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہٖ وسلّم اپنی روحانیت کے وجود میں ۔ روحانیت کے وجود
میں ۔ اسواسطے میں نے روحانیت سے شروع کیا تھا ۔ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہٖ وسلّم اپنے روحانی وجود میں دنیا میں بدر کی شکل میں
صحابہ اکرام کی زندگیوں میں جو آپکے روحانی اثرات تھے اسکے ذریعے
سمٹے کا ہر [illegible] اور اسطرح آپکی روحانیت جس طرح پہلے صحابہ کے
دور میں ۔ صحابہ کی زندگیوں میں بدر بن کر چمکے ۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہٖ وسلّم اسی طرح آخری زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ
وسلّم بدر بن کر مہدی اور اسکی جماعت یعنی یہ پیش گوئی ہے
اسلاف نے بھی قرار دیا ۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسی طرح نبی اکرم
صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم مہدی معہود اور انکی جماعت کی زندگیوں اور

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا

مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا

F.12

-79- انکی efforts اور قربانیوں میں بدر بن کر چمکیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چمکیں گے اور اس واسطے یہاں یہ پہلے ذکر کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بدری طور پر مہدی کے ساتھ ہونگے تو اصل میں یہ دو بدر ہیں۔ (کارروائی اسمبلی 1974/8/20ص 77تا79)	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا
آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دور کو ہلال اور اپنے دور کو بدر سے مشابہت دینے کے سوال کے جواب میں فرمایا مرزا ناصر احمد: اصل زمانہ محمد کا ہے۔ ہم اگر میں اپنی وضاحت پیش کر سکا تو میں معافی مانگتا ہوں۔ اسپنے زمانہ بعثت نبوی سے قیامت تک محمد کا زمانہ، تو بیچ بیچ میں مختلف آپ کے روحانی فرزند مجددین وغیرہ آئے ہمارا عقیدہ ہے کوئی چیز انکی اپنی نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہماری تمام ترقی بھی اسی میں ہے ہماری بعثت بغرض خدا تعالیٰ کی توحید، نبی کریم کی عزت دنیا میں قائم ہے۔ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ ہماری اذیت	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا
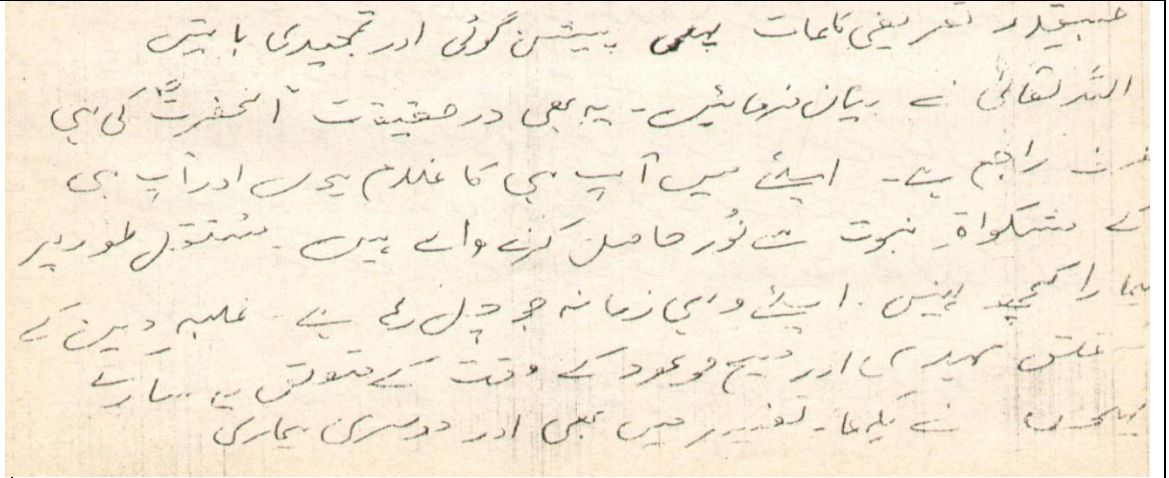
F.12

عبقری تعریفی کلمات یعنی پیشن گوئی اور تمجیدی باتیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائیں۔ یہ بھی درحقیقت آنحضرتؐ کی ہی طرف راجع ہے۔ اپنے میں آپ ہی کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والے ہیں۔ مستقل طور پر ہمارا کچھ نہیں۔ اپنے وہی زمانہ جو چل رہا ہے۔ غلبہ دین کے متعلق مہدی اور مسیح موعود کے وقت کے متعلق یہ سارے نے لکھا۔ تفسیر میں بھی اور دوسری ہماری (کارروائی اسمبلی 1974/8/20 ص 84)	مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا
اُصل کاروائی کے صفحہ 130 تا 137 آئینہ کمالات اسلام کی عبارت متعلقہ ذریۃ البغایا پر سوال وجواب کی کاروائی درج ہے۔ مولوی صاحب نے اس مقام پر ان 8 صفحات پر مشتمل کاروائی کا ذکر تک نہیں کیا۔	اُصل کاروائی کے صفحہ 130 تا 137 آئینہ کمالات اسلام کی عبارت متعلقہ ذریۃ البغایا پر سوال وجواب کی کاروائی درج ہے۔ مولوی صاحب نے اس مقام پر ان 8 صفحات پر مشتمل کاروائی کا ذکر تک نہیں کیا۔

F.13

مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج نہیں کی۔	-1- 00007 The Special Committee of the whole House met on Wednesday, the 21st August, 1974, at 5.30 p.m. Sahibzada Farooq Ali in the Chair. (Recitation from the holy Quran) Mr. Chairman: Before they are called, two letters have been addressed to the Secretary, National Assembly by Mirza Mansur Ahmad, Nazir-i-Ala, Jamait-i-Ahmadiyah, one for the supply of debate and that I have refused in my chamber. At present it cannot be granted to any person because our proceedings are confidential. The House agree's with me? Members: Yes. Mr. Mohammad Hanif Khan: Sir, you used the words 'at present'. I think that at present the tape of the Assembly cannot be granted at any time. Mr. Chairman: At any time. The order is that this time this request cannot be conceded. (کاروائی 1974/8/21ص1)

F.13

مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج نہیں کی۔	Prof. Ghafoor Ahmad: Even proceedings should not be given, not only debates. Mr. Chairman: Proceedings shall be given only to the honourable Members which are ready. Yesterday, I said that they can collect the proceedings. The operative part I will read in the House: "In my opinion to facilitate the matter and to assist the Committee in reaching a just conclusion which the Committee so earnestly desires and also in order to be fair to the parties concerned, it would be advisable if the written questions are given in advance and their answers submitted in writing. As a result of our experience in the first session in the Committee, we earnestly believe that had this procedure been adopted earlier it would have saved a lot of valuable time of the House. After all it is not a criminal proceeding or a legal cross-examination of an accused, an individual or a party. The Committee is studying a very serious matter involving religious beliefs of millions of people. It is a (کاروائی 1974/8/21 ص 1)

F.13

مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج نہیں کی۔	-2- grave moment not only in the history of Pakistan but also in the history of Islam. I would therefore be gratefu if you please convey our request to the Steering Committ I am sure the Committee realising the gravity and seriousness of the issue would grant our request." Now, I would like to hear the Attorney-General. A.G: Sir, the Delegation has come to the Assembly at their own request. They wanted to be heard. If they wanted to be heard, then they will be present here and we will ask questions to elaborate certain points. Now it is impossible to send questio in advance because whenever we send a question there are 5,6, 10 supplementaries for clearification. That would mean that whatever supplementary questions I ask that ha ve to be given by them in writing. You will giv time after that and they wil submit written reply. If the written reply were to be taken then they need not have come at all. We could have sent a number of questions as interrogatory which they could have (کاروائی1974/8/21ص2)

F.13

مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج نہیں کی۔	answered from Rabwah. The point was that they should clarify th position and it is not possible, physically impossible. But as far as hearing is concerned, I have been the first person to give them as much time as they wanted. Now we are at the fag and of this examination, Whenever they wanted more time to answer any questions they have been given the time by you and by the House. There was a break of ten days. About fifteer questions they prepared and answered those yesterday. So, I think, this request is not precticable. Mr.Chairman: Now, I think most of the questions are over and.... A.G.: Only on three subjects and about every subject I told them in advance. That was about Akhand Bharat, I am going to tell them. About their separatism, I am going to ask a few questions. About Khatm-e-Naboowat, I am going to ask a few questions. They know the subject. (کاروائی 21/8/1974ص2)

F.13

<table>
<tr>
<td>
مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج نہیں کی۔

مولانا ظفر احمد انصاری صاحب کا یہ بیان بھی اس کاروائی میں درج نہیں۔
</td>
<td>
-3-

Mr. Chairman: Is the House of the opinion that this request also may not be granted?

Members: Yes.

Mr. Chairman: Unanimous. Anything else? They may be called. Just a minute.

مولانا محمد ظفر احمد انصاری۔ جناب والا میں ایک چیز یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض
ممبران بار بار یہ کہتے ہیں کہ بہت دیر ہو رہی ہے۔ دیر یقیناً ہو رہی ہے لیکن جب
ہم نے ایک دفعہ یہ کام شروع کر دیا تو پھر اسے کسی ایسے مرحلے پر چھوڑنا بہت غلط
ہو گا اور مقصد کے لئے مضر ہو گا۔ میرے ذہن میں ایک تجویز یہ ہے کہ ہم کسی موضوع
پر چار پانچ چیدہ quotations ایک دفعہ پڑھ دیں۔ ان سے اگر یہ کہیں کہ وہ اسے admit
کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔ کوئی explanation نہ لیں۔ اگر وہ admit نہیں کرتے۔
ہم کوشش کریں گے کہ ہم original produce کریں۔

(کاروائی 1974/8/21 ص3)
</td>
</tr>
</table>

F.13

جناب چیئرمین ۔ اگر Original produce کریں تو بڑا easy ہو گا۔ جب آپ

حوالہ دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم دیکھیں گے ۔ چیک کریں گے۔ verify کریں گے۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری ۔ لیکن جو چیزیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ ہم پہلے تو سوال

انہی سے کریں کہ وہ admit کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ مثلاً جہاد کے موضوع پر سات آٹھ

تحریریں ان کو پڑھ کر بتا دیں یہ کہ آیا انہوں نے لکھا ہے یا نہیں۔ اگر وہ admit کر دیں

تو پھر explanation یا سپلیمنٹری کے لئے وقت لے سکتے ہیں ۔

Mr. Chairman: Yesterday, I observed in the House and consulted the Attorney-General. Now almost all the Hawalajaats are over.

اب جو حوالہ جات ہیں، انکے جواب اگر وہ فائل کر دیں۔

That would be read as part of evidence.

اگر explanation مختصر دے دیں ۔

And now very few Hawalajaats have remained.

(کاروائی 21/8/1974 ص3)

مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج نہیں کی۔

مولانا ظفر احمد انصاری صاحب کا یہ بیان بھی اس کاروائی میں درج نہیں۔

مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج نہیں کی۔

F.13

<table>
<tr>
<td>
مولانا ظفر احمد انصاری صاحب کا یہ بیان بھی اس کاروائی میں درج نہیں۔

پروفیسر غفور احمد صاحب کا یہ بیان بھی اس کاروائی میں درج نہیں۔

یہ بھی کاروائی میں درج نہیں۔
</td>
<td>
- 4 -

مولانا محمد ظفر احمد انصاری - جناب والا اپنی کئی موضوع ایسے ہیں۔ جیسا کہ اٹارنی جنرل نے فرمایا کہ اکھنڈ بھارت کے متعلق پوچھنا ہے مسلم ممالک متعلق، جہاد کے متعلق جو چیزیں ہیں۔ مسلمانوں سے ہر چیز میں جو یہ مختلف ہیں اس بارے میں ....

جناب چیئرمین - آپ سوال پوچھتے جائیں - ہم کوشش کریں گے کہ یہ جتنی جلدی ختم ہو سکے -

Definitely - Now the object is to expedite. We will be meeting in the morning-evening and the object is to expedite the matter and finish as early as we can.

پروفیسر غفور احمد - میری ایک Suggestion یہ ہے کہ ہم سٹیئرنگ کمیٹی کی میٹنگ بلائیں تاکہ پروگرام finalize کر دیں۔

Mr. Chairman: That is very necessary. I think, let the Law Minister come. He promised to come at 7.30 after Maghrib Prayers, then we can fix a time.

Then Steering Committee should go into it and review the progress and give a decision

(کاروائی 1974/8/21 ص4)
</td>
</tr>
</table>

F.13

Law Minister آ جائیں تو پروفیسر صاحب، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں -

and decide the matter and tell ... They may be called.

ڈاکٹر محمد شفیع - یہاں کی proceedings سیکرٹ ہیں ؟

جناب چیئرمین - جی ہاں -

ڈاکٹر محمد شفیع - وہ دروازہ کھلا رہتا ہے، وہاں کوئی constantly سنتا رہتا ہے -

جناب چیئرمین - یہ پتہ کر کے بتائیں Who is the person یہ غلط طریقہ ہے -

Malik Akhtar, you wanted to say something?

Malik Mohammad Akhtar: Sir, I do not want to say anything.

Mr. Chairman: They may be called.

(The delegation entered the House).

(کاروائی 21/8/1974 ص4)

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.13

- 5 -

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں کوئی بات رہ گئی ہو ۔

گواہ ۔ ایک تو آپ نے کل فرمایا تھا کہ الفضل کا ذرا چیک کرنا تھا 1916 کا وہ میں آپ کو ا

ابھی تسلیت دے رہا ہوں کہ مجھے ذرا یاد نہیں رہتا جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے 1916 میں حضرت

خلیفہ ثانی نے جو تفسیر کی ہے یا خود مطالب بیان کیا ہے خطبہ الہامیہ کی اس عبارت کا وہ اس سے مخت

ہے یا اس کے مطابق ہے جو میں نے کل یہاں بیان کیا ۔ تو اس اخبار میں حضرت خلیفہ ثانی کا کوئی

بیان نہیں کوئی خطبہ یا تحریر نہیں ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ کسی کتاب میں ہوگی ہے وہ پڑھ میں آپ کو دلا دوں گا ۔

گواہ ۔ ہاں دلا دیں ۔ اس کے علاوہ ۔

اٹارنی جنرل ۔ کسی اور بحث میں نہیں ہے کوئی ایسا idea نہیں لگتا ۔

گواہ ۔ یہ بڑے ادب کے ساتھ میں کہنا چاہتا ہوں کہ کل جو مجھ پر الزام لگایا گیا ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں مرزا صاحب ۔ میں نے کوئی الزام نہیں لگایا ۔

گواہ ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص5)

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.13

... رقم نہیں لگایا ۔

گواہ ۔ نہیں میری بات سن لیں ۔ ان اہم سوالوں کے متعلق جو حوالے چاہیں اسے معزز اراکین جو
چاہیں خود تلاش کریں جن میں آپ صرف یہ پوچھیں کہ یہ حوالہ ہے اسکا مطلب کیا ہے ۔ ہم پر یہ بوجھ
ڈالیں ۔ کہ آپ کے لئے ہم حوالے تلاش کریں ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو ٹھیک ہے آپ سے میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ کہتے ہیں کہ اس حوالے کا آپ کو علم نہیں
ہے ۔ تو یہ کافی ہے ۔

گواہ ۔ صرف وہ حوالہ جو آپ کہیں کہ فلاں کتاب میں ہے اس تاریخ کی میں بات کروں گا ایک دن
پہلے اور ایک دن بعد کی بات پوری نہیں کروں گا ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں وہ ٹھیک ہے مرزا صاحب بات یہ ہے کہ یہ جو اخباروں میں رسالوں میں کتابوں میں
درج مطابقت کی غلطی ہو جاتی ہے ممبر صاحبان کہیں سے اخبار مجلہ سے
سوال پوچھتے ہیں تو یہ میں آپ سے پوچھتا ہوں بعض دفعہ کسی تاریخ میں ۲۱ کی بجائے ۳۱ ہو
جاتا ہے دس دن کا فرق ہو جاتا ہے بعض دفعہ سال کا فرق ہو جاتا ہے ایسا ہو جاتا ہے ۔

گواہ ۔ جو پوچھنے والے ہیں وہ ذرا محنت کر لیا کریں ۔

(کاروائی21/8/1974ص5)

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.13

- 6 -

اٹارنی جنرل ۔ نہیں جی ان کے پاس حوالے نہیں ہیں مثلاً الفضل کی ساری فائل آپ کے پاس ہے اور باقی
ممبران کے پاس نہیں ہے اور زیادہ حوالہ جات الفضل کے ہیں تو اس لیے ہمیں یہ مشکل ہو گی
باقی یہ ٹھیک ہے اگر آپ کو نہیں ملا تو ۔

گواہ ۔ نہیں میں نے تو صرف یہ عرض کی ہے کہ میں نے اپنی طرف سے نہایت دیانتداری کے ساتھ
اس بات کو تسلیم کر لیا تھا کہ ہم اس کو تلاش کریں گے لیکن جس کا بدلہ مجھے یہ دیا گیا کہ بڑا
نامناسب الزام مجھ پر کر دیا گیا تو اس واسطے میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو بوجھ آپ کا
ہے۔ وہ آپ اٹھائیں اور جو ہمارا ہے وہ ہم اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب میں نے یہ عرض کیا تھا آپ کو کہ میں آپ کی دیانت پر شک نہیں کرتا
ہوں۔ میرے خیال میں آپ نے یہ الفاظ سنے تھے میں نے یہ دو دفعہ کہا تھا کہ میں نے ایک سوال
کیا تھا اور آپ نے کہا نہ آپ اس کی تائید کرتے ہیں نہ تردید کرتے ہیں اس کے بعد جب میں
نے حوالہ دکھایا تو آپ نے کہا کہ ہاں ہم سے یہ سوال کمیٹی میں بھی پوچھا گیا تھا اور ہم نے
یہی جواب دیا تھا تو میں نے عرض کیا کہ جواب آپ کو معلوم تھا تو حوالہ بھی آپ کو معلوم ہونا
چاہیئے پھر آپ کیوں avoid کر رہے تھے۔

(کاروائی21/8/1974ص6)

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.13

گواہ ۔ میں نے یہ کہا کہ میرے ساتھی نے مجھے بتایا ۔

اٹارنی جنرل ۔ ٹھیک ہے وہ Clarify ہو گیا تو وہ تو ٹھیک ہو گئی کہ ریکارڈ میں اس قسم کی بات آ گئی تھی آپ نے Clarify کر دیا کہ سب کو معلوم نہیں تھا آپ کے ساتھی کو معلوم تھا۔

گواہ ۔ یہ ایک لمبا چوڑا جواب ہے یہ بھی ایک کیس ہے کہ جب چند دن کا التواء ہو رہا تھا Recess's ہو رہی تھی تو اس دن شام کو آپ نے فرمایا تھا کہ میں کچھ سوال کروں گا کہ Separatist Tendency ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ جی ہاں ۔

گواہ ۔ اس سلسلے میں میں ایک طائرانہ نظر گزشتہ ۹۰ سال پر ڈالنا چاہتا ہوں اور وہ بڑی مضبوط back ground ہو جائے گی بڑا مضبوط پس منظر ہو جائے گا۔ تو وہ سمگ مل جہاں میں موٹی موٹی اہم باتیں تو اس کے بعد آدھا فقرہ لیکر یا ایک فقرہ لیکر ایک سوال ہوتا ہے اس کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی۔

(کاروائی 21/8/1974 ص6)

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.13

<table>
<tr>
<td>یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔</td>
<td>
اٹارنی جنرل - آپ درست فرما رہے ہیں مگر ایک مشکل یہ ہے کہ اگر آپ written reply پڑھ کر سنائیں گے تو -
گواہ - میں written reply پڑھکر نہیں سناؤں گا آپ نے مجھے منع فرمایا ہے -
اٹارنی جنرل - نہیں میں نے کہا ہے کہ وہ طریقہ نہیں ہے حوالہ ایسا ہو تو ٹھیک ہے -
گواہ - حوالے ہی پڑھوں گا باقی میں زبانی کہوں گا -
اٹارنی جنرل - باقی یہ کہ میں کچھ حوالہ جات کی طرف آپ کی توجہ دلائی تھی ان کی basis پر میں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ کے ہاں Separatist tendency موجود ہے اور آپ نے کہا تھا کہ میں اس کا جواب دے دوں گا تو میں نے کہا کہ ایک دو باتیں اور بھی میں پوچھ لیتا ہوں اب مجھے چونکہ اس پوائنٹ پر آنا ہے تو اس سے پیشتر کہ آپ جواب دیں آپ نے فرمایا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے باقی مسلمانوں کے ساتھ اس کی آپ نے وجوہات دیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ آپ کے ذہن میں رہے کیوں ہم کہتے ہیں کہ Separatist نہیں وہ سوال ہو چکا اس لیے اس کو چھوڑ دیں -
(کاروائی 21/8/1974 ص 7)
</td>
</tr>
</table>

F.13

گواہ ۔ ٹھیک ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیوں احمدی لڑکی کی شادی ایک مسلمان سے نہیں کی جا سکتی آپ نے کہا کہ یہ پالیسی ہے عقیدہ نہیں ہے کیوں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خوش نہیں رہتی۔

گواہ ۔ یہ فقرہ میں نے پورا سنا نہیں کیسے احمدی لڑکی ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں پھر repeat کر دیتا ہوں کہ کسی احمدی لڑکی کی شادی کسی مسلمان سے یا کسی غیر احمدی لڑکے سے نہیں کی جا سکتی۔

گواہ ۔ کسی احمدی مسلمان کی لڑکی کسی دوسرے فرقے کے ساتھ تعلق رکھنے والے کے ساتھ نہیں کی جا سکتی۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے وجہ اس کی یہ بتائی ، میں نے کہا کہ کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے یا کیا آپ نے اس پر کوئی آرڈر پاس کیا ہوا ہے جو کہ عقیدہ کہیں یا رول کہیں تو آپ

(کاروائی1974/8/21ص7)

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.13

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

-8-

نے کہا کہ نہیں مارا ۔ تجربہ ایسا ہے کہ جس کی بنا پر وہ خوش نہیں رہتے پھر آپ نے یہ فرمایا کہ آپ کسی مسلمان سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ شرع کے مطابق اپنی بیوی کے حقوق پورے کریگا۔ جو کہ ایک احمدی کر سکتا ہے میں آپ کو Repeat کرتا ہوں تاکہ غلط فہمی نہ رہے تو اس پر بھی زیادہ بحث کی ضرورت نہیں سوائے اس کے کہ میں ایک حوالہ آپ کو دکھا دوں گا جس کے مطابق میری رائے میں یہ کوئی پالیسی نہیں ہے یہ آپ اس وجہ سے نہیں کر رہے کہ آپ کا تجربہ تلخ ہے بلکہ اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ آپ کا آرڈر ہے ایک قسم کا عقیدہ ہے رول ہے۔ میں اس کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا یہ بہت عرصے سے تھے کہ جب آپ اس سے Deal کریں تو اس عرصے پر ضرور کچھ کہیں۔

گواہ ۔ میں پھر اس سے بھی زیادہ عرصے کی جو چیز ہے وہ بھی آپ کو جواب میں بتا دوں گا۔

اٹارنی جنرل ۔ تو وہ ٹھیک ہے تو میں یہ کہہ رہا ہوں کہ (د) پر ۔

اٹارنی جنرل ۔ باقی جو ہے وہ میں نے آپ کو بتا دیا کہ Census میں آپ نے اپنے آپ کو علیحدہ کرنے کی کوشش کی ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 8)

F.13

گواہ ۔ بالکل نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ جواب آ گیا ہے میں آپ کی توجہ ان باتوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں کس وجہ سے آپ کے اپنے حوالے ہیں Separatist tendency کہ وہ اور قوم ہے تم اور قوم ہو تم کیوں اس میں گھسنا چاہتے ہو وہ میں پھر Repeat نہیں کروں گا جو چیزیں ریکارڈ پر آ چکی ہیں آپ بے شک تفصیل سے ان کا جواب دے دیجئیے ۔

گواہ ۔ میں نے تو جواب دے دیا تھا ۔

اٹارنی جنرل ۔ ٹھیک ہے اب اس سے پیشتر کہ میں دو سوال آپ سے پوچھوں ایک چھوٹا سا پوائنٹ ہے کل آپ نے ۱۳/نومبر کا ایک پرچہ یہاں فائل کیا اور اگر میں غلط نہیں سمجھا تو آپ نے فرمایا تھا سوال یہ تھا کہ کیا مرزا بشیرالدین محمود صاحب نے اپنا ایک نمائندہ ایک بہت بڑے انگریز افسر کے ساتھ بھیجا تھا اور ان کو کہا تھا کہ پارسیوں کی طرح عیسائیوں کی طرح ہمیں بھی علیحدہ نمائندگی دی جائے۔ اس کے جواب

(کاروائی 1974/8/21 ص8)

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.13

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔	مین آپ نے کل فرمایا تھا۔ -/٦/- اٹارنی جنرل ۔ اسکے جواب مین آپ نے فرمایا ہے کل ۔ کہ یہ اخبار موجود ہے خطبہ موجود ہے اس مین آپ نے کہا ہے ان دنون مین ----- گواہ ۔ مین نے بعد مین وضاحت کی تھی کہ دھلی کا سفر جہان لکھا ہوا ہے ۔ Partition اٹارنی جنرل ۔ وھی مین نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان دنون کی باتین ہو رہی تھین کہ کون سا ڈسٹرکٹ آئے گا کون سا جائے گا۔ گرداسپور مین ٥١ پرسنٹ پاپولیشن تھی مسلمانون کی۔ ان مین بہت زیادہ احمدیون کی تھی۔ سوال تھا کہ یہ وھان آ جائے گا یہان آ جائے گا ۔ احمدی کیا رول پلے کرین گے۔ اس حالت مین یہ خطبہ دیا گیا پھر دھلی کا سفر ہوا۔ اور مسلم لیگ کی تائید سے یہ مطالبہ پیش کیا گیا ۔ ایک تو گو مرزا صاحب اس چیز کا کوئی ذکر نہین کہ یہ پارٹیشن کی بات ہو رہی تھی۔ کہ ٥٩ پرسنٹ ہے۔ اس مین جس سے یہ پتہ لگے کہ یہ بیک گراؤنڈ ہے۔ مین آپ کو ---- Interim گواہ ۔ گورنمنٹ اسی کا تسلسل ہے ۔ (کاروائی21/8/1974ص9)

F.13

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔	اٹارنی جنرل ۔ میرا یہ خیال تھا کہ آپ اس مین یہ کہتے ہین کہ مضمون مین ٹھیک موجود ہے۔ گواہ ۔ نہین۔ نہین، مضمون نہین۔ مین پس منظر بتا رہا تھا ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ ٹھیک ہے پس منظر ہو گا۔ میرا اپنا خیال ہے کہ پس منظر نہین تھا یہ بعد کی بات ہے نومبر ۴۹ مین مسلم لیگ اسوقت شامل ہوئی تھی۔ مین انٹرہم گور نمنٹ۔ مگر گورنمنٹ کا ارادہ تھا ۔ گواہ ۔ نومبر، ۴۹ نہین ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہین۔ نہین ۴۶ ہے۔ مگر گورنمنٹ کا اسوقت ارادہ صاف معلوم نہین تھا۔ اس مین کوئی شق نہین کہ مرزا بشیرالدین محمود نے اس وقت یہی کوشش کی کہ اگر انگریز کوئی فیصلہ مسلمانون کے خلاف دے گا تو وہ اپنے خلاف سمجھین گے قوم کے خلاف سمجھین گے۔ بڑی واضح چیز ہے سامنے، جو واضح ہے ان سے انکار آپ نہین کر سکتے اسی غرض سے وہ وہان سے چلے کہ جو مسلم لیگ مین نہین۔ احمدی جن کے بارے مین یہان (کاروائی21/8/1974ص9)

F.13

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔	- 10 - لکھا گیا ہے کہ مسلم لیگ ان کو اپنے مین شامل نہین کرتی۔ تعصب کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اور یہ کانگریس مین شامل نہین ہونا چاہتے تھے۔ باقی بھی کچھ مسلمان تھے جو کہ لیگ مین نہین تھے۔ بڑی بڑی پوزیشن والے لوگ تھے آغا خان جیسے۔ باقی آپ نے ذکر کیا ہے اس مین ان کو کنسلٹ کیا تاکہ وہ برٹش گورنمنٹ سے وہی کرین ان سب کا پتا دین وہ لیگ کے ساتھ ہے ۔ یہ مین ٹھیک کہہ رہا ہون ۔ پوزیشن ۔ گواہ ۔ ہان۔ ٹھیک ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ اس بارے مین آپ نے مشورہ کیا مسلم لیگ سے ۔ اس بارے مین مسلم لیگ نے کہا کہ ٹھیک کر رہے ہین اس کے بعد دوسرا سوال آتا ہے ۔ کہ مرزا صاحب سے کسی نے پوچھا کہ یہ تو ٹھیک ہے کہ آپ سفر پر گئے تھے پھر وہ آگے کہتے ہین۔ دوستون نے لکھا ہے کہ وائسرائے پنڈت جواہر لال نہرو، مسٹر جناح کا ذکر تو اخبار مین آتا ہے۔ آپ کا کیون نہین آتا۔ انھون نے یہ نہین سمجھا کہ وہ سیاسی جماعتون کے نمائندے ہین وہ تو ان سیاسی جماعتون کے نمائندے ہین جنھون نے باہمی فیصلہ کرنا تھا اور ہم کسی سیاسی (کاروائی 21/8/1974ص10)

F.13

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

جماعت کے نمائندے نہیں۔ باقی ہم اپنا اثر ڈال کر انہیں نیک راہ بتانے کے لئے گئے تھے۔

سیاسی جماعت کی نمائندگی نہ ہمارا کام ہے نہ گورنمنٹ کا کوئی اور رنگ میں بھی ہمیں بلا

سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گورنمنٹ کا فرض ہے وہ ہم سے بھی مشورہ لے۔

A.G. : I think this is a different subject. Muslim League has nothing to do with this part.

ہم سے بھی مشورہ لے۔ ہمارے حقوق کا بھی خیال رکھے۔ ہماری جماعت ہندوستان

میں ۷-۸ لاکھ کے قریب ہے مگر ہماری جماعت کے افراد اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ

ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی ۔ لیگ ہمیں اپنے اندر شامل نہیں

کرتی اور کانگریس میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے۔ اسکے مقابلے میں پارسی ہندوستان

میں ۳ لاکھ کے قریب ہیں۔ لیکن حکومت کی طرف سے

(کاروائی 1974/8/21ص10)

F.13

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

— 11 —

ایک پارسی وزیر سینٹر میں مقرر کردیا گیا اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کر لیا گیا ہے۔

حالانکہ ہماری جماعت ان سے دگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔

AG: what I wanted to show you was that a separate Jamaat is in existance, then, if this is away from Muslims.

Witness: No, not away from Muslims, apart from Muslims.

ممتاز کر لیں گے آپ ان کو۔

ایک پارسی وزیر سنٹیر میں وزیر مقرر کردیا گیا اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کرلیا گیا ہے۔

حالانکہ ہماری جماعت ان سے دگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ ممتاز کرلیں گے آپ ان کو۔

گواہ۔ نہیں۔ آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کرونگا۔ ایکسپلین کروں۔

اٹارنی جنرل۔ نہیں نہیں اسلئے میں کورہا ہوں۔ کیونکہ آپ نے جو بات کی وہ مجھے نظر نہیں آئی۔ پھر وہ کہتے ہیں۔ اسکے بعد وہ کہتے ہیں کہ نمائندہ انہوں نے بھیجا ان سے ریکویسٹ کی۔ گاندھی جی سے بات کرتے ہیں تو اس پس منظر میں یہ چیز آئی تھی کہ جماعت احمدیہ کا یہ خیال کہ کیونکہ ان کے نمائندے اسمبلی میں اسلئے نہیں آسکتے کہ وہ پھیلے ہوئے ہیں گورنمنٹ کو خود توجہ دینی چاہئے اور ہمارا حق ہے جیسا کہ پارسی لے سکتے ہیں اگر وہ ایک پارٹی بنتے ہیں تو ہم دو پیش کر سکتے ہیں تو کیونکہ اسزمانے میں آپ لیگ کی تائید کرتے تھے اس میں کوئی شک نہیں۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 11)

F.13

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

صاف ظاہر ہے مگر کوشش یہی تھی کہ ساتھ اگر آپ کو علیحدہ نمائندگی بھی مل جائے ۔

(as a separate body) جیسے پارسیوں کو وہ اس سے زیادہ بہتر ہے ۔

گواہ ۔ اب اجازت ہے مجھے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں ایک اور حوالہ پیش کردوں تاکہ اکٹھے ۔

گواہ ۔ اگر اکٹھے ہیں تو ٹھیک ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ اسکے بعد مرزا صاحب ، الفضل ، یہ پتہ نہیں کہ آپ کا اخبار ہے یا نہیں بہر حال یا کسی کا اخبار ہے ۔

گواہ ۔ یہ الفضل جو ہے میں بتا دیتا ہوں کہ کس کا اخبار ہے ۔ دنیا نے بڑے لمبے تجربے کے بعد ، بڑی سوچ بچار کے بعد ، بڑی سوچ بچار کے بعد ہر ملک نے یہ قانون بنایا کہ اخبار کے اندر جو باتیں لکھی جاتی ہیں انکی قانونی ذمہ داری ایڈیٹر پر ڈالی جائے گی ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 11)

F.13

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

-۱۲-

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو ٹھیک ہے ۔

گواہ ۔ اور انہوں نے مدیر مسئول کا ایک محاورہ یاد کیا ۔ یا پھر اسکے متعلق کلیئر نہیں ۔ اگر آپ میری مدد کردیں تو میرا علم بڑھ جائے گا ۔ میرا یہ خیال ہے کہ جو پرچہ کی ذمہ داری ہے ۔

Colonial necessity

ہے ۔ اتحاد ملکوں میں نہیں ۔ بہر حال ہم اسکو لے لیتے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ مرزا صاحب نہیں ۔

گواہ ۔ قانون کے مندرجات اظہار کا مسئول ، رائٹر ایڈیٹر ہے یا اگر گروپ کے اگر لکھا ہوا ہو سوائے ان کے اور پرنٹنگ پریس کے اور کوئی نہیں ۔ اور اخبار میں جو لکھا جائے اسکے متعلق آپ صرف اتنا مجھ سے پوچھ سکتے ہیں میں اسکی ذمہ داری لینے کیلئے تیار ہوں یا نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب ، بات یہ ہے کہ آپ Repudiate کر سکتے ہیں ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ مگر اخبار یہ ایسا ہے کہ آپ کے نقطہ نظر کو پورٹرے کرتا ہے ۔ جیسے میں نے کہا ہے ڈان تھا ۔ لوگ انہوں کے مسلم لیگ کا نقطہ نظر ہے ۔ مگر ۔

But the League was not bound by it.

(کاروائی 21/8/1974 ص12)

F.13

اسی طرح آپ ہونٹ دیتے ہیں - جب تک آپ نہ کہتے ہیں - اخبار پر کہ یہ ہماری جماعت کی آواز ہے۔

The organ, Official Organ

پھر لکھتے ہیں -

گواہ - پھر لکھتے --- دیتے ہیں -

اٹارنی جنرل - ہاں ہاں - اسی طرح آپ نے دیں لکھا ہے تو ٹھیک ہے تو میں سمجھتا ہوں اسکو مگر بہرحال یہ آپ کی پارٹی کا اخبار سمجھا جاتا ہے -

گواہ - حوالہ ہے تو پڑھ دیں - میں آپ کو بتا دوں گا - کہ میں اسکو اون کرتا ہوں کہ نہیں -

اٹارنی جنرل - یہ بھی کچھ حوالے ہیں - منیر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ پاکستان سے جو کچھ پہلے احمدی جماعت کی طرف سے ایسی تحریریں ، بیانات شائع ہوئے۔

گواہ - اسکا پیج کیا ہے -

اٹارنی جنرل - وہ میں بتا دیتا ہوں -

(کاروائی 21/8/1974ص 12)

یہ بھی مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

F.13

-۱۳-

اٹارنی جنرل ۔ جی ۔

گواہ ۔ دراصل ان کا یہ تھا کہ اگر پاکستان بن بھی گیا تو ہم یہ کوشش کریں گے کہ تقسیم ختم ہو۔۔ تقسیم ہند ختم ہو۔

پھر اکھنڈ بھارت ہو جائے ۔ اسوقت میں اپنی تحریریں وغیرہ ۔ میں الفضل کے کچھ حوالے آپ کو دے دیتا ہوں ۔ جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں ۔

گواہ ۔ اکھنڈ ہندوستان والا سوال تو ایک شکل میں ہو چکا ہے ۔ اسکا جواب ہمارے پاس ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ میں نے کل بھی آپ سے عرض کیا کہ میں نے کچھ اور سوال کرنے تھے تاکہ آپ وہ نوٹ کر لیں ۔

گواہ ۔ یہ تو پہلے پہنچ چکا ہے جو آپ فرما رہے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ مضمون کہنے کا تھا ۔ انہوں نے کہا ہے اندازہ ہوتا ہے الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء، ۱۷ مئی ۱۹۴۷ء، ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء، جون ۱۷، ۱۹۴۷ء ۔

گواہ ۔ لکھ دیا انہوں نے ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص13)

مولوی صاحب نے یہ درج نہیں کیا۔

مولوی صاحب نے درج ذیل کاروائی درج کی ہے۔ اَصل کاروائی دائیں طرف درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔

178

کلام پاک۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، پاکستان بن بھی گیا تو ہم یہ کوشش کریں گے کہ تقسیم ختم ہو اور اکھنڈ بھارت بن جائے اور پھر آگے چل کر "الفضل" 5 اپریل 1947ء، 17 مئی 47ء، 12 اپریل 47ء اور پھر آگے 17 جون 47ء میں مرزا محمود صاحب کا خطبہ ہے، آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب، میرے ملک کو تو سمجھ دے اول تو یہ ہے کہ ملک بٹے نہیں اگر بٹے تو پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔ یہ تین دن کے بعد کا خطاب ہے جبکہ پاکستان کا مطالبہ تسلیم کیا جا چکا تھا۔ مسلم لیگ فتح سے ہمکنار ہو چکی تھی مگر آپ اس فتح میں شریک نہ تھے، اس لیے آپ کو واضح کرنا ہوگا کہ آپ قصوروار نہیں تھے یا کہ آپ مسلم لیگ کے ہمنوا تھے۔

مرزا ناصر: اس کو دیکھیں گے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔178)

F.13

اٹارنی جنرل ۔ آپ ۱۸/ اگست پر ابھی دیکھ رہے ہیں ۔ چھوٹی سی بات ہے جو کہ ۱۷/ جون کا ہے مرزا محمود ہے امام جماعت احمدیہ ۔

گواہ ۔ ۱۷/ جون ۱۹۴۷ء ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں جی ۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب میرے ملک کو تو سمجھ دے ۔ اول تو یہ ہے کہ ملک بٹے نہیں ۔ اگر بٹے تو پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں ۔

Now, Sir ....

گواہ ۔ یہ میں جب تک دیکھوں کا نہیں نہیں کہہ سکتا ۔

Attorney General: This is an address after 3rd June, when Pakistan was accepted, Muslim League had achieved victory but you are not sharing that victory, you are not sharing that hope, so you have to clarify to us, you were not guilty and part of the Muslim League.

گواہ ۔ جو آپ کا استدلال ہے وہ میری نظر میں غلط ہے ۔

(کاروائی 21/8/1974 ص 13)

F.13

مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں۔

-14-

اٹارنی جنرل ۔ ہاں یہ [illegible] میرا ہے ۔

گواہ ۔ ہاں ۔ یہ میری تصنیف [illegible] ہے ۔

Clarify

اٹارنی جنرل ۔ اس واسطے میں ۔ کررہا ہوں ۔ مرزا صاحب ، حوالے دیکھ کر میرے خیال میں

آپ کا جواب دے دیں اس واسطے میں نے آپ کو پیش کر دیا ہے ۔

گواہ ۔ جواب تو پہلے تیار ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ پورا تو پارٹ ۔

گواہ ۔ اصولی ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ پورا وہ پارٹ رکھا ۔

گواہ ۔ آپ ان پورا اس کو شامل کریں آپ کا مطلب ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ۔

گواہ ۔ ہاں ان کو بھی شامل کرلیں ۔

(کاروائی21/8/1974ص14)

F.13

اسرائیل میں جماعتی مشن کے حوالہ سے کاروائی اَصل کاروائی کے ص14 تا19 پر درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اَصل کاروائی میں بے جا تصرفات کئے ہیں۔ اوہ اس تمام کاروائی کو اپنی مکمل کاروائی کے صرف ڈیڑھ صفحہ میں پورا کر دیاہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: آپ کا اسرائیل میں مشن موجود ہے۔
مرزا ناصر: وہاں ہماری جماعت ہے۔
اٹارنی جنرل: مشن ہے' مشن کا معنی جماعت کی کارگزاریوں کی جگہ اور آپ کی کتاب "دی آور مشن" میں بھی اسرائیل کے مشن کا تذکرہ موجود ہے۔ میں پڑھتا ہوں۔ آپ نے خود کہا ہے کہ آپ کا اسرائیل میں مشن ہے جو کہ مونٹ کارمل حیفا میں واقع ہے' وہاں آپ کی ایک عبادت گاہ ہے۔ ایک مشن خانہ' ایک لائبریری اور ایک سکول ہے۔ مشن ایک ماہنامہ بنام "البشریٰ" شائع کرتا ہے جو کہ عربی رسم الخط میں تیرہ عرب ملکوں میں بھجوایا جاتا ہے۔ اسی مشن نے جماعت کی بہت سی کتب کے عربی میں تراجم کیے۔ کچھ عرصہ ہوا مشن کے سربراہ کی حیفا کے میئر سے ملاقات ہوئی تھی' جس کے دوران میئر نے ہمارے لیے کبابیل میں ایک سکول تعمیر کرنے کی پیشکش کی۔ کبابیل میں ہماری جماعت موجود ہے۔ میئر نے وعدہ کیا کہ وہ کبابیل میں ہمارا مشن دیکھنے کے لیے آئیں گے اور اس نے یہ وعدہ پورا بھی کیا۔ احمدیہ جماعت کے افراد اور سکول کے طلباء

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔178)

اٹارنی جنرل ۔ نہونکہ ... ہو .انا ہے ۔

گواہ ۔ ... ہاں ۔

اٹارنی جنرل ۔ اب وہ چھوٹے چھوٹے سوال ہیں ۔ ..... مرزا صاحب ، آپ کا مشن اسرائیل میں بھی ہے ۔ یہ درست ہے ناں جی ۔

گواہ ۔ اسرائیل میں تھی لاکھ مسلمان بستے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں پہلے .... آپ میرے سوال کا جواب ہاں یا نہیں میں دیں ۔ پھر آگے چلتے ہیں۔

آگے .... ایچ

Witness: Now, now, we come to, let us grapple with this problem. What does the English language mean by "Mission"

A.G. What you have got, a compilation of foreign mission ....

Witness: Mission in the English language means field of missionary activity.

(کاروائی 21/8/1974 ص14)

F.13

نے میئر کا استقبال کیا۔ اسے استقبالیہ بھی دیا گیا۔ واپس جاتے ہوئے میئر نے وزیٹر بک میں اپنے تاثرات تحریر کیے۔ ایک اور چھوٹی سی مثال' جس کے پڑھنے والوں کو اسرائیلی مشن کی اہمیت کا اندازہ ہوگا' 1956ء میں جب ہمارے مشن کے سربراہ چوہدری محمد اشرف واپس آئے۔ اب مرزا صاحب واپس آئے کا معنی یہ ہے کہ یہ شخص پاکستانی ہے اور اسے آپ نے بھیجا تھا اور یہ وہاں اسرائیل مشن کا سربراہ تھا۔ واپس آتے ہوئے یہ اسرائیل کے وزیر اعظم سے ملا۔ اب پاکستانی قوم اس سے کیا سمجھے کہ جس ملک سے کسی بھی اسلامی ملک کے تعلقات نہیں اور پاکستانی وہاں جا بھی نہیں سکتے' آپ کس طرح پاکستانیوں کو برطانیہ اور پھر برطانوی پاسپورٹ پر اسرائیل بھجواتے ہیں۔ اس سے یہ تاثر آپ کے بارے میں پایا جاتا ہے کہ آپ کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہیں اور پھر اشرف اسرائیلی مشن کے سربراہ کی ملاقات کو اسرائیلی ٹی وی' ریڈیو پر بیان کیا جاتا ہے' دکھایا جاتا ہے' اسے لوگ شدت سے محسوس کرتے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔179)

-: 15 :-

A.G.: Yes, that is what I meant, I did not mean political activity.

Witness: Field of missionary activity.

Field of missionary activity. کے لیے وہاں جماعت احمدیہ کیلئے افراد کا ہونا کافی ہے ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ نہیں آپ کا مشن ہے ۔

<u>مرزا ناصر احمد</u> ۔ جماعت احمدیہ وہاں ہے اور وہ وہاں میرے خیال میں اب پانچ فیصد ہونگے تھوڑا، مسلم آبادی میں پانچ فیصد احمدی ہیں ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ آپ کا مشن وہاں ہے ۔

<u>مرزا ناصر احمد</u> ۔ احمدی جماعت ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ our foreign mission اسکا ذکر کرتے ہیں ۔

<u>مرزا ناصر احمد</u> ۔ اس مشن کا ترجمہ میں نے کیا ہے ۔

This is from the Oxford Concise Dictionary "the field of missionary activity"

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ آپ کی کتاب میں مشن ہے صفحہ ۸۰ - ۷۹ آپ یہ نوٹ کرلیں جو میں پڑھتا ہوں یہ مضمون ہے وہاں ہے یا نہیں ہے ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص15)

F.13

اس کا کچھ حصہ مولوی صاحب نے اوپر لکھا ہے اور کچھ اپنی طرف سے شامل کر دیا ہے۔	-16- A.G.: The mission in Israel, not because I said, the Mission in Israel, because you say, is situated in Haifa at Mnt. Karmal. We have a mosque there, a Mission house, a Library, a Book Depot, & a School. The Mission also brings out a monthly entitled Al-Bushra, which is sent out to thirteen different countries acceptable through the medium of Arabic. Many works of Ahmediyas have been translated into Arabic through this Mission. Some time ago our Missionary had an interview with a Mayor of Haifa when during the discussion on many points he offered to build us a school at Kaba Beel, a village near Haifa, where we have a strong and will established Ahmediya Community of Palestinanian Arabs. He also promised that he would come to see our Missionary, our Mission at Kaba Beel, which he did later. Accompanied by our notables from Haifa, he was duly received by the members of the community and by the students of our school a meeting had been held to welcome the guest. Before his return he entered his impression in the Visitors Book. Another small incident, which would give readers some idea of the position of the Mission in Israel occupy, is that in 1956 when our Missionary, Ch.Mohammad Ashraf returned...... (کاروائی 1974/8/21 ص16)

F.13

گواہ: یہ سن کونسا ہے جو ابھی آپ نے پڑھا ہے؟

اٹارنی جنرل: یہ پہلا کیس ۱۹۱۵ء کا ہے۔

گواہ: وہ غیر ملکی Nationality کے ہمارے پاس امریکہ سے آئے ہیں۔

A.G.: I am a Lawyer. I used every word in the legal sense, "You returned home". You did not say "when he comes here, home". "He returned to Pakistan".

Witness: One who writes articles or these reports do not uses the English word in the legal terms.

A.G.: Either he could say that he returned to Hqr, when he comes to the Headquarters but he says when he returned to Pakistan. Ch. Mohammad Ashraf is a Pakistani person. He may have got a nationality, as you say, that is possible.

(کاروائی 21/8/1974 ص16)

اس سے آگے بہت سی بحث ہوئی جس کی جگہ مولوی صاحب نے صرف یہ لکھاہے وہ بھی تحریف کے ساتھ۔ مولوی صاحب کی تحریر اور ساری بحث درج کی جارہی ہے۔

مرزا ناصر: اسرائیل میں ہماری جماعت موجود ہے اور یہ کافی عرصہ سے ہے۔ اور لوگ بھی تو وہاں رہتے ہیں مسلمان۔

اٹارنی جنرل: اور مسلمانوں سے مراد فلسطینی عرب مسلمان، مگر ان کے اسرائیل سے تعلقات خوشگوار نہیں۔ وہ آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور آپ کے نمائندے اسرائیلی وزیر اعظم، صدر، میئر سے ملاقات کر رہے ہیں۔ اسرائیل کا دیگر مسلمانوں پر ظلم و ستم اور آپ سے یہ عنایات، آخر کیوں؟

مرزا ناصر: یہ دوسرا سوال آجاتا ہے، ہمارے تعلقات اچھے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔179)

F.13

<table>
<tr>
<td>
اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔
</td>
<td>
-17-

گواہ۔ تو اس مسودے میں ہندوستان کے رہنے والے ہزاروں مختلف ملکوں میں آباد

اٹارنی جنرل۔ نہیں، وہ ہو سکتا ہے۔

گواہ۔ یہ فرینکلی National کی حیثیت سے وہاں جاتے ہیں۔

اٹارنی جنرل۔ ہر شخص کی Nationality ہو سکتی ہے۔ کسی اور کی ہو سکتی ہے۔ کہہ رہا تھا میں یہ پوچھتا ہوں کہ کس Nationality کے پاسپورٹ پہ جا
آپ نے کہا فرینکلی۔۔۔۔

گواہ۔ پاکستانی Nationality پر تو جا ہی نہیں سکتے،

اٹارنی جنرل۔ آپ کی Nationality پاکستانی ہے

گواہ۔ الحمد للہ

(کاروائی21/8/1974ص17)
</td>
</tr>
</table>

F.13

اٹارنی جنرل۔ جب انہوں نے آپ کو آکر کہا کہ اسرائیل کے President باتیں کیں، تو وہ آپ ۔۔۔۔ گواہ:۔ مجھے رپورٹ نہیں دی اٹارنی جنرل۔ یعنی آپ کی جماعت کی گواہ:۔ یہ اسی جو دستور ہے۔ اٹارنی جنرل۔ اسرائیل کے ریڈیو پر جو وہ باتیں آئیں آپ اپنی گورنمنٹ کو کچھ بتایا؟ کیا سوچتے ہیں؟ آپ نے کوئی انفارمیشن دی ہے۔ یا ضروری نہیں سمجھا، گواہ:۔ ہاں ہاں دیکھئے جی یہ جو مشنریز اس وقت سارے دنیا میں ہیں۔ وہ سارے مختلف ملکوں کے مسلمانوں کی تنظیموں کے ساتھ ان کی گورنمنٹ کا ہی تعاون ہے۔ اٹارنی جنرل۔ مرزا صاحب آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جو میں Insinuate کر رہا ہوں۔ اس سے لوگوں پر Impression ہوتا ہے۔ لوگ Strongly feel کرتے ہیں (کاروائی 21/8/1974ص17)	اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

-۱۹-

گواہ: میں یہی Impression دور کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اٹارنی جنرل: میں صاف بات کہتا ہوں۔ اگر میں کسی طرح اسرائیل چلا جاتا ہوں، دوست کی حیثیت سے مجھے وہاں کوئی بڑا آدمی ملتا ہے اور بات کرتا ہے تو میں بیہودہ فرد سمجھوں گا۔ اگر حکومت کا کوئی افسر ملے، اس کو بتاؤں کہ وہ ہمارے دشمن ہیں، وہ اس ارادے پر سوچ رہے ہیں۔ مجھے یہ باتیں کہنی ہیں، میں obligation Law نہیں کہتا۔

گواہ: میں بتاتا ہوں۔ تھوڑا سا Depression میں 1970ء میں ویسٹ افریقہ کے دورے پر گیا۔ وہاں دو ملکوں میں مجھے پیغام آئے کہ اسرائیلی ایمبیسیڈر مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نہیں ملنا چاہتا،

(کاروائی 21/8/1974 ص18)

F.13

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو آپ اپنی سمجھ کے مطابق بات کی۔ فرض کیجئے کہ اگر

اسرائیلی ~~ایمبیسیڈر~~ مل جاتا ہے۔

گواہ ۔ میں بالکل ملنے کے لیے تیار ہوں۔

اٹارنی جنرل ۔ اگر کسی جگہ آپ کے Reception میں Honour

ہے۔ اسرائیلی سفیر پہنچ جاتا ہے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ تو آپ سمجھتے

ہیں کہ یہ سیاسی لوگ ہیں۔ تو مجھے یقین ہے کہ آپ گورنمنٹ

کو بتائیں کہ ایسی باتیں اس نے آپ سے کیں۔

گواہ ۔ Reception پر وہاں پاکستانی سفیر موجود ہوتا ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ کیوں نہ ہوتا۔

گواہ ۔ ہاں ہاں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ بس اور ایک سوال ۔۔۔

(کاروائی 1974/8/21 ص18)

اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

-۱۶-

اٹارنی جنرل - چھوٹے چھوٹے سوال آ جاتے ہیں ۔

گواہ - ٹھیک ہے ۔ ایک اور وضاحت ، ہماری جماعت اس علاقے میں جو اب اسرائیل کہلاتی ہے ، اسرائیل کے وجود میں آنے سے پہلے ہیں پہنچی ہوئی ہے۔

اٹارنی جنرل : وہ ٹھیک ہے ۔ میں نہیں کہہ رہا ۔

گواہ - 1928ء میں وہاں جماعت بنی ۔ یہ تفصیل تو ہے جس کا نام آیا ، جیسے 1928ء میں وہاں ایک سنٹر تھا ۔ وہاں تمام دوسرے فرقوں سے آپ کے برادرانہ تعلقات ہیں ۔ اور اب بھی برادرانہ تعلقات ہیں ، سو فیصد ہے ۔ جو وہاں ۹۱ ہزار دوسرے مسلمان ہیں ۔ اگر ان کے حقوق کے لئے کچھ کیا جا سکے ، کیسے باہر سے ، ہمارے تو ان کے ساتھ نہیں ہیں Diplomatic

(کاروائی1974/8/21ص19)

اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

[illegible] اُن کی خبرگیری کرنا چاہیئے۔ اس طرف توجہ نہ دی جائے، نہ اس میں اچھے تعلقات نہیں۔ اگر اس کو اعتراض بنالیں تو کچھ اچھا نہیں لگتا۔ اگر اُن کو 91 ہزار کو پتہ لگے، جو احمدی ہیں۔ تو وہ بھی پسند نہیں کریں گے۔ کیونکہ شدت اچھے تعلقات ہیں۔ اٹارنی جنرل: اچھے تعلقات ہیں۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ clarify ہو جائے۔ گواہ: میں ممنون ہوں۔ آپ غلط سمجھے اٹارنی جنرل: شک رہتا ہے۔ گواہ: میں ممنون ہوں۔ ہر چیز سامنے آ جانی چاہیئے۔ (کاروائی 1974/8/21ص19)	اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

(20)

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، وہ کتاب جو کل آپ پڑھ رہے تھے، میرے پاس بھی ہے۔ یہ دیکھ لیجئے، یہ آپ کی پبلشر ہے کیونکہ مجھے غلطی نہ مل گئی تھی، وہی ہے یا یہ Out side of Muslims یہ دیکھ لیجئے، اس سے فوٹو سٹیٹ کاپی بھی لی۔ آپ کا ایڈریس 1916ء کا رکھے۔

گواہ: اگر یہ ہوتا تو کہا جاتا ہے تو بڑا وزن ہو جاتا آپ کی بات میں لیکن یہاں نہیں ہے تو کیا کہا جا سکتا ہے!

(کاروائی 21/8/1974 ص20)

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.13

اٹارنی جنرل: میں آپ کی توجہ دلا رہا ہوں، باقی تو ٹھیک ہے دیکھ لیجئے۔
کہ کیا مطلب ہے اس کا۔ (وقفہ) صفحہ ۵۸ جو میرا پرچہ ہے آپ کا
کچھ اور ---- دیکھ لیتے ہیں۔ اس میں تو میں نے ایک
Separatist tendency کی طرف توجہ دلائی تھی، کہ
Ahmedi is Separate Community from the Muslim.
آپ نے کہا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے اور Original میں نہیں ہے۔
گواہ: معلوم ہے ہی نہیں۔
اٹارنی جنرل: اس کے لئے یہ تھا کہ
AG: In the year 1901 - the year of census - the promised MESSIAH issued a notice to his followers

(کاروائی 21/8/1974ص 20)

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.13

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اسے درج ہی نہیں کیا۔

(2.)

asking them to get themselves recorded in the census paper under the name of Ahmadiyah Muslims. This was, therefore, the year when for the first time he differen-ciated his followers from the other Muslims by the name of Ahmadiyah.

اٹارنی جنرل: ہاں نہیں۔ وہ صرف دو صفحے پہلے تب .....

گواہ: اس سے دو صفحے .....

(کاروائی 21/8/1974 ص21)

F.13

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اسے درج ہی نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل: صفحہ ۵۸، ۵۷۔ اس میں ہیڈنگ تک ہے۔ الیکشن احمدیہ (وقفہ) یہ تو انگلش میں ہے۔ شاید اُردو میں نہ ہو۔ گواہ۔ ہیڈنگ ہے ہی نہیں کوئی۔۔۔ لیکن نکال لیتے ہیں۔ اٹارنی جنرل: ہاں انگلش میں آپ دیکھ لیں گے تو آپ کو پتہ چل جائے گا، صفحہ کا گواہ۔ یہ ہے۔ اس سال آپ نے اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنا اٹارنی جنرل: یہ میں پڑھ دیتا ہوں پھر آپ دیکھیں۔۔۔ Translation یہ ہے۔ AG: The same year, This is 1898 کیونکہ اس سے پہلے مضمون چلتا رہا ہے۔ (کاروائی21/8/1974ص21)

F.13

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں اسے درج ہی نہیں کیا۔	([illegible]) with a view to strengthen the bonds of the community and to preserve its distinctive features, he promulgated rules regarding marriages and social relations and forbade the Ahmediyats to give their daughters in marriage to non-Ahmediyats آپ اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ تو آپ دیکھیں یہ کوئی خوشی ناخوشی کی بات نہیں تھی۔ شادی کی بات تھی۔ اٹارنی جنرل۔ آپ جو بھی اُردو میں پڑھیے۔ وہ سنا دیں۔ (کاروائی 1974/8/21 ص22)

F.13

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ ذیل تحریر لکھی ہے۔ اکثر حصہ حذف اور تحریف

اٹارنی جنرل: اچھا وہ رشتوں والی بات کیا تھی؟

مرزا ناصر: حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے اور خصوصیت سے سلسلے کو قائم رکھنے کے لیے جماعت کے تعلقات ازدواج اور نظام معاشرت کی تحریک اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ احمدی اپنی لڑکیاں غیر احمدی لوگوں کو نہ دیا کریں' یہ حوالہ ہے۔

اٹارنی جنرل: انہوں نے ہدایت دی' ڈائریکشن دی کہ غیر احمدیوں کو رشتے نہ

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔179)

گواہ - اسے آپ یہاں اپنی جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے اور خصوصیت سے سلسلے کو قائم رکھنے کے لئے جماعت کے تعلقات ازدواج اور نظام معاشرت کی تحریک اور جماعت کی ہدایت فرمائی کہ احمدیہ اپنی لڑکیاں غیر احمدی لوگوں کو نہ دیا کریں۔ اپنے جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنے کا فقرہ یہ بتاتا ہے کہ یہ شرعی حکم نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل - میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ انہوں نے ہدایت بھیجی، ڈائریکشن دی۔

گواہ - لیکن میں وضاحت کر دوں۔ دوسرے بزرگوں نے بھی اس قسم کا بات کی ہے لیکن ایک فرقے کے ساتھ انہوں نے کہا محروم الولد یعنی جو بچے ہیں وہ وارث نہیں ہو گئے۔ اور جماعت احمدیہ کی کوئی ہدایت

(کاروائی 21/8/1974 ص22)

F.13

(23) ایسی نہیں ہے۔ بلکہ جو بھی باہر بیاہی جاتی ہے تو کسی جگہ بھی اور وہ اولاد جو ہوتی ہے وہ اپنے اهلیہ بزرگوں کی وراثت ہوتی تو یہ شرعی حکم نہیں ہے۔ لیکن اسطرح حق وراثت قائم رہنا یہ بتاتا ہے کہ یہ حکم شرعی نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل: میں مرزا صاحب بتانا چاہتا ہوں، گواہ: جیسا کہ دوسرے فرقوں کا ہے۔ (کاروائی 1974/8/21 ص23)	اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔	اٹارنی جنرل - مرزا صاحب میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا جو یہ پہ کہ ایک ہدایت آئی کہ مرزا صاحب کی طرف سے ڈائرکشن آئی۔ اس کی وجہ سے یہ ہوا۔ یہ نہیں کہ آپ کا تجربہ تھا، مسلمان جو ہیں وہ انگریزوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے، ناخوش رکھتے ہیں۔ گواہ - وہ تو پہلے اس میں میں نے بات کی تھی۔ رکھنے کے لیئے ایسی کیمونٹی کو الگ کیا۔ گواہ - جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنا اٹارنی جنرل - اس لئے کہ وہاں خوش نہ رہتے تھے گواہ - جماعت کے شیرازہ کو مضبوط کرنا شیرازہ تب ہی مضبوط ہوتا ہے جب خوش رہیں، یا فساد ہوگا گھر میں شیرازہ کیسے مضبوط رہے گا۔ (کاروائی 1974/8/21 ص 23)

F.13

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب لکھتے ہیں

180

دیں۔ اچھا وہ "ملائکتہ اللہ" کتاب کا حوالہ کیا تھا؟
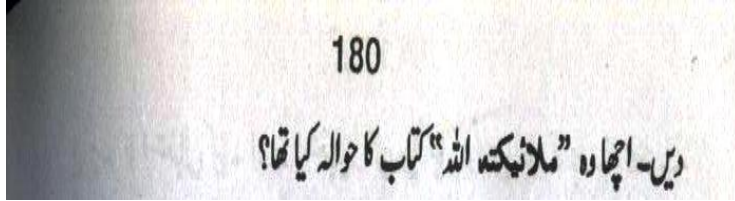
(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔180)

اس کے علاوہ باقی سب دائیں طرف درج کاروائی حذف کر دی گئی ہے۔

-24-

اٹارنی جنرل - وہاں میں ٹھیک ہے جی آپ ممبرز اس کو چھوڑ دیجیے اور ملائکۃ اللہ میں بھی یہ آ جاتا ہے۔ یہ تو الہام میں۔

گواہ - ملائکۃ اللہ کا جواب دیا جا چکا ہے۔ ہیے

اٹارنی جنرل - نہیں اس کا نہیں دیا۔

گواہ - اچھا وہ شاید اور کوئی حوالہ ہوگا۔

اٹارنی جنرل - مجھے یاد نہیں ہے۔ شاید دے دیا ہو۔ جی۔۔۔

گواہ - میں نے جو نوٹ دیا تھا اس میں ملائکۃ اللہ میں ایک سوال کے متعلق نوٹ کیا ہوا ہے۔ یہ جواب دے دیا ہوا ہے۔ اگر نہیں تو کوئی دوسرا سوال ہے۔ تو آپ بتا دیں۔

(کاروائی 21/8/1974 ص24)

F.13

مولوی صاحب نے اٹارنی جنرل کے پیش کردہ حوالہ کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب ملائکۃ اللہ کا ہے۔

مرزا ناصر: وہ ایک سوال اور تھا کہ جب اس زمانے میں ہماری جماعت کے لیے انتہائی ضروری ہے غیر احمدی کو رشتہ نہ دینا۔ جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے' وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا' نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے' کیا ہے' کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین' جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے' ان کو تم کافر کہتے ہو لیکن اس معاملے میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔ کیا اس لیے دے دیتے ہو کہ وہ تمہاری قوم کا ہوتا ہے مگر جس دن سے تم احمدی ہوئے' تمہاری قوم احمدیت ہوگئی۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔180)

اٹارنی جنرل: میں پڑھ دیتا ہوں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ دیا جا چکا ہے تو پھر ضرورت نہیں ہے۔ وہ یہ بات جب اس زمانے میں ہماری جماعت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ وہ غیر احمدی کو رشتہ نہ دینا ہو۔ جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیہ کیا چیز ہے۔ کیا ہے کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے۔ کیا ہے کوئی ایسا غیر احمدیوں میں ایسا بے دین جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان کو تم کافر کہتے ہو۔ لیکن اس معاملے میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔ کیا اس لئے دے دیتے ہو کہ وہ تمہاری

(کاروائی 1974/8/21 ص24)

F.13

قوم کا ہوتا ہے۔ مگر جس دل سے تم الحمد کہو تمہاری قوم کا۔۔۔۔

<u>گواہ:۔</u> اس کا تو جواب دے چکے ہیں ہم۔

<u>اٹارنی جنرل:۔</u> بس ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب بعض دفعہ جب۔۔۔ میں کچھ۔۔۔ پہنچے ہیں Subject پر نہیں آیا۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں رہ گئیں ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے اتنے حوالے پڑھے کہ دشمن یہ کہتا ہے مخالف یہ کہتا ہے تو پوزیشن clear نہیں ہوتی impression یہ ہوتا ہے کہ دشمن سے نہ صرف عیسائی کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ نہ صرف مسلمانوں کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے خلاف ہیں یا یہ جو اُن کو نبی نہیں مانتے۔ آپ نے کہا کہ نہیں یہاں جو ہے وہ عیسائیوں کی طرف اشارہ

(کاروائی 1974/8/21 ص25)

اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

... یہاں جو ہے وہ عیسائیوں کی طرف اشارہ ہے۔ یہاں جو بھی حوالہ میں نے پڑھا ہے۔ آپ نے یہ کہا ہے۔ تو میں صرف یہ تو آپ کی توجہ اس کتاب کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

گواہ: اس کی کچھ clarification ہو جائے، آپ کی طرف سے، کہ یہ جو آپ نے حوالہ پڑھا ہے۔ اُن کے مخاطب غیرمسلم عیسائی تھے، میں نے یہی کہا، لیکن جناب یہ جو ہے نا دشمن یا مخالف یہ دونوں کو مخالف کر کے کہا جا سکتا ہے۔

(کاروائی 1974/8/21ص25)

اس ساری کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

اصل کاروائی کے صفحہ نمبر 26 تا 34 کے نصف تک کی بحث کو مولوی صاحب نے خلاصۃً لیا ہے وہ بھی تحریف کرتے ہوئے اس لئے مولوی صاحب کا خلاصہ اور اصل کاروائی درج کی جارہی ہے جو کہ مولوی صاحب نے ایک ہی صفحہ میں لکھی ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

اٹارنی جنرل: یہ بیان ہوگیا تھا۔ یہ حوالہ کہ مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ میرے مخالف جہنمی، کافر وغیرہ اور بعض جگہ ولد الحرام بھی مرزا نے کہا، خیر تو آپ نے اس کا جواب دیا کہ اس سے عیسائی مراد ہیں مگر میں پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد کا ایک سفر دہلی کا ہوا، جس کی آپ کی جماعت نے تفصیل لکھی ہے، خود مرزا صاحب نے بھی۔ "دہلی میں جامعہ مسجد اندر باہر سے بھری ہوئی تھی حتیٰ کہ سیڑھیوں پر بھی انسانوں کا سمندر تھا جو کہ نفرت، غصہ میں پاگل ہو رہے تھے اور ان کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔ مسیح موعود اور ان کی مختصر جماعت مشکل سے محراب تک پہنچے"۔ ظاہر ہے کہ یہ مسجد کے اندر انسانوں کا سمندر، مسلمان لوگ تھے جو مرزا کے مخالف تھے، عیسائی نہ تھے؟

مرزا ناصر: اعلان کے بعد مخالفت کا طوفان ہوگیا۔ وہی علماء جو پہلے تعریف کیا کرتے تھے، اس کی مذمت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ۔

اٹارنی جنرل: تو جب مرزا صاحب اپنے مخالف کو جہنمی کہتے ہیں، تو کیا اس میں مسلمان مخالفین سمیت سب کو، جو مرزا کو نہیں مانتے، شامل کرتے ہیں اور مسلمان قوم کو اپنی مخالفت کی بنیاد پر جہنمی قرار دیتے ہیں۔ مرزا صاحب ہر جگہ جاتے تھے، دہلی میں، امرتسر میں، لاہور میں اور سیالکوٹ میں، جہلم میں تو مسلمان

- 26 -

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ۔

گواہ ۔ غیر مسلم جو ہیں ان کی دشمنی جہاں ہوگی وہ مخاطب ہونگے ساری دنیا کے عیسائی جو ہیں وہ مسلم دشمن لیکن اسلام کے اوپر حملہ آور بھی ہیں ۔ تو جب عیسائیوں کی متعلق یہ کہا جائے گا کہ دشمن تو عیسائی مذہب کے صرف وہ افراد مراد ہونگے جو اسلام کے اوپر حملہ آور ہونگے اور جب مسلمان کے متعلق کہا جائے گا مخاطب تو ہر مسلمان جو ہے جو احمدی نہیں وہ مخاطب نہیں ہوگا بلکہ وہ صرف چند ہونگے سائد ایک فیصد وہ ہیں جو احمدیوں سے بر سر پیکار ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو درست ہے ۔

گواہ ۔ اور یہ تو حوالہ بتائے گا کہ مخاطب کون ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ بعض حوالے میں نے آپ کو دکھائے ۔ ایک جو انجام آتھم کا تھا اس میں آپنے بتادیا کہ یہ خاص وہ آتھم یا احسن جو بھی اسکا نام تھا ۔

گواہ ۔ عبداللہ آتھم ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 26)

F.13

اٹارنی جنرل ۔ عبداللہ آتھم ۔ اس کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مضمون سے ظاہر ہوتا تھا ۔ بعض میں کوئی اس چیز کا ذکر نہیں تھا کہ کسی عیسائی کا ذکر ہو رہا ہے ۔ میں آپ کو عرض کر رہا ہوں

"۔۔۔۔۔ جو میرا مخالف ہوگا وہ یہودی ۔ خنزیر ۔ جہنمی ہے ۔ ایسی چیز آگئی ۔

گواہ ۔ جو مجھے یاد ہے وہ یہ تھا اور نقل میں نے بتایا تھا ۔ (عربی)

کی عادت اور مستقبل کے متعلق ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ میں ایسے کہہ رہا ہوں کہ آپکے مخالفین میں مسلمان بھی تو شامل تھے مسلمان علماء مولوی یا نہیں تھے ؟

گواہ ۔ ہمارے مخالفین میں مسلمانوں نے علماء کا ایک حصہ تھا ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ۔ بعض علماء میں کہہ رہا ہوں ۔

گواہ ۔ بعض علماء تھے اور اسی طرح جو دوسرے مذاہب ہوں ان کا بھی شاید اسلام کے اوپر دو تین شدید حملہ آور ہو ۔ لیکن جو اصل حوالہ ہے جو مضمون ہے اور کسی کتاب میں آیا وہ خود بتایا ہے کہ مخالف جو کہا جاتا ہے کسی کو کہاں جاتا ہے ۔

(کاروائی 21/8/1974 ص26)

181

عوام اور علماء ان کی مخالفت کرتے' تو مخالفین کا لفظ ان سب کو شامل ہے کہ میرے مخالف جنمی' جنگل کے سئور اور ان کی عورتیں کتیا اور ایک جگہ آپ کے لٹریچر میں ہے' مرزا صاحب کے چچازاد بھائیوں اور چند دیگر رشتہ داروں نے' جو کہ مرزا صاحب کے مخالف تھے' سامنے دیوار کھڑی کر دی۔ مخالفت میں سارے یہ لوگ آ گئے' اکیلے عیسائی ہی نہ تھے۔

مرزا ناصر: یہ بات تو میں نے مان لی ہے کہ ہر فرقہ کے کچھ لوگ مخالف' کچھ موافق۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ص۔180۔181)

F.13

-27-

اٹارنی جنرل - مرزا صاحب بعض دفعہ Clear ہوتا ہے بعض دفعہ نہیں ہوتا جیسے کل آپ نے ....

گواہ - جہاں Clear نہ ہو مجھ سے پوچھ لیں -

اٹارنی جنرل - اسی واسطے کل میں نے آپ سے عرض کیا - کہ کر رہے ہیں - اب یہ مرزا صاحب گئے ہیں بعض جگہ کسی لیکچر دینے یا کسی جگہ جاتے ہیں تو وہاں لوگ آجاتے ہیں -

A.G: People advised the promised Massiah not to go to the Mosque as there was likelihood of serious riot.

یہ میرے خیال میں دہلی کا ذکر ہے -

گواہ - اور کس سن کا -

اٹارنی جنرل - وہ دہلی میں پہلی دفعہ گئے تھے - دہلی میں دو دفعہ گئے جب پہلی دفعہ گئے -

گواہ - ہاں جب پہلی دفعہ گئے تو آپ کے ساتھ بارہ آدمی تھے -

اٹارنی جنرل - ہاں وہ میں کہہ رہا ہوں - میں وہ نہیں کہہ رہا کہ انہوں نے پولیس سے کیوں protection مانگی وہ میں نہیں کہہ رہا - Every body has right

(کاروائی21/8/1974ص27)

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

گواہ ۔ اور ہماری نگاہوں میں تھے نہ پولیس سے protection نہیں مانگی ۔ انہوں نے اپنا انتظام کیا ہوا ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں پولیس نے خود ہی کیا ہوگا ۔ پولیس کی protection میں وہ تقریر کرتے تھے ۔

A.G.:: Everybody has a right to police protection. (Interruption)

A.G.:: The special edivice of Jumma Mosque was full of men both inside and outside and even stairs were crowded to the sea of men who were mad with rage and looked at him with bloody eyes; the promised Mwasiah and his little band made their way to the Mehrab.

گواہ ۔ یہ کونسا صفحہ ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ صفحہ ۳۴ ،

'Were a sea of men or mussalmans in the mosque.

جن کا وہ کہہ رہے ہیں ۔

گواہ ۔ bloody کا قالی معنی نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ know that تھے میں تھے

(کاروائی 1974/8/21 ص27)

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔	- 28 - گواہ - ہاں - ہاں - We break for Maghrib prayers. گواہ - یہ وہی حوالہ ہے جہاں احمدی مسلمان لکھوائیں - اٹارنی جنرل - یہ مرزا صاحب جو میرا انگلش ایڈیشن ہے - گواہ - ایک تھا تھا کہ پہلے احمدی مسلمان لکھوائیں وہ ایک نکتہ بن گیا ہے - اٹارنی جنرل - یہ بھی اس سے پہلے آتا ہے - گواہ - ہاں اس سے پہلے - [illegible] - The announcement is followed by sterm of opposition. (کاروائی 1974/8/21 ص28)

F.13
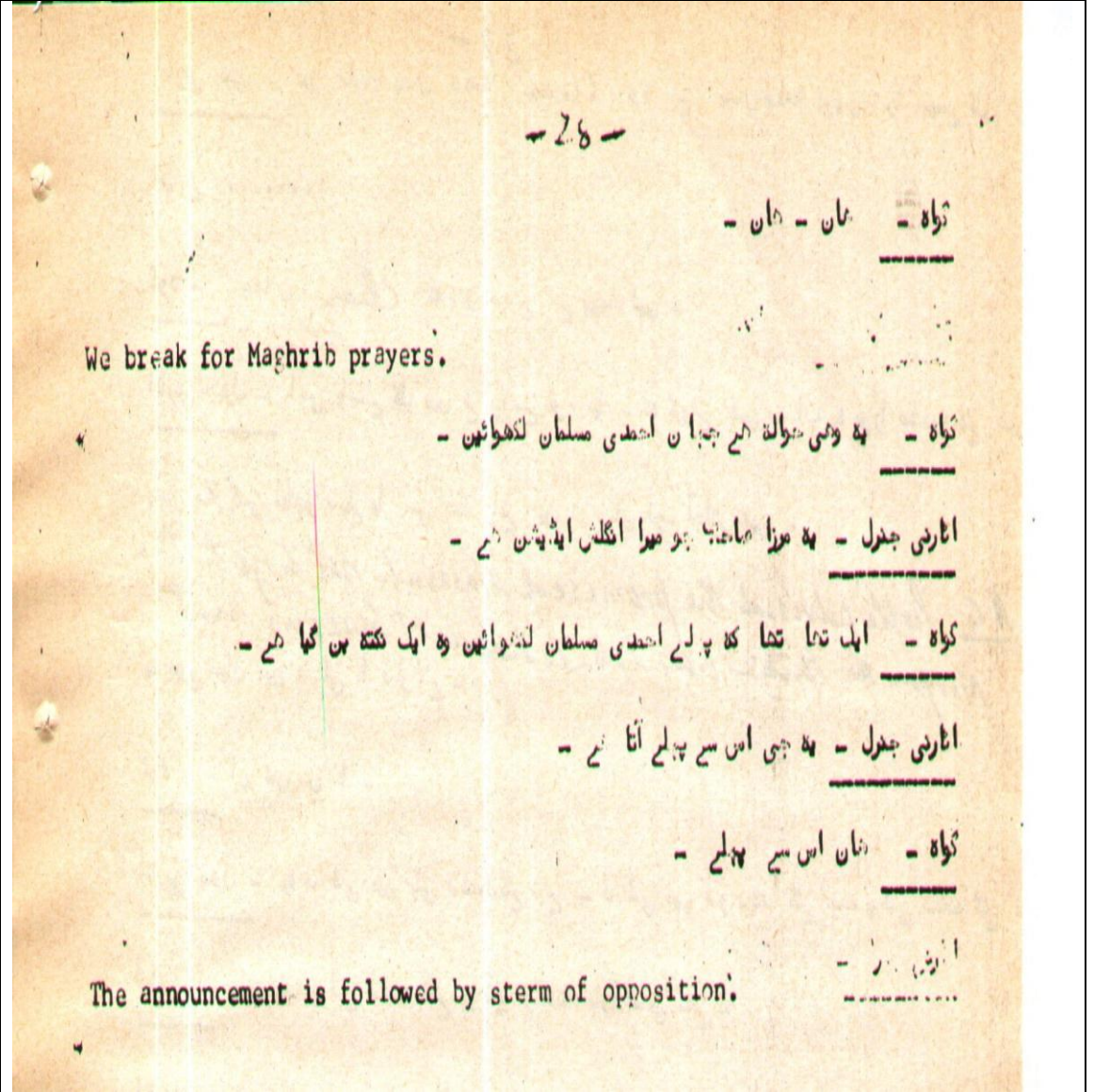
اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔	ایک ہیڈنگ دیا گیا ہے یہاں صفحہ ۳۱ میں کہتے ہیں Those very theologians who had formerly commended him indeed stood up to denounce him. مولوی محمد حسین بٹالوی کا ذکر ہے پھر اگلا صفحہ آتا ہے ۔ گواہ ۔ آپ ۲۸/ ستمبر ۱۸۹۱ ء کی صبح کو پڑھیے ۔ اٹارنی جنرل ۔ آپ اردو کا دیکھیں اور انگلش کا دیکھیں ۔ گواہ ۔ میرا مطلب ہے کہ یہاں دیکھیں دیا ہوا ہے وہاں یہی نہیں دیا ہوا ہوگا ۔ ۲۸/ ستمبر ۱۸۹۱ ۔ ایک اور ہے ۔ (کاروائی 21/8/1974 ص28)

F.13

اس کاروائی کو مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کیا۔	-29- Mr. Chairman: We break for Maghrib and after Maghrib we will resume this question. The delegation is permitted to leave, to come back at 7.30. (Interruption). Mr. Chairman: Mr. Attorney General we are breaking for Maghrib.. Mr. A.G.:: Yes. Sir. Mr. Chairman: Then at 7.30. Mr. A.G.: After break. Mr. Chairman: This question will be continued. Honourable Members may keep sitting. The House is adjourned to meet at 7.30. Thank you. The meeting then adjourned for Maghrib prayers till 7.30. The Special Committee met after Maghrib prayers (Mr. Chairman Sahibzada Farooq A li in the Chair) (کاروائی 1974/8/21 ص29)

F.13

-30-

ضائع نہیں ہوتا۔ میں سب ممبران صاحبان کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ

براہ مہربانی وقت ضائع نہ کریں۔ جو وقت مقرر ہو اس وقت پر آئیں اور اس وقت پر

جائیں تاکہ یہ ریکارڈ پوری طرح سے Thrash ہو کر وضاحت ہو۔

Mr. Chairman: So far as the first point is conc rned. We cannot sit for indifinite period only on this ground. We cannot sit for one year or three years, that we are preparing r cord for the generations.

جناب محمد افضل رندھاوا: جناب والا! یہ چھٹی غیر حاضر ممبران کو لکھی جانی چاہئے۔
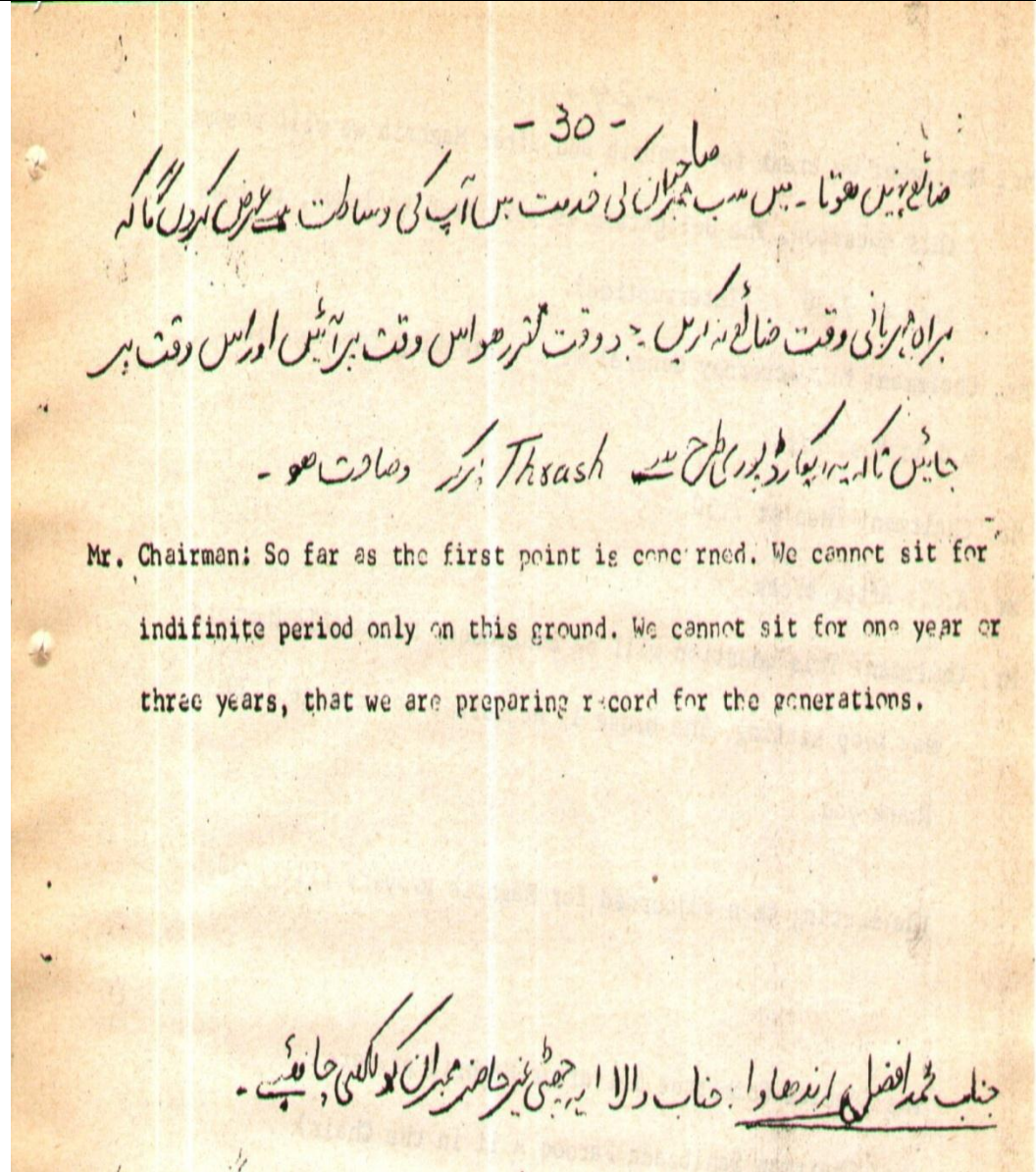
(کاروائی 1974/8/21 ص30)

اس کاروائی کو مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کیا۔

F.13

سید عباس حسین گردیزی: میں یہ عرض کرتا ہوں - میں دیکھتا ہوں کہ جو وقت قاعدہ کے مطابق ہے وہ وقت ضائع نہ ہو - یہ وقت جو ضائع ہوتا ہے یہ ان کا وقت ضائع نہیں ہوتا - ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے -

جناب چیئرمین: دوسرا کام ہے تبلیغ کا - میں ایک سال سے اس کرسی پر بیٹھ کر یہی تبلیغ کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے وقت برباد نہ کریں - میرے اپنے ہاتھ کو کوئی اثر نہیں ہوا - آپ نشست آرائی کریں -

جناب محمد افضل رندھاوا: جناب والا! جو حاضر ہیں ان کو کیا سنانا ہے جو غیر حاضر ہیں ان کو چھٹیاں لکھیں -

جناب چیئرمین: شاہ صاحب نو کے بعد ایک ایک کرکے بولنا شروع کر دیتے ہیں -

(کاروائی 21/8/1974 ص30)

اس کاروائی کو مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کیا۔

F.13

اس کاروائی کو مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کیا۔

—31—

بستہ نہیں لایا اور ہاؤس لگ گئے۔ اور یہاں

In Budget one day we started with six members at 8.00 a,m, and

we furnished at 12 with four members.

تو یہ تو کوئی بات نہیں ہے ہاں جی۔

پروفیسر غفور احمد صاحب اور مسٹر ... صاحب آ گئے ہیں میرے چیمبر میں ہیں اور وہ یہاں

آئیں گے۔ آپ ان کے ساتھ یہ discussion کر لیں۔ وہ ابھی آ جاتے ہیں۔ چوہدری

بیٹھے تھے وہ اس کے متعلق ہی بات کر رہے ہیں۔

Now I am going to call them. They may be called.

(The delegation ent-red the Hall).

(کاروائی 1974/8/21 ص31)

F.13

گواہ with the permission of the chair.

ایک تھوڑی سی وضاحت ہو جائے تو اچھا ہے۔ جو مجھے فلسطین کے متعلق آپ نے دکھایا تھا کہ جب 1946ء میں چوہدری محمد شریف واپس آئے تو اس وقت کوئی رپورٹ کی گئی۔ تو میں صرف یہ ریکارڈ کروانا چاہتا ہوں کہ میرا انتخاب 1945ء میں ہوا تھا۔ اس وقت مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ ہم نے۔

(کاروائی 1974/8/21 ص31)

اس کاروائی کو مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کیا۔

F.13

اٹارنی جنرل: میں تو صرف یہ چیز پوچھ رہا تھا کہ جو لوگوں سے سوال پوچھے جاتے ہیں وہ پوچھ رہا
ہوں۔ میں آپ سے یوں کہہ رہا تھا کہ بار بار جو مخالف الفاظ آتے ہیں، اس میں یہ مسلمان
بھی شامل ہیں۔ اس بارے میں بتا رہا تھا کہ ہر جگہ مرزا صاحب جاتے رہے دہلی
میں امرتسر میں، لاہور میں اور سیالکوٹ میں، بار بار ذکر آتا ہے کہ مسلمانوں نے
ان کی مخالفت کی، ان کے اپنے رشتہ داروں نے، پھر ان میں سے علماء بھی تھے اور تھے۔۔۔

مرزا ناصر احمد: (گزارش) یہ کہیں نہیں آتا کہ سارے مسلمانوں نے ہی، میں نے اسی واسطے
کہا ہے کہ وہ ایک ہی مدرسہ تھا جنہوں نے مخالفت کی۔۔۔

اٹارنی جنرل: میں نے یہی کہا ہے کہ اس میں مسلمان بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ جب وہ مخالف
کہتے ہیں تو ضروری نہیں کہ صرف عیسائی ہوں۔

(کاروائی 1974/8/21 ص32)

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ ذیل تحریر لکھی ہے۔

اٹارنی جنرل: یہ بیان ہوگیا تھا۔ یہ حوالہ کہ مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ میرے مخالف جنہمی، کافر وغیرہ اور بعض جگہ ولد الحرام بھی مرزا نے کہا، خیر تو آپ نے اس کا جواب دیا کہ اس سے عیسائی مراد ہیں مگر میں پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد کا ایک سفر دہلی کا ہوا، جس کی آپ کی جماعت نے تفصیل لکھی ہے، خود مرزا صاحب نے بھی۔ "دہلی میں جامعہ مسجد اندر باہر سے بھری ہوئی تھی حتیٰ کہ سیڑھیوں پر بھی انسانوں کا سمندر تھا جو کہ نفرت، غصہ میں پاگل ہو رہے تھے اور ان کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔ مسیح موعود اور ان کی مختصر جماعت مشکل سے محراب تک پہنچے"۔ ظاہر ہے کہ یہ مسجد کے اندر انسانوں کا سمندر، مسلمان لوگ تھے جو مرزا کے مخالف تھے، عیسائی نہ تھے؟

مرزا ناصر: اعلان کے بعد مخالفت کا طوفان ہوگیا۔ وہی علماء جو پہلے تعریف کیا کرتے تھے، اس کی مذمت میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ۔

اٹارنی جنرل: تو جب مرزا صاحب اپنے مخالف کو جہنمی کہتے ہیں، تو کیا اس میں مسلمان مخالفین سمیت سب کو، جو مرزا کو نہیں مانتے، شامل کرتے ہیں اور مسلمان قوم کو اپنی مخالفت کی بنیاد پر جہنمی قرار دیتے ہیں۔ مرزا صاحب ہر جگہ جاتے تھے، دہلی میں، امرتسر میں، لاہور میں اور سیالکوٹ میں، جہلم میں تو مسلمان

181

عوام اور علماء ان کی مخالفت کرتے، تو مخالفین کا لفظ ان سب کو شامل ہے کہ میرے مخالف جہنمی، جنگل کے سئور اور ان کی عورتیں کتیا اور ایک جگہ آپ کے لٹریچر میں ہے، مرزا صاحب کے چچازاد بھائیوں اور چند دیگر رشتہ داروں نے، جو کہ مرزا صاحب کے مخالف تھے، سامنے دیوار کھڑی کر دی۔ مخالفت میں سارے یہ لوگ آگئے، اکیلے عیسائی ہی نہ تھے۔

مرزا ناصر: یہ بات تو میں نے مان لی ہے کہ ہر فرقہ کے کچھ لوگ مخالف، کچھ موافق۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔180۔181)

F.13

- 33 - مرزا ناصر احمد (گواہ) یہ تو میں نے کہہ دیا ہے۔ اٹارنی جنرل: میں اس لئے آپ کی توجہ دلا رہا ہوں، دہلی میں ہزاروں کی تعداد میں، وہ کہتے ہیں، وہ سب شہید ہیں۔ گواہ: ہاں ہاں of course but یہ صرف جامع مسجد دہلی کی کسی عمارت کے اندر اور باہر کوچوں میں ہی نہیں بلکہ پہاڑوں پر بھی لوگ کٹ رہے تھے۔ ہزاروں آدمیوں کے جتھے گر رہے تھے جب یہ سب لوگ دیوانہ وار خون آلود نگاہوں سے آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میں تو یہ [illegible] بڑے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے انہیں بالجبار کہا بار بار یہ سرزد ہوئے تھے۔ (کاروائی 1974/8/21 ص33)	اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

اٹارنی جنرل: اب ایک جگہ آگئے۔ یہاں انتخاب میں لکھا ہے۔ His cousion and some of his relatives who were opposed to him put a wall in front of.... مخالفت میں کہہ رہا ہوں، حضرت مسیح کے لوگ آ سکتے ہیں۔ صرف یہ ہو نہیں کہ عیسائی ہی تھے... گواہ: نہیں نہیں۔ یہ بات تو میں نے کہہ دی۔ مان لی ہے۔ حضرت عبدالمطلب اور اسلام کے حضرت مسیح کے دشمن کی صدا لگے ہیں جو آئے مخالفت میں۔ (کاروائی21/8/1974ص33)	اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔

F.13

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے صرف مندرجہ بالا تحریر لکھی ہے۔	-34- اٹارنی جنرل: میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ لاہور سے جاتے ہیں تو اس کا بھی ذکر ہے کہ وہاں مولوی تھے۔ وہ وہاں بہت آئے تھے۔ وہاں رہے ہیں نہیں کہا کہ مولوی تھے لیکن جو وہاں بیٹھے تھے۔ ~~ملاں~~ مخالف رہے تھے ان کو بھی opponent بتایا ہے۔ گواہ۔ ہاں ہاں۔ یہ تو ساری تاریخ ان فسادات سے بھری پڑی ہے۔ اٹارنی جنرل: بس یہی میرا مطلب تھا لاہور کے ہنگامے وغیرہ میں اس پر . . . گواہ: اس میں تو کوئی انکار نہیں۔ ہماری ساری تاریخ ان فسادات سے بھری پڑی ہے۔ Mr. Chairman: I will request Sirdar Aleem to resume his seat. (کاروائی 21/8/1974ص34)

F.14

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب آپ کی جماعت کی پوزیشن یہ ہے کہ قرآن کریم الہامات مسیح موعود، دونوں
خدا تعالیٰ کے کلام ہیں۔ دونوں میں امتیاز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مقدم ہونے کا سوال
نہیں پیدا ہوتا۔ دونوں کا درجہ ایک جیسا ہے۔

گواہ: یہ دو مختلف ہیں دو سوال ہیں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں تشریح
کردوں۔ اصولی حقیقت۔ الہامی [illegible] ہماری [illegible] کی [illegible] ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے جو دو چیزیں صادر ہوتی ہیں، کوئی بھی ان میں تضاد نہیں
ہو سکتا۔ ایک یہ دوسرا [illegible] ہے کہ قرآن کریم کا الہام ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ میں اپنا
بتا دوں گا۔

اٹارنی جنرل: میں یہی پوچھ رہا ہوں۔

(کاروائی 1974/8/21 ص34) جاری

حضرت مرزا صاحب کے الہامات کے مقام کے حوالے سے بحث کئی صفحات پر مشتمل ہے جو دائیں طرف درج ہے۔ مولوی صاحب نے اس کے درج کرنے میں بھی کمال دکھایا ہے اس کئی صفحات پر پھیلی طویل بحث کو ایک دو صفحات میں درج کر دیا ہے۔ نیز اکثر جگہ تحریف کی گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: اچھا' وہ کہ کلام اللہ کی طرح مرزا صاحب کے الہامات اور کلام بھی خطاؤں سے پاک ہے اور مرزا صاحب کا کلام قرآن مجید کی طرح اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

مرزا ناصر: دونوں کا سرچشمہ ایک ہے۔

اٹارنی جنرل: اور دونوں کا لیول (سطح) بھی ایک ہے۔

مرزا ناصر: ہاں۔

اٹارنی جنرل: کیونکہ دونوں اللہ تعالیٰ کے کلام ہیں۔ آپ کی نظر میں دونوں صحیح کلام ہیں۔

مرزا ناصر: دونوں اللہ تعالیٰ کے کلام ہیں۔

اٹارنی جنرل: اور جتنی احادیث ہیں' وہ قدرتاً" قرآن کے لیول پر ہو نہیں سکتیں' اس لیے مرزا صاحب کی وحی وہ تو اسے حدیثوں سے آپ اس کو بلند سمجھتے ہیں۔ یہ ایک حوالہ مرزا محمود کا "الفضل" 25 اپریل 1915ء کا ہے۔ حدیث تو 20 راویوں کے پھیر سے ہمیں ملی' الہام براہ راست ملا' اس لیے الہام مقدم ہے۔ یہاں تو واضح ہے' آگے فرماتے ہیں کہ مسیح موعود نے جو باتیں ہم سے کہیں' وہ احادیث و روایات سے معتبر ہیں۔ حدیث ہم نے آنحضرت کے منہ سے نہیں سنی' نہ صرف الہام بلکہ باتیں جو مرزا صاحب کی ہیں' وہ بھی حدیث سے آپ کے نزدیک افضل ہوگئیں' لیول اونچا ہوگیا۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 181)

F.14

اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی ہی درج کرنے پر اکتفا کیا ہے۔	-35- گواہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الہام کہ طالع نبی کریم کے الہامات تفسیری زیادتی نہیں کرتے بلکہ یہی نورانیت محمدی اور اسلام کے جو الفاظ دیئے گئے اس بریکٹ لفظ زیادتی نہیں بلکہ تفسیر۔۔۔ اٹارنی جنرل: یہیں گروہ بندی کا status جیسے وہ ایک ہی جیسا ہے لیکن آپ سمجھتے ہیں کہ دونوں ارشادات کے بیانات ہیں۔ گواہ: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود صادق تھے اس واسطے ہم نے آپ کو مانا آپ نے جب یہ کہا کہ یہ الہام مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا۔۔۔ اٹارنی جنرل: تو وہ ایسا ہے جیسا قرآن کا ہوا۔ گواہ: دیکھیں نا آپ جو بھی فقرہ بولیں آپ اس کا انتظار کریں پھر آپ میرے جواب کا انتظار کریں۔ (کاروائی 1974/8/21ص35)جاری

F.14

اٹارنی جنرل: ہم یہیں اس بحث کو ختم کر رہے ہیں۔ چونکہ آپ نے پہلے کہا ہے کہ وہ دائمی نبی نہیں۔

گواہ: نہیں۔ میں تو صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک شخص میرے جواب کا رفقا تھا وہ نہیں ہیں۔

اٹارنی جنرل: Sorry آپ سے ایک چیز میں پوچھتا ہوں۔

گواہ: ہم یہ کہتے ہیں ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ

(کاروائی 1974/8/21ص35)جاری

اس تمام کاروئی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی ہی درج کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

F.14
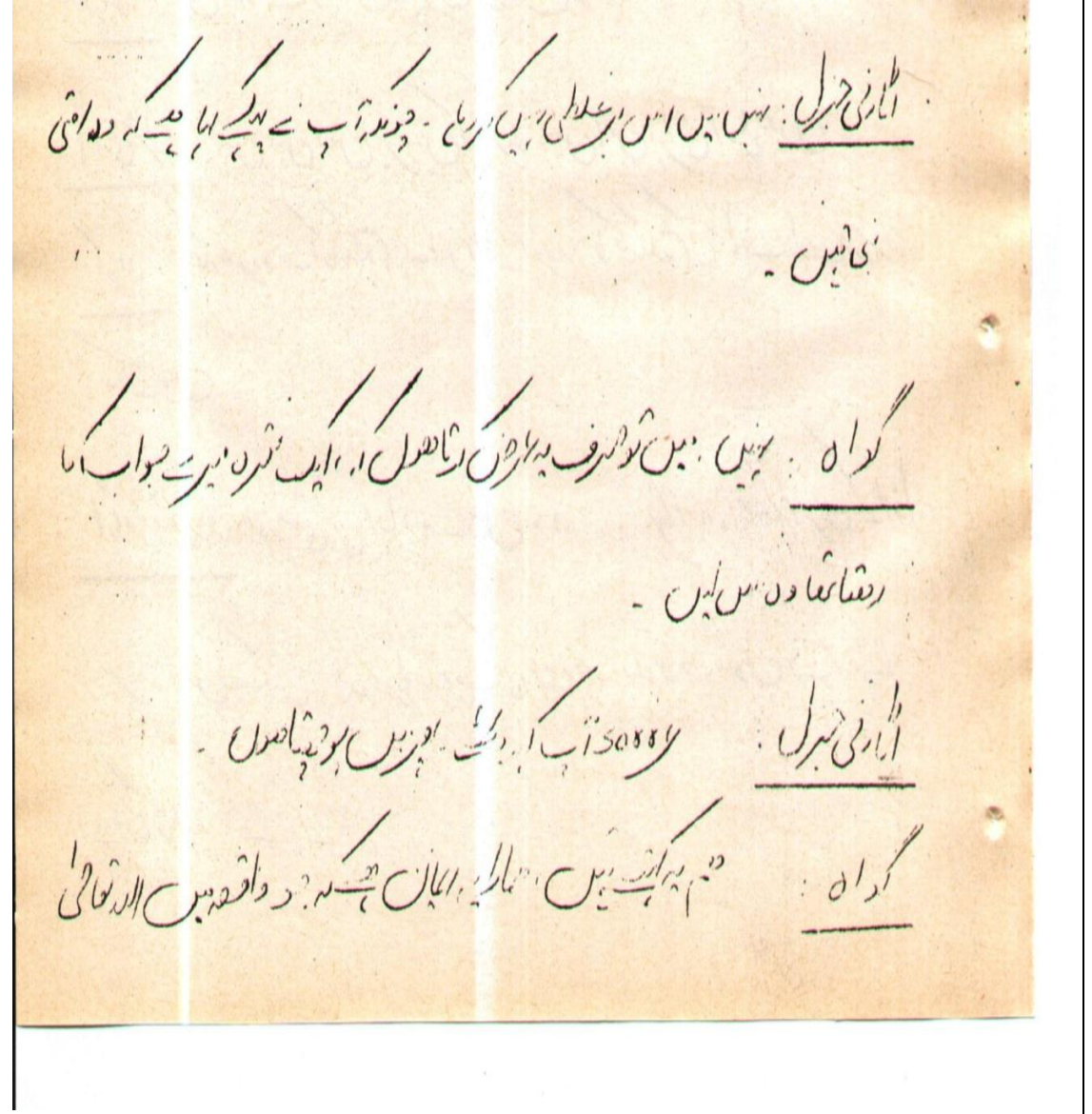
- 36 - کہ ملازم ہو، ان کے اندر آپس میں نہ تضاد ہے اور نہ مختلف وجوہ اپنے sources کے مذہب کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہیں ہے۔ اٹارنی جنرل: ایک جیسے ہوں گے۔ گواہ: دو جو آگے تفسیر ہے جس نے بتایا ہے کہ وہ تفسیر اس کی، یہ ہمارا ایمان ہے۔ اٹارنی جنرل: میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ آپ دونوں کو ایک ہی لیول پر رکھتے ہیں۔ گواہ: ہاں۔ اٹارنی جنرل: کیونکہ دونوں اللہ تعالیٰ کے کلام ہیں آپ کی نظر میں دونوں ہی کلام ہیں۔ گواہ: دونوں کو اس لحاظ سے ایک لیول پر رکھتے ہیں کہ دونوں اللہ تعالیٰ کے کلام ہیں۔ اٹارنی جنرل: یہی میں کہہ رہا ہوں۔ (کاروائی 1974/8/21 ص 36) جاری	اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی ہی درج کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

F.14

اس تمام کاروئی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی ہی درج کرنے پر اکتفا کیا ہے۔	گواہ: اس لحاظ سے تو ابن حجر ہی اور ہیں۔ . . . اٹارنی جنرل: نہیں، میں اس پر نہیں آ رہا۔ میں اس پر ابھی آ رہا ہوں۔ گواہ: چونکہ درود خدا کا کلام ہے اس لئے درود خدا کے کلام کی عظمت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اٹارنی جنرل: اور جتنی بھی احادیث ہیں وہ Naturally قرآن کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ جو مرزا صاحب کی وحی ہے وہ تو حدیثوں سے آپ ان کو زائد سمجھتے ہیں۔ (کاروائی 1974/8/21 ص36) جاری

F.14

- 37 -

گواہ: ما ینطق ..... (عربی)

قرآن کریم نے کہا ہے کہ جو دو واقعی ہیں نبی کریم کا ارشاد ہے۔ وہ جو ارشاد ہے وہ اپنی نفس کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی تائید کے ساتھ آپ کا وہ ارشاد .....

اٹارنی جنرل: اور خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے مرزا صاحب کا جو ہے وہ حدیث سے بلند مرتبہ ہے ایسا کہا ہے یا نہیں۔

گواہ: نہیں کہا گیا۔ اس کا مطلب دینے والا ہوں۔ وہ حدیث کہ حضرت مسیح موعود کے الہامات اس لئے بالا ہے، اس کا ثبوت قطعی اصول سے ہے۔

اٹارنی جنرل: حدیث سے آپ کے نزدیک بالا ہے۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 37) جاری

اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی ہی درج کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

F.14

حضرت مرزا صاحب کے دائیں طرف درج بیان کو مولوی صاحب کی کاروائی میں درج ذیل الفاظ میں درج کیا گیا ہے۔

مرزا ناصر: یہاں جو دراصل گھنڈی ہے' وہ دیکھیں امام بخاری کے پاس چھ

182

لاکھ احادیث تھیں۔ انہوں نے صرف چھ ہزار روایات اپنی کتاب میں درج کیں تو احادیث صحیحہ کو رد نہیں کیا بلکہ راویوں کی بات آ جاتی ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 181۔182)

-38-

گواہ: میں وضاحت کر دیتا ہوں۔ ایسی وضاحت کر دیتا ہوں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ ان

پر رحمتیں نازل کرے۔ ان کے پاس چھ لاکھ احادیث مختلف راویوں سے پہنچیں۔ ان میں سے

پانچ لاکھ ۹۴ ہزار کو رد کر دیں اور صرف چھ ہزار روایات لی ہیں یہاں جو اصل

گھنڈی ہے۔ وہ راویوں کا ہے۔ حدیث صحیحہ کا سوال نہیں۔ مختلف راویوں سے

حضرت امام بخاری کے پاس کم و بیش چھ لاکھ احادیث پہنچیں۔ انہوں نے پانچ لاکھ ۹۴ ہزار

احادیث کے متعلق یہ فتویٰ دیا کہ قابل قبول نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ وہ مشکوک ہیں

کہ آنحضرت کا کلام ہے اور میں قبول نہیں کرتا کہ اس واسطے انہوں نے کہا کہ جن مختلف راویوں

کے ذریعہ سے مجھ تک پہنچیں ان میں سے بعض ایسی کمزوریاں تھیں ان کی یہ بات

ماننے کے لئے تیار نہیں اب کوئی میں پاتا کہ حضور کی یہ بات ہی ہوگی

(کاروائی 1974/8/21 ص38)

F.14

دائیں طرف درج اَصل کاروائی اور مولوی صاحب کی درج ذیل کاروائی ملاحظہ فرمائیں۔ اٹارنی کے سوال اور مرزا صاحب کے جواب دونوں میں تحریف ہے۔

اٹارنی جنرل: میں آپ کی بات سمجھ گیا' آپ وجہ بتا رہے ہیں کمزوری کی کہ احادیث کیوں کمزور ہیں اور مرزا صاحب کی باتیں' احادیث سے کیوں قوی ہیں۔ احادیث تو بیسیوں راویوں کے پھیر سے ملیں اور الہام مرزا صاحب کے براہ راست ملے' اس لیے مرزا صاحب کے الہام احادیث سے مقدم ہیں۔

مرزا ناصر: جی ہاں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔182)

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب میں آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ آپ وجہ بتا رہے ہیں کمزوری کی کہ احادیث کیوں کمزور ہیں اور مرزا صاحب کی باتیں ان سے کیوں قوی ہیں۔ آپ نے وجہ بتائی ہیں کہ یہ آپ کا عقیدہ ہے تو آپ clarify کریں

گواہ: بالکل یہی عقیدہ ہے۔ اسی واسطے میں نے حدیث کو کہا ہے۔ صحیح احادیث میں نے کہا ہے۔ اس شرط کے ساتھ تو میں رکھ نہیں سکتا۔

(کاروائی 1974/8/21 ص38)

F.14

-39-

اٹارنی جنرل: دیکھیں جی احادیث تو ہیں راویوں کے ذریعے ہمیں ملی ہیں اور الہام براہ راست ہے۔ اس لئے الہام مقدم ہے۔ یہ تو الگ بات ہو گئی۔

گواہ: ہاں جی۔

اٹارنی جنرل: اس کے بعد میں نے عرض کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہم مولود سے جو باتیں ہم نے کی ہیں اور حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔

گواہ: حدیث سے معتبر ہیں، حدیث کی روایت سے

اٹارنی جنرل: دیکھیں یہ وہ شرائط Classification کر رہے ہیں۔

گواہ: وہ کچھ الہامی ہوا ہے۔ میں تو وہ کہہ رہا ہوں کہ اب اس پر شک کر رہے ہیں۔

(کاروائی1974/8/21ص39)

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی کو اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

F.14

اٹارنی جنرل: مسیح موعود سے جو باتیں ہم تک آئی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ گواہ: حدیث کی روایت سے۔ اٹارنی جنرل: ٹھیک ہے۔ گواہ: درست ہے جی۔ اٹارنی جنرل: حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ حدیث ہم تک آنحضرت کی جہاں تک میں سمجھا ہوں، میرا پوائنٹ یہ ہے مرزا صاحب کہ حدیث خواہ وہ سو سال کی اب آپ کہہ رہے ہیں وہ مرزا صاحب کے کلام سے۔ ان کی باتوں سے ادنیٰ ہیں، کیونکہ ان کو وہ حیثیت نہیں خواہ وہ امام بخاری کی ہو اس لئے مرزا صاحب کی باتیں جو ہیں ان کا درجہ جو ہے وہ ان (احادیث) سے مقدم ہیں۔ (کاروائی 21/8/1974 ص39)	مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی کو اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

F.14

اٹارنی جنرل: اب سارے میرے پاس پرچے آ رہے ہیں ابھی دس پرچے آئے ہیں کہ یہ سوال پوچھتے رہیں آپ سے سوال پوچھتا ہوں تو اس لئے

-41-

میں یہ پوچھتا ہوں کہ جو مطلب یہاں آتا ہے اس کی national ground reasoning وہ اتنی صاف ہے۔ یہ حدیث صحیح ہو رہے ہو یا نہیں وہ حدیث کی روایت سے بہتر ہیں

گواہ: حدیث کی روایت سے

اٹارنی جنرل: ہاں جی حدیث کی روایت سے

گواہ: مثلاً میں پوچھتا ہوں اور میں واضح کر دوں۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 40-41) جاری

دائیں طرف درج کاروائی کو مولوی صاحب نے درج ذیل الفاظ میں درج کیا ہے۔
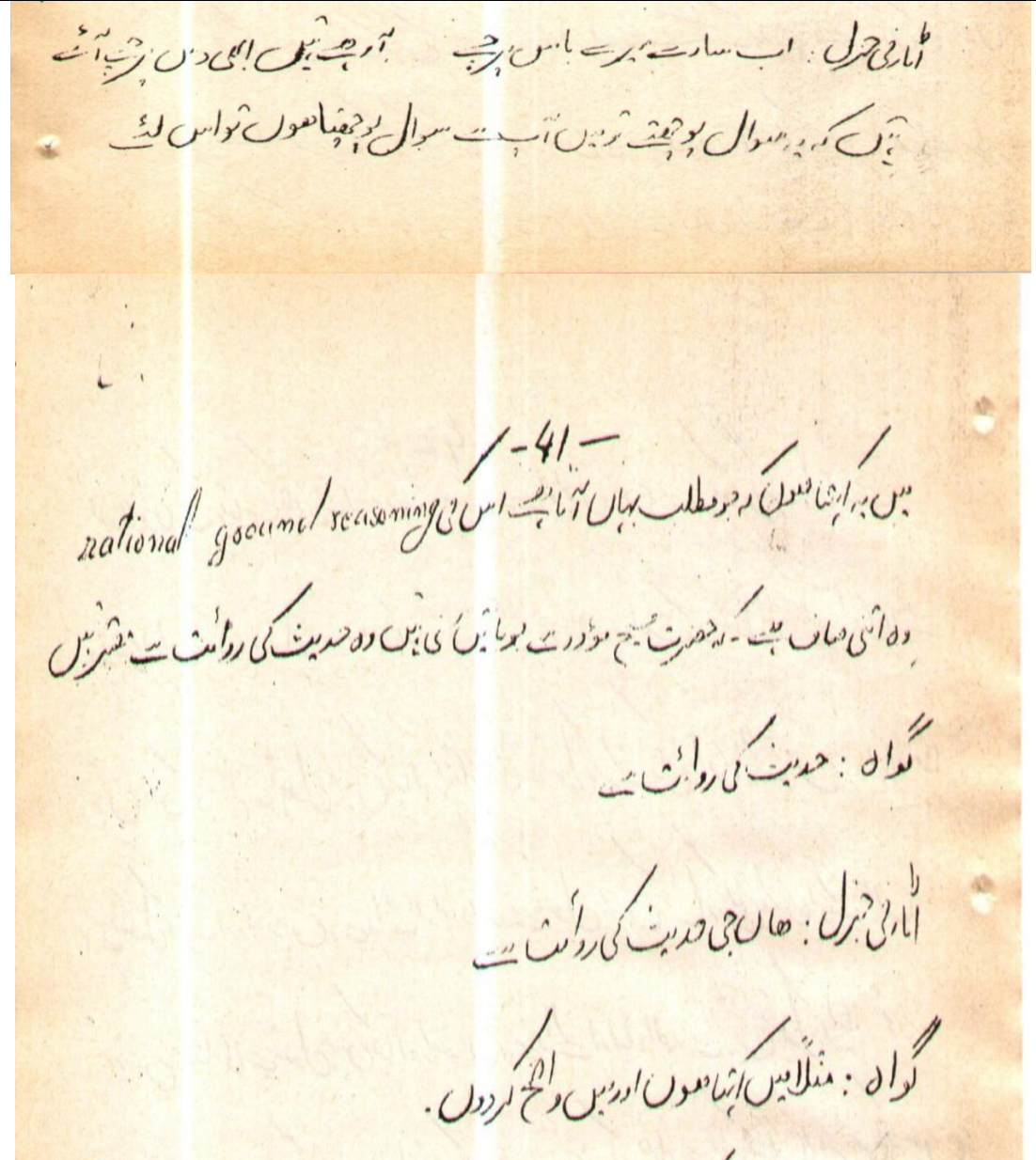
183

اٹارنی جنرل: میں مشکل ڈیوٹی دے رہا ہوں' وضاحت ہونی چاہیے۔

مرزا ناصر: میں بالکل اچھی طرح سمجھتا ہوں۔

اٹارنی جنرل: ایک حدیث یا روایت راویوں کے ذریعہ سے پہنچی' ایک بات خود نبی (مرزا صاحب) کے منہ سے سنی' تو یہ افضل اور مقدم ہوئی۔

مرزا ناصر: حضور علیہ السلام کے کلام اور مرزا صاحب کے کلام کا توازن نہ کریں۔

اٹارنی جنرل: مگر آپ کے لٹریچر اور بیانات سے جو نتیجہ نکلتا ہے' اس کی وضاحت تو ضروری ہے مگر آپ ناراض ہو جاتے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 183)

F.14

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی کو اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل: مجھے سوال کر لینے دیں۔ مشہور حدیث ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نہیں سنی۔ اب اس دو مطلب ہیں اور ایک ناصول وہ یہ ہے کہ جو حدیث آپ صحیح سمجھتے ہیں جس پر آپ کو یہ دلیل ہے کہ یہ صحیح ہے اس کے بارے میں بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے آنحضرت صلعم کے منہ سے سنی۔ اس لئے جو باتیں مرزا صاحب نے کہیں اور ہم نے ان کے منہ سے سنیں وہ اس پر مقدم نہیں ہو سکتیں۔ گواہ: ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل: یہ مطلب نہیں تو آپ clarify کر دیں۔ گواہ: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مثلاً ایک حدیث ہے وہ کئی راویوں کے بیچ میں سے گذر کر امام بخاری تک پہنچی ہے۔ احادیث کی کتب میں سے اور ڈیڑھ دو سو سال (کاروائی 1974/8/21 ص 41) جاری

F.14

-42- بعد انہوں نے بادشاہ الٰہی جس اور حدیث بہت سے راویوں میں سے ہو کر ایک راوی سے دوسرے راوی تک آئی ہے [illegible] بعض اوقات [illegible] روایت کے [illegible] راوی ایسے ہیں جن کو مسلم نے قبول نہیں کیا اور امام بخاری نے قبول کر لیا۔ بعض راوی ایسے ہیں جو امام بخاری نے قبول کر لئے اور بعد میں آنے والے اولیاء اللہ نے قبول نہیں کئے اور بعض راوی ایسے ہیں جنہیں امام بخاری نے قبول نہیں کیا اور بعد میں آنے والے اولیاء اللہ نے انہیں قبول کر لیا۔ تو یہ بھی حقیقت احادیث کی اور روایات کی وجہ سے [illegible] اگر [illegible] بلکہ یہ [illegible] اور بعد میں [illegible] قبول کر لیا کہ یہ روایت درست ہے تو اس کا مقابلہ ہی کوئی نہیں جب نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کا حضرت مسیح موعود کے [illegible] کے ساتھ یہ [illegible] ہے (کاروائی1974/8/21ص42) جاری	مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی کو اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

F.14

اٹارنی جنرل: یہ تو آپ ٹھیک فرما رہے ہیں۔ میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہاں

انہوں نے distinction کی ہے۔

گواہ: وہ روایت سے اوپر زور دے رہی ہے

اٹارنی جنرل: وہ روایت کی وجہ سے کہ یہ وہ روایت ہے روایت کی وجہ سے وہ اپنی

مستند ہیں مگر کیا کوئی ادنیٰ direct وہ بات نہیں اگر ہم نے کوئی بات کہیں

سے direct سو کسی Naturally وہ

(کاروائی21/8/1974ص42)

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی کو اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

F.14

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی کو اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔	-43- گواہ: یہ کون صاحب ہیں اس کے اندر ہی ہوگا جواب اٹارنی جنرل: میں نے بتا دیا ہے ۲۵ اپریل کو ختم کر دیا گیا ہے گواہ: یہ ایک کتاب تھا اٹارنی جنرل: یہ ہیں الفضل تھا گواہ: تو الفضل تھا تو شاید اس کے آگے پیچھے کوئی جواب (کاروائی 1974/8/21 ص43)

F.14

دائیں طرف درج کاروائی کو مولوی صاحب نے درج الفاظ میں لکھا ہے۔

184

مرزا ناصر: آپ نے درست فرمایا کہ اسلام کے اور بھی فرقے ہیں۔ ہم بھی اسلام کا ہی ایک فرقہ ہیں۔ ایک فرقہ اپنے آپ کو ہمیشہ سے سمجھ رہے ہیں۔
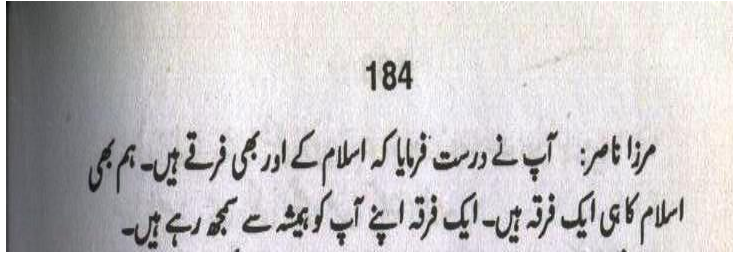
(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔184)

گواہ: وہ جو پڑھا تھا آپ نے حوالہ دیا تھا کہ census میں لکھوائیں اس میں بھی جو ہدایت یا مشورہ دیا وہ یہ تھا کہ احمدی فرقہ کے مسلمان

اٹارنی جنرل: فرقہ تو نہیں ہے

It is entered Ahmadi Muslim.

گواہ: ایک تو فرقہ ہی ہے۔ فرقہ احمدیہ کے مسلمان ہی ہیں دونوں ہیں دونوں میں فرق موجود ہیں تو یہ جو آپ نے بات کہی ہے وہ درست کہی ہے کہ ہم ایک فرقہ ہیں جس طرح دوسرے ۷۲ فرقے ہیں اس طرح سے ایک فرقہ اپنے آپ کو ہمیشہ سے سمجھ رہے ہیں۔

(کاروائی 21/8/1974 ص45)

F.14

مولوی صاحب دائیں طرف درج اَصل کاروائی کی جگہ درج ذیل کاروائی لکھی ہے۔	
مرزا ناصر: آپ کا سوال کیا ہے۔ اٹارنی جنرل: آپ نے کہا کہ ہم اسلام کا فرقہ ہیں، مگر مرزا محمود کہتے ہیں کہ ہمیں اسلام کا فرقہ نہ سمجھا جائے بلکہ ہم حقیقی اسلام ہیں۔ مرزا ناصر: ہر فرقہ یہی کہتا ہے۔ اٹارنی جنرل: مگر آپ کے مرزا محمود تو خلیفہ ہیں اپنی جماعت کے، خیر۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی امتی نبی آیا۔ مرزا ناصر: یعنی موسیٰ علیہ السلام یا کسی اور نبی کی امت سے تو بالکل نہیں آیا۔ اٹارنی جنرل: ہاں۔ مرزا ناصر: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہ کوئی امتی نبی ہوا ہے اور نہ آ سکتا ہے، اس لیے ہمارا ایمان ہے کہ امتی نبی صرف نبی اکرمؐ کا ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریعی نبی تھے، ان کے بعد جو نبی آئے، ان کے تابع تھے مگر وہ تھوڑا تھوڑا فرق کرتے تھے۔ 185 اٹارنی جنرل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شرعی نبی نہیں تھے۔ مرزا ناصر: نہیں۔ اٹارنی جنرل: میں پوچھ رہا تھا۔ مرزا ناصر: ہاں ہاں، شرعی نبی نہیں تھے ہمارے نزدیک، وہ غیر شرعی نبی تھے۔ (تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔184۔185)	-47- گواہ: یہ جو آپ نے پڑھ دیا ہے اس پر جو سوال ہے وہ کیا ہے۔ اٹارنی جنرل: نہیں ۔ میں نے آپ سے عرض کی کہ آپ کہتے ہیں کہ گواہ۔ میں نے کہا کہ آپ کا سٹینڈ نہیں رہا ہے پہلے پہلے آپ کا سٹینڈ یہ رہا ہے A.G.: you are a sect of Islam. you should be treated as Wahabi and others. گواہ: ہر فرقے کا یہی مذہب ہے A.G.: We are not a Sect of Islam; we should not rank as a sect of Islam; we are the real Islam. اٹارنی جنرل: اب میں یہی پوچھ رہا تھا کہ میں ۔۔۔۔ اب مرزا صاحب آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود نبی بھی تھے اسی کیپسٹی میں ۔ کیونکہ اس پر کچھ کیوسچن تھے وہ میں بعد پوچھ لوں گا جو لاہوری پارٹی جو اگر آپ کہنا چاہتے ہیں مگر مجھے ایک چیز کلیئر نہیں ہے ۔ حضرت مسیح موعود ... ان کو آپ شرعی نبی سمجھتے ہیں یا امتی نبی۔ (کاروائی 1974/8/21 ص47) جاری

F.14

اس تمام کاروئی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی درج کی ہے۔	گواہ: مسیح ناصری اٹارنی جنرل: جی ہاں جی۔ گواہ: نبی اکرمؐ سے قبل کوئی امتی نبی نہیں آ سکتا تھا اور نہ آیا ۔ اسلئے کہ ...... اٹارنی جنرل: حضرت موسیٰ کی امت سے .... میرا مطلب وہ ہے گواہ: نہیں میں بھی وہی کہہ رہا ہوں آنحضرت کی نسبت سے نہیں ۔ حضرت موسی علیہ اسلام، کی نسبت سے یا دوسرے شرعی نبی جو تھے جن علاقوں کے تھے ان کی نسبت سے تھے ۔ اٹارنی جنرل: ہاں ۔ گواہ: نبی اکرم سے پہلے نہ کوئی امتی نبی ہوا ہے اور آ سکتا تھا۔ اسلئے (کاروائی 1974/8/21 ص47) جاری

F.14

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

- ۴۸ -

اسوقت شریعت لیکے آئے تھے وہ کامل نہین تھے اور کامل اتباع کے نتیجے مین اور فنافی الرسول کے نتیجے مین یہ صفت نہین مل سکتی تھی – ہمارا ایمان یہ ہے تو امتی نبی صرف وہی اگر آ سکتا ہو سکتا ہے جو اپنی عظمت اور شان مین سب سے اونچے چلے گئے اور کامل، مکمل ہدایت، شریعت قرآن پاک کی شکل مین نوع انسانی کو آپ نے دے دی – اس سے حضرت عیسی علیہ السلام کا اگر آپ کہین تو ذرا explain،

[illegible] – status clarify.

اٹارنی جنرل – ہان ہان، اپنا [illegible] –

گواہ – ہان ہان، حضرت موسیٰ ایک شریعتی نبی تھے ان کے بعد بنی اسرائیل مین جو نبی آئے وہ باوجود اسکے کہ وہ حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع تھے لیکن یہ کچھ تھوڑا تھوڑا فرق کرتے تھے ساتھ کامل اتباع نہین ان کے اندر در آتی تھی حضرت محمدؐ کے بعد ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ایک شوشہ بھی قرآن پاک کا منسوخ نہین ہو سکتا بن اپنی حضرت عیسیٰ نے یہ کہا کہ حضرت موسیٰ کی شریعت یہ کہتی تھی کہ آنکھ کے بدلے آنکھ یہ شریعت کا حکم توریت کا ہے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہین گال پر کوئی تھپڑ لگائے تو دوسرا بھی آگے کر دے یعنی انہون نے انتقام پر زور دیا اور حضرت عیسیٰ نے معافی پر زور دیا لیکن on the whole شریعت موسوی کی پابندی کرنے والے تھے – امتی نبی کیلئے ضروری ہے کہ ایک ایک لفظ مین، ایک ایک شوشے مین اپنے متبوع نبی صاحب شریعت نبی کی کامل اتباع کرنے والا ہو۔

(کاروائی 1974/8/21 ص48) جاری

F.14

اٹارنی جنرل ۔ یعنی حضرت عیسیٰ بھی شرعی نبی نہیں تھے۔ گواہ ۔ نہیں ۔ اٹارنی جنرل ۔ یہ میں پوچھ رہا تھا ۔ گواہ ۔ ہاں ہاں ۔ شرعی نبی نہیں تھے ہمارے نزدیک ۔ جو کہ شریعت موسوی کے مطابق پیروی کرواتے تھے ، اتباع کرواتے تھے ، لوگوں کو ہدایت کا سامان پیدا کرتے تھے لیکن جو [illegible] اختلاف ، ہمارا اگر یہ بڑا مضمون ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں ، وہ ، وہ ، وہ ۔ گواہ ۔ نہیں وہ میں بیان کر دی ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ شرعی اور غیر شرعی کا تھا نا ۔ گواہ ۔ غیر شرعی نہیں ۔ (کاروائی 21/8/1974ص48)	مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.14

کارروائی	تبصرہ
...نہ ہونے کے فرقوں میں سے تھی۔ status گواہ۔ نہیں، اسی واسطے حضرت عیسیٰ اور حضرت مسیح موعود جن کو ہم کہتے ہیں، ان کے مقام میں فرق ہے۔ absolutely حضرت مسیح موعود کا مقام ہے کامل اتباع کا۔ لیکن .... (کارروائی 1974/8/21 ص49)	مولوی صاحب نے دائیں طرف درج مرزا صاحب کا جواب درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے۔ مرزا ناصر: مگر عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد کے مقام میں فرق ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔185)
اٹارنی جنرل۔ وہ ..... گواہ۔ حضرت مسیح کا وہ مقام نہیں۔ اس واسطے دونوں کا فرق پڑ گیا نا۔ اٹارنی جنرل۔ نہیں، میں اس واسطے عرض کر رہا تھا کہ حضرت عیسیٰ سے نہیں فرق کہ وہ بھی غیر شرعی تھے یہ بھی غیر شرعی ہیں۔ (کارروائی 1974/8/21 ص49)	مولوی صاحب نے یہ کارروائی درج ہی نہیں کی۔

F.14

Relationship

اٹارنی جنرل ۔ ان کا ... ان کا تعلق ۔

گواہ ۔ Only to the point.

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ، یہ ------

گواہ ۔ To that extent.

اٹارنی جنرل ۔ کیونکہ یہ پوائنٹ جو ہے ۔ اگر .....

گواہ ۔ نہیں وہ ۔ ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ ابھی یہاں جو ہے کہ ایک ایسا ہی حوالہ مجھے نظر آیا ہے اس لئے میں آپ سے "In short the prophets are of two kinds - these who are law bearers Moses on whom be peace.

جیسے میں نے کہا ہے شرعی طور پر ۔

میں page ۲۸ سے پڑھ رہا ہوں ۔

گواہ ۔ ۲۸ page ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ انگلش میں ۔

(کاروائی 21/8/1974 ص 49)

مولوی صاحب نے یہ کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.14

مولوی صاحب نے دائیں طرف اردو انگریزی میں درج تفصیلی کارروائی درج ذیل الفاظ میں درج کی ہے۔ اکثر حصہ غائب کر گئے ہیں۔ اٹارنی جنرل: اب اسی کتاب سے یہ حوالہ مجھے پڑھنے دیں کہ "جس طرح وہ (عیسیٰ علیہ السلام) موسوی شریعت کے آخری خلیفہ تھے' اسی طرح وہ (مرزا غلام احمد) اسلامی شریعت کا آخری خلیفہ تھا۔ اسی لیے تمام اسلامی فرقوں کے مقابلہ میں "احمدیہ تحریک" کا وہی مقام ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں ہے"۔ ("احمدیت یعنی حقیقی اسلام" ص 18) کیا اس سے یہ بات حتمی طور پر ظاہر نہیں ہوتی کہ عیسائی مذہب یہودی مذہب سے بالکل مختلف ہے اور احمدیت اسلام کے دوسرے فرقوں کے مقابلے میں مختلف مذہب ہے۔ یہ ہے مرزا محمود کا قول۔ میں آپ سے اس کی وضاحت کرانا چاہتا ہوں۔ مرزا ناصر: میں آپ کی بات نہیں سمجھا۔ (تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔185)	-50- A.G.: On whom be peace - those who only restore and re-establish the law after mankind have foresaken it, as for instance Isiah, Ezical, Daniel, Jesus and (On whom be peace). Prophet Messiah (on whom be peace) also claimed to be prophet like the latter and asserted that as Jusus was the Khalifa (successor) of Mosaic dispensation, he was the last Khalifa of the Islamic despensation. Please mark the words: " He asserted . . ." Witness: He was the Khalifa . . . . A.G: And asserted that just as the last Khalifa (Successor) of the Mosaic dispensation and asserted that Jesus was the last Khalifa (Successor) of the Mosaic dispensation so he was the last Khalifa of the Islamic dispensation. (کارروائی 1974/8/21 ص50) جاری

F.14

اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی درج کیا ہے۔

- 51 -

گواہ ۔ اس میں یہ نہیں نکلتا ۔

Comparison

اٹارنی جنرل ۔ نہیں وہ جو کررہے ہیں ۔

Comparison

گواہ ۔ ایک قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں کررہے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ ٹھیک ہے ۔ اس واسطے میں نے پڑھ کر سنا دیا ہے ۔

elaborate

اٹارنی جنرل۔ آگے میں اسی پوائنٹ کو زیادہ کرنا چاہتا ہوں ۔ آن ۲۹ × ۔ وہ فرماتے ہیں ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص51)

F.14

کارروائی	تاریخی قومی دستاویز
گواہ ۔ اس واسطے میں خاموش ہوں کل آپ کو قرآن کریم کی آیات لکھکر ترجمے کے ساتھ بتا دوں گا۔ اٹارنی جنرل ۔ میں اسمبلی کو پڑھ کر سنا رہا ہوں اور آپ کی attention کر رہا ہوں ۔ اور آپ ناراض ہو جاتے ہیں ۔ گواہ ۔ میں ناراض نہیں ہوا میرا مطلب یہ ہے کہ اس کا جواب . . . . اٹارنی جنرل ۔ یہ چیزیں مجھے نظر آتی ہیں اس سے یہ مطلب اخذ ہو سکتا ہے ---- گواہ ۔ قرآن کریم کی آیات پڑھنے کے بعد . . . . اٹارنی جنرل ۔ وہ بھی غیر شرعی یہ بھی غیر شرعی انہوں نے پرانا قانون establish کیا یہ بھی establish کہ رہے ہیں مگر نتیجہ یہ اخذ کیا ۔ انکی پوزیشن یہی ہے جو یہودیوں کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور ہماری پوزیشن مسلمانوں کے مقابلے میں یہ ہے پھر یہ separatism میں سب چیزیں آپ بتا رہے ہیں Rule of Conduct بتائے ہیں جو انہیں بتانے کی ہدایات دی ۔ ڈائریکشن دی ۔ (کاروائی 1974/8/21 ص 53) جاری	مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی میں سے اکثر باتیں لکھی ہیں مگر اپنے مطلب کے مطابق ان میں تبدیلی کی ہے۔ مرزا ناصر: انہوں نے نیا کوئی موازنہ نہیں کیا۔ اس نے قرآنی آیات کا حوالہ دیا ہے' اس واسطے میں خاموش ہوں۔ کل آپ کو قرآن کریم کی آیات لکھ کر ترجمے کے ساتھ بتا دوں گا۔ اٹارنی جنرل: میں اسمبلی کو پڑھ کر سنا رہا ہوں اور آپ کی توجہ مبذول کرا رہا ہوں اور آپ ناراض ہو جاتے ہیں۔ مرزا ناصر: میں ناراض نہیں ہوا۔ اٹارنی جنرل: یہ چیزیں مجھے نظر آتی ہیں' اس سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے۔ مرزا ناصر: مگر قرآن کریم کی رو سے۔ اٹارنی جنرل: وہ بھی غیر شرعی نبی' یہ بھی غیر شرعی۔ انہوں نے پرانا قانون 187 قائم کیا' یہ بھی قائم کر رہے ہیں مگر نتیجہ یہ اخذ کیا ان کی پوزیشن یہی ہے جو یہودیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور ہماری (احمدیوں کی) پوزیشن مسلمانوں کے مقابلے میں یہ ہے۔ پھر یہ علیحدگی پسندی میں سب چیزیں آپ (مرزا محمود) بتا رہے ہیں' جو انہیں بتانے کی ہدایات دیں' ڈائریکشن دی۔ مرزا ناصر: علیحدگی پسندی کا بڑا مسئلہ ہے' میرے پاس ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔186۔187)

F.14

گواہ ۔ Separatism کا میرے پاس بڑا مسالہ ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ اس مسالے میں یہ بھی آ جاتا ہے ۔

گواہ ۔ میں خاموشی سے سنتا رہا ہوں ۔ کیونکہ اس عبارت کا تعلق قرآن کریم کی دو آیات سے ہے ۔ جب تک انسان کے ذہن میں نہ ہو اس وقت passage کو سمجھنا آسان نہیں ۔ In that sense one has to theorize.

حالانکہ یہاں جو fact ہے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بات کی گئی

میں ۔ انشاء اللہ کل صبح اسکا جواب دے دونگا ۔ قرآن کریم کی آیات سامنے رکھ دوں گا ۔

(کاروائی 21/8/1974 ص 53)

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی میں سے اکثر باتیں لکھی ہیں مگر اپنے مطلب کے مطابق ان میں تبدیلی کی ہے۔ ان کا حوالہ اوپر درج ہے۔

F.14

گواہ ـ قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ـ (عربی)

یہ آیات قرآنی ہے۔ جو میں نے پڑھی۔۔ ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کتاب ~~کتاب~~ ہیں۔ ہے۔ایک کھلی کھلی کتاب ہے ہر آدمی اسے پڑھ سکتا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اپنے استدلال کے مطابق اور یہاں یہ فرمایا کہ یہ کتاب مکنون ہے۔ اور ہر شخص امت مسلمہ کا اسکو پڑھ نہیں سکتا۔ بلکہ اسکے لئے یہ قید لگائی ـ عربی

صرف مطاہرین کا گروہ امت مسلمہ میں ان معنی کو اخذ کر سکتا ہے ۔

ہم نے جو یہ اعلان کیا تھا کہ قیامت تک کے لئے یہ کامل اور مکمل شریعت ہے اور ہدایت ہے قرآن کریم کی شکل میں ہمارا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ قرآن کریم کے بعض اسرار روحانی اور معارف دقیقہ ایسے ہوں۔ جو زمانہ زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے محبوب بندے خدا تعالی سے (امت محمدیہ کے اندر) قرآن کریم کے معنی اور تفسیر لکھ کر اس وقت اس جگہ کے لوگوں کو سنا دے۔

(عربی)

جبتک قرآن کریم کتاب مکنون نہ ہو۔ اس وقت تک یہ دعویٰ غلط ہو گا ـ یہ اس خدا

(کاروائی 1974/8/21 ص۔54۔55) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج 3 صفحات پر مشتمل کی کاروائی کو درج ذیل الفاظ میں درج کیا ہے۔ بہت سا حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔

188

مرزا ناصر: قرآن کریم در مکنون ہے۔ اس میں بعض اسرار روحانی اور معارف دقیقہ ایسے ہیں جو زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے محبوب بندے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اور تفسیر لکھ کر اس وقت کے لوگوں کو سناتے ہیں۔ ہمارے محضر نامہ میں ایک رسالہ ہے' میں نے دور کی عینک لگا رکھی ہے اور نزدیک کا پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ انسان بڑا کمزور ہے' رسالہ اس کا نام مقربان الٰہی کے سرخروئی روح کافرگری کے ابتدا میں' وہ اور اس کے علاوہ میں پچھلے سال 1973ء میں یورپ گیا' میں نے کمیونزم کا بتایا کہ اس سے زیادہ اسلام کے پاس ان مسائل کا حل ہے۔ تو یہ نئے علوم نہیں تو اور کیا ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب' میں نے تو کہا کہ مرزا صاحب وہ آیات جن کی مرزا صاحب نے تفسیر کی ہو اور پہلے کسی نے نہ کی ہو' وہ بتا دیجئے' آپ نہیں بتا رہے۔ کمیونزم کی بات تو آنجناب کے علاوہ' بلکہ آپ سے پہلے اسلام کے نظام معیشت پر بہت کام ہو چکا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں۔ آپ قرآن کریم کی وہ آیات بتائیں جن کی مرزا صاحب کے علاوہ کسی نے تفسیر نہ کی ہو۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔188)

F.14

کی طرف سے ہے جو عالمین کا

The whole universe for all times to come.

قیامت تک کے لئے ہے اسکا بڑا وسیع مضمون ہے۔ وہ سارا بیان تو نہیں کر سکتا

تھوڑے سے الفاظ میں بیان کر دیتا ہوں ۔

گواہ ۔۔ ہمارے محضر نامے میں ایک رسالہ ہے ۔ اس کا نام مقربان الہی کے سرخروئی روح

کافر گری کے ابتداء میں، دور کی عینک لگی ہوئی ہے اور نزدیک کا میں نے پڑھنا

شروع کر دیا ہے۔ انسان بڑا کمزور ہے۔ اس میں بطور مثال کے صدیوں میں سے انتخاب کر

کے مختلف ۵۵ مشہور بزرگان امت کے کچھ واقعات مختصر لکھے ہیں جو ان کی سیرت پر

نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مثلاً جب سید عبدالقادر جیلانی صاحب نے

تطہیر اور تجدید کا کام شروع کیا۔ تو اس وقت کے علماء نے یہ کہہ کر کفر کا فتویٰ لگایا

کہ آپ وہ باتیں کرتے ہیں جو آپ سے پہلے سلف صالحین نے نہیں کی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ

نے اس چھپی ہوئی کتاب چھپی ہوئی خزانے اس کتاب مکنون کے حصے اس زمانے کے مطابق

سکھائے لیکن علمائے ظاہر نے پہلی کتب کو دیکھا اور ان پر الزام دیا۔ اور سو سال کے

(کاروائی 1974/8/21 ص55) جاری

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی درج کیا ہے۔ یعنی اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.14

- ۲۶۷ - بعد جو نئے بزرگ ہماری امت میں پیدا ہوئے سید عبدالقادر جیلانی کے بعد ان کے اوپر یہ کہہ کر کفر کا فتویٰ دے دیا کہ آپ وہ باتیں کرتے ہیں جو سید عبدالقادر جیلانی صاحب نہیں کہا کرتے تھے۔ یہ میں مفہوم ان کی زندگیوں کا بتا رہا ہوں۔ یہاں کوئی صفحے کا حوالہ یا اقتباس نہیں پڑھ رہا۔ ان کی زندگی کے یہ حالات ہیں۔ یہ تو مانی ہوئی بات ہے یہ تو ظاہر بات ہے ۔ یہ تو ایسی بات ہے جس کا کوئی انسان انکار نہیں کر سکتا۔ کہ زمانہ ہر آن بدل رہا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد اس زمانے کے بدلنے کے نتیجہ میں نئے مسائل انسان کی زندگی میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے یا قرآن کریم آئے گا یا نہیں آئے گا۔ میں کہتا ہوں کہ ہمیشہ آتا ہے مثلاً میں نئی مثال دے دیتا ہوں انیسویں صدی میں ایگریرین ریوولیوشن بھی ہوا اور انیسویں صدی میں انڈسٹریل ریوولیوشن بھی ہوا۔ اگرچہ وہ ابتداء تھی لیکن بہرحال ایگریرین ریوولیوشن کی انگلستان کی تاریخ ہمارے سامنے ہے ۔ ایک طبقہ مانتا ہے ان کی بلیسنگ (blessing)۔انسان کا دوسرا طبقہ اس سے ایگری (agree) نہیں کرتا۔ ہم اس جھگڑے میں نہیں پڑتے ۔ ان مسائل کو حل (کاروائی 1974/8/21 ص56) جاری	اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی درج کیا ہے۔ یعنی اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.14

کرنے کے لئے قرآن کریم سے علوم نکالے اور میں خود ذاتی گواہ ہوں۔ میں اپنی ذات کے بیان

کرنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن مجبوری ہے اور پچھلے سال ۱۹۷۳ء میں یورپ میں گیا اور میں نے

کانٹیننٹ پر چار جگہ کانفرنس کی اور وہاں میں نے اس مسئلے پر بتایا کہ کمیونزم جو حل

انسان کے آج کے مسائل کا کر رہا ہے اس سے کہیں زیادہ اچھا بہتر اس سے کہیں زیادہ

انسان شریعت محمدیہ کا نہیں کر رہا۔ کیوں کہ کچھ اور لوگ

بھی عیسائی اپنی شریعت کا کہہ رہے تھے۔ تو میں نے اس واسطے جان کر کہا۔ ورنہ

اصل میں تو اس زمانے کے لئے ہے شریعت محمدیہ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے نازل کردہ قانون

کے مطابق ان مسائل کو حل نہیں کیا گیا اسی لئے اتنا فساد دنیا میں پڑا اور اس

وقت کچھ لوگ یہ خیال کرنے لگ گئے ہیں کہ ہم اپنے گناہوں کے نتیجہ میں بالکل دنیا سے

نابود نہ ہو جائیں۔ اب آپ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب مکنون

سے وہ کون سے پوشیدہ خزانے نکالے ۔ میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ اس ایگریکلچر ایگریرین

ریوولیوشن جو کہلاتی ہے اور انڈسٹریل ریوولیوشن کے نتیجہ میں جو سوشلزم اور کمیونزم

(کاروائی 21/8/1974 ص56) جاری

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی درج کیا ہے۔ یعنی اسے درج ہی نہیں کیا۔

F.14

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی درج کیا ہے۔یعنی اسے درج ہی نہیں کیا۔	- 7 - کی شکل میں کسی جگہ کوئی انسان کا ایک طبقہ مانتا ہے۔ ان کی بلیسنگ انسان کا دوسرا طبقہ اس سے ایگری نہیں کرتا۔ ہم اس جھگڑے میں نہیں پڑتے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم سے علوم نکالے اور میں خود ذاتی گواہ ہوں میں اپنی ذات کے متعلق بات کرنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن مجبوری ہے۔ اور پچھلے سال ۱۹۷۳ء میں یورپ میں گیا اور میں نے کانٹیننٹ پہ چار جگہ پریس کانفرنس کی اور وہاں میں نے اس مسئلے پر بتایا کہ کیمونزم جو حل انسان کے آج کے مسائل کا پیش کر رہا ہے اس سے کہیں زیادہ اچھا بہتر، اس سے کہیں زیادہ اور اس سے کہیں زیادہ انسان کو سیٹسفائی کرنے والا حل قرآن کریم میں موجود ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ کون سے مخفی خزانے تھے جو اس ایج میں جماعت احمدیہ کے ذریعے ظاہر ہوئے۔ چنانچہ ان کے مطابق میں یہ کہوں گا میرا یہ دعویٰ نہیں کہ پہلے کتب ساری پر میرا عبور ہے۔ اگر کسی صاحب کو عبور ہو کہ وہ آج کے مسائل حل کرنے کے لئے پہلی کتب میں سے مواد نکال دے تو میں یہ سمجھوں گا کہ وہ ٹھیک ہے۔ وہ سارا خزانہ پہلے آ گیا۔ واقعے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں قرآن کا یہ دعویٰ کہ میں کتاب مکنون (کاروائی1974/8/21ص57)جاری

F.14

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی درج کیا ہے۔یعنی اسے درج ہی نہیں کیا۔	ایک ہی وقت میں اور اسی سانس میں میں یہ دعویٰ براہ راست کہ میں کتاب مکنون ہوں اور آیت کی جو تفسیر ہے انہ القرآن کریم ..... یہ تفسیر جو ابھی میں نے کی آپ کو بتائی ہے۔ اس وسعت کے ساتھ اس پہلو کے ساتھ میرا نہیں خیال کہ پہلے آئی ہو۔ لیکن یہ علم تھا ان کو ہر زمانے کے نئے مسائل کو حل کرنے کی قرآن کریم میں اہلیت ہے۔ نمبر ۲ ہر زمانے میں خدائے تعالیٰ کے ایسے اولیائے امت کا پیدا ہونا جو ان نئے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم سے استنباط کرتے تھے اور استدلال کرتے تھے۔ ساری امت کا متفقہ فیصلہ ہے یہ جو میں نے بتایا جو تنگی دی گئی اور سختی کی گئی یہ اس کا نتیجہ تھا۔ "انہ القرآن الکریم ....." کو عام آدمی نہیں سمجھتا تھا۔ مخفی خزانے تو بیشمار ہیں۔ یہاں تو میں نے پانچ سات مثالیں بات کی۔ اگر مجھے اجازت دیں تو میں دو چار دن کچھ تھوڑا سا نمونہ بتا دوں۔ اٹارنی جنرل ۔ ٹائم بہت کم ...... مرزا صاحب، میں نے تو کہا کہ مرزا صاحب وہ آیات جن کا انہوں نے خود / interpretation کیا ہو اور کسی نے نہ کیا ہو وہ بتا دیجئے آپ نہیں بتا رہے ۔ (کاروائی1974/8/21ص57)جاری

F.14

مولوی صاحب نے طویل کاروائی کو بہت ہی مختصر کر دیا ہے اور اپنے مطلب کے مطابق تبدیل کر لیا ہے۔ دونوں کاروائیں آمنے سامنے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر: ابھی ایک کیونزم والی بات۔

اٹارنی جنرل: میں تو مرزا صاحب کا پوچھ رہا تھا؟

مرزا ناصر: اوہ ہو، میں بھی، یہ بھی تو مرزا صاحب کا ہے۔

اٹارنی جنرل: اور بھی ہے؟

مرزا ناصر: کل بتا دوں گا۔

اٹارنی جنرل: اور آج؟

مرزا ناصر: سورۂ فاتحہ کی مرزا صاحب نے تفسیر لکھی۔

اٹارنی جنرل: اور کسی نے آج تک اس کی تفسیر نہیں لکھی تھی؟

مرزا ناصر: مگر یہ نرالی ہے۔

اٹارنی جنرل: نرالی سہی، مگر یہ تفسیر نبی کے علاوہ ایک اور مسلمان بھی لکھ سکتا تھا یا نہیں؟

مرزا ناصر: اللہ تعالیٰ کے بندے لکھ سکتے ہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 188) جاری

گواہ ۔ ابھی میں نے بتا دی ایک ۔ 58

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے اپنا بتایا ہے ۔ میں مرزا صاحب کا پوچھ رہا تھا۔

گواہ ۔ اوہو ہو ۔۔۔۔ یہ مرزا صاحب کا ہے۔ ان کی کتابوں سے لیا ہے۔ یہ جو اس کتاب میں ہے ان کو پڑھاؤ ۔۔۔ میں نے دیا ہے ۔۔۔۔۔

اٹارنی جنرل ۔ اور بھی ہے ایسا ۔۔۔۔۔۔

گواہ ۔ بے شمار

اٹارنی جنرل ۔ تو آپ یہ بتا دیں گے جو ۔۔۔۔۔۔

گواہ ۔ کل سارا دن بتاؤں گا۔

اٹارنی جنرل ۔ ایک اور بتا دیا جائے آج ۔

اٹارنی جنرل ۔ جو مرزا صاحب نے کہا ہے پہلے جو کسی نے نہیں کہا یہ بات کی گئی

خزانہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 58) جاری

F.14

گواہ ۔ میں ایک بہت موٹا لمبا مضمون آپ کو بتا دیتا ہوں سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر

کی۔ ایک سے زائد تفاسیر کیں۔ اور اس میں میرا اندازہ یہ ہے کہ ستر فیصد وہ تفسیر ایسی

ہے جو پہلے نہیں ہوئی جو خود آپ نے کی ہے اور جو اس میں اصل شان ہے ۔ قرآن کریم

کی۔ وہ یہ ہے کہ ان پر ایک دفعہ ایک پادری نے یہ اعتراض کیا کہ جب مسلمانوں کے

نزدیک تورات خدا کا کلام اور خدا کی کتاب ہے اتنی موٹی ایک کتاب ہے تورات اس کے

بعد آپ کو کیا دین کو قرآن کریم کی جو اس سے چھوٹی ہے کیا ضرورت تھی۔ یہ اعتراض

کیا۔ اس کے جواب میں بانئ سلسلہ احمدیہ نے یہ ان کو لکھا یہ ایک تحریر میں آیا ہوا

ہے جواب کہ آپ لوگ بات کر رہے ہیں یہ کہ تورات کے بعد قرآن کریم کی کیا ضرورت

تھی اور میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ قرآن کریم کی پہلی سورۃ فاتحہ جتنی تو تم یہ

سمجھیں گے کہ آپ کے پاس ہی کچھ ہے۔ اور یہ چیلنج دیا۔ میں نے یہ چیلنج 1967

میں ڈنمارک میں دہرایا لکھ کر ان کو دیا اور میں نے کہا بانئ سلسلہ احمدیہ

وفات پا گئے اور میں ان کا نائب ہوں اب یہ میری ذمہ واری ہے جسے میں قبول کرتا

ہوں۔ ستر اسی سال صحیح مجھے یاد نہیں ہے تاریخ جب یہ چیلنج دیا گیا۔ بہرحال

(کاروائی 1974/8/21 ص58) جاری

189

اٹارنی جنرل: باقی بھی لکھتے رہے؟

مرزا ناصر: لکھتے رہے۔

اٹارنی جنرل: یہ ضروری نہیں نبی ہی تفسیر کر سکتا ہے، باقی مسلمان نیک اولیاء اللہ؟

مرزا ناصر: اولیاء اللہ، اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر سینکڑوں ہزاروں شاید لاکھوں کی تعداد میں اس وقت تک اس قابل رہ چکے ہیں، جنہوں نے نئی تفسیر لکھی۔

اٹارنی جنرل: آئندہ بھی کر سکتے ہیں؟

مرزا ناصر: آئندہ بھی کر سکتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: اس کے لیے نبی آنے کی ضرورت تو نہ رہی؟

مرزا ناصر: اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: ان سے پہلے کوئی نہیں آیا، مرزا صاحب کے بعد اور کوئی نہیں آ سکے گا؟

مرزا ناصر: صرف ایک کی بشارت ہے۔

اٹارنی جنرل: بشارت کہ اور بھی نہیں آئے گا؟

مرزا ناصر: ہاں کسی اور کی بشارت نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: مہر صرف ایک دفعہ استعمال ہوئی؟

مرزا ناصر: کروڑوں آدمی ایسے پیدا ہوئے جو فیض محمدی سے فیض یاب ہو کر دنیا کی اصلاح اور بہبودی کا کام کرتے رہے، فلاح کا۔

اٹارنی جنرل: ختم نبوت کی تصریح کے مطابق کہہ رہا ہوں؟

مرزا ناصر: ختم نبوت کی تصریح کے مطابق وہ لاکھوں پیدا ہوئے۔

اٹارنی جنرل: لاکھوں نبی؟

مرزا ناصر: نبی نہیں۔

اٹارنی جنرل: میں نبی کی بات کر رہا ہوں۔ مرزا صاحب کے علاوہ اور کوئی نہیں؟

مرزا ناصر: اور کسی کی خبر نہیں، بس میرا جواب ختم ہو گیا۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔189)

F.14

-59-

ایک لمبا زمانہ گزرا۔ اور اس کو دہرایا گیا دوہرایا جاتا رہا۔ اور عیسائی لوگ جو تھے وہ

اس کی طرف نہیں آئے۔ وہ ساری تفسیر جو ہے میں نے آپ کو بتایا وہ میں نے کہا اگر اجازت

دیں تو آپ کو پیش کر دوں۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں صرف یہ کہتا ہوں کہ جو پہلے تین سو سال مسلمانوں میں ۔ ۔

گواہ ۔ ہاں اس میں ایسے مضامین ہیں جو پہلی کتب میں نہیں تھی ۔

اٹارنی جنرل ۔ کسی نے آج تک نہیں دیا ۔

گواہ ۔ بہت سارا مواد' کچھ تھوڑا سا ہے جو پہلے آ چکا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ پھر آپ نے ابھی فرمایا کہ یہ سوال ایک دفعہ پہلے بھی پوچھ چکے ہیں۔

مگر دوسرے حصے میں تھا کہ زمانہ بدل رہا ہے نئے مسائل حل کرنے کے لئے نئی تشریح وغیرہ

کی interpretation کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مرزا صاحب نے یہ interpretation

کی ۔ کیا یہ interpretation سوائے ایک نبی کے اور انسان بھی کر سکتا ہے ؟

گواہ ۔اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اور اپنی سے مراد امت

(کاروائی 1974/8/21 ص59) جاری

اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو درج کر دینا ہی کافی خیال فرمایا ہے۔

F.14

محمدیہ کے اندر اس زمانے اور اس مکان کی ضرورت کے مطابق بے حد جر ہے یعنی ایسا سمندر خزانے کا جسکے کنارے کوئی نہیں۔ قرآن عظیم خدا کا کلام خدا تعالیٰ کے فضل کی طرح اپنے اندر وسعت رکھتا ہے اپنا اپنا حصہ اپنی استعداد کے مطابق اپنی ضرورت کے مطابق لیتے رہے۔ اٹارنی جنرل ۔ باقی بھی کر سکتے ہیں ؟ گواہ ۔ کرتے رہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں۔ یعنی یہ ضروری نہیں نبی ہی interpretation کر سکتا ہے۔ باقی مسلمان نیک اولیاء .... گواہ ۔ اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ سے سیکھ کر سینکڑوں ہزاروں شاہد اور لاکھوں کی تعداد میں اسوقت اس قابل رہ چکے ہیں۔ ہماری تاریخ میں جنہوں نے نئی interpretation کی ۔ اٹارنی جنرل ۔ آئندہ بھی کر سکتے ہیں ؟ گواہ ۔ ہاں آئندہ بھی کر سکتے ہیں ۔ (کاروائی 1974/8/21 ص59) جاری	اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو درج کر دینا ہی کافی خیال فرمایا ہے۔

F.14

اس کارروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کارروائی کو درج کر دینا ہی کافی خیال فرمایا ہے۔	— 60 — اٹارنی جنرل ۔ اس کے لئے نبی کے آنے کی ضرورت تو نہیں کہ یہ نبی کریگا۔ گواہ ۔ اس کے لئے اس شخص کے آنے کی ضرورت تھی جسکے آنے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر لگائی تھی ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ تو میں پوچھ چکا ہوں۔ آپنے کہا تھا کہ ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ گواہ ۔ میں نے یہ نہیں کہا ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں۔ میں امکانی دنیا کی بات نہیں کر رہا ۔ جو ہمارے پاس ہدایت ہے قرآن شریف کی اسکی interpretation کے مطابق کہہ رہا ہوں ۔ گواہ ۔ یہ ٹھیک ہے اب آپ نے میری طرف سے صحیح بات کی ۔ امکانی بات کو چھوڑ دیں۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ چھوڑ دیتے ہیں ۔ (کارروائی 1974/8/21 ص 60) جاری

F.14

<table>
<tr>
<td>اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو درج کر دیناہی کافی خیال فرمایاہے۔</td>
<td>-61-

<u>گواہ</u> - ہاں چھوڑ دیں، میں نے یہ کہا تھا - امت محمدیہ میں صرف وہ نبی بن سکتا ہے جسکی رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے بشارت دی اور ہمارے علم میں صرف ایک کی بشارت ملی ہے

<u>اٹارنی جنرل</u> - ان سے پہلے کوئی نہیں آیا مرزا صاحب کے اور بعد میں کوئی نہیں آئیگا-

<u>گواہ</u> - ہمارے علم میں صرف ایک کی بشارت ہے -

<u>اٹارنی جنرل</u> - بشارت ہے کہ اور بھی نہیں آ سکے گا -

<u>گواہ</u> - ہمارے علم میں کسی اور کی بشارت نہیں -

<u>اٹارنی جنرل</u> - مہر صرف ایک دفعہ استعمال ہوگی - بس -

<u>گواہ</u> - اس معاملہ میں لیکن میں نے بتایا کہ کروڑوں آدمی ایسے پیدا ہوئے جو فیض محمدی سے فیضیاب ہو کر دنیا کی اصلاح کا دنیا کی بہبودی کا اور فلاح کا کام کرتے رہے -

<u>اٹارنی جنرل</u> - ختم نبوت کی interpretation آپ کی ________ اسکے مطابق میں کہہ رہا ہوں -

(کاروائی 1974/8/21 ص61) جاری</td>
</tr>
</table>

F.14

<table>
<tr>
<td>
گواہ - ختم نبوت کی interpretation کے مطابق ہی وہ لاکھوں
پیدا ہونے ہیں -

اٹارنی جنرل - نبی اور بھی ...

گواہ - نبی نہیں -

اٹارنی جنرل - میں نبی کی بات کر رہا ہوں -

گواہ - نبی اکرم صلی اللہ و سلم کے فیض سے حصہ پانے والے -

اٹارنی جنرل - وہ تو ٹھیک ہے - اولیاء اللہ بھی آ سکتے ہیں مگر نبی جو ہیں نا -
میں کہتا ہوں کہ پھر confusion نہ ہو جائے ایک مرتبہ بڑی مشکل سے clear
ہو گیا تھا -

گواہ - اب بھی clear ہے - صرف یہ ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ آنحضرت
صلی اللہ و سلم نے صرف ایک کرآدمی کی خبردی ہماری علم میں یہ میرا جواب ہے - آپ نوٹ کرلیں-

(کاروائی 1974/8/21 ص 61) جاری
</td>
<td>
اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو درج کر دیناہی کافی خیال فرمایاہے۔
</td>
</tr>
</table>

F.14

<table>
<tr>
<td>اس کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو درج کر دینا ہی کافی خیال فرمایا ہے۔</td>
<td>- ۶۲ -

اٹارنی جنرل - ھان - مرزا صاحب کے علاوہ اور کوئی نھین -

گواہ - جو مین کہہ چکا ھون وہ کافی ھے - جو مین نے جواب دیا وہ میرے نزدیک کافی ھے -

اٹارنی جنرل - نھین - مین یہی جواب پوچھتا ھون -

گواہ - مین یہ جواب دے چکا ھون - ھمارے علم مین نبی صلی اللہ و سلم نے کسی اور کے آنے کی خبر نھین دی - یہ میرا جواب ھے - ہان ختم ھو گیا -

(کاروائی 1974/8/21 ص62)</td>
</tr>
</table>

F.14

A.G: Let us see page 10, Ahmediyyat or True Islam.

" We hold the belief that this succession of Prophets will continue in the future as it has existed in the past, for reason repudiates andy permanent cessation of this system."

گواہ ۔ امکانی بحث ہے یہ ۔

اٹارنی جنرل ۔ بس پھر وہ آپ ۔

" If this world is to continue to pass through ages of spiritual darkness, ages in which men will wander away from their Maker ...."

گواہ ۔ یہ بہت لمبی بحث پہلے بھی ہو چکی ہے ۔ وہ پھر کوشش اور سوال ہو تو زیادہ اچھا ہے ۔

(کاروائی1974/8/21ص62)جاری

مولوی صاحب نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب جماعت احمدیہ کا پہلا جواب لکھا ہی نہیں اور دوسرے کی جگہ یہ لکھ دیا کہ وہ جواب کل دیں گے۔

ملاحظہ فرمائیں۔

190

اٹارنی جنرل: "احمدیت اور سچا اسلام" کے ص 10 کو ملاحظہ کریں۔ "ہمارا ایمان ہے کہ جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے، مستقبل میں بھی نبیوں کی جانشینی جاری رہے گی کیونکہ سلسلہ نبوت کے مستقل اختتام کو عقل رد کرتی ہے یعنی تسلیم نہیں کرتی"۔

مرزا ناصر: یہ دیکھ کر کل بتاؤں گا۔

اٹارنی جنرل: جہاد کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔190)

F.14

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب نے کہا تھا ہزاروں نبی آئیں گے ۔ گواہ ۔ امکانی ۔ اٹارنی جنرل ۔ آپ کہتے ہیں امکانی ۔ We hold the belief . . . . گواہ ۔ امکانی ۔ اٹارنی جنرل ۔ This is the Question of Faith and belief امکانی اور بات ہے جو قرآن کے مطابق روشنی جو میں سمجھتا ہوں وہ نہیں کہتے کہ اللہ میاں ساری دنیا ختم کر سکتا ہے تو اس کے بعد ... interpretation کا سوال پیدا نہیں ہوتا وہ تو امکان ہو سکتا ہے ۔ یہ زمین ختم اس کے بعد قرآن کی interpretation (کاروائی 1974/8/21 ص62) جاری	یہ مولوی صاحب نے لکھا ہی نہیں ہے۔ یہ اوپر کی کاروائی کا ہی حصہ ہے۔

F.14

-63-

بھی ختم ۔ وہ رب العالمین ہے ۔ یہی دنیا اور کوئی اختلافی بات میں نہیں کر سکتا ۔ اللہ میاں کے

بس کی بات ہے قرآن کو منسوخ کر کے شریعت بھی لے آئے ۔ وہ اختلافی بات ہے بلکہ جو اللہ میاں کا

موجودہ قانون ہے اس کی interpretation کے مطابق یہ بات ہو رہی ہے ۔ آپ نے کہا

وہی آپ کو بشارت ہے اور یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ اور بھی آئیں گے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ

یہ مطلب کچھ اور ہے ان کا ۔

" We hold the belief that this succession of Prophets will continue in the future as it has existed in the past, for reason repudiates any permanent cessation of this system. If this world is to continue to pass thorugh ages of spiritual darkness, ages in which men will wander away from their Maker; if from time to time men are to be liable to go astray from the right path and to grope in the thick darkness of doubt and despair in their efforts to regain it; if they are to continue their search after the light in all such ages and times, it is impossible belief that Divine Torch-bearers and Guides, should cease to appear; for it inconsistent with (Rahmaniyat), the Mercy of God, that He should permit the ill but should not provide the remedy, that He should create the yearning but should abolish the means of satisfying it".

(کاروائی 1974/8/21 ص 63) جاری

یہ مولوی صاحب نے لکھا ہی نہیں ہے۔ یہ اوپر کی کاروائی کا ہی حصہ ہے۔

F.14

<table>
<tr>
<td>یہ مولوی صاحب نے لکھا ہی نہیں ہے۔ یہ اوپر کی کاروائی کا ہی حصہ ہے۔</td>
<td>
گواہ ۔ یہ نہیں تھا، میرے کو [illegible] اس وقت تو یاد بحث شروع ہو جاتی ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ٹھیک ۔ میں نے تو صرف پڑھ کر سنایا ہے ۔ بڑی اچھی انگلش ہے ۔

چوہدری ظفر اللہ نے Translat کیا ہے ..

گواہ ۔ اس کی اردو بھی موجود ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ He command a very good English

یہ Translation جو ہے چوہدری صاحب نے کیا ہے ۔ میں نے پڑھا تھا۔

مرزا صاحب ایک سوال تھا جو میں اس وقت پوچھنا نہیں چاہتا .. میرے خیال میں جو کہ بہت لمبا

(کاروائی 1974/8/21 ص63)
</td>
</tr>
</table>

F.14

اب یہاں سے جہاد کا مسئلہ شروع ہو رہا ہے۔ اس میں بھی مولوی صاحب نے بہت ردوبدل سے کام لیا ہے اور بہت ہی مختصر لکھا ہے۔ قارئین دونوں کاروائیوں کو آسامنے پڑھیں گے تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔

اٹارنی جنرل: جہاد کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

مرزا ناصر: جہاد کی کچھ شرائط ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "یضع الحرب"۔ جہاد مسیح کے زمانے میں نہیں ہو گا۔

اٹارنی جنرل: مسیح علیہ السلام دجال سے جہاد نہیں کریں گے یعنی تلوار کی لڑائی؟

مرزا ناصر: ہمارے محضرنامے کو دیکھ لیں' اس میں یہ بحث موجود ہے۔ ص 115 سے 117 تک۔

اٹارنی جنرل: انگریز کے زمانے میں جہاد ملتوی ہے؟

مرزا ناصر: جی ہاں' انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

اٹارنی جنرل: عام لوگوں کی اور بات ہے' جو نبوت کا مدعی ہے' وہ کہتا ہے کہ انگریز کے دور میں جہاد ملتوی ہے' ماضی' حال اور مستقبل میں۔ اچھا اگر شرائط موجود ہوں تو جہاد قلم کا ہو گا یا تلوار کا؟

مرزا ناصر: تلوار کا جہاد منسوخ ہے' تلوار کا جہاد تو جہاد صغیر ہے' قلم کا جہاد' جہاد کبیر ہے۔

اٹارنی جنرل: تلوار کا جہاد یعنی جہاد صغیر انگریز کے زمانہ میں اس کی شرائط نہیں بلکہ جہاد کبیر یعنی قلم کا جہاد ہے؟

مرزا ناصر: جہاد کبیر یعنی قلم کا جہاد تو ہر زمانے میں رہا۔

اٹارنی جنرل: مسلمانوں کی اسلامی حکومت ہو تو بھی جہاد کبیر جاری رہے گا؟

مرزا ناصر: غیر مذاہب حملہ آور ہوں تو جہاد کبیر جاری رہتا ہے۔

اٹارنی جنرل: یہ مرزا صاحب کی "تبلیغ رسالت" ہے' جلد ہفتم' ص 17 میں

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 190) جاری

-64-

سوال ہے جو میرے پاس آیا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کے لیے بہت کم وقت لگے تو بہتر ہوگا ۔ وہ جہاد کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے ۔ آپ Briefly بتا دیں ۔ میں آپ سے سوال پوچھ لوں ۔

گواہ ۔ جی ہیں ۔ میں ایک فقرے میں بتا دیتا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہاں کہتے ہیں کہ جہاد تلوار کا منسوخ ہو گیا ہے ۔ آپ کا جو Viewpoint ہے وہ بتا دیں ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 64)

F.14

گواہ ۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جہاد جو ہے وہ اپنی شرائط کے ساتھ ہو واجب ہو جاتا ہے ۔

جو شرائط جہاد ہمارے لٹریچر میں پہلے آئی ہوئی ہیں ۔ علماء نے بحث کی ہے اگر شرائط موجود

ہوں ۔ تو جہاد فرض ہے اور اگر وہ شرائط موجود نہ ہوں تو جہاد جائز ہی نہیں ۔ اور یہ فقرہ

میرے بتانے کے لیے کافی ہے ۔ ہم جہاد کو جو قرآن کریم نے اپنے رنگ عظیم کتاب میں صلی اللہ علیہ

و سلم کے ارشادات میں کوئی دنیا کا شخص اسے منسوخ نہیں کر سکتا ۔ التوا کر سکتا ہے یہ

کہہ کر کہ آج کے دن یا آج کے زمانہ میں جہاد کی شرائط نہیں پائی جاتیں ۔ اس لیے جہاد نہیں

ہوگا اور اس وجہ سے علماء امت نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کی حدیث جو جہاد کے متعلق ہے

یدع الحرب اس کے یہ معنی کیے ہیں کہ مہدی کے زمانے میں جہاد کی شرائط جو

ہیں وہ نہیں پوری ہو رہیں کہ فلاں فلاں پر آپ جواب دے چکے ہیں ۔

گواہ ۔ محضر نامے میں ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ آپ بے شک کہہ دیں کہ ہم صفحہ فلاں فلاں پر جواب دے چکے ہیں ۔

That will cover. I will read again

(کاروائی 1974/8/21 ص 64)

191

ہے کہ "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھتے جائیں گے' ویسے ہی جہاد کے معتقد کم ہوتے چلے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے"۔ ("روحانی خزائن" ص 347' ج 13) اس کی وضاحت کریں۔ آپ کہتے ہیں کہ حالات و شرائط نہیں مگر وہ کہتے ہیں کہ مجھے ماننا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے؟

مرزا ناصر: ایک حوالہ سے مسئلہ حل نہیں ہوتا' اور حوالے بھی دیکھنے پڑیں گے۔

اٹارنی جنرل: مرزا غلام احمد کہتے ہیں' "سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا"۔ تو یہ حرام ہوا' ملتوی نہیں ہوا؟

مرزا ناصر: نہیں' دین کے لیے التوا کیا گیا۔

اٹارنی جنرل: جہاد ہوتا ہی دین کے لیے ہے۔ آپ کہتے ہیں ملتوی' وہ کہتے ہیں حرام؟

مرزا ناصر: یہاں حرام ہے مگر اس کا معنی ملتوی۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب کہتے ہیں "تیسرے وہ گھنٹہ جو اس مینار کے کسی حصہ دیوار پر نصب کیا جائے' اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تمام لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا ہے۔ اب سے زمینی جہاد بند کیا گیا' لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا' سو آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا"۔ (ضمیمہ "خطبہ الہامیہ" ص 17' مندرجہ "روحانی خزائن" ص 17' ج 16) انگریز سے لڑنا جہاد تھا؟

مرزا ناصر: ہمارے نزدیک جہاد نہیں تھا۔

اٹارنی جنرل: پھر تو سوال ہی نہ رہا؟

مرزا ناصر: میں معافی مانگتا ہوں' میں نے ہاؤس کا وقت ضائع کیا۔

اٹارنی جنرل: جہاد حرام' اس لیے کہ مسیح آگئے' مہدی آگئے' مگر مہدی سوڈانی نے آکر جہاد کیا؟

مرزا ناصر: زمانہ مختلف ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 191) جاری

F.14

-65-

حسرت دہلوی، موہانی کا حوالہ اخبار وکیل امرتسر اور ابوالکلام آزاد کا حوالہ، خواجہ غلام فرید چشتی سجادہ نشین چاچڑاں شریف۔

اٹارنی جنرل۔ یہ ٹھیک ہے۔

گواہ۔ یہ انہوں نے اسی زمانہ کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا جسکا اظہار بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا جو ہمارے پچھلی صدی کے مجتہد تھے۔ ان پر اعتراض کیا گیا کہ آپ وہاں جا کر سکھوں سے لڑ رہے ہو۔ ایک غیر مسلم عیسائی حکومت یہاں موجود ہے۔ اسکو چھوڑ کر جا رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ اس حکومت سے جہاد جائز نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل۔ میں یہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ خاص حالات ہیں۔ لڑائی جو ۱۸۵۷ میں تھی انہوں نے کہا کہ یہ جہاد نہیں ہے۔ یہ غلط ہے یہ ملک کے بارے میں ہے۔ اور انگریز کے دور

گواہ۔ ہاں انگریز کے دور میں ذکر کر رہا ہوں۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 65)

192

اٹارنی جنرل: مگر ان کے بعد جہاد ہوا' وہ تو مرزا صاحب کے زمانہ میں ہم عصر ہے؟

مرزا ناصر: کچھ حصہ۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب آ گئے' مسیح آ گئے' اب جہاد ختم۔ وہ فوت ہو گئے' اب جہاد جاری؟

مرزا ناصر: ہمیشہ کے لیے منسوخ' حدیث شریف میں تاقیامت ہے مگر میں حتمی زمانہ تو نہیں بتا سکتا۔

اٹارنی جنرل: ایک اور حوالہ ہے مرزا صاحب کا: "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے' حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے نہیں بچا سکتا تھا اور شیرخوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے' پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کو قتل کرنا حرام کیا گیا' پھر مسیح موعود کے وقت میں قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا"۔ ("اربعین نمبر 4" حاشیہ' ص 15' مندرجہ "روحانی خزائن" ص 443' ج 17)

مرزا ناصر: موقوف ہو گیا۔

اٹارنی جنرل: ملتوی ہو گیا' موقوف ہو گیا' بند ہو گیا' حرام ہو گیا' کیا ان سب کا معنی ملتوی ہو گیا ہے؟

مرزا ناصر: مسیح کی آمد سے ملتوی و موقوف ہے۔

اٹارنی جنرل: ان کی وفات کے بعد؟

مرزا ناصر: فوراً نہیں شروع ہو گا۔

اٹارنی جنرل: کب' ان کی وفات کے بعد تو قیامت نے آنا ہے؟

مرزا ناصر: یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ کب' اس لیے کہ ان کی وفات کو 62 سال گزر چکے مگر قیامت نہیں آئی۔

اٹارنی جنرل: آپ تو ان کو مسیح آخر الزمان کہتے ہیں؟

مرزا ناصر: ہاں آخری زمانہ۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 192) جاری

F.14

اٹارنی جنرل - انگریز کے دور میں جہاد ملتوی ہے -

گواہ - میں اسی کی بات کر رہا ہوں -

اٹارنی جنرل - مرزا صاحب ہاں سارے انگریز کے دور میں جہاد ملتوی ہے -
میں Past, Future and Present

گواہ - Future کا خداوند تعالیٰ کو ہے وہ نہیں کہتے -

اٹارنی جنرل - یہی میں clarify کرنا چاہتا ہوں -

گواہ - جب تک وہ حالات رہے - یہ سن لیں حضرت احمد شاہ بریلوی کیا کہتے ہیں -

سرکار انگریزی کو منکر اسلام ہے ، سرکار انگریزی کی بات ہوگی جو مسلمانوں پر ظلم تعدی نہیں کرتے-

وہ فرائض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتے ہیں - ہم ان کے ملک میں اعلان واعظ کرتے ہیں ، ترویج

کرتے ہیں - وہ کبھی مزاحم نہیں ہوتے - بلکہ اگر ہم پر کوئی زیادتی کرتا ہے اسکو سزا دینے کو تیار ہیں

ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیائے سنت سید المرسلین ہے - سو بلا روک ٹوک اس ملک میں

کرتے ہیں - پھر ہم سرکار انگریزی سے کس سبب سے جہاد کریں -

اٹارنی جنرل - یہ ہم نے پڑھا ہے -

(کاروائی 1974/8/21 ص 65) جاری

193

اٹارنی جنرل: وہ آخری زمانے سے گزر رہے ہیں ہم؟

مرزا ناصر: جی ہاں۔

اٹارنی جنرل: اس کے بعد تو جہاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ امن آئے گا‘ نہ ہوگا جہاد؟

مرزا ناصر: نہیں‘ نہیں ہو سکتا ہے کہ شرائط پوری ہو جائیں۔

اٹارنی جنرل: ان کی وفات کے بعد شرائط پوری ہو جائیں تو پھر جہاد شروع۔ آپ تو کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ ختم ہو جائے گا ان کی آمد پر جہاد؟

مسٹر چیئرمین: کل دس بجے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 193) جاری

F.14

- 66 - نہ اس گواہ - یہ عام ہے اصل مسئلہ جو ہے وہ یہ ہے کہ اتنا مسئلہ کلی اطلاق خاص زمانہ میں متفقہ علیہ جب تک شرائط جہاد اس میں ممکن ہے تھوڑا بہت فرق ہو، شرائط جہاد موجود نہ ہوں - جہاد فرض نہیں ہوتا - جب جہاد کی شرائط پوری ہوں اس سے پیچھے رہنا گناہ ہے - اٹارنی جنرل - آپ نے ایسا کہا ہے اس میں ایک اور پوائنٹ ہے ایک تو شرائط موجود نہیں اس لئے جہاد جائز نہیں ہوا دوسرے شرائط موجود نہیں - جہاد جائز ہے ویسے تلوار کا نہیں قلم کا ہو یہ بھی آپکا کوشی ------ گواہ - ہاں بات یہ ہے کہ اسلامی لٹریچر میں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ صلعم کے ارشادات میں جہاد کا ذکر ہے ایک کا ہمارا لٹریچر کہتا ہے وہ جہاد اکبر اور اسکا مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرے - محاسبہ نفسی Self Criticism اصلاح نفس کی خاطر ۔ اسکو اسلام میں جہاد اکبر کہتے ہیں اور ایک اسلامی ۔ قرآن حکیم کی اصطلاح میں آتا ہے جہاد اکبر اور وہ قرآن میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کا نام ہے اس قرآن کریم میں آتا ہے (عربی) جہادہ .... کبیرہ (کاروائی 1974/8/21 ص 66) جاری	اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی کافی خیال فرمایا ہے۔

F.14

خود قرآن کریم کو لیکر دنیا میں اسکی اشاعت کا نام وہ قرآنی اصطلاح میں جہاد کبیرہ ہے اور ایک جہاد
صغیرہ ہے اور وہ تلوار کی جنگ اب چونکہ حالات بدل گئے ہیں - بندوق اور ایٹم کے زمانہ ہے بہرحال
انسانی
مادی ذرائع - جان کی حفاظت کیلئے تیار ہو جاتا - یہ جہاد صغیرہ ہے جو آپ دراب بات کی
ہے وہ جہاد کبیر سے تعلق رکھتی ہے کہ اس قرآن کریم کو لے کر دنیا میں ان کو اس روایت اور شریعت
کو پھیلانے کا جہاد ہے -

اٹارنی جنرل - تلوار کا جو ہے -

گواہ - ہاں ہاں ، قرآن کریم -

اے جی - میں نے تلوار کے متعلق عرض کیا ہے -

گواہ - وہ جہاد صغیر کہلاتا ہے -

اے جی - یعنی وہ مرزا صاحب نے کہا کہ وہ انگریز کے دور میں منسوخ ہوا -

گواہ - مرزا صاحب سے پہلے مجدد .... نے یہ کہا -

اٹارنی جنرل - مرزا صاحب نے یہ کہا -

(کاروائی 1974/8/21 ص66) جاری

اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی کافی خیال فرمایا ہے۔

F.14

- 67 - گواہ ۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جب تک شرائط جہاد پوری نہ کی جائینگی جہاد نہیں ہوگا اور حضرت مرزا صاحب نے باقیوں کی طرح کہا ہے کہ اس وقت شرائط جہاد نہیں پائی جاتیں ہمیں مذہبی آزادی ہے ۔ اے جی ۔ آپ نے جو بات کی ہے اسی سے clear ہوگیا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر شرائط موجود ہوں تو پھر وہ method تلوار کا نہیں قلم کا ---- کہاں آتا ہے ۔ گواہ ۔ نہیں نہیں میں نے اسی کو explain کیا ہے جب جہاد کی شرائط موجود ہو تو جہاد صغیر کیا جائیگا یعنی تلوار کا جہاد ۔ جس وقت جہاد صغیر کی شرائط موجود نہ ہوں جہاد صغیر نہیں کیا جاسکتا ۔ یہ بیان ختم ہوگیا ۔ دوسرا باب شروع جہاد کبیر کا ۔ وہ قلم کا ۔ قرآن حکیم کے معنی میں اشاعت جہاد ، اسی کا تعلق جہاد صغیر سے نہیں اسکو جہاد کبیر کہا ۔ قرآن حکیم میں جب جہاد صغیر کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر جہاد صغیر تلوار کا جہاد ملتوی ہو بوجہ شرائط کے پوری نہ ہونے کے تب بھی جہاد کبیر ہے اس سے بڑا جہاد قلم کا جہاد ہے قرآن حکیم کو لیکر دنیا میں اس کی اشاعت کا جہاد ۔ یہ نہیں کہ ایک آدمی کہتے ہو کر یہ کہہ دے یہ تلوار کا جہاد ہے شرائط ایسی اس لئے ہم تبلیغ کا جہاد نہیں کریں گے ۔ یہ غلط ہوگا ۔ ورنہ جہاد صغیر نہ ہوں تب بھی جہاد لیکر قلم کا جہاد نہ ہوگا ۔ (کاروائی 1974/8/21 ص 67) جاری	اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی کافی خیال فرمایا ہے۔

F.14

اٹارنی جنرل ۔ انگریز کے زمانہ میں جہاد کبیر کے حالات موجود تھے مگر جہاد صغیر کے نہیں تھے ۔ گواہ ۔ انگریز کے زمانے میں اسی وقت کے تمام کی رائے کے مطابق جہاد صغیر کے حالات نہیں تھے مگر ہر زمانے میں جہاد کبیر کے حالات ہر زمانے میں رہتے ہیں۔ اٹارنی جنرل ۔ اگر مسلمانوں کا ملک ہو ۔ مسلمان کی حکومت ہو وہاں بھی جہاد کبیر چلتا ہے ۔ گواہ ۔ قرآن کریم کی سنت قائم کرنا ہو اور اصلاح امت ہو جو اس ملک میں رہے اسکی کوشش کرکے بیدار رہنا ۔ کوئی وسوسہ بدعت ہم میں نہ آجائے یہ جہاد کبیر ہے اور چلتا رہتا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ تو میں سمجھ گیا یہ میرا impression ہے مرزا صاحب تلوار کو قلم سے substitute کیا ۔ گواہ ۔ نہیں یہ نہیں، سو جہاد کی شرائط موجود نہیں جہاد کبیر کی خاص اس زمانہ میں ضرورت ہے غیر مذاہب حملہ آور ہوئے ہیں ۔ (کاروائی 1974/8/21 ص67) جاری	اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی کافی خیال فرمایا ہے۔

F.14

اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی کافی خیال فرمایا ہے۔

- 68 -

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو میں سمجھ گیا ہوں ۔

گواہ ۔ یہ بڑی وضاحت سے ہے کہ اگر شرائط بھی ہونگی تو احمدی لڑیں گے باقی مسلمانوں کے ساتھ

اٹارنی جنرل ۔ بہت زیادہ سوال ہیں میں ایک دو دیکھ کر پوچھتا ہوں ۔

گواہ ۔ مجھے آپ اس طرح بڑی آرام پہنچا دیتے ہیں ۔ شکریہ ۔

اٹارنی جنرل ۔ پانچ دس منٹ کی بریک کر دیتے ہیں ۔

گواہ ۔ میرا مطلب ہے کہ یہ بڑی ہو جاتا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ بریک کر دیتے ہیں ۔

گواہ ۔ ہونی تو ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں وہ کر دیتے ہیں ۔

Mr. Chairman, Sir, shall we have break for five or ten minutes?

ایک تو ممبر صاحبان کہہ رہے ہیں کہ ہمارے سوال پوچھیں دوسری طرف وہ کہہ رہے ہیں کہ جلدی فیصلہ ہو ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 68) جاری

F.14

اس تمام کاروائی کی جگہ مولوی صاحب نے مندرجہ بالا کاروائی کو ہی کافی خیال فرمایا ہے۔	جناب چیئرمین ۔ (ڈاکٹر مسز اشرف عباسی) آج تو دس بجے تک چلیں گے ۔ اٹارنی جنرل ۔ اب بریک کر لیتے ہیں ۔ گواہ ۔ کیا اجازت ہے ؟ جناب چیئرمین ۔ دس منٹ کیلئے ۔ A.G: 15 minutes, then we will come back. Witnen: 9.30. Mr. Chairman: Then delegation is allowed to leave and coma back at 9.30 اٹارنی جنرل ۔۔ ساڑھے نو تک ۔ (The Delegation left the Hall) Mr. CCharimam: I than the members may keep sitting; otherwise If you leave the hall, you will hardly be able to come back and form the quorum. (The Committee adjourned to meetagain at9. (کاروائی 21/8/1974ص68)

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	-69- reassembled (The Special Committee after back of ten mint Mr. Chairman:- Are we ready, Mr. Attorney-General or need sime time to Consult ——— Maulana Mohammad Attaullaullah . The Delegation may be called. We will sit up to (The delegation enterd the Hall) Mr. Chairman: Yes, Attorney- Gernal. اٹارنی جنرل : مرزا صاحب جہاد کے متعلق مجھے کچھ حوالے دینے تھے ۔ مجھے کوئی page معلوم نہیں تھے ۔ اس لئے میں نے کتاب نکلوائی ہے ۔ یہ تبلیغ رسالت کے حصہ دہم جلد ہفتم صفحہ 17 یہ اس میں سے ہے۔ " میرے اصولوں اور اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگجوئی اور فساد کا نہیں ۔۔ یہاں تک تو بالکل clear ہے کہ جنگجو فسادوں نہیں ہے ۔ " اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے ۔ میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے ہی مسئلہ جہاد کے (کاروائی 1974/8/21 ص 69) جاری

F.15

مقصد کم ہوتے چلے جائیں ۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی زمان مان لینا ہی مسئلہ جہاد سے انکار آتا

ہے " اس کی explanation کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ یہ فرماتے ہیں کہ جنگجو

ہوتے تو ٹھیک ہے لیکن بعد میں یہ فرماتے ہیں ۔

" میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے مرید بڑھتے جائیں گے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے

جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی زمان مان لینا ہی مسئلہ جہاد سے انکار ہے ۔ دوسری طرف آپ

نے کہا کیونکہ حالات ایسے ہیں کہ وہ ملتوی ہے یہ بیان ہے یہ معلوم ہوتا وہ مسیح آگئے مہدی زمان آگئے

پھر کے جہاد کی ضرورت نہیں ۔ اگر میں اس کو صحیح سمجھا ہوں تو ۔

گواہ ۔ نہیں جی ، ٹھیک ہے یہ جو ہے صرف ایک حوالہ اس سے تو مسئلہ حل نہیں ہوتا ۔ اور حوالہ

بھی دیکھنے پڑیں گے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ، وہ تو ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو تھوڑا سا explain کر دیں ۔

گواہ ۔ اسکے explanation کی تو ضرورت نہیں ایک تو جہاں جہاد سے شرعی اسلامی جہاد

مراد نہیں بلکہ جہاد وہ غلط conception ہے جو اس زمانے میں پائی جاتی تھی ہے اور یہاں

یہ فرمایا ہے " جوں جوں میں اس مسئلہ کو واضح کرتا چلا جاؤں گا کہ اسلام کے نزدیک یہ جہاد نہیں

(کاروائی 1974/8/21 ص69) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

-70-

اور تمہارا موجودہ تصور جہاد درست نہیں ہے تو جو موجود غلط تصور ہے اس کے معتقدین کی تعداد بڑھنے سے دوسری جو ہیں اسکی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی ۔ اور دوسری وہ جو ہیں شرائط کے متعلق وہ بھی اس کے ساتھ آئے گا ۔ کہ اگر بعض لوگوں کے نزدیک شرائط جہاد میں کئی ایسی بھی ہو سکتی ہیں حضرت مسیح علیہ السلام نے بڑی وضاحت سے یہ تحریر فرمایا ہے جب بھی جہاد کی شرائط موجود ہوں لڑنا پڑے گا ۔ یہ فرض ہے ۔ مسلمان احمدی کا ۔ سارے فرقوں کا ۔ یہ ایک ...... مسئلہ ہے کوئی علیحدہ تو نہیں ۔ مثلاً میں ایک چھوٹا سا حوالہ یہاں پر پڑھ دیتا ہوں ۔ اس کے مقابلے میں ان دونوں کو ملا کر نور الحق حصہ دوئم میں ہے ۔

" بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکے ۔ اسواسطے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اسکی عبادت کریں ۔ ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کیلئے حکم فرمایا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں، لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں ۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے ۔ جو ان سے لڑے اور وہ باز نہ آویں تو یہاں جہاد کی ان شرائط کے پورا ہونے کے ساتھ جہاد کے وجوب کا فتویٰ دے دیا ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص70) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔</td>
<td>
<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ نہیں "مرزا صاحب" میں جو position clarify کرانا چاہتا تھا ایک
تو آپ نے فرمایا ہے کہ جہاد کی چند شرائط ہوتی ہیں اگر وہ شرائط موجود ہیں تو جہاد فرض ہوتا
ہے ورنہ جائز نہیں ۔ پھر دوسرا ساتھ سوال یہ آجاتا ہے ۔ کیونکہ مسیح موعود ، مہدی آخر الزمان
ہے ان کے آنے کی وجہ سے جہاد بالکل ختم ہے ۔ کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ حالات ہوں یا نہ
ہوں ۔ یہ پوزیشن میں clarify کرانا چاہتا ہوں۔
<u>گواہ</u> ۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ نہیں یہ پوزیشن نہیں ہے۔ بالکل نہیں ہے ۔
<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ جیسا کہ حدیث میں پہلے لکھا تھا کہ جب مسیح آئیگا تو دین کیلئے لڑنا حرام کیا جائیگا۔
<u>گواہ</u> ۔ کوئی شرائط بھی نہیں ہونگی ۔
<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ سو آج سے دین کیلئے لڑنا حرام کیا گیا تو یہ تو ملتوی نہیں ہوا ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص70) جاری
</td>
</tr>
</table>

F.15

- ۷۱ -

گواہ ۔ نہیں وہ دوسری جگہ ملتوی کردینے کا لکھا ہوا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں دوسروں کیلئے ۔

گواہ ۔ دین کیلئے کر دیا، کہا التوا ۔ اردو کے شعر میں ہے ۔ دینی جنگوں کے التوا کر دے گا ۔

میرا مطلب صرف ایک ہے ۔ اصولی کے تمام اقتباسات سامنے رکھکر پھر ہم صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب میں تو اسلئے آپ سے درخواست کررہا ہوں کہ آپکا جو concept ہے ۔

گواہ ۔ میرا یہ concept ہے کہ شرائط پوری ہوں ہر مومن کیلئے جہاد کرنا تلوار کے ساتھ ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو میں سمجھ گیا ہوں ۔ کیونکہ میرے پاس حوالہ تھا کتاب نہیں تھی تو اسلئے میں نے ان کو کہا کہ مجھے دے دیجئے ۔

گواہ ۔ اس روشنی میں اسکو کہا interpretation ہوگی ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص71) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

اٹارنی جنرل ۔ کیونکہ یہاں اتنے (۱۲۸) الفاظ میں وہ کہتے ہیں کہ کیونکہ مسیح موعود آگیا

ہے ۔ جہاد تو وہ ہے کہ دین کیلئے لڑنا ۔ یہ تو یہ بھی (۱۲۸) ہے جہاد ، جنگ و تلوار

بات ہوتی ہے ۔

گواہ ۔ نہیں ، دین کے جنگجوؤں کا التوا کر دیا گیا دوسری جگہ یہ ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ جہاد اسکو کہتے ہیں جو دین کیلئے ہو ۔

گواہ ۔ ہاں دین کیلئے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں آج سے دین کیلئے لڑنا حرام کیا گیا ہے ۔

گواہ ۔ شرائط پوری دیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں وہ یہ ——

گواہ ۔ وہ دوسری جگہ لکھا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں عبارت کا میں کہہ رہا ہوں ۔

گواہ ۔ میں میرا مطلب یہ ہے کہ دوسری جگہ التوا کر دیا ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 71) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	- 72 - اٹارنی جنرل ـ وہاں جو ہیں Reasons حالات اور شرائط کی موجودگی بھی نہ کررہا ہوگا ۔ گواہ ـ یہ یہاں [illegible] ـ اگر آپ مجھے اجازت دیں ـ جب آپکا سوال ختم ہوگا تو ، بتادوں ـ اٹارنی جنرل ـ میں پڑھ رہا ہوں ـ پورا پیرہ ـ یہاں سے شروع ہوتا ہے جس کی مجھے سمجھ نہیں آتی ـ یعنی وہ گندہ جو اس مینار سے کسی [illegible] دیوار میں نصب کر دیا جائے گا ـ اس لئے مجھے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تمام لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا ہے اب سے دینی جہاد بند کیا گیا ـ (کاروائی 1974/8/21 ص72) جاری

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	- 73 - ترغیب کا خاتمہ ہوگا جیسا کہ حدیث میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئےگا ...... تو دین کیلئے لڑنا تو حرام کیا جائے گا۔ "سو آج سے دین کیلئے لڑنا حرام کیا گیا ہے۔ اٹارنی جنرل ۔ اور اسکے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے غازی کا نام رکھتا اور کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اسکے رسول کا نافرمان ہے صحیح بخاری کو کھولو اور اس حدیث کو پڑھو جو مسیح موعود کے حق میں ہے تو اماں مرزا صاحب جو فرما رہے ہیں جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں وہ مسیح موعود ہیں اور وہ آچکے ہیں ۔ اسلئے یہ باتیں اور حدیثوں میں Authority ہیں جب وہ آ گئے تو اسکے بعد دین کے لئے لڑنا حرام ہو جائے گا ۔ یا حالات کی وجہ سے best perhaps نہیں ہوتا ۔ اسکے لئے آپ کہیں ----- (کاروائی 1974/8/21 ص 73) جاری

F.15

<u>گواہ</u> ۔ آپ کا سوال ختم ہو گیا اب میری باری ہے آپ تشریحات رکھیں شائد میں

لیا کر دیں ۔ اس میں جو عبارت آپ نے پڑھی ہے اسکے آخری فقرے سے بیان ہے ، جو بھی مضمون

بیان ہوا وہ تشریح تو ہو سکتی ہے لیکن سامنے رکھیں کو پھر پتہ لگے گا کہ [تشریح] درست

ہوتی یا نہیں آپ اجازت دیں تو میں کل حدیثیں آپ کے سامنے بیان بیان کر کے ------

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ حدیثوں میں تو یہ ہے کہ مسیح

آئے گا ۔ اسکے بعد جہاد حرام ہو جائے گا ۔

<u>گواہ</u> ۔ نہیں وہ نہیں ۔ میں پھر ابھی بیان کر دیتا ہوں ۔ حدیثوں میں یہی

مہدی اور مسیح کے [آنے کے وقت] شرائط جہاد نہیں ہونگی ۔ اسوقت اسلام

کی جنگیں جو ہیں جہاد کبیر کی شکل میں لڑی جائیں گی ۔ جہاد [عیسیٰ] کی شکل میں نہیں

لڑی جائیں گے [امن کا زمانہ] ہو گا ۔ وہ تمام شرائط دینی لحاظ سے جو رکی جاتی ہیں ۔

روکا جاتا ہے انکو ۔ وہ زمانہ نہیں ہو گا ۔ اور اسکے بعد جو پہلا اطلاق ہے وہ صرف مسیح

موعود کی زندگی کیساتھ ہے ۔ اور آپکی زندگی میں اور ابھی یہاں ہندوستان میں کسی نے

جہاد کی شرائط کا پورا ہونے کا اعلان نہیں کیا ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 73) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

-74- وہ جو حدیثوں میں آتا ہے اسکی جو شرح ہم کرتے ہیں اور میرے خیال میں میرے ذہن میں نہیں ہے کہ پہلے بزرگ بھی یہ کرتے ہیں کہ وہ حدیثیں جن میں یہ ذکر ہے مہدی اور مسیح کے آنے کے وقت کا (وقفہ) حرب کو ترک دیگا ـ منسوخ کر دیگا نہیں ـ ملتوی کر دیگا ـ یہ عربی کا محاورہ ہے مہدی کی زندگی میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہونگی اسلئے یہ بھی ہمارے ایمان کے مطابق میرا یقین میں اپنی بات کر رہا ہوں ـ مہدی کی زندگی میں یہ سوال ہی نہیں ہوا ـ فتویٰ دیا ہو جماعت نے کہ جہاد کی شرائط پوری ہو گئیں ـ اور بزرگان دین جہاد کے لئے میدان میں چلے گئے ـ جماعت احمدیہ پیچھے رہ گئی ـ اب تو یہ شروع ہو گئی ہے ـ ۱۹۰۸ء میں بانی سلسلہ احمدیہ کا وصال ہو گیا ـ آپ کے دعویٰ سے لیکر آپ کے وصال تک حدیثوں کے مطابق امن کا زمانہ تھا جنگ کا جہاد کبیرا کا زمانہ تھا وہ جہاد صغیرا کا اور اسکی طرف میں نے [illegible] پڑھا ـ دس پندرہ ہو گئے [illegible] دیا ہے (کاروائی 1974/8/21 ص 74) جاری	مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	-75- ہمارے احمدی ہوتے ہوئے کوئی پچاس سال سے چلے آ رہے ہیں کوئی تیس سال سے بہر حال جنگ ہوئی اس جنگ کو ہمارے نزدیک جو ہے جنگ لڑی گئی یہ دنیا کی جنگ تھی مسلمانوں کی حکومتوں کی جنگ نہیں تھی لیکن مسلمان کروڑوں کی تعداد میں اس سے متاثر ہو گئے ۔ اس وقت کی ایک چیز جو ہمارے سامنے آئی وہ یہ تھی کہ ہمارے خلیفۃ المسلمین یعنی یہ درست ہے آج میں مانتا ہوں چونکہ ہمارے نزدیک مہدی آ گئے تھے اس واسطے خلیفۃ المسلمین ہم انکو نہیں سمجھتے ۔ لیکن جماعت احمدیہ جسکی تعداد اسوقت بہت چھوٹی تھی اسکے علاوہ تمام دنیا کے مسلمان خلافت عثمانیہ ترکیہ کو خلیفۃ المسلمین کہتے تھے اور ہمارے خود ہندوستان میں خلافت movement چلی ۔ اس تحریک میں وہ ملوث ہو گئے اسلئے انہوں نے Allies کے خلاف جو محاذ تھا اسکا ساتھ دیا ۔ اسوقت ساری دنیا کا pressure/شریف مکہ پر پڑا خلیفۃ المسلمین انگریزوں سے برسر پیکار اور اسکو تم جہاد Holy War جسکا ترجمہ کیا جاتا ہے یہ نہیں درست یا غلط بہر حال مجھے جہاد سے تعلق ہے انہوں نے اس جہاد کو Holy War قرار دیا ۔ شریف مکہ اسوقت First World War کی میں بات کرتا ہوں (کاروائی 1974/8/21 ص75) جاری

F.15

وہ انکے لئے Dilemma ہے اگر وہ اسے جہاد قرار دیں Holy War قرار دیں تو

انگریز جس سے وہ پیسے بھی لے رہے ہیں بندوقیں اور Ammunition بھی لے رہے ہیں

اپنی حکومت کو قائم کرنے کے لئے وہ ناراض ہوتے تھے انکا پیسہ بھی بند ہوتا تھا وظیفہ بھی

بند ہوتا تھا اور بندوقوں کی سپلائی بھی بند ہوتی تھی مگر وہ اسے جہاد قرار نہ دیں

تو ساری دنیا کے مسلمان ناراض ہوتے تھے بڑا Pressure پڑا ہوا تھا میں نے بتایا

کہ یہاں بھی ایک خلافت Movement چلی چنانچہ انہوں نے Dilemma

دیکھ کر ابن سعود کے پاس اپنا ایک سفیر بھیجا۔ یہ تاریخ کا ایک ورق ہے ثبوت ہمارے پاس

کتابیں ہیں اور ابن سعود جو بھی اسکا خاندان تھا اسوقت نجد کے حاکموں یہ تو حجاز

کے ہمنوا نجد کے تھے متقدمہ کو کہا صاف بات کرو جا کر اگر میں اسے جہاد قرار دیتا ہوں

تو خلیفۃ المسلمین کی جنگ درست ہے تو ہمارے پیسے بھی مارے جاتے ہیں ہماری آمد کی سپلائی

بھی بند ہوتی ہے اگر میں جہاد قرار نہیں دیتا تو مسلمان میرے پیچھے پڑ جائیں گے حج کے

لئے ہوا میں نقصان کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 75) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

-76-

میں مٹی پریشانی میں ہوں تم بتاؤ کیا مشورہ ہے ابن سعود کا خاندان اسوقت انگریزوں

سے پیسہ بھی لے رہا تھا اور بعد وقین بھی لے رہا تھا۔ جیسی Dilemma اور مصیبت

میں یہ تھے اس Dilemma اور مصیبت میں ابن سعود کا خاندان جیسے میں تھا

چاہیے تھا ان کے ساتھ مشورہ کر کے شریف مکہ کو پیغام بھیجا کہ تم اسے جہاد بالکل

نہ قرار دینا اور میں تمہارے ساتھ ہوں اسوقت انہوں نے یہ فتوی جہاد کے خلاف اس جنگ

میں اس وجہ سے دیا۔ تاریخ یہ ریکارڈ کرتی ہے کہ نجد کے ابن سعود کے خاندان کی Total

income کل آمد حکومت کی ایک لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ تھی اور انگریزوں نے انکو ماہانہ پانچ ہزار ساٹھ ہزار

پونڈ سٹرلنگ in gold coins جسکا مطلب ہے کہ ان کی Total income

کل آمدنی کا ساٹھ فیصد اور تین Arrangement چھوٹی سی انکی فوج تھی اور تین ہزار

بعد وقین ایک وقت میں کتابوں میں اسکا ذکر آیا ہے۔ اسوقت یہ جنگ کیونکہ برطانوی جنگ تھی

کوئی ہم بھی یہ اعتراض کر دیتا کہ اسے جہاد کیوں نہیں قرار دیا حالانکہ بعض مسلمان

(کاروائی 1974/8/21 ص 76) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

انگریزوں کے خلاف لڑ رہے تھے تو صاف ظاہر ہے وہ دکھائی ایک جدگی یعنی مسلمانوں کا ایک طبقہ ایک گروہ ایک خلیفہ انگریزوں کے ساتھ مل کر ۔ ۔ ۔ ۔

گواہ ۔ مسلمانوں کا ایک حصہ انگریز کے ساتھ ملکر دوسروں کے ساتھ لڑ رہا تھا اور ایک حصہ دوسروں کے ساتھ مل کر انگریزوں کے ساتھ لڑ رہا تھا یہ ہمارے ہندوستان کے ہزاروں کی تعداد میں میں تو ماہرین ہوں شاید لاکھوں کی تعداد میں فوج وہاں گئی ہے اور اسکے بعد اور یہ ایک چھوٹا سا یہ جو میں دیباتیں کی ہیں ان کے حوالے میرے پاس ہیں اور جو ان کا ایک ایڈیٹر مجید کا تعلق تھا اس وقت سے وائسرائے اٹھا کے ساتھ یہ ان کے خط کی فوٹو سٹیٹ کاپی ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب بات یہ ہے کہ میں نہیں سمجھا کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جہاد نہیں تھا جو لڑائی تھی یا وہ جہاد تھا اور انہوں نے رشوت لی اور کہہ دیا کہ جہاد تھا ۔

گواہ ۔ ہمارے نزدیک تو جہاد نہیں تھا ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں تھا تو سوال ہی نہیں آتا ان چیزوں کا

(کاروائی1974/8/21ص76)جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

-77-

گواہ ۔ اچھا جی ٹھیک ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ دیکھیں نا جی ۔ کیونکہ دو [illegible] میں ایک بات ہے کہ جہاد تھا ۔

گواہ ۔ ہم پر اعتراض کر دیتے ہیں اس لیے میں سمجھا کہ شاید ہو لیکن اگر نہیں تو ٹھیک ہے پھر میں معافی مانگتا ہوں میں نے وقت ضائع کیا ہے ہاؤس کا ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں تو صرف یہ سوال ان کا جو میرے سامنے ہے کہ جہاں آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ جب وہ شرائط موجود ہوں تو لڑائی وغیرہ جائز نہیں تو دوسرا مسئلہ یہ سامنے آ جاتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے میں جب وہ واپس آئیں گے تو یہ حدیثوں میں لکھا گیا ہے کہ جب مسیح آئے گا تو مہدی کی وجہ سے لڑنا حرام کیا جائیگا ۔

گواہ ۔ پھر دہرائیں ذرا ۔

اٹارنی جنرل ۔ دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا اس کا تو شرائط سے کوئی تعلق نہیں ہے آپ سمجھے ہیں کیونکہ مسیح موعود آ چکا ہے ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 77) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

گواہ ۔ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے

اٹارنی جنرل ۔ میں وہی کہہ رہا ہوں ۔

گواہ ۔ نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے اس حصے کے سوا اور کوئی

منافی ہو ہی نہیں سکتے ۔ اور مسیح کے زمانے میں ایک عرصے تک جہاد کی شرائط بھی نہیں

ہوں گی ۔

اٹارنی جنرل ۔ یعنی وہ حرام ہو گیا اس وجہ سے کہ مسیح آ گئے

گواہ ۔ نہیں اس میں ہے کہ مسیح کے آنے پر بھی اس زمانے میں شرائط جہاد

بھی نہیں ہوں گی ۔ اور جو شرائط بھی نہ ہونے کے باوجود جہاد کہہ کر لڑتا ہے

وہ غلط ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ دیکھیں نہ یہی یہاں ہوا صاحب جو مہدی اپنے آپ کو کہتا تھا

اور کہتے ہیں کہ وہ آ گئے ہیں اس زمانے میں اس وقت میں ایک مہدی سوڈان میں بھی

آیا اور اس نے کہا کہ جہاد ہے آپ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں کسی نے یوں کہا ۔ اب

(کاروائی 1974/8/21 ص 77) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	-78- ہندوستان میں نہیں کہا ہو گا۔ گواہ ـ کیا چیز کہاں آ گیا مہدی ـ اٹارنی جنرل ـ سوڈان میں گواہ ـ سوڈان میں مہدی سوڈانی کا زمانہ اور مسیح موعود کا زمانہ بالکل مختلف ہے ـ اٹارنی جنرل ـ ان کی جو actual لڑائی تھی وہ بعد میں ہوئی ہے مگر جو زمانہ ہے وہ Contemporary ہے ـ گواہ ـ بالکل ـ کچھ حصہ اٹارنی جنرل ـ تھوڑا سا ہی سہی ـ گواہ ـ بات یہ ہے کہ یہاں بات بانئی سلسلہ کی یا مہدی سوڈانی کی نہیں اٹارنی جنرل ـ ذہن میں یہ نہیں کہہ رہا ـ گواہ ـ یہاں بات ہے حدیث شریف کی (کاروائی1974/8/21ص78)جاری

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	ان کے بعد اٹارنی جنرل ۔ حدیث شریف میں تو یہ ہے کہ جب مسیح موعود آئیں گے تو/ان پر ان پر حرام ہے کسی Condition کا سوال پیدا نہیں ہوتا اس سے میں یہ مطلب سمجھا ہوں گواہ ۔ حدیث شریف میں یہ ہے کہ شریعت محمدیہ کا ایک حکم اس وقت سے قیامت تک منسوخ رہے گا ۔ اٹارنی جنرل ۔ یہاں جو میں سمجھا ہوں کہ اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی جب تک زندگی تھی اس میں یہ حرام ہو گیا تب تو میں یہ سمجھ سکتا ہوں کہ وہ آ گئے وفات پا چکے ہیں اس واسطے پھر جاری ۔ یا یہ ہے کہ جب وہ آگئے ہیں لیکن بعد ہمیشہ کے لئے ۔۔ گواہ ۔ ہمیشہ کے لئے ہم یہی کہتے بالکل ۔ حضرت بانئ سلسلہ کے جو حوالے ہیں ابھی میں نے ایک سلسلہ حوالہ پھر پڑھ کر سنایا تھا میں نے Explain کر دیا ۔ اپنا جواب ابھی طرف سے میں نے جواب دے دیا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ ایک چیز یہ صحیح لگے گا تو جہاد کی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ مسیح آ چکا اور وہی ہے جو/ ... بول رہا ہے اور ایک سوال مجھ سے یہ پوچھا گیا کہ کہا مرزا (صاحب) کے آنے/شرائط جہاد ختم ہو گئیں ۔ (کاروائی 1974/8/21 ص78) جاری

F.15

-79-

گواہ ۔ dead-line تو میں نہیں بتا سکتا آپ کے زمانے میں شرائط نہیں تھیں

اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں یہ کہتا ہوں ۔

گواہ ۔ ویسے یہ دیکھیں ایک اور حوالہ بھی ہے کہ جب تک یہ شرائط ہیں اس وقت

تک بند رہے گا جب تک کہ خدا تعالیٰ اجل شانہٗ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر

کر دے اور پھر جہاد جو ہے وہ ہو جائے گا یہ محضر نامے میں ہے

اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں کہتا ہوں کہ محضر نامے میں یہ نہیں ہے جو میں

آپ کو پڑھ کر سنا رہا ہوں اسلئے یہ Clarification ضروری ہو جاتی ہے

گواہ ۔ یہ سارے حوالے ہم دیتے ہو ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ سے پوچھوں ۔

گواہ ۔ ٹھیک ہے پوچھیں آپ ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص 79) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

<table>
<tr>
<td>
اٹارنی جنرل ۔ پھر مجھ سے دو سوال اور پوچھے گئے ہیں کہ کیا شاہ عبدالعزیز "
دہلوی نے ہندوستان کو دارالحرب نہیں قرار دیا تھا ۔ ایک اور سوال ہے ساتھ ہی جس جہاد کو
انگریزوں نے وہابی Revolt کہا ہے اس میں علماء شریک کئے جاتے ہیں ۔
گواہ ۔ کیا یہ بڑا تاریخی دلچسپ سوال ہے جس جہاد کو انگریزوں نے وہابی Revolt
کہا ہے یہ کس زمانے کی بات ہے ۔
Wahabies were fighting against the Turks
all the time
اٹارنی جنرل ۔ کہتے ہیں کہ ۱۸۶۴ء کے زمانے کی بات ہے ۱۸۶۴ کی بات
گواہ ۔ یعنی جو اس کے بعد سے لے کر ۔
اٹارنی جنرل ۔ وہی جو آپ کہتے ہیں کہ انہوں نے رشوت لی تھی ۔
گواہ ۔ وہ یہ پڑے ہیں ۔
اٹارنی جنرل ۔ نہیں وہ تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جہاد نہیں تھا وہ انہوں
نے رشوت لی تھی ۔
گواہ ۔ نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس زمانے کے متعلق ۔ مسیح موعود کے بعد
بعض دفعہ ہم پر بھی یہ اعتراض کر دیتے ہیں لیکن یہ ہمارا سعودی خاندان جو ہے ان کی سیاست

(کاروائی 1974/8/21 ص79) جاری
</td>
<td>
مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔
</td>
</tr>
</table>

F.15

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔</td>
<td>
جو تھی وہ منسلک   میں سے گذر رہی تھی ان پر میں اعتراض نہیں کر رہا ۔ میرے نزدیک
تو وہ جہاد ہی میں تھا ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ یہ کہتے ہیں کہ انڈیا کی جنگ کو انگریزوں نے revolt
کہا تھا وہ میں ان سے verify کر کے آپ سے پوچھوں گا ۔

<u>گواہ</u> ۔ نہیں نہیں انڈیا کی جنگ میں تو ابن مسعود ان کا ساتھ نہیں
دے رہا تھا یہ جو آخری فسٹ ورلڈ وار میں ۔ ۔ ۔ ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ میں اس سے پہلے کی بات کر رہا ہوں فسٹ ورلڈ وار کی بات نہیں
کر رہا ہوں ۔

<u>گواہ</u> ۔ اچھا فسٹ ورلڈ وار کی بات نہیں اس سے پہلے کی بات ہے میں نے یہ کہا
تھا کہ کمزوائے کی بات ہے ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ یہ میں verify کروں گا اور آپ کو بتاؤں گا ۔
<u>Mr. Chairman</u>: There were two questions. One has been deferred. The first reply has not come. The Attorney General put two supplementaries. What was the other?

(کاروائی 1974/8/21 ص80) جاری
</td>
</tr>
</table>

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔</td>
<td>اٹارنی جنرل ۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا تھا

گواہ ۔ یہ تو کوئی حوالہ ہو تو تب ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں اگر آپ کو نہیں معلوم تو پھر وہ مبہم رہ جائے گا ۔

گواہ ۔ ہمیں بتایا جائے کہ شاہ عبدالعزیز نے اسکو دارالحرب قرار دیا تھا یا نہیں دیا تھا تو تب میں پھر جواب دے سکتا ہوں لیکن یہ کہ کیا فلاں شخص نے کہا تھا یا نہیں کہا تھا یہ تو کوئی سوال نہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ سوال ہے کہ کیا شاہ عبدالعزیز نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا تھا یا نہیں ۔

گواہ ۔ اس کا حوالہ کیا ہے ۔

(کاروائی 21/8/1974 ص80)</td>
</tr>
</table>

F.15

-81-

اٹارنی جنرل - کوئی نہیں میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ میں نے ان کو حوالے بند کرا دیئے ہیں -

گواہ - پھر ٹھیک ہے -

اٹارنی جنرل - آپ سے سوال کیسے کیا جاتا ہے آپ کہیں گے کہ مجھے - اس کا علم نہیں ہے

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اس قسم کا سوال ہے جس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے -

چیرمین - Sd/- یہ کمیٹی کس وقت ختم ہو گی

جناب چیرمین - سوا دس بجے ختم کر دیں گے -

اٹارنی جنرل - ایک اور سوال ہے میں حوالہ پڑھ کے بتاتا ہوں -

آپ کو جہاں دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالی نے کم کر دیا ہے آہستہ آہستہ - حضرت موسیٰ کے وقت میں اسوقت شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے نہیں بچا سکتا تھا - شیر خوار بچے بھی قتل کر دیئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی کے وقت بچوں بوڑھوں عورتوں کو

(کاروائی 1974/8/21 ص 81) جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	قتل کرنا حرام کہا گیا ۔ مگر بعض قوموں کے بجائے ایمان لانے کے صرف درجہ دے کر مؤاخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا پھر مسیح موعود کے وقت میں قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا ۔ گواہ ۔ یہی اسکا جواب میں دے دوں ۔ یہاں موصوف کے معنی التواء کے ہیں جہاں دوسرے حوالوں سے ثابت ہے اٹارنی جنرل ۔ وہ بس کافی ہے ۔ گواہ ۔ قطعاً اور موقوف کا مطلب ہے ملتوی ۔ میں سمجھتا تھا کہ منسوخ ہے موقوف ایک وقت کے لئے پیچھے ڈال دیا گیا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ گواہ ۔ ایک وقفہ تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ میں پڑھتا ہوں تاکہ وہ بھی ہو ۔ پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا ہے ۔ گواہ ۔ یہی موقوف کو دیا گیا ہے ۔ موقوف کے معنی بھی ہیں التواء کے ہیں (کاروائی 1974/8/21 ص 81) جاری

F.15

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔</td>
<td>
82

اٹارنی جنرل ۔ آپ کہتے ہیں کہ آج سے اسلامی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا ۔ موقوف نہیں لفظ بند ہے ۔

گواہ ۔ شاید شرائط نہ ہونے کی وجہ سے بند کیا گیا ہو ۔

اٹارنی جنرل ۔ جب مسیح آئیں تو جہاد بالکل ختم ہو جائے گا ۔ جہاد ۔

گواہ ۔ جب مسیح آئیں گے تو جہاد کی شرائط نہیں ہوں گی موجود ۔ جب شرائط ہو جائیں گی تو وہی مہدی کہے گا ۔ کہ جب شرائط بھی ہو جائیں ۔ جہاد کرو ۔ جہاد کا فرض ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ تو پھر وہاں تحفہ گولڑویہ میں بھی یہی ہے ۔ صفحہ ۳۰ پس آنے کے بعد دین کی وجہ سے لڑنا مسلمانوں پر حرام ہے ۔

گواہ ۔ آج سے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں اس اسطے درجہ بدرجہ آ رہا ہوں ۔

گواہ ۔ ٹھیک ہے ۔

(کاروائی 1974/8/21 ص82) جاری
</td>
</tr>
</table>

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	**اٹارنی جنرل -** ملتوی ہو گیا - پھر قطعاً موقوف ہو گیا پھر بعد ہو گیا- حرام ہو گیا ہے - آپ کہتے ہیں سب کا مطلب ملتوی ہے - **گواہ -** جب جہاد کی شرائط ہوں - **اٹارنی جنرل -** وہ کیونکہ کہہ رہے ہیں - **گواہ -** ہاں ہاں - جہاد کی شرائط کے موقوف کے وقت جہاد حرام ہے- ہمیشہ کے لئے نہیں - **جناب چیرمین -** دی - - - - - - **گواہ -** ہمیشہ کے لئے جہاد کی شرائط کے موقوف کے وقت جہاد حرام ہے- ہمیشہ کے لئے نہیں - **اٹارنی جنرل -** نہیں مرزا صاحب وہ تو ویسے اسٹیبلش پوزیشن ہے- **گواہ -** وہی ہے ہماری پوزیشن - **اٹارنی جنرل -** کہ آنحضرت کے زمانے میں بھی اگر شرائط نہ ہوں تو نہیں (کاروائی 1974/8/21 ص 82) جاری

F.15

83 ص

گواہ ۔ بالکل ۔ اس واسطے حدیث میں یہ کہا ہے۔

Changes

اٹارنی جنرل ۔ حضرت مسیح موعود کی وجہ سے تو کوئی اور بھی آ گیا کہ وہ آ گیا ہے جیسے وہ ہو گیا ہے۔

گواہ ۔ نبی کریمؐ کے زمانے میں ۔ ابھی میں وضاحت کر دیتا ہوں ۔ نبی کریمؐ کے زمانے میں حکم یہی تا ۔ کہ جہاد کی شرائط ہوں تو جہاد کیا جائے ۔ آنحضرتؐ کے زمانے میں جہاد کی شرائط تھیں ۔ جہاد کیا گیا ہے۔ مہدی کے زمانے میں یہی حکم ہے جہاد کی شرائط ہو تو جہاد کیا جائے جہاد کی شرائط نہیں تھیں ۔ اسلئے جہاد جو تھا اسوقت تک کہ جہاد کی شرائط پوری نہ ہوں حرام ہے ۔

جناب چیرمین ۔ (انگلش میں)

گواہ ۔ نبی کریمؐ کی مکی زندگی میں جو مدنی زندگی سے زیادہ لمبی ہے جہاد کی شرائط نہیں تھیں۔ جہاد نہیں کیا گیا اور . .

(کاروائی1974/8/21ص83)

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

اٹارنی جنرل ۔ نہ تو گواہ ۔ ۱۳ سو سال تک ۔ اٹارنی جنرل ۔ پھر تو پوائنٹ بڑا کلیئر ہو جاتا ہے جی ۔ گواہ ۔ ہاں۔ جہاد شریعت پر ہے۔ مسیح موعود کے آنے سے اسکا کوئی تعلق نہیں مسیح موعود کے آنے سے صرف اتنا تعلق ہے کہ پیشگوئی کی گئی تھی حدیث میں کہ اسکے کہ اس زمانے میں شرائط جہاد نہیں ہوں گی ۔ صرف اتنا تعلق ہے اور نہیں جہاں تک فی ذاتہٖ جہاد کا مسئلہ ہے اسکا مسیح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔ اٹارنی جنرل ۔ جب ان کی زندگی ختم ہو جائے تو اسکے بعد پھر شروع ہو جائے گا یہ سلسلہ ۔ گواہ ۔ نہیں فوراً نہیں ۔ اٹارنی جنرل ۔ کب ۔ گواہ ۔ یہ کہا گیا تھا ابھی سمجھ جائیں گے آپ نے یہ کہا تھا کہ مسیح کی زندگی میں مہدی کی زندگی میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی ۔ یہ نہیں کہا گیا (کاروائی 1974/8/21 ص83) جاری	مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

— ۸۴ —

کہ مسیح کی وفات کے ساتھ ہی جہاد کی شرائط بھی ہو جائیں گی۔ یہ ایک معین وقت کے لئے ایک معینہ خبر دی گئی ہے۔ اسکے بعد جب ۱۰ سال کے بعد یا ۵۰ سال کے بعد جب بھی جہاد کی شرائط بھی ہو جائیں گئیں ۔ ہنو کے لئے جہاد فرض ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ مسیح کے آنے کے بعد پھر تو جہاد کی شرائط نہیں ہوں گی جہاد ختم ہو جائے گا اسکے بعد تو جھگڑوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا ۔ یہ اسکے بعد میں قیامت ــــ زندگی پھر جاری رہے گی ۔

گواہ ۔ مسیح موعود کی زندگی کے ساتھ قیامت نہیں آئی ۔ مسیح موعود کی زندگی ختم ہونے پر قیامت نہیں آئی ۔ بلکہ اسوقت گزر چکے ہیں ۶۶ سال ۔

اٹارنی جنرل ۔ مسیح موعود کا آنا جو ہے آخرالزمان جسے کہتے ہیں۔ آخری زمانہ

گواہ ۔ ہاں آخری زمانہ

(کاروائی1974/8/21ص84)جاری

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	**اٹارنی جنرل ۔** وہ آخری زمانہ میں سے گزر رہے ہیں ہم ۔ **گواہ ۔** ہاں جی ۔ **اٹارنی جنرل ۔** اسکے بعد تو جنگ و لڑائی بھی بند نہیں ہو گا ۔ شرائط ہی سے امن آئے گا ۔ نہ ہوگا جہاد ۔ **گواہ ۔** نہیں نہیں ہو سکتا! ہیں نہ شرائط بھی ہو جائیں گی **اٹارنی جنرل ۔** اور ان کی وفات کے بعد پھر ہو سکے گا ۔ **گواہ ۔** وفات کے بعد ہو سکے گا شرائط بھی ہو جائیں گی **اٹارنی جنرل ۔** میں بھی بتانا چاہتا تھا۔ **گواہ ۔** ہاں ہاں ۔ ابھی میں نے حوالہ پڑھا ہے ہر مومن کا فرض ہے کہ جہاد کرے ۔ (کاروائی 1974/8/21 ص84)جاری

F.15

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج کاروائی درج ہی نہیں کی۔	-85- Mr.Chairman: Now we will take it tomorrow. A.G. : All right, Sir,. There are three-four more. Mr.Chairman: The Delegation is permitted to leave till tomorrow at 10.00 a.m. The honourable Members may keep sitting. (At this stage the Delegation left the House). Mr.Chairman: Any honourable Member would like to say something:? Mr.Chairman: On one condition only. Mr.Chairman: The special Committee adjourned to meet at ten of the clock in the morning on Thursday, the 22nd August,1974. (کاروائی 21/8/1974ص85)

F.16

مولوی صاحب نے سوال میں واضح تحریف کی ہے۔ سوال جہاد کی شرائط کا تھا نہ یہ کہ کیا وہ صرف ہندوستان کے مسیح تھے۔ اٹارنی جنرل کا خط کشیدہ تبصرہ بھی کلیۃً من گھڑت ہے۔ اٹارنی جنرل کے اگلے سوال کو بھی غلط طور پر بڑھا کر اور بگاڑ کر تحریر کیا ہے۔ اٹارنی جنرل: کیا وہ صرف ہندوستان کے مسیح تھے؟ مرزا ناصر: یہ تو دنیا کی تاریخ دیکھیں گے کہ باقی دنیا میں جہاد کی شرائط تھیں یا نہ تھیں۔ اٹارنی جنرل: اگر باقی دنیا میں جہاد کی شرائط تھیں، وہ صرف ہندوستان کے مسیح ورنہ پوری دنیا کے۔ مرزا ناصر: آپ کے ان نتائج کو میں تسلیم نہیں کر سکتا۔ اٹارنی جنرل: ایک اور مہدی اس وقت جہاد کا اعلان کر رہا تھا اور یہ مہدی منسوخی و حرمت کا فتویٰ دے رہا ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں جہاد حرام ہے، مرزا صاحب فوت ہو گئے، اب ان کی جماعت پر یہ حکم لاگو نہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔194)	اٹارنی جنرل ـ اس وقت سے لے کر ان کی وفات تک، ۱۹۰۸ تک، اس عرصہ میں آپ کے نقطہ نظر سے جہاد کی شرائط نہیں ہو سکتیں؟ نہ ہوئیں ـ گواہ ـ شرائط نہ ہو سکتی تھیں، نہ ہندوستان میں ہوئیں ـ اٹارنی جنرل ـ نہ ہوئیں؟ گواہ ـ ہاں نہ ـــــ اٹارنی جنرل ـ باقی دنیا میں بھی نہیں ہوئیں کہ باقی دنیا میں ہوئیں؟ گواہ ـ باقی دنیا میں تو دنیا کی تاریخ دیکھیں گے تو فیصلہ کریں گے ـ اٹارنی جنرل ـ ہاں، میں نے تو یہی کل عرض کیا تھا۔ ہاں، مرزا صاحب کہ ایک اور شخص نے دعویٰ کیا کہ مہدی ہے اور اس نے جہاد کا اعلان بھی کیا ـ (کاروائی 1974/8/22 ص2)

F.16

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا۔</td>
<td>

اٹارنی جنرل ۔ اب یہ میں کہتا ہوں کہ اسی پیریڈ میں ہے ۔

گواہ ۔ میں کہتا ہوں اس پیریڈ میں نہیں ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ بس ٹھیک ہے یہ تو historical fact ہے ۔

گواہ ۔ ہاں ہاں وہ historical fact ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ تو آپ کا خیال ہے کہ ......

گواہ ۔ تو آپ کو کل کسی نے پوچھا .... ٹھیک ہے ہمارے لئے بھی مشکل ہے آپ کیلئے بھی مشکل ہے، کوئی وقت کا تعین نہیں ہوا مہدی کا ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں نے کہا ..... آپ نے کہا کہ شاید تھوڑا پیریڈ contemporary ہو ۔

گواہ ۔ ہاں ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہ میں definitely کہہ سکتا ہوں نہ آپ نے کہا ۔

گواہ ۔ ہاں یہ ٹھیک ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں نے کہا کہ تھوڑا contemporary ہو، ممکن ہے وہ پیریڈ ہو کہ جب انہوں نے دعوی نہ کیا ہو ......

(کاروائی 1974/8/22 ص 3)

</td>
</tr>
</table>

F.16

<table>
<tr>
<td>
گواہ ۔ ہاں ۔

اٹارنی جنرل ۔ ...... اور یہ ممکن ہے ہو کہ ان کی وفات کے بعد کا ہو ۔

گواہ ۔ لیکن یہ [illegible] کہ ہو سکتا ہے کہ بالکل ہی ....

اٹارنی جنرل ۔ ہاں یہ ہوئی نہ ہو ۔

گواہ ۔ .... اس پیریڈ میں ہوئے کیا نہ ہو ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں یہ نہیں کہتا ۔

گواہ ۔ میں شاگرد بن کے علم حاصل کرنا چاہتا تھا کہ اگر کوئی آپ کے علم میں جو بات مجھے بھی بتادیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں نے تو بہت کچھ سیکھا ہے مجھے تو اس چیز کا علم ہی نہیں تھا تو مرزا صاحب پر اس کا مطلب یہ ہو گیا کہ یہ شرائط جہاد کے بارے میں ....

(کاروائی 1974/8/22 ص 3)
</td>
<td>
مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا
</td>
</tr>
</table>

F.16

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا</td>
<td>
-4-

گواہ - شرائط بتالو -

اٹارنی جنرل - .... مرزا صاحب کی وفات کے بعد ....

گواہ - ہو سکتی ہیں -

اٹارنی جنرل - ہو سکتی ہیں -

گواہ - میں .... اپنا جو شرائط ہیں اپنی ہم فلسفیانہ بات کرتے ہیں تو ہم یہ بھی تو دیکھنا چاہتے کہ شرائط کے متعلق دوسرے ہمارے بھائیوں کا کیا فتوی ہے -

اٹارنی جنرل - نہیں جی یہ تو ...... اس میں تو کوئی جہاں تک مجھے ....

گواہ - میں ایک منٹ میں بتا دیتا ہوں یعنی لکھا ہے ہیں ایک منٹ میں - یہ ہے اہل حدیث کا فتوی آپس میں اختلاف ہو سکتا ہے میں نے صورت مثال کے طور پر ایک لے لیا ہے - یہ کہتے ہیں کہ چار شرائط ہیں اول یہ کہ امت مسلمہ کا اول یہ شرط ہے کہ امت مسلمہ کا ایک امام اکبر ہو - یہ شرط ہے جہاد کی امت مسلمہ میں ایک خلیفہ جو ساری دنیا کے مسلمان اس کو اپنا امام مانتے ہوں - پہلی شرط یہ ہے - دوسری شرط یہ ہے کہ جس قسم کی بھی جنگ ہو اس کیلئے مناسب ہتھیار مہیا ہو سکیں اور ہوں -

(کاروائی 1974/8/22 ص4)
</td>
</tr>
</table>

F.16

مثلاً یہ شرط فتاوی دالیریہ میں ہے آج کی ایٹمی جنگوں میں ایٹمی ہتھیار ہونے چاہئیں/ اس فتوے کی رو سے-اسباب لڑائی مثل ہتھیار وغیرہ کے مہیا ہو - یہیں یہ ایک ایک فقرہ لے رہا ہوں-اس سے اگر سمجھ نہ آئے تو میں کردوں گا .... دوسرا یہ کہ اسلامی دینی جہاد کیلئے ایک base ہونا چاہئیے - کوئی ملک ہو جہاں سے یہ سارا جہاد جو ہے دنیا کا اس کا کنٹرول کیا جا سکے رسد مہیا کی جا سکے ہتھیار مہیا کئے جا سکیں آدمی مہیا کیے جا سکیں یہ تیسری شرط ہے- Base کا ہونا-اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا لشکر اتنا ہو کہ کفار کے مقابلے میں مقابلہ کر سکتا ہوں یعنی کفار کے لشکر سے آدھے سے کم نہ ہو یہ جہاد کی چوتھی شرط ہے- ان کے حدیث کے نزدیک فتوی دالیریہ جلد سوم میں ہے-مثلاً یعنی میں ذرا مثال دے کر اس کو واضح کر دیتا ہوں یہ اگر ۲۰ لاکھ کی فوج امریکہ کی مسلمان ملک پر حملہ آور ہو تو دینی جہاد کیلئے ضروری ہے کہ ۱۰ لاکھ کی فوج مسلمانوں کی بھی ہو فتوی دالیریہ کے مطابق - اٹارنی جنرل - دو کے مقابلے میں ایک سمجھ لو - گواہ - ہاں دو کے مقابلے میں ایک-اور یہ انہوں نے ، آگے میں نے مختصر بتایا ہے ، حدیث یا قرآن کریم سے استدلال کیا ہے اپنے رسالہ میں یہ ایک اس کی .... یہ ضروری تھا کیونکہ ہم جہاد جہاد کرتے ہیں اور شرائط کا نام لیتے ہیں تو یہ ہمارے ذہن میں رہنی چاہئیں شرائط - 89 (کاروائی 1974/8/22 ص 4)	مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا

F.16

اٹارنی جنرل ـ ہاں یہ شرائط تو آنحضرت کے زمانے سے آرہی ہین ـ گواہ ـ یہ شرائط .... اٹارنی جنرل ـ مین ان کا نہین خاص کہہ رہا کہ جو شرائط جہاد کی ہین ـ گواہ ـ ہاں جو شرائط جہاد کے نام سے آنحضرت کے زمانے سے ہین ـ اٹارنی جنرل ـ وہ تو اس زمانے سے ہین ـ مرزا صاحب کے زمانے مین اس مین کوئی تبدیلی نہین آئی ـ گواہ ـ مرزا صاحب نے ان شرائط مین جو آنحضرت صلعم کے زمانے سے آرہی ہین کوئی تبدیلی نہین کی ـ اٹارنی جنرل ـ اس وقت کی ایک روایت یہ ہے کہ جب مہدی آئیگا جہاد ختم ہوگا ـ گواہ ـ " یضع الحرب " آپ نے فرمایا کہ حدیث مین ہے .... اٹارنی جنرل ـ نہین مین وہی کہہ رہا ہون ..... گواہ ـ کہ مہدی کی زندگی مین جہاد کی شرائط پوری نہین ہون گی اور اس واسطے دینی جنگ جو ہے وہ نہین ہو گی ـ اٹارنی جنرل ـ وہ نہین ہو گی اسکے بعد پھر ہو سکتی ہے ؟ گواہ ـ ہو سکتی ہے ـ (کاروائی 1974/8/22 ص5)	مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا

F.16

اٹارنی جنرل ۔ ان تو یہ ہدایت کررہے ہیں ان دو انسٹرکشن دے رہے ہیں ان کو انٹرنیشن دے رہے ہیں کہ یہ آپ کیلئے ملتوی یا منسوخ یا حرام ہے .... گواہ ۔ جی ۔۔۔ اٹارنی جنرل۔ ..... تو یہ جو ہے ۱۹۰۸ تک تھا اس کے بعد دوبارہ حرام نہیں ہے اگر حالات آگئے ہو ۔ گواہ ۔ بجائے اس کے کہ میں جواب دوں بانی سلسلہ نے اس کے متعلق جو لکھا ہے وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں ۔ اٹارنی جنرل۔ ہاں سنا دیجئے ۔ گواہ ۔ دو چار منٹ لگیں گے تشریف رکھیں ۔ اس زمانے میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے ۔ یعنی جہاد صغیرہ سے جہاد کبیرہ کی شکل ۔ اس کے بعد آخری فقرہ آپ کا یہ ہے کہ جب تک ... یہی جہاد ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کردے اور یہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں عربی کی عبارت ہے بڑی واضح ہے ۔ ،، ولا شک انا وجوہ الجہاد ہذاہ المعہدہ " اس میں کوئی شک نہیں کہ شرائط جہاد وجود جہاد اس زمانے میں اور ان ملکوں میں معدوم ہیں فالیوم اس لیے کیونکہ شرائط جہاد معدوم ہیں ۔ (عربی)= فالیوم حرام علی المسلمین ..... یحارب الدین مسلمانوں (کاروائی 1974/8/22 ص6)	مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا

F.16

مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا	کیلئے یہ حرام ہے کہ وہ دین کی خاطر جہاد کریں (عربی = یقتلو ..... حتی ال امت) وہ جو میں نے آپ کو بات کہی تھی کہ آنحضرت کی زندگی میں اور رسول کریم نے فرمایا ہے کہ نزول مسیح کے وقت جہاد کی شرائط جو ہیں وہ نہیں پائی جائیں گی - (عربی = ولا یکف .... اسلامیہ) یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی حکومت مسلمان پر مسلمان ہونے کی وجہ سے ..... دیکھئے تو بڑی ظالم حکومتیں لیکن یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی ملک ایسا نہیں جس میں مسلمان پر اسکے اسلام کی وجہ سے ظلم کیا جاتا ہے - (عربی = ولا حاکم .... فی احکام) اور نہ کوئی حاکم پایا جاتا ہے جو اسلام جو اس کا دین ہے اس کی وجہ سے اس کے خلاف کوئی احکام جاری کر رہا ہو (عربی = فی الجبل ذالک ..... ہذا اوان) اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے شرائط کے نہ پورا ہونے کی وجہ سے اس زمانے میں اپنے حکم کو دوسرا رنگ دیا ہے .... دوسرا رنگ دیا ہے - (عربی = ومن آلہ ...علی الکفار) اس زمانے میں یہ بڑی واضح ہے یہ عبارت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اس زمانے کے متعلق پھر آپ ایک نظم میں لکھتے ہیں - فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ عیسیٰ مسیح جنگوں کو کردے گا التواء جس سے وہ حرام کا لفظ پہلے میں ہے اور بڑا واضح ہے کہ حرام کے معنے بتا رہا ہے 91 (کاروائی 1974/8/22 ص6)

F.16

مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا	پھر آپ اپنی ایک دوسری کتاب میں تحریر فرماتے ہیں ۔ بلکہ خدا کا یہ ارادہ ہے ۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے ۔ کہ "یضع الحرب" یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا تو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہے وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں انسانوں کی ہمدردی کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں اور زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا۔ اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوتا ہے کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے ابھی یہ مثال دی ہے ۔ یہ ہے جہاد پر آپ کی کتاب ۔ قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کیلئے تلوار مت اٹھاؤ دینی اور ذاتی خوبیوں کو پیش کرو ۔ نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو ۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تلوار کی ابتدا میں اسلام میں حکم ہوا تھا ۔ کیونکہ وہ تلوار دین پھیلانے کیلئے نہیں کھینچی گئی تھی ۔ بلکہ دین کے حملہ آوروں سے اپنے آپ کے بچانے کیلئے اور امن قائم کرنے کیلئے کھینچی گئی ۔ اگر دین کیلئے جبر کرنا کبھی مقصد نہیں تھا ۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کسی سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہاں مخالف عیسائی وغیرہ ہیں جو اعتراض کرتے ہیں ۔ خدا تو قرآن میں فرماتے ہیں " لا اکراہ فی الدین " یعنی دین اسلام میں جبر نہیں ۔ (کاروائی 1974/8/22 ص 7)

F.16

مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا	تو قرآن میں فرماتے ہیں " لااکراہ فی الدین " یعنی دین اسلام میں جبر نہیں ۔ تو پھر کسی نے جبر کا حکم دیا ۔ اور جبر کے ذریعے سے مسلمان بنائے ۔ کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کیے جاتے ہیں ان کا صدق اور ایمان ہوتا ہے ۔ کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دو ۔ تین سو آدمی یا ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں ۔ جب ہزاروں تک پہنچ جائیں تو [illegible] دشمنوں کو شکست دے دیویں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کیلئے بھیڑ بکریوں کی طرح سر کٹائیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہر کردیں ، اور خدا کی توحید کے پھیلانے کیلئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں ۔ اس ملک میں اسلام کو پھیلادیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبتیں اٹھا کر چین کے ننگے پیر بالکل درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام کریں جس [illegible] یہ ہو کہ ان کو بابرکت [illegible] مسلمان [illegible] میں پیدا ہو جائیں ۔ اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں ۔ بہت سے [illegible] اسلام سے مشرف کردیں ۔ اور یورپ کی حدود تک لا اللہ الا اللہ کی آواز پہنچائیں ۔ تم ایمانًا کہو ۔ کہ کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے ۔ جو جبرًا مسلمان کیے جاتے ہیں ۔ جن کے دل کافر اور زبان مومن کی ہوتی ہے ۔ نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کا کام 92 (کاروائی 22/8/1974ص 7)

F.16

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا</td>
<td>
کرتا ہے – جن کے دل نور ایمان سے پُر ہوتے ہیں – پیغام صلح " اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا
ہوتا ہے – پھر آپ فرماتے ہیں کہ مسیح دنیا میں آیا تاکہ دین کے نام سے تلوار کے اٹھانے کے خیال
کو دور کرے – اور اپنے حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے – کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے – جو اپنی
اشاعت سے تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں – بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیوں کا اور اس حقائق
و معارف حجج و براہین اور خدا تعالے کے زندہ تائیدات نشانات اور اس کے ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں
جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوتی ہیں – اس لیے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزور
شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراض کرتے ہیں – کہ وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔ اسلام کی تاثیرات اپنی
اشاعت کیلئے کسی جبر کی محتاج نہیں – آپ نے فرمایا کہ اب تلوار کے ذریعہ اسلام اور اشاعت کا اعتراض
کرنے والے سخت شرمندہ ہونگے – پھر فرماتے ہیں کہ پنجب حالت میں اسلام نے یہ ہدایت ہی نہیں کی
کہ کسی شخص کو جبر اور قتل کی دھمکی دے کر دین میں داخل کیا جائے – تو پھر کسی خونی مہدی
یا خونی مسیح کی انتظار کرنا سراسر لغو اور بیہودہ ہے – کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآنی تعلیم کے برخلاف
کوئی ایسا انسان بھی دنیا میں آئے جو تلوار کے ساتھ لوگوں کو مسلمان کرے – پھر آپ فرماتے ہیں – جب

(کاروائی 1974/8/22 ص8)
</td>
</tr>
</table>

F.16

مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا	کہ یہ سنت اللہ ہے یعنی تلوار سے ظالم اور مفسدوں کو ہلاک کرنا قدیم سے یہ سنت اللہ ہے یعنی، تلوار سے ظالم اور منکروں کو ہلاک کرنا قدیم سے چلی آتی ہے ۔ تو قرآن شریف پر کیوں خصوصیت کے ساتھ اعتراض کیا جاتا ہے ۔ کیا موسیٰ کے زمانے میں خدا کوئی اور تھا اور اسلام کے زمانے میں کوئی اور ہو گیا یا خدا کو اس وقت لڑائیاں پیاری لگتی تھیں اور اب بری لگتی ہیں اسلام نے صرف ان لوگوں کو مقابل ہاتھ اٹھانے کا حکم فرمایا ہے ۔ جو اول آپ پر تلوار اٹھاتے ہیں اور ان کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جو اول آ کو قتل کریں یہ حکم ہرگز نہیں دیا کہ تم ایک کافر بادشاہ کے تحت میں ہو ۔ اور اس کے عدل اور انصاف سے فائدہ اٹھا کر پھر اسی پر باغیانہ حملہ کرو ۔ قرآن کی رو سے یہ بد معاشوں کا طریق ہے نہ مومنوں کا لیکن توریت نے یہ فرق کسی جگہ کھول کر بیان نہیں فرمایا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ ق قرآن شریف کے اپنے جلالی اور جمالی احکام میں ۔ کہ اس خط مستقیم میں عدل احسان پر چلتا ہے ۔ جس کی نظیر کسی کتاب میں موجود نہیں ہے ۔ پھر آپ فرماتے ہیں ۔ (واما ..... سلطنا ...... امیر من ذالک .... ان لم یتلو) --- ([illegible]) (کاروائی 1974/8/22 ص8)

F.16

مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا	-9- کہ ان لوگوں کے خلاف اللہ تعالیٰ نے رابطہ قرار دیا ہے کہ مومنوں پر کہ ان سے لڑائی کرو جو جبراً* اپنے مذہب میں داخل کرتے ہیں - مومنوں کو ان کی عبادات سے روکتے ہیں یہ لمبی عبارت ہے - اگر کہیں تو میں اس کا ترجمہ کر دیتا ہوں میں ایک اور یہ ترجمہ ہے - لیکن میں نے اس کے ساتھ کروایا ہوا ہے - لیکن ویسے بھی کر سکتا ہوں - اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو فرمایا ہے وہ بڑا واضح ہے - شرائط کا حکم کسی معنی میں حکم ہے - وہ میں نے پڑھ دیا ہے - اٹارنی جنرل -- وہ آپ نے سنا دیا ہے - ایک بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں مرزا کا کوئی سوال ہی نہیں آیا - آپ کے سامنے نہ کوئی dispute ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ کوئی پھیلانا چاہتا ہے یہ غلط conception ہے سب مسلمان جانتے ہیں سب مانتے ہیں اسلام defensive war ہے - بڑا emphasis کیا ہے کہ بزور تلوار اسلام پھیلانا - میں اسکی بات نہیں کرتا --- گواہ - نہیں نہیں - اٹارنی جنرل -- یہ بات عیسائی کہتے ہونگے - کوئی مسلمان عالم جو ہے - وہ جانتا ہے کہ تلوار کے ذریعہ سے اسلام کبھی نہیں پھیلایا جا سکتا ہے کوئی compulsion نہیں ہے - اور کوئی dispute نہیں ہے - dispute اور ہے کہ جب جہاد لازم ہو، شرائط موجود ہوں - آپ فرماتے ہیں کہ مہدی کے زمانے میں وہ نہیں ہوگا کیونکہ مہدی کی موجودگی میں شرائط ختم ہو جاتی ہیں - یہ بھی وجہ آپ نے بتائی ہے - (کاروائی 1974/8/22 ص9)

F.16

گواہ — حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ نہیں ہوگی — اٹارنی جنرل — وہی میں کہہ رہا ہوں — گواہ — ہاں ہاں — نہیں ہوئی تھی ؟ اٹارنی جنرل — آپ نے حدیث بخاری سے پڑھ لیا — وہ تو کہتے ہیں کہ جہاد کا خاتمہ کر دے گا — جو آپ کے words ہیں تو پھر اس کے بعد سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ پھر وہ شرائط آئیں گی گواہ — ہاں ہاں شبہات کے خاتمہ کردے گا — دوسری تحریر ملے — خاتمے سے میرا مطلب یہ ہے کہ 17 اور 18 سال سے لیکر خاتمہ کردے گا — میں جواب دے رہا ہوں " یضع الحرب " کے معنی اور بانی سلسلہ احمدیہ کی دوسری تحریرات اور ارشادات کا خاتمہ کردے گا — معنی کرتے ہیں — اپنی زندگی کے متعلق وہ یہ کہتے کہ میرے زمانہ میں 94 (کاروائی1974/8/22ص9)	مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا

F.16

- ۱۰ - ایسا نہیں ہوگا ۔ اٹارنی جنرل ۔ یعنی ۱۸۵۱ سے لیکر ۱۹۰۸ اس زمانے کیلئے ۔ گواہ ۔ یضع الحرب اٹارنی جنرل ۔ بخاری کی حدیث جو ہے اس کا [illegible] اس زمانے کیلئے ہے ۔ گواہ ۔ اس زمانے کے متعلق ․․․․․ اٹارنی جنرل ۔ اور جب زمین میں جو صلح پھیل جائیگی ۔ وہ بھی اس زمانے کیلئے ہے ۔ (کاروائی 1974/8/22ص10)	مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا

F.16

مولوی صاحب نے اس تمام کاروائی کو درج کرنے کی بجائے صرف دو سطریں لکھی ہیں۔(تاریخی قومی دستاویز 1974ص۔194)	- 11 - گواہ- دنیا میں صلح پھیل جائے گی۔ یہ ٹھیک ہے۔ یہ لیکن اس کے ساتھ انسانی پہلو ہیں کہ ذریعہ انسان کا دماغ Theoretically اس نتیجہ پر پہنچ جائے گا، کہ عقائد کو جبر سے نہیں بدلا جا سکتا۔ اس لحاظ سے صلح پھیل گئی۔ جیسا کہ ہمارے نائب السلام ہمسایہ ملک چین کے صدر چیرمین ماؤ زے تنگ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے جیسا کہ میرے خطبے میں بھی ہے اٹارنی جنرل- آپ کے خطبے میں ہے۔ گواہ- جبر کے ساتھ دل کے عقائد کو بدلنے کا تصور احمقانہ ہے۔ اٹارنی جنرل- وہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (کاروائی 1974/8/22ص11)

F.16

کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔	گواہ - تو صلح کیسے ہو گی۔ کہ ایک معانی یہ ہیں۔ دنیا اتنے ملکے تجربے کرنے کے بعد اس کی کئی صدیوں میں عیسائیت میں فرقہ وارانہ فساد ہوا، اور اس کی Horrible بڑا زمانہ ہے۔ عیسائی دنیا کا۔ لیکن سارا زمانہ انسان ان زمانوں میں سے گذر کر اس نتیجے پر پہنچ گیا۔ انسان بحیثیت مجموعی۔ تو اب ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہئیے۔ الذہاب نے جبر سے عقائد کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جو ہزاروں سال کوششیں کیں۔ ان کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ (کاروائی 1974/8/22 ص11)

F.16

اٹارنی جنرل: یہ جو مرزا صاحب کی Direction ہے کہ آپ کہتے ہیں حرام ہے۔ یہ آپ کہتے ہیں کہ صرف سترہ اٹھارہ سال کے period کے لئے ہے۔ بعد میں حالات change ہو سکتے ہیں۔ اور جہاد جائز ہو سکتا ہے۔ گواہ: میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو فرمایا کہ تمہارے لئے حرام ہے۔ اس پر عمل بھی کرنا چاہیئے۔ اتنا ہی عمل اس پر کرنا چاہیئے جب حالات بدل جائیں۔ شرائط پوری ہو جائیں تو تمہارے اوپر یہ فرض ہے۔ کہ تم جہاد کرو۔ الگ حدیث بھی آئی ہے۔ (کاروائی 22/8/1974ص 12)	اس جگہ مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے جواب کی جگہ صرف ''جی'' لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974ص۔195)
لہذا یہ جہاد کی تعلیم کہ یہ نہ جائز نہیں سمجھا گواہ: اس زمانے کے لئے ہے۔ اس میں کہیں نہیں کہ ... کہ قیامت تک کے لئے ہے (کاروائی 22/8/1974ص 13)	مولوی صاحب نے تحریف سے کام لیتے ہوئے جواب کو ایک حصہ تو درج کیا ہے لیکن دوسرا حصہ درج نہیں کیا۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974ص۔195)

F.16

کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔	1908ء تک کہلاتا ہے۔ گواہ:- یعنی ایک فقرہ اگر ہوتا ہے ذہن میں ہو تو آپ کے زمانے میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی۔ اٹارنی جنرل:- نہیں میں سمجھ گیا ہوں۔ گواہ:- حدیثوں کے مطابق لڑائی میں ہو سکتا ہے کسی وقت پوری ہو جائیں۔ (کاروائی 22/8/1974 ص13)

F.16

کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔	-14- اٹارنی جنرل:- نہیں جی یہ کہتے ہیں نہ انتظار ہے 1908 کے بعد۔ اس سلسلہ بے شک انتظار کی گھڑیاں ختم ہیں۔ گواہ:- خونی مہدی کا انتظار ہے۔ ایسا مہدی جو پیدا ہوگا جو اپنی زندگی میں اور ... کے باوجود جہاد کا اعلان کرے گا اس کا انتظار نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل:- ایک یہ دلالت نہیں کیا جاتا۔ بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ میری سمجھ کے دلائل۔ جب مہدی آئے گا تو اسلام پھیل جائے گا جہاد کفار کے خلاف ہوتا ہے اس لیے کوئی ضرورت نہیں ہوگی جہاد کی۔ گواہ:- وہی لکھا کہ اسلام کو تلوار کی ضرورت ہے اپنی اشاعت کروانے۔ اٹارنی جنرل:- نہیں میں تلوار کی بات نہیں کر رہا۔ گواہ:- ... ٹھیک ہے جی (کاروائی 1974/8/22 ص14)

F.16

کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل: کہ جب مہدی آئے گا تو اسلام بدل جائے گا دنیا میں۔ گواہ: کس طرح بدلے گا۔ یہاں یہ لکھا ہوا ہے۔ اٹارنی جنرل: تلوار کے ساتھ۔ گواہ: جبر کے ساتھ یہاں یہ کہا ہوا ہے اٹارنی جنرل: نہیں آپ کا concept یہ ہے کہ جبر کے ساتھ نہیں اور کہ پیار سے ہو گا۔ 99 - 15 - گواہ: ہمارا concept یہ ہے۔ (کاروائی 22/8/1974 ص 14,15)

F.16

مولوی صاحب نے سوال کے الفاظ میں بھی اضافہ کیا ہے اور جواب سرے سے درج ہی نہیں کیا بلکہ اپنی طرف سے گھڑ کر چند الفاظ لکھ دیئے ہیں۔ اٹارنی جنرل: جہاد حرام ہے' یہ حکم صرف سترہ اٹھارہ سال کے لیے محدود ہے' بعد میں حالات بدل سکتے ہیں اور جہاد جائز ہو سکتا ہے۔ مرزا ناصر: جی۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔195)	اٹارنی جنرل:- یہ مرزا صاحب کا جو زمانہ ہے جہاں تک جہاد کا تعلق ہے یہ صرف اٹھارہ سال کے لئے ہے یا سترہ سال کے لئے۔ ویسے تین سو سال کے لئے؟ گواہ:- جو یہ جہاد کی یہ پیشگوئی جو حدیث میں آئی ہے وہ ان کی زندگی کے ساتھ تو تعلق رکھتی ہے۔ ان کی زندگی میں شرائط جہاد نہیں تھیں۔ (کاروائی 22/8/1974 ص15)
کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل:- نہیں میں یہ سوال نہیں پوچھ رہا۔ گواہ:- میں آگے link کر رہا ہوں۔ آگے وصال کے بعد امکان ہے کہ شرائط جہاد ہو جائیں اور ان کا حکم یہ ہے ہر احمدی قرآن عظیم کی ہدایت کے مطابق شرائط جہاد کے موجود ہونے کے وقت جہاد کرے۔ اس لئے جس طرح پہلوں نے کی یہ ایسا مسئلہ ایک علیحدہ ہے ایک ہے اسلام کی حدود جہاد۔ حدیث میں صرف یہ جہاد منحصر نہیں۔ اٹارنی جنرل:- ہاں تو حکم کا عرصہ (کاروائی 22/8/1974 ص15)

F.16

کاروائی (اصل)	کتاب
-16- گواہ - تین ہی جس میں ہیں. اٹارنی جنرل - تبلیغ کا جہاد گواہ - تبلیغ کا جہاد - نفس کی اصلاح کا جہاد جس کا مطلب یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال کر اور ایک دنیا کیلئے جس میں تم رہتے ہو، اس طرح نمونہ ہو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رہتی دنیا تک اسوہ ہیں۔ آپ کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ (کاروائی 22/8/1974 ص16)	کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔

F.16

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جب ہم کہتے
ہیں مرزا صاحب کا زمانہ ۔ آپ کے ہاں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ جب اسلام
ساری دنیا پر حاوی ہو گا۔ سب مسلمان ہو گئے، زمانہ سے
مطلب تین سو سال ۔ ان کی زندگی کے بعد پھر آئے گا۔
زندگی سے لے کر جیسا کہ انہوں نے دعویٰ کیا۔ اس period
سے لے کر تین سو سال تک یہ زمانہ ہے ان کا ۔ دوسرا زمانہ
سے مطلب جو جہاد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ۔ 1891 سے
لے کر 1908 تک اس زمانہ کا مطلب ہے اس sense میں
گواہ : اس sense میں زمانہ جو ہے ۔ دو Confusing
word ہے۔

101

(کاروائی 22/8/1974 ص16)

کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔

F.16

کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔	-17- اٹارنی جنرل: اس رسالے میں نے پوچھا ہے کیونکہ دونوں sense میں آیا ہے۔ گواہ: نہیں۔ حدیث کہتی ہے کہ مہدی یضع الحرب۔ حرب کو ختم، جہاد ملتوی کر دیگا۔ (یہ) خود بتا رہا ہے کہ جہاد اس کا استعمال ممکن ہے، اور آور یہ شرائط کا وجود ہو چکے۔ مہدی کی زندگی کے متعلق یہ یقینی ہے کہ اس کی زندگی میں شرائط جہاد معدوم ہو گئی تھیں۔ آپ کے لائے کے لیے۔ وصال کے بعد اس کا انکشاف ہے کہ شرائط موجود ہوں۔ اور اس کے متعلق یہ حکم آپ کی تحریروں میں ہے۔ اس کا فرض اور واجب ہے کہ احمدی جہاد میں شامل ہوں۔ یہ جہاد اس کو ایک اور تصور کے ساتھ ملانے سے confusion پیدا ہوتا ہے۔ ایک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے سینکڑوں حوالے، قرآن کریم کی آیات سے استدلال (کاروائی 22/8/1974 ص17)

F.16

<table>
<tr>
<td>کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔</td>
<td>-18-
تو یہ قرآن کریم کی آیات ہیں۔ سلف صالحین نے کہا ہے کہ مہدی کا زمانہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوہ زمانہ ہے۔ میں نے کل بتایا تھا کہ آنحضرت
کا زمانہ، عمر رض کا زمانہ، حضرت ابوبکر کا زمانہ کہتے ہیں تمام آنحضرت
صلعم کا زمانہ ہے، لیکن دوسری جماعت، مہدی کی جماعت جو ہے، وہ
تین سو سال کا آپ نے رات رہ گیا کہ تین سو سال انتظار
کرنا پڑے گا۔ میرا اپنا اندازہ یہ ہے، یہ میرا اپنا ذوق ہے کہ
دو سو سال کے اندر انشاء اللہ تعالےٰ اسلام دنیا پر غالب آجائے

(کاروائی 1974/8/22 ص18)</td>
</tr>
</table>

F.16

دو سو سال کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ اسلام دنیا پر غالب آجائے گا اور یہ اذدی اور میری اپنی ذمہ داری ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ۴۲ تا رہیں نہیں ہوں، سولہ سال کے بعد نتائج آنے لگ جائیں گے اور پھر ایک بڑا جہاد ہے جو ہمیں کرنا پڑے گا، تمام مسلمانوں کو جو اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں اور اس میں ساری ذمہ داری جو ڈالی گئی ہے وہ مہدی کی جماعت پر ہے اور آپ کی جماعت غلبہ اسلام کی کوششوں کے لئے بنائی گئی ہے اور ان کو کسی اور طرف لگانا نہیں کرنا چاہیے اور آپ کی جماعت چور رہے گی جب تک کہ وہ کنار ہیں آجاتے جس پر جماعت نے آنا ہے۔ (کاروائی 22/8/1974ص18)	کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔

F.16

-19- اٹارنی جنرل: مرزا صاحب میں یہ عرض کر رہا تھا کہ direction جماعت کی ہے۔ اور Directions جو مرزا [illegible] اور یہ یاد رکھیے مسلمانوں کے فرقوں میں۔ یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام، پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے۔ ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں ہے۔ اور نہ اس کا انتظار ہے۔ (کاروائی1974/8/22ص19)	مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا۔

F.16

کارروائی	تبصرہ
-20- اٹارنی جنرل - یہ فرقہ کیلئے ایک directions ہے - آپ کہتے ہیں - یہ directions صرف ۱۹۰۸ تک کیلئے ہیں - میں کہتا ہوں کہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہر ایک کیلئے ہیں تو یہ تو ٹھیک ہے آپ کہہ رہے ہیں - گواہ - پھر ہمیں ایک فرق کرنا چاہیے - یہ کہنا کہ آئندہ جہاد کی شرائط کے موجود ہونے کا امکان ہے یہ بالکل اور معنی ہیں یہ کہنا کہ تم جہاد کے لیے تلوار ، جنگ کا انتظار کرو بالکل اور معنی ہیں تو انتظار نہیں کرنا ہے - لیکن ذہنی طور پر اسکےلیے تیار رہنا ہے اور شرائط جہاد بھی ہوں تو جہاد کریں گے - (کارروائی 1974/8/22ص20)	مولوی صاحب نے کارروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا۔
اٹارنی جنرل - نہ اسکا انتظار ہے - ایک فرقے پرتلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اسکا انتظار ہے - گواہ - نہ اسکا انتظار ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے لئے سختیاں نہ پیدا کیا کرو امیدیں نہ رکھا کرو ، قرآن کریم کا یہ حکم ہے ، حدیث کا یہ حکم ہے نہ اسکا انتظار ہے - میں تو اپنا مذہب بتا رہا ہوں - جماعت کا مذہب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جن میں یہ ذکر ہے کہ مہدی یضع الحرب (عربی) جنگ اب رکھ دیگا - اسکا وجود مہدی کی حیات تک یہ معنی اس زمانے میں اس صادق بزرگ سے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مہدی کی زندگی میں شرائط جہاد نہیں موجود ہونگی - (کارروائی 1974/8/22ص20)	اس جگہ بھی مولوی صاحب نے حضور انورؒ کے جواب کے اصل الفاظ درج کرنے کی بجائے اپنی طرف سے چار الفاظ لکھ دیے ہیں۔ ''مرزا ناصر۔ شرائط کی بات ہے" (تاریخی قومی دستاویز 1974ص۔196)

F.16

<table>
<tr>
<td>مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا۔</td>
<td>
- 21 -

اٹارنی جنرل ـ یہ تو آپ نے بڑی تفصیل سے اس دن فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ مہدی کا زمانہ ، میں نے کہا کہ اسکے بعد تو آخری زمانہ ہوتا ہے ، آپ نے کہا نہیں تین سو سال تک ہوتا ہے ـ

گواہ ـ میں کہتا ہوں جب تک ... میں نے یہ کہا تین سو سال نہیں ، مجھے تو غیب کا علم ہی نہیں ، جب تک جماعت احمدیہ اس دور میں داخل نہیں ہو جاتی جس کے متعلق احادیث میں کہا ہے کہ دنیا میں کفر بڑا سخت پھیلے گا اور پھر قیامت آ جائے گی ـ یہ حدیث کی خبریں ہیں تو ایک وقت تک پورا جہاد کرنا جہاد کبیر ہے ـ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لیے ، اور اس کے بعد ایک اور جہاد جہاد کبیر ہوتا ہے جس کا تعلق بڑے جہاد اکبر کے ساتھ ہے ، کہ جو اور مسلمان ہیں ان کی صحیح تربیت کی جائے ـ آپ اپنی پچھلی تاریخ کے دیکھیں ....

اٹارنی جنرل ـ وہ تو آپ فرما چکے ہیں ـ ہر وقت جہاد کبیر کی شرائط موجود ہیں ـ کل آپ نے فرمایا ...

(کاروائی 1974/8/22 ص21)
</td>
</tr>
</table>

F.16

گواہ - جب شرائط موجود ہوں گی ...

اٹارنی جنرل - آپ نے کہا کہ ہر وقت موجود رہتی ہیں ، جہاد کبیر کی شرائط -

گواہ - وہ تو ہر وقت موجود رہتی ہیں -

اٹارنی جنرل - جہاد کبیر کی شرائط ہر وقت موجود رہتی ہیں - جہاں تک کبیر کا تعلق ہے موجود ہیں - مہدی جب آئے گا اس کے بعد یہ مسیح کا آنا بھی شرائط ہیں - ختم ہو جائیں گی -

گواہ - نہیں نہیں یہ بعد الحرب اس جہاد کی بات ہو رہی ہے - یہ رہیں گی - بعد حرب کے اور تلوار کا تعلق ہے لڑائی کے ساتھ یعنی جہاد کبیر -

اٹارنی جنرل - میں سمجھ گیا - میرا اپنا Impression یہ تھا کہ جب مہدی آئے گا اس کے بعد وہ جہاد کی ضروریات کو ختم کر دے گا سب مسلمان ہو جائیں گے - نہ کبیر کا سوال ہو گا نہ صغیر کا - یہ Impression مجھے دیا گیا ہے سوالات سے -

گواہ - ہاں نہیں یہ ہمارا نہیں -

(کاروائی 1974/8/22 ص21)

مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا۔

F.16

-22- اٹارنی جنرل ـ آپ کا یہ ذہن ـ یہ تین سو سال تک اسلام کا غلبہ رہے گا ـ گواہ ـ دو سو تین سو سال کے اندر اندر ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگی ـ اٹارنی جنرل ـ مرزا صاحب کی زندگی سے لیکر دو سو سال تک ؟ گواہ ـ مرزا صاحب کی زندگی سے ابتدا ہوئی ـ یہ غلبہ اسلام کے لئے ہے ـ ہمارا وہ ذہن کن پہلوؤں سے ساروں کو ختم کر دے گا ـ اٹارنی جنرل ـ وہ کسی کا بھی ذہن ـ مرزا صاحب ـ گواہ ـ ابھی آپ نے کہا آپ کو کوئی [illegible] دیا گیا ہے ـ اٹارنی جنرل ـ ذہن ، کسی کا ذہن ـ گواہ ـ اچھا میں ذہن سمجھا ـ اٹارنی جنرل ـ میں شروع سے کہہ رہا تھا ؟ جہانتک مذہب میں جبر کا تعلق ہے ـ کسی کا عقیدہ ذہن ـ اسلام کو تلوار سے پھیلاؤ ـ یہ کسی مسلمان فرقے کا تعلق ذہن ـ گواہ ـ اور مہدی آئے گا اور سارے مسلمان ہو جائیں گے ـ (کاروائی 1974/8/22 ص22)	مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا۔

F.16

گواہ ۔ آگے دو شعر ہیں وہ نہیں لکھے ہوئے ؟

اٹارنی جنرل ۔ میرے پاس نہیں ہیں ۔

گواہ ۔ اچھا میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں ۔ اس کی Continuity میں ۔

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر

کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ

عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا

Attorney General: Exactly, [illegible] the point [illegible]

وہ جنگوں کو ختم کر دے گا ۔

گواہ ۔ التوا کر دے گا ۔

(کاروائی 1974/8/22 ص 23)

مولوی صاحب نے کاروائی کا یہ حصہ درج نہیں کیا۔

F.16

- 21 -

اٹارنی جنرل - التوا Temporary ہے یا Permanent

گواہ - التوا تو Permanent ہوتا ہی نہیں -

اٹارنی جنرل - مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی فیل ہو جاتے ہیں -

گواہ - ہیں ؟

اٹارنی جنرل - فیل تو وہ بھی ہو گئے- یہ کام پھر پورا نہیں کر سکے -

گواہ - کیا کام ؟

اٹارنی جنرل - جنگوں کو ختم کرنا تھا وہ بھی نہیں کر سکا - پھر ہمیں ایک اور کا انتظار کرنا پڑ جائیگا - جو بالکل ختم کرے -

گواہ - آپ نے اور ہم نے بھی امت مسلمہ نے خلافت راشدہ میں کیوں، مہدی کے جھنڈے تلے جنگیں لڑی تھیں ؟ قیصر و کسریٰ کی حکومتوں سے ؟

(کاروائی 1974/8/22 ص24)

مولوی صاحب نے نامکمل کاروائی تحریر کی ہے۔ نیز اصل کاروائی کی بجائے اپنی طرف سے لکھ دیا ہے۔

مرزا ناصر: اس میں آگے ہے کہ عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التواء' تو یہ التواء ہے۔

اٹارنی جنرل: مطلب یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی فیل ہو جاتے ہیں۔

مرزا ناصر: ہیں۔

اٹارنی جنرل: فیل تو ہوگئے۔ یہ کام پھر پورا نہیں کر سکے یعنی جنگوں کو ختم کرنا تھا' وہ بھی ملتوی کیں' ختم نہ کیں۔ جنگوں کے اختتام کے لیے اور کا انتظار کرنا پڑا۔ اسلام بھی غالب نہ آیا' اس کے لیے بھی تین سو سال کا مزید انتظار۔ جب عیسیٰ آئے گا' دنیا میں امن ہو جائے گا' جنگیں ختم ہو جائیں گی' اسلام پھیل جائے گا تو یہ تو پھر کام نہیں ہوا' وہ تو صرف ملتوی کر کے چلے گئے۔

مرزا ناصر: ان کی زندگی میں کسی قسم کی دینی جنگ نہیں ہوگی۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص۔196)

F.16

کاروائی کا یہ حصہ مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل ۔ میں اسی Concept کا پوچھ رہا ہوں ۔ جب عیسیٰ واپس آئیگا ، دنیا میں امن ہو جائیگا جنگیں ختم ہو جائیں گی تو یہ تو پھر کام نہیں ہوا ۔ وہ تو صرف ملتوی کر کے چلے گئے ۔ گواہ ۔ میں کہتا ہوں یضع الحرب یہ تو میرا قول نہیں ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا قول ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا یکسر مٹا دیگا ۔ جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا ۔ جنگوں کے سلسلوں کو وہ ختم کریگا ۔ [illegible] ہونے کے بعد پھر وہ بالکل [illegible] ہو گئے ۔ گواہ ۔ اس زمانے میں کسی قسم کی دینی جنگ نہیں ہوگی ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں یکسر مٹائیگا ۔ گواہ ۔ اسکی زندگی میں کسی قسم کی دینی جنگ نہیں ہوگی ۔ 109 (کاروائی 22/8/1974 ص24)

F.16

<table>
<tr>
<td>اس حصہ کو تبدیل کر دیا ہے۔
(تاریخی قومی دستاویز 1974ص۔195-196)</td>
<td>اٹارنی جنرل ۔ عیسیٰ علیہ السلام کا واپس اس دنیا میں آنا، وہ Concept اور
جسمانی طور پر آتے ہیں یا دوسرے طور پر آتے ہیں ۔ وہ اور detail ہے اس میں جانے
[illegible]
پڑنے کا سبب آئیگا، اسکے بعد اسلام پھیل جائیگا ۔ امن ہو جائیگا، جو بھی method
ہے، وہ [illegible] کریں گے، اسکے بعد جنگ و جدال یہ جہاد وغیرہ ان چیزوں کی
ضرورت نہیں رہیگی ۔ اسکا خاتمہ کر دیگا ۔ آپ کہتے ہیں نہیں انہوں نے اٹھارہ سال کیلئے
ملتوی کر دیا ۔ اسکے بعد پھر سلسلہ شروع ہو جائیگا ۔
(کاروائی 1974/8/22 ص25)</td>
</tr>
</table>

F.16

<table>
<tr>
<td>
-26-

سورۃ صف میں ہے ۔ اہل سنت و الجماعت کے لٹریچر کو جب ہم دیکھتے ہیں تو تفسیر ابن جریر ۔۔
میں نے بالکل مختصر لیا ہے ۔۔۔ وہ کہتے ہیں ۔

(عربی)

یہ ابن جریر کا ہے ۔ تفسیر [illegible] میں ہے ۔

<u>اٹارنی جنرل</u> ۔ مرزا صاحب آپ یہ پڑھ چکے ہیں ۔

<u>گواہ</u> ۔ دیکھیں ابھی رہتے ہیں ۔

(عربی)

کہ یہ مہدی کے ۔۔۔۔ کہ یہ وقت نزول عیسٰی کہ عیسٰی کے نزول کا وقت آ گیا ۔ سارے دینوں
پر غالب اور تفسیر غارب القرآن از حضرت نظام الدین اس میں یہ ہے ۔

(کاروائی22/8/1974ص26)
</td>
<td>
اس حصہ کو درج نہیں کیا گیا۔
</td>
</tr>
</table>

F.16

اس حصہ کو درج نہیں کیا گیا۔	 (عربی) اور (عربی) اور ابو داؤد کی حدیث ہے ۔ (عربی) اور اہل تشیعہ کا لٹریچر جب ہم دیکھتے ہیں تو مشہور شیعہ کتاب بحارالانوار میں ہے ۔ (عربی) کہ یہ آیت جو ہے امام مہدی کے زمانے کے متعلق ہے ۔ ایک اور مشہور شیعہ کتاب غایت المقصود میں ہے ۔ (عربی) (1) (کاروائی 22/8/1974 ص26)

F.16
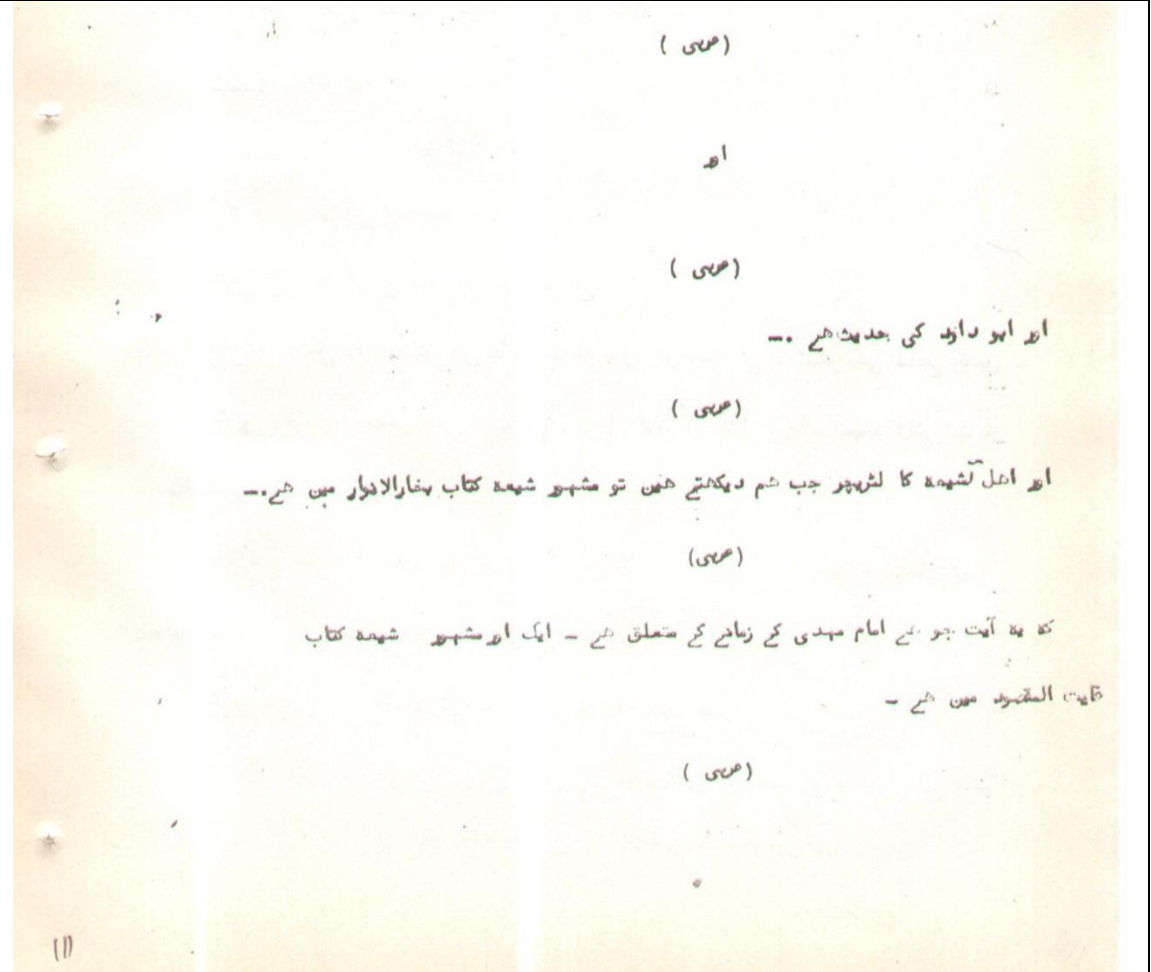
<table>
<tr>
<td>اس حصہ کو درج نہیں کیا گیا۔</td>
<td>
-27-

تو یہاں جو پیشگوئیاں ...... میں نے استدلال نہیں کیا - جو پیشگوئیاں جو یہ قرآن کریم کی آیت ہے اس سے جو استدلال، پیشگوئی کے رنگ میں اہل تشیعہ نے ، اہل سنت والجماعت نے اور مختلف فرقوں نے یہ کہا کہ مہدی کے یا مسیح کے زمانے میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ ۵ سال میں غالب آ جائے گا یا وہ دس سال میں غالب آ جائے گا یا وہ ۲۰ سال میں غالب آ جائے گا - اس لئے اس میں میرا صرف اتنا پوائنٹ ہے کہ آپ حوالوں میں جو میں نے دیئے ہیں کہ وہ ۲۰ یا ۲۵ سالوں میں غالب آئے گا - اسکے لئے ہمیں دوسری روایات ، دوسری تفاسیر دیکھنا پڑیں گی - تب ہمارے سامنے یہ آتا ہے تو ایک تو .... میں اس وقت ویسے استدلالی بات بتا دیتا ہوں - وہ کہیں گے تو وہ حوالے بھی یہاں جمع کرا دونگا -

<u>اٹارنی جنرل</u> - ضروری نہیں ہے -

ان حوالوں میں جو آپ نے حدیث میں پڑھی ہیں - ان میں میں نے ۲۰ یا ۳۰ سالوں کا ذکر نہیں سنا -

(کاروائی 1974/8/22 ص27)
</td>
</tr>
</table>

F.16

”میں نے خود یہی۔۔۔۔حوالے دیکھنا پڑیں گے“ درج نہیں ہے۔ یہ حصہ بھی درج نہیں کیا۔	گواہ ۔ میں نے خود یہی کہا ۔ میں نے یہ حوالے پڑھے ہیں ۔ یہ آیت قرآنی کی صرف تفسیر کرتی ہے کہ مہدی کے زمانے میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا اور نہ یہ کہا ہے کہ ۵ سال میں غالب آئے گا ، ۱۰ سال میں غالب آئے گا ۔ ۲۰ سالوں میں غالب آئے گا ۔ اسکے لئے ہمیں دوسرے حوالے دیکھنا پڑیں گے ۔ اٹارنی جنرل ۔ یہ آپ نے جب کل فرمایا کہ ۲۰۰ سال یا ۳۰۰ سال اسکی کوئی ایسی حدیث ہے ۔ گواہ ۔ میں نے نہیں کہا ۔ اٹارنی جنرل ۔ وہ جو ۳۰۰ سال کا زمانہ ہوگا ۔ گواہ ۔ نہیں ۔ ۲۰۰ سال کے اندر اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا ، یا ۲۰۰ سال کے اندر آ جائے گا ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں کہہ رہا ہوں ۔ (کاروائی22/8/1974ص27)

F.16

گواہ ۔ اسکے حوالے میں آپ کو دے دوں گا ۔

اٹارنی جنرل ۔ کل وہ بتا دیں ۔

گواہ ۔ کل ہی چلیں گے ۔

اٹارنی جنرل ۔ امید ہے آج شام کو ختم ہو جائے گا ۔

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

اب ۲۰۰ سال کا جو معاملہ آ جاتا ہے کہ اسلام بڑا پھیلے گا۔ اسکا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہم میں سے کوئی نہیں ہو گا جو دیکھے کہ ہوا ہے یا نہیں ہے۔ یہ تو عقیدے کا معاملہ ہے ۔

گواہ ۔ بدر کے میدان میں خدا تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو گئے تھے ان کو نظر آیا تھا کہ قیصرو کسریٰ کی حکومتیں جو ہیں وہ تہہ و بالا کردی جائیں گی ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ تو عقیدے کا معاملہ ہوا نان

گواہ ۔ غائب پر علم رکھنا بنیادی ہمیں حکم ہے کہ جو دعوے کئے گئے ہیں ان کو ایسا ہی سمجھو جیسا کہ ایک واقعہ ہو گیا ۔

(کاروائی1974/8/22ص28)

اس سارے صفحہ میں سے صرف "کون جیتا ہے تیری زلف ۔۔۔۔200سال کا معاملہ آگیا۔" درج کیا ہے۔باقی سب چھوڑ دیا ہے۔

F.16

یہ ابھی میں نے پڑھ کر سنایا ۔ اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب ! وہ شرائط تو ہر حالت میں مسلمانوں کے لئے روا رکھی ہیں شرائط ہوں گی۔ گواہ ۔ نہیں نہیں۔ اٹارنی جنرل ۔ یہاں انکی موجودگی کی وجہ سے اختتام ہے۔ یہ mention کر رہا ہے ۔ گواہ ۔ اگر یہ معنی ہوتے تو وہ اقتباس نہ ہوتا جو میں نے ابھی داخل کروایا ہے ۔ بہرحال میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے اب دین اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے ۔ یعنی فتویٰ تو نہیں ہو گا اس پریڈ میں وہ ہے یا future کے لئے ہے ۔ گواہ ۔ پہلا شعر واضح کر رہا ہے اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ نور خدا تو آ گیا ۔ گواہ ۔ نہیں نہیں۔ نور خدا کا نزول جو ہے وہ مہدی کی زندگی تک ہے اس رنگ میں۔ (کاروائی 22/8/1974ص29)	”اس رنگ میں“ کے الفاظ تحریف کرتے ہوئے چھوڑ دیئے گئے ہیں (تاریخ قومی دستاویزص198)

F.16

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب اگر میں احمدی ہوں تو کیا اسکو ایسے سمجھوں کہ جب

ہے اب رہے گا

وہ نزول ہو گیا تو وہ پورا ۔ یہ نہیں ہے کہ ۱۸ سال تک نزول تھا اب

وہ نہیں ہو گا ۔

گواہ ۔ میں جواب دوں ۔

آپ فرماتے ہیں اگر آپ احمدی ہوں ، میں کہتا ہوں میں احمدی ہوں اور

میں حضرت بانئی سلسلہ احمدیہ کی ساری جو عبارتیں اس سلسلہ میں ہیں ان کو سامنے

رکھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ..... احمدی اور جماعت احمدیہ کا خلیفہ .... اس نتیجہ

پر پہنچا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ یہ زمانہ اس کا زمانہ ہے لیکن اگر اس اس کے

زمانے میں کسی وقت یا دنیا کے کسی حصہ میں شرائط جہاد پوری ہوں تو جن پر

امت مسلمہ کے عقائد کی رو سے جہاد فرض ہوتا ہے احمدی کو جہاد کرنا پڑیگا ۔

اٹارنی جنرل ۔ اچھا جی یہ شعر میں چھوڑ دیتا ہوں آپ نے اسکو

۱۱۷

(کاروائی 1974/8/22 ص29)

اس جگہ مولوی صاحب نے حضرت صاحب کی طرف منسوب کرکے

صرف ایک جملہ تحریر کیا ہے۔

... کی زندگی تک ہے۔

اٹارنی جنرل: میں مثلاً احمدی ہوں تو کیا میرا عقیدہ یہ ہوگا کہ وہ نزول ہو گیا۔ یہ نہیں ہے کہ 18 سال تک نزول تھا' وہ اب نہیں ہوگا۔

مرزا ناصر: مگر میں احمدی ہوں' میں بانی سلسلہ کی تعلیمات سے سمجھا ہوں کہ آئندہ جہاد ہوگا۔

(تاریخ قومی دستاویز ص198)

F.16

-30-

کر دیا ہے۔ اب میں آگے چلتا ہوں ۔

یہ ۲۱ فروری ۱۸۹۹ء کا ایک اشتہار ہے جو تبلیغ رسالت جلد ہشتم

صفحہ ۳۲ پر ہے اسے میں پڑھتا ہوں چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے اسلام کے

عقائد سمجھے گئے ہیں۔ وہ ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو اپنا عقیدہ بنائے وہ گورنمنٹ

کے لئے خطرناک ہے ۔ یہ جہاد کے سلسلے میں مگر کلیئر نہیں ہے۔ کیونکہ آپ سے ۱۸۹۸

کی تھی، میرے خیال میں جلد ہشتم آ چکی ہے یا نہیں ۔

پھر وہ فرماتے ہیں جب میں ۱۶ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر

زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض ہے اور جہاد حرام

یہ اشتہار مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۹ء تبلیغ رسالت جلد سوم اور صفحہ ۲۰۰ پر ہے ۔

گواہ ۔ اسکے اوپر پھر سوال کیا ہے ؟

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب یہ اتنا کلیئر مجھے معلوم ہو رہا ہے کیونکہ برطانیہ گورنمنٹ

کی اطاعت فرض ہو گئی تو ان کے خلاف کوئی جہاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

گواہ ۔ جب حرام کا مطلب یہاں محدود ہے ... in its Context

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ۔

(کاروائی 1974/8/22 ص30)

اس جگہ اٹارنی جنرل کے "ہاں" کی بجائے۔ مولوی صاحب نے اپنی طرف سے ایک جملہ گھڑ کر لکھ دیا ہے۔

"اطاعت انگریز فرض جہاد حرام"

(تاریخ قومی دستاویز ص198)

F.16

یہ حصہ درج نہیں کیا۔	گواہ ۔ اور جہاں تک حکومت انگلشیہ کی اطاعت کا سوال ہے وہ میں نے سارے حوالے پڑھ دیئے ۔ اس زمانہ کے بڑے بڑے علماء کا یہی فتویٰ تھا اور یہ ہمارے محضر نامے میں بھی ہے اور چوتھی شرط شاہ عبدالعزیز کے متعلق ہے کل آپ نے پوچھا تھا میں نے وہ حوالہ نکال لیا ہے ۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں نہیں ۔ یہاں یہ مسئلہ ہے کہ اطاعت برطانیہ .... گواہ ۔ یہ فتاویٰ نذیریہ جو ہے ۔۔۔ اٹارنی جنرل ۔ نہیں مرزا صاحب میں یہ پوچھ رہا ہوں ..... گواہ ۔ اسکا صرف ایک فقرہ پڑھتا ہوں ۔ صرف ایک فقرہ فتاویٰ نذیریہ میں ہے اس زمانہ میں ان چار شرطوں میں سے کوئی شرط بھی موجود نہیں ہے ۔ تو کیونکر جہاد ہو گا ، ہرگز نہیں ہو گا علاوہ بریں ہم لوگ معاہد ہیں ، سرکار سے 115 (کاروائی22/8/1974ص30)

F.16

-31-

عہد کیا ہے ۔ پھر کیونکر عہد کے خلاف کر سکتے ہیں یعنی برٹش گورنمنٹ سے عہد شکنی

کی بہت مذمت حدیث میں آئی ہے ۔ میں نے پہلے بھی حوالے دیئے ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے حوالے دیئے ۔ ایک چیز ہے میں آپ سے agreement

کرتا ہوں، treaty کرتا ہوں ۔ مسلمانوں نے کفار سے treaty کی

ہے اور ہمارا فرض ہے کہ We must abide by them

یہ جو agreement ہو گیا وہ تو کہتے ہیں ٹھیک ہے

ہم نے ان سے agreement کیا ہے عہد کیا ہے مگر یہ کہنا جی اطاعت کرنا ۔

گواہ ۔ وہ دوسرے نکالیں، میں نے کل بہت سے حوالے پڑھے تھے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں نہیں ان کا نہیں، ان کا مطلب یہ ہے اسلام کا حصہ ہو گیا ۔

برطانیہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنا آپ کے نزدیک ۔ ۔ ۔

گواہ ۔ سب کے نزدیک ۔ کل میں نے اتنے حوالے پڑھے تھے ۔

اٹارنی جنرل ۔ بس پھر ٹھیک ہے جی ۔

گواہ ۔ کل میں نے آپ کو دوسرے اپنے بھائی فرقوں کے حوالے پڑھ کر بتائے تھے ۔

(کاروائی 1974/8/22 ص31)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا۔

F.16

گواہ ۔ کل میں نے آپ کو دوسرے اپنے بھائی فرقوں کے حوالے پڑھکر بتائے تھے ۔

اٹارنی جنرل ۔ مجھے اس پر یہ تعجب ہے کہ اسلام کا یہ بھی حصہ ہے انگریز کی اطاعت کرنا ۔

گواہ ۔ اسلام کا یہ حصہ ہے کہ عادل حاکم کی خواہ وہ غیر مسلم ہو اور مذہب میں دخل نہ دے اطاعت کی جائے یہ تو ایک accident ہے کہ اس زمانے میں انگریز حاکم تھا ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں تو یہ جانتا تھا کہ بھئی تم میں سے جو ہو ....

Witness This is just an historical accident

اٹارنی جنرل ۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب، مصر بلاد اور شام افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔ یہاں میں اس واسطے پوچھ رہا ہوں کہ یہ اشتہار ہے ۲۱/اکتوبر ۱۸۹۵ء کا ۔

گواہ ۔ ایک تو یہاں صدہا سے صدہا ...... مراد ہیں not books

یعنی وہ تم کہتے ہیں کہ سو کتابیں لے آؤ

116

(کاروائی1974/8/22ص31)

یہ جواب درج نہیں کیا۔

F.16

32 اٹارنی جنرل ۔ ہاں وہ کاپیاں بھی ہو جاتی ہیں ۔ گواہ ۔ نہیں نہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ سو کتابیں لے جاؤ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ۱۰۰ مختلف [illegible] کی یا ایک ہی [illegible] کی سو کتابیں بلکہ اس کے جو ۱۰۰ نسخے ہیں ان کو ہم کہتے ہیں ۔ اٹارنی جنرل ۔ [illegible] ہو سکتی ہیں، نہیں اس پر میں نہیں آ رہا ۔ گواہ ۔ اس میں دوسرا [illegible] آپ نے یہ فرمایا، میں نے عرب ممالک میں بھیجے اور سارے عرب ممالک جو تھے جن میں وہاں بھیجے ان کا جو رد عمل ہے وہ وہ نہیں جو ایسے قابل اعتراض بنا دیتا ہو نمبر تین ہے جہاد کے متعلق اور جہاد کے خلاف واضح ہے کہ جس شخص نے اتنی وضاحت کے ساتھ دوسری جگہ لکھا ۔ دوسرے کوئی معانی جہاد کے خلاف ہیں کے علاوہ اور کوئی معانی نہیں ہو سکتے نہیں ہو سکتے کہ میں نے یہ لکھا کہ جہاں تک انگریز کی حکومت کے سوال کا تعلق ہے ۔ مذہب میں دخل نہیں دیتا اس لیے جہاد کی شرائط پوری نہیں ہو رہیں اور ان کے ساتھ نہیں لڑنا چاہیئے جہاد کا یہ مطلب ہے ۔ (کاروائی 1974/8/22ص32)	یہ حصہ درج نہیں کیا۔

F.17

یہ حصہ درج نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل ۔ نہیں وہ میں سمجھ گیا یہاں جو سمجھ نہیں آ رہی تھی بات انگریز کی اطاعت آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے کیوں کہ ہمارے مذہب کے معاملے میں دخل نہیں دیتا مگر یہ انگریز کا پروپیگنڈہ افغانستان میں کس وجہ سے ہو رہا تھا کہ اس کی اطاعت پر وہاں بھی جب یہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرب ممالک میں مصر اور بلاد میں افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کئے۔میں کہتا ہوں کہ اس کا کیا جواب ہے۔ گواہ ۔ یہ الزام لگایا جاتا تھا جماعت احمدیہ پر کہ باوجود اس کے کہ انگریز کے حلقۂ حکومت میں جہاد کی شرائط پوری ہیں پھر بھی جماعت احمدیہ جہاد نہیں کر رہی یہ double edged sword تھی ایک طرف ہم پر یہ الزام لگایا جاتا تھا اور ایک طرف حکومت پر الزام لگایا جاتا تھا کہ وہ اسلام کے معاملہ میں دخل دیتا ہے اور جبر کرتا ہے حالانکہ تمام بزرگوں نے اعلان کیا ہوا تھا تو جو جواب اپنا دیا اس کا انگریز کو بھی فائدہ پہنچا ۔ 117 (کارروائی 22/8/1974ص32)

F.17

یہ حصہ درج نہیں کیا۔	- 33 - **اٹارنی جنرل** - میں مرزا صاحب یہ پوچھ رہا ہوں کہ انگریز گورنمنٹ نے ان کو کہا تھا کہ میرے لیے پروپیگنڈہ کریں یا انہوں نے مناسب سمجھا کہ ہم اپنی طرف سے گورنمنٹ یعنی انگریز گورنمنٹ کو defend کریں وہاں - **گواہ** - اچھا یہ وجہ - **اٹارنی جنرل** - یہی میں کہہ رہا ہوں - **گواہ** - وجہ اس کی یہ تھی کہ مولوی محمد حسین بٹالوی - مولوی کرم دین بھیندوی انہوں نے اور بعض دوسرے لوگوں نے اندر ہی اندر یہ پروپیگنڈہ کیا کہ یہ شخص مہدی ہونے کا دعوٰی کرتا ہے۔ اور ہماری روایات میں مہدی خونی ہوگا اور یہ تمہارے خلاف بغاوت کا سامان اکٹھا کر رہا ہے اور برٹش حکومت کے خلاف بغاوت کا جھنڈا کھڑا کریگا اور اس کے جواب میں آپ نے گورنمنٹ کو بتانے کے لیے یہ تو یہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو اور جہاد کی شرائط پوری ہوتیں تو وہ گورنمنٹ کو کہہ دیتے کہ کریں گے تمہارے خلاف جہاد - گورنمنٹ کو یہ بتایا کہ تمہارے پاس آ کر کہتے ہیں کہ ہم لوگ یعنی محمد حسین بٹالوی اور کرم دین بھیندوی اور دوسرے علماء جو ہیں یہ تو آپ کے فرمانبردار ہیں - مطیع ہیں - اطاعت گزار ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کے زیر سایہ امن ہے - مذہب میں دخل نہیں وغیرہ وغیرہ لیکن یہ شخص ظاہر میں یہ کہتا ہے کہ میں (کاروائی 1974/8/22 ص33)

F.17

... میں

law abiding ہوں لیکن اندر سے یہ تیاریاں کر رہا ہے بغاوت کی

اس کے دماغ میں مہدی سوڈانی تازہ تازہ تھا تو چنانچہ یہ ہے مولوی کرم دین کی کتاب تازیانہ

عبرت۔ انہوں نے اس میں تازیانہ عبرت میں لکھا کہ گورنمنٹ کو اپنی وفادار مسلمان رعایا پر اطمینان

ہے اور گورنمنٹ کو خوب معلوم ہے کہ مرزا جی جیسے مہدی مسیح بننے والے ہی کوئی نہ کوئی

آفت سلطنت میں برپا کیا کرتے ہیں ۔ مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے

ذرا غور سے سننے والا ہے ۔

مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ مہدی مسیح کا یہی

زمانہ ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں وہ مہدی مسیح بیٹھا ہوا ہے ۔ وہ قصر صلیب کے لیے

موجود ہوا ہے ۔ تاکہ عیسائیت کو محو کر کے اسلام کو روشن کرے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ

(کاروائی 22/8/1974 ص 33)

یہ حصہ درج نہیں کیا۔

F.17

یہ حصہ درج نہیں کیا۔	- ۳۴ - مرزا جی نے مسلمانوں کو ہماری سے سخت بدظن اور مشتعل کر رکھا ہے وہ دجال سمجھتے ہیں تو ہماری کو خر دجال کہتے ہیں تو ریلوے کو اب سوال یہ ہے کہ یہ ریلوے کس نے جاری کر رکھی ہے اگر جب یہ خر دجال ہے تو اس کے چلانے والے بادشاہ وقت ہی کو دجال کہتے ہیں اور مسلمانوں کو اس کے خلاف سخت مشتعل کر رہے ہیں گورنمنٹ کو ایسے اشخاص کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے ۔ تازیانہ عبرت طبع دوم صحفہ ۹۴-۹۳ از شیر اسلام مولوی کرم دین صاحب دبیر مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس لاہور یہ ان کا حوالہ ہے ۔ (کاروائی 1974/8/22ص34)

F.17

اٹارنی جنرل ۔ یہ ان کے خلاف ایسی Complaint تھی جس پر . . .

گواہ ۔ ایسی Complaint تھی تو ان کو صرف یہ بتایا ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد جو ہے وہ شرائط پوری ہوں تو ہونا چاہیے ۔ آپ کی حکومت جو ہے مذہب میں دخل نہیں دے رہی ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ انہوں نے ان کے خلاف شکایت کی کہ در اصل اندر میں یہ آپ کے خلاف کام کر رہا ہے اور اوپر سے آپ کی تائید کر رہا ہے ۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ۔ مگر کتابیں تو پہلے ہی بھیج چکے تھے ۔

گواہ ۔ جی یہ کتابیں ۔ یہ Complaint جو انہوں نے کی اس کے بعد انہوں نے لکھ کر وہاں بھیجیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ اس سے پہلے لکھ کر بھیج چکے تھے ۔

گواہ ۔ تو Complaint پہلے دعوے کے ساتھ شروع ہو گئی ۔

اٹارنی جنرل ۔ تو انہوں نے جو کتابیں بھیجیں انگریز کو خوش کرنے کے لیے نہیں بھیجیں ۔

گواہ ۔ ہاں ہاں اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لیے ۔

(کاروائی 1974/8/22 ص35)

یہ حصہ درج نہیں کیا۔

F.17

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ درج نہیں کیا۔</td>
<td>اٹارنی جنرل ۔ اپنی طرف سے ، اپنے لیئے ۔
گواہ ۔ ہاں ہاں اپنے لیئے ۔
اٹارنی جنرل ۔ اپنے لیئے فی سبیل اللہ ۔
گواہ ۔ لیکن یہ میں نے پہلے بتایا کہ اس کا اثر ان کے اوپر بھی پڑا لیکن یہ تھا اپنے لیئے ۔

Attorney General: Sir, shall we break for fifteen minutes. The room is very hot.
Witness: Very hot & depressing.
Attorney General. The airconditioner is not working today.
Witness It is hot and depressing.
Dy. Chairman: Alright, we can break till 12.15.
A.G.: Alright,
120

(کاروائی 22/8/1974 ص35)</td>
</tr>
</table>

F.17

یہ حصہ درج نہیں

(The House Committee adjourned for tea break. Till 12-15)

The Special Committee met after tea break.

Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

جناب چیئرمین: شاہ صاحب آج کی ... Proceedings تیار ہو رہی ہیں۔ شام کے وقت یا رات کے وقت جب یہ سارا کام دس بجے ختم ہوگا پھر اس پر Review کریں گے کہ اتنا اور رہتا ہے۔

Sardar Moula Bakhsh Soomro: My submission is, Sir, that the questions are still there and they are not finished. Either you summarise the questions or reduce the number. That I can see But the questions are still being asked.

جناب چیئرمین: میری بات تو سنیں۔

Sardar Moula Bakhsh Soomro: I for one oppose it.

Mr. Chairman: We are not going to cut it short. We are not going to leave it in the middle. We are not going to just stop it.

(کاروائی 1974/8/22 ص36)

F.17

<table>
<tr>
<td>پہلی تین سطور درج نہیں۔</td>
<td>
جناب چیئرمین ۔ ہم صرف یہ کریں گے کہ آج اسمبلی [illegible] ختم کرنے کے بعد پانچ
دس منٹ [illegible] کر لیں گے کہ کرنا کیا ہے
میں کتنا وقت چاہیئے ۔ [illegible] رہتا ہے اور اس

مولانا عبدالحق ۔ جناب والا! میری گزارش ہے کہ اٹارنی جنرل صاحب بہت اچھے طریقے سے
چلا رہے ہیں ۔ مگر اتنی بات ہے کہ اب جو مسئلہ اسوقت پیش ہوا ۔ "بسد الحرب" وہ اس کے
ساتھ ایک لفظ کھو گیا اور کچھ نہیں اور انہوں نے یہ کہا کہ اسلام میں جہاد کے متعلق جائز
نہیں ۔
(عربی کی آیات) (قتل الی [illegible])
گزارش ہے یہ کہ عربی عبارت اور آیات احادیث ہیں وہ اٹارنی جنرل صاحب اگر اجازت دیں تو
ہمارے حضرت مفتی صاحب یا میں عرض کرونگا اور اب وہ عبارت انہوں نے جو اس وقت پیش کی اس نے
عربی میں کہہ دیا ہے کہ امام مہدی اور عیسٰے علیہ السلام جب آئیں گے تو کوئی دنیا میں کافر
نہیں رہیگا ۔ ایسی عبارت کو پیش کیا گیا اسوقت مسیح موعود حاکم ہو کر آئیں گے تمام دنیا
پر تسلط ہوگا ۔
(عربی و من ...... قبل الموت)
پھر یہ پوچھنا [illegible]

(کاروائی 22/8/1974 ص37)
</td>
</tr>
</table>

F.17

قبل الموت)

پھر یہ پوچھنا چاہیے کہ [illegible] ہے کیا مسیح موعود صلیب کو ختم کر دیگا ۔ خنزیر
کو ختم کریگا کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں عیسائیت ختم ہوگئی یا عیسائیت پھیلی گی ۔ میری اتنی
عرض ہے کہ اگر کسی وقت آیات یا حدیث پڑھنے کی ضرورت ہو تو مفتی صاحب یا کوئی اور آیتوں کو
پڑھے یا انصاری صاحب پڑھ دیں وہ ان کو بتا دیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں نے ان سے یہ پوچھا کہ ان کے زمانہ میں ہوگا ۔ وہ کہتا ہے کہ
زمانہ دو سو تین سوسال کا ہے ۔ وہ ان کے حوالے پیش کریں گے ۔

چیئرمین ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ انصاری صاحب!

اٹارنی جنرل ۔ اسکے علاوہ اگر آپ کہہ دیں جناب والا آپ نے فرمایا کہ جائزہ لیں گے اور
بتا دینگے ۔

مولانا ظفر احمد انصاری ۔ جناب والا کیا کام رہ گیا یا نہیں ۔ لیکن [illegible] میں اگر

122

(کاروائی 1974/8/22ص37)

چیئرمین کے بیان ”آپ بے فکر رہیں انصاری صاحب“ کی جگہ تحریف کر کے لکھا ہے ”مولانا ہمیں علم ہے کہ وہ گڑ بڑ کر رہا ہے اس کے رویہ سے اظہار ہوتا ہے۔ میں آپ کی تائید کرتا ہوں مگر اس کے بیان کو مکمل ہونے دیں“

(تاریخ قومی دستاویز ص199)

F.17
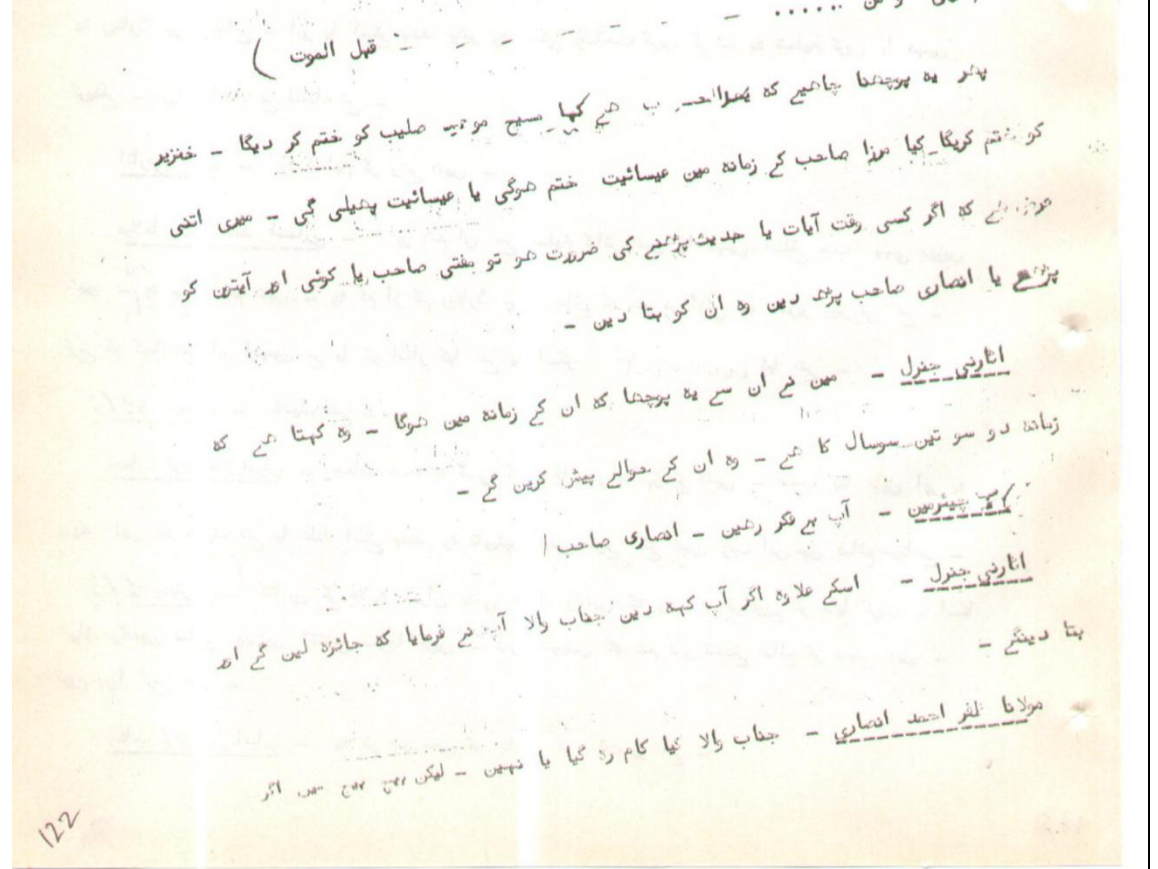
<table>
<tr>
<td>یہ حصہ درج نہیں کیا۔</td>
<td>
38

اگر اسطرح ایسی باتین ہون کہ جلدی ختم کرو ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ سوال پوچھ رہے ہین ان کا ذہن پراگندہ ہو جاتا ہے ۔ وہ Confuse ہو جاتا ہے کہ وہ کیا پوچھے اور کیا نہ پوچھے ۔ یہ ایسا نہین کہ یہ ہمارے کام آئیگا ۔ یہ ریکارڈ تمام عالم اسلام مین کام آئیگا ۔ اگر اس مین پانچ دس پندرہ منٹ کی تاخیر جو ہے وہ کوئی معنی نہین رکھتی ۔ اسلئے یا تو ہاؤس مین Discuss ہو کر طے ہو جائے اگر یہ معلوم ہو کہ ختم کرنا ہے خواہ مخواہ درد سری کیون لی جائے مین نے پہلے بھی کہا ہے ۔

<u>جناب چیرمین</u> ۔ ہم کسی طریقے اور سائنٹفک طریقے سے بات کرین گے ۔ یہ نہین کس وقت ختم ہو گا یا جاری ہوگا ۔ ہم اسکو review کر لینگے ۔ باقاعدہ طریقے سے ۔ ایک Sitting اب ڈیڑھ بجے تک اور دوسری راتکو ہوگی ۔

<u>مولانا ظفر احمد انصاری</u> ۔ ایک چیز اور عرض کرتا ہون کہ لوگون کو جلدی سے اس سے اٹارنی جنرل صاحب متفق ہون گے کہ کم سے کم وقت مین کام کرین گے ۔ اگر یہ صورت ہو کسی موضوع پر ان کی تحریرون کے متعلق پڑھ کر یہ کہین کہ ان کو یہ تحریر accept ہے یا نہین ، تاکہ یہ ریکارڈ پر آ جائے ۔ اور یا اسکے بعد پھر وہ اسکی وضاحت کرین گے ۔ یہ تسلیم کرین یا نہین کرینگے ۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے ۔

(کاروائی 22/8/1974ص38)
</td>
</tr>
</table>

F.17

یہ حصہ درج نہیں کیا۔	اٹارنی جنرل ۔ وہ تسلیم کر رہے ہیں ۔ مولانا ظفر احمد انصاری ۔ اور ہم ان سے تسلیم کراتے ہیں یا دہیں اسلئے سب بہی چیزیں ہیں ۔ اور وہ سب اہم ہیں ۔ وہ کم از کم ریکارڈ پر آ جائے کہ ہم نے انکی یہ تحریر پیش کی ہے ۔ کرنے کو کہا ہے اور انہوں نے یا تو انکار کیا ہے یا اسکو accept کیا ہے ۔ ڈپٹی چیرمین ۔ ٹھیک ہے ۔ جناب کرم بخش اعوان ۔ جناب جب وہ کسی کتاب کا حوالہ پڑھتے ہیں ۔ صفحہ بتا دیں اور یہ دیکھ لیں کہ ٹھیک ہے یا غلط اسکے بعد وہ تاویلیں لمبی کرنے لگتے ہیں وقت اس میں ضائع ہوتا ہے ۔ ڈپٹی چیئرمین ۔ کتابوں کے علاوہ ممبران بھی خیال رکھیں کہ وہ ۲۰ تو پورے کر دیا کریں ۔ اسکا خیال رکھیں ساری چیزیں اکٹھی سوچا کریں ۔ ذرا سوچیں کہ ہم دو گھنٹے ضائع کر دیتے ہیں ۔ کورم پورا کرنے میں ۔ جناب کرم بخش اعوان ۔ یہ تو ہر ممبر کو چاہیے کہ وقت پر آئے ۔ (کاروائی1974/8/22ص38)

F.17

یہ حصہ درج نہیں کیا۔	سید عباس حسین گردیزی: وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جو ہمارے عقیدے میں نہیں۔ ان کو سننے کی ہمیں کیا ضرورت ہے یا کسی ایسے مولوی کا ذکر کرنا کہ یہ کہا تھا۔ تو وہ مولوی نہیں ہے اور نہ ہی وہ مولوی تھا۔ Mr. Chairman: Yes, they may be called. Sardar Moula Bakhsh Soomro: Sir, I know the decision will be that we will continue till the questions are finished. Mr. Chairman: I have announced my decision. I have already announced my decision. Sardar Moula Bakhsh Soomro: Sir, you say two sessions tonight - holding two sessions tonight. جناب حیدری: آپ باتوں میں مصروف ہیں۔ آپ باتوں میں مصروف دیکھیں – میں نے یہ کہا ہے کہ آج رات کے سیشن کے بعد [illegible] میں [illegible] کریں گے کہ کیا پوزیشن ہے؟ کہاں تک چلنا ہے – کس حد تک (کاروائی 22/8/1974ص39)

F.17

یہ حصہ درج نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: آپ باتوں میں مصروف ہیں

آپ باتوں میں مصروف رہے ہیں ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ آج رات کے سیشن کے بعد entire House میں review کریں گے کہ کیا پوزیشن ہے؟ کہاں تک چلنا ہے ۔ کس حد تک ...

(Delegation entered the Chamber)

(Pause)

اٹارنی جنرل ۔ یہ اسی سلسلے میں ہے جو میں حوالہ پڑھ رہا تھا ۔ پہلے میں نے ایک حوالہ آپ کو پڑھ کے سنایا ہے کہ انہوں نے صدہا کتب جہاد کی مخالفت میں تحریر کر کے عرب، مصر بلاد و شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں ۔ اس کے بعد اسی طرح ایک اور مرزا صاحب کا حوالہ ہے "میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالے کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھی بھیج دوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۳ پر جہاد کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ممالک میں ضرور پہنچایا کروں۔ اس وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں پہنچی گئیں ۔ بہت شہرت پا گئیں "۔

مرزا صاحب یہ ہے اشتہار تبلیغ رسالہ جلد دہم صفحہ ۲۶ پر ۔ آپ نے فرمایا ہے ۔ کیونکہ ایک مولوی نے ان کے خلاف انگریز کو Complaint کی تھی ۔ اس وجہ سے انہوں نے

124

(کاروائی1974/8/22ص39)

F.17

<table>
<tr>
<td>
پہلی سطر کے آگے مولوی صاحب نے یہ اضافہ کیا ہے ''یعنی جذبہ جہاد مسلمانوں سے ختم کرنا اور انگریز کی حمایت کے لئے عرب و عجم کے مسلمانوں کو آمادہ کرنا۔'' (تاریخ قومی دستاویز ص199)

حضرت صاحب کا یہ تفصیلی جواب درج نہیں کیا۔
</td>
<td>
- 40 -

یہ کہا - یہاں تو کہتے ہیں کہ بائیس سال سے یہ ڈیوٹی میں نے اپنے سر رکھی ہوئی ہے ....

گواہ - جی ہاں -

اٹارنی جنرل - کہ عرب ممالک میں ، مسلمانوں کے ملکوں میں میں یہ تبلیغیں کروں -

گواہ - اور مسلم ممالک بہت خوش ہوئے - یہ بھی لکھا ہوا ہے -

اٹارنی جنرل - وہاں بہت شہرت ہوئی - یہ لکھا ہوا ہے -

گواہ - یہ وہ زمانہ ہے - اصل میں آج کے زمانے میں جب تک وہ پس منظر ہمارے سامنے نہ ہو ، ہم حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے - اس پس منظر کو سمجھنے کے لیے ذرا یہ سنیے - یہ بڑے مشہور ہیں - علامہ علی الحائری (٢٨ جنوری ١٩٢٣ اسی پس منظر کے متعلق یہ بڑا اہم حوالہ ہے ۔ " اب استجابت دعا کا وقت ہے - بعض از دعائے خاتمہ بالخیر کے آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اس مذہبی آزادی کے قیام و دوام کے لیے صدق دل سے آمین کہیں کیونکہ فی الحقیقت آپ بہت ہی ناشکر گزار ہوں گے - اگر آپ اس کا اعتراف نہ کریں کہ ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ

(کاروائی 1974/8/22 ص40)
</td>
</tr>
</table>

F.17

بڑا اہم حوالہ ہے ۔ "اب استجابت دعا کا وقت ہے ۔ بعض از دعائے خاتمہ بالخیر کے آپ لوگوں
کا فرض ہے کہ اس مذہبی آزادی کے قیام و دوام کے لیے صدق دل سے آمین کہیں کیونکہ فی الحقیقت
آپ بہت ہی ناشکر گزار ہوں گے ۔ اگر آپ اس کا اعتراف نہ کریں کہ ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ
ہونے کا فخر حاصل ہے ۔ جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دنیا کی کسی اور
سلطنت میں نہیں مل سکتی ۔۔ فی الواقع بادشاہ وقت کے حقوق میں ایک اہم حق یہ ہے کہ رعایا
اپنے بادشاہ کے عدل و انصاف کی شکر گزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہے ۔ اس میں بھی حضور
پیغمبر علیہ الصلوٰۃ و الاسلام کی تأسی ؟ مسلمانوں کو ۔۔۔ یعنی اسوہ حسنہ کی
یعنی ۔ تأسی ؛ مسلمانوں کو لازم ہے ۔ آپ نے بھی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ و
سلم نے بھی نوشیروان کی عدالت کا عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر بڑی مدح اور فخر کے رنگ
میں بیان کیا ہے ۔ اس لیے ضروری ہے کہ حضور کی تأسی ؛ میں مسلمان اس
مبارک مہربان ، منصف اور عدل گستر برطانیہ عظمیٰ کی دعاگوئی اور ثناجوئی کریں اور اس کے
احسانوں کے شکر گزار رہیں ۔ اس کے علاوہ ....

اٹارنی جنرل ۔۔ مرزا صاحب ، ابھی خوشامد جو کرتے رہے ہیں ، میں اس کی بات نہیں
کر رہا ۔ میرا سوال ہی اور تھا ۔

(کاروائی 22/8/1974 ص 40)

اس حوالے کی صرف آخری دو سطریں تحریر کی ہیں۔

<table>
<tr>
<td>

گواہ ۔ ایسی خوشامد جو کرتے رہے ہیں ۔ نہیں جی ۔ یہ حضرات ، بڑے علماء اور اس وقت کے مذہبی لیڈروں کی بات ہو رہی ہے ۔ ایسے ویسے کی بات نہیں ہو رہی ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں تو جانتا نہیں ، واقف نہیں ۔ مجھے تو کوئی ایسے خوشامدی معلوم ہو رہے ہیں ۔

گواہ ۔ یہ تو شیعہ حضرات کے بہت بزرگ مجتہد ....

اٹارنی جنرل ۔ پانچ نے اور کہا ہوگا اور دس نے اور کہا ہوگا ۔ میں تو آپ سے ایک اور سوال پوچھ رہا تھا ......

گواہ ۔ میں اسی کا پس منظر بتا رہا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ .... جو مہدی سے تعلق رکھتا ہے ۔ بے شک پڑھ دیجئے آپ ۔

(کاروائی 1974/8/22 ص41)

</td>
<td>

یہ حصہ درج نہیں ہے۔

</td>
</tr>
</table>

F.17

گواہ ـ ہمارے اس وقت کے بڑے مشہور عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ اشاعت السنۃ جلد ۶ صفحہ ۶ حاشیہ ۱۳۸ بابت ۱۳۱۰ مطابق ۱۸۹۳ لکھتے ہیں ـ
اب میں دوسری دلیل دے رہا ہوں جو میں نے پہلے کہا تھا ان کا. شکایتیں کرتے رہتے تھے ـ

اٹارنی جنرل ـ یہ جب مرزا صاحب کا اثر تھا اسزمانے کی بات ہو گی۔

گواہ ـ ۱۸۹۳ میں ـ

اٹارنی جنرل ـ یہ چھوڑ چکے تھے مرزا صاحب کو ؟

گواہ ـ ہاں یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے ـ

اٹارنی جنرل ـ چونکہ ان کے اثر میں کافی اثر ہے ان کا ـ

گواہ ـ ہاں ہاں یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔ اسکے آگے بریکٹ میں مرزا صاحب' دھوکے پر یہ دلیل ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جو غیر مذہب کی گورنمنٹ ہے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مال لینا اور اسکا مال لوٹ لینا حلال اورمباح جانتا ہے ـ لہذا گورنمنٹ کو اسکا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پرہیز رہنا ضروری ہے ورنہ اس مہدی قادیانی سے اسقدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا ـ

(کاروائی 1974/8/22ص42)

یہ حصہ درج نہیں ہے۔

F.17

گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مال لینا اور اسکا مال لوٹ لینا حلال اور مباح جانتا ہے ۔ لہذا
گورنمنٹ کو اسکا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پرہیز رکھنا ضروری ہے بلکہ اس مہدی قادیانی
سے اسقدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں مرزا صاحب میرا سوال جو تھا وہ جہاں ان برطانوی حکومت کا
تعلق ہے آپ نے کہا دین کے معاملے میں دخل نہیں دے رہی اور ایسے ہی حدیث ہے کہ ان
کی اطاعت کریں تو میں نے اس موقعے پر یہ سوال پوچھا تھا کہ میں نے صدہا کتابیں جہاد کے
مخالف تحریر کر کے عرب مصر بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں
وہاں تو ان پر کوئی اطاعت برٹش گورنمنٹ کی نہیں تھی جو ان ملکوں میں کتابیں لکھی گئی ۔

گواہ ۔ اور آپ نے بھی (کسی) اطاعت کا ذکر نہیں کیا تائید میں کہا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ تائید مطلب ------

گواہ ۔ یعنی ان ممالک میں جو یہ تاثر ----

اٹارنی جنرل ۔ برٹش گورنمنٹ کی تائید میں اطاعت نہ سہی تائید سہی ۔

(کاروائی 22/8/1974ص42)

یہ حصہ درج نہیں ہے۔

F.17

حضرت صاحب کا یہ بیان درج نہیں ہے۔	-43- گواہ ـ میں اسکا مطلب بیان کرتا ہوں کہا یہ ہے کہ جو ایک حصہ دنیا کا ان ممالک میں یہ تاثر پیدا کر رہا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ دین کے معاملے میں دخل دیتی ہے اور آزادی نہیں دے رہی ـ اور مسلمانوں پر مظالم ڈھال رہی ہے اسلئے اسکے خلاف جہاد ہونا چاہیئے ـ تو یہ تاثر جو دنیا دے رہی ہے ــــــــ اٹارنی جنرل ـ میرا سوال اب بالکل Simple ہو جاتا ہے ـــــــــــ گواہ ـ جی ـ ـــــــــــــ اٹارنی جنرل ـ ـ ـ ـــ برطانیہ کا بادشاہ defender of faith کہلاتا ہے وہ صلیب کا محافظ ہے اسکے تاج پر صلیب کا نشان ہے/رکھا ہے آپ کو اچھی طرح علم ہے ـ گواہ ـ بہت خوب ـ ابھی میں جواب دونگا کیسے ہے ـ اٹارنی جنرل ـ نہیں ـ یعنی یہ ہے مسیح مہدی صاحب مرزا غلام احمد صاحب / جسکو مسیح ہم کہتے ہیں اسنے آکر صلیب کو توڑنا تھا اور یہ ایران اور افغانستان مصر تک اسکو پھیلا رہے ہیں اور کہتے ہیں یہ جو گورنمنٹ ہے اسکا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں ـ تاج میں اسکے صلیب ہے ـ کہتے ہیں اسکی اطاعت کرو یہ مہدی کس قسم کا ہے یہ ہمیں بتائیے ـ (کاروائی 1974/8/22 ص43)

F.17

مشنری ویسٹ افریقہ ایسٹ افریقہ وغیرہ تو آپ کو پتہ لگے گا کہ وہ صلیب ٹوٹ چکی ہے اور انگلستان

میں۱۹۶۷ء میں ایک اسمین ایچا جو ہمیں سکاٹ لینڈ کے دارالخلافہ میں پریس کانفرنس میں میں نے

کہا کہ عیسائیت سے آپکی قوم کوئی دلچسپی نہیں لیتی تو مجھ سے پوچھا گیا وہ کس چیز سے

آپ نے اندازہ لگایا میں نے لندن کے گرجوں کے سامنے میں نے for sale کے بورڈ

دیکھے اور جہاں تک defender of faith کا تعلق ہے ڈنمارک میں کوپن ہاگن

میں ایک کانفرنس میں ایک شخص نے ذرا سا بے ادبی کا فقرہ اسلام کے خلاف کہا میں نے اسکا جواب

یہ دیا کہ مجھے عیسائیت پر رحم آتا ہے تو سارے متوجہ ہو گئے کہ رحم کیوں آتا ہے میں نے کہا

کہ One who is defender of faith ۔ یہ جو آپ نے ابھی کہا نا اس سے

مجھے یاد آ گیا One who is defender of faith

~~truth sign~~ the Solemnly line.

ان دنوں میں تازہ تازہ ہوا تھا تو یہ ہراس باختہ ہو گئے وہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ دلائل دیے

ہیں جن کا جواب نہیں دے سکتے ۔ قرآن کریم کی عظمت، قرآن کریم کی شان، قرآن کریم کے

جلال، و اسلام کی جو اس وقت تسلیم ہے جس سے بڑھ کر انسان کا دماغ سوچ نہیں سکتا اسکے

متعلق میں نے یورپ میں چیلنج دیئے عیسائیت کو اور انہوں نے ------ وہ پڑے چیلنج ہیں لیکن

میں نے ان کو دہرایا اور اس میں سات سال گزر چکے ہیں انکو یہ ہمت نہیں ہوتی کہ قبول کریں

تو جہاں تک صلیب کا ------

(کاروائی 22/8/1974 ص44)

یہ مکمل حصہ درج نہیں کیا۔ بلکہ تین سطریں درج کی ہیں۔ جو یہ ہیں۔

مرزا ناصر: صلیب تو توڑ دی۔ ایسی ٹوٹی کہ یورپ میں جا کر آپ بات کریں، وہ ٹوٹ چکی ہے یا نہیں۔ سکاٹ لینڈ میں، میں نے پریس کانفرنس کی۔ افریقہ گیا۔ جس مسیح کی آمد کے آنے پر عیسائی خوش تھے، ہم نے بتایا کہ وہ تو فوت ہو گئے، صلیب ٹوٹی کہ نہیں۔

(تاریخ قومی دستاویز ص200)

F.17

ہیں جن کا جواب نہیں دے سکتے ۔ قرآن کریم کی عظمت' قرآن کریم کی شان' قرآن کریم کے جلال' و اسلام کی جو اس وقت تسلیم ہے جس سے بڑھ کر انسان کا دماغ سوچ نہیں سکتا اسکے متعلق میں نے یورپ میں چیلنج دیئے عیسائیت کو اور انہوں نے ــــــ وہ پرانے چیلنج ہیں لیکن میں نے ان کو دہرایا اور اس میں سات سال گزر چکے ہیں انکو یہ ہمت نہیں ہوتی کہ قبول کریں تو جہاں تک صلیب کا ـ ـ ـ ـ ـ ـ

__اٹارنی جنرل__ ۔ مرزا صاحب یہ تبلیغ ـ ـ ـ ـ

__گواہ__ ۔ جہاں تک صاحب کا تعلق ہے صلیب ٹوٹ چکی ہے ـــــ

__اٹارنی جنرل__ ۔ مرزا صاحب اگر آپ کا یہی خیال ہے کہ برطانیہ کے تاج پر صلیب نہیں ہے اسکی اطاعت کرنا اب اسلام کا ـ ـ ـ ـ

__گواہ__ ۔ برطانیہ کے تاج پر صلیب عزت کا نشان نہیں ہے اب ذلت کا نشان ہے ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ اچھا جی ٹھیک ہے ۔ وہ ذلت کے نشان کی اطاعت آپ نے کہا فرض ہے ـ ـ ـ ـ ـ ـ

__گواہ__ ۔ اطاعت ــ ــ ـ ـ ـ انا للہ و انا علیہ راجعین ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ اس ملک کے اندر آپ نے مسلمانوں کو کہا کہ انگریزوں کی حکومت کی اطاعت فرض ہے آپ پر وہ ذلت کا نشان اور یہ مسیح کہتا ہے کہ برائیوں کی بجائے انکی آپ اطاعت کریں ۔

129

(کاروائی 1974/8/22 ص 44)

اس جگہ اٹارنی جنرل کا یہ بیان خود سے گھڑ کر لکھ دیا ہے ''جس مسیح نے صلیب کو توڑنا تھا اس کو آپ نے مار دیا۔۔۔ان کے تاج پر صلیب''

اٹارنی جنرل: جس مسیح نے صلیب کو توڑنا تھا' اس کو آپ نے مار دیا۔ آپ نے تو صلیب کو ٹوٹنے سے بچا دیا۔ خود اس کی جگہ آ گئے مگر صلیب پرستوں کی حمایت میں عرب و عجم تک پروپیگنڈا' ان کے تاج پر صلیب۔

(تاریخ قومی دستاویز ص 200)

اس جگہ لکھا ہے __جہاد__ کی بجائے ان کی آپ اطاعت کریں۔

F.17

یہ حصہ درج نہیں کیا۔	- 45 - گواہ — مسیح نے کسر صلیب کردی تھی وہ کیا ہو رہی ہے بعض بات پر یہ عجیب بات ہے کہ جب جماعت احمدیہ اپنے زمانے کے تمام بڑے بڑے علماء سے اتفاق کرتی رہی ہے تو وہ وجہ اعتراض بنا لیا جاتا تھا اس زمانے کے سب بڑے بڑے بزرگ علماء نے جو فتوے دیئے جماعت احمدیہ کا فتوی اس سے مختلف نہیں تھا، تو اگر ہم اتفاق کریں تب بھی زیر عتاب اگر ہم اختلاف کریں تب بھی زیر عتاب یہ مسئلہ ہماری سمجھ سے ذرا اونچا نکل گیا ہے اور یہ صلیب جو ٹوٹے گا ہے یہ دیکھ لیں یہ ہمارے ایک نور محمد صاحب نقش بندی جو ------ اٹارنی جنرل — تو مرزا صاحب اس صلیب کی تائید کو جہاں مسلمان عرب ملک میں ------- گواہ — صلیب کی تائید کو نہیں کہا — اٹارنی جنرل — یعنی اس حکومت کی جسکی صلیب اس کا نشان تھا اسکو فخر تھا ---- گواہ — نہیں اس حکومت کی جو مذہب میں دخل نہیں دیتی تھی — یہ تو کل کو کوئی کہے گا کہ اس حکومت کی جو طہارت نہیں کرتی ناپاک ہے — اسکا اسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو اس کی تعریف کی گئی ہے یہ نہیں کی گئی کہ اسکی تعریف ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس کے تاج پر صلیب کا نشان ہے یا کہا ہے کہ ہم اسلئے اسکی تعریف کرتے ہیں کہ یہ مذہب میں دخل نہیں دیتی — اور مذہب کی آزادی دیتی ہے — تو دو چیزیں جن کا آپس میں تعلق ہی کوئی نہیں انکو آپس میں کیسے ملائیں گے ہم — (کاروائی 1974/8/22 ص45)

F.17

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب اگر اس Sense میں آپ کہیں کہ یہ صلیب کی طرح
مشنری وغیرہ جو اسلام پر حملے کر رہی تھیں انکو جواب دے رہے تھے وہ تو ایک اور Sense
ہے وہ گورنمنٹ سے علیحدہ ہے۔ عیسائی مشنریز آئے آپ نے کہا کہ جو انگریز کے ساتھ بڑی فوج
آئی ــــــ

گواہ ۔ مسئلہ صاف ہو گیا اگر وہ علیحدہ چیز ہے تو ــــــ

اٹارنی جنرل ۔ ـــ ـــ میں کہہ رہا ہوں کہ میں دو Statement
کو لے رہا ہوں ان کے خلاف مرزا صاحب نے بہت کچھ کام کیا اس پر کسی کو انکار نہیں ہے
بڑے سخت جواب تھے وہ ٹھیک تھا یا غلط تھا وہ اور بات ہو سکتی ہے کیونکہ
انہوں نے یسوع کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کئے ۔

130

(کاروائی 1974/8/22 ص45)

یہ حصہ درج نہیں ہے۔

مرزا صاحب کے بیان کے بعد اٹارنی جنرل کے اس اقرار کو بھی اللہ وسایا صاحب نے تحریف کرتے ہوئے چھپا دیا ہے۔ اور بگاڑ کر تحریر کیا ہے۔

مرزا ناصر: مسئلہ صاف ہو گیا وہ ...
اٹارنی جنرل: مرزا صاحب نے عیسائیوں کو سخت جواب دیے۔ یہ ٹھیک ہے
کہ یہ طریقہ صحیح تھا یا غلط کیونکہ مسیح علیہ السلام کے بارے میں بھی اس نے نازیبا
باتیں کہیں جو جائز نہ تھیں مگر میرا سوال ہے کہ صلیب پرست حکومت کی وہ کیسے
تائید کرے جس نے صلیب کو توڑنا تھا۔
... تھے اس کو بریکٹ میں کر

(تاریخ قومی دستاویز ص 201)

F.17

<table>
<tr>
<td>
-48-
اٹارنی جنرل ۔ جو میں سمجھتا ہوں یہ ہے کہ جہاد کے جذبہ سے انہوں نے کیا ۔ وقتی جوش کی وجہ سے یا اس سے نہیں تھا ۔
گواہ ۔ وقتی جوش ہوتا ہی نہیں ۔۔۔
اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں ۔
گواہ ۔ ہاں بالکل
اٹارنی جنرل ۔ × اسکے علاوہ کوئی اور وجوہات ہیں ۔
گواہ ۔ اور بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ کسی کا ذکر آئے گا ۔ تو بیان ہم وہ کر دیں گے ۔
اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب میرے پاس ایک حوالہ ہے جو دیا گیا ہے کہ یہ وہ جذبہ جوش ہے اور وہ جذبہ جہاد کی وجہ سے بلکہ انگریز حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ سارا کچھ کرتے رہے ہیں وہ ان کا ایک خط ہے ۔ تریاق القلوب ضمیمہ ۲ صفحہ ۳۰۷ اور ۳۱۰
گواہ ۔ یہ کس سن کا ہے
اٹارنی جنرل ۔ تریاق القلوب میں ہے ۔ اس میں سے میں ایک حصہ پڑھ دیتا ہوں اور سنا دیتا ہوں ۔ میں اس بات کا اقراری ہوں ۔۔۔
(کاروائی 1974/8/22 ص48)
</td>
<td>
یہ حصہ درج نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل کے اس بیان لفظ ''خط'' کی جگہ عاجزانہ درخواست لکھ دیا ہے۔ (تاریخ قومی دستاویز ص201)
</td>
</tr>
</table>

F.17

گواہ ۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفسیر بیان کہ یہ خدا ہے جو اسلام کے پیش کیا۔

قرآن کریم کی جو ہے تفسیر قرآن کریم کی عظمت کا بیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم بلند ارفع شان اور عظمت اور آپ کی جلالت کے اظہار کے لئے جو کتابیں لکھیں اس کے لئے پچاس الماریاں نہیں چاہئیں۔ اس کے لئے پچاس ہزار الماریاں بھی کافی نہیں ہیں۔

اٹارنی جنرل ۔ جو مرزا صاحب نے لکھی تھیں ؟

گواہ ۔ ہاں۔ جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں volumes

اٹارنی جنرل ۔ آپ تو کہتے ہیں کہ چھیاسی کتابیں لکھیں ہیں۔

گواہ ۔ اوہو یہی تو میں سمجھا رہا تھا ۔ یہاں پچاس کتابوں سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ ہر ننھی کتاب کی ایک ایک جلد کر کے اور وہ پچاس بنائیں بلکہ ان کی بھی اگر اتنی تعداد ہو جائے تو یہ ہے قصہ اٹھانے کے لئے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نسبت تو بڑی چھوٹی ہے اس پر ....

گواہ ۔ اگر اٹھاسی ۸۸ سے زیادہ ہیں تو مجھے بھی بتائیں کہ میری فہرست میں جو

137

(کاروائی 1974/8/22ص 52)

لکھی ہیں volumes کی جگہ لکھی نہیں کر دیا ہے۔

F.17

-60-

اٹارنی جنرل - پھر اگر یہ right احسان کر دیا گیا تو پھر اتنی زیادہ ،

خاندانی خدمات اور خوشامد کی کیا ضرورت تھی ، ہم نے چونکہ اتنی خدمت کی ہے -

اتنی ہم نے آپ کی تعریف کی ہے ، ہمارے خاندان نے اتنا کام کیا ہے گورنمنٹ بڑی مہربانی

کرے اور مجھ پر ظلم نہ ہونے دیں- نہیں مگر جسکی آپ تائید کرتے ہیں -

گواہ - بات سنیں- یہ جو حقیقت ہے وہ حقیقت ہے اس کو کوئی نہیں بدل سکتا-

Attorney-General: Here I agree with You.

Witness: Dont you agree with it?

جو انگریز سے ایک پیسہ لیا ہو ....

اٹارنی جنرل - نہیں جی میں نہیں جانتا -

گواہ - پھر میں آپکو بتا رہا ہوں کہ کبھی کوئی زمین کا نہ کبھی کوئی نوکریاں ،نہ

نہ کبھی خطاب لیا ، ہر چیز کو ٹھکرادیا مانگا صرف یہ کہ عزت کی زندگی ، ہمیں گزارنے

دیں اور شریف انسان کی زبان سے نکلا کہ اگر تم یہ بھی کروگے تو ہم تمہارے بڑے مشکور

ہوں گے -

Attorney-General: Shall we continue after lunch, because the next subject....

(کاروائی 1974/8/22 ص60)

اٹارنی جنرل کے بیان کا آخری جملہ "گورنمنٹ بڑی مہربانی کرے اور ہم پر ظلم نہ ہونے دیں مگر جسکی آپ تائید کرتے ہیں۔" نہیں درج کیا۔

(تاریخ قومی دستاویز ص212)

یہ حصہ درج نہیں کیا

یہ حصہ درج نہیں کیا

F.17

آجاتے ہیں۔ یہ آپ کا خاندان بڑا پرانا مغل خاندان ہے۔

گواہ ۔ ہاں۔

اٹارنی جنرل ۔ سمرقند سے مرزا صاحب کے بزرگ آئے تھے۔ انگریز کا یہ کاشتہ پودا نہیں ہو سکتا۔ دوسرا یہ کہ مرزا صاحب کے بارے میں بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔

گواہ ۔ نہیں۔

اٹارنی جنرل ۔ صرف جماعت جو ہے انگریز کے دور میں۔

گواہ ۔ یہ جماعت جو ہے اس کے متعلق صرف زیادہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ خود کاشتہ پودا نہیں ہے۔

(کاروائی 22/8/1974 ص64)

حضرت صاحب کا یہ بیان درج نہیں ہے۔

F.17

اٹارنی جنرل: نہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ وہ خود مرزا صاحب
کہہ رہے ہیں، یہ تو process of elimination ہے
گواہ - اس کا جواب میں لمبا دے سکتا ہوں۔
اٹارنی جنرل - مغل خاندان جو ہے۔ اس کی فیملی سے تعلق
ہے - یہ انگریز کی خود کاشتہ فیملی نہیں تھی، میں تھوڑا
بہت ......
گواہ - اس کا سارا میں شروع سے پڑھ چکا ہوں، اگر
تو اس میں جواب ہے، جو مجھے اجازت دیں میں جواب دے دیتا ہوں

149

(کاروائی 22/8/1974 ص 64)

حضرت صاحب کا یہ بیان بھی درج نہیں کیا۔

F.17

حضرت صاحب کا یہ بیان نہیں درج کیا۔	- 65 - اٹارنی جنرل: میں صرف اپنا سوال clarify کرنے کے لیے عرض کر رہا ہوں۔ یہ جو ہے نا خود کاشتہ پودا یہ خاندان پر نہیں apply نہیں ہوتا، کن وجوہات سے؟ جو میں نے بتایا کہ مغل خاندان کی فیملی ہے۔ مشہور فیملی ہے well to do family ہے۔ گواہ: آپ وجہ لے رہے ہیں باہر سے حالانکہ وجہ اُس کے اندر موجود ہے۔ (کاروائی 22/8/1974 ص65)

F.17

میں کوشش کروں گا۔۔۔سے درج نہیں کیا۔	-66- دل میں مرزا لانا اور خلوص دل سے اس کی اطاعت میں مشغول رہنا۔ اس پر آپ explain کیجئے کہ یہ کیسے محسن تھے، اس کے کیا احسان تھے۔ گواہ: ہاں۔ بالکل۔ میں کوشش کروں گا کہ جلدی ختم ہو جائے۔ یہ دو بیان سے شروع ہوتا ہے۔ اٹارنی جنرل: سر، صاحب۔ دوسرا بھی تو ہے گواہ: وہ بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔ (کاروائی 1974/8/22 ص66)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	اٹارنی جنرل: وہ بھی لے لیں آپ نے کہا تھا، کہ کافی لمبا جواب ہے۔ گواہ: ہاں ہاں۔ اٹارنی جنرل: اس دن مجھے خیال نہیں تھا، کہ صحیح کو دیا تھا، لائٹم کم رہ گیا تھا۔ اس کا بھی آنا ضروری ہوگا۔ گواہ: وہ میں ابھی اس کے بعد شروع کر دیتا ہوں "چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم ہے کہ پنجاب اور ہندوستان اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے۔ اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ 151 (کاروائی 22/8/1974 ص 66)

F.17

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا</td>
<td>
مہذب، معزز عہدیدار، نیک نام، رئیس اور تاجر پنجاب اور
ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ اور
عموماً ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"
اٹارنی جنرل۔ یہ شروع سے آپ پڑھ رہے ہیں؟
گواہ۔ ہاں جی شروع ہے۔ ویسے میں بیچ میں چھوڑتا
جاؤں گا۔ "۔۔ اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے
نوتعلیمیافتہ جیسے بی، اے، ایم، اے ہیں۔ اس فرقہ میں داخل
ہیں اور داخل ہو رہے ہیں۔ ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے۔ جو ان
(کاروائی 22/8/1974 ص67)
</td>
</tr>
</table>

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس لئے میں نے یہ قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقے کے پیشوا ہوں، حضور گورنر بہادر کو آگاہ کروں اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ ہر ایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو جاننا پڑتی ہے۔ کہ اس کے اندرونی حالات دریافت کرے۔ بسا اوقات ایسے نئے فرقے کا دشمن اور خود غرض جن کی عداوت اور مخالفت ہر ایک نئے فرقے سے ضروری ہے۔ گورنمنٹ میں خلاف واقع خبریں پہنچاتے 152 (کاروائی 1974/8/22 ص 67)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

-68-

اور مفسدانہ خبروں سے گورنمنٹ کو پریشانی میں ڈالتے ہیں۔ پس
چونکہ گورنمنٹ عالم الغیب نہیں ہے۔ اس لئے ممکن ہے گورنمنٹ
عالیہ ایسی مخبریوں کی کثرت کی وجہ سے کسی قدر بدظنی پیدا
کرے یا بدظنی کی طرف مائل ہو جائے۔ لہذا گورنمنٹ عالیہ
کی اطلاع چند ضروری امور ذیل میں لکھتا ہوں۔ نمبر ایک
سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں ایک
ایسے خاندان میں سے ہوں۔ جس کی نسبت گورنمنٹ
ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے۔ اول درجے پر گورنمنٹ
دولت مدار انگریزی کا خیرخواہ ہے وہ خاندان۔ چنانچہ
صاحب چیف کمشنر بہادر آگے وہ چٹھیوں کی تاریخیں ہیں۔

(کاروائی 22/8/1974ص68)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	ایک میں دو بڑی اہم تاریخ ہے۔ اس سے پہلے تین یہ بتا دوں آپ کا دعویٰ 1891ء کا ہے۔ یہاں خط ہے اس کی تاریخ پیدائش کے لیے 1858ء کی ہے۔ دوسری کی جے نون 1876ء اور تیسری کی ہے 1869ء تو خاندان۔ کے متعلق ہے۔ اس عمر میں ایک نوجوان کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے، اور آپ کا اِن خاندانی حالات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ جیسے کہ ہیں سارا چھپا دیا 153 (کاروائی1974/8/22ص68)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	-69- یہاں یہ بتایا کہ گورنمنٹ ہمیشہ سے یہ جانتی ہے۔ خطوط آئے ہوئے ہیں۔ سب اُن کے کہ ہم مفسد ہیں نہ امن پسند ہیں۔ خاندانی حالات اپنے متعلق اس بات شروع نہیں ہوئی۔ نمبر ۲ دوسرا امر قابل گذارش یہ ہے کہ ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچے ہوں۔ اور اپنی زبان قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں۔ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔ اور کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد۔ جہاد کا جو غلط خیال ہے۔ اس کو دور کردوں (کاروائی 22/8/1974ص69)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

غلط خیال

جہاد۔ جہاد کا جو غلط خیال ہے اُس کو دُور کروں
جہاد کے خلاف نہیں۔ جہاد کے غلط خیال کو دُور
کروں جو اُن کو دلی صفائی مخلصانہ تعلقات سے روکتے
ہیں۔ اور اس سلسلے میں ہر دکو کے نیچے آپ دیکھتے
ہیں عربی، فارسی اور اُردو میں ممالک اسلامیہ کے
تالیف کرکے
کتابیں بھیج کر عربی اور فارسی اور اُردو میں ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو یہ اطلاع کیا۔
لوگوں کو یہ مطلع کیا کہ اُن کو یہ اطلاع دی، ہم لوگ
کیونکہ امن سے آرام سے، آزادی سے گورنمنٹ
انگلشیہ کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کر
رہے ہیں۔ اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے میں

(کاروائی 1974/8/22 ص 69)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

70

ہزارہا روپیہ قرضہ کئے گئے۔ مگر بایں ہمہ میری طبیعت نے
کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس
ذکر بھی کروں، چونکہ میں نے کبھی کسی صلہ اور انعام کی خواہش
نہیں کی۔ بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض
سمجھا۔۔۔ وہ حیثیت اور درحقیقت میں خود سلطنت
انگلشیہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے نعمت
تھی جو مدت دراز کی تکالیف کے بعد ہم کو ملی اس لئے
ہمارا فرض ہے کہ اس نعمت کا بار بار اظہار کریں
ہمارا خاندان سکھوں کے ایام میں سخت عذاب میں
تھا۔ ہمارے تمام ...

(کاروائی 22/8/1974 ص 70)

F.17

<table>
<tr>
<td>

...وں کے ایام میں سخت عذاب میں
تھا۔ ہمارے تمام پنجاب کے مسلمانوں کی دینی آزادی
سکھوں کے زمانے میں ہماری اور پنجاب کے تمام
مسلمانوں کو بھی روک دیا یہاں مسلمانوں کو بانگ
نماز پر بھی مارے جانے کا اندیشہ تھا۔ لیکن ایسے واقعات
ہوئے جس میں کہ اذان دی اور اس کو قتل کر دیا
گیا چہ جائیکہ دیگر رسوم عبادات آزادی سے
بجا لا سکیں۔ یہ گورنمنٹ کا احسان تھا کہ
ہم اس جلتے ہوئے تنور سے خلاصی پائی
اور اللہ تعالیٰ نے سکھوں کے اس عذاب سے
اذان دینا بند تھی جس کی کل چھڑانے کے لئے ابر رحمت
اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کے لئے بھیج دیا۔
155

(کاروائی 22/8/1974 ص70)

</td>
<td>

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

</td>
</tr>
</table>

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	اور یہ اگر سارے احسانات کا ذکر کرتے ہیں مگر تمام احسانات کا ذکر کرنے میں کیا فلسفہ ہے کہ جس بارے میں آخر میں تین سطریں اور لیے ہیں مگر میں کا فلسفہ ہوں کہ وہ اسلام کی ایک اخلاقی تعلیم سے بدظن ان پر [illegible] مسلمان عدد کو خیال جہاد کا آ رہے تھے مگر وہ اسلام کی اخلاقی تعلیم سے بے خبر ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا اپنے محسن کا شکر گذار ہونا انسان فرض سمجھے (رسول) لئن شکرتم ۔ ۔ ۔ لئن شکرتم لئن شکرتم اللہ یہ تو ہمارا عقیدہ ہے مجھے اور (کاروائی 1974/8/22 ص71)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	 (کاروائی 1974/8/22 ص 71)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

- 72 -

پہلی کتاب کے دو صفحے۔ "براہین احمدیہ حصہ سوئم" صرف دو صفحے

لکھے ہوئے ہیں۔ جبار کی حقیقت تو آپ سمجھتے ہیں۔ براہین احمدیہ

حصہ چہارم چار صفحے نوٹس 1230 دفعہ 298 کتاب

آریہ دھرم چھ سات صفحے اور ازالہ التماس چھے اس کے چار

صفحے۔ پھر آگے اشتہارات آئینہ کمالات اسلام بڑی

موٹی کتاب ہے چھ سات سو صفحے میں جس میں سترہ

سے بیس تک ۱۱ سے ۲۸ تک ہو گئے ۱۷۔ تمام صفحے

میں اعلان در کتاب نور الحق 23 سے 63 صفحے کتاب

شبہات قرآن یہ چند صفحے میں نورالحق حصہ دوم

۴۹ سے ۵۰ تک صرف دو صفحے ساری کتاب کے۔

(کاروائی 22/8/1974 ص72)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

... کتاب ہے ۔

پیرالکلام فی صفحہ ۱۷، ۲۲، ۲۳ پر ضروری نہیں کہ ۱۱
سے شروع ہو کر کس حصے سے شروع ہو اور کس حصے
میں ختم ہو گیا ہو امام حجت تین صفحوں کے اندر
پر آ گیا ۔ اس طرح ان کتابوں میں ہزاروں
صفحات پر مشتمل یہ صفحے ملا کر ایک سو بھی نہیں
بنتے ۔

آئندہ کی جرح کتاب تحفہ قیصریہ ۔ اس کے علاوہ اور بھی
میرے پاس کتابیں ہیں
گواہ: یہ کتنے صفحے کی کتاب چھپی ہے؟ صفحے کی کتاب بھی نہیں ہے؟

157

(کاروائی 22/8/1974 ص72)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	-73- اس کا نام کتاب کا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ پھیلا ہوا ہے مختلف جگہوں پر اس واسطے الگ صفحات نہیں لگائے گئے۔ اور یہ بھی کہ اصل کتاب محض ملکہ وکٹوریہ کو یہ دعوت دینا کہ تم اسلام کو قبول کرو اور اسلام کی حقانیت اور دلائل کو دیکھو اور اس میں ساتھ، شکریہ بھی ادا کیا گیا ہے 24 اشتہار یہ اس اور یہ غلطی ہے تحفہ قیصریہ سے متعلق پیدا ہو گیا۔ (کاروائی 1974/8/22 ص 73)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب میں تو Detail پوچھ رہا تھا کہ

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ اتنا لکھا ہے کہ بجائے پچاس الماریاں

بھر جاتی ہیں۔

گواہ: میں اس طرف آتا ہوں کہ مطلب یہ ہے اس

اشتہار سے غلط تاثر کچھ لوگوں کے ذہن میں پیدا

ہو گئے ہیں اور یہ ہر ایک سے ہو جاتا ہے۔ میں اس کی وضاحت

کردوں ان کتابوں کے لکھنے کے لئے، ہر ایک شخص اس صحیح نتیجے پر پہنچتا

ہے کہ جو آپ نے لکھا ہوا ہے کیا اس کے حق

میں یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اس گورنمنٹ محسنہ

کا فرزند انہیں، جو شائع ہو رہی تھیں، گورنمنٹ

کے پاس تین دعووں سے گورنمنٹ کی خدمت میں [illegible]

158

(کاروائی 22/8/1974 ص 73)

F.17

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	-74- دیتا ہوں۔ کہ یہ جو رپورٹ دیتے ہیں۔ کہ یہ فتنہ کرنے والا اور بغاوت کرنے والا گروہ ہے۔ غلط ہے۔ ہمارا جہاد کا صحیح اسلامی تصور لوگوں میں پیدا کیا۔ اس لئے اس گورنمنٹ کے خلاف جنہوں نے سکھوں کے مظالم سے نجات دلائی تھی یہ غداری نہیں کریں گے۔ پھر اس کے اندر ایسی پادریوں کی نہایت دل آزار اور توہین آمیز کتابیں جن کے متعلق آپ کہتے ہیں۔ کہ یہ کتابیں ایسی ہیں۔ کہ ان کی اگر مدافعت نہ کی جاتی تو عوض کس قدر مہذبانہ سختی عمل میں نہ آتی تو بعض جاہل جو جلد بدگمانی کی طرف جھک جاتے ہیں صرف یہ (کاروائی 1974/8/22 ص74)

F.18

یہ حصہ درج نہیں کیا	کی عمل میں نہ آئی تو بعض جاہل جو جلد بدگمانی کی طرف جھک جاتے ہیں صرف یہ خیال کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کو پادریوں سے خاص رعایت ہے۔ مگر ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔ بالمقابل کتابوں کے شائع ہونے سے پادریوں کی تحریریں اندر ہی اندر دب گئیں۔ اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ گورنمنٹ عالیہ کو ہر مذہب کے پیرو کی تائید ہے۔ آپ عام آزادی دی، جس سے ہر فرقے کو برابر فائدہ ہو۔ پادریوں کو کچھ خصوصیت نہیں تھی۔ اس میں پھر اگلا پیرا امہات المومنین کا جو ذکر ہے۔ جو نہایت گندی کتاب تھی۔ 159 (کاروائی 1974/8/22 ص74)

F.18

یہ حصہ درج نہیں کیا	اور بڑی بھڑکانے والی تھی، میں نے یہ سٹنی اسلئے کی ہے۔ خود لوگ جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں۔ اُن کے جوش میں آ جاتے ہیں اُن کا تدارک کیا جا سکے۔ پھر آگے لکھتے ہیں نمبر ۲ کے نیچے کہ: مذہب اسلام مسلمانوں کو اجازت نہیں دیتا کہ مقبول القوم نبی کو بھی [illegible] پر کہیں [illegible] بالخصوص علیہ السلام کی نسبت جو بات استحباب مسلمان رکھتے ہیں۔ انہیں جس قدر محبت اور تعظیم سے اُن کو دیکھتے ہیں۔ ہماری گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ میرے نزدیک ایسی فتنہ انگیز تحریروں کو روکنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گورنمنٹ (کاروائی 22/8/1974 ص 75)

F.18

یہ حصہ درج نہیں کیا

کہ گورنمنٹ عالیہ یا تو یہ تجویز کرے اور ہر فریق مخالف

کو ہدایت فرمائیں۔ اپنے حملے کے وقت تہذیب

اور نرمی سے باہر نکلنے نہ پائیں۔ اور صرف ان

کتابوں کی بنا پر اعتراض کریں، جو فریق مقابل

کی مسلم اور مقبول ہوں۔ اور کوئی اعتراض ایسی

مسلم کتابوں پر وارد نہ ہو سکے۔ گورنمنٹ عالیہ

کوئی تدبیر عمل میں لائے۔ اور یہ قانون صادر فرمائے

160

(کاروائی22/8/1974ص75)

F.18

یہ حصہ درج نہیں کیا	-76- کہ صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں اور فریق پر ہرگز حملہ نہ کریں۔ میں دل سے چاہتا ہوں کہ ایسا ہو۔ اور جانتا ہوں کہ قوموں میں صلح کاری پھیلانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں۔ نمبر ۳ جو قابلِ گذارش ہے۔ وہ یہ ہے۔ (کاروائی22/8/1974ص76)

F.18

یہ حصہ درج نہیں کیا	-77- وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لئے ہرگز خطرناک نہیں۔ (جو رپورٹیں جارہی تھیں) اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں ان فرقے کے لئے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالے میں مندرج ہیں ، (کاروائی1974/8/22ص77)

F.18

یہ حصہ درج نہیں کیا	جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ میں چھپ کر عام مریدوں میں شامل ہوا جس کا نام "تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت" ہے ، جس کی ایک کاپی اسی زمانے میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی ، یہ سچ ہے کہ میں کسی ایسے مہدی ، ہاشمی ، قریشی ، خونی کا قائل نہیں ہوں جو دوسرے مسلمانوں کے اعتقاد میں ---------(یہاں سارے مسلمان نہیں مراد ، وہی مراد ہیں جن کا یہ [illegible] اعتقاد تھا) ----- اعتقاد میں بنی فاطمہ میں سے ہوگا اور زمین کو کفار کے خون سے بھر دے گا ، میں ایسی حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھتا اور محض ذخیرہ موضوعات جانتا ہوں ، اور ہاں ، میں ، اپنے نفس کے لئے اس مسیح موعود کا ادعا کرتا ہوں جو حضرت عیسیٰ کی طرح غربت ... کے ساتھ زندگی بسر کرے گا اور لڑائیوں اور جنگوں سے بیزار ہوگا اور نرمی اور صلح کاری اور امن کے ساتھ قوموں کو اس سچے ذوالجلال خدا کا چہرہ دکھائے گا جو اکثر قوموں سے چھپ گیا ہے - میرے اصولوں اور اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگ جوئی اور فساد کا نہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے " -------- (یہاں مسئلہ جہاد سے وہ مراد نہیں جو صحیح مسئلہ ہے ، بلکہ وہ مراد ہے جس کے متعلق پہلے آیا ہے کہ غلط مسئلہ جہاد بعض ذہنوں میں پھیلا ہوا ہے اٹارنی جنرل = وہ تو آگے [illegible] explain ہو جاتا ہے - (کاروائی 1974/8/22 ص 77)

F.18

-78-

گواہ = جو انسان - اگر خود [illegible] ہو جاتا ہے ------ " اول یہ کہ خداتعالیٰ کو

وحدہ لاشریک -------(اپنے اصول بتاتے ہیں) ------- میرے بڑے اصول پانچ ہیں -

اول یہ کہ خداتعالیٰ کو وحدہ لاشریک اور ایک مقدس اور موت اور بیماری اور لاچاری

اور درد اور دکھ اور دوسری نالائق صفات سے پاک سمجھنا =-----(اور یہ فقرہ بڑی کاری ضرب

لگاتا ہے عیسائی مذہب اور ان کے خیالات پر یہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں) ----

دوسرے یہ کہ خداتعالیٰ کے سلسلہ نبوت کے خاتم اور آخری شریعت لانے والا اور نجات کی حقیقی

راہ بتلانے والا حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین رکھنا۔ تیسرے یہ

کہ دین اسلام کی دعوت محض دلائل عقلیہ اور آسمانی نشانوں سے کرنا اور خیالات غازیانہ اور جہاد

اور جنگ، کوشی اس زمانے کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا اور ایسے خیالات کے پابند ---

سید عباس حسین گردیزی * ([illegible] ---- آواز نہ ہیڈ فون میں نہ ٹیپ میں)

------ اور یہ بہت ساری باتیں ہوتی جاتی ہیں جو موضوع سے باہر ہو کر بیان فرما رہے ہیں

(کارروائی 22/8/1974 ص78)

یہ حصہ درج نہیں کیا

F.18

یہ حصہ درج نہیں کیا

Mr.Chairman: May contact the Attorney-General as decided on the very first day.

اٹارنی جنرل = بیٹھ جائیے۔

گواہ = میں شروع کروں۔

اٹارنی جنرل = کر دیجئے۔

گواہ = -------- اور خیالات غازیانہ اور جہاد اور جنگ جوئی کو اس زمانے کے لئے قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا یا چوتھی یہ کہ ایسی گورنمنٹ محسنہ کی نسبت، جس کے ہم زیر سایہ ہیں (گورنمنٹ برطانیہ) مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے اسکی اطاعت میں مشغول رہنا، ---------(law abiding) -------- پانچویں یہ کہ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنا اور حتی الوسع ہر ایک شخص کی دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے رہنا، اور امن اور صلح کاری کا موید ہونا اور نیک اخلاق کو دنیا میں پھیلانا۔ یہ پانچ اصول ہیں جن کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے۔ چوتھے --- (میں بیچ میں چھوڑ دیا ہے) -------- چوتھی گزارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں

163

(کاروائی1974/8/22ص78)

F.18

79 اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز ہیں ، یا اس ملک کے نیک نام رئیس اور ان کے خدام اور احباب یا تاجر اور وکلاء یا نو تعلیم یافتہ انگریزی خوان یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء اور دیگر شرفا ہیں جو کسی وقت سرکار انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب نوکری پر ہیں اور یا ان کے اقارب اور رشتہ دار اور دوست ہیں پانچویں یہ کہ میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسمائے مریدوں روانہ کرتا ہوں ، مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خد خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص سے اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں ، عنایت خاص کا مستحق ہوں - لیکن یہ سب امور گورنمنٹ عالیہ کی توجہات پر چھوڑ کر بالفعل ضرورت استغاثہ یہ ہے کہ مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد ، بداندیش ، جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں ، اس لئے اندیشہ ہے کہ ان کی ہر روز کی مفسدانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کہ وہ تمام (کاروائی 1974/8/22 ص79)	یہ حصہ درج نہیں کیا

F.18

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ درج نہیں کیا</td>
<td>یہاں
شو روز کی مفسد یادہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کہ وہ تمام
جان فشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم اور میرے حقیقی بھائی جن کا تذکرہ چٹھیوں میں آیا
ہے وہ سب ضائع اور برباد نہ ہو جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور
خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے اس بات کا علاج
تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد
اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں ۔ صرف
یہ التماس ہے کہ سرکار ایسے خاندان کی نسبت ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہیں۔
---- (وہ چٹھیاں جو ہیں) ------ وفادار اور جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہیں
جن کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں گواہی
دی ہے ، وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں ------
خاندان ---- ایسا خود کاشتہ پودا خاندان کے متعلق کہا ہے ۔ بڑا واضح ہے یہاں۔
اس خاندان کے اس حصے کے متعلق ، جس کے لئے اپنے ایک الہام میں یہ کہا کہ تیرے آباؤاجداد
سے تیرا تعلق منقطع کر دیا جائے گا اور تجھ سے شروع کیا جائے گا۔
(عربی ---- ینقطع من آبائک و .... منک)
164

(کاروائی1974/8/22ص79)</td>
</tr>
</table>

F.18

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ درج نہیں کیا</td>
<td>
- ۸۰ -
یہ خود کاشتہ پودا بڑا واضح لفظ ہے کہ یہ صرف اپنے خاندان کے لئے کہا ہے ۔
اپنے لئے یا جماعت کے لئے نہیں کہا گیا ۔ ۔۔۔۔۔ "وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے
ہے خیر خواہ ہیں اور خدمت گزار ہیں ۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت
حزم احتیاط
اور [illegible] سے کام لے ۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایت عنایات اور خصوصی
توجہ کی درخواست کریں ۔ اور درخواست یہ ہے کہ تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ۔۔۔۔۔
اتنی درخواست ہے سارے اشتہار میں ۔۔۔۔۔۔ تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری
آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے " ۔۔۔۔۔۔۔۔ آگے وہ نام ہیں ۔۔۔۔۔ دوسرا ۔۔۔
اٹارنی جنرل = میں اس پر کچھ پوچھوں گا ۔ کیونکہ ابھی تک آپ نے لفظ جماعت نہیں
پڑھا ۔

(کاروائی 1974/8/22 ص80)
</td>
</tr>
</table>

F.18

گواہ = اس واسطے = "مجھے اور اپنی جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں – ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے – لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصی توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے – اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل درج کرتا ہوں – ان ساروں کے نام بھی دے رہے ہیں – خصوصی عنایت سے مراد یہ ہے کہ ہماری کوئی بے عزتی نہ کرے – اٹارنی جنرل = نہیں نہیں وہ تو [illegible] ہے .... گواہ = ہاں ہاں – اٹارنی جنرل = یعنی ہماری سے مہمان [illegible] کے خاندان کی بے عزتی ہو سکتی ہے اور جماعت کی بھی کیونکہ دشمن استعمال کر رہے ہیں –........ گواہ = نہیں نہیں۔ (کاروائی 1974/8/22 ص80)	"ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔" تحریر نہیں کیا۔(تاریخ قومی دستاویز صفحہ 213)

F.18

درج ذیل جملہ میں سے خط کشیدہ الفاظ اپنی طرف سے افتراء کر کے لکھ دئے ہیں۔

’’محسن گورنمنٹ سے منتوں اور خوشامدوں کے ساتھ ‘‘فہرست میں درج احباب کے لئے خصوصی عنایت کا تقاضا کر رہے ہیں۔

اٹارنی جنرل = ... اور نام جماعت کی لسٹ دے رہے خاندان کی لسٹ دے رہے ہیں جماعت کی لسٹ دے رہے۔

گواہ = آپ نے صحیح فرمایا۔

اٹارنی جنرل = دیکھیں ناں اس واسطے ....

گواہ = ہاں ہاں آپ نے صحیح فرمایا لیکن جہاں خود کاشتہ لکھا وہ صرف اپنے اس خاندان کے متعلق لکھا جس سے متعلق ہو چکے ہیں آپ۔

اٹارنی جنرل = تو ٹھیک ہے ... ذہین میں اس واسطے ....

گواہ = لیکن یہاں دیکھیں ناں یہاں بھی عنایت اور خصوصیت سے توجہ کی درخواست اور وجہ یہ ہے یہ وجہ ہماری آبرویزی کے لئے کوئی شخص دلیری نہ کرے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگا۔

اٹارنی جنرل = میں تو یہی ... مرزا صاحب مجھے تعجب اس بات کا تھا جو میں صبح عرض کر رہا تھا کہ آپ اس گورنمنٹ کو محسن گورنمنٹ کہتے ہیں کہ یہاں قانون ہے انصاف ہے۔

گواہ = وہ کہاں رسالہ ہے۔

(کاروائی 1974/8/22 ص81)

F.18

اٹارنی جنرل = نہیں قانون کے انسانی ہے اس کے بعد اتنا زیادہ بتانے کے لئے کہ ہمارے خاندان نے اتنی خدمت کی ہے اس لیے خدا کے لیے ہماری آبرو کو بچایا جائے ۔ یہ گورنمنٹ اس قابل تھی کہ اس کی تعریف کی جاتی وہاں اتنی منتوں کے بعد خوش آمدن کے بعد یہ کہہ دیں کہ بخشش ہمیں دیجئے۔

گواہ = اس کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں یہاں ۔

اٹارنی جنرل = تو یہ تو گورنمنٹ اس قابل نہیں کہ اطاعت کرو جس کی ۔ یہ تو ڈیوٹی تھی اس گورنمنٹ کا فرض تھا گورنمنٹ کا کہ ہر Citizen کی ....

گواہ = یہ تو حکومتیں کبھی کبھی اپنے فرائض کو بھول بھی جایا کرتی ہیں ہمیشہ ہی۔

اٹارنی جنرل = نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں ۔ ہمیں ان حالات کا اندازہ نہیں ممکن ہے کہ وہ کیسے حالات سے گزرے ہیں کیا [illegible] ہے میں اس میں نہیں کہہ رہا کچھ۔

166

(کاروائی 22/8/1974 ص 81)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	82- گواہ = وہ تو اگر وہ کرشی اس وقت ہوں نان تو بتائیں گے آپ کو کہ سکھ کس قدر مظالم ڈھایا کرتے تھے ۔ اٹارنی جنرل = ہاں جی وہ تو ٹھیک ہے میں Historical background سمجھ رہا ہوں اسی واسطے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ چیز ہے جس سے تعجب ہوتا ہے ۔ گواہ = صرف یہ مطالبہ کیا ہے کہ بے وجہ آبروریزی پر دلیری نہ دکھایا کریں اور بے وجہ آبروریزی کی دلیری جھوٹ مخبری کے جو حکومت کو کی جا رہی تھی ۔ اٹارنی جنرل = ہاں جو تھا .... گواہ = اگر اجازت ہو تو میں یہ ایک رسالہ بھی .... اٹارنی جنرل = ہاں جی دیجئے ۔ گواہ = ... داخل کرانا چاہتا ہوں اس میں اور بھی دوسروں کے حوالے ہیں بہت سارے ۔ (کاروائی 1974/8/22 ص 82)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	اٹارنی جنرل = مرزا صاحب یہ ۳۲۰ صفحے پر .... گواہ = جی .... اٹارنی جنرل = اسی خط کے ۳۲۰ صفحے پر کتاب میں جو خط ہے .... گواہ = جی......... اٹارنی جنرل = جو کہ آپ نے کچھ portion پڑھ لیا میں آپ کی توجہ کچھ اور lines کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے وہ نہایت بے وثوقی سے اپنی گورنمنٹ محسنہ کے ساتھ سے ایسے ایسے طور سے صاف دل اور سچے خیر خواہ نہیں ہو سکتے تھے جو صاف دلی اور خیر خواہ ی شرط ہے بلکہ بسبب جاہل ملاؤں کے ورغلانے کی وجہ سے شرائط اطاعت اور وفاداری کا پورا جوش یہاں نہیں رکھتے کہ شرائط اور وفاداری کا پورا جوش نہیں رکھتے تھے تو میں نے وہ کسی بناوٹ ر ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقاد سے تحریک کی کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ڈالی د سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی جو درحقیقت ان 167 (کاروائی 22/8/1974 ص82)

F.18

| حضرت صاحب کا یہ جواب بھی تحریر نہیں کیا۔
(تاریخ قومی دستاویز صفحہ 213-214) | -83-
کی مقصد ہے سچی اطاعت اختیار کرنی چاہیے ۔ مرزا صاحب میرا جو سوال تھا صبح ....
گواہ = جی ....
اٹارنی جنرل = ... اس کے لیے میں نے کافی وقت لیا ہے اور پھر میں اس کی طرف آنا چاہتا ہوں ۔ میں نے کہا کہ یہ خط اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جو بھی عیسائیوں نے اسلام پر حملے کیے اور آنحضرت کی شان میں گستاخیاں کیں یا مرزا صاحب نے جواب جہاد کے جذبے میں یا ایمان کے جوش میں نہیں دئیے بلکہ انگریزوں کی اطاعت ان کی گورنمنٹ کو برقرار رکھنے کے لیے اس کو برقرار رکھنے کے لیے وحشی مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لے اس لیے انہوں نے یہ سب کچھ کیا یہ میرا سوال تھا ۔
گواہ = نہیں اس میں تو یہی لکھا ہوا ہے جو میں نے ابھی بتایا ہے وہاں ۔ آپ یہ لکھتے ہیں اس میں جہاں آپ نے پڑھا ہے وہاں اس سے چند سطریں پہلے اور اس ارادہ اور قصد کی اول وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بصیرت بخشی اور اپنے پاس سے مجھے ہدایت فرمائی کہ میں ان وحشانہ خیالات کو سخت نفرت اور بیزاری سے دیکھوں جو بعض نادان مسلمانوں کے دلوں میں مخفی ہے ....
اٹارنی جنرل = نہیں جو وہ ٹھیک ہے ۔
(کاروائی 1974/8/22 ص 83) |

F.18

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا</td>
<td>
گواہ = ... اور جہاد کی جو اصل تعلیم ہے اسلام کے اندر اس کا پرچار کروں ۔

اٹارنی جنرل = اسلام کی تعلیم یہ ہے جہاد کی کہ انگریزوں کی اطاعت کرو سچے دل سے کروں محبت سچے دل سے کروں یہ بار بار کہہ رہے ہیں ....

گواہ = ہاں اس زمانے کے ....

اٹارنی جنرل = Historical background ہوگا اس کا یہ بھی ۔

گواہ = بات یہ ہے کہ ہم نے سکھوں کے مظالم نہیں سہے۔

اٹارنی جنرل = نہیں نہیں یہ درست فرما رہے ہیں آپ لیکن ....

گواہ = اس زمانے کے لوگ بڑے بڑے سمجھدار علماء جو سکھوں کے جبر تلے تھے ان اس تدبر میں پکڑ بازو
[illegible] ان سب نے یک زبان ہو کر [illegible] خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ انگریز نے [illegible]

170

(کاروائی 1974/8/22 ص83)
</td>
</tr>
</table>

F.18

	- 84 - نجات دلائی۔ اٹارنی جنرل: مرزا صاحب بجا فرماتے ہیں میں اس کو question نہیں کر رہا۔ سکھوں نے بڑے ظلم کیے اس میں کوئی dispute نہیں ہے۔ اذانیں بند کرائیں اس میں کوئی Dispute نہیں ہے۔ انگریزوں کی حکومت اس کے بعد آئی وہاں اچھا کی گورنمنٹ تھی سکھوں کے مقابلے میں اس میں Dispute نہیں ہے کسی کو۔ سوال میرا صرف اتنا تھا کہ ایک تو مشنریوں کے خلاف کیا کس جذبے سے کیا کہ یہ اچھی گورنمنٹ ہے اس کو مضبوط کیا جائے یہ جذبہ تھا اس کی اطاعت کی جائے دوسری بات کہ وہ مہدی ہیں۔ مہدی آتے ہیں، مہدی نے سور کو ختم کرنا ہے صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے۔ یہ انگریز جو صلیب لے کر یا سور کو پالنے والا آیا اور سور کو کھانے والا آیا اور وہ کہتے ہیں اس کی اطاعت کرو اور ایران تک افغانستان تک مصر تک اسی کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس صدی میں اور اس صدی میں کتنا فرق ہے یہ چیز میں لا رہا ہوں آپ کے سامنے یہ جو ہے نا ....
	(کاروائی 1974/8/22 ص 84)

F.18

گواہ:۔ جہاں جہاں .... جہاں ہے وہ رسالہ ذرا واپس دے سکتے ہیں یہ جو میں نے ابھی داخل کروایا تھا اس میں نواب صدیق خان حسن صاحب نے موائد الفوائد میں یہ حوالہ ہے ان کا، نہایت خوبی اور تحقیق سے بیان فرماتے ہیں کہ جیسے اور کتابیں ہندوستان سے لے کر مصر اور استنبول تک اور پشاور سے لے کر تہران تک تقسیم ہوگئیں ویسے ہی یہ کتاب بھی جا بجا پہنچے گی یہاں بھی ہے جہاد کی مخالفت اور انگریز کی اطاعت میں۔ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہم زمانے کے لحاظ سے اس context سے جدا ہو جاتے ہیں تو ہمارے لیے مشکل ہو جاتا ہے ان باتوں کا سمجھنا۔ اٹارنی جنرل:۔ نہیں وہ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں مگر چونکہ میں نے یہاں ایک اور چیز نوٹ کی میں نے توجہ نہیں دلائی کیونکہ مجھے کچھ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب کہتے ہیں چوتھی گذارش یہ ہے کہ جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں اکثر ان میں سے سرکار انگریزی کے معزز عہدے پر ممتاز اور ملک کے نیک نام رئیس ان کے خدام احباب یا تاجر یا وکلاء یا نو تعلیم یافتہ انگریزی خوان اور ایسے نیک نام علماء اور فضلاء ..... مطلب یہ ہے کہ یہ غریب ہی نہیں تھے بڑے بڑے آدمیوں کو ہی پسند کرتے تھے کہ ان کے ساتھ ہوں یہ تاثر پڑتا ہے اور آج کل تو ہر ایک کہتا ہے کہ میرے ساتھ غریب ہوں میرے ساتھ ...... میں ان کا نہیں ہوں یہ کہتے ہیں ہوں تو بڑے بڑے آدمیوں کا نہیں ہوں۔ 161 (کاروائی1974/8/22ص84)	اس جگہ مولوی صاحب نے صرف یہ جملہ درج کیا ہے۔ ’’نواب صدیق حسن خان اور دوسروں نے انگریز کی حمایت نہیں کی۔‘‘ (تاریخ قومی دستاویز صفحہ214)

F.18

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا</td>
<td>
گواہ = یہ بڑے بڑے آدمیوں کی تعداد کتنی ہے اس میں ؟
اٹارنی جنرل = تین چار سو کے قریب دیا ہے اس میں ۔
گواہ = کئی ہزار میں ....
اٹارنی جنرل = اور پھر انہوں نے ignore کر دیا ہے
گواہ = نہیں نہیں کئی ہزار آدمیوں میں سے ان کا انتخاب کیا گیا جن کا ذکر حکومت کر متوجہ کر سکتا تھا ....
اٹارنی جنرل = ہاں یہ ہو سکتا ہے ۔
گواہ = یہ نہیں کہ اپنا کوئی اس میں ......
اس زمانے میں تو ....
(کاروائی 1974/8/22 ص85)
</td>
</tr>
</table>

F.18

گواہ = ہاں ہاں ....

اٹارنی جنرل = ابھی وہ جو مرزا صاحب آپ نے ......

گواہ = ابھی ایک رہتا ہے تین آپ نے پڑھے تھے ہاں ......

اٹارنی جنرل = اسی ضمن میں ؟

گواہ = نہیں یہ تو ختم ہو گیا ۔ نہیں ۔۔ اس میں آپ نے تین چیزیں پڑھی تھیں صبح یا اگر آپ کہیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔

اٹارنی جنرل = یہ تو آ چکا ہے جی کافی میں تو چاہتا تھا کہ وہ جو آپ نے کوئی جواب تیار کیا تھا وقت کم ہو گیا ہے سپیکر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ important چیز ہے اسے جتنا آپ مختصر کر سکیں ۔

گواہ = جی ٹھیک ہے ۔

اٹارنی جنرل = وہ چونکہ important ہے آپ نے کہا تھا کہ ......: پر کچھ فرمائیں گے ۔

گواہ = ہاں ہاں ۔ تاریخ احمدیت ہماری جو گندگی ہے اس پر یہ ایک طائرانہ نظر ہے مرتب

172

(کاروائی 1974/8/22 ص85)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	-86- موٹی چند باتیں لی گئی ہیں - شروع کیا ہے میں نے اسے ۱۸۸۲ - ۱۸۸۰ جو براہین احمدیہ کی تصنیف کا زمانہ ہے مسلمانوں میں وحدت کے قیام کی ایک تحریک اس زمانے میں آپ نے کی مسلمانوں میں وحدت کا قیام یہ میں ذرا عنوان پڑھ دیتا ہوں تاکہ اس سے .... اٹارنی جنرل = آپ brief کر دیں باقی فائل کردیں - گواہ = ہاں ہاں -.. ذہن میں پہلے موعنوان پڑھ دوں گا پھر ایک ایک حوالہ دیتا چلا جاؤں گا اسے brief کر دوں گا- دو قومی نظریہ کی تائید یہ ۸۰ اور ۸۲ کے درمیان جنگ مقدس ۱۸۹۳ جس کے اوپر بعض دفعہ اعتراض بھی ہو جاتا ہے اس کی Historical Background ہے وہ بھی دلچسپ ہے اور وہ بتاتی ہے کس طرح آپ جان ہوکر دوسروں کے ساتھ جب اسلام کی دفاع اور اسلام کی حفاظت کا سوال ہوتا تھا تڑپ اور آپ کی جماعت احمدیہ کھڑی ہوتی تھی - یہ ۱۸۹۳ میں پیشگوئی پنڈت لیکھ رام جو احمدیوں پر حملہ آور نہیں بلکہ وہ بڑا الصیاد ماغ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوتے تھے - وہ موسی کے دفاع اور مذہبی عقائد کے متعلق آئینی تحریک ۱۸۹۵ - ۱۸۹۶ میں یہ سوال اٹھا تھا - کہ جمعہ کی دقت ہے - ان مسلمانوں کو جو حکومت کے دفتروں میں کام کرتے ہوں انہیں جمعہ کی تعطیل دی جائے یا ان کو رخصت دی جائے - (کاروائی 1974/8/22 ص86)

F.18

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا</td>
<td>یہ ۱۸۹۶ میں اٹھا اور آپ نے تحریک کی اور سارن کے ملاتف ملکر یہ کوشش کی گئی اور ۱۸۹۶
مین ہی ایک غیر مسلم تنظیم کی طرف سے جلسے اور مذہب کا انعقاد کیا گیا ۔ اور اس مین جو
مسلمانوں کی طرف سے ایک کامیاب لیکچر ہے ۔ وہ صرف اس وقت آیا ۔ میں صرف اس کا
پس منظر بتاؤں گا ۔ ۱۹۰۰ میں پھر ایک بشپ جارج الفرڈ لانسرائے شخص ہے ۔ وہ بڑی
پر حملہ آور تھا اور نہایت گندا ذہین تھا ۔ اس کا آپ نے سارے مسلمانوں کی طرف سے
مقابلہ کیا ۔ اور اس کو یہاں بنگ بھاگنا پڑا۔

اور پھر ہم آتے دین ۱۹۰۲ میں ڈاکٹر جان Alexander ڈوئی امریکہ کا رہنے
والا تھا اپنے آپ کو خداوند کا یسوع کہلاتا تھا ۔ اس نے کہا تھا کہ دنیا میں اسلام

173

(کاروائی 1974/8/22 ص 86)</td>
</tr>
</table>

F.18

-87-

کو مٹا دوں گا - یہ اعلان کیا - اس کے مقابلے میں آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی سے علم پاکر پیشگوئی کی کہ اللہ تعالی نے کہا کہ جو اسلام کو مٹانا چاہتا ہے اس کو ذلیل کرکے نیست و نابود کر دیا۔

۱۸۱۰ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مسلم پریس ایسوسی ایشن کے قیام کی تحریک کی گئی

۱۹۱۱ میں جماعت احمدیہ پریس کی طرف ۱۹۱۱ میں پریس کی طرف مسلم لیگ کی تائید کی گئی۔

اٹارنی جنرل = ۱۹۰۶ میں مخالفت بھی کی گئی - مرزا صاحب آپ ایک ادارہ چھوڑ گئے ہیں - ایک کمشنر صاحب ان کو ملنے کے لیے آتے ہیں ....

گواہ = وہ میں دیکھ لیتا ہوں - میرے ذہن میں ہے ٹھیک ہے یہ ثبوت میں ہے میرے اوپر جس کی مرضی ہے اعتراض کرے - لیکن چیک ہونے والی ہے پھ بھی آپ کو ان کی کیسی Version ملی ہے - ۱۹۱۰ میں مدرسہ الہیات کیلیے امداد کی اس وقت مسلمانوں نے ایک مدرسہ کھولا تھا اور اس کی کوشش کی گئی - ۱۹۱۸ میں مسلمان ہند میں بہت بڑے پیمانے پر کروڑوں چراغ جلا کر جشن فتح منا رہے تھے ان کی خوشی میں جماعت احمدیہ شریک ہوئی۔

(کاروائی 1974/8/22 ص87)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

Mr. Chairman: We break for Maghreb Prayers to reassemble at 7.30 p.m. The Delegation is permitted to withdraw till 7.30 p.m. The honourable Members may keep sitting.

(At this stage the Delegation left the Hall).

Mr. Chairman: Yes, Mr. Law Minister.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Sir, although I have nothing to do with the issue, but it is a matter of public importance and Prime Minister has directed me to bring it to the notice of the National Assembly of Pakistan as what has happened at Tarbela. Since National Assembly is not in session and there will be a lot of speculation, I would suggest that permission may be given to me to say something and this may be reported as part of the proceedings of the Assembly.

Mr. Chairman: You have to say today?

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: It is a matter of great importance.

Mr. Chairman: If today, then we will hold the session after Maghreb Prayers.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: If you permit.

Mr. Ghafoor Ahmad: We can meet as Assembly.

Mr. Chairman: If it is of that importance, after Maghreb we will convert it into National Assembly.

Mr. Abdul Hafeez Pirzada: Because already I have said something today at Tarbela.

Mr. Chairman: There would not be any Reporter in the Gallery. We will supply the statement to the Press. Any honourable Member has any objection?

Members: No.

Mr. Chairman: So, after 7.30 we will meet as National Assembly.

(کاروائی 22/8/1974ص88)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	- 120 - 89 But we will call the Delegation after that. They may be informed that they will be called at 8.00 p.m. Mr. Abdul Hafeez Pirzada: All right, Sir. Mr. Chairman: Otherwise in the morning Mr. Law Minister - tomorrow morning Senate is meeting. We are not meeting tomorrow morning. Mr. Abdul Hafeez Pirzada: This is of importance. Therefore, I have to inform the House. Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet at 7.30 p.m. as National ASSEMBLY. The Special Committee adjourned to meet at half past seven as National Assembly. --- The Special Committee re-assembled after National Assembly meeting, Mr. Chairman, Sahibzada Farooq Ali, in the Chair. (کاروائی 1974/8/22 ص89)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

Mr. Chairman: I will request the honourable Members to be in their seats. We are starting the proceedings of the Committee of the Whole House. I will request the honourable Members to be attentive.

(The delegation enters the Hall)

Mr. Chairman: Yes Mr. Attorney-General.

A.G.: Mirza Sahib will continue to reply to that question.

گواہ – جی ہاں میں شروع کررہا ہوں –

اٹارنی جنرل – جو آپ پہلے سنا رہے تھے –

گواہ – میں ایک فقرہ پہلے کہوں گا میں آپ کا بڑا ممنون ہوں کہ ایک عالم لیڈ مارک رہ گیا تھا آپ نے مجھے یاد کرا دیا – ۱۹۰۶ء

اٹارنی جنرل – ہوں یہ وہ اس وقت میری اتھارٹی ہے –

گواہ – ہاں وہ میں نے نوٹ کر لیا – وہ میں نے پڑھا اس پر شکریہ ۱۵ – عالشیر لجنة اسلامیہ نیز

176

(کاروائی 1974/8/22 ص89)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	- ۹۰ - کا مشورہ - ۱۹۲۰ - ترکی اور جہاد کے حقوق کی حفاظت ۱۹۲۱ء تحریک شدھی اور مجاہدین احمدیت کے کارنامے ۱۹۳۳ء خدمات ملک شام کیلئے جہاد ۱۹۲۷ء سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے فنی تحریک اور ابتداء ۱۹۲۸ء - مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ ، نہرو رپورٹ مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ سائمن کمیشن رپورٹ پر تبصرہ اور ہندوستان کے مسئلہ کا سیاسی حل ۱۹۳۰ء قضیہ فلسطین اور جماعت احمدیہ کی مساعی ۳۸ ، ۱۹۳۹ء آزادی ہند اور قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی ۲۰ ، ۴۷ ، ۲۵ انڈونیشیا کی تحریک آزادی ۳۳ (چیئرمین مسز اشرف خاتون عباسی کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں) اور جماعت احمدیہ ۱۹۴۶ء پاکستان کے روشن مستقبل کیلئے امام جماعت احمدیہ کے چند لیکچر ۱۹۴۷ء فرقان الثقلین ۱۹۴۸ء چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ، چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اسلامی خدمات -۱۹۴۷ء اور ۴۲ یہ عنوان ہیں یہ ایک طائرانہ نظر جو ہوتی ہے کس طرح ہر موقع پر جماعت احمدیہ افراد اور دوسرے جو تھے مختلف فرقوں کے افراد انہوں نے ایک جان ہو کر اسلام کے جو مسائل تھے ان کو حل کرنے کی کوشش کی - اس میں ایک وہ کشمیر کا مسئلہ یہاں وہ لکھنے سے رہ گیا ہے ویسے وہ نوٹ تیار ہیں - جو کشمیر کی جو تحریک کشمیر ہے - وہ ۱۹۳۱ء ۳۲ ، ۳۳ کی ہے (کاروائی 1974/8/22ص90)

F.18

ہے۔ ویسے وہ نوٹ تیار ہیں ۔ جو کشمیر کی جو تحریک کشمیر ہے ۔ وہ ۱۹۳۱ء ۳۲، ۳۳ کی ہے
اور وہ بھی مسلمان کے خلاف ایک ظالمانہ رویہ کے جہاد تھا کے خلاف جہاد تھا اور اس نے
سب کی ساتھ ملک کے جماعت احمدیہ نے بھی اس کا کام کیا جو سب کی نظر میں پسندیدہ تھا ۔ اس
وقت اور وہ حوالے یہاں موجود ہیں براہین احمدیہ بانئی سلسلہ احمدیہ نے اسوقت ایک ہی جب بھی
مسیح مہدی ہونے کا دعوی نہیں کیا تھا ۔ اس کے چار حصے ہیں ۱۸۸۸، ۸۳ میں یہ شائع ہوئی ۔
اس پر صرف ایک اقتباس میں پڑھوں گا ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ، ایڈوکیٹ اہل حدیث
نے براہین احمدیہ کے متعلق لکھا ۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے
ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں ۔ (عربی) ،
اور اس کا مؤلف بھی اسلام کے مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ۔
جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے ہمارے ان الفاظ ... کو کوئی ایشیائی مبالغہ
سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً

۱۷۷

(کاروائی 1974/8/22 ص 90)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا گیا

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

-91-

آریا و برھمن اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو ۔ دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی
کریں جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی ، لسانی کے علاوہ مالی نصرت کا بیڑا اٹھا لیا ہو
اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوی کیا ہو اور جسکو وجود
الہام کا شک ہو وہ میرے پاس آکر تجربہ مشاہدہ کرلیں اور اس تجربہ مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا بھی چکھا
دیا گیا ہو ۔ رسالہ اشاعت سن جلد ہفتم نمبر ۲ اور گیارہ ۔ یہ اس کے بعد دو تین حوالے اور ہم
نے لئے تھے لیکن میں نہیں پڑھونگا چونکہ وقت نہیں رہا ۔ صرف یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ بعد میں
مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی علیحدہ ہوگئے یا دوستی ہٹ گئی اور مخالف ہو گئے ۔ لیکن اپنی
ساری زندگی میں جہاں تک مجھے یاد ہے ۔ میں دوستوں سے مشورہ کرلوں مولوی محمد حسین بٹالوی
نے اپنے اس بیان کی تردید نہیں کی کہ یہ کتاب واقعی ایسی ہے کبھی تردید نہیں کی ۔ یہ لمبے ہیں
میں بالکل ایک حوالہ کے ...... تا کہ وقت ضائع نہ ہو ۔

(کاروائی 1974/8/22 ص 91)

F.18

اٹارنی جنرل ۔ فائل کردے کیلئے ۔

گواہ ۔ ہاں ہاں ۔ یہی میں نے کہا صرف ورق الٹنے کی اجازت دے دیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ صرف Gist سنا دیجئے اس پر

گواہ ۔ بالکل ایک حوالہ کے بیان کرونگا ۔ دوسرے مسلمانوں میں وحدت کا قیام خدا تعالی چاہتا ہے

یہ بانی سلسلہ کے الفاظ میں " خدا تعالی چاہتا ہے ان عام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں

میں آباد ہیں ۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں تو حید کی طرف کھینچیں

اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کریں " یہ تو دعوی تھا جو اس کے حق میں ایک چھوٹا سا تین

سطروں کا حوالہ یہ ہے کہ مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر " زمیندار " نہیں ایک وقت میں زمیندار

بند ہوگیا تھا تو انہوں نے ستارہ صبح کے نام سے اخبار زمیندار کی بجائے نکالا تھا ۔ ۸/ دسمبر ۱۹۱۶ء

میں یہ ویسے حوالہ خان کابلی مارچ ۱۹۳۷ " اخبار کا حوالہ ۸-۱۲-۱۹۱۶ " ہے ۔ جناب مرزا غلام احمد

صاحب قادیانی کی زندگی کا ایک بڑا مقصد آپ کے متعدد دعاوی کے لحاظ سے جو عہد تحریر میں آ چکے

ہیں وحدت میں قائم کرنا تھا باقی میں حوالے چھوڑ رہا ہوں یہ ایک اور عنوان کے ماتحت وہ ۱۹۰۷ء

تھا ۔ وہ میری غلطی تھی وہ تیسرے نمبر پر آیا ہوا ہے ۔

(کاروائی 22/8/1974ص 91)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

92-

اٹارنی جنرل ۔ ایک فقرہ تو آپنے پڑھ دیا تھا ۔

گواہ ۔ نہیں نہیں یہ یہاں سے نکال کر دوسری جگہ جلد دینگے ۔ ۱۸۹۳ء میں یہ ایک عجیب واقعہ ہوا ۔ وہ یہ کہ جنڈیالہ ضلع امرتسر میں عیسائیوں کا سنٹر تھا اور کافی بڑا بہت کام کرنے والا تھا ۔ انکے وہاں عام مسلمانوں کے ساتھ احمدی نہیں ہیں ۔ انکے ساتھ ہر وقت بحث رہتی تھی آخر ایک دفعہ عیسائیوں کی طرف سے وہاں کے عام مسلمانوں کو یہ کہا گیا کہ روز ہم ایک دوسرے کے متعلق باتیں کرتے رہتے ہیں ایک مناظرہ ہو جائے ۔ چنانچہ یہ مسیحیان جنڈیالہ ضلع امرتسر نے مسلمانوں کو مندرجہ ذیل خط لکھا ۔ یہ عیسائیوں نے خط لکھا " بخدمت شریف محمد بخش صاحب و جملہ شرکاء اہل اسلام جنڈیالہ ۔

جناب من ۔ بعد سلام کے واضح رہے ۔ واضع رائے شریف ہو کہ چونکہ ان دنوں میں قصبہ جنڈیالہ میں مسیحیوں اور اہل اسلام کے درمیان دینی چرچے بہت ہوتے ہیں اور چند صاحبان آپ کے ہم مذہب دین عیسوی پر حرف لاتے ہیں ۔ کئی ایک سوال جواب کرتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں ۔ نیز اس طرح سے مسیحیوں نے دین محمدی کے بارے میں کئی تحقیقاتیں کیں ہیں اور مبالغہ از حد ہو چلا ہے راقم رقیمہ ہذا کی دانست میں طریقہ بہتر اور مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک جلسہ عام کیا جائے جس

(کاروائی 1974/8/22 ص92)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

[illegible] اور مبالغہ از حد ہو چلا ہے
راقم رقیمہ ھذا کی دانست میں طریقہ بہتر اور مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک جلسہ عام کیا جائے جس
میں صاحبان اہل اسلام بمع علماء و دیگر بزرگان دین کے جن پر ان کی تسلی ہو موجود ہوں اور اسی
طرح سے مسیحیوں کی طرف سے بھی کوئی صاحب اعتبار پیش کیے جائیں تاکہ جو باہمی تنازعے ان دنوں میں
ہو رہے ہیں خوب فیصل کیے جائیں اور نیکی اور بدی اور حق اور خلاف ثابت ہو جاویں ۔ لہذا چونکہ
اسلام جنڈیالہ کے درمیان آپ صاحب ہمت کئے جاتے ہیں ۔ جن کو مخاطب کیا ہم آپ کی خدمت میں از
طرف مسیحیان جنڈیالہ التماس کرتے ہیں کہ آپ خواہ خود یا اپنے ہم مذہبوں سے مصلحت کرکے ایک وقت مقرر
کریں ۔ ہم بھی وقت سیں پر مشغل شریف میں کسی اپنے کو پیش کریں گے ۔ الراقم مسلمان جنڈیالہ ان
دستخط مارٹن کلارک امرتسر مسلمان جنڈیالہ کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں عیسائیوں
کے ساتھ مباحثہ کرنے کی درخواست الحمد اللہ نحمدہ و نصلی علیہ رسول الکریم ۔ حضرت جناب [illegible]
مجدد الرجب خادم اجل ۔ حامی دین رسول حضرت غلام احمد صاحب ۔ از طرف محمد بخش ۔

۱۷۹

(کاروائی 22/8/1974 ص92)

F.18

السلام علیکم ۔ گزارش یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے قصبہ چنڈیالہ میں کے عیسائیوں نے بہت شور و شر
برپا کیا ہوا ہے ۔ بلکہ آج بتاریخ ۱۱/اپریل ۱۸۹۳ ۔ عیسائیوں چنڈیالہ نے معرفت ڈاکٹر مارٹن کلارک
صاحب امرتسر بنام فدوی بذریعہ رجسٹری ایک خط ارسال کیا ہے جسکی نقل خط ھذا کی دوسری طرف
واسطے ملاحظہ کے پیش خدمت ہے ۔ عیسائیوں نے بڑے زور شور سے لکھا ہے اہل اسلام چنڈیالہ اپنے
علماء و دیگر بزرگان دین کو موجود کرکے ایک جلسہ کریں اور دین حق کی تحقیقات کی جائے ورنہ آئندہ
سوال کرنے سے خاموشی اختیار کریں ۔ اس لیے خدمت با برکت میں عرض ہے ۔ چونکہ اہل اسلام اکثر
کمزور اور مسکین ہیں اس خدمت شریف عالی میں ملتمس ہوں کہ آنجناب للہ اہل اسلام چنڈیالہ کی
امداد فرماؤ ورنہ اہل اسلام پر دھبہ آجائے گا نیز عیسائیوں کے خط کے ملاحظہ فرماکر بتحریر فرمادیں کہ
ان کو جواب خط کا کیا لکھا جاوے ۔ جیسا آنجناب ارشاد فرمادیں ویسا عمل کیا جاوے گا ۔ اس عرصہ
میں جب یہ خط و کتابت ہورہی تھی بعض علماء کی طرف سے مارٹن کلارک کو یہ کہا گیا کہ یہ شخص
جو جنڈیالہ کے مسلمان تمہارے مقابلے میں عیسائیوں کے مقابلہ میں لارہے ہیں ان کو تو مولوی کافر کہتے ہیں
یہ اسلام کی نمائندگی نہیں کر سکتے ۔

(کاروائی 1974/8/22 ص93)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

اٹارنی جنرل ۔ عبداللہ آتھم آگیا تھا ۔ اور یہاں سے مرزا صاحب چلے گئے تھے ۔

گراہ ۔ اس سے پہلے بہت کچھ تھا جو مخفی ہے وہ ذرا سامنے آئے تو مزا آتا ہے ۔ دونوں مذاہب کے مقابلے کا یہ پاندہ صاحب نے مولویوں کو خط لکھنے شروع کیے کہ پادریوں سے اسلام کی صداقت پر بحث کیلئے جنڈیالہ تشریف لائیں ۔ پاندہ صاحب مولویوں کے جواب کے منتظر تھے کہ دیکھیں مولوی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں ۔ اس میں دو ہفتے گزر گئے ۔ مولوی صاحبان نے پاندہ صاحب کو جواب دیا کہ ہمارے واسطے رہائش سفر خرچ آمدورفت اور کھانے پینے کا کیا انتظام کیا ہے ؟ اور بعد جلسہ ہمیں رخصانہ کیا ملے گا وغیرہ وغیرہ ،، اس کو میں چھوڑتا ہوں ۔ اسوقت وہ ڈر گیا مارٹن کلارک کو ذرا مایے سامنے اس کی پیش کیا جا رہا ہے ۔ بانی سلسلۂ احمدیہ کو اسپر محمد بخش صاحب نے یہ لکھا ۔ اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ہے اس میں یہ لکھتے ہیں ڈاکٹر ہنری کلارک کو ....

بخدمت شریف جناب ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک میڈیکل مشن امرتسر

بعد سلام کے واضح ہو خط آنجناب کا بذریعہ رجسٹری پہنچا تمام کیفیت معلوم ہوئی بموجب ...

180

(کاروائی 1974/8/22 ص93)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	-94- حال اسلام جنڈیالہ ۔ مرزا غلام احمد واسطے مباحثہ کے پیش کیا جنکو آپ بخوشی منظور کرچکے تھے اور مباحثہ شرائط روبرو قرار پا چکی ہے ۔ بعد چند روز حجت نکال کر دافع الوقتی کرنا چاہتے ہیں لیکن اپنے حق میں کیا تصور کیا جائے بلا سوچے سمجھے بجائے مسائل فروعی کو حجتاً پیش کیا ہر مذہب میں ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے ۔ آپ کن صاحب کے خیالوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اور اس اسلام سے آپ محض ناواقفی سمجھتے ہیں ۔ اگر کوئی واقعہ ہو تو اسے ہر گز تحریر نہ کرتے ۔ آپکو اسلامی فتوے آتے ہیں صرف مباحثہ سے دل چرانا چاہتے ۔ علماء اسلام اور دیگر علماء مذاہب میں اختلافات رہا کرتے ہیں ۔ دیکھو اولاً مقلد غیر مقلدوں کو بے دین کہتے ہیں اور آگے انہوں نے لکھا ہے انکے متعلق لکھتے ہیں میں خود فائل کرا دونگا ۔۔۔۔ میں مفہوم لے رہا ہوں الفاظ داخل کرادونگا ۔ اب بھاگنا چاہتے ہو ہمارے فرقوں سے لڑتے رہے ہو آپس کے اختلافات کا ذکر کر دیا انہوں نے یہاں ۔ سنو اولاً کافر ہو ہوتا ہے جو خدا کو نہیں مانتا ۔ دوئم اسکے نبی سے منکر ہو نبی سے دشمنی کرے ۔ نبی کے کلام دوازدہ سے نفرت کرے ۔ مرزا غلام احمد کلمہ بھی پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے نماز پڑھتے تھے ۔ (کاروائی 1974/8/22 ص 94)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

-95-

فرض منصبی کو ادا کیا۔ مین مسلمانوں کی طرف سے خاص طور پر ان کا شکر گزار ہون انہوں نے تمام مسلمانوں کی طرف سے اسلام پر حملوں کا (جواب ادا) کیا۔ یہ در اصل ان کے متعلق ہے۔

اسکے بعد ہم آتے ہیں پھر ۱۸۹۳ کے واقعہ پر پنڈت لیکھ رام کلیات آریہ اسکی طرف منسوب کیا (رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم) کے جاہل اور وحشی بدوون کے پیشرو تھے

اٹارنی جنرل۔ یہ نہ پڑھیں اسکی ضرورت نہیں۔

گواہ۔ اس نے بہت بیہودہ پن کیا ہے/ میرا اپنا دل بھی نہیں چاہتا اسکے گندہ دہنی کے مقابلہ میں بانی سلسلہ احمدیہ نے دعائیں کرنے کے بعد اسکو کہا کہ اللہ تعالی نے مجھے خبر دی کہ یہ فارسی کے شعر۔ شعر۔

(شعر فارسی)

اور آپ نے سراج منیر کو بشارت آج کی تاریخ ۱۸۹۳ - ۲ - ۲۰ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بد زبانی اور بے ادبی جو اس نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی عذاب شدید میں مبتلا ہو جائیگا۔ اور جیسا کہ پیشگوئی کی تھی میں باتی حوالے چھوڑ دیتا ہوں

(کارروائی 22/8/1974 ص95)

F.18

اٹارنی جنرل ۔ سب کو معلوم ہے ۔

گواہ ۔ اب ہم آتے ہیں ۱۸۹۵ میں اس وقت مباحثات [مباحثوں] میں ایک دوسرے کے خلاف جو چیز پیدا ہو گئی تھی اسے دیکھتے ہوئے بانی سلسلہ احمدیہ نے اعلان کیا کہ اس قسم کی گندہ دعوی چھوڑ دے اور حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی جائے ۔ کوئی اصول مذہبی دعوات ان مناظرین کے سامنے رکھیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی تحریک کا آغاز کیا اور فرمایا ۔ مذہبی مناظرات کی اصلاح جسکے نامی گرامی علما سرکاری افسر ۔ وکلا حضرات نے تائید کی ۔ جو جماعت نے ضمیمہ تھے اور یہ … کا حوالہ نواب محسن الملک اسلامی فرمان کو سراہتے ہوئے مکتوب میں لکھا جناب مولانا صدرالاسلام مسنون عربی آپ کا بھیجا ہوا خط مع درخواست پڑھا میں نے غور سے پڑھا … پر خیال در حقیقت اپنی مباحثات مناظرات میں دل شکنی اور چبھنے والی انگریز باتیں لکھیں … بے چین کرتی ہیں اس سے ہر شخص کو جسے ذرا بھی اسلام کا خیال ہو گا اور درد باقی ہے تکلیف پہونچتی ہے لہذا آپ کو اجر دے آپ نے دلی جوش سے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہا

182

(کاروائی22/8/1974ص95)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

— 96 —

یہ کام ہی آپ کا سلسلہ اور بہت سے کام ہیں کہ جو آپ مسلمانوں اور اسلام کے لئے کرتے ہیں 1896

میں ----- میں ایک ایک فقرہ پڑھتا ہوں یہاں زیادہ ہے وہ چھوڑ دیتا ہوں — تعطیل جمعہ

کی تحریک ، میں نے پہلے ہی کہا تھا اشتہار دیا اور اسکا آغاز بانی سلسلہ احمدیہ میموریل

وائسرائے ہند کے نام دیا اس میں لکھا کہ یہ روز جمعہ جسکی تاکید کے لئے ہم مسلمان رعایا سمجھتے

ہیں کہ بہت اہم کام اس میں — عبادات کا خاص طور پر ادا کرنا اور اسلامی ہدایات کو اپنے علماء

سے سننا ہے اور کئی مذہبی رسوم ہیں اس دن پورا ہوتی ہیں — خدا نے قرآن میں اس دن کے

انتظام کی اس قدر تاکید کی ہے کہ خاص اسکے انتظام کے لئے ایک سورۃ قرآن میں ہے جسکا نام

سورۃ جمعہ ہے اور حکم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جماعت کے لئے مسجد میں حاضر ہو جاؤ سو ہر ایک

دیندار کو یہی غم ہے کہ ہم ہمیشہ کے لئے خدا کے نافرمان نہ ٹھہریں — اخبار ملت نے یہ لکھا

کہ مولانا مولوی نورالدین --- یہ 1911ء کا ہے ، میں نے بتایا نا کہ عاجزانہ طور ڈال رہا ہوں

— مولانا مولوی نورالدین نے کلی اتفاق کر کے جملہ انجمن ہائے و شاخ ہائے مسلم لیگ و معزز اہل اسلام

اور اسلامی پبلک اور معاصرین اخبار کی خدمت میں ہدایت نہ ہو مگر ادب کے ساتھ درخواست کرتے ہیں

کہ مولانا ممدوح کی منشا کے مطابق اس میموریل کی پر زور تائید کی جائے --- لیکن وہ یہاں نہ تھا

تو 6 (1906) سے جمپ کر کے میں 11 (1911) پہنچ گیا — اب میں جلد 6 (1906) کو واپس

جاتا ہوں -- — — —

(کاروائی 1974/8/22 ص 96)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا</td>
<td>اٹارنی جنرل ۔ یہ Important نہیں ۔ چھوٹی سی بات ہے ۔
گواہ ۔ نہیں ۔ بڑی اہم بات ہے ۔ بڑی عجیب بات ہے بات یہ ہے کہ ۱۹۰۶ء میں جیسا کہ آپ نے فرمایا ، فنانشل کمشنر صاحب بہادر وہاں قادیان آئے اور باتیں کیں ۔ باتیں یہ تھیں کہ کمشنر بہادر صاحب وہ زور دے رہے تھے بانئی سلسلہ احمدیہ پر ، انگریزی حکومت کا آدمی ، کہ یہ جو مسلم لیگ بنی ہے ، آپ اسکی تائید کریں ، اور جماعت کے دو تین آدمی بھی نقد دے رہے تھے ، حکومت کی طرف سے زور تھا ۔ لیکن آپ نہیں مانے ۔ آپ نے فرمایا ---- یہ ۶(۱۹۰۶) کی بات ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ راہ خطرناک ہے ---- یہ لکھا ہوا ہے ---- اور آپ نے فرمایا کہ اس سے مجھے بو آتی ہے کہ یہ پارٹی ایک دن کانگریس کا رنگ اختیار کرے گی ۔
183
(کاروائی 1974/8/22ص96)</td>
</tr>
</table>

F.18

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا</td>
<td>

- ۹۷ -

اٹارنی جنرل ـ حکومت کے خلاف ہو جائے گی ـ

گواہ ـ ہان ـــ یہ ۱۹۰۶ کی بات ہے اور ۱۹۰۷ ، آپ کی زندگی مین ہی ،
انگریز کے کہنے پر مسلم لیگ کو نہ مانا ـ لیکن جب بنگلہ دیش مین وہان کے مسلمانون کو ہندوون کی
طرف سے دکھ پہنچا تو آپ نے اس کے حق مین اعلان کر دیا ـ یہ ہے اصل بات جو مین بتانا چاہتا
تھا کہ ۱۹۰۶ مین انکار کیا اور ۱۹۰۷ مین ـــ اسکی تفصیل لاہور مین چھپ
چکی ہے ، ۳۰/دسمبر ۱۹۰۷ء ـــــ ان کے خیالات و حرکات سے ہمین قطعی نفرت ہے ـ ـــ
ہندوون کا ذکر ہے ـــــ

اٹارنی جنرل ـ یہ بنگلہ دیش کی بات کی ہے ،

گواہ ـ ہان ـــــ ہماری جماعت کو بالکل ان سے الگ رہنا چاہیئے تعجب کی بات ہے
کہ جو قوم حیوان کو انسان پر ترجیح دیتی ہو اور ایک گائے کے ذبح سے انسان کا خون کر دیتا
کچھ بات نہ سمجھی ہو وہ حاکم ہو کر کیا انصاف کرے گی ـ ـــــ اور چند سطرون مین ـــ

(کاروائی 1974/8/22 ص 97)
</td>
</tr>
</table>

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

یہ بات ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مسلمان اس بات سے کیوں ڈرتے ہیں کہ اپنے جائز حقوق کے مطالبات میں ہندوؤں کے ساتھ شامل ہو جائیں ۔ اور کیوں آج تک ان کی کانگریس میں شمولیت سے انکار کر کے رہے ہیں ــــــــ یہ انکار کی تائید میں ہے ــــــ " کیوں آخر کار ہندوؤں کی درستی رائے محسوس کر کے ان کے قدم بہ قدم رکھا ،، مگر الگ ہو کر ان کے مقابلے پر ایک مسلم انجمن قائم ،، کر دی اور ان کی شراکت کو قبول کیا ، اور اس کے سایہ کو سا سکا باعث دراصل مذہبی ہے ۔ اسکے سوا کچھ نہیں اور ساتھ میں اسکی تائید کی ــــــ ہٹے نور سے تائید کی اور اس وقت ہندوؤں کے تابلے میں اور بھی بولے ہوں گے ۔ میرا تو مرتف ہی یہ ہے کہ سب کے ساتھ ملکر اسلام اور مسلمان کی تائید کی ــــــ۱۸۹۶ــــــ

__اٹارنی جنرل__ ۔ یہ بھی لاہور کا لیکچر آ گیا ہے ۔

__گواہ__ ۔ عان ، جلسہ ہے مذاہب بالا ۔ اخبار چودھویں صدی راولپنڈی یکم فروری ۱۸۹۷ء اس کی فوٹو سٹیٹ بھی ہے ۔ میں ساتھ لگا دیتا ۔ ــــ " ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں اور نہ ہم کو کوئی تعلق ہے ۔ لیکن انصاف کا خون ہم بھی نہیں کر سکتے ۔ نہ کوئی سلیم فطرت اور صحیح Consequence اسکو روا رکھ سکتی ہے ۔ مرزا صاحب نے سول سوالوں کے جواب جیسے

184 281

(کاروائی 1974/8/22 ص 97)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	- 98 - مناسب تھا ، قرآن شریف سے دیئے ۔ تمام بڑے بڑے اصول و فروغ اسلام کو دلائل عقلیہ اور براھین فلسفہ کے ساتھ ۔ اور مزین کیا ۔ بہر حال اسکا شکر ہے کہ اس جلسے مین اسلام کا بول بالا ہوا اور تمام غیر مذاھب کے دلون پر اسلام کا سکہ بیٹھ گیا ---" اور یہی حوالے ہین جسے مین چھوڑ رہا ہون ۔ اب آتے ہین ہم ۱۹۰۰ مین بشپ جارج ایلفریڈ وائسرائے سے مقابلہ اور اسکا فراق ؟ جارج الفریڈ وائسرائے ۱۸۵۲ - ۱۹۱۹ ، ہندوستان کے افق پر مسلمانون کے لئے ایک چیلنج بن کر ابھرا اس نے ہندوستان کی مذہبی فضا مین تہلکہ مچا دیا ۔ چنانچہ لکھا " انہون نے عربی اور اردو مین کافی مہارت پیدا کر لی ۔ مسلمانون سے بحث کرتے رہتے تھے جس کی وجہ سے دہلی کا ماہیطا مولوی احمد مسیر خدا کے پاس کانچا چلا آیا ۔ ان کی صحت جرا نثاری اور حقیقی تبلیغی جوش کو دیکھ کر جسکے لارڈ کیچر اور لارڈ کرزن تک مداح تھے ۔ انہین ۱۸۹۹ کو لاہور کا اسکو ؟ مقرر کیا گیا بشپ ہوتے ہوئے انہون نے اپنے انگریز ہاتھون پر اسبات کو واضح کر دیا ہے کہ خدا وند نے ہندوستان کو بطور امانت ہمارے سپرد کی ہے ۔ اسلئے تندہی سے ہمین خدمت کرنا لازم ہے ۔ ورنہ خدا وند اس امانت کا حساب ضرور لے گا " ----- یہ افتی ریاجسی بک سوسائٹی کی کتاب کا حوالہ ہے ------ ہاشمی (کاروائی 1974/8/22ص98)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

کا حساب ضرور لے گا ،، ــــــ یہ افتی ریلیجس بک سوسائٹی کی کتاب کا حوالہ ہے ــــــ بانئی
سلسلہ احمدیہ نے اس بشپ کو ، جس کے متعلق پادریوں نے یہ لکھا تھا ، چیلنج دیا اور وہ بھاگ
گئے اسکے متعلق مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ــــ یہاں (میں) اپنے دوسرے بھائیوں کے حوالوں
سے ایک (حوالہ) لوں گا ۔ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک ترجمہ قرآن کیا ہے ۔ اسکا دیباچہ
مولوی نور محمد صاحب نقشبندی ، انہی کے ہم مذہب ، نے لکھا اسکا اقتباس ہے جو میں پڑھوں گا
اسی زمانے میں لفرائے نے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ
تھوڑے عرصے میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا ۔ ولایت کے انگریز سے روپے کی بہت بڑی امداد
اور آئندہ کی امداد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا
کیا ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کا
زمین میں زندہ مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اسکے خیال میں کارگر ہوا ۔ ۔ مولوی غلام احمد
قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائے اور اسکی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جسکا تم نام لیتے ہو ،
دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں ۔ اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں
ہوں پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو ۔ اس ترکیب سے اسنے لفرائے کو اس قدر

185

(کاروائی1974/8/22ص98)

F.18

	-99- تنگ کیا کہ اسکو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا ۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولائت تک کے پادریوں کو شکست دے دی ۔ اب ظاہر ہے کہ یہ الفاظ درست کا ہیں ، ویسے مخالف ہے ۔ لیکن سچی بات کہنے سے دریغ بھی نہیں کرتا ۔ یہ 'Indian Spectator; 'Daily Telegraph' کے حوالے میں اب ہم آتے ہیں ۱۹۰۰ سے ۱۹۰۲ پر ۔ ڈاکٹر ڈوئی سا ہا ٹ ہاٹ کا پادری تھا ۔ وہ شروع ہی سے اسلام اور بانئی اسلام کا معاند تھا ۔ یہ اسکا " حال ہی میں ملک امریکہ میں ، ----- وہ میں نے عبارت چھوڑ دی ہے ---- " حال ہی میں ملک امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا ہے جسکا نام ڈوئی ہے اور اسکا دعوی ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدائی دنیا میں اسکو بھیجا ہے ۔ تا کہ اسب کو اسبات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہیں ۔ اور یہ کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے ۔ یہ اعلان کیا اس شخص نے ----- ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اگر ڈوئی اپنے دعوے میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو اے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا ۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے ۔ لیکن ڈوئی بجائے باز آنے کے تکبر اور شرارتوں میں اور بڑھ گیا اور اسلام کے خلاف پہلے (کاروائی 1974/8/22 ص 99)

F.18

کیا جائے ۔ لیکن دوئی بجائے باز آنے کے تکبر اور شرارتوں میں اور بڑھ گیا اور اسلام کے خلاف پہلے
سے زیادہ بد زبانی شروع کر دی ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کچھ انتظار کے بعد اپنا چیلنج
شائع کروا کر اسکو وہاں بھجوا دیا ۔ اور امریکہ وسیع الاشاعت اخبار میں وہ چھپا ۔ اسکے رد عمل
پر جب ایک سال گزر گیا تو بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ کہا کہ مسٹر دوئی اگر میری درخواست
قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابلے پر کھڑا ہو گا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ
کے ساتھ اس دنیائے ناپائیدار کو چھوڑ دے گا ۔ پس یقین سمجھو کہ اسکے صیہون پر جلد تر ایک
آفت آنے والی ہے ۔ پہلے دوئی کی اخلاقی موت ---- اسکے ---------- اخبار نیویارک ورلڈ اس
اس وقت تک دوئی کے 7 خطوط اس اخبار نے شائع کئے کہ میں ولد الحرام ہوں اپنے باپ کا بیٹا نہیں
ہوں یہ پہلی موت اسکی ہوئی پھر یکم اکتوبر ۱۹۰۵ کو اس پر فالج ہوا ۔ پھر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۵
کو دوسرا فالج ہوا ۔ اور ۹ مارچ ۱۹۰۷ کو بڑے دکھ اور حسرت سے مرا بڑی اچھی درد ناک کہانی
ہے میں اس کو چھوڑ رہا ہوں میں بڑا مختصر کر رہا ہوں اور بڑا تیز رہا ہوں

(کاروائی 22/8/1974 ص99)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

— ۱۰۰ —

جیسا کہ آپ سن رہے ہیں ـ ۱۹۱۰ء مسلم پریس ایسوسی ایشن کے قیام کی تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۱۰ء
کو الحکم کے ذریعے ہندوستان کے تمام مسلمان اخبارات کو باہم متحد ہو کے اور ایک مسلم پریس
ایسوسی ایشن کے قیام کی تحریک کی تو یہ وقت کا تقاضا تھا اور سارے مسلمان یک جان ہو کر اس
کی کریں ہماری طرف سے تھیں بہرحال ایک تحریک ہوئی اور وہ ہر آدمی سمجھ سکتا ہے
کہ نہایت مفید تحریک تھی اور کسی اختلاف کا وہاں نہ کوئی شائبہ تھا نہ کسی کا اظہار کیا نہ
ہماری طرف سے نہ کسی اور طرف سے ـ اسی طرح بعض حوالے میں یہاں جو درمیان کے وہ میں پڑھ
دیتا ہوں ـ ایک مدرسۃ الالہیات کے لئے امداد کا سوال تھا اسکی تحریک کی گئی وہ ہماری جماعت
احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتا اب ہم پہنچتے ہیں ۱۹۱۸ء پر ـ ۱۹۱۸ء میں ملت اسلامیہ ہندوستان
نے خوشی کا دن منایا اور کروڑوں چراغ جلائے گئے اور جلسے ہوئے اور اسکے متعلق میں ایک حوالہ پڑھ
دوں گا ایک تو اس پر علامہ اقبال نے جو اشعار سنائے چھپ چکے ہیں وہ بڑے دلچسپ ہیں پڑھنے
کے قابل ہیں میں یہاں چھوڑتا ہوں ـ غلام بھیک نیرنگ سرپرست دعوت تبلیغ اسلام انبالہ نے ایک
نظم لکھی اسکو بھی میں چھوڑتا ہوں یہ ایک مقبول عام نظم ہے خان احمد حسین خان صاحب مشہور
مصنف ہیں اسکو بھی میں چھوڑتا ہوں ـ یہ ہے حق ایک اخبار اسکی بھی فوٹو سٹیٹ کاپی یہاں

(کاروائی 1974/8/22 ص100)

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	بصنت میں اسکو بھی میں چھوڑتا ہوں ۔ یہ ہے حق ایک اخبار اسکی بھی فوٹو سٹیٹ کاپی یہاں دے دیں گے ۔ شیخ عبدالقادر صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لاء خادم اسلام معروف ہستی ہیں انہوں نے ۲۳ دسمبر ۱۹۱۸ کو ایک مضمون لکھا تھا ہے یہ اسمیں سے چار سطریں لی ہیں میں نے چھوٹی سی ماہ دسمبر کی ۱۲ تاریخ جو خوشیاں سارے ملک میں منائی گئی ہیں وہ مدتوں تک یاد رہیں گی اس ایک دن کی خوشی نے لڑائی کے زمانے کی بہت سی کلفتوں کو دھو ڈالا تو یہ ذہن ہے جس میں اس وقت کا مسلمان بات کر رہا ہے ۔ اب ان کروڑوں دیوں میں ۔ ۔ ۔ ۔ چراغاں دیوں سے ہوتا تھا مطلب اپنی سمجھ میں آنے کے لئے اگر چند سو دیئے ملت اسلامیہ کی خوشی میں شامل ہونے کی خاطر چراغاں کے اس جماعت نے جلا دیئے تو وہ قابل اعتراض نہیں ہونے چاہئیں ۔ ہمارے نزدیک یہ سارا مسالہ ہے اسکو میں چھوڑ دیتا ہوں ناں وقت بڑا تھوڑا ہے ۔ معاہدہ ترکیہ پر مسلمانوں کو عالمگیر انجمنہ اسلامیہ کے قیام کا مشورہ ایک بڑا دلچسپ واقعہ ہوا تھا ۔ جس وقت میں ترکی کے ساتھ معاہدہ کیا گیا تھا Allies اور ترکی کا یعنی ترکی مجبور ہوا اسکے متعلق الفضل ۳ جون ۱۹۲۰ کے صفحہ ایک پر ہے فاتح اتحادی ملکوں نے ترکی سے جو شرائط صلح لکھی ہیں وہ انتہا درجہ کی ذلت 187 (کاروائی 1974/8/22ص100)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	-101-

-101-

تھی اس معاہدہ کے سلسلے میں آئندہ طریق عمل سوچنے کے لئے یکم دو جون ۱۹۲۰ کو الہ آباد
میں خلافت کمیٹی کے تحت کانفرنس منعقد کی گئی جمعیت العلمائے ہند کے مشہور لیڈر جناب مولانا
عبدالباری فرنگی محل کی دعوت پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک مضمون بعنوان معاہدہ ترکیہ
اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ ایک دن میں رقم فرمایا اور اسے راتوں رات چھپوا کر بھجوایا جس میں
علاوہ اور تجاویز کے ایک یہ تجویز بھی پیش کی گئی کہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور بہبود کے لئے
بلا تاخیر اور عالمگیر لجنۃ اسلامیہ قائم ہونی چاہیئے بڑی زبردست یہ اس وقت تحریک کی گئی تھی اب
وقت سے سارے کام ہوتے ہیں - ۱۹۲۱ تحریک اور حجاز کے حقوق کی حفاظت ۲۳ جون ۱۹۲۱
کو جماعت احمدیہ کا ایک وفد شملہ میں وائسرائے ہند کو ملا اور ان کی توجہ اس امر کی طرف دلائی
کہ ترکی کی حکومت کے ساتھ ہمیں ہمدردی ہے اگر ۵۰ سال کے بعد برطانوی حکومت کی مدد سے
لورین اور اور فرانسسکو واپس مل سکتے ہیں ایک اور ہے جبعد سے پڑھا نہیں گیا تو کوئی وجہ نہیں
کہ سمرنا اور سائرس ترکوں کو واپس نہ دلائے جائیں - یہی انہوں نے توجہ خاص اس بات کی طرف
دلائی گئی کہ وزیر نو آبادیات نے حجاز کی بابت جو تجاویز پیش کی ہیں وہ حجاز کی آزادی کے منافی
ہیں اور ان سے کہا گیا کہ ترکوں سے علیحدگی کے بعد حجاز کی آزادی میں کوئی خلل نہیں آنا چاہیئے
وہ ایک آزاد ملک ہونا چاہیئے - تحریک شدی اور مجاہدین احمدیت کی خدمات کے عنوان سے جو
کسی اور نے لکھے ہیں گر اجازت ہو تو میں پڑھ دوں ....

(کاروائی 1974/8/22 ص101)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	اٹارنی جنرل ـ نہیں مولانا یہ تو .... گواہ ـ نہیں ہم تو عاجز بندے ہیں خادم ہیں ـ ایک لمبا عرصہ گزرا اس وقت دوستوں کے ذہن میں اسکی تفصیل کم از کم نہیں ہو گی بڑا اندوہناک واقعہ ہوا یو پی کے ضلاع آگرہ متھرا ، وغیرہ وغیرہ شاہجہان پور ، فرخ آباد ، بدایوں اور ترواہ میں ایسے ملکانہ راجپوت آباد تھے جو اپنے آپ کو مسلمان خیال کرتے تھے لیکن ان کا رہن سہن کھانا پینا بول چال رسم و رواج سب ہندوانا تھے حتی کہ بعض کے نام بھی ہندوانا تھے اور ناواقفی کی وجہ سے وہ اپنی غیر اسلامی حالت کو اسلامی حالت سمجھ کر مطمئن تھے اور لمبے عرصے تک ان کی طرف کسی نے توجہ نہ دی آریوں نے میدان خالی پا کر انہیں ہندو قوم میں ضم کرنے کے لئے بڑے زور شور سے شدھی کی تحریک شروع کر دی تمام اضلاع میں پرچارک پھیرائے اور اسلام کے خلاف نہایت زہریلا پروپیگنڈا ... 188 (کاروائی 1974/8/22 ص 101)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	- 102 - مین شور پڑ گیا اس موقعے پر ۷ مارچ ۱۹۲۳ کو تمام جماعت احمدیہ نے مسلمانون کو ارتداد کے فتنے کے لئے جہاد اکبر کا علم بلند کیا اور ۱۵۰ احمدی رضا کار فوری طور پر ایک نظام کے ماتحت مختلف علاقون مین بھجوا دیئے اور اسکا مین ایک لمبا تسلسل پیدا کیا چنانچہ ان مجاہدین کی مساعی رنگ لائین اور دوسرے دوست بھی پہنچے ہوئے تھے اور یہ فتنہ جو تھا اس وقت جب بڑا سیلاب آیا تھا مسلمان اخبارات نے اس سلسلے مین جو لکھا مثلاً "زمیندار" مولانا ظفر علی خان صاحب کا ۸ اپریل ۱۹۲۳ کو لکھا احمدی بھائیون نے جس خلوص جس ایثار اور جس جوش ہمدردی سے اس کام مین حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔ اخبار ہمدم سے اس کام مین حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔ اخبار ہمدم لکھنئو ۲ اپریل ۱۹۲۳ نے لکھا قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس معاملے مین بیحد قابل تحسین ہے اور دوسرے اسلامی بھائیون کو بھی انھی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ .... (وقفہ) .... یہ اخبارون کے حوالے بہت سارے ہین یہ مین ورق الٹا رہا ہون اپنا وعدہ پورا کر رہا ہون ۔ (کاروائی 1974/8/22ص 102)

F.18

یہ اخباروں کے حوالے بہت سارے ہیں یہ میں ورق الٹا رہا ہوں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں ۔ اخبار وکیل امرتسر نجات و دور سارے ہندوستان کے اخبار تھے جنہوں نے سرچیز کو دور علی گڑھ بڑے ہندو اخبارات نے اعتراف کیا ...... اب آگے ہم ملک شام کی تحریک آزادی اور جماعت احمدیہ کا اس میں کردار جنگ عظیم کے بعد شام پر فرانس نے قبضہ کیا تھا ۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں ادروس ؟ کا علاقہ ہے ۔ مسلمانوں نے تحریک آزادی کا علم بلند کیا شام کی فرانسیسی حکومت نے دمشق پر گولہ باری کی امیر جماعت احمدیہ نے ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ کو خطبہ جمعہ میں تحریک آزادی کی تائید میں فرمایا ۔ میں اس اظہار سے بھی نہیں رک سکتا کہ دمشق میں ان لوگوں پر جو پہلے ہی بے کس بے بس تھے یہ بڑا ہی ظلم کیا گیا ہے ان لوگوں کی بے کسی اور بے بسی کا یہ حال ہے کہ باوجود اپنے ملک کے آپ مالک ہونے کے دوسروں کے محتاج بلکہ دست نگر ہیں میرے نزدیک شامیوں کا حق ہے کہ وہ آزادی حاصل کریں ۔ ملک ان کا ہے حکمران بھی وہی ہونے چاہئیں ۔ یہ ظلم اس لحاظ سے اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے ۔ کہ پچھلی جنگ میں اہل شام نے اتحادیوں کی مدد کی اور اس غرض سے مدد کی کہ انہیں اپنے ملک میں حکومت کرنے کی آزادی دی جائے گی ۔ پھر کتنا ظلم ہے کہ اب پھر ان کو غلام بنایا جاتا ہے خطبہ میں یہ حوالہ چھوڑتا ہوں کیونکہ یہ لمبا ہے ۔ (کاروائی 1974/8/22 ص102)	یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	تو آگے حوالوں سے ظاہر ہے اپنی طرف سے پورا زور باقیوں کے ساتھ ملکر لگایا کہ ان کا جو حق ہے ان کو ملے۔ اب ہم آتے ہیں ۱۹۲۷ میں اسلام کے افق میں نمودار ہوئے آگ کے شعلے تھے بڑا اس کا رد عمل ہونا چاہیئے تھا۔ آریہ راج پال کی ناپاک کتاب "رنگیلا رسول" اور امرتسر کی رسالہ "ورتمان" سید المعصومین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو دل آزادی کا مضمون شائع ہوا۔ اسکے اوپر ہے۔ ایک حوالہ مشرق ۲۲ ستمبر ۱۹۲۷ءاس کے متعلق پڑھ دیتا ہوں۔ کام کیا بڑی سخت جنگیں لڑی گئیں۔ ورتمان اور رنگیلا رسول کے متعلق جناب امام جماعت احمدیہ کے احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ کی ہی تحریک سے ورتمان پر مقدمہ چلایا گیا آپ ہی کی جماعت نے رنگیلا رسول کے معاملہ کو آگے بڑھایا۔ سر فروشی کی اور جیل جانے سے خوف نہیں کھایا۔ آپ کے ہی پمفلٹ نے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کو عدل و انصاف کی طرف مائل کیا۔ آپ کا پمفلٹ ضبط کر لیا۔ مگر اسکے اثرات کو زائل نہیں ہونے دیا اور لکھ دیا کہ اس پوسٹر کی ضبطی محض اس لئے ہے کہ اشتعال نہ بڑھے۔ انگریز کی حکومت نے اس کا تدارک نہایت عادلانہ فیصلے سے کر دیا اور اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں کے ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک جماعت احمدیہ جماعت ہے۔ جو قرون اولی کی طرح کسی فرد یا جمعیت سے مرعوب نہیں ہے اور خاص اسلام کا کام سر انجام دے رہی ہے۔ یہ مشرق ۲۲ ستمبر ۱۹۲۷ء۔ بس میں یہ ایک پڑھوں گا۔ رئیس الحرار مولانا محمد علی جوہر جو بڑائے احرار ہیں ان کا بھی حوالہ ہے (کاروائی 1974/8/22ص103)

F.18

یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا	اٹارنی جنرل ۔ اگر بہت زیادہ ہے تو پھر کل کر لیں گے ۔ گواہ ۔ ابھی کل چلے گا ۔ ویسے آپ کی مرضی ہے میرا خیال ہے کہ میں پانچ سات منٹ میں ختم کر دونگا ۔ اٹارنی جنرل ۔ کچھ رہ گیا ہے ۔ گواہ ۔ پانچ سات منٹ میں ختم کر دوں گا ۔ اٹارنی جنرل ۔ ٹھیک ہے ۔ 190 (کاروائی 1974/8/22 ص 103)

F.18

- ۱۰۴ - گواہ:- ۱۹۲۸ء میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تحریک ہوئی اور یہ تھا کہ انہوں جو اصل مقصد تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جلسے کرو اور ہندوؤں اور عیسائیوں کو بلاؤ کہ وہ بھی تقریریں کریں آنحضرت کی سیرت پر - اور جو عملاً ہوا وہ یہ ہے کہ ان کے پاس نہ اپنا مواد تھا نہ سوچا تھا - مسلمانوں سے مواد لیکر بڑے اچھے رنگ میں وہاں آ کر تقریر کر دیتے تھے اور اسطرح پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور جلالیت وہ جو اسی وجہ سے ان کے ساتھ عیسائی ہندو آتے تھے انکے سامنے آپ کی سیرت کا ایک چمکتا ہوا بیان آ جاتا تھا اسکے کہنے کے بعد میں سارا اسی طرح کر دیتا ہوں - نہرو رپورٹ شائع ہوئی تو یہ ایک بڑی عیار قوم ہے اور بڑی ہوشیاری سے چکر دے کر انہوں نے ایک ایسی [illegible] اٹارنی جنرل:- سب کو معلوم ہے - گواہ:- اسکے اوپر ایک تبصرہ کیا ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بڑا زبردست تبصرہ ہوا ہے - اور اس کا دو سطری خلاصہ یہ تھا کہ آل پارٹی مسلم کانفرنس منعقد ہو - اور اس میں یہ تجویز ہوں - نہ صرف اسلامی حقوق کی حفاظت کر لی گئی بلکہ دوسرے تمام امور کے متعلق بھی ایک مکمل قانون پیش کرے - یہ دو رہ گئے ہیں - وہ پھر ڈل کر لیں گے - (کاروائی 1974/8/22 ص104)	یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا
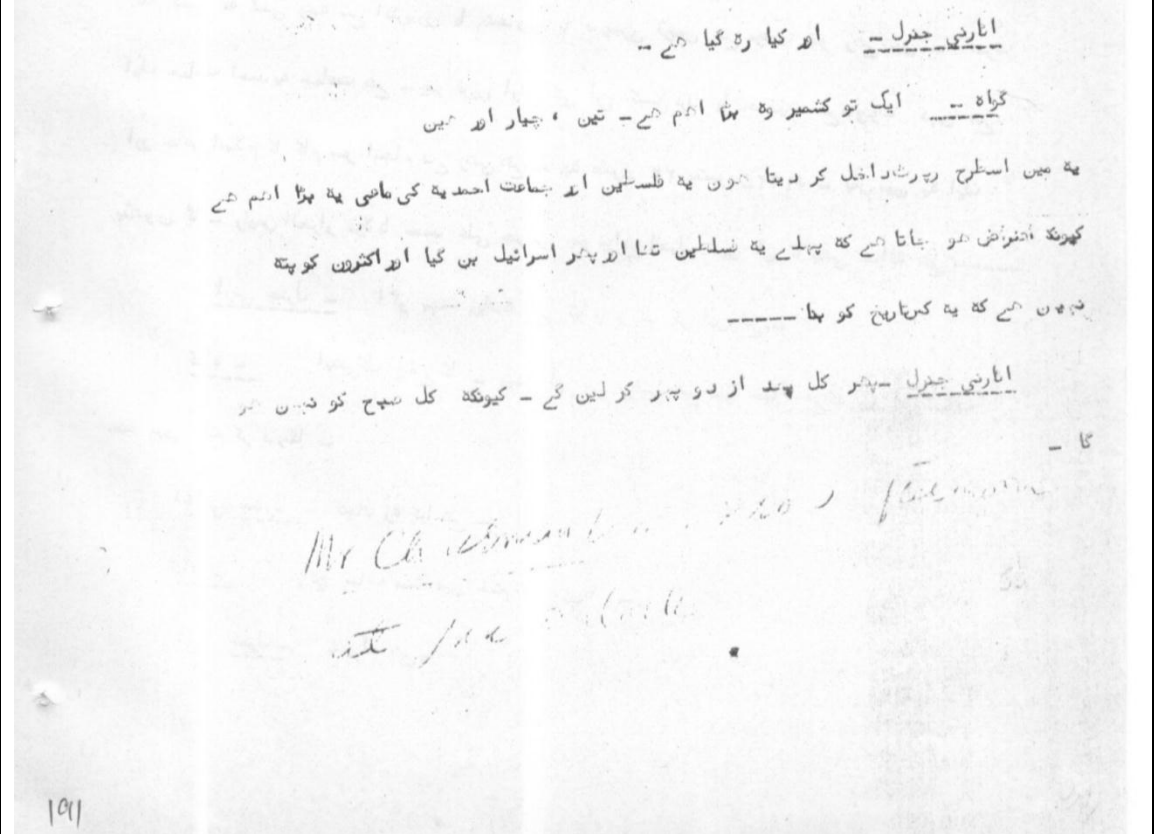
F.18

اصل دستاویز	
اٹارنی جنرل — اور کیا رہ گیا ہے۔ گواہ — ایک تو کشمیر وہ بڑا اہم ہے۔ تین، چار اور ہیں یہ میں اسطرح رپورٹ داخل کر دیتا ہوں یہ فلسطین اور جماعت احمدیہ کی ماضی یہ بڑا اہم ہے کیونکہ اعتراض ہو جاتا ہے کہ پہلے یہ فلسطین تھا اور پھر اسرائیل بن گیا اور اکثروں کو پتہ نہیں ہے کہ یہ کس تاریخ کو ہوا ----- اٹارنی جنرل — پھر کل بعد از دوپہر کر لیں گے۔ کیونکہ کل صبح تو نہیں ہو گا۔ ۱۹۱ (کاروائی 22/8/1974ص104)	یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا

F.18

<table>
<tr>
<td>یہ حصہ مکمل درج نہیں کیا</td>
<td>
— 105 —
<u>ڈپٹی چیرمین</u> — آپ کو کوئی سوال تو نہیں پوچھنا ہے ۔
<u>A. G.</u> Not now, because he has not concluded
<u>Dy. Chairman</u>: So we meet again tomorrow at 5.30 p.m.
<u>گواہ</u> — میرا حق تو نہیں ہے مگر کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے اندازے کے مطابق کل ختم ہو جائیگا ۔
<u>اٹارنی جنرل</u> — مرزا صاحب یہ تو آپ پر Depend کر رہا ہے ۔
<u>گواہ</u> — میں تو پانچ یا دس منٹ سے زیادہ نہیں لونگا ۔
<u>اٹارنی جنرل</u> — ایک دو Item رہ گئے میں کوشش یہی ہے کہ ختم ------
<u>گواہ</u> — کل شام کو ہو جائے گا ------
<u>اٹارنی جنرل</u> — کیونکہ سوال تو اتنے زیادہ رہ گئے ہیں ۔ میں ممبر صاحبان سے Request کرتا ہوں کہ وہ کر دیں تاکہ وہ -------
<u>Deputy Chairman</u>: The Special Committee adjourns to meet again at 5.30 p.m. on 23rd August.

(کاروائی 1974/8/22 ص105)
</td>
</tr>
</table>

F.19

صاحبزادہ صفی اللہ ۔ جناب والا میں عرض کرونگا کہ پہلے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مرزا ناصر احمد صاحب کا لکھا ہوا بیان بھی پڑھیں گے ۔ سوائے اسکے کہ مرزا غلام احمد اور بشیرالدین صاحب کا جو بیان ہو گا اس کتاب سے اقتباسات پیش کرے گا ۔ لیکن کل ہم نے دیکھا کہ وہ اپنی طرف سے سفید کاغذ سے بیان پڑھ رہے تھے ۔ اور انکی طرف سے [illegible] کر رہے تھے اس سے پتہ نہیں چلتا ۔ کہ یہ واقعی غلام احمد کا ہے ۔ یا مرزا بشیرالدین کا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس غیر مسئلہ بحث کو یہاں نہیں چھیڑنا چاہیے ۔ اٹارنی جنرل صاحب ایک چھوٹا سا سوال کرتے ہیں ۔ تو وہ ساری تاریخ اپنی صفائی کیلئے پیش کرتے ہیں ۔ وہ بھی سفید کاغذ سے بیانات پڑھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ انکو بلا لیں اور باہر بیٹھا دیں ۔ دو منٹ لگیں گے ۔

صاحبزادہ صفی اللہ ۔ اس سے پتہ نہیں چلتا کہ یہ واقعی کتابوں سے اقتباسات ہے ۔ یہ ان کا اپنا خاص طریقہ ہے ۔ وہ ہیر پھیری سے کام لیتے ہیں ۔ اس طرح کام کرتے ہیں ۔ اسکا آپ نوٹس لیں ۔ آپ دیکھیں ۔

دائیں طرف درج اَصل کاروائی وفد کے ہال میں آنے سے قبل کی ہے۔ مولوی صاحب کی کاروائی جو انہوں نے قطع وبرید کے بعد درج کی ہے درج ذیل ہے۔

زیر صدارت صاحبزادہ فاروق علی خان

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب چیئرمین، آپ توجہ فرمائیں کہ گواہ ہیرا پھیری سے کام لے رہا ہے۔ ادھر ادھر کی، غیر متعلقہ باتوں میں وقت ضائع کرتا ہے، اسے شارٹ کٹ راستے سے جواب دینے کا پابند کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب نوٹ کریں۔ دس دن سے جو پروسیجر چل رہا ہے، دیکھیں کہ آخری مرحلہ پر کیا کرنا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔215)

نمبر1۔ اَصل کاروائی کے اسی ایک صفحہ پر صاحبزدہ صفی اللہ کے تین بیانات درج ہیں جبکہ مولوی صاحب نے صرف ایک بیان درج کیا ہے۔ وہ بھی اپنے الفاظ میں۔

نمبر2۔ چیئرمین کے 2 بیانات درج ہیں۔ پہلے کو تو درج ہی نہیں کیا گیا۔ دوسرے میں تحریف کی گئی ہے۔

F.19

جناب چیئرمین ۔ انشاءاللہ آج cut short کرین گے ۔ اب دس دن سے یہ

پروسیجر چل رہا ہے ۔ اسمین کافی کوشش کی جا رہی ہے کہ کسی طریقے سے اسکو مختصر کیا جائے

بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ جو حوالہ جات ہین کسی سے اپنی explanation دینا چاہتے ہین ۔

آپ لکھ کر دین ہم اسکو evidence مین بڑھ لین گے ۔

صاحبزادہ صفی اللہ ۔ کل ایک کاغذ پڑھ رہے تھے اور یہ ثابت کر رہے تھے کہ ہم نے

نہین بلکہ دوسرے مسلمانون نے سلطنت عثمانیہ کے زوال کے وقت چراغ روشن کیے ۔ وہ اپنی طرف سے ایک بیان

پڑھ رہے تھے کہ یہ چراغان کیا وہ چراغان کیا ۔ اس لیے آپ توجہ فرمائین کہ غلط اقتباسات پیش نہ

کرین ۔

(کارروائی 1974/8/23 ص۔ 1)

F.19

دائیں طرف درج اُصل کاروائی کے صفحہ 2 تا 23 پر یعنی 22 صفحات پر مشتمل قیام پاکستان۔ باؤنڈری کمیشن۔ تحریک آزدی کشمیر میں جماعت احمدیہ کے کردار کے حوالہ سے کاروائی درج ہے جبکہ مولوی صاحب نے اُپنی کاروائی میں اسے صرف 215 کے آخر تا 218 یعنی صرف 3 صفحات میں پورا کر دیا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ کاروائی کا اکثر حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کی کاروائی ملاحظہ فرمائیں۔

اٹارنی جنرل: جی مرزا صاحب۔
مرزا ناصر: یہ ہماری تاریخ کا اہم زمانہ ہے۔ سائمن کمیشن' سر فرانس ینگ ہنڈ کی صدارت میں ہمارے خلیفہ ثانی نے جلسہ کیا لندن میں' عربوں کے حق

گواہ – یہ ہماری تاریخ کا اہم زمانہ ۱۹۳۱ کے قریب کا ہے – جب Simon Commission یہاں آیا تھا – اس نے اپنی ایک رپورٹ تیار کی تھی – اسمیں گول میز کانفرنس کا اعلان کیا گیا تھا – اور اس موقعہ پر ہمارے خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی طرف سے مسلمان اکٹھے ہو کر اور سیاسی متحد ہو کر سیاسی محاذ قائم کرنے کی اپیل کی تھی – اس پر ایک تبصرہ لکھا گیا تھا – اسمیں جو تاریخ کا وزن ہے اس پر تبصرہ ہوگا یا میں پہنچوا دوں ؟ میں نے جو حوالہ کہا گیا ہے وقت بچانے کیلئے کیونکہ کچھ عنوان ایسے ہیں کہ ان پر وقت صرف کرنا پڑے گا – سیاست لاہور نے اس وقت لکھا ہے کہ مذہبی اختلافات کی بات چھوڑ کر دیکھیں تو تو جناب بشیرالدین محمود احمد صاحب نے میدان تصنیف و تالیف میں جو کام کیا ہے وہ بلالحاظ امادہ ہر تعریف کا مستحق ہے – یہ تو ہے سیاسیات میں اپنی جماعت کو عام مسلمان کے پہلو بہ پہلو لانے میں

(3)

آپ نے جس اصول عمل کی ابتدا کر کے اسکو اپنی قیادت میں کامیاب بنایا ہے ہر منصف مزاج مسلمان اور حق شناس انسان سے خراج تحسین وصول کر کے رہتا ہے – یہ سیاست نے اس پر تبصرہ لکھا ہے – بہت سے حوالے اسمیں دیئے – اسمیں ایک مختصر خطبہ فلسطین ہے – یہ دنیا میں ۱۹۳۹ سے ۱۹۳۸ تک لکھا ہے – بلکہ اس سے کچھ پہلے ہے کیونکہ مجھے یاد ہے کہ ایک روز میں اس مضمون پہ بعض وقت مذاکرات میں مجھے حصہ لینا پڑا – اسمیں خلیفہ ثانی نے لکھا –

(عربی)

F.19

'وہ تمام ممالک کو بھیجا جو اسمیں دلچسپی لینے والے تھے۔ اسکے ساتھ دلچسپی ہے۔ عرب ممالک جو ہیں، انگلستان میں اسکے متعلق کوشش کی گئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کو پریس میں مخالفین کی ہمدردیاں مسئلہ فلسطین کے بارے میں مسلمانان عالم کے ساتھ تھیں۔ چنانچہ اخبار South Western Star میں فروری ۱۹۲۰ کی اشاعت میں لکھا۔ عبدالضحیٰ کی تقریب میں مسجد احمدیہ لندن میں ایک جلسہ ہوا اور لیفٹیننٹ کرنل Sir Frances Young Husband کی صدارت میں امام جماعت احمدیہ نے انگریز حکومت کو انتباہ کیا کہ فلسطین میں یہودیوں کا تعداد میں عربوں سے بڑھ جانے کا خیال سخت خوفناک ہے۔ یہ کبھی برداشت نہ کیا جائے گا۔ برطانیہ کی حکومت کو اسکا منصفانہ حل تلاش کرنا ہوگا۔

میں۔ چودھری ظفر اللہ خان مسلم لیگ کے باؤنڈری کمیشن میں وکیل تھے۔ کشمیر کمیٹی، وہ کونسا کام ہے، جس میں ہم شریک نہیں تھے۔ آج ہمیں مطعون کیا جا رہا ہے، لیکن ہماری تاریخ پر تو نظر ڈالیں، آپ کو قدم قدم پر ہماری خدمات کا سنہرا دور نظر آئے گا۔

اٹارنی جنرل: وہ فرقان فورس کیا ہے؟

مرزا ناصر: ہمارے رضاکاروں کی تنظیم، جس نے کشمیر میں رضاکارانہ خدمات سرانجام دینا تھیں۔ کشمیر کمیٹی کے سربراہ ہمارے دوسرے خلیفہ تھے۔

اٹارنی جنرل: آزادی کی جدوجہد میں باؤنڈری کمیشن کا مرحلہ آتا ہے۔ جسٹس منیر صاحب کے حوالہ سے ظفر اللہ خان کی بڑی خدمات ہیں۔ وہ پاکستان کی نمائندگی کر رہے تھے۔ مسلم لیگ کے وکیل تھے لیکن جسٹس منیر صاحب جو باؤنڈری کمیشن کے رکن تھے، انہوں نے "پاکستان ٹائمز" میں 24 جون 1964ء آرٹیکل لکھے۔ ان میں یہ بھی تھا۔ "پاکستان ٹائمز" 21 جون 1964ء "میرے یادگار دن" "معاملہ کے اس حصہ کے متعلق میں ایک نہایت ہی ناخوشگوار واقعہ کا ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھے یہ بات کبھی سمجھ نہیں آئی کہ احمدیوں نے الگ عرضداشت کیوں دی تھی؟ اس قسم کی عرضداشت کی ضرورت تبھی ہو سکتی تھی، جب احمدی مسلم لیگ کے نقطۂ نظر سے متفق نہ ہوتے، جو کہ ایک بذات خود افسوسناک صورت حال ہوتی۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح احمدی مسلم لیگ کے نقطۂ نظر کی تائید کرنا چاہتے ہوں مگر ایسا کرتے ہوئے انہوں نے گڑھ شنکر کے مختلف حصوں کے بارے میں اعداد و شمار دیے، جن سے یہ بات نمایاں ہوئی کہ بین دریا اور بسنتو دریا کے مابین کا علاقہ غیر مسلم اکثریت کا علاقہ ہے اور یہ بات اس تنازعہ کی دلیل بنتی تھی کہ اگر اُج دریا اور بین دریا کا درمیانی علاقہ ہندوستان کو مل جائے تو بین دریا اور بسنتو دریا کا درمیانی علاقہ خود بخود ہندوستان کو چلا جاتا ہے، جیسا کہ ہوا۔ احمدیوں نے جو رویہ اختیار کیا تھا، وہ ہمارے لیے گورداسپور کے بارے میں خاصا پریشان کن ثابت ہوا۔"

مسلمان 51 فیصد تھے، ہندو 49 فیصد، احمدی دو فیصد۔ جب یہ مسلمانوں سے

F.19

عربی

یہ اچھا لمبا ہے اسکو بھی لوں گا اسمیں آپ نے فرمایا - امریکہ و روس جو ایک دوسرے
کے دشمن ہیں اس مسئلے میں متحد اس طرح ہیں ، وہ اسلام کی ترقی میں ایسے ارادوں کی
پامالی دیکھتے ہیں یہ فلسطین کے سلسلے میں ہے - فلسطین ہمارے آقا ومولا کی آخری آرام گاہ
کے قریب ہے - حضور کی زندگی میں اکثر جنگیں یہودیوں کے اکسانے پر ہوئیں - اب یہودی
عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہیں - یہ معاملہ عربوں کا نہیں - سوال فلسطین
کا نہیں - سوال مدینہ کا ہے - سوال یروشلم کا نہیں خود مکہ مکرمہ کا ہے - سوال زید
اور بکر کا نہیں - سوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی عزت کا ہے - کیا مسلمان اس
موقعہ پر اکٹھے نہیں ہو سکتے - آج ریزلیوشن سے کام نہیں ہو سکتا - آج قربانیوں سے کام ہوگا -
پاکستان کے عوام حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اس
وقت لے ، اس طرح ایک ارب روپیہ اس غرض کے لیے جمع کر سکتا ہے جو بھی مسلمانوں کے علیحدہ فنڈ
کا جو اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے - شام ریڈیو نے الکفر ملۃ واحدۃ
کا خلاصہ ریڈیو پر شائع کیا - اخبار استقلال زیر عنوان "مطبوعات" اس میں ان میں - میں ترجمہ
پڑھ رہا ہوں ، السید مرزا محمود صاحب کا خطبہ ملا - اس خطبہ کے خطیب نے تمام مسلمانوں
کو دعوت اتحاد دی ہے اور فلسطین کو یہودیت و صیہونیت سے نجات دلانے کے لیے ٹھوس اقدام کی
طرف توجہ دلائی نیز اہل پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطین عربوں کی فوری اعانت کریں -

علیحدہ ہوگئے تو مسلمان 51 فیصد کی بجائے 49 فیصد ہوگئے۔ اس سے گورداسپور جاتا رہا اور کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوگیا۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم نے لیگ سے تعاون کیا مگر یہ قضیہ تو عجیب سا لگتا ہے۔

مرزا ناصر: جسٹس منیر صاحب نے اپنی رپورٹ میں ظفراللہ خان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا' اب اس کے 17 سال بعد جب وہ بوڑھے ہوگئے تو یہ بیان دے دیا۔ وہ بوڑھے ہوچکے تھے' باؤنڈری کمیشن کے یہ جج تھے۔ پہلے خراج تحسین اور اب یہ شکوک۔ 17 سال کی خاموشی کے بعد جب وہ کافی بوڑھے ہوچکے تھے' شاید ممکن ہے بڑھاپے کی وجہ سے جو بات جوانی سے سمجھ آئی ہو' وہ بڑھاپے میں نہ سمجھ آئی ہو۔

اٹارنی جنرل: یہ اچھا جواب ہے۔ خیر میں صرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا تھا مگر علیحدہ یادداشت کیوں دی۔

مرزا ناصر: مسلم لیگ کی اجازت سے۔ ان کا جو وقت تھا' اس سے وقت ملا ہمیں اپنے موقف کے لیے۔

اٹارنی جنرل: یہ بات اور معاملہ کو پیچیدہ کر رہی ہے۔ مسلم لیگ کی وکالت ظفراللہ کر رہے تھے۔ وہی وقت دینے کے مجاز تھے۔ انہوں نے آپ کو مسلم لیگ کے وقت میں سے وقت دے دیا۔ یہ تو اور خطرناک بات ہے کہ مسلم لیگ کے وقت سے آپ کے آدمی نے وقت دیا۔ آپ نے علیحدہ عرضداشت پیش کر کے مسلم لیگ کے کیس کو کمزور کر دیا۔ اگر آپ نے کیس کمزور کیا' ظفراللہ خان چودھری کی اجازت سے تو چودھری صاحب نے لیگ کے کیس کے ساتھ کیا کیا ہوگا؟

مرزا ناصر: اپنے ایک محسن کے متعلق یہ رائے' آپ کی مرضی ہے' جس نے آپ کو پاکستان لے کر دیا۔

(تاریخی قومی دستاویز ص215تا218)

F.19

اخبار " صوت الاحرار" نے اس کے اوپر یہ تبصرہ لکھا " الکفر ملة واحدہ پر امام جماعت احمدیہ نے اپنے لیکچر میں پوری قوت سے عالم صیہونیت پر حملہ کیا ۔ اس لیکچر کا خلاصہ یہی ہے کہ سامراجی استعمار سے آزادی اور نجات اتحاد اور تعاون کے بغیر ممکن نہیں اخبار عاشورہ بغداد ۱۸/جون ۱۹۴۸ کے حضرت مرزا محمود احمد صاحب کے مضمون کا عنوان ہے الکفر ملة واحدہ جن احباب نے یہ مفید ٹیکسٹ شائع کیا ہے ۔ ہم ان کی اسلامی غیرت اور اسلامی مساعی کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ یہ کچھ میں عنوان ۔ چھوٹا سا نیشان صاحب سے میں نے لکھوایا ہے ۔ یہ صاحب چھ سال وہاں رہے ہیں ۔ فلسطین میں تو یہ ایک صفحے کا ہے ۔ ڈیڑھ صفحے کا چھوٹا سا ایک مضمون کا ۔ جماعت احمدیہ کا فلسطین میں مارچ ۱۹۴۸ میں فلسطینی مشن قائم ہوا ۔ اس وقت فلسطین میں قریباً تین ہزار پادری عیسائیت کی تبلیغ کر رہے تھے اور اطراف ملک میں ان کے متعدد مشن موجود تھے ۔ احمدیہ مشن کی طرف سے عیسائی پادریوں سے مناظرات ہوئے ان کے اسلام پر اعتراضات کے جواب میں کتب و اشتہارات شائع ہوتے رہے ۔ پھر ایک باقاعدہ ماہ نامہ البشرہ بھی جاری ہوا ۔

۱۹۳۲ میں اس مشن کی طرف سے یہودیوں کو دعوت اسلام کے لیے عبرانی زبان میں بھی لٹریچر شائع کیا تھا ۔ یہ مشن روز اول سے عرب مسلمانوں کو اسرائیل کے آنے والے خطرہ سے اور اسرائیل کے بننے سے بھی قبل آگاہ کرتا رہا ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک مفید مضمون الکفر واحدہ ۔ شائع ہوا ۔ جس میں سب مسلمانوں کو متحد ہو کر اس خطرے کا مقابلہ کرنے کی دعوت دی تھی ۔ اس مضمون کی عرب ممالک کے تمام اخبارات نے تائید کی ، ۲۶/مئی ۱۹۴۸ء

F.19

کو مسلمانان عالم کی مخالفت کے باوجود امریکہ ، انگلستان اور روس کی تائید سے اسرائیل بن گیا ۔
اس موقع پر .... فلسطین کے چھ سات لاکھ باشندوں فلسطین کے چھ سات لاکھ باشندوں کو شام
اردن لبنان اور دیگر بلاد عربیہ میں ہجرت کرنی پڑی اس وقت حیفہ کے تیرہ اور دیگر دیہات کے
ہزاروں احمدیوں نے بھی شام اور اردن میں ہجرت کی ، اور آج تک جلا وطنی کی زندگی بسر
کر رہے ہیں ۔ اس وقت اسرائیل میں تقریباً تین لاکھ سے زائد عام مسلمان اور ہزاروں احمدی
مسلمان موجودہ ہیں ۔ مسلمانوں کی المجلس الاسلامی الاعلی بیت المقدس میں ہے ۔ ان کے فیصلے
مسلمان قاضی کرتے ہیں ۔ جو احمدی اسرائیل میں ہیں اور ہجرت نہیں کر سکتے وہ اپنے خرچ پر
احمدیہ مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں ۔ اور یہود و نصارا کو دعوت اسلام دی جا رہی ہے ۔
احمدیوں کے اسرائیل میں سارے مسلمانوں سے باہمی تعلقات نہایت اچھے ہیں ۔ اس مشن کے پہلے
مبلغ ۱۹۳۶ میں انڈونیشیا کی تحریک آزادی کا سوال جب اٹھا تو اس وقت بھی جماعت احمدیہ
کے خلیفہ ثانی نے ان کے حق میں آواز اٹھائی یہ میں جو حوالہ ہے وہ چھوڑتا ہوں ۔ جس وقت
آزادی ہند اور قیام پاکستان کے لیے حالات پیدا ہوئے تو اس وقت آزادی کے متعلق یعنی انگریزی
حکومت سے آزادی حاصل کرنے کی سعی میں کوشش میں جماعت احمدیہ نے بڑا کردار ادا کیا ۔
جو آزادی ہند کے متعلق کوشش تھی اس کے متعلق مشہور عالم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب
امرتسری نے یہ الفاظ لکھے ، یہ الفاظ کس جرأت کے ہیں اور کانگرسی تقریروں میں اس سے زیادہ

F.19

ثبوت نہین ملتے ۔ چالیس کروڑ ہندوستانیون کو غلامی سے آزاد کرانے کا ولولہ جس قدر اس تقریر

مین پایا جاتا ہے وہ گاندھی جی کی تقریر مین بھی نہین ملے گا ۔ یہ امرتسر ، اہل حدیث

امرتسر ۶ رجولائی ۱۹۳۵ء پر یہ آیا ہے ۔ پھر یہ جب مسلم لیگ کے بننے کا سوال پیدا ہوا ۔

تو اسوقت مثلاً یہ ہنظور تھے ۔ یہ اس وقت ڈھماشی مین تھے جو ان کی ماہیت مین پیدا ہو

گئی ۔ وہ مسلم لیگ کے لیے کام کرنا تو علاوہ وہ اپنے عہدے کو چھوڑنے کے لیے بھی تیار نہین تھے۔

تو جماعت کے بعض دوستون کے ساتھ ان کے تعلقات تھے ۔ جس مین چودھری ظفر اللہ خان صاحب

بھی تھے ان کے اوپر زور ڈال کر اور ان سے استعفیٰ دلوایا اور ہندو اخبارون نے جماعت کے

اوپر اس وقت اعتراض کیا ۔ کہ یہ اس قسم کی حرکتین کر رہے ہین ۔ یہ منیر کمیٹی نے یہ بہت

سارے حوالے مین نے چھوڑ دیے ہین ۔ یہ منیر کمیٹی کی جو رپورٹ ہے اس کے یہ دو فقرے جو

ہین وہ دلچسپ ہین ۔ ہم سب کے لیے عدالت ہذا کا صدر نہ یہ باونڈری کمیشن جو تھا اس کا

ہے ۔ عدالت ہذا کا صدر جو اس باونڈری کمیشن کا ممبر تھا نہون نہین یہ منیر کمیٹی ہے ۔

وہ مدیر تھے نا ۔ وہان اس وقت کی دات کو رہے ہین بہادرانہ جدوجہد پر شکر و اطمینان کا اظہار

کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے ۔ جو چودھری ظفر اللہ خان نے گورداس پور کے معاملہ مین کی تھی ۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانون کی نہایت بے غرضانہ خدمات سرانجام دین ۔ یہ منیر

کی رپورٹ مین ہے ۔ یہ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کا بھی عنوان ہے ۔ یہ کتابچہ ہمارے

ایک مشہور ہین عالم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی احمدی نہین دوسرے مسلمانون مین

سے ، ان کا یہ اقتباس ہے دلچسپ ہے ایک مخلص دوست کے فرزند اوجھے لیکن گستاخ حافظ

F.19

محمد صادق : سیالکوٹیوں نے احمدیوں کے مسلم لیگ سے پہلے موافقت کرنے کے متعلق اعتراض کیا اور ایک امرتسری شخص نے بھی پوچھا ہے تو ان کو معلوم ہو ۔ اول تو میں احمدیوں کی شرکت کا ذمہ دار نہیں ہوں ۔ انہیں پر اعتراض ہو سکتا تھا ۔ کیونکہ میں نہ تو مسلم لیگ کا کوئی عہدیدار ہوں نہ ان کے یا کسی دیگر کے ٹکٹ پر ممبری کا امیدوار ہوں کہ اس کا جواب میرے ذمہ ہو ۔ دیگر یہ کہ احمدیوں کا اس اسلامی جھنڈے کے نیچے آ جانا اس بات کی دلیل ہے کہ واقعی مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے وجہ یہ ہے کہ احمدی لوگ کانگرس میں شامل نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ خالص مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے ۔ نہ احرار میں شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ سب مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ صرف اپنے احراری جماعت کے لیے لڑتے ہیں جن کی امداد پر کانگرسی جماعت ہے اور حدیث الدین نصیحۃ کی تفسیر میں خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ و سلم نے عامۃ المسلمین کی خیر خواہی کو شمار کیا ہے ۔ ہاں اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خالص مسلمانوں کی ہے ۔ اس میں ... مسلمانوں کے سب شامل ہیں پس احمدی صاحبان بھی اپنے آپ کو اسلامی فرقہ جانتے ہوئے شامل ہو گئے ۔ جس طرح کہ اہل حدیث اور حنفی اور شیعہ وغیرہ شامل ہوئے اور اس امر کا اقرار کہ احمدی لوگ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہیں مولانا ابوالکلام صاحب کو بھی ہے ان سے پوچھ لیں اگر وہ انکار کریں تو ہم ان کو تحریروں میں دکھا دیں گے ۔

F.19

بیس

پھر ۱۹۴۷ مین لاہورمین پاکستان کے روشن مستقبل کے لیے امام جماعت احمدیہ کے چند لیکچرار دیے

جو اسوقت بڑے مقبول ہوئے ۔ یہ پڑھنے کی بجائے یہاں رکھتا ہوں ۔ اب رہا یہ سوال جو میرے

نزدیک بڑا عجیب سا ہے وہ ہے اکھنڈ ہندوستان ۔ اس زمانے کے حالات پر بہت سارے حوالے چونکہ

میں دے دونگا ان کی مختصر تصویر بتانا چاہتا ہوں ۔ اس زمانے کے حالات میرے نزدیک یہ تھے کہ

انگریز ہندوستان کو آزادی دینے کے لیے تیار ہو گیا اور مسلمانوں کی کوئی ایسی تنظیم موجود نہ

تھی جو تمام مسلمانوں کی نمائندگی میں ان کے حقوق کی پوری طرح حفاظت کر سکے ۔ مسلم لیگ

جو ہے وہ بعد میں اپنے Role پر آئی ۔ سوال میرے نزدیک اس زمانے میں اکھنڈ ہندوستان

کا نہیں اور نہ پاکستان کا سوال تھا ۔ سوال یہ تھا ۔ مجھے افسوس ہے کہ صحیح اعداد و شمار

میں حاصل نہیں کر سکا ۔ ایک شخص کو کہا تھا سارے ہندوستان میں میرے خیال میں غالباً بارہ

چودہ کروڑ مسلمان ہوگا ۔ اگر کسی کو پتا ہے تو یہاں تصحیح کر دیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ کس زمانے کی بات کر رہے ہیں ۔

گواہ ۔ آپ سمجھیں کہ کوئی تیس چالیس کے درمیان ۔

اٹارنی جنرل ۔ سات آٹھ کروڑ کہا جاتا ہے ۔

گواہ ۔ ٹوٹل

اٹارنی جنرل ۔ ہاں پاکستان بننے کے بعد hundred million مسلمان ۔

گواہ ۔ اب کتنے مسلمان چھوڑ کر آئے تھے اور کتنے کروڑ ہندوستان میں رہ گئے ۔

F.19

اٹارنی جنرل ۔ ابھی آج کل نو کروڑ ۔ اس زمانے میں تین چار کروڑ سمجھا گیا تھا ۔

گواہ ۔ اس زمانے میں پانچ چھ کروڑ تھا ... سات کروڑ ... یہ فگرز میرے ذہن میں نہیں تھیں ، چار کروڑ تو کل دس کروڑ کے قریب سارے مسلمان دس گیارہ کروڑ تو اس وقت سوال یہ تھا کہ دس کروڑ مسلمان جو ہندوستان میں بستے ہیں جن کا ایک کوئی مضبوط شیرازہ نہیں ان کی حفاظت حقوق کی حفاظت کس طرح کی جائے ۔ اس وقت مسلمان دو / دو نظریوں میں آ گئے ۔
Schools of thought

اٹارنی جنرل ۔ مرزا صاحب یہاں جو آپ نے کہا کہ اسوقت ۱۹۳۰-۴۰ بہت بڑا عرصہ ہے ۔ کوئی خاص آپ ایسا عرصہ متعین کریں ؟

گواہ ۔ میری مراد وہ ہے جب انگلستان آزادی دینے کے لیے تیار ہو گیا ۔

اٹارنی جنرل ۔ انگلستان کبھی تیار نہیں تھا ۔ آزادی دینے کے لیے ۔ میرا خیال ہے جنگ ختم ہو گئی ۔ اس کے بعد ۔

گواہ ۔ جب عقلمندوں نے یہ سونگھا کہ کوشش کی جائے کہ ہم آزاد ہو سکتے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ جنگ ختم ہو گئی تھی یہ تو اس کے بعد کی بات ہے ۔ اس وقت کے زمانے میں کوئی سوال نہیں تھا ۔

F.19

گمراہ ـ سائمن کمیشن ـ وہ یہ یعنی آزادی کی طرف قدم اٹھا رہا تھا بہرحال میں اپنا نظریہ بتا رہا ہوں ـ ایک زمانہ ایسا آیا ـ کوئی زمانہ لے لیں کہ جب تمام مسلمانان ہند کے حقوق کی حفاظت کا سوال تھا ـ اس وقت مسلمانان ہند دو گروہوں میں بٹ گئے ـ ایک کا خیال یہ تھا کہ سارے ہندوستان کے مسلمان اکٹھے رہیں ان کے حقوق کی حفاظت زیادہ اچھی ہو سکتی ہے ـ میں صرف outline لے رہا ہوں ـ اور ایک کا خیال بعد میں یہ ہوا اور اس زمانے میں ہمارے قائد اعظم محمد علی جناح کا خیال تھا کہ اگر سارے مسلمان اکٹھے رہیں تو ان کے حقوق کی حفاظت زیادہ اچھی طرح ہو سکتی ہے ـ چنانچہ رئیس احمد جعفری نے لکھا ہے ـ ان کی کتاب میں ہے ۲۰۲ - ۲۰۱ صفحے سے ـ قائد اعظم کے متعلق انہوں نے لکھا ہے ـ میں حیران ہوں کہ میرے ملی وقار کو کیا ہو گیا تھا ـ میں کانگرس سے صلح اور مفاہمت کی بھیک مانگا کرتا تھا ـ میں نے اس مسئلہ کے حل کے لیے اتنی مسلسل غیر منقطع مساعی کی کہ ایک انگریز اخبار نے لکھا کہ مسٹر جناح ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ سے کبھی نہیں تھکتے لیکن گول میز کانفرنس جسکا میں نے ابھی اوپر ذکر کیا ـ گول میز کانفرنس کے زمانے میں مجھے اپنی زندگی کا سب سے بڑا صدمہ پہنچا ـ جیسے ہی خطرے کے آثار نمایاں ہوئے ہندو ذہنیت دل و دماغ سے اس طرح نمایاں ہوئی کہ اتحاد کا امکان ہی ختم ہو گیا ـ اب میں مایوس ہو چکا تھا ـ مسلمان بے سہارا اور ڈانواں ڈول ہو رہے تھے ـ کبھی حکومت کے عیاد و طرار ان کی راہنمائی کے لیے آ موجود ہوتے تھے ـ کبھی کانگرس کے نیازمندان خصوصی ان کی قیادت کا فرض ادا کرنے لگتے

F.19

تھے ۔ مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ میں ہندوستان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ۔ نہ ہندو
ذہنیت میں کوئی خوشگوار تبدیلی کر سکتا ہوں ۔ نہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول سکتا ہوں ۔ آخر
میں نے لندن ہی میں بودوباش کا فیصلہ کر لیا ۔ پھر بھی میں نے ہندوستان سے تعلق قائم
رکھا اور چار سال کے قیام کے بعد میں نے دیکھا کہ مسلمان خطرے میں گھرے ہوئے ہیں ۔ آخر
میں نے رخت سفر باندھا اور ہندوستان پہنچ گیا ۔ یہاں آنے کے بعد میں نے ۱۹۳۵ میں صوبائی
انتخاب کے سلسلہ میں صدر کانگریس سے مفاہمت اور مصالحت کی گفت و شنید کی اور ایک فارمولا
ہم دونوں نے مرتب کیا ۔ لیکن ہندوؤں نے اسے منظور نہ کیا اور معاملہ ختم ہو گیا تو اس وقت
یہ آپ ہی انہوں نے لکھا ہے کہ مفاہمت اور مصالحت کی یہ کوشش کر رہے تھے ۔ اس لیے کر رہے
تھے کہ ان کا دماغ ، دراصل مسلمان کے ان کے دلوں میں ان بزرگوں کے ان کا خیال یہ تھا کہ
سارے مسلمان دس کروڑ جو اسوقت تھے اب بڑھ گئے اکٹھے رہیں ہندوستان میں اور اپنے حقوق دستوری
طور پر Constitutionally وہ منوا سکیں تو یہ بہتر ہے ۔ لیکن ہندوانہ
ذہنیت نے اس چیز کو قبول نہ کیا اور انہوں نے ایسا اظہار کیا گویا وہ مسلمان پر حکومت کرنا
چاہتے ہیں ۔ انہیں اپنی غلامی میں رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس وقت مسلمان دو حصوں میں ہو گئے ۔
ایک کے لئے پاکستان میں آنا ممکن ہی نہ تھا عملاً اپنے اس وقت کئی کروڑ مسلمان وہاں ہندوستان
میں بس رہے تھیں ۔ اور ایک کے لئے ممکن ہو گیا ۔ بعد کے حالات ایسے ہوئے یہ جو کوشش تھی
جس کی طرف جناح صاحب نے اشارہ کیا ہے کہ یہ کوشش جماعت احمدیہ کی بھی تھی ایک وقت

F.19

مین کہ اگر سارے مسلمان متحد اکٹھے رہین تو وہ اپنے حقوق کی اچھی طرح حفاظت کر سکتے
ہین ۔ جب پاکستان کے بننے کے آثار پیدا ہوئے تو وہ لوگ جو دوسرا نظریہ رکھتے تھے یعنی
سارے اکٹھے رہین یا وہ لوگ جن کو کانگریس نے خریدا ہوگا کہا نہین چھوڑ کچھ جا سکتا ۔ میری
طبیعت طبعاً حسن ظنی کی طرف پھرتی ہے ۔ بہرحال انہون نے اپنے لیے طاقت کا چھوٹا سا
سہارا ۔ جماعت بڑی چھوٹی سی ہے ۔ کمزور ۔ یہ کہا کہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا ۔ جماعت مین کہ تم
کیون پاکستان مین جانا چاہتے ہو ۔ تمہارے ساتھ یہ ہمیشہ سختی کرتے ہین ۔ افغانستان
مین کیا ہوا ۔ فلان جگہ کیا ہوا ۔ اسوقت خلیفہ ثانی نے علی الاعلان یہ کہا ۔ اس وقت سوال
یہ نہین کہ جماعت احمدیہ کے مفاد کیا ہین ۔ اس وقت سوال یہ تھا کہ مسلمان متحد جو ہین
وہ عزت کی زندگی کسطرح گزار سکتے ہین ۔ ان کے حقوق کی کسطرح حفاظت کی جا سکتی ہے ۔
اگر بفرض محال جماعت احمدیہ کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے پاکستان بننے کے بعد جس سے تم
ہمین ڈراتے ہو تب بھی نہین کہونگا کہ پاکستان بننا چاہیے ہم ان کے ساتھ جائینگے ۔ کچھ یون
نے پراپیگنڈہ کیا ۔ مین خود شاہد ہون ۔ مین نے ۱۹۴۷ مین جدوجہد کی مسلم لیگ کے ساتھ
بیٹھے ۔ ان کی جو پارٹی شملہ مین ہو رہی تھی اور کمیشن پارٹیشن کا بیٹھا ہوا تھا ۔ شملہ
مین انہین ساتھ رہا ساتھ بیٹھا ساتھ کوششین کین ۔ اسوقت نظر آ رہا تھا کہ یہ شرارت کر
رہے ہین ۔ ہندو ۔ اس وقت بھی ہم ۔ ہم سے بڑی ہر ۔ ساری پارٹی ۔ ہمین اسوقت مین
پہلے پتہ لگ گیا ۔ تفصیل مین جانے کی ضرورت نہین ۔ کہ ان کے یہ ارادے ہین ۔ وعدہ یہ کر
رہے تھے ۔ ریڈکلف صاحب ۔ انہون نے اشارتاً وعدہ یہ کیا تھا کہ سارا گورداسپور اور فیروزپور کے
اکثر حصے پاکستان مین جائین گے ۔ لیکن وہان ہمین پتہ لگا کہ یہ دھوکہ بازی کر رہے ہین ۔ وہان
جا کر اطلاع دی بالکل ایک جان ہو کر اس مجاہدے مین اس مین جو جنگ ہو رہی تھی اس کے
اندر شامل ہوئی جماعت اب جب مین سوچتا ہون کہ جن لوگون نے ہماری جیسی قربانیان دین

F.19

قیام پاکستان کے لیے پاکستان میں جو آئے ہوئے خاندان ہیں انہوں نے اور میں بیچ میں رہا ہوں
جنگ کی ۔ میرے اندازے کے مطابق پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک ہماری عصمت قربان ہوئیں اور
پاکستان کے لیے جو قتل ہوئے ہیں ان کا شمار نہیں ۔۔ مسلمانوں کے بچوں کو سکھوں نے اپنے
نیزوں پر چڑھایا ہے اور اچھالا ہے ۔ اور میں اس کا گواہ ہوں کیونکہ میں سب سے آخر میں یہاں
آیا ہوں اور بڑی قربانی دی ہے لیکن جو پیچھے رہ گئے ہیں انہوں نے بھی کم قربانی نہیں دی ۔
آج تک قربانی دے رہے ہیں ۔ بجائے اسکے ہم یہ سوچیں اور سر جوڑ کر جو ہندوستان میں مسلمان
رہ گئے ہیں ۔ ان کے حقوق کے لئے باہر سے بھی خدمت کر سکتے ہیں ۔ ہمارے حالات بدل گئے
ہیں کوئی پروگرام بنائیں انکے معیار بڑھانے کے لئے بہت سے اور طریقے ہیں ۔ صرف حکومت کے اندر
نہ سہی باہر سے بھی خدمت کر سکتے ہیں ۔ جنہوں نے ہمارے لئے قربانیاں دیں ۔ قیام پاکستان
میں وہ پاکستان نہیں آ سکتے ۔ وہ یہاں کھپ گئے ۔ اب اسکی بجائے ہمیں یہ دور آ گیا کہ
ہمارا اب مشرقی پاکستان بھی علیحدہ ہو گیا تو ہمارے نزدیک کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اس پس منظر
میں اسلئے میں جو حوالے اسلامی پیش کرنا ہے ان قرآن بتائیں ان پر اعتراض ہوئے اخباروں میں ۔

F.19

اسلئے یہ لے رہا ہوں کہ فرقان بٹالین کے متعلق کہونگا دو تین منٹ میں ختم کر دونگا ۔ زیادہ
بتا دیتا ہوں جسوقت پاکستان بنا کشمیر کی جنگ شروع ہو گئی اسوقت حالات اس قسم کے تھے
Commit
کہ ہماری فوجیں کمل کر وہاں ... نہیں کر سکتیں تھیں اسوقت کشمیر میں بہت سی رضاکارانہ
بٹالین بنیں ۔ اسوقت سرحد کے غیور پٹھانوں کے لشکر آئے اور پاکستان کی آرمی کو اسطرح کوسٹ
کیا گیا جسطرح کی جاتی ہے ۔ چونکہ اسوقت ضرورت تھی رضاکاروں کی تھی ہمارا کسی قسم کا
ارادہ نہیں ؟ میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ آرمی لوگ دے رہی تھی
خلیفہ المسیح پر کہ وہ ایک بٹالین بنائیں ہمیں بٹالین کی ضرورت ہے ۔ وہ کہہ رہے تھے کہ مصلحین
اور جو ہمارے متعلق ہیں/ ... کیوں انہیں تنگ کرتے ہو انہوں نے کہا اگر آپ کو پیار ہے کہ محاذ کو
روکا جائے تو ایک بٹالین تیار کریں ان کے کہنے پر رضاکارانہ ایک بٹالین تیار کی گئی ان کو لڑائی
سرائے
کا بالکل تجربہ نہ تھا ۔ سرائے عالمگیر میں کیمپ بنایا ۔ اور وہاں دو تین مہینے کی ٹریننگ ہوئی
جذبے کا یہ حال تھا کہ ایک نوجوان جسکا قد بہت چھوٹا تھا جو کہتا تھا کہ مجھے بھی لے
چلو ۔ اسکو جب چاند ماری کے لئے لے گئے تو پتہ لگا کہ اس کی انگلی رائفل کی ٹریگر پر نہیں
پہنچتی ہاتھ چھوٹا تھا اسکا ۔ وہ بضد تھا کہ میں نے محاذ پر جانا ہے انہوں نے کہا کہ رائفل
چلا کر دیکھو چنانچہ اس نے رائفل کا بٹ اسطرح رکھا ۔ اسکے جذبے کو دیکھ کر وہ آرمی آفیسر
کو
جو فرقان بٹالین کی ٹریننگ کے لئے/باقاعدہ اسکو اجازت دی گئی تھی ۔ وہاں ان کو آرمز اشو
کئے گئے جسطرح اشو کرتے ہوں جو ہوا اسکے بیان کی ضرورت نہیں ۔

F.19

وہ disband ہوئی ۔ اور ساری دنیا کو پتہ ہے فوج کے آفیسر یہاں ہیں اب اعتراض یہ ہو گیا ہے۔ ساری رائفل جو فرقان بٹالین کو دی گئی تھی۔ وہ لیکر بھاگ گئی اور رہوہ گئی بہائیوں کے اندر اندر ان کو دفن کر دیا ایک منٹ میں یہ سوال حل ہوتا ہے۔ جنہوں نے issue کی تھی ان سے پتہ کریں ایک ایک رائفل ایک ایک راؤنڈ واپس ملا ہے یا نہیں اور اسوقت کے کمانڈر انچیف نے نہایت اعلیٰ درجے کا سرٹیفکیٹ اس بٹالین کو دیا اور شکریہ کے ساتھ پھیر آرمز کے واپس بھیجے اس بٹالین کو وردی issue نہیں تھی لنڈے بازار سے پھٹی ہوئی وردیاں لی گئیں تھیں اور بارشوں میں وردیاں ایسی تھیں کہ کسی کا بازو نہیں ہے تو کسی کا دھڑ نہیں کسی کی قمیض کا بالکل دھڑ ہی نہیں تھا۔ میری ان آنکھوں نے دیکھا ان کو لڑتے ہوئے ۔

اٹارنی جنرل۔ مرزا صاحب اساءة کیجئے یہ سوال بالکل نہیں پوچھا اگر باہر کی باتیں آ جائیں یہ سن کر ......

گواہ۔ ٹھیک ہے میں بند کر دیتا ہوں۔

اٹارنی جنرل۔ گزارش ہے کہ مرزا صاحب یہ سوال نہیں پوچھا تھا کسی نے فرقان فورس کے بارے میں ۔

Witness. I wrongly presume it.

A.G.: If you want to say something which you think is in your interest

Witness. Not now.

— جب میں نے معذرت کر لی۔ میں نہیں بولتا۔

F.19

اٹارنی جنرل ـ آپ پورا کر لیں ـ

گواہ ـ میری غلطی ہے ـ

AG - I have not asked for this.

گواہ ـ شکریہ پہلے روک دیتے ـ میں رک جاتا ، میں سمجھا کہ آپ کچھ کہنا چاہتے

میں ـ ٹھیک ـ

اٹارنی جنرل ـ میں نے سوال نہیں پوچھا ـ نہ پوچھنے کا لسٹ میں تھا ـ ہوتا تو بیشک

آپ کرتے ـ

گواہ ـ ایک اور سوال میں پوچھ لیتا ہوں ـ وقت ضائع کرنے کے بجائے چوہدری محمد ظفر اللہ

خان صاحب نے اتنی خدمت کی عرب ممالک کی یہ حوالے موجود ہیں ہمارے پاس بڑی بھاری

انکی تعریف میں ، میں آگے کچھ نہیں کہتا ـ کشمیر رہ گیا ـ ۱۹۳۱ء میں ـ

F.19

اٹارنی جنرل ۔ آپ نے ذکر کر دیا تھا اب کچھ اور فرمانا چاہتے ہیں تو کہہ دیجئے۔

گواہ ۔ ممکن ہے ایک آدھ فقرہ رہ گیا ہو۔میں مختصراً عرض کر دیتا ہوں۔ اسکی ابتداء اس طرح شروع ہوئی کہ کشمیر کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی ۱۳ جولائی۔ ۱۹۳۱ء کو بنی۔ اور ریاستی پولیس کی فائرنگ سے ۲۱ مسلمان شہید ہوئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ ۱۳/جولائی ۱۹۳۱ء کو ڈوگرہ حکومت نے ۲۱ مسلمانوں کو شہید کیا۔ تو اس وقت ان کو ریاست سے باہر نکلنا پڑا۔ بڑا مشکل تھا انہوں نے smuggled out کیا مسلمانان کشمیر نے اور سیالکوٹ پہنچ کر انہوں نے مختلف جگہوں پر تاریں دیں۔ ہمارے خلیفۂ ثانی کو بھی تار دی اس کے نتیجے میں پہلا کام یہ ہوا کہ خلیفہ ثانی نے وائسرائے ہند کو تار دی دوسرے صوبوں کے مسلمانوں کو تار دیں تاکہ ان کو کہا کہ اکٹھا ہو جاؤ شروع کا کام کیا۔ اسوقت جب یہ اعلان ہوا۔ یہ حالت خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک خط میں لکھا کہ خلیفہ ثانی کو اور یہ کہا آپ نے یہ اعلان کیا میں آپ کے ساتھ ہوں اس کام میں سب مسلمانوں کو مل کر کام کرنا چاہیئے ۔

F.19

Mr Chairman : Break for Maghrib prayers.

A.G. : Please let him conclude, it will not take more than five minutes.

Mr Chairman. Alright witness may continue.

مسٹر چیئرمین۔ ٹھیک ہے پھر ختم کر لو۔

گواہ ۔ ابتدائی اعلان میں جو خط و کتابت ہوئی اسکے بعد All India تنظیم کے قیام کے لئے مسلمانان ہند سے اپیل کی گئی۔ اور اسکے بعد کشمیریوں سے اپیل کی گئی ابنائے کشمیر سے وہ کشمیری خاندان جو باہر آ کر آباد ہو گئے تھے اس میں آپ نے لکھا ہے میں امید کرتا ہوں ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب، شیخ دین محمد، محسن شاہ صاحب اسی طرح برسر آوردہ ابنائے کشمیر جو اپنے وطن کی محبت میں کسی دوسرے سے کم نہیں اس موقع کی اہمیت سمجھتے ہوئے موجودہ طوائف الملوکی کو ختم کرنے کی کوشش کریں ۔ ورنہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سب طاقت ضائع ہو جائے گی اور نتیجہ کچھ بھی نہ نکلے گا۔ اس پر ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ کے مقام پر نواب ذوالفقار علی خان صاحب کی کوٹھی فیئر ویو میں مسلم اکابرین ہند کا اجلاس ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ ایک آل انڈیا کشمیر کمیٹی بنائی جائے جو اس سارے کام کو اپنے ذمے لیکر پایۂ تکمیل تک پہنچائے ۔ اس وقت تک یہ مہم جاری رہے جب تک ریاست کے باشندوں کو ان کے جائز حقوق نہ حاصل ہو جائیں۔ اس اجلاس میں امام جماعت احمدیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل لیڈروں نے شمولیت کی ۔

F.19

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب ۔

حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب ۔

سید محسن شاہ صاحب ۔

نواب سر ذوالفقار علی شاہ صاحب ۔

نواب محمد اسمٰعیل صاحب آف کنج پورہ ۔

خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب ۔

مولانا نور الحق صاحب مالک انگریزی روزنامہ مسلم آؤٹ لک ۔

مولانا سید حبیب صاحب مالک روزنامہ سیاست ۔

عبدالرحیم صاحب درد ۔

مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی ، امرتسر کے تھے ، غزنوی خاندان کے ۔

نمائندہ مسلمانان جموں

مسلمانان صوبہ کشمیر کے نمائندے ، اور

صوبہ سرحد کے نمائندے ۔

یہ سب کے سب اکابرین آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم ہوتے ہی اس اجلاس میں

F.19

اس کے ممبر بن گئے۔ کام شروع ہو گیا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ اس وقت بعض دوستوں نے کہا خلیفۃ ثانی کو کہ آپ اس کے صدر بنیں اور آپ نے انکار کیا، کہ مجھے صدر نہ بنائیں۔ میں ہر خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگر مجھے صدر کا عہدہ نہ دیں۔ کچھ مصلحتیں سمجھائیں وہاں ۔ اس پر سارے جو تھے انہوں نے زور ڈالا ، جن میں سر محمد اقبال بھی تھے کہ آپ کو ہی (صدر) بننا چاہیئے۔ چنانچہ آپ کو مجبور کیا گیا کہ اس عہدے کو قبول کر لیں۔ قبول ہو گیا۔ شروع ہوا کام اور بہت سے مراحل میں سے گزرا۔ اس کے آگے میں اپنی طرف سے (بیان) کروں گا ، ذرا مختصر کر دوں گا ۔۔ ایک تھا پیسہ ۔ اس وقت ہندوستان میں کام کرنے کے لئے بھی پیسے کی ضرورت ، اور کشمیریوں کی مدد کرنے کے لئے بھی پیسے کی ضرورت ۔ چنانچہ ساروں نے contribute کئے ہوں گے۔ لیکن اپنی بساط سے زیادہ جماعت کی طرف سے کشمیریوں کی مدد کے لئے رقم بھی دی گئی۔ اس وقت سوال پیدا ہوا رضاکاروں کا جو جاکر ان کی حوصلہ افزائی کریں، ان کو organise کریں۔ خود کشمیر کی حالت تنظیم کے لحاظ سے بہت پس ماندہ تھی۔ ہر ایک کو پتا ہے۔

F.19

یعنی اس وقت ہندوستان کی حالت سے بھی وہ زیادہ پیچھے تھے۔ اس کے راجہ کا hold
بڑا سخت تھا۔ آخر وہ گئے ۔۔ ایک وقت ایسا آیا کہ انہوں نے بڑے ظالمانہ طور پر مقدمے
بنانے شروع کر دیئے ، یعنی کوئی ان کا گناہ نہ ہوتا تھا اور مقدمہ بن جاتا تھا۔ اس وقت
انہوں نے کہا ، تار دی کہ ہمارے پاس وکیل بھیجو۔ بڑی سخت ان کو پریشانی تھی ۔
یہاں سے گیارہ بارہ وکیل گئے ان میں سے (اپنے ایک ساتھی کی طرف اشارہ کر کے)
ایک صاحب یہ بیٹھے ہیں ۔ انہوں نے مہینوں وہاں کام کیا اور میرا خیال ہے ، قریباً
سارے مقدموں میں فتح جو ہوئی وہ کشمیری مسلمانوں کو ہی ہوئی۔ ان میں ہمارے
فوت ہو چکے ہیں۔ شیخ بشیراحمد صاحب جو ہائی کورٹ کے جج بھی رہے ہیں ، اس
وقت وکیل تھے ، وہ گئے ۔ ان کے لئے ساری دنیا میں پروپیگنڈہ کیا۔ خصوصاً انگلستان میں
تو ان کے لئے ایک لمبی struggle (ہوئی) ۔ جو رضاکار گئے ، سارے بھی
اور دوسرے بھی جو رضاکار گئے ان کے اوپر سختیاں کی گئیں۔ ساروں پر۔ یعنی وہاں کوئی
فرق نہیں کہ یہ احمدی ہے ، یا وہابی ہے یا یہ ہے وہ ہے ۔ مسلمانان کشمیر کی
جد و جہد میں سارے شامل ہیں۔ یہی میرا (مطلب) ان سارے (والوں) میں تھا کہ
ہمارے تو کبھی علیحدہ ہونے کی نہیں ۔

Mr Chairman: The delegation is permitted to withdraw for Maghrib and to report back at 7.30

گواہ ۔ یہ آکر داخل کرا دیں گے ۔

F.19

Mr Chairman: The honourable Members may keep sitting.

(The delegation withdrew).

Mr Chairman, The House is adjourned to meet at 7.30

(The Committee adjourned till 7.30).

The Committee reassembled after Maghreb prayers Mr Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

Mr Chairman: Yes, the Attorney General.

اٹارنی جنرل — مرزا صاحب! آپ ختم کر چکے ہیں—

گواہ — جی—

اٹارنی جنرل— مرزا صاحب! ٹائم چونکہ کم ہوتا جا رہا ہے اس لئے میں بالکل مختصر کرنا چاہتا ہوں— جو باتیں آ گئی ہیں کیوں کہ آپ نے اس آزادی کی جد و جہد کے بارے میں کئی باتیں کی ہیں —

F.19

	گواہ ۔ اس آزادی کی جد و جہد کے بارے میں آپ نے کافی کچھ کہا ہے، میں اسکی تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا یہ جو باؤنڈری کمیشن تھا اس کے بارے میں آپ نے منیر کمیشن کی رپورٹ سے ایک حوالہ پڑھا کہ چوہدری صاحب نے بہت زیادہ کوشش کی۔ یہ سب ہم نے پڑھا ہوا ہے اور وہ پاکستان کی نمائندگی کر رہے تھے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے بڑی کوشش کی۔ نہ میں نے اس پر کوئی سوال پوچھا ہے اور نہ ہمیں اس پر کوئی dispute ہے ۔ مگر ایک چیز جو منیر صاحب نے بعد میں کہی ممکن ہے بعد میں آپ نے پڑھا ہو ۔ پاکستان ٹائمز ۲۲ جون ۱۹۶۴ء میں انہوں نے کوئی دو تین آرٹیکل لکھے تھے اس دوران میں ۔ وہ میں نے نہیں پڑھے ۔ اٹارنی جنرل ۔ خان ۔ آپ کو یاد نہیں ہو گا پڑھے بھی ہوں تو ۔ گواہ ۔ بہرحال مجھے پتہ نہیں ۔

F.19

اٹارنی جنرل ۔ دس سال کی بات ہے ۔ تو وہاں ظفر صاحب کہتے ہیں۔

Pakistan Times, 24th June, 1964: "Days I Remember":-

" In connection with this part of the case I cannot refrain from mentioning an extremely unfortunate circumstance. I have never understood why the Ahmadis submitted a separte representation. . The need for such a representation could arise only if the Ahmadis did not agree with the Muslim League case ___ itself a regrettable possibility. Perhaps they intended to reinforce the Muslim League's case but in doing so they gave the facts and figures for different parts of Garh Shankar, thus giving prominence to the fact that in the area between the river Bein and the River Basanter the non-Muslim constituted a majority and providing argument for the contention that if the area between rivers Ujh and Bein went to India, the area between the Bein river and the Basantar river would automatically go to India. As it is, this area has remained with us but the stand taken by the Ahmadis did create considerable embarrassment for us in the case of Gurdaspur."

F.19

(16)

اٹارنی جنرل۔ آپ نے فرمایا ----

گواہ۔ انہوں نے کمیٹی کی رپورٹ میں نہیں لکھا۔

اٹارنی جنرل۔ میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے جون ۱۹۶۳ء میں ایک آرٹیکل لکھا۔

گواہ۔ ۱۷ سال بعد۔

اٹارنی جنرل۔ کافی عرصہ بعد ... سال بعد۔

گواہ۔ ۱۷ سال بعد۔

اٹارنی جنرل۔ تو میں اس پر صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ آپ نے مسلم لیگ سے آپ کہتے ہیں کہ تعاون کیا اور یہ ایک ایسی اسٹیج تھی ----

گواہ۔ جی۔

اٹارنی جنرل۔ یہ ایک ایسی اسٹیج تھی کہ برٹش گورنمنٹ اور کانگریس بھی اس بات کو تسلیم کر چکی تھی کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ میں ۳۶-۱۹۳۷ء کی بات کر رہا ہوں۔ واحد نمائندہ سے یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک مسلمان اس میں تھا۔

گواہ۔ نہیں نہیں۔

اٹارنی جنرل۔ مگر یہ کہ represent کر رہی تھی۔ واحد آواز تھی۔ کہ واحد نمائندہ جماعت وہ accept کر لی تھی۔ جب انہوں نے memorandum دیا یہ memorandum separate دینے کی بہان منیر صاحب کہتے ہیں سمجھ نہیں آئی بلکہ اس سے ہمیں خدشات پیدا ہوئے۔ ہمیں embarrassment ہوئی۔

گواہ۔ ۱۷ سال کے بعد انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ مجھے سمجھ نہیں آئی۔

اٹارنی جنرل۔ ہاں۔

گواہ۔ اور یہ کہ آپ نے رپورٹ میں نہیں لکھا۔

F.19

	اٹارنی جنرل :- آپ نے رپورٹ میں نہیں لکھا ۔ گواہ :- تو منیر صاحب تو نہیں۔ آپ نے انکی رپورٹ پڑھی ہے۔ تو میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں ۔ اٹارنی جنرل :- نہیں میں یہ کہہ رہا تھا کہ ایک آدمی ہے جو کہ باؤنڈری کمیشن کا بھی جج تھا۔ پھر اسکی رپورٹ میں بھی وہی جج تھا۔ پھر رپورٹ میں انھوں نے چوہدری صاحب کو جو سرٹیفیکیٹ دیا ہے کہ انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے

F.19

	پاکستان کا کیس [illegible] کیا ۔ اس کے بعد سات سال یا دس سال کے بعد ۔۔۔۔ گواہ ۔ نہیں نہیں۔ ۱۹۴۷ء، ۱۹۵۷ء، ۱۹۶۹ء ۔ اٹارنی جنرل ۔ میں بھی کہہ رہا ہوں ۔ ۱۹۴۷ء میں تو وہ باؤنڈری کمیشن میں تھے۔ پھر اسکے بعد ۱۹۵۳-۵۴ء میں انکوائری ہو رہی تھی تو چوہدری صاحب نے ۱۹۴۷ء میں خدمت کی۔ اس کا ذکر کرتے وقت ۔۔۔۔۔۔۔ گواہ ۔ نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس واقعہ کے ۱۷ سال بعد ۔۔۔۔۔۔۔۔ اٹارنی جنرل ۔ ہاں ۔ اس کے بعد ۱۹۶۹ء میں ۔ گواہ ۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۹ء تک ۔ ۱۷ سال کی خاموشی کے بعد جب وہ کافی بوڑھے بھی ہو چکے تھے تو شاید ممکن ہے بڑھاپے کی وجہ سے جو بات اس وقت جوانی میں سمجھ آ گئی ہو نہ سمجھ آئی ہو ۔

F.19

اٹارنی جنرل – یہ اچھا جواب ہے- خیر مین صرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا تھا-

گواہ – تو بات یہ ہے اگر آپ کہین تو مین آپ کو بتا دون – ہندون نے ایک بڑی

سخت شرارت یہ کی، مین نے آپ سے کہا کہ مین ان دنون کام کرتا رہا ہون- پہلی

یہ شرارت کی کہ جماعت احمدیہ جو ہے اسکو دوسرے مسلمان کافر کہتے ہین اس لئے

ان کی تعداد گرداسپور کے مسلمانون مین شامل نہ کی جائے اور گرداسپور ضلع مین

۵۱ اور ۴۹ کا فرق تھا –

اٹارنی جنرل – نہین – وہ تو مین جانتا ہون آپ سب جانتے ہین –

گواہ – مین آپ کو ایک اندر کی بات بتاؤن –

دوسری شرارت انہون نے یہ کی کہ اگرچہ مسلمانون کی آبادی گرداسپور مین ۵۱

فیصد ہے لیکن جو چھوٹے نابالغ بچے ہین، [illegible] نہین ہین- وہ تو ووٹر

نہین ہین- ان کے اوپر فیصلہ نہین [illegible]ونا چاہئیے اور ویسے ہی [illegible]وائی چلا دی

کہ ہندون کی [illegible] آبادی مسلمانون سے زیادہ ہے- مین چونکہ اپنی زندگی مین

F.19

مختلف مضامین پڑھتا رہتا ہوں۔ میں نے یہ ۱۹۴۷ء مسلم لیگ کو کہی کہ اگر مجھے تین calculating مشینیں دے دی جائیں تو میں ایک رات میں ۱۹۳۵ء کی census لیکر ۰۰۰۰۰۰ علیحدہ علیحدہ یہاں کی ہوتی ہے ۰۰۰۰۰۰ کل آپ کو پتہ adult دیا جا سکتا ہے۔ adults یعنی مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اس وقت census کی رپورٹ کی تفصیل ہوتی تھی بعد میں پتہ نہیں کیوں یہ طریقہ چھوڑ دیا گیا۔ ۱۹۳۵ء کی census رپورٹ میں مختلف age groups کی mortality percentage کی دی ہوتی ہے۔ مثلاً چار سال کے لڑکے جو بچے ہیں ان میں اتنے فیصد موتیں ہو جاتی ہیں اور جو پانچ سال کے بچے ہیں ان میں اتنی موتیں ہو جاتی ہیں۔ تو ہزارہا ضربیں تقسیمیں لگانی تھیں کیونکہ پھر age group کو جو ۱۹۳۵ء کی census تھی ہمارے پاس تو ۱۹۴۷ء تک پہنچانا تھا۔ adult بنانے کے لئے کچھ جو adult تھے وہ تو تھے ہی۔ تو ہزارہا ضربیں تقسیمیں نکال کر پوری رات لگا کر میرے ساتھ تین چار آدمی اور بھی کام کر رہے تھے اور calculating machines خود مسلم لیگ کے آفس سے آئیں اور صبح کو ایک گوشوارہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو دے دیا گیا یہ غلط بات کر رہے ہیں اور جس وقت یہ آ کے پیش ہوا ہندو پہلے سٹپٹا گیا کہ کوئی مسلمان دماغی حساب میں بھی اتنی calculations کر سکتا ہے۔ تو اس قسم کی وہ شرارتیں تھیں اور اس قسم کا ہمارا تعاون مسلم لیگ کے ساتھ اور ان کی خاطر ان کے مشورے کے ساتھ سارا کچھ ہوا۔ تو جب بوڑھے ہو گئے۔ جسٹس منیر صاحب وہ بھول گئے ان کی سمجھ میں نہ آیا۔ ہم پر کوئی اعتراض نہیں۔

F.19

اٹارنی جنرل ۔ میں مرزا صاحب اس بات پر ذرا آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ نے کہا کہ یہ بات موٹی کہ علیحدہ [illegible] دیں۔

گواہ ۔ کیا ۔

اٹارنی جنرل ۔ کہ علیحدہ [illegible] مسلم لیگ کے مشورے سے دیا گیا۔

(21)

گواہ ـ ان کے مشیر سے ـ

Attorney General: Mirza Sahib, you have to prove this.

Witness: Have you got a proof against this?

اٹارنی جنرل ـ قائد اعظم نے تو protest کیا تھا کہ مسلمان علیحدہ علیحدہ جا رہے ہیں ـ اپنے اپنے memorandum دے رہے ہیں اور ہمیں اس سے تکلیف پہنچتی ہے ـ اور مسٹر صاحب کہتے ہیں embarrassment اس بات کی ہوئی ہے ـ

گواہ ـ اور اس embarrassment کا انہوں نے اعلان کیا ہے ۱۷ سال کے بعد ـ

اٹارنی جنرل ـ نہیں آپ اس زمانے کا کوئی اخبار بتا دیں کہ قائد اعظم یا مسلم لیگ کی تائید سے یہ memorandum داخل کیا گیا ـ

گواہ ـ نوائے وقت میں اس وقت یہ اعلان ہوا کہ مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے احمدیوں کو memorandum پیش کرنے کے لئے وقت دیا گیا یہ ثبوت نہیں ہے کہ مسلم لیگ کے مشورے سے یہ کیا گیا ورنہ ان کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ جماعت احمدیہ کو memorandum کے لئے اپنے وقت میں سے وقت دیتی ـ

اٹارنی جنرل ـ ان کی representation کس نے کی ـ

گواہ ـ جی ـ کس کی ؟

اٹارنی جنرل ـ جماعت احمدیہ کی representation کس نے کی ـ

گواہ ـ شیخ بشیر احمد صاحب تھے ـ تو اصل میں یہی تھا کہ سارے اکٹھے جا رہے تھے میرا یہ پوائنٹ تو آپ سمجھ گئے ناکہ اگر جماعت احمدیہ کو memorandum کے لئے مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے وقت دیا ـ

اٹارنی جنرل ـ مسلم لیگ کا وقت تو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاتھ میں تھا ـ

گواہ ـ اور چوہدری صاحب انہی تھے جناح کے ـ

اٹارنی جنرل ـ نہیں جی ـ میں اس سے بالکل انکار نہیں کرتا کہ قائد اعظم نے ان کو appoint کیا تھا ان کے مشیر تھے ـ

F.19

گواہ ۔ چوہدری صاحب آپ نے ابھی یہاں اس ہاؤس میں دو چار دفعہ کہا مجھے سمجھانے کے لئے ذرا لتاڑنے کے لئے کہ میں ہوں ۔ I represent my Client. I represent this House as Attorney General. A.G... I said.

گواہ ۔ نہیں نہیں میری بات تو سنیں ۔ چوہدری صاحب اپنے طور پر اپنی طرف سے یہ فیصلہ کر ہی نہیں سکتے تھے ۔ کسی انسان کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا جو اپنی طرف سے کہ مسلم لیگ کے وقت میں سے جماعت احمدیہ کو وقت دیا جائے اور اس وقت protest نہ ہو ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے آپ یہ inference drawn کرتے ہیں کہ مسلم لیگ کی تائید حاصل ہو گئی ہے ۔

گواہ ۔ نہیں میں اس سے یہ inference drawn کرتا ہوں کہ مسلم لیگ کے ساتھ سر جوڑ کر بالکل ایک rapport تھی ۔

F.19

اٹارنی جنرل ۔ تو اس کا کوئی ثبوت نہیں آپ کے پاس کہ نائم ....

گواہ ۔ اس کا ثبوت ایک تو میں یہ دے رہا ہوں کہ مسلم لیگ نے اپنے وقت میں سے دیا اور میرے نزدیک یہ کافی حوالے کی ضرورت ہو تو میں آپ کو دے دوں۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں اگر آپ کو........

گواہ ۔ نہیں اگر آپ کو ضرورت ہو تو ....

اٹارنی جنرل ۔ نہیں، آپ نے کہہ دیا۔ ریکارڈ پر آ گیا ویسے اگر آپ فائل کرنا چاہتے ہیں تو کر دیجیئے ۔

گواہ ۔ نوائے وقت لاہور کے یکم اگست ۱۹۴۷ء کی اشاعت میں ہے یہ ۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ فائل کر دیجیئے ۔

گواہ ۔ یہ تھوڑا سا ہے ۔ حد بندی کمیشن کا اجلاس ہوا۔ سنسر کی پابندی کی وجہ سے نہ ہم اس کی کارروائی چھاپ سکے۔ نہ ابھی اس پر تبصرہ ہی ممکن ہے۔ کمیشن کا اجلاس دس دن جاری رہا ۔ ساڑھے چار دن ($4\frac{1}{2}$) مسلمانوں کی طرف سے بحث کے لئے مخصوص رہے۔ مخصوص کیے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کے وقت میں سے ہی ان کے دوسرے حامیوں کو بھی وقت دیا گیا ہے memorandum جو ہم نے فائل کیا ہے ...

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ہاں فائل کر دیں ۔

گواہ ۔ اس کے اندر ہی اندرونی شہادت ہے ۔

(کارروائی 1974/8/23 ص2تا23)

F.19

گواہ ۔ یہ کہاں کا حوالہ ہے ؟

اٹارنی جنرل ۔ بشیر احمد قادیانی

Review of Religion

No. 3 ۔ جلد پے ۱ ۔

گواہ ۔ یہ check کر کے پتہ چلے گا ۔

اٹارنی جنرل ۔ آپ کو یاد نہیں ہے اس وقت

گواہ ۔ ہم نے نوٹ یہ کیا ہے جہاں سے آپ حوالہ پڑھ رہے ہیں کہ وہ لکھنے والے بشیراحمد قادیانی ہیں۔ یہی آپ نے پڑھا ہے نہ ؟

اٹارنی جنرل ۔ در اصل وہ اوپر سوال غلط ہو گیا ۔ کہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب کا نہیں ہے لیکن ہونا ایسا چاہیے تھا ۔ یہ مرزا بشیرالدین محمود صاحب کا ہونا چاہیئے تھا ان کا ہو گا ۔

(کارروائی 1974/8/23 ص26)

درج دائیں طرف درج حصہ میں جو حوالہ اٹارنی صاحب نے دیا ہے مولوی صاحب نے وہ درج نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ یہ لکھا ہے

(کلمۃ الفصل ص۔113)

اسی طرح حضور کا آخری جواب نہیں لکھا گیا۔

ااور حضرت صاحب کے جواب میں جو اٹارنی نے کہا ہے وہ بھی حذف کر دیا ہے۔ جس میں اس نے اس حوالہ کے مصنف کا نام غلط بیان کیا ہے۔

F.19

گواہ ۔ یہی جواب دیا ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ ابھی تو حوالہ آگیا ہے۔

گواہ ۔ ہاں ہاں ۔ جو سارا صفحہ آگے پڑھنے کی تکلیف کریں تو جواب اسکے اندر موجود ہے ۔ تو وہ میں سنا دیتا ہوں ۔ آپ کی آمد سے مستقل اور حقیقی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر ہے ۔ مستقل اور حقیقی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے اور ظلی نبوت کا دروازہ کھل گیا ہے پس اب جو ظلی نبی ہوتا ہے وہ نبوت کی مہر توڑنے والا ہے کیونکہ اس کی نبوت اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں بلکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ظل ہے ۔ ان کے وقت مستقل نبوت ہے یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے محض ایک دھوکہ ہے جسکی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے کیونکہ ظلی نبوت کیلئے ضروری ہے کہ انسان نبی کریم کی اتباع میں اسقدر غرق ہو جائے ۔

من تو شدم تو من شدی

محبت میں غرق ہو جائے

من تو شدم تو من شدی

کے درجہ کو پالے ۔ اسی صورت میں وہ نبی ہوتا ۔ نبی بعض کمالات کے عکس کے رنگ میں ... عکس کے رنگ میں جیسے شیشہ سورج کا عکس لیتا ہے یا چاند کا لیتا ہے --- عکس کے رنگ میں اپنے اندر اترتا پاتے گا ۔ حتی کہ ان دونوں میں قرب اتنا بڑھے کہ نبی کریم کی چادر بھی اسپر پڑھائی جائے گی ظلی نبوت ' تب جا کر وہ ظلی نبی کہلائے گا ۔ اپنا اسکا کچھ نہیں ۔ جیسے آئینہ کے اندر چاند کا عکس ہوتا ہے ۔ اسکے نتیجے میں [illegible] پس جب ظلی تقاضہ ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہو اور اسی پر انبیاء کا اتفاق ہے ۔ تو وہ نادان مسیح موعود ظلی نبوت ہو ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ [illegible] کی حیثیت میں ظلی نبوت کو ایک گھٹیا قسم کی نبوت سمجھتے یا اسکے معنی نا قص نبوت کے کرتا ہے [illegible] کے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے وہ ہوش میں آئے اور اپنے اسلام کی فکر کرے ۔ کیونکہ اس نے نبوت کی [illegible] کی شان پر حملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کا سرتاج ہے ۔ آیا ہوا ہے نا عکس آیا ہوا ہے ۔ عکس اور میں ۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ لوگوں کو کیونکر مسیح موعود کی نبوت پر ٹھوکر لگتی ہے [illegible] اصل میں نور مل کے [illegible] ہیں ۔ اور کیونکہ بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص [illegible] سمجھتے

224

(کارروائی 1974/8/23 ص 28) جاری

دائیں طرف درج کارروائی میں مولوی صاحب نے قطع و برید کرتے ہوئے درج ذیل کارروائی درج کر دی ہے۔ باقی اکثر حصہ غائب کر دیا گیا ہے۔

لیا۔ (تتمۃ الاسلام ص 113)

مرزا ناصر: من تو شدم تو من شدی والی بات ہے۔ سورج کا عکس آئینہ میں پڑتا ہے' تو وہی بات ہے۔ مرزا صاحب کوئی علیحدہ چیز نہیں تھے' یہ حضور علیہ السلام کے کمالات کا عکس کامل اور ظل کامل تھے۔ وہ اس حقیقت کو ان الفاظ سے تعبیر کر رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام تمام نبیوں کا تاج تھے۔ جب ان کا عکس مسیح موعود میں آیا تو وہ بھی عکس کامل ہو گئے۔ عکس اس طرح کامل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا' یہ ساری دلیلیں دے کر نتیجہ نکالا' بس میں اتنا جواب دوں گا۔

[illegible] کا معنی [illegible] یعنی اب آپ کی مہر

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔219)

F.19

یہ پہلے سوال کا حصہ ہے۔	نہیں کیونکہ میں تو دیکھتا ہوں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروز یعنی بروز ہونے کی وجہ سے ظلی نبی تھے اور اصلی نبی کا پایا بہت بلند ہے ۔ عکس کی تصویر ہو ہے محبوب کی وہ اتنی پیاری ہے جتنا کہ محبوب ۔ بہت ضروری ہے بیان ہو کہ پہلے زمانوں میں جو انبیاء ہوتے تھے آنحضرت سے قبل ان کیلئے یہ ضروری نہ تھا ان میں وہ تمام کمالات رکھے جاویں جو نبی کریم میں رکھے گئے ۔ بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے وقت نہیں تھے کسی اور کا۔ کسی کو کم کسی کو بہت ۔ مگر مسیح موعود کو تب نبوت ملی ورنہ مل ہی نہیں سکتی تھی ۔ تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ صلی اللہ وسلم کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا عکس میں اپنے اور اس نااہل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے اور پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا ۔ یہ ساری دلیلیں دے کر اسکا نتیجہ یہ نکالا ہے ۔ میں اتنا ہی جواب دوں گا ۔ (کارروائی 23/8/1974 ص29)

F.19

اٹارنی جنرل ۔ یہ پوائنٹ ہے جی ۔ اب دیوبندی استحریر سے ظلی نبوت کے دروازے کا ذکر آجاتا ہے

اسلئے اگر آپ مہربانی کرکے کچھ مزید . . . کہ یہ لفظ آیات خاتم النبین کا ٹرانسلیشن کیا

ہوگا ۔ میں تشریح نہیں چاہتا ۔ وہ آپ نے تفصیل سے کافی ، اسپر کہا ہے ۔ خاتم النبین کا یہ

آپ کس Pronunciation میں کرتے ہیں ۔ یا اسکا مطلب لیتے ہیں الفاظی لفظی ۔

گواہ ۔ اسکا خاتم النبیین کا کیا مطلب لیتے ہیں ۔ یہ محضر نامے میں موجود ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ہیں ۔

گواہ ۔ نمبر ۱

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔

گواہ ۔ نمبر ۲

اٹارنی جنرل ۔ لفظی ۔

گواہ ۔ لفظی ، لفظی . . . جو لیکچر دیا تھا اسکا انگریزی

ٹرانسلیشن ان کی . . . خاتم النبین کے معنی کئے ہیں

سیل آف دی پرافٹ

یا آپ منگوالیں ۔ . . . میں آدمی بھیجکر . . . ۔

اٹارنی جنرل ۔ . . . میں پڑھ رہا . . . دی پرافٹ)

925

(کارروائی1974/8/23ص29)جاری

اَصل کاروائی کے صفحہ 29 تا 32 یعنی 4 صفحات پر درج کاروائی متعلقہ مسئلہ ختم نبوت جو کہ دائیں طرف درج ہے کو مولوی صاحب نے قطع وبرید کر کے درج ذیل الفاظ میں درج کیا ہے۔

اٹارنی جنرل: خاتم النبیین کا معنی آپ کرتے ہیں مہر کا یعنی اب آپؐ کی مہر سے نبی بنیں گے' تو اس لحاظ سے حضور علیہ السلام گزشتہ انبیاء کے خاتم نہ ہوئے بلکہ اپنے بعد آنے والوں کے خاتم النبیین ہوئے۔ حالانکہ یہ بات قرآنی منشاء کے خلاف ہے۔ قرآن کی منشاء تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزشتہ انبیاء کے لیے خاتم النبیین ہیں' آئندہ کی بات نہیں ہے اس میں۔

مرزا ناصر: یہ تو آپ کا ویو پوائنٹ ہے' ہمارا اس کے خلاف ہے۔

اٹارنی جنرل: پھر آپ کہتے ہیں کہ آئندہ صرف ایک مرزا غلام احمد پر آپؐ کی مہر لگی یعنی وہی نبی بنے اور کوئی نہیں۔ اس اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبی ہوئے' خاتم النبیین نہ ہوئے۔

مرزا ناصر: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگلے پچھلے سب کے لیے خاتم ہیں۔

اٹارنی جنرل: مرزا غلام احمد کے بعد آپ کی جماعت میں بھی کچھ لوگوں نے

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔219)

F.19

یہ گذشتہ کارروائی کا ہی حصہ ہے۔

اٹارنی جنرل ۔ یہ لفظ خاتم النبیین نہیں ۔ آپ جانتے ہیں ۔ ان کے بعد ایک آئے گا ۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ clarify کریں گے ۔

گواہ ۔ میں نے پہلوں کو بھی شامل کر لیا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ۔

گواہ ۔ آپ کے سوال کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ۔ آئندہ کیلئے جو مہر ہے ۔ جو کنٹڑ کی وہ کہہ گئی ہے دروازہ بند کیا گیا ہے نبوت کا پھر تو ساتھ پہنچے گا میں اسپر پھر آیا ہوں اس پر میں کافی سوچ رہا ہوں ۔ اس پر تو خاتم النبیین دونوں sense میں آیا ہے ۔ پرانے کیلئے بھی ۔ آئندہ کے آنے والوں کیلئے ہے ۔ بھی تراش طبیعت ۔

گواہ ۔ خاتم النبیین ہو گئے ہاں آپ ۔

اٹارنی جنرل ۔ اس میں تو آپ نے ایڈمٹ کر دیا تھا کہ future کیلئے ایک ....

گواہ ۔ ادھر ادھر ۔ جب پہلے اور اگلے زمانوں سب کیلئے خاتم النبیین ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ آپ نے کہا دونوں sense میں ۔

گواہ ۔ نہیں ۔ نہیں میں تو اپنی sense بتا رہا ہوں ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں ۔ آپ نے کہا ہے دونوں sense میں وہ خاتم النبیین ہیں ۔ اس sense میں خاتم النبیین ہیں ۔ ایک sense میں خاتم النبیین اور اس sense میں خاتم الانبیاء ہیں کے بعد ۔

گواہ ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ میں اپنی بات واضح نہیں کر سکا میں نے کہا ہے ۔ اس sense میں خاتم النبیین کی مہر کے نتیجے میں ایک لاکھ ۲۴ ہزار پیغمبر آئے ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ ٹھیک ہے ۔

گواہ ۔ پھر وہ ۔

اٹارنی جنرل ۔ پھر وہ future میں بھی رہ ......

گواہ ۔ نہیں ادھر ۔ ادھر ۔

اٹارنی جنرل ۔ مہر ہو گی future میں بھی ہو گی ۔

گواہ ۔ اس کی خاتم النبیین کی مہر کے نتیجے میں ۔

226

(کارروائی 1974/8/23 ص 31) جاری

F.19

(32)

اٹارنی جنرل ۔ ہاں ۔

گواہ ۔ میں ......

اٹارنی جنرل ۔ نبی اٹھیں تب دروازہ کھلا ہے ۔

گواہ ۔ ہاں جی ۔ بہت سارے نبی آئے جو ہیں ۔

اٹارنی جنرل ۔ یعنی کچھ آپکے میں ایک آگیا ہے ۔ یہ آپ اسکا مطلب لے رہے ہیں ۔

گواہ ۔ ہاں ۔ ہاں ۔

اٹارنی جنرل ۔ اب مرزا صاحب ایک اور حوالہ میرے خیال میں شاید آپ نے اسکا جواب دے دیا ہے میں پھر پڑھکر سناتا ہوں ۔ یہ حقیقت وحی ہے صفحہ ۱۷۹ ۔ یہ کہتے ہیں ۔ آچکا ہے ۔

گواہ ۔ آچکا ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ میں نے نوٹ کیا ہے پھر یہ ایک اور حوالہ ہے ۔ یہ ہے ۔

" آئینہ کمالات " جو شخص نبوت کا دعویٰ کریگا ۔ وہ ضروری ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اعتراف کرکے ۔ یہ بھی آچکا ہے ۔ یہ کہتے ہیں ۔ آچکا ہے یہ ہے سیرت ابدال صفحہ نمبر۱۹۳ صفحہ ٹھیک نہیں ہے ۔ یہ آپ نے مجھے بتایا تھا ۔

پیدرکتاب

گواہ ۔ یہ آچکا ہے میں نے آپکو بتایا تھا ۔ کہ یہ ۱۲-۱۷ صفحہ پر میں مجھے ۱۹۳ صفحہ میں ملا ۔

(کارروائی 1974/8/23 ص32)

یہ پہلے گذشتہ کارروائی کا ہی حصہ ہے۔

F.19

مولوی صاحب نے یہ جواب لکھا ہی نہیں۔

(33)

A.G: I hope you don't mind.

گواہ ۔ اسمیں [illegible] فرضی کی کیا بات ہے ۔ یہ حوالہ سن لیجئے ۔ یہ حوالہ بانی سلسلہ کا ہے ۔
صاحب انتہائی کمالات کا " جسکا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے متعلق لکھنے والے ہیں بانی
سلسلہ یہاں فرماتے ہیں ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ۔ یہ جو کشمکش کا مسئلہ ہے حل
ہو جائے گا ۔ اگر غور سے سنا جائے ۔ " صاحب کمالات کا " جنکی وجود سلسلہ خط خالقیت میں انتہائی
نقطہ ارتفاع پر واقع ہے ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہیں اور انکے مقابل وہ خبیث
وجود جو انتہائی نقطہ انخفاض پر واقعہ ہے ۔ اسکو ہم لوگ شیطان سے تعبیر کرتے ہیں ۔ اگرچہ
بظاہر شیطان کا وجود مشہود و محسوس نہیں ۔ لیکن اس سلسلہ خط خالقیت پر نظر ڈال کر اسقدر عقلی
طور پر ضرور ماننا پڑتا ہے ۔ جیسا سلسلہ ارتفاع کے انتہائی نقطہ میں ایک وجود خیر مجسم ہے ۔
مقابل
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جو دنیا میں خیر کی طرف ہادی ہوکر آیا ۔ اسی طرح اسکے
جو بلحاظ انتہائی نقطہ انخفاض میں ایک وجود شر انگیز جو شر کی
ذوالعقول عقل رکھنے والے انسان / طرف جاذب ہو ضرور چاہیئے ۔ اسوجہ سے ہر ایک انسان کے دل
میں باطنی طور پر دو وجودوں کا اثر تام طور پر پایا جاتا ہے ۔ پاک وجود
جو روح الحق جو نور ہے کہلاتا ہے ۔ اب یہاں کشمکش کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے ۔ پاک وجود
جو روح الحق جو نور ہے کہلاتا ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم انکا پاک
اثر باعث قدسیہ و توجہ ذاتی کے باعث ہر ایک دل پر انسان کو خیر اور نیکی کی طرف بلاتے ہیں
یہ انکی دعوت ہے ۔ جسقدر اس سے محبت اور مناسبت پیدا کرتا ہے اس قدر ایمانی قوت پاتا ہے اور
نورانیت اسکے دل میں پیدا ہوتی ہے ۔ یہاں تک کہ وہ انکے رنگ میں آجاتا ہے ۔ اور ظلی طور پر ان
سب کمالات کو پا لیتا ہے ۔ جو انکو حاصل ہے ۔ اور جو وجود شر انگیز ہے ۔ دوسرا جسکو شیطان
کہتے ہیں ۔ اسکے اندر بھی ایک جذب ہے ۔ اسکو میں یہاں چھوڑتا ہوں ۔ یہ چند فقرے جو ہیں
یہ کشمکش کی بتاتے ہیں ۔ ہر وجود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی قوت قدسیہ جذب کررہی ہے
کچھ لوگ اس اثر کو قبول کرتے ہیں اور کچھ شیطانی خیالات کی طرف مائل ہو جاتے ہیں جو قبول کرتے
ہیں وہ اپنی اپنی استعداد کے مطابق روحانی رتبوں کو حاصل کرتے ہیں ۔ یہ ایک بڑا اہم بنیادی مسئلہ
ہے ۔ جیسے میرے خیال میں اس وسعت کے ساتھ اسلام نے پیش کیا ہے ۔ کہ ہر فرد واحد ایک دائرہ
استعداد رکھتا ہے ۔ یعنی جو اسکو طاقتیں ملی ہیں ۔ یہ نہیں کہ بے حد و حساب ہیں اور
ہر فرد اپنے دائرہ استعداد کے اندر ترقی کر سکتا ہے ۔ اس سے باہر قدم نہیں رکھ سکتا ۔

(کارروائی 1974/8/23 ص 33)

F.19

مولوی صاحب نے دائیں طرف درج حضرت صاحب کے جواب میں سے صرف یہ درج کیا ہے مرزا ناصر: یہ تمام اہل سنت، شیعہ، سب میں یہ بات مسلم ہے، آپ کیا نئی بات کر رہے ہیں۔ یہ تو سب کا عقیدہ ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔220) باقی سب چھوڑ دیا گیا ہے۔	گواہ ۔ یہ کہاں تک پڑھا گیا ہے ۔ اس سے پہلے کچھ پڑھا جائے تو معاملہ صاف ہو جاتا ہے ۔ یہاں بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ لکھا ہے ۔ وانی امۃ .... وہ پہلے ماضی کا ایک گراونڈ لکھ کر تب خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا تا بہ استعمال قرآنی کے جو تمام کی تباہ کیلئے مشترک ہے دنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بنا دے ۔ یہ آپ نے توجہ نہیں کی ۔ یہ اس لیے میں پڑھتا ہوں تب خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و سلم کو دنیا میں بھیجا ۔ بذریعہ اس تعلیم قرآنی کے جو تمام عالم کی تباہ کیلئے مشترک ہے ۔ دنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بنا دے ۔ یہاں علم کی پیشین گوئی دی گئی تھی ۔ اور جیسا کہ وہ وحدہ لاشریک ہے ۔ ان میں بھی ایک وحدت پیدا کردے .... (عربی) اور وہ سب مل کر ایک وجود کی طرح خدا کو یاد کریں ۔ اور اس کی وحدانیت کی گواہی دیں ۔ اور پہلی وحدت قومی جو ابتدائے آفرینش میں ہوئی جب انسان تھوڑے تھے آدم کے وقت میں اور آخری وحدت اقوامی جس کی بنیاد آخری زمانہ میں ڈالی گئی اور یہاں آخری زمانہ سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے ۔ یعنی جس کا خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت میں ارادہ فرمایا یہ آگے میں نے جو غلطی تھی وہ بیان کردی ہے یعنی جس کا خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے وقت میں ارادہ فرمایا ۔ یہ دونوں قسم کی وحدتیں خدا کے واحد لاشریک کے وجود اور اس کی وحدانیت پہ دوہری شہادت ہو ۔ کیونکہ وہ واحد ہے اس لیے اپنے تمام نظام جسمانی اور روحانی میں وحدت کو دوست رکھتا ہے ۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی نبوت کا زمانہ آنحضرت صلی علیہ وسلم 230 (کارروائی 1974/8/23 ص35) جاری

F.19

(36)

کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے — اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں کمال تک پہنچ جائے — کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا — اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں — اور ایک ہی مذہب کے ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے — اور اس تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب رسول ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے — اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے — پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم ہیں اور زمانہ محمدی کے آخر میں مسیح موعود ہیں زمانہ محمدی میں دونوں — اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو — یہ کچھ بیچ میں لفظ اپنی طرف سے وضاحت کیلئے بیان کرتا ہوں — جب تک وہ پیدا نہ ہولیں — کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب نبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے — اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے — اور وہ یہ ہے (آیت قرآنی) یہ قرآن کریم کی آیت ہے — یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو کامل ہدایات اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے — یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو یعنی : . . . محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کرے — اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا — مثلاً امریکہ میں اسوقت اسلام نہیں پہنچا — پہلی تین صدیاں جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشین گوئی میں کچھ تخالف ہو — اس لیے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں — کہ عالمگیر غلبہ جس کی بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو دی گئی تھی — یہ عالمگیر غلبہ آپ کے روحانی فرزند ہم کہتے ہیں مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا — کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کیلئے تین امر کا پایا جانا ضروری ہے — جو کسی پہلے زمانہ میں یعنی محمدی چل رہا ہے — اس میں وہ پائے نہیں گئے — جن اشیاء کی جن اسباب کی جن مادی ذرائع کی ضرورت تھی اس عالمگیر غلبہ کیلئے وہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مہیا کر دیں جس زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی نے پورا ہونا تھا کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے گا —

(کارروائی 1974/8/23 ص 36)

یہ پہلے سے جاری سوال کا ہی جواب ہے جو مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کیا۔

F.19

اٹارنی جنرل ۔ پھر زندگی کا معاملہ کہ اپنی حیات میں جیسا کہ آپ نے کہا ، امریکہ تک نہیں پہنچ سکا اسلام ، تو کہا مرزا صاحب کی حیات میں دنیا میں سارا کامل غلبہ ہو گیا ۔

گواہ ۔ ہاں یہ میرا قصور ہے کہ میں نے واضح نہیں کیا میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کی حیات میں امریکہ تک نہیں پہنچ سکا ۔ میں نے یہ کہا کہ آپ کے متبعین ہیں جن کی متعلق یہ بشارت تھی

222

(کارروائی 1974/8/23 ص 37) جاری

غلبہ کے بارہ میں سوال وجواب کی کاروائی تفصیل کے ساتھ درج ہے اور حضرت صاحب نے جو جوابات دیئے ہیں وہ بھی اردو میں ہیں اور تفصیلی ہیں جبکہ مولوی صاحب نے صرف یہ درج کیا ہے۔

اٹارنی جنرل: اگر مرزا صاحب مسیح موعود تھے تو وہ غلبہ مرزا صاحب کی صورت میں دنیا میں سارا کامل غلبہ ہوگیا؟

221

مرزا ناصر: تین سو سال میں مسیح موعود کی آمد کے بعد ہو جائے گا۔

اٹارنی جنرل: حضور علیہ السلام کے 23 سال میں نہیں ہوا' مرزا صاحب کے تین سو سال میں ہو جائے گا؟

مرزا ناصر: ہو جائے گا۔ یہ تمام امت کا عقیدہ ہے۔

اٹارنی جنرل: امت کا تو عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں تھے' اس لیے غلبہ نہیں ہوا یا غلبہ نہیں ہوا' اس لیے مسیح موعود نہیں تھے۔ یہ بات تو اس طرح صاف نظر آ رہی ہے۔

مرزا ناصر: یہ جو تمام دین کا کام امریکہ' افریقہ میں ہم کر رہے ہیں' غلبہ کی طرف ہی رواں دواں ہیں۔ آپ انتظار کریں۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 221،220)

F.19

کہ تین سو سال تک دینی روح کے ساتھ اسلام کو غالب کرنے کیلئے پھیلانے کی کوشش کرتے رہیں گے ۔
یہ حیثیت مجموعی ان تین سو سالوں میں ان ہی کوششوں کے نتیجے میں عالمگیر غلبہ اسلام کو نہیں ہوا
یہ ایک تاریخی حقیقت ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔

اور تین سو سال ۔ ۔ ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں وہ بات آجاتی ہے ۔ مرزا صاحب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانہ جو تو تین سال کا تھا اس میں عالمگیر غلبہ نہیں ہوا مرزا صاحب کے تین سو سال میں ہو جائے گا ۔
آپ نے یہ پہلے بھی کہا ۔

گواہ ۔ ہو جائے گا ۔ یہ اسلئے میں کہتا ہوں کہ قرآن کریم ......

اٹارنی جنرل ۔ لیکن آپ کا عقیدہ ہے ۔

گواہ ۔ میرا اور میرے بزرگ سلف صالحین کا یہ عقیدہ ہے ۔ امت مسلمہ میں ....

اٹارنی جنرل ۔ ان کے زمانہ میں تین سو سال کا ہے ۔ اس میں یہ ہو جائے گا ۔

گواہ ۔ یہ تو امت مسلمہ کا بغیر اختلاف کے مسئلہ ہے ۔

اٹارنی جنرل ۔ نہیں امت محمدیہ کا تو یہ ہے ۔ مگر یہ تو یہ کہتے ہیں کہ کیونکہ غلبہ نہیں ہوا اس لیے مسیح موعود نہیں تھے ۔ یہ تو .... اصطلاحات نظر آرہی ہے ۔

گواہ ۔ نہیں جی ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانہ میں وہ پیشین گوئیاں پوری نہیں ہوئیں جو کسریٰ کی حکومت اور قیصر کے متعلق تھیں ۔ تو امت مسلمہ نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ قیامت تک کیلئے جو بھی غلبہ اسلام اور اسلام کے استحکام اور اس کی طاقت کیلئے کام ہوتا ہے وہ اصل میں آنحضرت (صلعم) کی طرف رجوع ہوتا ہے اور کسی اور شخص کی طرف ہو ہی نہیں سکتا اس کو رجوع کیونکہ جو کچھ اس نے پایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل پایا ۔

(کارروائی 1974/8/23 ص 38)

یہ پہلے سے جاری سوال کا ہی جواب ہے جو مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کیا۔

F.19

اٹارنی جنرل — ہاں یہ ٹھیک ہے — یہ آپ نے کہا ہے اس کے مطابق ان کا دعویٰ پہلے اور جیسے آپ نے کہا، مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں کیا اور وہ ۱۸۸۵ء میں وفات کر چکے تھے — ابھی دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب نے بھی ان کو نبوت یک لخت ملی یا بتدریج ملی؟

گواہ — میں مطلب نہیں سمجھا —

اٹارنی جنرل — کیا مرزا صاحب کو یہ شک تھا کہ وہ ہی نبی ہیں کچھ عرصہ کے لیے —

گواہ — میرے نزدیک تو نہیں تھا — میں واضح کر دوں تاکہ اگلا سوال نہ آ جائے جواب یہاں ساتھ ہی دے دوں —

اٹارنی جنرل — ہمیں یہاں یہ سوال جو ہے ....

گواہ — نہیں میں کہتا ہوں میرا شاید جواب .....

اٹارنی جنرل — میں پھر پڑھ دیتا ہوں —

(قطع کلامی)

اٹارنی جنرل — کیا مرزا صاحب کو یک لخت نبوت یا نبوت دی گئی یا بتدریجاً؟ کیا کسی اور نبی کو بھی بتدریجاً طور پر نبوت ملی؟ یہ سوال ہزاروی صاحب نے کیا تھا —

گواہ — یہ تدریجی طور پر نبوت ملی ہے — بتدریجاً کا مطلب میں نہیں سمجھا — میں یہی کہہ رہا ہوں —

اٹارنی جنرل — یعنی stage by stage ہوئی graduation یا ایک دم —

گواہ — ہاں — میں ابھی جو سمجھتی ہے اس کو explain کرتا ہوں — جب ہم اس یونیورس پر نظر ڈالتے ہیں تو ساری یونیورس میں اچھی طرح تدریج اور ارتقاء کا قانون الٰہی میں کام کرتا نظر آتا ہے — بچہ سے بڑی کا بنتا ہے — گلیکسیز میں — اور اگرچہ سائنسدان کہتے ہیں کہ وہ اپنے ہولے میں گلیکسیز ایک کُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ پیدا کر دیتا ہے — لیکن اس میں آگے پھر ڈیولپمنٹ جس طرح نظام شروع ہوا وہ مختلف حالات میں سے گزرتا ہے — جب ہم انبیاء کی زندگی پر نگاہ ڈالتے ہیں — یہ ذرا نازک مسئلہ ہے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے —

235

(کارروائی 1974/8/23 ص40) جاری

تدریجی دعویٰ نبوت کے بارہ میں سوال کی کارروائی کئی صفحات پر مشتمل ہے۔ مگر مولوی صاحب نے قطع وبرید کے ساتھ درج ذیل درج کی ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا غلام احمد کی پیدائش 1840ء میں تھی، آپ کے بقول تو ان کا زمانہ ایک ہوا۔ اچھا مرزا صاحب کو نبوت یکلخت ملی یا بتدریج ملی۔ کیا کسی اور کو تدریجاً" نبوت ملی؟ یہ سوال ہزاروی صاحب کا ہے۔

مرزا ناصر: ساری کائنات کا نظام تدریج پر ہے، بچہ بننے سے فوت ہونے تک تدریجی مدارج ہیں۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب کو کہا گیا کہ تم نبی ہو مگر وہ اپنے آپ کو نبی نہ کہتے تھے؟

مرزا ناصر: یہ الگ بات ہے۔ وہ اپنے آپ کو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پہلے قرار دیتے تھے۔

اٹارنی جنرل: اللہ میاں نے آپ کو واضح نہیں کیا کہ آپ نبی ہیں؟

مرزا ناصر: نہیں، اس میں کچھ تمسخر آ جاتا ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب میں تمسخر نہیں کر رہا۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "پہلے میں سمجھتا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں، لیکن خدا تعالیٰ کی متواتر وحی نے مجھے اس خیال پر نہ رہنے دیا"۔ ("حقیقت الوحی" ص 149-150 مندرجہ "روحانی خزائن" ص 153-154، ج 22) نبی تو سب سے پہلے اپنی نبوت پر ایمان لاتا ہے، یہ اپنی نبوت کا انکار کرتے ہیں، پھر اقرار؟

مرزا ناصر: میں اس حوالہ کے ان معانی سے انکار کرتا ہوں۔ تدریجاً" گندم کے دانے سے ہیرے کی بناوٹ تک کیا یہ تدریج نہیں۔ آپ اسے کیا نام دیں گے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔ 222،221)

F.19

نبی صلی اللہ علیہ و سلم پر آیت خاتم النبیین نبوت کے ستروین سال نازل ہوئی تھی ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ وہ تو جیسے آیات نبوت آتی رہین ۔ ایک دم آگئین ۔ یہ نہین کہ ان کو کبھی شک تھا کہ مین نبی ہون یا نہین ۔

__گواہ__ ۔ حضرت مسیح موعود کو جس معنی مین آپ شک کہہ رہے ہین وہ شک نہین تھا ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ نہین ۔ کسی معنی مین آپ بتائین کیا شک تھا ؟

__گواہ__ ۔ ہان ۔ بات یہ ہے کہ نبی نے فرمایا " علماء امتی .... بنی اسرائیل ۔ تمثیلی زبان مین میری امت کے علماء کو بھی انبیاء کہا جا سکتا ہے ۔ تمثیلی زبان مین جب اللہ تعالے کی طرف سے نبی کا لفظ آتا آپ کے لیے اسوقت آپ یہ سمجھتے تھے کہ وہ نبوت ہے ۔ میری جو علماء امتی ..... نبی اسرائیل والی ۔ لیکن جہان اصل complication ہے وہ نبوت رسالت کے متعلق ہے ۔ نبی کے معنی کسی کی طرف سے بھیجا جانا یا ہدایت کا بیڑا اٹھانے والا وہ نہین ہے ۔ نبوت کے معنی ہین خداتعالے سے اطلاع پا کر آگے اطلاع دینے والا تو خداتعالے جو اطلاعین دیتا تھا آپ سمجھتے تھے ۔ اس مین جو لفظ نبی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے بھی اپنے امتی علماء کے لیے نبی کا لفظ استعمال کیا ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ مرزا صاحب اللہ میان نے اپنے آپ کو clear نہین کیا تھا کہ آپ نبی ہین ۔

__گواہ__ ۔ نہین ۔ اس مین چونکہ تمسخر آ جاتا ہے ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ میرا یہ مطلب نہین ۔

__گواہ__ ۔ مین بتاتا ہون ۔ مین مجبور ہو جاتا ہون کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی زندگی کی کوئی مثال نہ دون ۔ میری رائے ہے ۔ میرے دل مین بڑا پیار ہے ۔ مین فدائی ہون ۔

__اٹارنی جنرل__ ۔ مرزا صاحب ایک حوالہ میرے سامنے تھا ۔ مین نے کہا گستاخی معاف کرین ۔ میرا یہ مطلب نہین ہے کہ ایسے مسئلہ پر کوئی مذاق کی بات کرین کہ مرزا صاحب نے کسی جگہ فرمایا ....

(کارروائی 1974/8/23 ص 41) جاری

یہ پہلے سے جاری سوال کا ہی جواب ہے جو مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کیا۔

F.19

(42)

گواہ - وہ سامنے آ جائے تو میں بتا دیتا ہوں -

اٹارنی جنرل - " میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں لیکن خداتعالے کی وحی نے مجھے اس خیال پر نہ رہنے دیا ..."

گواہ - یہ اگر مجھے دے دیں تو میں اس کا حصہ پڑھ دیتا ہوں تو پھر واضح ہوجائیگا

اٹارنی جنرل - میرے پاس اسکا سوال نہیں ہے - یہ ریورٹ ہوا ہے -

گواہ - اس کا جواب اس کے پہلے دو صفحوں کے اندر موجود ہے -

اٹارنی جنرل - میں یہی کہتا ہوں - پہلے ان کو شک تھا پھر وحی کے ....

گواہ - جب ہمارے سامنے وہ کتاب ہی نہیں تو اپنی طرف سے فلاسفائز کیوں کروں -

اٹارنی جنرل - یعنی اس حوالےسے انکار ہے تو میں آگے نہیں چلتا -

گواہ - میں اس حوالے کے اس معنی سے انکار کرتا ہوں جو اس حوالے کو پہنانے جا رہے ہیں -

(کارروائی1974/8/23ص42)

یہ دائیں طرف درج کارروائی پہلے کا ہی حصہ ہے۔

F.19

اٹارنی کے ایک سوال کے جواب میں حضرت مرزا صاحب نے فرمایا	مولوی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے جواب میں سے پہلا حصہ ارادۃً چھوڑ دیا ہے۔
گواہ : میں تو دیکھوں گا۔ جب آپ کو ساری background کا پتہ نہیں تو نتیجہ نہ نکالیں۔ اٹارنی جنرل : میری تو ڈیوٹی ہے نا۔ گواہ : نہیں، نتیجہ نہ نکالیں	مرزا ناصر: آپ نتیجہ نہ نکالیں۔ اٹارنی جنرل: میری تو ڈیوٹی ہے نا۔ مرزا ناصر: نہیں، نتیجہ نہ نکالیں۔
(کارروائی 1974/8/23 ص44)	(تاریخی قومی دستاویز ص۔222)

F.20

<table>
<tr>
<td>
اُصل کاروائی کے صفحہ نمبر 45 تا 48 کی مکمل کاروائی ہی مولوی صاحب نے حذف کر دی ہے۔
جو درج ذیل ہے۔

A.G.: Shall we break for 5-10 minutes?

Mr Chairman: Short break. We will meet ten minutes - fifteen minutes past Nine. Yes, after fifteen minutes at 9.05 P.M.
(At this the delegation left the Hall)

Mr Chairman: Yes. The House is adjourned for fifteen minutes.

The Special Committee adjourned to meet at 9.05 P.M.

(سپیشل کمیٹی کی کارروائی وقفے کے بعد ۹ بجکر ۱۰ منٹ پر شروع ہوئی۔ جناب چیئرمین نے صدارت کی)۔

جناب چیئرمین: بلا لیں جی ان کو؟

اٹارنی جنرل: جی ہاں۔
</td>
<td>
اُصل کاروائی کے صفحہ نمبر 45 تا 48 کی مکمل کاروائی ہی مولوی صاحب نے حذف کر دی ہے۔
جو دائیں طرف درج ذیل ہے

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔
</td>
</tr>
</table>

F.20

جناب عبدالحمید جتوئی: یہ کب تک چلے گا جناب چیئرمین: جب تک آپ چلانا نہیں گے۔ باقی سب چاہتے ہیں کہ ختم ہو۔ چار ممبر صاحبان کو ان کو بلا لیں — ایک مولانا عطاء اللہ صاحب، ایک سید عباس حسین گردیزی اور ڈاکٹر محمد شفیع: ایک میں بھی ہوں ان میں سے۔ important رہتے ہیں ان کو پوچھ لیں ورنہ یہ نامکمل سا کام رہ جائے گا۔ پبلک بھی ہم سے پوچھتی ہے۔ جناب چیئرمین: اچھا پانچواں بھی، چھٹے صاحب بھی کوئی اگر کھڑے ہونا چاہیں تو وہ بھی بتا دیں۔ پانچ permanent کر لیتے ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: کیا کہہ رہے ہیں۔	دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔
جناب چیئرمین: ابھی ان کو بلاتے ہیں۔ ایک مولانا عطاء اللہ، سید عباس حسین گردیزی، حاجی مولا بخش سومرو، مولانا ظفر احمد انصاری۔ جناب عبدالحمید جتوئی: House کی رائے لے لیں۔ جناب چیئرمین: House کی رائے میں 10 بجے لوں گا۔ After they have ... مولانا محمد ظفر احمد انصاری: کیا خطا ہوئی ہم لوگوں سے۔ جناب چیئرمین: کہ پانچ آدمی چاہتے ہیں ابھی چلے۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: ابھی تو چار روز اور چلا لیں۔ جناب چیئرمین: نہیں اب minimise ہو رہا ہے۔ اب definite ... مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: بات ٹھیک ہے۔ جب ہم اتنے روز یہاں بیٹھ گئے اور اتنے دنوں تک چلا ہے تو اور اگر دو چار روز چل جائے تو کوئی حرج نہیں ...	دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	... ہیں۔ **جناب چیرمین**: بس دو چار روز نہیں بچے گا۔ حتمی بات ہے۔ آپ آج کا دن کریں۔ ایک sitting میں important question جو pinpoint کر لیں۔ ہیں وہ pinpoint کر لیں۔ یہ اب دو بجے ہو گئے ہیں . . . (قطع کلامیاں) کچھ موضوعات اگلی اسمبلی کے لئے بھی چھوڑ دیں جو آپ کے successor ہیں۔ انہوں نے بھی کچھ فیصلے کرنے ہیں۔ یہ تو نہیں کہ آپ نے قیامت تک کے تمام فیصلے کر دینے ہیں۔ ابھی آگے اسمبلیاں بھی رہیں گی۔ **جناب عبدالحمید جتوئی**: قیامت میں ایک صدی باقی رہتی ہے۔ **جناب چیرمین**: ایک صدی کے معاملات کا فیصلہ بھی تو یہ اسمبلی نہیں کر سکتی۔ ہاں، بلائیں جی ان کو۔ (Delegation entered in the House). **Mr. Chairman**: Yes, Mr A.G **اٹارنی جنرل**: کچھ آپ نے حوالات دیئے ہیں۔ **گواہ**: نہیں، دس منٹ میں کیا کر سکتا تھا۔ کتاب نہیں تھی۔ **اٹارنی جنرل**: اچھا، پھر دیکھ لیں گے۔
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	**جناب چیئرمین**: کل کے لئے رہنے دیں۔ **اٹارنی جنرل**: اس پر اب وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا page بھی غلط ہے پتہ نہیں کیا ہے۔ وہ بھی بعد میں دیکھ لیں گے۔ یہاں نہیں ہے ورنہ میں دے دیتا۔ **گواہ**: page غلط ہے تو میں کیسے ڈھونڈوں گا۔ **اٹارنی جنرل**: بس وہ بتا دیں گے۔ **گواہ**: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	اٹارنی جنرل : بعض دفعہ page ٹھیک ہوتا ہے، کتاب غلط ہوتی ہے۔ پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے میرے لئے بڑی مشکل ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کے لئے بھی difficulty ہے کہ اتنی بڑی کتابوں میں trace out کرنا پڑتا ہے۔ بعض ایسے جبکہ علم میں بات ہوتی ہے تو پھر آسانی ہو جاتی ہے۔ اب مرزا صاحب، میں نے آپ سے request کی تھی کہ لاہوری جماعت نے کچھ extracts دئے تھے۔ اس پر اگر آپ کچھ comment کریں تو آپ کی مرضی ہے ورنہ میں نہیں کہتا۔ گواہ : میں comment نہیں کرنا چاہتا۔
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	اٹارنی جنرل : اس واسطے I don't want to embarrass you اس واسطے میں نے کہا اس میں کچھ حوالے دئے ہیں۔ گواہ : اس کے حوالے ہمارے محضر نامے میں بھی ہیں۔ ان دونوں کا مقابلہ کریں گے۔ اس کا جواب دیا ہے۔ اٹارنی جنرل : میں نے کہا تھا کہ اگر آپ کو comment کرنا ہے I won't waste . . . . گواہ : تو واپس کر دیں یا رکھ سکتے ہیں

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	اٹارنی جنرل: نہیں، واپس کر دیں۔ گواہ: نکالو جی۔ اٹارنی جنرل: Official دکھا دیجئے۔ گواہ: یہ وہاں رہ گیا ہے۔ کل صبح انشاء اللہ پیش کر دیں گے۔ (کاروائی 1974/8/23 ص 45تا48)
پیشگوئی نہ کرنے کے بارے میں عدالت میں معاہدہ لکھنے کے سوال پر دائیں طرف درج کاروائی مولوی صاحب نے حذف کر دی ہے۔	گواہ: یہ حوالہ کہاں ہے؟ اٹارنی جنرل: انہوں نے ایسے سوال پوچھا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں case داخل ہوا تھا۔ This is what this report says گواہ: نہیں، یہاں تو نہیں ہے۔ اٹارنی جنرل: ہاں، ہاں۔ گواہ: وہ جواب بہت لمبا ہے۔ پندرہ دس منٹ لگیں گے اٹارنی جنرل: آپ مختصر کر سکتے ہیں۔ You are quite capable. I know. Witness: No, I am not اٹارنی جنرل: نہیں، اس میں میں سمجھتا ہوں آپ کا یہی نکتہ نظر ہے۔ گواہ: ہاں، ہاں۔ ہم یہاں اس لئے بیٹھے ہیں کہ آپس میں مسائل پر تبادلہ خیال کر کے ان کو حل کریں۔ (کاروائی 1974/8/23 ص 48)

F.20

جہاد اور جنگ 1857 اور تحریک پاکستان کے حوالہ سے سوال و جواب کا سلسلہ ص 49 تا 62 تک 14 صفحات پر مشتمل ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

اٹارنی جنرل: تو انہوں نے کہا تھا کہ لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ خون خرابہ کرتے ہیں
ایسی چیز شاید مدرس نے کیا تھا کہ شاید میں پھر اس سوال پر آؤں گا۔ تو سوال یہ تھا
کہ ۱۸۵۷ء میں اس پر میں نے وہ سوالات پوچھے اور آپ نے پوری تفصیل سے
جواب دیا تھا

گواہ: غدر کے متعلق؟

اٹارنی جنرل: کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ آزادی کی جنگ تھی۔ آپ نے یہ کہا
لوگوں کو مارا، بچوں کو مارا۔ کئی چیزیں ہوئیں اس میں اور کوئی اس کو
justify نہیں کر سکتا۔ اور میں آپ سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ ان
چیزوں کی کوئی justification نہیں کرتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب
برصغیر پاک و ہند میں آزادی کی تحریک چلی، پاکستان کے قیام کے لئے تحریک
چلی وہ بھی آزادی کی جنگ تھی۔ وہ بھی اس انگریز کے خلاف تھی تو
اس دوران کیا ظلم نہیں ہوئے، کیا جانیں نہیں لٹیں۔ کیا لوٹ
نہیں ہوئی؟

جہاد اور جنگ 1857 اور تحریک پاکستان کے حوالہ سے سوال و جواب کا سلسلہ ص 49 تا 62 تک 14 صفحات پر مشتمل ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اس میں تحریف کرتے ہوئے اپنی کاروائی کے صفحہ نمبر 223 کے آخر اور 224 کے آخر تک یعنی صرف ایک صفحہ میں پورا کر دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: جنگ آزادی کے متعلق۔
مرزا ناصر: ناحق لوگوں کی جانیں ضائع کیں' چوریاں ڈاکے ہوئے۔
اٹارنی جنرل: تحریک آزادی ہو یا تحریک پاکستان' ہر تحریک میں یہ ہوا۔ مگر یہ تحریک کے قائدین نے نہیں کیا۔ جو لوگ تحریک کی آڑ میں ایسے کرتے ہیں' ان کو بنیاد بنا کر تحریکوں کے قائدین کو چور' حرامی' قزاق کہنا کیسے درست ہے؟
مرزا ناصر: تحریکوں میں جو یہ ہوا تو پھر۔
اٹارنی جنرل: ہوا مگر قائدین کی غلطی نہ تھی۔
مرزا ناصر: میں سوال نہیں سمجھا۔
اٹارنی جنرل: اسلام لڑائی کی اجازت دیتا ہے۔
مرزا ناصر: دین کی لڑائی۔
اٹارنی جنرل: ہاں دین کی لڑائی۔ ملک میں آزادی حاصل کرنے کے لیے

F.20

گواہ : آزادی کی جنگ کے دوران میں ہیں ہوئی۔ اس کا پھل توڑنے کے لئے لاتیں توڑ دائیں۔ کئی جانیں دی گئیں۔ عصمتیں لٹائی گئیں۔

اٹارنی جنرل : ایسی حرکتیں ہوئیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے، کسی نے لوٹ مار کی، کسی نے بدامنی پھیلائی۔ کسی نے ترب کاٹے، کسی نے قتل کئے۔ اس کی وجہ سے آزادی کے جو رہنما تھے، لیڈر تھے ان کو condemn نہیں کر سکتے کہ چور ہیں، قزاق ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ اگر ان کو نہیں کہا جا سکتا تو ۱۸۵۷ء میں جو لیڈر تھے جو نیک نیتی سے ملک کی آزادی کے لئے جہاد کیا ان کو بھی نہیں کہا جا سکے گا۔

گواہ : ہاں، ۱۸۵۷ء کی آج کے ساتھ جب مقابلہ کریں گے تو ۱۸۵۷ء میں کس نے ان کو condemn کیا۔ یہاں آپ غلطی کرتے ہیں۔ اس غدر میں حصہ لینے والوں کو ان لوگوں نے condemn کیا جنہوں نے وہاں کے حالات دیکھے اور

تلوار اٹھانے کی؟

مرزا ناصر: اس وقت اس بحث کی میرے نزدیک ضرورت نہیں۔

مسٹر چیئرمین: اٹارنی جنرل اگلا سوال کریں، گواہ اس سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہیں۔

اٹارنی جنرل: جناب والا، میں ایک دفعہ اس سوال کو دہراؤں گا۔

مسٹر چیئرمین: نہیں نہیں، گواہ اس سوال کا جواب دینے پر آمادہ ہی نہیں۔ ریکارڈ پر بات آ چکی ہے، دوسرا سوال کریں۔

اٹارنی جنرل: گواہ اجتناب کر رہا ہے جواب دینے سے ایک مرتبہ.........

(مداخلت)

سوال بیس مرتبہ پوچھا گیا مگر گواہ نے جواب نہیں دیا۔

مسٹر چیئرمین: اگلا سوال کریں، یہ بات ریکارڈ پر آ چکی ہے۔

اٹارنی جنرل: کیا مذہبی آزادی حاصل کرنے کے لیے لڑ سکتے ہیں؟

مرزا ناصر: ہاں۔

اٹارنی جنرل: کیا دوسری آزادی کے لیے؟

مرزا ناصر: دوسری آزادی کے کیا اصول ہیں۔

اٹارنی جنرل: میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر: مذہبی آزادی کے لیے۔

اٹارنی جنرل: میں متعجب ہوں کہ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ حکمران کی اطاعت کرو، دوسری طرف آزادی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

مرزا ناصر: مذہبی آزادی، ہاں یہ ہے۔

مسٹر چیئرمین: آگے چلیں۔

(تاریخی قومی دستاویز ص 223-224)

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	بغیر دیکھے کے condemn کرنا یا حق میں بات کرنا اس کی اہلیت نہیں ہے اور اس وقت جن لوگوں نے ۱۸۵۷ء میں جو جنگ آزادی ہے جنگ آزادی تو یہ نہیں ہے لیکن یہ جدوجہد ایک جہاد ہے آزادی کے لئے دنیوی جہاد۔ اس میں ان لوگوں کو جو راہبر تھے ان کو condemn نہیں کیا۔ جن لوگوں نے کچھ کیا بھی بعضوں کو کیا بھی جو ہم میں شامل ہوتے ہیں مثلاً ہندوؤں کی لیڈرشپ ایک حصہ تھا۔ پٹیل اور جن سنگھ ابھی تک ہے اس کو ہندوؤں نے condemn کیا اور مسلمانوں نے بھی . . .
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں بھی لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی وہ حکومت ختم کر کے انگریز بیٹھ گیا۔ گواہ: وہ ختم کیسے ہو گئیں۔ میں میں صرف توجہ پھیر رہا ہوں کہ وہ اس لئے ہو گیا کہ مسلمانوں کے اندر غدار پیدا ہو گئے۔

F.20

اٹارنی جنرل: مذہبی یا جو بھی سب کچھ ہوگا۔ میں وجوہات میں نہیں جا رہا۔ گواہ: اصل بات یہ ہے کہ میں ابھی تک سوال نہیں سمجھا۔ اٹارنی جنرل: میں پھر عرض کرتا ہوں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی اور بہت عرصے تک تھی۔ آخری حکمران بادشاہ ظفر تھے انکو ہٹایا گیا۔ انگریز ویسے تو بڑے عرصے سے پھیل رہا تھا۔ آخری طور پر (یعنی Empire) بنائی تو اس زمانے میں جب ظفر کی حالت بالکل خراب تھی اور وہ ختم ہونے والا تھا۔ اور انگریز جم چکا تھا تو یہ کہ اعلان نہیں تھا انکو کہ وہ empire بن گئی ہے۔ ملکہ نے چارج لے لیا ہے۔ گواہ: یعنی ایک وقت ایسٹ انڈیا کمپنی کا نام ہے جہاں جو ہو رہا تھا۔ تمہاری ایک وقت میں Empire بنی۔	دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

اٹارنی جنرل: مختلف علاقوں میں وہ دو سو سال سے چلتی رہی۔ پلاسی کی جنگ

کے بعد حقیقت ہماری لڑائی تو ۱۷۸۹ء میں جب ٹیپو سلطان کی شہادت ہوئی۔

گواہ: ٹیپو سلطان جیسے آدمی کو انہوں نے ہی مروا دیا۔

اٹارنی جنرل: میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیزیں تو ہوئی ہیں۔ یہ ساری ہماری نظر میں آزادی کی جنگ

تھی۔ مسلمان حکومت کو برقرار رکھنے کی جنگ تھی۔ آخر میں جن مسلمانوں نے اوروں سے

انہوں نے شامل کیا ہندوؤں نے بھی کیا ہوگا۔ اوران سے ۱۸۵۷ء کی جنگ لڑی۔ اس میں یہ ضرور

ہوا کہ بعض لوگوں نے ظلم کیے۔ جیسے کوئی بھی تحریک ہو آپ جلوس نکالیں پر امن۔

F.20

<table>
<tr>
<td>دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی</td>
<td>کوئی بھی پارٹی ہو تو نتیجہ یہ ہیں کچھ لوگ ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے گڑبڑ کرنے کے لئے آ جاتے ہیں۔
شرارت کر جاتے ہیں لوٹ مار کر جاتے ہیں تو جلوس نکالنا جن کا ارادہ ہوتا ہے
ایسی کر سکتا ہے۔
Permanent انکو آدمی Condemn یا اس طرح یہ آزادی جلوس جن لوگوں نے
اسکی قیادت کی۔ انہوں نے کہا یہ جہاد ہے۔ آپنے ان سب کو Condemn
کیا اور کہا کہ یہ چور قزاق حرامی۔ پتہ نہیں کیا کیا باتیں۔ اسلئے میں کہہ رہا ہوں
اگر آپ ان لوگوں کو condemn کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے کسی اور نے لوٹ مار کی۔
کسی اور نے قتل کیا۔ تو پھر یہ لوٹ مار۔۔

گواہ: اسکا تفصیلی جواب میں دے سکتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اسکو بادشاہ ظفر سمیت
سب نے Condemn کیا۔</td>
</tr>
</table>

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	**اٹارنی جنرل**: میں ان کی بات نہیں کر رہا۔ مرزا صاحب اگر ایک بادشاہ کے ہتھکڑی لگا کر دیا جائے تو اسکے بعد وہ سب کچھ کریگا۔ **گواہ**: اور جس کو ہتھکڑی نہیں لگی تھی انہوں نے condemn کیا۔ **اٹارنی جنرل**: عدالت میں لایا تھا عدالت کے سامنے پیش کیا تھا۔ **گواہ**: میں نے نہیں دیکھی نا۔
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	**اٹارنی جنرل**: آپ مغل خاندان کے اس وہ مغل شہنشاہ تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ کس طرح پیش کیا۔ **گواہ**: مجھے اس کی تفصیل بھی بہت سی پتہ نہیں۔ **اٹارنی جنرل**: آخر میں اسیر آیا بعد اس جنگ . . **گواہ**: یہ سر سید احمد بانی دارالعلوم بانی علیگڑھ ایسے تھے کے جو ہیں بانی علیگڑھ۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل: وہ سب ہم نے دیکھے ہیں [illegible] آپ نے بڑی تفصیل سے بیسیوں بڑی تفصیل سے۔ میں پیش کر رہا۔ گواہ: اس تفصیل کے بعد مجھے سمجھ نہیں آتی [illegible] تفصیل کے متعلق سوال [illegible] رہا۔ اٹارنی جنرل: میں نے کہا اب [illegible] Condem کیا کہ آزادی کی تحریک جو ہمارے پاکستان کی
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	گواہ: میں جو سمجھ نہیں رہا میں وہ اظہار کر دوں۔ شاید مجھے جلدی جواب مل جائے۔ یہ ہے کہ اس وقت جنگ آزادی ہم کہہ رہے ہیں/ان کے وہ کون لیڈر ہیں جنہوں نے واقعات کو سراہا اور Condemn نہ کیا۔ سب نے Condemn کیا۔ نام نہیں پتہ۔ اگر آپ بتائیں میں آپ کا ممنون ہوں گا۔ اگر جواب آ جائے۔

F.20

اٹارنی جنرل: میں تو پہلے گذارش کر رہا ہوں ایک Parallel demo کر رہا ہوں۔ ممکن ہے غلط ہوگا آپ ٹھیک فرماتے ہونگے کہ اس زمانے میں ازادی کی جنگ ہوئی جسکو آپ غدر کہتے ہیں بعض لوگوں نے اسکو جہاد کہا۔ گواہ: کس نے؟ اٹارنی جنرل: کئی لوگوں نے اس زمانے میں ... گواہ: اس زمانے میں نہیں میں کہتا ہوں کہ اس زمانے کے لیڈر تھے جنہوں نے condemn نہیں کیا۔ میرے ذہن میں کوئی نام نہیں ہے۔ میں تو ادب سے درخواست کر رہا ہوں کہ اگر مجھے نام ملیں تو میری معلومات میں اضافہ ہو جائے۔ اٹارنی جنرل: ٹھیک ہے میں نے بھی انڈیا آفس میں Study کی تھی کہ اپنے لوگ مسلمانوں کے ایک درجے کے پاس یہ جہاد تھا۔ آپ کوشش کریں یہ چیزیں ہیں۔ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ صرف یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ غلط ہے تو ٹھیک ہے۔ میرے نزدیک مسلمانوں نے کہا کہ جہاد ہے۔ اسکے لیے کوشش کریں کہ جہاد سمجھ کر لڑائی ہوئی۔ بہرحال سوال یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں لوگوں نے مار کی۔ قتل و غارت کی ظلم کیے ایک طبقہ نے کیے۔ اسپر میں کہوں گا کہ آپ condemn کیے۔	دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	Witness: It was under the guidance and … directives of the leadership. The leader … should be condemned. اٹارنی جنرل: اچھا جی ٹھیک ہے۔ گواہ: اگر وہ آزاد تھے اور لیڈر کا کہنا نہیں مانتے تھے اور اپنے لیڈروں کی حکم عدولی کے نتیجے میں یہ مظالم جنکو آپ مظالم کہتے ہیں، تو پھر لیڈر بالکل معصوم ہے۔ انکو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل: بالکل ٹھیک ہے۔ یہی میں پوچھتا تھا کہ تحریک پاکستان کے سلسلہ میں... گواہ: تحریک پاکستان کے سلسلے میں تو بات ہی نہیں کر رہا۔ میں تو ۱۸۵۷ء کی بات کر رہا ہوں۔ اٹارنی جنرل: مرزا صاحب میں اصل میں دونوں کو parallel کر رہا تھا میں کہ وہ بھی آزادی کی جنگ سمجھتا ہوں اور اسکو بھی۔

F.20

گواہ: میرے نزدیک تو کوئی parallel ہے ہی نہیں۔ کوئی مشابہت ہوتی ہی نہیں۔

اٹارنی جنرل: نہیں جناب میں اسلیے parallel دینا چاہتا ہوں کہ تحریک پاکستان کے دوران بھی ہماری آزادی کے دوران میں بعض لوگوں نے ظلم کیے۔ اور اسوقت ایسے ظلم کیے گئے کہ ہمیں شرم آتی ہے۔ اس میں حالانکہ ہندو سے بہت زیادہ ظلم کیا گیا۔ بہت ہی زیادہ سکھوں نے ظلم کیے اور یہاں بھی غلطیاں ہوئی ہیں۔ میں یہ پوچھ رہا تھا کہ لیڈروں کو condemn کیا کہ تحریک غلط تھی یا بالفاظ دیگر اگر حد سے زیادہ تو یہ نہیں ہو جائے تو ان کو بھی غلط کہیں۔

گواہ: یہ تو مسئلہ زیر بحث ہو ہی نہیں سکتا۔ "اگر" کیا تو ہمیں بات ہی نہیں کرنی چاہیئے ورنہ پھر "اگر مگر" کے سلسلے میں کہیں سے کہیں پہنچ جائیں گے۔

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.20

<table>
<tr>
<td>دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی</td>
<td>اٹارنی جنرل: مولانا صاحب غور کی بات تو ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آزادی کے لیے جنگ
کی ضرورت ہے تو آپکا عقیدہ کیا ہے؟
گواہ: پاکستان بنانے کے لیے کوئی جنگ نہیں لڑی گئی۔
اٹارنی جنرل: میں پہلے یہ سوال پوچھتا ہوں کہ آزادی کے لیے..
گواہ: Parallel نہیں ہوگا ہندو کے ساتھ جب پاکستان بنانے کے لئے جنگ ہوئی
نہیں تھی۔
اٹارنی جنرل: [illegible] یہ تو ہیں کہ کئی ہزار لوگ قربان ہوئے۔ لاکھوں مرے۔
گواہ: [illegible] [illegible] قربانیاں دیں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ جنگ لڑی گئی۔</td>
</tr>
</table>

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	گواہ: وہ دین کی ترجمانی ہے۔ دین کی ترجمانیاں ہیں۔ اٹارنی جنرل: ہاں۔ دین کی ترجمانیاں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی بجائے تلوار اٹھائی جائے اس کی اجازت ہے یا نہیں؟ گواہ: اس وقت اس بحث کی میرے نزدیک ہماری دنیا میں ضرورت کوئی نہیں۔
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل: ہاں جی۔ گواہ: ہماری اس دنیا میں جس میں آج ہم زندہ ہیں۔ یہ محض فلسفہ اور theory ہے۔ یہ کوئی practical problem نہیں جس کو solve کرنے کے لئے ہمیں تبادلہ خیال کرنا چاہیے۔

<table>
<tr>
<td>دائیں طرف کارروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کارروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی</td>
<td>اٹارنی جنرل: مرزا صاحب اگر آپ کے ملک پر حملہ آور ہوتا ہے دشمن تو آپ اس وقت نہیں لڑیں گے؟
گواہ: میں نے کب کہا ہے کہ نہیں لڑیں گے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ آج دشمن حملہ آور نہیں ہے ہمارے ملک پر۔
اٹارنی جنرل: آج نہیں ہے کچھ عرصہ پہلے تھا۔
گواہ: جب تھا تو لڑے ہم۔ شہید ہوئے ہم سب کے ساتھ ملکر احمدی بھی۔
اٹارنی جنرل: انگریز جب بیٹھا تھا تو وہ بھی ہمارے ملک پر بیٹھا تھا۔ اسکو ہٹانے کے لئے جنگ کی اجازت تھی یا نہیں تھی۔
گواہ: اسکے ساتھ جنگ ہوئی ہی نہیں۔ اور پاکستان لے لیا۔
اٹارنی جنرل: اجازت تھی یا نہیں؟
گواہ: سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بحمد اللہ جنگ کی ضرورت [illegible] نہیں پڑی۔
[illegible] ۲۷ سال [illegible]</td>
</tr>
</table>

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل: مرزا صاحب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپکے ملک پر تسلط ہو جائے تو ملک کو آزاد کرانے کی اجازت ہے یا نہیں؟ گواہ: "انگریز" کے ساتھ تو میرے ساتھ بات نہ کریں۔ اسواسطے کہ "انگریز" کے ساتھ تو قیامت تک مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ جو واقعہ ہے یا جو تعلیم ہے یا جو تعریف ہے اس کے متعلق میں بات کرنا چاہتا ہوں اور آپ بات کر رہے ہیں پاکستان بننے کی جسکے لیے جنگ لڑی نہیں گئی اور اسکے بعد جو جنگیں ہوئی ہیں وہ جنگ تھی اور ہمیں لڑنا چاہیے تھا۔
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل: پہلے میں سمجھا ہوں اگر جنگ لڑنی پڑتی [illegible] اشارہ کیا Direct action کا آپنے کہا نہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ وہ تو چھوڑ دیتے ہیں ہم۔ اگر جنگ لڑنی پڑتی... گواہ: اگر جنگ کی شرائط پوری ہوں تو وہ ہوسکتا ہے نہیں تو جہاد میں شامل نہیں ہوتا۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل: جناب - میں دین کے بارے میں نہیں کہہ رہا ہوں - میں آزادی کے معاملے میں کہہ رہا ہوں - میرے تصور میں مسلمان غلام بن ہی نہیں سکتا - اس لیے ضروری ہے کہ وہ لڑے اپنی آزادی کے لیے by constitutional means if possible if it is necessary میرا اپنا عقیدہ غلط ہوگا - گواہ: نہیں نہیں - آپ کا بڑا ایک عقیدہ ہے لیکن جب آپ کا سوال ختم ہو جائے تو میں جواب دیدوں گا -
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	اٹارنی جنرل: میں عرض کر رہا تھا اور میں آپ سے بار بار کہہ رہا ہوں، عرض کر رہا ہوں کہ کیا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے اسلام لڑائی کی اجازت دیتا ہے یا نہیں ؟ گواہ: ختم ہوگیا ہے سوال تشریف رکھیں -

F.20

<table>
<tr>
<td>
<u>اٹارنی جنرل</u>: ہاں جی

<u>گواہ</u>: ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے۔ وہ ملک کیا ہوا جس میں آزادی آئی نہیں ہے۔ پہلا سوال یہ ہے۔ اب میں جواب دے رہا ہوں اس شکل میں۔ اگر ملک میں آزادی نہیں سوال یہ ہے کہ وہ حکومت اپنے ملک کی ہے یا باہر سے لوگ آئے ہوئے ہیں اگر ہیں یہ کرنا پڑے گا

<u>اٹارنی جنرل</u>: میں حال کی بات کر رہا ہوں۔ مارشل لا کی بات نہیں کر رہا

<u>گواہ</u>: ہاں یہ نہیں تھا واضح مجھے۔ اس واسطے میں کہہ رہا تھا کہ پہلے واضح نہیں تھا۔ پاکستان میں، پاکستان بننے کے بعد کوئی بھی باہر سے آئے یہاں یا حکمران نہیں بنے؟ اس لئے یہ سوال ضروری ہے جس کا جواب دینے کی مجھے ضرورت نہیں۔

<u>اٹارنی جنرل</u>: اس سے پہلے جب انگریز سمجھا جاتا تھا کیا اسلام جنگ کی اجازت دیتا تھا
</td>
<td>
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی
</td>
</tr>
</table>

F.20

یا نہیں ؟ گواہ : Minority کو یا Majority کو ؟ آنریری جنرل : جب ہم غلام تھے ۔ گواہ : جمہوریت کے زمانے میں یہ اجازت majority کو تھی یا minority کو تھی ؟ آنریری جنرل : جس علاقے میں اکثریت تھی میں ان کی بات کر رہا ہوں سارا ان کو لڑنا پڑتا ہے یا انگریز کے خلاف لڑنا پڑتا ہے یا دونوں کے خلاف لڑنا پڑتا ہے ؟ گواہ : ماضی کی بات جو واقعہ ہوا ہے بس اس کے متعلق اگر کچھ کریں	دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	تو اس کا فائدہ ھی کوئی نہیں ۔ آئندہ کے متعلق اگر آپ بات کریں گے تو اس کا فائدہ کوئی نہیں ۔ آئندہ کے متعلق اگر آپ بات کریں تو پھر تو ہو سکتا ھے کہ سوچ لیں ۔ Mr. Chairman: The Attorney-General may go on to the next question. The witness is not prepared to answer this question. A.G.: Sir, I will repeat once again. Mr. Chairman: No, No. The witness is not prepared to answer this question. It has gone on record. Another question.
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	A.G.: Sir, I will repeat once again. The witness has tried to go away from replying. (Interruption). The question was repeated twenty times but the witness has not replied to this question. In a different form... Mr. Chairman: No. Next question; it has gone on record. 254

F.20

اٹارنی جنرل:- مرزا صاحب یہ آپکا ایک پمفلٹ ہے جوکہ "ہماری تعلیم" کے نام سے ہے۔

یہ مرزا بشیرالدین محمود نے [illegible] کیا ہے ، لکھا ہے - اسکے صفحہ ۳۰ پر اے علماء

اسلام .... میں ابھی آپ کو یہ پمفلٹ دے دیتا ہوں -

گواہ :- ہاں -

اٹارنی جنرل:- اس میں وہ اس بات پر لڑائیوں کے بارے میں اسلام اجازت دیتا ہے ،

کہتے ہیں نمبر ۱ جب آنحضرت کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں ، وہ لڑائیاں اپنے دین کو جبراً

شائع کرنے کیلیے نہیں تھیں - اس پر تو ہم سب کا اتفاق ہے ، یہ تو نہ بطور سزا تھیں

یعنی ان لوگوں کو سزا دینا مدنظر تھا جنہوں نے مسلمانوں کے ایک گروہ کثیر کو قتل کر

دیا ۔ پھر detail میں جاتے ہیں - دوسرے وہ لڑائیاں جو بطور مدافعت تھیں یعنی جو لوگ

اسلام کو نابود کرنے کیلیے پیشقدمی کرتے تھے یہ پھر detail میں جاتے ہیں -

تیسری تھی ، ملک کی آزادی پیدا کرنے کیلیے لڑائی کی جاتی تھی ۔یہ انگریز کے زمانے کی ہے

گواہ :- میں اسکا مطلب بتا دوں ؟ یہ میں دے سکتا ہوں -

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.20

اٹارنی جنرل = یہ "رازی" ایڈیشن ہے ۱۹۶۵ء کا ۔ ۳۱ ۳۰ پیج

گواہ = یہاں یہ جو عبارت ہے ، وہ میں ذرا آگے پیچھے سے دو چار فقرے پڑھ لوں

اٹارنی جنرل = وہ بیشک آپ پڑھ لیں ۔

گواہ = آپ نے لکھا ہے قرآن شریف میں یہاں لکھا ہے کہ مذہب کیلئے جبر درست ہے۔

اٹارنی جنرل = وہ تو Accuse ہو چکی ہے وہ ہم سب Agree کرتے ہیں ہمیں اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

گواہ = اس میں اسکا جواب آ جاتا ہے ۔

اٹارنی جنرل = آپ فرمائیں ۔

گواہ = قرآن کریم میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لیے جبر درست ہے ۔

بلکہ اللہ تعالی تو قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین ۔ دین میں جبر نہیں۔

جبر کا اختیار کیونکر دیا جائیگا ۔ سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں ۔

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.20

دائیں طرف کارروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	صاف طور پر ظاہر کردہ کہ جن لوگوں سے ضرت کے انہان کی گئی تھین وہ لڑائیاں " دین کو جبراً شائع کردے کیل ن ۔ بلکہ یہ تو بطور سزا تھین ۔ یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنھون نے ایک گروہ کثیر کے مسلمانون کو قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت ظلم کیے تھے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ۔ (اذن .... عربی)
دائیں طرف کارروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی	یعنی ان مسلمانون کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہین بسبب مظلوم ہونے کے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور خداقادر جو انکی مدد کرے ۔ دوسری وہ لڑائیاں جو بطور مدافعت ہوئین یعنی وہ پہلے within the country یعنی جو کفار مکہ تھے اپنے عرب کے علاقون مین انھون نے مسلمانون پر ظلم کیے قتل کیے اور مکہ کے اندر بڑا ظلم کیا ۔ دوسری باہر سے حملہ آور ہوئی فوج ۔ وہ لڑائیاں جو بطور مدافعت تھین یعنی جو لوگ اسلام کو نابود کرنے کیلیے پیشقدمی کرتے تھے یا اپنے ملک مین اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے

F.20

کو نابود کرنے کیلیے پیشقدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے
ان سے پتھر حفاظت خود اختیاری ، لڑائی کی جاتی تھی - یہ دو ہو گئیں - تیسرے ملک میں
آزادی پیدا کرنے کیلئے لڑائیاں کی جاتی تھیں یہاں جو چیز میں سمجھتا ہوں پہلے بھی ،
یہ تو اب ہم نے دیکھا ہے کہ یہاں تو یہ مضمون ہے اور جگہ بھی وہی مضمون ہے - اگر
ملک میں حکومت اپنی ہو یا غیر کی کسی کو مذہبی آزادی نہ دیں یہاں دین کی
ازادی
لڑائی مذہبی ہے - اسے آزاد کرنے کیلئے دین کی ... میں مذہبی آزادی تھی -
جب مذہبی آزادی نہ دے ، مثلاً نماز پڑھنے سے روکے مسلمانوں کو روزے رکھنے سے روکے یا جسطرح
سکھوں نے کیا تھا کہ اذان دینے سے روکا تھا - جب اندرون ملک مذہبی آزادی نہ ہو
لئے
اور کوئی راستہ انکے ا... نہ ہو ، اپنے حقوق کو حاصل کرنے ؟ تو اسوقت انکو لڑائی کی
اجازت تھی -

اٹارنی جنرل - صرف مذہبی آزادی مطلب ہے ؟

گواہ - مذہبی کیونکہ وہی جنگ کا ذکر ہے

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی

F.20

اٹارنی جنرل = دوسری آزادی کیلئے وہ نہیں لڑ سکتے ؟ گواہ = مذہبی آزادی کے اصول اور ہیں ۔ اٹارنی جنرل = میں بھی تو آپ سے پوچھ رہا ہوں ۔ گواہ = جہاں مذہبی آزادی مطلب ہے ۔	دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی
اٹارنی جنرل = کیونکہ میں خود متعجب ہو گیا کہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ حکمران کی اطاعت کرو ۔ دوسری طرف آزادی کیسے حاصل کر سکتے ہیں یہ تو contradiction ہے آپ کی، معلوم تھا ۔ گواہ = ہاں یہ مذہبی آزادی ہے ۔ (کاروائی 1974/8/23 ص49 تا 62)	دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

F.20

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب، ابھی دو [illegible] ہوئے ہیں ... مرزا صاحب کی پیشگوئی کے بارے میں۔ اگر آپ خود ہی مختصراً بتا دیں۔ ... تاکہ پھر سوال کرنے کی گنجائش نہ ہو آپ اپنے ہی الفاظ میں۔ ایک ہے عبداللہ آتھم کے بارے میں۔ انجام آتھم جیسی کتاب [illegible] ہے ... محمدی بیگم کے بارے میں، تیسرے مولوی ابو وفا ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں ... کوئی اشتہار ہے۔

گواہ: یہ پتہ نہیں۔ یہ کل میں بتا دوں گا۔

اٹارنی جنرل: اس پر ... مختصراً۔ ... اس پر کئی سوال ہمارے پاس بھیجے ہیں ... ایک [illegible] میں جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ brief facts بتا دیں۔ [illegible] کیوں نہیں ہوئیں؟

گواہ: ہاں ہاں ٹھیک ہے ... brief facts ... بتا دوں گا۔

(کاروائی 1974/8/23ص۔62)

مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں دائیں طرف درج کاروائی میں تحریف کرتے ہوئے درج ذیل کاروائی درج کی ہے۔

اٹارنی جنرل: عبداللہ آتھم اور مولانا ثناء اللہ کی پیشگوئیوں کے بارے میں جو کچھ مرزا نے کہا' اس کا الٹ ہوا۔ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مرجائے گا مگر وہ نہ مرا۔ مولانا ثناء اللہ کے متعلق کہا کہ وہ میری زندگی میں ہلاک ہوگا' مگر مرزا صاحب کے انتقال کے بعد وہ زندہ رہا۔

مرزا ناصر: یہ پھر بتا دوں گا۔

(تاریخی قومی دستاویز ص۔224۔225)

F.20

اٹارنی جنرل ۔ چشمہ معرفت ۔ یہ حوالہ شاید پھر غلط ہو ۔ I am very sorry

(نہیں) Mirza Sahib کیونکہ میں جو حوالہ دیا گیا ہے یہ بھی کسی اور کتاب سے ہے

یہ مضمون میں پڑھتا ہوں وہ نکال رہے ہیں اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے

کہ انسان کی اول زبان تو کوئی ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو جسکو وہ سمجھ بھی نہ

سکے ۔ یہ چشمہ معرفت ہے ۔ کیونکہ مرزا صاحب فارسی عربی کے تو عالم تھے اور اردو

پنجابی تو .... خیر انگریزی کی جو بات آ گئی ہے اس میں

وہ ایک جگہ کہتے ہیں کہ کسی ہندو لڑکے سے انہوں نے پوچھا کہ اسکا مطلب کیا ہے ۔

(کاروائی 1974/8/23 ص۔64)

مولوی صاحب نے اٹارنی کے بیان میں سے ابتدائی حصہ حذف کر دیا ہے اور اپنی طرف سے کچھ ملا دیا ہے جس کا اٹارنی کے بیان میں ذکر نہیں۔

ہیں۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب "چشمہ معرفت" ص 209، مندرجہ "روحانی خزائن" ص 218، ج 23 میں لکھتے ہیں کہ "یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اول زبان تو کوئی ہو اور الہام کسی اور زبان میں ہو، جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا"۔ اردو، عربی، فارسی، پنجابی تو آتی ہوگی، انگریزی مگر وہ تو ہندو لڑکے سے اس کے ترجمے پوچھتے تھے کہ اس کا ترجمہ و مطلب کیا ہے۔

(تاریخی قومی دستاویز۔ ص۔225)

F.20

مولوی صاحب نے اَصل کاروائی 1974/8/23 کے ص 64 تا 71 کی کاروائی اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی۔ جو درج ذیل ہے

گواہ = میں نے کہا دیکھ لیں گے ۔

اٹارنی جنرل = یہ ۳۰۳ صفحہ ٹھیک ہے ۔

گواہ = آپ نے تو کوئی explanation دی ہوگی ۔ تو آگے پیچھے سے بیٹھ کر کر لیں گے ۔

اٹارنی جنرل = اور وہ چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۹ پر ہے کہ جو کہہ رہے ہیں کہ ایسی بات غلط ہے کہ زبان ایک ہو اور وحی...............

مولوی صاحب نے اَصل کاروائی 1974/8/23 کے ص 64 تا 71 کی کاروائی جو دائیں طرف درج ہے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کی۔

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

Now Sir, there is one subject apart from any question I will be requesting the members, most of them to give up most of them.

Mr. Chairman: Afterwards we sill discuss.

A.H. But there is one subject which in very detail deal with same question, that Mirza Sahib at different stages came out with different statements and writings.

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

اٹارنی جنرل ۔ وہ ایک بچے کہ پہلے انہوں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ آخر میں ان کی

شوان پر کچھ حوالے ہیں۔ کیونکہ وہ لاہوری پارٹی میں بھی تھے۔ میں سوال کو چھوڑ کر پڑھ دوں گا

انہوں نے دیکھے نہیں تو اس بارے میں مرزا صاحب کچھ فرما لیں گے۔ ویسے بعض جو انہوں نے

صحیح حوالے پیشگوئیاں ہیں۔۔۔

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

Mr. Chairman: I will request the Attorney-General to give all the remaining hawaljiat to the witness so that the answer may come tomorrow.

A.G: Sir, there is file of those questions, and I want to ask a very few.

Mr. Chairman: Then in the morning.

اٹارنی جنرل: میں بھی یہ حوالہ نہیں ہے۔ ٹوٹ۔۔۔

far too many to show that Mirza Sahib said at different stages different things repudiating that and that he is confirmed Nabi. I will just look to that again..

Mr. Chairman: The delegation can leave. There are no other questions.

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	گواہ: اکٹھے دے دیں۔ اٹارنی جنرل: اس میں سے دو چار میں دیکھ لیتا ہوں۔ اگر آپ چاہیں تو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں تاکہ یہ نوٹ کر لیں۔ جناب چیئرمین: اگر تھوڑا سا ریفرنس Just give him so that wit. ess should come prepared. We will dispose the whole thing tomorrow, if pos ible.
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	گواہ: اگر آپ ایک ریفرنس دے دیں تو کل میں انشاءاللہ جواب دے دوں گا۔ Mr. Chairman: Give just brief outline to him. اٹارنی جنرل: ایک حوالہ یہ ہے:۔ خط مسیح موعود ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء مطبوعہ مباحثہ راولپنڈی صفحہ ۱۲۵۔ اس میں فرماتے ہیں اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

یہ نبی سابق کی اُمت نہیں کہلاتے۔ جو براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے
خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر آگے ان کا "حمامۃ البشریٰ" صفحہ ۴۳

گواہ: حمامۃ البشریٰ۔

اٹارنی جنرل: ہاں جی۔ حمامۃ البشریٰ از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۴۳ اس میں وہ
فرماتے ہیں یہ وہ جو ہے نا اس میں اس پر ایک اور بھی حوالہ ہے شاید یہ ٹھیک نہیں ہے
"روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۲ اس میں فرماتے ہیں کہ کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار
رحیم، صاحب فضل نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النبیین نام
رکھا۔ ہمارے نبی نے اہل طلب کے لئے اس کی تفسیر اپنے قول "لا نبی بعدی" میں واضح
طور پر فرمائی۔ اور اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا
ہم باب وحی بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے اور یہ صحیح نہیں جیسا
کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے۔ اور ہمارے رسول کے بعد نبی کیونکر آ سکتا ہے۔ درآں حالیکہ

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا ہے۔ نیز آگے یہ ایک اور حوالہ اسی قسم کا ہے کہ آنحضرت صلعم نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا . . . . گواہ: یہ دوسرا حوالہ کہاں کا ہے۔
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	ہمارا قول: یہ ہے روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۷ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت پر کلام نہیں تھا۔ اور قرآن شریف جس کا ہر لفظ قطعی ہے۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے اس کی تصدیق کرتا ہے۔ فی الحقیقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ یہ ایک اور حوالہ میں پڑھتا ہوں گواہ: اس کا حوالہ لکھوا دیں تاکہ رہ نہ جائے۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

اٹارنی جنرل : روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۲ - "اب بجز محمدی نبوت کے سب
نبوتیں بند ہیں - اب دوسرا تو شیخ آ گیا ہے - شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور
بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو - لیکن اس بنا پر میں
امتی بھی ہوں اور نبی بھی -"

گواہ : یہ جو ہے یہ میں نے عرض کیا تو دوسری سٹیج پر نہیں ملایا لیکن اس کا اس سے
تعلق نہیں -

اٹارنی جنرل : مرزا صاحب آپ گستاخی نہ کریں [illegible] stages [illegible] ہیں - [illegible]
ایک اور حوالہ ہے روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۱ -

گواہ : یہ ہمارے [illegible] ہیں - کل انشاء اللہ یہ مسئلہ حل کر دیں گے -

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

F.20

Mr. Chairman: The rest for to-morrow.

اٹارنی جنرل: یہ تھوڑا سا باقی ہے۔

گواہ: یہ حوالے لکھوا دیں۔ صرف نشانوں کے صفحے لکھوا دیں۔

جناب چیئرمین: صرف نشانوں کے صفحے لکھوا دیں۔

اٹارنی جنرل: روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹، ۱۰۰

" " " ۲۲ " ۲۰۶، ۲۰۷

" " " ۱۸ " ۳۸۱

" " " ۲۲ " ۱۰۰

" " " ۱۸ " ۲۱۰

" " " ۲۱ " ۱۱۷، ۱۱۸

" " " ۱۸ " ۲۳۱

" " " ۲۲ " ۲۲

ملفوظات احمدیہ " ۱۳۹

گواہ: یہ کس کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔

F.20

دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	گواہ: وہ تو کوئی [illegible] Mr. Chairman: The delegation can come at 10.00 hrs. اٹارنی جنرل: یہ ذرا دیکھ لیں مجموعہ شوریٰ مطبوعہ علاوہ ارشادات امام جماعت حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ... مقدس ہاتھ۔ گواہ: پہلے رسالہ میں ہم نے یہ دیکھنا ہے جس نقطہ پر اگر کوئی حوالہ دیا گیا ہے مرزا جیسا حوالہ موجود ہے یا نہیں۔ اٹارنی جنرل: مجھے تو ملتے نہیں۔ گواہ: نہیں بالکل ٹھیک ہے۔ اٹارنی جنرل: تو آپ چیک کرلیں انہیں کو۔ Mr. Chairman: The honourable members will keep sitting. (At this stage the delegation left the Hall) The reporters can go. They can leave also. (The Reporters also left the Hall) The Special Committee adjourned to meet at half past ten of the clock in the morning, on Saturday, the 24th August, 1974.
دائیں طرف کاروائی مولوی صاحب نے درج ہی نہیں کی۔	(کاروائی 1974/8/23 ص۔64 تا 71)

F.21

مولوی اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں	اٹارنی جنرل۔ مرزا صاحب آپ نے کافی زیادہ جواب دیئے ہیں۔۔۔ گواہ۔ میں تیار ہوں۔۔۔ اٹارنی جنرل۔ ہاں وہ ایک اور گزارش یہ کرنی تھی کہ وہ کچھ الفضل کے حوالے ہیں جو ذکر کیے تھے، جو کہ ان کی ریکارڈ میں ہمیں ضرورت ہوگی اگر آپ کے پاس ان کی اوریجنل کاپی نہیں تو ان میں سے EXTRACT ہمیں دے دیں وہ اکھنڈ بھارت کے بارے میں اپریل، مئی اور جون 1947ء کے ہیں کیونکہ ہمارے پاس جو یہاں لگے ہیں نوٹ کیے ہیں یا فوٹو سٹیٹ ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں
مولوی اللہ وسایا صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں	گواہ۔ ورنہ فوٹو سٹیٹ کاپی دے دیں گے۔ اٹارنی جنرل۔ کیونکہ ریکارڈ میں ہر چیز موجود ہونی چاہیئے وہ ہم ... دے دیں تاریخیں۔ گواہ۔ یہ بھی ٹھیک ہے (کاروائی 1974/8/24 ص۔1۔2)

F.21

میں ترجمہ کر دیتا ہوں واضح ہو جائے گا صرف ترجمہ کافی ہے جواب میں۔
جو جام اللہ نے ہر نبی کو عطا کیا تھا وہی جام اس نے کامل طور پر مجھے بھی
دیا اگرچہ انبیاء بہت ہوئے ہیں مگر میں معرفت میں کسی سے
کم نہیں ہوں یہ وہ جو شعر کل پڑھے گئے تھے ان کا ترجمہ ہے اور
جو اس کا جواب اس جگہ ہے وہ یہ ہے کہ میں وہ سارا لکھنے کے بعد
آپ فرماتے ہیں کہ میں رب غنی کی طرف سے بطور آئینہ کے ہوں
اس مدینہ کے چاند کی صورت دنیا کو دکھانے کے لئے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
آپ کل پوچھا گیا تھا۔

(کاروائی 1974/8/24 ص 3)

اٹارنی نے حضرت صاحب سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دو فارسی اشعار کا مطلب دریافت کیا تھا۔ اس کے جواب میں حضرت صاحب نے یہ جواب دیا تھا جو دائیں طرف درج ہے مگر مولوی صاحب نے حضرت صاحب کا یہ جواب درج ہی نہیں کیا بلکہ اٹارنی کی طرف منسوب کر کے ان اشعار کا ترجمہ کر دیا ہے۔ جس سے اس اعتراض اور اس کے جواب دونوں سے کسی کو کچھ سمجھ نہیں آسکتا۔ اور مولوی صاحب کا مقصد بھی غالباً یہ تھا کہ

نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مولوی صاحب کی کاروائی یہ ہے۔

اٹارنی جنرل: فارسی کے چند شعروں کی بات کر لیں۔ مرزا صاحب نے نزول المسیح میں کہا فارسی اشعار کا ترجمہ ہے جو جام اللہ نے ہر نبی کو عطا کیا تھا۔ وہی جام اس نے کامل طور پر مجھے بھی دیا۔ اگرچہ انبیاء بہت ہوئے ہیں مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔ آگے چل کر کہتے ہیں کہ میں رب غنی کی طرف سے بطور آئینہ ہوں۔ اس مدینہ کے چاند کی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صورت دنیا کو دکھانے کے لیے ("نزول المسیح" ص 99 - 100، مندرجہ "روحانی خزائن" ص

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 226)

F.21

<table>
<tr>
<td>مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مباہلہ کے بارہ میں سوال کے جواب میں کاروائی یہ ہے

گواہ: جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی پیشگوئیوں کے متعلق آپ
نے فرمایا تھا کہ اس کے متعلق پوری نہیں ہوئی۔ جو ہمیں آپ نے حضرت مولوی
ثناء اللہ صاحب کے متعلق اعلان کیا۔ یہ جو ہے مباہلہ، یہ جو مقابلے
ہیں اس میں دو طرفین کا ضروری ہیں۔ جس طرح محاورہ ہے کہ تالی ایک
ہاتھ سے نہیں بجتی۔ آپ نے کہا مباہلہ کرتے ہیں۔ اس کا جو جواب
مولوی ثناء اللہ صاحب نے دیا ہے، پرچہ اہلحدیث ۲۶ اپریل
۱۹۰۷ میں اور اس کی فوٹوسٹیٹ ہم ابھی داخل کر دیں گے۔
جواب مولوی ثناء اللہ صاحب</td>
<td>مولوی صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے بارہ میں سوال کا جواب اور باقی کاروائی میں سے اکثر حصہ حذف کر دیا ہے۔ اور کچھ اپنے پاس سے ملا دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر: مولانا ثناء اللہ نے اشتہار پر دستخط نہیں کیے۔
اٹارنی جنرل: مرزا صاحب نے کہا کہ سچا، جھوٹے کی زندگی میں مرجائے گا۔ مولانا نے دستخط نہ کیے۔ وہ اس اصول کو صحیح نہ سمجھتے ہوں گے یا جو بھی لیکن مرزا صاحب آپ کے نزدیک نبی تھے۔ ایک نبی نے خود اصول مقرر کیا اور اس کے مطابق جھوٹے تھے۔ مرگئے۔ نبی کے اصول کی ایک منکر سے تصدیق یا دستخط تو لازمی نہ تھے۔</td>
</tr>
<tr>
<td>کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے ایک دعوت مباہلہ کا چیلنج کیا گیا ہے کہ جو
دن پہلے مرے اور کون بعد میں، یہ کہہ کر ہماری منظوری کے بغیر چیلنج کیا گیا
ہے۔ نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے، اس کی واضح مثال کی کوئی
بغیر کسی کو کوئی مباہلہ ہو گیا تھا، جس شکل میں وہ پیش کیا گیا۔ اگر
ایسے ہوتے تو ایسا نہ ہوتا، انہوں نے دیکھا ہے۔ عقلمند آدمی
اس مقابلے کے چیلنج قبول ہی نہیں کر سکتا۔ یہ اہلحدیث کی
فوٹوسٹیٹ کاپی ہے۔</td>
<td>اٹارنی جنرل: اہل حدیث پرچہ' مرزا صاحب کی دعا کا اشتہار' سب دے دیں۔ تسلیم کرنے یا نہ کرنے کی بات نہیں۔ مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ اصول یا دعا کے مطابق مولانا کی زندگی میں مرگئے۔ مولانا ان کے بعد سالہا سال زندہ رہے۔ اچھا کیا مرزا صاحب ہیضہ سے مرے تھے؟

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 227)</td>
</tr>
</table>

F.21

اٹارنی جنرل: اس کا اشارہ کبھی نہیں تھا ۔۔۔۔

گواہ: ہاں اس کے اوپر مسٹر دولتانہ اور صاحب ۔۔۔۔

اٹارنی جنرل: جو جھوٹا ہوگا ۔

گواہ: یہ جواب دیا ہے کہ مسٹر دولتانہ اور صاحب تھا کہ دعا کرو ذلیل کرنے کے لیے ۔۔۔۔

اٹارنی جنرل: کہاں لکھا ہے ۔

گواہ: کہاں لکھا ہے ۔

اٹارنی جنرل: جو جھوٹا ہوگا خدا اس کو ۔۔۔۔۔

گواہ: وہ مباہلہ کے چیلنج کی دعا آپ نے دکھلائی ہے ۔ یہ ہے مسٹر دولتانہ اور صاحب نے کہا میں اسے قبول نہیں کرتا ۔۔۔ ختم ہو گیا معاملہ ۔

F.21

اس کے بعد دوبارہ مولوی ثناء اللہ کے حوالہ سے ہی سوال وجواب کی کاروائی ہوئی جو درج ذیل ہے

اٹارنی جنرل : اس کا مباہلہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ ۱۹۴۸ء، ۴۰ سال زندہ رہے۔

گواہ : مباہلہ ہوا ہی نہیں۔

اٹارنی جنرل : میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں۔

گواہ : مباہلہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد تیس چالیس سال بعد تک زندہ رہے۔

F.21

-11-

گواہ: شروع میں علماء نے بانی سلسلہ احمدیہ کو یہ چیلنج دیا کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرو اور آپ ان کو یہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارے نزدیک مباہلہ مسلمانوں سے جائز نہیں ہیں۔

اٹارنی جنرل: بس یہی میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔

گواہ: میں آگے بتا رہا تھا اس کے بعد پھر دوسری بات اٹھائی جب آپ کے علماء کی طرف سے یہ کہہ دیا گیا کہ آپ کا یہ عذر نہیں چل سکتا کیونکہ جب مسلمانوں سے مباہلہ جائز نہیں اور اس لئے آپ نہیں کرنا چاہتے ہم تو آپ کو مسلمان سمجھتے نہیں۔ اس وجہ سے بانی آپ ہم سے مباہلہ کریں اس کا حوالہ موجود ہے۔

F.21
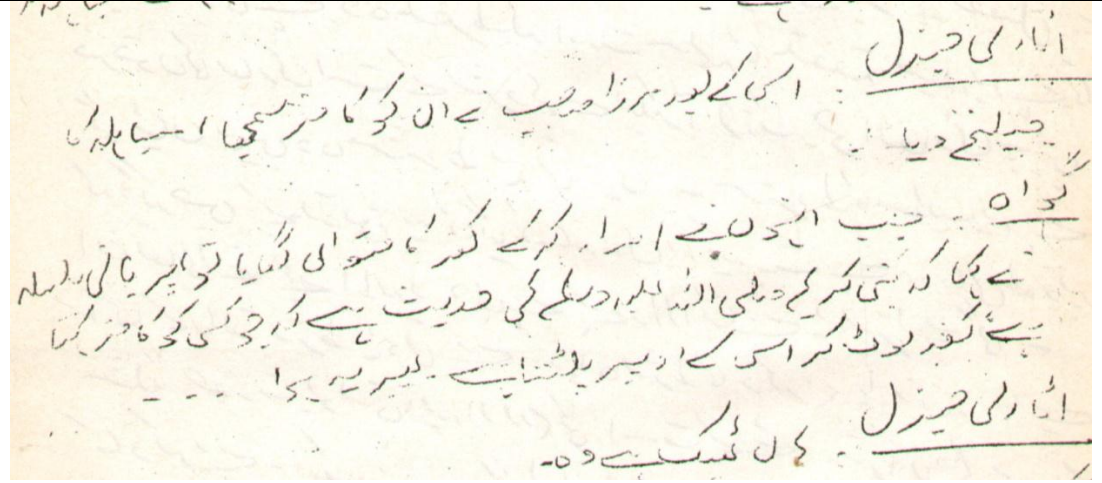
اٹارنی جنرل: اس کے بعد مرزا صاحب نے ان کو کافر سمجھا، مباہلہ کا چیلنج دیا۔ گواہ: جب انہوں نے اصرار کیا کہ کفر کا فتویٰ لگایا تو پھر یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ جو کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ لوٹ کر اسی کے اوپر پڑتا ہے۔ لیکن یہ ۔۔۔ اٹارنی جنرل: ٹھیک ہے جی۔ (کاروائی 24/8/1974 ص7 تا 11)	
کاروائی 24/8/1974 کے صفحہ 11 تا 23 پر یعنی دس صفحات پر مشتمل آتھم سے متعلقہ پیشگوئی پر سوال وجواب درج ہیں۔ مولوی صاحب نے اس کا اکثر حصہ بھی درج نہیں کیا۔ اور مولوی صاحب کی کاروائی کے صفحات 227 تا 229 پر یہ تحریف شدہ کاروائی درج ہے۔	مولوی صاحب کی کاروائی کے صفحات 227 کے آخر تا 229 پر یہ تحریف شدہ کاروائی درج ہے۔
اٹارنی نے ڈوئی کے متعلق بھی سوال کیا اس پر بحث کاروائی 24/8/1974 کے صفحہ 20 پر موجود ہے ۔مولوی صاحب نے اس کا ذکر ہی نہیں کیا۔	مولوی صاحب نے اس کا ذکر ہی نہیں کیا۔

F.21

خاندان احمد بیگ صاحب کے متعلق بحث پر کاروائی 1974/8/24 کے صفحہ 23 تا 33 قریبا 11 صفحات پر موجود ہے۔ مولوی صاحب نے اس میں سے اکثر حصہ کا ذکر ہی نہیں کیا۔	مولوی صاحب نے اس میں سے اکثر حصہ کا ذکر ہی نہیں کیا۔ اس کا ذکر تحریف شدہ صورت میں صرف آخر صفحہ 229 تا درمیان صفحہ 231 صرف 2 صفحات پر کیا گیا ہے۔
کاروائی 1974/8/24 میں دس منٹ کے وقفہ کے بعد اسمبلی کا اجلاس دوبارہ شروع ہوا تو اس کاروائی میں ص 35 تا 46 گیارہ صفحات پر مشتمل اختصار کے ساتھ مسائل اکھنڈ بھارت، پیشگوئی متعلقہ خاندان احمد بیگ، مباہلہ مولوی ثناء اللہ صاحب، نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر سورہ فاتحہ کا	مولوی صاحب نے ان گیارہ صفحات 35 تا 46 میں سے اپنی کاروائی میں جو درج کیا وہ یہ ہے اور وہ بھی محرف شدہ۔
ذکر درج ہے۔ مگر مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ ساری کاروائی ندارد ہے۔ سوائے چند سطور کے جو اکھنڈ بھارت اور مسئلہ نبوت پر ہیں اور وہ بھی تحریف شدہ صورت میں۔ یہ سامنے بائیں طرف درج ہے۔ بطور نمونہ حضرت صاحب کے بعض جوابات جو اصل کاروائی میں درج ہیں وہ درج ذیل ہیں مگر مولوی صاحب نے ان کا ذکر تک نہیں کیا۔ مثلاً مسئلہ نبوت پر فرمایا گواہ: منسوخ نہیں ہے۔ میں یہاں مختصر دو تین فقروں میں اس کو کرتا ہوں۔ نبی کے معنی شرعی نبی ایک شریعت لانے والا نبی۔ ایک نبی کے معنی ہیں۔ مستقل نبی اور غیر شرعی مستقل	اٹارنی جنرل: پچھلے دنوں اکھنڈ بھارت کے متعلق حوالے دیے تھے۔ "الفضل" کے وہ پرچے آ گئے ہیں۔ 5 اپریل 47، 12 اپریل 47، جون 47، 18 اگست 47، 28 دسمبر 47۔ یہ سب 1947 کے اخبار ہیں۔ اس میں یہ حوالہ بطور خاص آپ سے وضاحت چاہتا ہے۔ اے میرے رب اہل ملک کو سمجھ دے۔ اول تو ملک بٹے نہیں، اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔ یہ حوالہ جات چیک کر کے فائل کرا دیں۔ مرزا ناصر: "الفضل" یا اس کے فوٹوسٹیٹ جو ممکن ہوں گے۔ اٹارنی جنرل: مرزا صاحب کی نبوت کے بارے میں ایک سوال ہے۔ مرزا ناصر: اس سلسلہ میں "حقیقت النبوۃ" ہمارے خلیفہ ثانی کی کتاب اور دوسری "مباحثہ راولپنڈی" آپ دیکھ لیں۔ سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 231، 232)

F.21

ایک نبی اس معنے میں استعمال ہوا ہے کہ غیر تشریعی نبی؛ اور چوتھے نبی اور رسول کا لفظ عام کتابوں میں ہماری انگلش میں بھی پڑھا ہے لغوی معنے ہیں۔ تو ان چار معنوں میں نبی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ کسی معنے میں انکار کیا اور کسی معنے میں اقرار کیا ہے۔ اصل یہ ہے حقیقت۔ (کاروائی 1974/8/24 ص 38، 39) اسی طرح ایک غلطی کا ازالہ کا حوالہ صفحہ 41 پر درج ہے وہ بھی مولوی صاحب نے ذکر تک نہیں کیا۔	اسی طرح ایک غلطی کا ازالہ کا حوالہ اَصل کاروائی کے صفحہ 41 پر درج ہے وہ بھی مولوی صاحب نے ذکر تک نہیں کیا۔
اٹارنی کے چشمہ معرفت کے حوالہ سے کہ نبی کو ایسی غیر زبان میں الہام ہونا جو کسی کو سمجھ نہ آئے ایک غیر معقول بات ہے۔ پر تفصیلی سوال وجواب اس کاروائی کے 46 تا 51 پانچ صفحات پر درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں اپنی کتاب کے 232 پر صرف آدھ صفحہ میں درج کیا ہے۔ مطلب واضح ہے کہ اکثر حصہ درج نہیں کیا۔	اٹارنی کے چشمہ معرفت کے حوالہ سے کہ نبی کو ایسی غیر زبان میں الہام ہونا جو کسی کو سمجھ نہ آئے ایک غیر معقول بات ہے۔ پر تفصیلی سوال وجواب اس کاروائی کے 46 تا 51 پانچ صفحات پر درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں اپنی کتاب کے 232 پر صرف آدھ صفحہ میں درج کیا ہے۔ مطلب واضح ہے کہ اکثر حصہ درج نہیں کیا۔
کاروائی کے صفحہ 53 اور 54 پر مسئلہ تکفیر کا ذکر ہے مولوی صاحب نے اس کا ذکر تک نہیں کیا	کاروائی کے صفحہ 53 اور 54 پر مسئلہ تکفیر کا ذکر ہے مولوی صاحب نے اس کا ذکر تک نہیں کیا

F.21

کاروائی کے صفحہ 56 پر اٹارنی نے معجزات کے حوالہ سے سوال کیا کہ مرزا صاحب نے اپنے معجزات آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ بیان کیئے ہیں۔ اس کا تفصیلی جواب حضرت صاحب نے دیا ہے جو کہ کاروائی کے صفحہ 56 اور 57 پر درج ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اسے درج ہی نہیں کیا۔ وہ جواب یہ گواہ ۔ اچھا خیر میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یہ جو ہمارا اعتقاد ہے میں وہ بتاتا ہوں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں ۔ زندہ نبی	مولوی صاحب کی کاروائی میں حضرت صاحب کے جواب میں صرف یہ ایک سطر درج کی گئی ہے۔ مرزا ناصر: مرزا صاحب کے معجزات بھی تو حضور کے ہی ہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 232) اس کے بعد مولوی صاحب نے اٹارنی کی طرف منسوب کر کے
ایک جسمانی لحاظ سے نہیں ہیں۔ جسمانی زندگی تو آپ کی محدود ہے وہ ہمیں پتہ ہے کہ کتنے برس زندہ رہے لیکن آپ کی جو روحانی زندگی ہے جو قیامت تک ممتد ہے۔ اس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ نبی مانتے ہیں اور زندہ نبی کا جو تصور ہمارے دماغ میں ہے اس میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کی روحانی زندگی کے نتیجہ میں امت محمدیہ میں قیامت تک ایسے افراد پیدا ہوتے رہیں گے جو آپ کی روحانیت کے طفیل خدا تعالیٰ کے نشانات اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے لئے بھی نوع انسان کے سامنے پیش کرتے رہیں گے اور چونکہ عام آدمی جو ہے اس کے نزدیک دو زندگیاں ہو جاتی ہیں۔ ہمارے	درج ذیل بیان لکھا ہے اٹارنی جنرل: یہی سننا چاہتے تھے کہ آپ لوگوں کے نزدیک مرزا قادیانی اور حضور علیہ السلام میں کوئی فرق نہیں۔ یہی وہ نکتہ ہے جس پر پوری امت محمدیہ آپ لوگوں سے نالاں ہے کہ آپ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ مرزا کو بنا دیا ہے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 232،233) اٹارنی کا مذکورہ بالا بیان اس جگہ اُصل کاروائی میں درج ہی نہیں ہے۔ بلکہ کاروائی سے ظاہر ہے کہ حضرت صاحب کے اس بصیرت افروز جواب پر اٹارنی نے اس سوال کو چھوڑ دیا اور نیا سوال شروع کر دیا۔

F.21

خالد کے نزدیک احسان رکھنے والے وہ تو پہلے دن سے ایک ہی زندگی چلی ہے روحانی
اس واسطے جہاں ایک یہ کہا ۔ اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی روحانی زندگی کا تعلق اپنی جسمانی زندگی کے ساتھ تھا۔ اس زمانے میں
تین ہزار معجزے دنیا نے دیکھے اور قیامت تک کروڑوں نے دیکھے ۔ وہ سب نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے معجزے اور نشانات ہیں۔ لیکن یہ معجزے حضرت علی کے زمانے میں،
حضرت عثمان دونوں پر اللہ کی رضا ہو ۔ اور ان کے زمانے میں حضرت عمر نے ایک
موقع پر آواز دی جتنے فاصلے پر تھی قریباً سو میل کے فاصلے پر فوج تھی۔ اور نظارہ
سامنے آیا۔ اور دیکھا کہ کمانڈر اس فوج کا غلطی کر رہا ہے۔ اور آپ نے ہدایت دی
وہاں سے گھبرا کر اور اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان پیدا کیا کہ اس کمانڈر کے کان میں
آواز پہنچی ہے سو میل، اور وہ ایسی غلطی سے وہ فوج بچ گئی۔ جس کے نتیجے میں کچھ
جانی نقصان کا امکان تھا۔ اب یہ معجزہ حضرت عمر کا نہیں ہے ہمارے نزدیک یہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اس طرح امت محمدیہ میں حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے
کہ اولیاء اللہ کروڑوں پیدا ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معجزے اور نشانات دنیا
کو دکھاتے رہے ۔

F.21

گواہ — لیکن عرف عام میں ہم کہتے ہیں کہ سید عبدالقادر جیلانی صاحب کے معجزات ہیں اور ہم یہ کہتے ہیں امام باقر کے معجزات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک چھوٹا سا تتیمہ حقیقت وحی کا حوالہ ہے۔ میں پڑھ دیتا ہوں — اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جسقدر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات وہی میرا جو پہلا مضمون تھا اس کے متعلق ہے کیوں کہ پہلے نبیوں کے معجزات کے مرنے کے ساتھ مر گئے بلکہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آ رہے ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے۔ جو کہ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے در اصل وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں۔

(کاروائی 1974/8/24 ص 56، 57)

F.21

<table>
<tr>
<td>سقوط بغداد یعنی سلطنت عثمانیہ کے ختم ہونے پر قادیان میں چراغاں کرنے کے سوال کے ضمن میں بھی تحریف کی گئی ہے۔ یہ کاروائی صفحہ 57 تا 60 اور پھر صفحہ 66 اور 67 پر درج ہے اس میں حضرت صاحب نے اس کے جواب میں یہ بھی فرمایا اسے بھی مولوی صاحب باقی کاروائی کی طرح نے درج نہیں کیا۔

گواہ ۔ لیکن عملاً تو یہ سرا نہیں کہ جہاد والے ان کے خلاف لڑے ۔ حرمین شریف والے لڑے وہ میں نے بتایا تھا کہ وہ اور قسم کی لڑائیاں تھیں وہ دینی جہاد نہیں تھے۔ جس کے اوپر فتوے لگائے جاتے ۔

(کاروائی 1974/8/24 ص 57)

اسی طرح حضور نے فرمایا</td>
<td>سقوط بغداد یعنی سلطنت عثمانیہ کے ختم ہونے پر قادیان میں چراغاں کرنے کے سوال کے ضمن میں بھی تحریف کی گئی ہے۔ حضرت صاحب نے اس کے جواب میں جو فرمایا وہ درج مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

کیا سقوط بغداد پر آپ نے چراغاں کیا۔
مرزا ناصر: کہاں لکھا ہے؟
اٹارنی جنرل: "منیر انکوائری رپورٹ" ص 196

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 232،233)</td>
</tr>
<tr>
<td>گواہ ۔ چیک کریں گے کہ سن کونسا ہے۔ ایک چیز یہ چیک کرنے والی ہے۔ دوسری
— 60 —
یہ چیک کرنے والی ہے کہ مسلمانان ہند کا اسوقت رد عمل کیا تھا ممکن ہے انہوں نے غصے کا اظہار کیا ہو اور ہم نے چراغاں کی ہو۔ تو یہ Tallegation جاتا ہے

(کاروائی 1974/8/24 ص 59،60)</td>
<td>مولوی صاحب نے ان پانچ چھ صفحات 57 تا 60 اور 66۔67 کی کاروائی میں صرف مذکورہ بالا تین سطریں لکھی ہیں۔ گویا عملاً صرف تین سطریں لکھیں باقی خرد برد۔</td>
</tr>
<tr>
<td>مولوی ظفر احمد انصاری صاحب نے تحریف قرآن کے حوالہ سے بحث کے آغاز میں ہی کہا کہ
آپ کچھ اُصولی باتیں کہنا چاہتے تھے
اس کے جواب میں حضرت صاحب نے یہ اُصولی باتیں بیان فرمائیں جو کہ کاروائی کے صفحہ 74 تا 76 پر</td>
<td>مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔</td>
</tr>
</table>

F.21

اردو میں ہی درج ہیں مگر مولوی صاحب نے اس کو درج ہی نہیں کیا۔ اس میں حضرت صاحب نے تحریف معنوی کے تعین کے لیئے تفسیر قرآن کے سات معیار بھی بیان فرمائے۔ مگر مولوی صاحب نے یہ سب کچھ چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے ان کے تمام اعتراضات ہی باطل ثابت ہو جاتے ہیں۔	مولوی صاحب کی کاروائی میں اس کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔
مولوی صاحب نے اس کے بعد تحریف لفظی ثابت کرنے کے لئے ازالہ اوہام کا حوالہ دیا اٹارنی کی بجائے مولوی ظفر احمد انصاری صاحب کے تحریف قرآن کے حوالہ سے بحث کے آغاز سے قبل حضرت صاحب نے اپنی طرف سے کسی ممبر وفد کے جواب دینے کا اظہار کیا اور اس پر بظاہر اصولا اٹارنی اور چیئرمین کی اجازت معلوم ہوتی تھی مگر جب مولوی انصاری صاحب کے سوال کے جواب کے لئے حضرت صاحب نے مولانا ابو العطاء صاحب کو جواب دینے کی اجازت چاہی تو اس کی اجازت نہ دی گئی اور حضرت صاحب کو ہی جواب دینے پر مجبور کیا گیا۔ حضرت صاحب نے نے درج ذیل جواب دیا جسے پورا درج ہی نہ کیا۔ بلکہ صرف ایک سطر درج کر دی گئی۔	مولوی صاحب کا کاروائی میں اس کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔

F.21

گواہ:- تحریف جو بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب کی گئی ہو وہ سارے آپ کے

کلام کے اندر آپ کے زمانے میں اس جماعت کے خلیفہ کے زمانے میں جو قرآن کریم شائع ہوتے ہیں

جو قرآن کریم کے تراجم شائع ہوتے ہیں اس میں یہ تحریف جو یہ کہتے ہیں نکال دیا یہاں بیچ

کو وہ ہونا چاہیئے - لیکن ایک کتاب کی مثال دے کر اور ان بیسیوں ایڈیشن جو قرآن کریم اس نے

تراجم جماعت احمدیہ نے شائع کیئے اور وہ ایڈیشن جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے شائع ہوئے

ان میں اسکی جو غلطی تھی کتابت کی دور ہو گئی ان کو نظر انداز کر کے صرف ایک واقعہ سے

یہ استدلال کرنا میرے نزدیک درست نہیں ہے - آخر یہی کتابیں جہاں سے انہوں نے

اسی طرح حضرت صاحب نے فرمایا

مولوی صاحب کی کاروائی میں صرف یہ ایک سطر درج ہے

"ہمارے مطبوعہ لاکھوں قرآن مجید میں من قبلک موجود ہے۔ تو یہ تحریف نہ ہوئی۔"

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 234)

F.21

فرمایا

گواہ: ہم نے قرآن شریف کے لاکھوں ترجمے۔ لاکھوں کی تعداد میں شائع
کئے اور تقسیم کئے۔ ہمارے بچے پڑھتے ہیں ہمارا تعامل ہے بغیر ترجمہ
کے کیسے کر سکتے۔ کسی جگہ یہ نہیں معنوی غلطی۔ جہاں اگر کہیں غلطی
معنوی ہے تو یہ اتفاق۔ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اگر آپ کہیں [illegible]
کر دیا ہے دیکھا ہوں تو یہ غلطیاں ہمارے ثابت کر چکے ہیں یہ
معنوی غلطی نہیں ہے۔

(کاروائی 1974/8/24 ص 78، 79)

F.21

وقفہ نماز مغرب کے دوران بعض ممبران اسمبلی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چیئر مین نے اسی سوال کے جواب کے ضمن میں کہا کہ

جناب چیئرمین: میں عرض کروں۔ ان پوائنٹ دو باتوں کا جواب دیا ہے۔ ایک انہوں
نے کہا ہے کہ ہمارے قرآن میں پاس ہے۔ مگر انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ
اشاعت کی غلطی ہے اس واسطے وہ چیز ثابت ہو جاتی تھی وہ تسلیم کی ہے
آپ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ انہوں نے ایک لفظ قرآن مجید کا حذف کر
دیا اپنی کتابوں میں۔ جو انہوں نے تسلیم کر لیا۔ باقی بات ہے کہ تحریف
کہ آپ نے کیوں کیا ہے یا کس واسطے کیا ہے اس میں جانے کی ضرورت
نہیں۔ ایک چیز تھی تو آپ نے تسلیم کروائی ہے اور آگے چلئے اب

(کاروائی 1974/8/24 ص 82)

مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔

F.21

نماز مغرب کے وقفہ کے بعد پھر مذکورہ سوال کیا گیا اس کا درج ذیل جواب حضرت صاحب نے دیا ذراہ ۔ نمبر ایک یہ کہ جس کا آپ حوالہ پڑھ رہے ہیں اسکے انڈکس میں یہ صحیح آئیت لکھی ہوئی ہے ۔ ایک کتاب ہے نمبر دو ۔ یہ کہ سارے کسی لٹریچر میں جو آپ دلیل بنا رہے ہیں ان الفاظ کو چھوڑ کر پھر یہ دلیل نکالی جائے گی ۔ یہ ذہن آئی سی لٹریچر میں ۔ تو جو وجہ آپ بتا رہے ہیں کہ سارا بنیادی ایک اعتقاد ۔ اگر یہ فقرہ نکال دیا جائے تو اسکو دلیل بنالیا جائیگا آئیت کو اور دلیل سارے لٹریچر میں کہیں بھی استعمال نہیں ہوئی نہ اس جگہ "ازالہ اوہام" کا حوالہ دے رہے ہیں ۔ اس جگہ تو اسدلیل کو استعمال نہیں کیا گیا ۔ (کاروائی 24/8/1974 ص86)	مولوی صاحب نے اسے اپنی کاروائی میں درج ہی نہیں کیا۔
سورۃ بقرۃ کی آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون کے ترجمہ پر اعتراض کے جواب میں حضرت صاحب نے جو تفصیلی جواب دیا ہے۔ اسے مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔ وہ جواب درج ذیل ہے۔	مولوی صاحب کی کاروائی میں حضرت صاحب کا یہ جواب جو کم و بیش دو صفحات پر مشتمل ہے۔ ان الفاظ میں درج ہے

F.21

"ایک لفظ کے کئی ترجمے ہو سکتے ہیں" (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 234)	۔ تو دوسرا سوال یہ ہے کہ جو ترجمہ کیا گیا ہے عربی لغت کے خلاف ہے یہ عربی لغت یہ معنی بھی کرتی ہے؟ اگر عربی لغت یہ معنی کرتی تھی تو معنی تفسیر صحیح کا ایک معیار بتایا تھا اس میں صرف یہ معنی جو ہیں وہ ان معنوں کا کیا جاتا ہے ۔ صرف اس بات کو رد نہیں کرتا لیے رد کرنے کیلئے کوئی اور وجہ ہونی چاہئے ۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ کیا قرآن کریم نے آخر اور آخرت کے لفظ کو صرف Here after کیلئے استعمال کیا ہے یا کسی اور معنی میں بھی استعمال کیا ہے ۔ اگر کسی اور معنی میں بھی استعمال کیا ہے بالکل واضح کر دیں۔ یعنی لفظ ہے اور واضح ہے اور یہاں

F.21

after : The life here میں تو پھر ہمیں یہ سوچنا
پڑے گا کہ یہاں بھی دو معنی لگ سکتے ہیں۔ اگر کوئی اور
چیز دکھا ہو رہتے ہیں

(نا خدا ...... دبی)

یہاں الاخرت کے معنی لکھا ہے میں کلمہ آخر — اور کلمہ اولیٰ لکھا
ہے تو یہاں ایک معنی آخرت کے ڈ لفظ کے لحاظ سے درست
ہیں۔ آخرت دو معنی 3 3 د قرآنی محاورہ کے مطابق درست
ہیں۔ جیسا کہ ابھی میں نے بتایا کہ زمین کے متعلق یہ لفظ بھی
بولا گیا ہے اور ہم نے پہلی تفسیروں نے اسکے معنی کلمہ لکھا
ہے۔ کلمہ آخرت۔ اور دو یہ تفسیر ہے اس کے اندر پہلی

F.21

کاروائی کے صفحہ نمبر97 تا106 پر سورہ آل عمران کی آیت میثاق النبیین پر سوال وجواب کی کاروائی درج ہے۔ مولوی صاحب نے اس دس صفحات پر مشتمل کاروائی کو اپنی نام نہاد مکمل کاروائی میں صفحہ 235اور 236 دو صفحات پر درج کیا ہے۔ اس میں سے اکثر حصہ غائب کر گئے ہیں۔ بالخصوص جو جوابات حضرت صاحب نے دیئے ہیں ان کو یا تو درج ہی نہیں کیا یا پھر ایسی قطع وبرید کے ساتھ کہ مفہوم واضح نہ ہو۔

بطور نمونہ حضرت صاحب کے جوابات کا کچھ حصہ درج ذیل ہے جو مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔
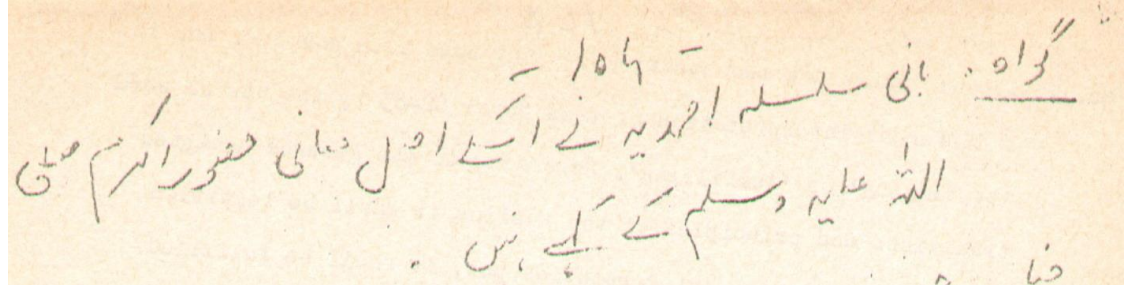
(کاروائی1974/ 8/ 24ص104)

اس حوالہ سے الفضل میں شائع ہونے والی نظم کا جواب دیتے ہوئے فرمایا

اُصل کاروائی کے صفحہ نمبر97 تا106 پر سورہ آل عمران کی آیت میثاق النبیین پر سوال وجواب کی کاروائی درج ہے۔ مولوی صاحب نے اس دس صفحات پر مشتمل کاروائی کو اپنی نام نہاد مکمل کاروائی میں صفحہ 235اور 236 دو صفحات پر درج کیا ہے۔ اس میں سے اکثر حصہ غائب کر گئے ہیں۔ بالخصوص جو جوابات حضرت صاحب نے دیئے ہیں ان کو یا تو درج ہی نہیں کیا یا پھر ایسی قطع وبرید کے ساتھ کہ مفہوم واضح نہ ہو۔

جاری

F.21

گواہ: یہ جو نظم ہے اس میں یعنی یہاں یہ ہے کہ جو احمدی ہیں اسکو شبہ پڑھا جائیگا لیکن جو احمدی نہ اس کے علاوہ اور کوئی معانی نہیں لیں گے۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے متعدد جگہ فرمایا کہ میں آپ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت احقر الغلمان ہوں۔ یہ ہر احمدی چھوٹا بڑا، مرد عورت جانتا ہے اور کوئی جرأت ہی نہیں کر سکتا۔ اور میں اس وقت پریشان ہو گیا ہوں یہ بات سن کر کہ یہ کیا معانی آپ کر گئے یہاں۔ (کاروائی 1974/8/24 ص104)	جاری جاری

F.21

اس کے بعد اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا

گویا رسولوں سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ وہ اپنی امتوں کو

105

106/ وصیت کرتے جائیں کہ آنے والے عظیم پیغمبر حضرت خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں ظاہر ہونے والا ہے جب وہ ظاہر ہو۔ اس سلسلہ میں میں نے خطبات کا مجموعہ جو تعمیر کعبہ کے متعلق ہے وہ میں آپ کو بھجوا دوں گا۔ وہ آپ پڑھ لیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صدیوں اپنی امت کو تیار کیا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کیلئے۔ تو جو ہر روز ہم اپنے چھوٹوں اور بڑوں کو سناتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کے الٹ معانی جو لیتے ہیں وہ میرے خیال میں درست نہیں۔

(کاروائی 1974/8/24 ص106)

جاری

جاری

F.21

آیات قرآنیہ کے بطور وحی نازل ہونے کے سوال کے جواب میں اَصل کاروائی میں صفحہ نمبر106 تا 126 کاروائی درج ہے۔ سوال وجواب کا اکثر حصہ اردو میں ہے۔ مولوی صاحب نے ان اکیس صفحات پر مشتمل کاروائی کا اپنی مکمل کاروائی میں آخر صفحہ 236 تا238 دو یا تین صفحات میں درج کیا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ مولوی صاحب نے اس کاروائی کا اکثر حصہ درج نہیں کیا۔ اور جو کچھ درج کیا گیا ہے وہ بھی

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

کی مصداق ہے۔ حضرت صاحب کے جوابات میں سے بطور نمونہ کچھ یہاں درج کرتا ہوں جو اَصل کاروائی میں تو ہے مگر مولوی صاحب نے درج نہیں کیا۔
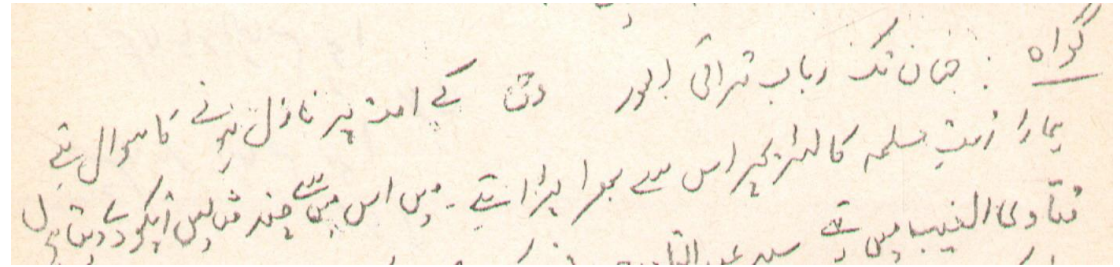
(کاروائی 1974/8/24 ص113)

اس کے بعد حضرت صاحب نے سید عبد القادر جیلانی اور مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کے الہامات بطور نمونہ بیان فرمائے۔

آیات قرآنیہ کے بطور وحی نازل ہونے کے سوال کے جواب میں اَصل کاروائی میں صفحہ نمبر106 تا126 کاروائی درج ہے۔ سوال وجواب کا اکثر حصہ اردو میں ہے۔ مولوی صاحب نے ان اکیس صفحات پر مشتمل کاروائی کا اپنی مکمل کاروائی میں آخر صفحہ 236 تا238 دو یا تین صفحات میں درج کیا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ مولوی صاحب نے اس کاروائی کا اکثر حصہ درج نہیں کیا۔ اور جو کچھ درج کیا گیا ہے وہ بھی

؎ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

کا مصداق ہے۔

F.21

قرآنی آیات کے نزول کے بارہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

گواہ: میں accept کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے اصول کے مطابق accepted ہے
قرآن کریم کی آیات اُمت اور دوسروں پر نازل ہو سکتی ہیں۔ جو آیات ان پر پڑھی گئی ہیں اگر وہ
درست ہیں۔ وہ مرزا صاحب پر نازل ہوتی ہیں۔

(کاروائی 1974/8/24 ص 114)

اسی کاروائی میں ایک موقعہ پر حضرت صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

گواہ: یہ قرآن کریم جو میں نے لکھا ہے، یکم ۱۲ بجا ہے
اس کو گواہ بنا کر میں اعلان کرتا ہوں، سوائے اس قرآن
کے ہمارے لئے کوئی کتاب نہیں ہے

(کاروائی 1974/8/24 ص 125)

مولوی ظفر احمد انصاری نے مسجد اقصیٰ کے حوالہ سے سوال کیا تو اس کے جواب میں حضرت صاحب نے یہ جواب دیا کہ "یہ مسجد اقصیٰ کے نام کی بہت سی مساجد ہیں۔ دس۔ پندرہ۔ بیس۔ ٹیپو کی۔ ٹیپو سلطان ہمارے بڑے شجاع جرنیل گذرے ہیں۔ ان کی مسجد کا نام بھی مسجد اَقصیٰ ہے۔"

(کاروائی 1974/8/24 ص 128)

مولوی صاحب نے حضرت صاحب کا یہ جواب درج ہی نہیں کیا۔

اسی طرح مولوی صاحب نے درج ذیل کاروائی بھی درج نہیں کی۔

مولانا ظفر احمد انصاری ۔ نہیں جناب ۔ میں نے عرض کیا ہے جس مسجد میں رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو معراج میں لے جایا گیا تھا وہ قادیان میں ہے یا نہیں ؟

گواہ ۔ [illegible] وہ ہے وہیں جہاں آپ سمجھتے ہیں ۔

مولانا ظفر احمد انصاری ۔ قادیان میں نہیں ہے ؟

گواہ ۔ نہیں ۔
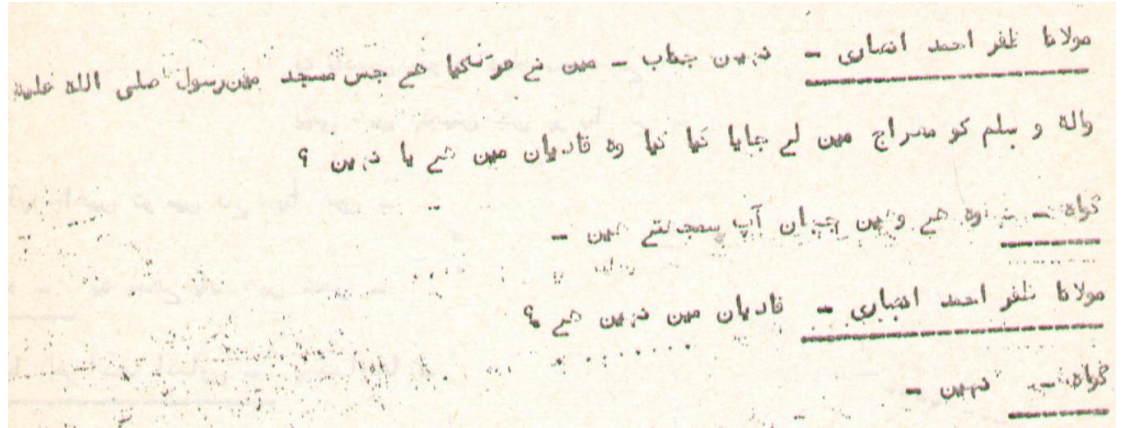
(کاروائی 1974/8/24 ص 129)

کاروائی کے صفحہ 130 تا 133 پر اسی مسئلہ پر بحث درج ہے جو وہ بھی مولوی صاحب نے درج نہیں کی۔

کاروائی کے صفحہ 130 تا 133 پر اسی مسئلہ پر بحث درج ہے جو وہ بھی مولوی صاحب نے درج نہیں کی۔

مولوی ظفر احمد صاحب انصاری کے پنجتن سے کیا مراد ہے کے سوال مں حضرت صاحب نے یہ جواب دیا

گواہ ۔ پنجتن کے معنی میں پنجتن ۔ پانچ افراد وہ مختلف جہات سے ۔ ہم اس کو لغوی معنی کے لحاظ سے مختلف خاندان پنجتن ہو سکتے میں لیکن ہم نے اور امت مسلمہ نے پنجتن کو ایک خاص معنی میں کثرت سے استعمال کیا ۔ ہم بھی اسی معنی میں استعمال کرتے میں ۔ جماعت احمدیہ نے ایک معنی میں اسے استعمال کیا اور کوئی شوخی وغیرہ نہیں ۔ اور فارسی کے ایک محاورے کو استعمال کے باوجود ایک نئے محاورے میں بھی استعمال کرلیا تھا ۔

اسی طرح فرمایا

گواہ ۔ یہی ہے پنجتن جن پر بنا ہے ۔ اس میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی کے ذریعے بتایا تھا کہ (الہام) ...... میں قلم .... میں کا .... تیری نسل تیرے آباء سے کاٹ دی جائے گی اب تیری سے نسل چلے گی ۔ اس شعر میں آپ نے فرمایا کہ میری نسل میرے خاندان کی نسل آئندہ ان پانچ افراد سے چلے گی ۔ اور اس سے زیادہ اس کا اور کوئی مطلب نہیں ۔

(کاروائی1974/ 8/ 24ص 129۔130)

مولوی صاحب کی کاروائی میں حضرت صاحب کے اس جواب کا اکثر حصہ حذف کر دیا گیاہے۔ اس میں صرف یہ لکھاہے۔

"مرزاصاحب کو الہام ہوا تھا کہ میری نسل میرے خاندان کی نسل آئندہ ان پانچ افراد سے چلے گی۔"

(تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 239)

F.21

مولانا ظفر احمد انصاری ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ ننانوے معروف ہیں ۔ بہت سے لوگوں نے حدیثوں سے اور روایتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کے اسماء ننانوے نام جمع کیے ہیں کیا مرزا غلام احمد کے ننانوے نام ہیں ۔ گواہ ۔ نہ میرے علم میں ہیں نہ ساری عمر مجھے اس چیز میں دلچسپی پیدا ہوئی ۔ (کاروائی 1974/8/24 ص 130)	مولوی صاحب کی کاروائی میں یہ درج ہی نہیں
بہشتی مقبرہ کے بارہ میں سوال کے متعلقہ کاروائی میں حضرت صاحب کے جواب کا اکثر حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ وہ حصہ درج ذیل ہے۔ گواہ ۔ ہمارا یہ موقف نہیں ہے ۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ مقبرہ ایک Worth the name [illegible] میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا مقبرہ ہے ۔ (جاری)	مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے اس تفصیلی جواب کو درج نہیں کیا بلکہ اپنی کاروائی میں صرف درج ذیل جملہ لکھ دیا ہے۔ "ہمارا بہشتی مقبرہ کے متعلق تصور ہے کہ اس میں جنتی لوگ داخل ہوں گے۔" (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 239)

F.21

مولانا ظفر احمد انصاری ـ بہشتی مقبرہ ـ
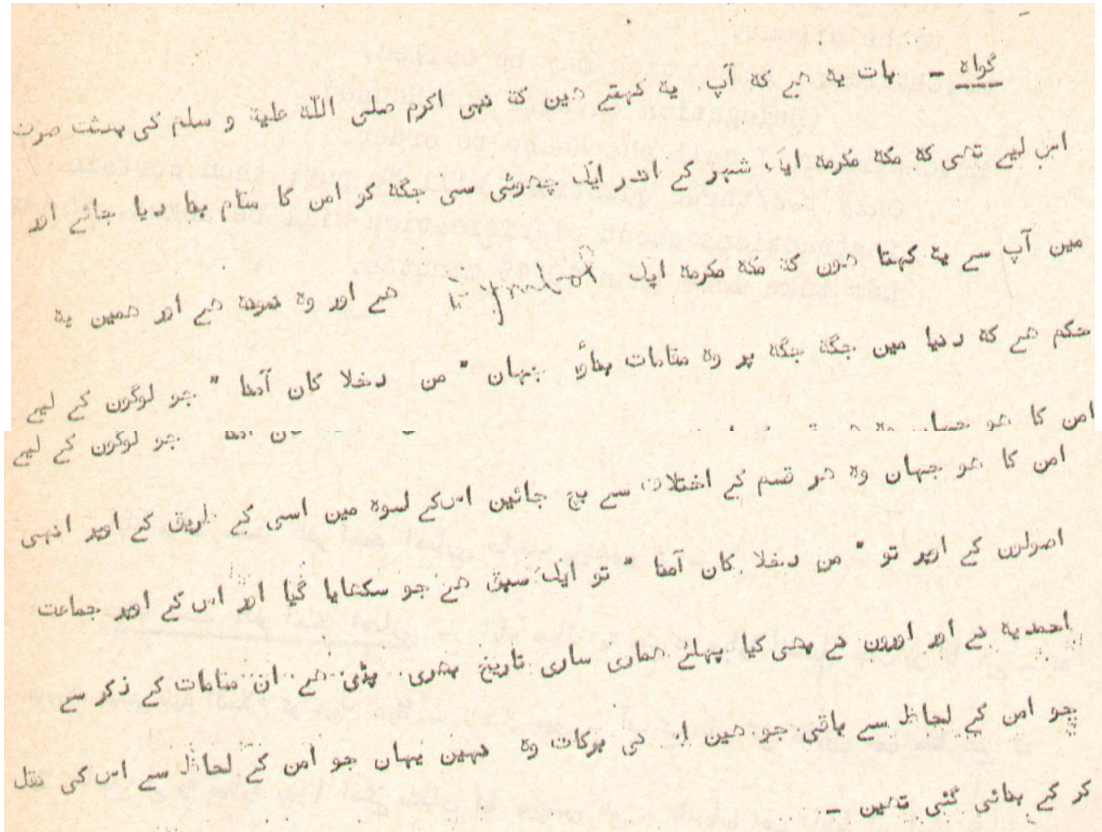
گواہ ـ بہشتی مقبرہ ہے لیکن اسکا مقام وہ نہیں ہے ـ مجدد الف ثانی کی مسجد ـ مسجد نبوی کے برابر ہے یہ ہے طریقہ محمودیہ ترجمہ روضہ قیومیہ صفحہ ۶۸ مطبوعہ فرید کوٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے تمام دنیا میں تین مسجدوں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہی مساجد میں سب سے زیادہ عزت و تکریم کے قابل ہیں ـ مسجد اقصیٰ ، مسجد حرام ، مسجد نبی ، لیکن مجدد الف ثانی کو تینوں مسجدوں کے برابر مقام دیا ہے بعض نے جو ان سے تعلق رکھتے ہیں ـ اتنے میں ہاتف غیب سے آواز دی یہ مسجد الف ثانی کی مسجد ہے روئے زمین میں مسجدوں سے سوائے مسجد حرام ـ مسجد نبی ـ مسجد اقصےٰ اعلیٰ ـ اور افضل ہے اور دنیا میں مقدس تر مسجدوں میں سے ہے یہ مسجد افضل ہے جو اجر نماز پڑھنے والے کو ان مساجد میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے وہی اجر تربیت کا اس مسجد سے حاصل ہوگا ـ تو جو بہشتی مقبرہ ہے اسکا وہ مقام ہے ہی نہیں اسکا تصور ہی اور ہے اور کہیں تو یہی بتا دوں ـ

(کاروائی 1974/8/24 ص 133-134)

F.21

کیا قادیان کی زیارت نفلی حج سے زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اس سوال پر کاروائی صفحہ 135 تا 140 پر درج ہے۔ حضرت صاحب نے تفصیل سے جوابات دیئے وضاحت فرمائی۔	مولوی صاحب نے اپنی کاروائی میں ان 135 تا 140 صفحات یعنی 6 صفحات پر مشتمل کاروائی کو آخر صفحہ 239 اور درمیان صفحہ 240 قریبا ایک صفحہ پر درج کیا ہے۔ اس طرح اکثر حصہ اس کا حذف کر گئے ہیں۔
مسجد مبارک قادیان کے بارہ میں من دخلہ کان امنا کہ اس کیا مراد کے جواب میں حضرت صاحب نے یہ جواب دیا گواہ - بات یہ ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی بعثت صرف اس لیے تھی کہ مکہ مکرمہ ایک شہر کے اندر ایک چھوٹی سی جگہ کو اس کا مقام بنا دیا جائے اور میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ مکہ مکرمہ ایک [illegible] ہے اور وہ نمونہ ہے اور ہمیں یہ حکم ہے کہ دنیا میں جگہ جگہ پر وہ مقامات بناؤ جہاں "من دخلہ کان آمنا" جو لوگوں کے لیے امن کا ہو جہاں وہ ہر قسم کے اختلاف سے بچ جائیں اس کے اسوہ میں اسی کے طریق کے اوپر انہی اصولوں کے اوپر تو "من دخلہ کان آمنا" تو ایک سبق ہے جو سکھایا گیا اور اس کے اوپر جماعت احمدیہ نے اور اس نے بھی کیا پہلے ہماری ساری تاریخ بھری پڑی ہے ان مقامات کے ذکر سے جو اس کے لحاظ سے باقی جو ہیں ان کی برکات وہ ہیں یہاں جو امن کے لحاظ سے اس کی نقل کر کے بنائی گئی ہیں۔ (کاروائی 1974/8/24 ص 141)	مولوی صاحب نے اس میں سے صرف درج ذیل جملہ اپنی کاروائی میں درج کیا ہے "مرزا ناصر احمد۔ حضور علیہ السلام صرف مکہ مکرمہ کے لیئے نہیں تھے" (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 240) باقی سب خرد برد

F.21

منارۃ المسیح کے بارہ میں سوال کے جواب میں حضرت صاحب کا یہ جواب درج ہے گواہ۔ دمشق ایک اینٹ گارے کا بنا ہوا شہر بھی ہے اور دمشق کے ساتھ کچھ مذہبی Associations بھی ہیں تو جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ دمشق کے قریب اترے گا آنیوالا مسیح بانی سلسلہ نے ضمن یہ کہا کہ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ دمشق جو اینٹ گارے کا بنا ہوا ہے وہ بلکہ جو Associations امت مسلمہ کے دماغ میں دمشق کے ساتھ ہیں وہ مراد ہے اور وہ اسکے Symbol کے اوپر یہ مینار ہے مینار کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن ایک علامت ہے ایک Symbol کے اوپر اسکو کھڑا کیا ہے۔	مولوی صاحب نے اس کے جواب میں صرف یہ ایک سطر اپنی کاروائی میں درج کی ہے۔ باقی سب غائب "مرزا ناصر احمد۔ دمشق ایک اینٹ گارے کا شہر ہے۔" (تاریخی قومی دستاویز 1974 ص 240)
ایک اور اسی حوالہ سے سوال کے جواب میں فرمایا مولانا محمد ظفر احمد انصاری۔ دمشق کو کیا مناسبت ہے قادیان کو کوئی واضح کیا گواہ۔ ایک یہ ہے جیسے بہت ساری چیزیں اسوقت میرے ذہن میں حاضر نہیں لیکن ایک یہ کہ دمشق عیسائیت کا مرکز رہا ہے اور یہ مفہوم لیا کہ چونکہ آنے والے مسیح کا مقابلہ کرنا تھا اس واسطے اس کے شرقی جانب شرقی بھی یہاں روحانی ... یہاں سے اسلام کا دور آئے گا اور ایک دفعہ مجھ سے سوال کیا تھا کسی آدمی نے کہا کہ basis کا مقصد کیا ہے میں نے کہا بانی سلسلہ کی زبان میں بتاتا ہوں آپ نے کہا کہ میری basis کا مقصد یہ ہے اس صلیب کو جسنے مسیح کی ہڈیاں توڑا اور جسم کو زخمی کیا دلائل قاطعہ کے ساتھ توڑ دیں تو یہ ہے نسبت دمشقی عیسائیت کا مرکز کے قریب کا (کاروائی 1974/8/24 ص 142-143)	

F.21

<table>
<tr>
<td>

اٹارنی کا آخری سوال اور حضرت صاحب کا جواب درج ذیل ہے اور مولوی صاحب کی کاروائی میں درج نہیں۔

اٹارنی جنرل ۔ ۱۸۹ ایک مختصر حضور نے ہاشمی سلسلہ پر درد انتباہ ۔ اس میں یہ ایک ہے ایسے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ خدا ہے جو آخیر وقت مجھ سے وفا کرے گا اگر تمہارے مرد تمہاری عورتیں تمہارے جوان تمہارے بوڑھے تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک ہونے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا ۔ یہ کوئی دھمکی سمجھتے ہیں یا اپیل ہے یہ کیا relevance تھی اسکی؟

گواہ ۔ یہ دھمکی نہیں یہ خواہش بھی نہیں جو آپ خود سمجھ لیں گے کیونکہ میں یہ لفظ استعمال کر رہا ہوں یہ دھمکی بھی نہیں یہ خواہش بھی نہیں یہ صرف عاجزانہ التماس ہے کہ تم اپنے اور میرے درمیان جو اختلاف ہے اسے خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ پر جب تم چھوڑو گے تو میری دعائیں قبول ہونگی اور میں کامیاب ہوں گا اور تمہاری دعائیں قبول نہیں ہونگی اور جو مقصد غلبہ اسلام کے لئے کھڑا کیا گیا ہے وہ پورا ہو گا اور اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے گا ۔

(کاروائی 1974/8/24 ص 143-144)

</td>
<td>

مولوی صاحب نے اس کاروائی کو درج ہی نہیں کیا۔

</td>
</tr>
</table>